یہ اخبار ہفتہ وار بروز جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

اطلاع ضروری

جن صاحب کو پرچہ نہ پہنچے وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرما دیں۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہیں اور چٹ کا نمبر ہمیشہ تحریر کیا کریں۔

منیجر

اغراض اخبار ہٰذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +

اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے +

جملہ خط و کتابت اور ارسال زر بنام مالک ہونی چاہیے بیرنگ واپس +

تربیت اطفال

مصری جریدہ المؤید میں ایک قابل طبیب کی طرف سے اس موضوع کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جو نہایت مفید اور ضروری معلومات پر مشتمل ہے۔ ناظرین کی آگاہی کی غرض سے ہم ذیل میں اس کے ضروری حصوں کا ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

حمل کے چھٹے مہینے حاملہ کو دایہ اور حکیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ تاکہ ان کی تدبیر سے حمل اپنے طریقہ طبعی پر قائم رہے۔ اور صعوبات وضع حمل میں تخفیف ہو۔ ان کی تدبیرات کا ایک لازمی جزو تحلیل بول حاملہ ہونا چاہیے خاص کر حمل کے اخیر دو مہینوں میں جن جن چیزوں کو حاملہ کا جی چاہے بقدر اپنی خواہش کے کھاوے۔ اور اس امر میں ان جاہل عورتوں کی

نصائح کی متابعت نہ کرے - وہ ان چیزوں کی تعریف کرتی ہیں - جو ان کے معدہ کے موافق ہیں - اور جو ان کے موافق نہیں ہیں ان کی مذمت کرتی ہیں - لباس تنگ نہ ہو - بلکہ ڈھیلا ہو - تاکہ اس کے اور جنین کے اعضاء پر دباؤ نہ پڑے - ریل کے سفر اور تعجب انگیز زیارات مثلاً شادی اور غمی کے جلسوں میں جانے سے بچے - لیکن معتدل وقت میں آدھ گھنٹہ تک پیدل چلنا جائز ہی نہیں بلکہ ممدوح ہے - تاکہ معدہ نئی ہوا ملجائے اور بسہولیت مفید ریاضت بھی ہو جائے - بچہ پیدا ہو تو اسکو چاہیئے کہ بہ اتباع اس خالص کانشنس اور طبعی محبت کے خود ہی دودھ پلائے - جو اس کو اس امر پر مجبور کرتی ہیں - کہ وہ اپنے لخت جگر کو اپنے ہی پستانوں سے دودھ پلا کر شب و روز اپنی چھاتی سے لگائے - اور اسکے نظارہ سے اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھے - گو یہ قابل افسوس امر ہے - کہ اسکی اس پاکیزہ اور شائستہ فطری محبت کی مخالفت میں اس کی ماں اور شوہر کی جانب سے چند امور پیش آجاتے ہیں - چنانچہ اسکا اپنے بچہ کو دودھ پلانے میں مشغول ہونا ان کو اسوجہ سے ناپسند ہوتا ہے - کہ وہ اس میں مہنیں جاتی ہے زرق برق پوشاک سے آراستہ پیراستہ نہیں ہوتی - اور نہ کہیں آتی جاتی اور ملاقات وغیرہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے - ماں کو یہ خوف بھی ہوتا ہے - کہ دودھ پلانے سے اسکی صحت میں فرق آجائیگا - وہ کمزور ہوجائے گی - اور اس کے حسن کی تروتازگی باقی نہ رہے گی - اور شوہر کو یہ خوف کہ بیوی بخیل گمان کرے گی - کہ میں دایہ کی اجرت کے خیال سے اس کے آرام کا لحاظ نہیں کرتا - اور یہ کہ بصورت دایہ نہ رکھنے کے میری بیوی ان عورتوں سے گھٹ جائے گی جو اپنے بچوں کیلئے یورپ سے دائیاں بلواتی ہیں - پھر اس کو بچہ کی نسبت اس وجہ سے حسد ہو جاتا ہے - کہ وہ اسکی بیوی (یعنے اپنی ماں) کی مہر و محبت کو اپنی ہی طرف متوجہ کر لیتا ہے - ان سب امور کا خیال جاہلہ کو پہلے ہی سے اسباب پر آمادہ کر دیتا ہے - کہ وہ بچہ کو وقت وضع ہی سے دایہ سے دودھ پلوائے - لیکن ہم اس کو بصراحت جتائے دیتے ہیں - کہ ایسا کرنے سے وہ گناہ کبیرہ اور قابل سزا سخت جرم کی مرتکب ہوگی - گناہ کبیرہ یہ ہے - کہ اس کا یہ فعل اسکی صحت

اور اس بچہ کی صحت کو مضر ہوگا - جس سے ہنوز کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا - جو اسے اس عتاب کا مستوجب گردانے - اس لئے کہ اسکی پیدائش کا موجب اس کا اپنا ارادہ نہیں ہے بلکہ اولاً اللہ کا ارادہ ثانیاً اس کی ماں کی مراد جیت پہلا ضرر تو یوں ہے کہ اس کا یہ فعل طبیعت کے مخالف ہے - کیونکہ اللہ تعالے نے ہر عضو کیلئے جداگانہ کام مقرر کئے ہیں - اور یہ فرض ہے - کہ ہر عضو اپنا کام کرے - ورنہ نقصان پیدا ہوگا - پستان کا کام ہے - کہ بچہ کی پرورش کے لئے دودھ دے - پس پستان کی اس عمل کا باطل کرنا جسم کے حق میں ویسا ہی مضر ہے - جیسا کہ معدہ سے یا پھیپھڑے کے عمل کو باطل کرنا - دوسرا ضرر (یعنے بچہ کی صحت پر) اس طرح پر ہے - کہ وہ اس دودھ سے محروم رکھا جاتا ہے - جو منجانب اللہ اسکی غذا مقرر ہوئی ہے - اور تنہا وہی اس کے مزاج کے موافق ہے اس لئے کہ اس کے اعضاء کی تکوین اور نموان کے خون سے ہوئی ہے - پس مناسب یہ ہے - کہ اس کی غذا ماں کا دودھ ہو - تاکہ تکوین اور نموئی اعضاء جو رحم میں پورے نہیں ہوئے - اس کی غذا سے جاری رہے - بچہ کے حق میں یہ ضرر اسوقت بھی متصور ہے جبکہ دایہ میں کثرت و عمدگی شیر و حسن سیرت و قناعت وغیرہ جملہ شروط موجود ہوں - لیکن ایسی جامع الشروط دایہ کا ملنا اتفاقات سے ہے - بہتیری دائیاں بالکل درست معلوم ہوتی ہیں - لیکن حقیقت میں وہ نہایت ہی ضعیف ہوتی ہیں - یہاں تک کہ یہ اکثر دیکھا جاتا ہے - کہ ڈاکٹر کی تجویز میں دایہ کی صحت کامل اور اس کا دودھ اچھا ہوتا ہے - مگر بعد کو دایہ اور بچہ دونوں دائم امراض میں پھنس جاتے ہیں انحلال صحت دایہ کے اسباب بہت سے ہیں - وہ کبھی مادی ہوتے ہیں - یعنے قلت و کثرت اکل یا کثرت ادویہ مضرہ سے پیدا ہوتے ہیں - اور کبھی غیر مادی جو اپنی بیٹی اور شوہر کے فراق سے پیدا ہوتی ہیں بچہ (جو دایہ کی سپردگی میں دیا گیا ہو) کی انحلال صحت کا سبب اولاً تو دایہ کی صحت کا مضمحل ہونا اور ثانیاً دایہ کی بدسلوکی - بارہا دیکھا ہے کہ دائیاں رات کے وقت بچہ کو خاموش کرنے کے لئے ناپسندیدہ طریق اختیار کرتی ہیں - افیون یا مرکب افیون کا دینا تو آسان ترین طریقہ ہے

ahmadimuslim.de

اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے - کہ کوئی دایہ ان سب برائیوں سے پاک ہے - تو اس امر کی کون ضمانت کرسکتا ہے - کہ وہ دایہ تا اختتام ایام رضاعت ساتھ دیگی - کیا یہ نہیں ہوسکتا - کہ جب بچہ اس سے مانوس اور وہ بچہ کی عادات سے واقف ہو جائے - اور اس وقت وہ بچہ کو مریض چھوڑ کر چلی جائے - جسکا نتیجہ نہایت ہی برا ہوگا - اسکی صحت کمزور ہو جائے گی - اور دایہ کی جدائی کی وجہ سے اس کا مرض بڑھ جائیگا - ایسی حالت میں اس کی ماں بچہ کی بلا دایہ رہنے کے اندیشہ سے جو دایہ بھی ملجائے - ایسے بلا تحقیقات اسکی صحت الماکے رکھ لیگی - مزید برآں یہ کہ اس نئی دایہ کو پہلے دن سے بچہ کی عادات کی معرفت دشوار ہوگی - اور اسوقت ماں کو بذات خود بچہ کے حقوق ادا نہ کرنے پر پچھتانا پڑیگا - مگر بے سود +

اب جرم کی تفصیل باقی رہی - جسکی مرتکب ماں اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ کسی بچہ دار دایہ کو منتخب کر کے اس کو اسکے بچہ سے جدا کرتی ہے یہ ظاہر ہے - کہ چوری جملہ قوانین میں جرم قرار دیا گیا ہے اور دایہ کو نوکر رکھنے والی ماں حقیقتاً دایہ کے بچہ کی غذا چراتی ہے - دایہ سے معاہدہ بیع کرنا جائز اور اسکو دودھ کی قیمت ادا کرنا جبکہ رہی اس سے جرم سرقہ ساقط نہیں ہوسکتا - کیونکہ دایہ کا دودھ اسکے بچہ کی ملک ہے - اور بچہ نے اس معاہدہ کو قبول یا منظور نہیں کیا اور خود دایہ کو غیر کی ملک بیچنے کا اختیار نہیں ہے - وہ صرف امین اس چیز کی ہے - علاوہ بریں یہ کہ جو کچھ معاوضہ دودھ کا وہ دیتی ہے کیا وہ اس تلف صحت کی تلافی کرسکتا ہے - جو دایہ کے بچہ کو اپنی ماں کے پستان سے دور رہنے کی وجہ سے لاحق ہوگا - کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ بچہ کا اپنی ماں کے دودھ سے محروم رہنا غالب اوقات دردناک تکالیف کے ساتھ اس کی موت کا سبب ہوتا ہے کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ دایہ کے اپنا گھر چھوڑنے کے بعد اس کا بچہ دادی - نانی - خالہ یا کسی غیر عورت کے پاس رہتا ہے - جسکو اس پر شفقت نہیں ہوتی - اور وہ بجائے اس دودھ کے جو اسکی صحت کیلئے لازمی ہے ثقیل غذا یا مجہ ضر رسانی ملا ہوا دودھ اسکو دیتی ہے - گو وہ اس غذا کو قبول کرلیتا ہے - مگر چند ہی مہینہ بعد اس کا پیٹ بڑھ جاتا ہے - اور ہڈیاں خمیدہ ہو جاتی ہیں - اسہال عارض ہو جاتا ہے صحت جاتی رہتی ہے - اور آخرکار مر جاتا ہے - وہی اکیلی اس جرم کی سبب ہے - اور اس کی بازپرس میں شریک - اب یہ دکھلایا جاتا ہے - کہ قانون طبعی اور قانون تمدن دونوں کی رو سے اپنے بچہ کیلئے دایہ کا دودھ خریدنا ناجائز ہے - جو بچہ اللہ نے عطا فرمایا - وہ ابوارکو سے اس دنیا میں نہیں آیا - چونکہ اس کی ایجاد میں اسکی ماں کی بھی شرکت ہے - لہذا اس پر واجب ہے - کہ اس بچہ کو اسی دودھ میں سے غذا دے - جو اس کے لئے اس کے پستان میں پیدا کیا گیا ہے - بچہ کو اس دودھ سے محروم رکھنا اسکے لئے جائز نہیں ہر ماں کے پستان میں بچہ کی غذا کے لئے کافی مقداریں جو دودھ ہے وہ منجانب اللہ ایک قیمتی ودیعت ہے - جس سے وہ اپنے بچہ کو محروم رکھنے کی مجاز نہیں ہے اگر یہ کہا جائے - کہ وہ ماں اپنے بچہ کے لئے ایک دوسری عورت کا دودھ خریدے دیتی ہے جو خود اس کے دودھ کے برابر ہے - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ اس دوسری عورت کو اپنے پستان کے دودھ بیچنے کا اختیار نہیں ہے - پس اس وقت خریدار ماں قانونی جرم یعنے سرقہ میں شرکت کی مرتکب ہوگی کیونکہ اسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر خرید کیا +

خدا کا شکر ہے کہ جہاں اس قسم کی ضرر رساں مائیں موجود ہیں - وہیں عقلمند مائیں بھی ہیں - جو اسباب سے آگاہ ہیں - کہ دودھ پلانا ان کا پہلا فرض ہے - چنانچہ یہ چشمدید واقعہ ہے - کہ ایک عورت کو جسکی عمر ۲۵ برس کی تھی - اور جو نحیف الجسم اور پھیپھڑے کی بیماری میں صاحب فراش ہو رہی تھی - کہ اس کے ہر سانس پر آخری سانس کا گمان ہوتا تھا - اللہ تعالی نے ایک بچہ عنایت فرمایا - جسے اس نے غایت محبت کی وجہ سے خود دودھ پلایا - اور جو تھے جینے سے گائو کے جوش دیئے ہوئے دودھ کی مدد بھی پہنچانے لگی - اس کی اس شجاعت کا نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ بالکل اچھی ہوگئی - یہ ہرگز فراموش نہ ہونا چاہیے - کہ جسم کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں ہے - جس میں فائدہ عظیم مضمر نہ ہو - پستانوں کو اللہ نے صرف زینت سینہ کے لئے ہی نہیں پیدا کیا - بلکہ یقیناً اولاد کے دودھ پلانے کے لئے بھی - حاصل کلام یہ کہ

ahmadimuslim.de

انسان کے پیدا کرنیکی غرض و غایت کیا ہے؟

یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جو چیز بنائی جاتی ہے۔ اس کی کوئی خاص غرض غایت ضرور ہوتی ہے۔ انسانی مصنوعات کو لیجئے۔ ہر شے کے بنانے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرنے سے کوئی نہ کوئی مقصود ضرور ہوتا ہو جس واسطے جو چیز بنائی جاتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں اس شے کی علت غائی کہتے ہیں۔ مثلاً گھڑی کی علت غائی وقت کا دریافت کرنا۔ آئینہ کی علت غائی اس میں چہرہ دیکھنا چاقو کی علت غائی اس سے کسی چیز کا تراشنا وغیرہ وغیرہ الغرض کوئی شے کے بنانے والے نے ایسی نہ بنائی ہوگی۔ جس سے کوئی خاص غرض و غایت نہو۔ جب ہر ذی عقل اس سے بری ہے۔ کہ وہ کوئی شے بلا کسی غرض خاص اور مطلب مخصوص کے بناوے۔ تو وہ ذات پاک جو تمام عیوب سے پاک اور مبرا اور تمام خوبیوں کے ساتھ متصف ہے۔ اور جو تمام انسانوں اور حیوانات اور سموات و ارض و ما بینہما کا خالق ہے جس نے تمام موجودات عالم کو پردۂ عدم سے نکال کر جلوہ ظہور کا بخشا۔ صرف ایک کلمہ کن سے تمام عالم کو معدوم سے موجود کیا۔ اور انسان کو احسن تقویم میں پہنچایا سبحانہ وتعالیٰ شانہ اس کی ذات اس سے منزہ اور مبرا اور اس کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی شے پیدا کرے۔ جس کی تکوین میں کوئی بڑی حکمت موجود اور اس کے پیدائش سے کوئی خاص مطلب مقصود نہ ہو۔ تعالیٰ عن ذالک چنانچہ خود اپنے کلام پاک میں اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ کہ آسمان اور زمینوں اور تمام مخلوقات کو ہمنے لغو اور باطل طور پر پیدا نہیں کیا۔ ایسا شبہ ہمارے جناب میں کرنا کمال بے ادبی اور صریح کفر ہے۔ جس کی جزا جہنم کے سوا کچھ نہیں قال اللہ تعالیٰ شانہ۔ وما خلقنا السموات والارض وما بینہما باطلا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین یعنے ہمنے تمام مخلوقات آسمانوں زمینوں شجر حجر انسان حیوان جن و ملک وغیرہ وغیرہ کسی شے کو فضول بے مطلب بیکار لہو و لعب کے طور پر نہیں بنایا ہے۔ بلکہ ہر ایک شے کی پیدائش میں کوئی خاص مطلب ملحوظ ہے اگرچہ ہماری ناقص فہم ہر چیز کے پیدائش کے حکمت کو دریافت نہ کر سکیں۔ اور ہماری کوتاہ عقلیں ہر چیز کی پیدائش میں ہماری حکمت تک نہ پہونچ سکیں اور اس کو ادراک نہ کر سکیں کیونکہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تمکو بقدر ضرورت کچھ تھوڑا سا بتلا دیا گیا ہے اور علم سے قلیل حصہ تمکو عطا ہوا ہے۔ جب یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی کہ اس خالق اکبر حاکم بجر و بر کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں اور اس پروردگار نے جو شے پیدا کی ہے اسکی پیدائش سے کوئی خاص مقصود ضرور ہو تو ابتکو سوال مندرجہ عنوان یعنے

انسان کے پیدا کرنے کی غرض و غایت کیا ہے؟

کے جواب کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب اس پروردگار جلشانہ نے ہمکو پیدا کیا اور نسل اور تمام مخلوقات کے انسانوں کو بھی عدم سے ظہور میں لایا۔ تو ضرور ہے۔ کہ کوئی خاص مقصود ہمارے پیدائش سے ہوگا۔ اور اس کے دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ کیا ہے! ہم پر فرض ہو تاکہ جہاں تک ہو سکے۔ حتے الامکان جس کام کیلئے پیدا کئے ہیں اس میں مصروف ہوں اور اس اصل مقصد کے منافی دوسرے کاموں میں نہ لگ جاویں۔ بلکہ جس غرض سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی میں مشغول ہوں لیکن بقول شخصے کیا بڈی کیا بڈی کا شوربا ہم کیا اور ہمارا علم کیا! ہماری کیا حقیقت کہ اوس حکیم علی الاطلاق کے کارخانۂ قدرت میں کچھ بھی فکر دوڑا سکیں۔ اور دریافت کرلیں۔ کہ فلاں شے کے خلق میں یہ حکمت اور فلاں چیز کی پیدائش سے یہ مقصود ہے۔ لہٰذا مناسب ہے۔ ہم بھی کہیں۔ جسکا کہنا ہمارے لئے زیبا ہے یعنی لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم چنانچہ اوس خالق اکبر جلشانہ نے اپنی فضل و عنایت سے ہمارا سوال کا جواب ہمکو خود بتلا دیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ جلشانہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے تمام انسانوں اور جنوں کی پیدائش سے ہمارا مقصود صرف یہی ہے۔ کہ وہ ہماری عبادت کریں۔ اس واسطے ان سب کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہی ان کی پیدائش کی غرض و غایت ہے۔ اس آیت میں سوال مندرجہ عنوان تو صاف طور پر حل ہو گیا۔ لیکن یہ بات تفصیل طلب

ahmadimuslim.de

اور یہی عبادت کی جائے تو کس طرح ؟ کمال عبادت کس طریقہ سے حاصل ہو سکتی ہے ؟ اور عبادت کی روح کیا ہے ؟ اس کا جواب بھی اُس پاک پروردگار نے اپنے رسول کے ذریعہ صاف طور پر دیا ہے اور اس اجمال کی تفصیل بھی اپنے مقدس رسول (ابی و امی فداہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہے چنانچہ متفق علیہ حدیث میں اس سوال کے جواب میں کہ ما الاحسان ارشاد ہے - کہ الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنے کمال عبادت اور روح عبادت احسان ہے اور احسان کیا ؟ ان تعبد اللہ کانک تراہ اپنے رب کی عبادت اس طرح خشوع اور خضوع سے کرنا کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے - اوس کے دربار میں حاضر ہے - اگر انسان تھوڑا بھی غور کرے تو معلوم ہو جائے - کہ اُس دربار کے حاضری کیسا نازک مقام ہے بڑے شہنشاہ بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں حضوری کا شرف حاصل ہوا ہے - تو لازم اور ضروری ہے - کہ اوس کے حضور میں نہایت ذلیل بندہ اور کمترین اور ادنی غلام بنکر کھڑا ہو - اور جہاں تک زبان یاری کرے - گڑگڑا گڑگڑا کر اوس رب العالمین جل شانہ کی تعریف اور تسبیح و تقدیس کرے - اس بالا اور برتر ذات کی پاکی اور بڑائی بیان کرے - اور اس کے ساتھ اپنی عاجزی اپنی نالائقی کا اظہار اور اپنے معاصی پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کا ڈرتے ڈرتے کانپتے ہوئے شرمندگی کے ساتھ اقرار اور نہایت عاجزی سے یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کے مضمون کو ذہن میں حاضر کر کے اون گناہوں کے لئے استغفار اور بحکم توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا آیۃ کیلئے توبہ نصوح کرے - اور اُس رب قدیر سمیع و مجیب کے وعدہ صادق ادعونی استجب لکم اور اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کو حق سمجھکر اپنی تمام معروضات اور تمام ضروریات کو اُس کے روبرو عرض کرے بحکم ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دوسرے سے اپنی حاجات استعانت و استمداد نہ کرے - اور کسی کو نافع و ضار سوائے حق تعالی شانہ کے نہ سمجھے - الغرض روح اور مغز عبادت ان تعبد ربک کانک تراہ یعنے اس طرح اپنے رب کی عبادت کرے کہ گویا اوسکو دیکھ ہی رہا ہے فان لم تکن تراہ فانہ یراک اگر تم نہیں دیکھتے تو بہر حال اوس سے تو مفر نہیں کہ وہ تو ضرور تمکو ہر وقت ہر لحظہ ہر حالت میں دیکھتا ہے - تمہارے ظاہر و پوشیدہ سب حالات سے آگاہ ہے - ھو یعلم سرکم و جہرکم و یعلم ما تکسبون - اس وقت عبادت میں بھی وہ تمکو دیکھ رہا ہے گویا کہ تم اُس کے روبرو کھڑے ہو وہ تمہارے ظاہر حرکات اور باطنی وساوس اور خیالات سب پر مطلع ہے اور اوس کا علم سبکو محیط ہے - و لقد خلقنا الانسان و نعلم ما توسوس بہ نفسہ و قال اللہ تعالی قد احاط بکل شیئ علما - کم از کم اوس کی شرم و حیا اور اُس کا خیال تو ضرور ہے کہ ہمارے حرکات اور ہمارے خیالات کو کون دیکھ رہا ہے - جس کے روبرو ہماری کوئی بات بھی خواہ وہ دل کے کسی اندرونی گوشہ میں بھی کیوں نہ پڑی ہو ذرا بھی پوشیدہ اور مختفی نہیں جو کچھ ہماری ظاہر حالت ہے - وہ دیکھتا ہے - جو ہمارے اندرونی خیالات اور وسوسے ہیں سبکو جانتا ہے - کس بادشاہ کے روبرو کھڑے ہوئے عرض معروض کر رہے ہیں کس شہنشاہ دو جہان خالق جن و انس سے عہد و پیمان کر رہے ہیں - اور ہم پر کہاں تک اُن کی پابندی ضروری ہے کس حاکم حقیقی مالک یوم الدین کی جناب میں حضوری کا شرف ہمکو حاصل ہے - پس اسکا نام احسان ہے - اور یہی عبادت کا مغز اور اُس کی روح ہے بغیر اُس کے عبادت محض بیکار اور مثل جسد بے روح اور استخوان بے مغز کے ہے - جن طریقوں اور قواعد کے ذریعے سے یہ نعمت عظمے حاصل کرنیکی کوشش کیجاتی ہے - اسکا نام اصطلاح میں تصوف رکھ لیا گیا ہے - خوش نصیب ان لوگوں کے جن کو یہ نعمت عظمے حاصل ہو - اور جنکی عبادتیں بے روح مثل جسم مردہ کے نہوں بلکہ عبادت میں خشوع و خضوع اور خشیت اللہ غالب ہو - قال اللہ تعالی قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتہم خاشعون الآیۃ وہی لوگ اصل مومن فلاح پانیوالے ہیں - انہیں کو جنت کا وارث بنایا گیا ہے -

اللہم ارزقنا - اللہم ارزقنا - اللہم اجعلنا منہم (الاحسان)

ahmadimuslim.de

مرزائیوں کا مقدمہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتہ

السلام علیکم! جناب کو بھی معلوم ہوگا۔ کہ صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام صاحب تھے۔ جنکے فوت ہونے پر اون کا بیٹا جسکا نام مولوی مبارک علی ہے۔ خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اُس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی۔ تو اہل مسجد نے اس کو علیحدہ کردیا۔ مگر وہ بھی چند مرزائی ہمراہیوں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا۔ آخر ایک مقدمہ فوجداری ہوا جسپر مجسٹریٹ صدر نے حکم دیا۔ کہ مسجد بالکل بند کردی جائے۔ چنانچہ ایک سال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہل مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی۔ مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہل مسجد نے دیوانی دعویٰ کیا۔ اور اپنے گواہ اسبات کے دیئے کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست میں مولوی فیروز الدین مدرس فارسی سیالکوٹ۔ مولوی نور الدین قادیانی مولوی محمد احسن امروہی۔ مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اسپر اہل مسجد کو فکر ہوئی۔ کہ ان کے مقدمہ میں اور انپر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں۔ بلکہ کسی لائق مولوی صاحب کا۔ جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سے واقف ہو۔ آخر اس کام کیلئے اُن کی نظر مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی۔ تو ایک آدمی اُن کی خدمت میں بھیجا۔ اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ پس پھر کیا تھا۔ تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ چنانچہ ۲۰ جنوری کو مولوی صاحب موصوف کا مختار نامہ عدالت میں دیا گیا۔ اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروز الدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی۔ میں کیا عرض کروں۔ مولوی فیروز الدین کو ایسا حیران کیا۔ کہ اس کی تمام شہادت پر پانی پھر گیا۔ قریباً چار گھنٹے تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا کہ بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں گواہ نے بیان کیا۔ کہ اہلحدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے سوال کیا۔ کہ اُسی فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں وہ واقعی ہیں یا بعض بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی افترا اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ واقعی کیا ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ اہلحدیث خدا کو عرش پر مانتے ہیں۔ اس لئے حنفیوں نے اُن پر فتوے کفر کا دیا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا ہاں! مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابو حنیفہ کا قول استوا کے متعلق دکھا کر پوچھا۔ کہ اس میں اور اہلحدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اسپر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کہلوا لیا۔ کہ دونو خدا کو عرش پر مانتے ہیں۔ مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ جو مذہب اور رائے ابو حنیفہ کی ہے۔ اسپر کوئی حنفی کفر کا فتوےٰ دے سکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوایا اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوایا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہوگیا۔ دوسرے روز آج تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیل گئی تھی۔ اسلئے اکیس تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہوگئے۔ چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویوں میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے۔ جنکی شہادت کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں۔ اور مرزا حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے افضل ہے اور یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ ؎

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا ٭ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ منصور وغیرہ نے تو انا الحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔ ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے۔ یہ ہے۔ کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا۔ کہ آنیوالا مسیح جہاد کریگا؟ جس سے غالباً اس کی وہی غرض تھی۔ جو ان کے نبی مرسل قادیاں کی ہوتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہو۔ کہ مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں۔ اسی لئے مجھے کافر کہا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال عجیب

ahmadiyya-muslim.de

اور کہا۔ کہ اِن لوگوں کی یہ عادت ہے۔ کہ جو نہ ہو۔ جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے۔ تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے۔ کیسی خام خیالی ہے۔ مختصر یہ کہ سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین کا بیان ختم ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے۔ تو اس نے اپنے ضعف اور تکان کا عذر کیا۔ جس پر عدالت نے رحم کیا۔ جو واقعی رحم کے قابل ہی تھا۔ کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تھی۔ کہ لوگ اُسے جبراً قبر سے کھینچ کر لائے ہیں۔ آخر و۔ ۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی۔ جس کی کیفیت سے پھر اطلاع دوں گا۔ ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا۔ جس میں تمام شہر و صدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی۔ کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمایئے۔ مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا۔ مگر آخرکار سائلین کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور جمعہ پڑھایا۔ جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا۔ بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پر پھر وعظ فرمایا۔ اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے۔ اور اپنا قادیاں میں مرزا کی دعوت پر جانا قربان کیا۔ اور لوگوں کو اس کا مکر و فریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا۔ لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سنکر مرزا کو پوری سو سنائیں۔ خدا تعالےٰ جناب مولانا صاحب موصوف کو برائے دین احمدی کے دیرگاہ قائم رکھے کیونکہ اس سپارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہوا۔ گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا +

اللھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راقم ابو عبد اللہ رفیع اللہ عفی اللہ عنہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

ضرورت ہے! :- مدرسہ احمدیہ مظفرپور کے لئے ایک عالم محدث ہر فن و اصول کی ضرورت ہے۔ جو عامل بالحدیث [illegible] کے عہدے پر ہونگے تنخواہ مبلغ [illegible] درخواست بخدمت مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آباد۔ ڈاکخانہ تاجپور دربھنگہ +

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مہمل الہام

۳۰ جنوری کے رسالہ ریویو قادیاں سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت کو ایک تازہ الہام ۲۴ جنوری کو ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں +

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ؁

اصل میں تو یہ آیت قرآنی ہے۔ جس کے معنے بجائے خود تو یہ ہیں۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اسوقت رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو چکے تھے جن کی بابت خدا نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کی زبان الہام ترجمان پر یہ خبر پہنچائی۔ کہ رومی اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال میں پھر غالب آ جائیں گے۔ مگر مرزا جی کے الہام میں معلوم نہیں کہ روم سے کیا مراد ہے اور اس کا غلبہ کیا ہے۔ اور ارض کیا ہے۔ کیونکہ مرزا جی کے الہاموں کا خیریت سے طریق ہی اور ہے کہ ایں را آسمانے دیگر است۔ ہم منتظر ہیں۔ کہ پردۂ غیب سے کیا راز کھلتا ہے۔ اس لئے ہم اس الہام کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے البتہ ہمارا خیال ہے۔ کہ شاید مرزا صاحب سوتے وقت کوئی اخبار پڑھتے پڑھتے سو گئے ہونگے۔ جس میں یہ لکھا ہوگا۔ کہ سلطان المعظم نے یورپ کی تجویز دربارہ مقدونیہ منظور فرمالی ہے اس پر آپکو شاید اس آیت کی طرف خیال دوڑا ہوگا۔ کہ روم اگرچہ اس وقت دول یورپ کے مقابلہ پر کمزور ہے۔ کہ ان کی متفقہ تجویز انکو ماننی ہی پڑتی ہے۔ لیکن آخر ایک روز آویگا۔ کہ سلطان روم ہی غالب رہیگا +

لیکن ہماری اس توجیہ پر خود ہمیں بھی ایک شبہ ہے۔ کہ جناب مرزا جی کو اس سے پہلے تو مسلمانوں کی بہتری کا الہام کوئی ہوا نہیں بلکہ یہی ہوتا رہا۔ کہ سلطنت روم کی تباہی قریب ہے۔ امیر کابل کی شامت آئی وغیرہ شاید اب سنت اللہ کچھ بدل گئی ہو۔

دیکھئے روم سے مراد کہیں خود بدولت ہی تو نہیں کہ مقدمہ میں مولوی کرم الدین صاحب سے ہار گئے۔ تو کیا ہوا۔ پھر کبھی سہی۔ بہرحال ہم

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول تک سورۂ مائدہ
جلد دوم تا آل عمران
جلد سوم تا [illegible]
جلد چہارم
مینیجر اہلحدیث امرتسر
حدیث نبوی
تعلیم
[illegible]

چشم براہ ہیں۔ کہ اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب ہی کریں۔

مرزا قادیانی تو لکھتا ہے۔ کہ میرے مرید ملا عبد اللطیف کابلی کابل میں شہید کئے گئے۔ مگر لاہور کے مولوی چکڑالوی رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ ملا مذکور حرام موت سے مرا ہے۔ اسپر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ ہمارا خیال تو یہی ہے جو ہم عرصہ میں بتلا آئے ہیں۔ کہ یہ قصہ ہی مرزا جی کا ایک ناول ہے۔ اسلئے ہم تو اس میں کچھہ نہیں کہتے۔ بلکہ منتظر ہیں۔ کہ قادیانی ارگن ہی اسکا کوئی جواب دیں

قصبہ گنور ضلع بدایوں میں ایک مسلمان صاحبزادہ نے کسی معاملہ پر باپ سے کہا۔ کہ یہ کام ضرور ایسا ہی ہوگا۔ والد صاحب نے کہا۔ کہ اگر ایسا ہو اتو میں داڑھی منڈوادوں گا۔ بیٹے نے بعد کوشش اس کام کو انجام دیا۔ اور باپ سے عرض کیا۔ کہ جناب والا شرط پوری کیجئے۔ والد ماجد نے جو پہلے ہی سے پوری عقل کے مالک تھے۔ فوراً ایفاء عہد کر کے نام پیدا کیا۔ باپ بیٹا دونوں قابل تعریف ہیں۔

این چنین ارکان را باید وصول این چنین

کانفرنس بمبئی کے پریزیڈنٹ مسٹر بدرالدین طیب جی کی تقریر پر عموماً ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ آپ نے پردہ کی رسم کی بابت کہا ہے کہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ اسپر آریہ اخباروں نے بھی ہذیان کیا ہے۔ کہ مسٹر موصوف نے پردہ کی رسم کو قبیح اور فضول بتلایا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ نہیں آسکتا۔ کہ ایک شریف اور تعلیمیافتہ مسلمان پردہ کے حکم کی بابت کیونکر کہے کہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ غالباً مسٹر موصوف کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ جو غلو اور زیادتی اس حکم کے متعلق ہورہی ہے۔ وہ ٹھیک نہیں۔ جیسی کہ ہندوستان کی بعض قوموں میں دستور ہے۔ کہ حرم سرائے کے کپڑے کو بھی مرد نہ دیکھیں۔ والعلم عند اللہ

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ اب کی دفعہ یکم اپریل سے ۳ تک ہوگا۔

سلطان المعظم نے پچاس ہزار لیرہ عثمانی حلمی پاشا انسپکٹر جنرل مقدونیہ کے پاس اس غرض سے روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اس رقم سے برباد شدہ خاندانوں کی مدد کی جاوے۔

الامام لکھتا ہے کہ گورنمنٹ مصر جیسے پارسال بندش حج پر مستوجب مبارکباد تھی۔ ویسے ہی وہ امسال اسکی آزادی کے لئے مستحق شکرگذاری ہے۔

شیخ علیا طرابلس شام کے مشہور زاہد نوّے برس کی عمر میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خوارق و کرامات ان کے معتقدین میں کثرت سے مشہور ہیں۔ حتی کہ غازی مختار پاشا بھی انکی بعض کرامتیں بیان کرتے تھے (پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند)

اللواء اخبار مصری کا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اخراجات و آمد کا حساب درست طور پر پبلک کے سامنے پیش نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ ہندوستان و انگلستان کے تمام اعداد بھی ہمیں معلوم ہوں خاصکر فوج کی تعداد (رموز مملکت خویش خسرواں دانند)

انیس الجلیس لکھتا ہے۔ کہ مصری لیڈیوں کے خیالات کا اندازہ اس سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ کہ اخبار المصور میں ایک نوجوان نے اشتہار دیا۔ کہ اسکے ساتھہ بیس سال سے کم عمر والی کوئی لیڈی خط و کتابت کرے۔ چنانچہ اس کے پاس ۲۵ درخواستیں آئیں۔ جنمیں آٹھہ در پردہ مردوں کی ہیں باقی عورتوں کی۔ ان تحریرات میں کسی نے اس شخص کو برا کہا ہے۔ کسی نے خود کو شادی کیلئے پیش کیا ہے کسی نے فوٹو مانگا ہے۔ الغرض عجیب مختلف مذاق کی باتیں ان خطوط میں پائی جاتی ہیں۔ (وائے آزادی تیرا ستیاناس)

سفراء یورپ کی باوجود بالاجمالی مقدونی باغیوں کے رہائی نہ کرنے پر مصر ہے اور وہ ہنوز اکثر قید ہی میں ہیں (کذالک اللہ یجزی المجرمین)

خدیو المکرم اسباب کا اہتمام کر رہے ہیں کہ آئندہ جامع ازہر کو تعلیمیہ عدالتی قیود سے پابند ہوں۔ اور وہاں کی تعلیمی اصلاح کیطرف بھی آپکو توجہ فطری ہے

سمالی لینڈ میں ملا کے پیرؤں نے ایک آدم خور قوم کا بھی پتہ لگایا ہے (لا یعلم جنود ربک الا ھو خدا کی مخلوق کو خدا ہی جانتا ہے)

مراد آباد کے تھانہ سے ایک عجیب و غریب مقدمہ کا چالان ہوا ہے جسمہ آٹھہ نو سال کے چند دیہاتی بچے مجرم ہیں۔ یہ بیچارے محض اس علت میں گرفتار ہوئے ہیں۔ کہ جج۔ کلکٹر۔ سپرنٹنڈنٹ کوتوال اور مدعی بنے تھے۔ اور دو لڑکوں کو چوبنا کر سزا دی تھی۔ (بلند پر ستیڑھی ہے)

{ آمدہ از جھنگ درج کرتے ہیں۔ ایڈیٹر }

مرزا قادیانی کا تحریری اقبال

(۱) ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴ و ۵ کے حاشیہ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ (پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا یسوع نے فرماتے ہیں۔ کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھسے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ نہ دکھایا جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسے پیش بندی کی۔ اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اوس سے معجزہ مانگو یہ تو وہی بات ہوئی۔ کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔ لوگوں میں یہ مشہور کیا۔ کہ میں ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا۔ بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھو وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفیچی کو یہی کہنا پڑتا تھا۔ کہ ہاں صاحب نظر آگیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں۔ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤں کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا) ف۔ اس تحریر سے بقول مرزا ثابت ہے کہ یسوع اسرائیلی تھا۔ اور نادان تھا۔ اور یسوع کی روح ایک شریر مکار میں تھی +

اور تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۰ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں (اور چونکہ اُسنے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میری اندر رکھی تھی۔) ف سبحان اللہ یسوع کی روح بقول مرزا غلام احمد ایک شریر مکار میں تھی اور اب بھی یسوع کی روح اُن میں یعنے خود مرزا میں موجود ہے۔

اور اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں خدا نے اپنے مسیح موعود (یعنے مجھکو) کو پیدا کیا جو عیسے کا اوتار ہے۔ ف اے راجہ رامچندر کو اوتار ماننے والے ہندوؤ! خوش ہو جاؤ۔ کہ مرزا صاحب بھی تمہارے ہم اعتقاد ہو گئے ہیں +

(۲) تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اُس نے مجھے دیئے ان تمام امور نے تحریک کی۔ کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں +

اور دافع البلاء کے صفحہ ۱۳ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے۔ جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔

سوال

سلے مرزائیو! ایمان سے کہو۔ کہ جس یسوع مسیح کے مرزا صاحب ایلچی بنتے ہیں وہ کون ہے۔ اور جس مسیح سے اب وہ افضل ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ وہ کون ہے وہی ابن مریم یا کوئی اور؟

(ش) واہ آزادی تیری داد ہے۔ جو ایلچی شاہوں سے زیادہ ہو +

(ج) صلح بنایا ایلچی ضد بنا یا شاہ۔ میرا کچھ نقصان نہ اوسدا گیا وساہ

(۳) فتح المسیح کے صفحہ ۴۴ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں "مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو صرف ایک نکاح بوقت عمر اور اپنے یسوع کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے۔ جو ایسے جوان عورتوں پر نظر ڈالتا ہے۔ جب پر نظر ڈالنا اُس کو درست نہ تھا۔ کیا جائز تھا۔ کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا۔ کاش وہ متعہ کا ہی پابند ہوتا۔ تو ایسی حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نانیوں نے متعہ کیا تھا۔ یا صریح زناکاری تھی۔" ف حیا ہو۔ تو ایسا ہو۔ جس میں ادب کی بو بھی نہ ہو۔ اور نہی اللہ اور اوس کی دادیوں اور نانیوں کا لحاظ ہو۔ تو ایسا ہو۔ کہ جو شیطان کے خیال میں بھی نہ ہو + حال ہے یہ اوس کے ہی اخلاق کا جسکو دعویٰ ہے۔ وحی افلاک کا۔

(ش) بھلے مرزائیو! خداوند تعالیٰ سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ یہ یسوع جسکی مرزا صاحب توہین کرتے ہیں وہی ابن مریم ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے۔ یا کوئی اور ہے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تحریری اقبال بھی دیکھ لینا۔ میں بطور خیر خواہی نقل کرتا ہوں۔ تمہاری مرضی احسان مانو۔ یا نہ مانو +

دیکھو توضیح المرام کے صفحہ ۳ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں

ahmadimuslim.de

بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں ایک یو خنا جسکا نام الییہ اور ادریس بھی ہے اور دوسرا مسیح بن مریم جنکو عیسیے اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ اِن دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم او جدید کے بعض صحیفے بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ دونوں آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔ الخ اِس عبارت سے بقول مرزا صاحب صاف ظاہر ہے۔ کہ یسوع حضرت مسیح بن مریم نبی اللہ کا ہی نام ہے۔ نہ کسی اور کا اور مرزا صاحب نے دیدہ و دانستہ حضرت مسیح بن مریم کی ہی سخت توہین کی ہے۔ نہ کسی اور کی۔ یہ

حال ہے اس کی تحریرات کا جسکو دعوی ہے وحی ہمرات کا دیکھو اربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۳۶ کو۔

(راقم اللہ دتا - از جھنگ)

قومی دُکھڑا

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم!

مجھے یہ کہتے ہوئے سخت رنج گذرتا ہے۔ کہ آج کل مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ بہت ناگفتہ بہ ہے۔ افسوس ہے۔ کہ آج کل وہ پاک مذہب جو دنیا میں کفر و شرک مٹانے کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ خود ہی اپنے بیوقوف پیرؤں سے کفر و شرک میں آلودہ ہے۔ اور اُس کے وہ پیرو جو کسی زمانہ میں کفر و شرک مٹانے میں جان تک دے دیتے تھے۔ آج خود ہی کفر و شرک کو اسلام کا ایک رکن سمجھے ہوئے ہیں۔ اور وہ پاک مذہب جو کسی زمانہ میں کمال عروج پر تھا۔ اور ہر ایک اس کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ آج بحر ذلت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس کی وجہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہی ہے کہ اس کے بیوقوف پیرؤں نے جہالت سے اس میں بہت سی نئی نئی بدعتیں ایجاد کر دی ہیں۔ اور کفر و شرک کو اس کا ایک جزو ٹھیرا رکھا ہے افسوس ہے۔ کہ پاک مذہب اسلام کی طفیل غیر قومیں مثلاً آریہ وغیرہ تو توحید سیکھیں اور بت پرستی کو برا سمجھیں۔ مگر مسلمان اس پر ذرا توجہ نہ کریں اور اولیاؤں کو خدا سے شریک ٹھیرا کر اور مزاروں پر سجدے کر کے کافر بنیں۔ خدا بیچارے

مسلمانوں پر رحم عطا فرماوے۔ اور اپنے پاک مذہب کی روشنی اُن کے سیاہ دلوں پر ڈالے۔ اور اُن کو کفر و شرک سے نکال کر راہ ہدایت پر لاوے آمین!

نظم!

ذرا دل میں تم اے مسلمانو سوچو
کہ پہلے تھے کیا اور کیا آجکل ہو

کسی دن وہ تھے تم۔ کہ تھے تو لرزاں
زمین آسماں اور گردوں گرداں

عرب میں عراق و عجم تک ہی تم تھو
زمانے کے شاہوں کے سب پیش گم تھو

سبب اسکا کیا تھا؟ شریعت پہ چلنا
سبب اسکا کیا تھا؟ طریقت پہ چلنا

خدا سے کبھی تم نہ منہ موڑتے تھو
اسی پہ سبھی کام تم چھوڑتے تھو

خدا سے جو منہ تم نے اپنا ہی موڑا
شریعت کے احکام کو جب سے چھوڑا

پھنسے جب سے تم دام شیطان میں ہو
پڑے جب سے تم راہ عصیاں میں ہو

اُٹھایا گیا تم سے ظل حقانی۔
ہوئی الوداع تم سے سب شادمانی

گئی سب تمہاری وہ شاہی کی شوکت
گئی سب تمہاری وہ عزت وہ ثروت

ہوئے آگے آخر یہاں تک ہو رسوا
بنے کافروں کے تم آخر نشانا

غضب ہے کہ بت پوجنے والے بھی
کریں طعن و تشنیع دل کو کڑا کر

نہ ہے کسی کو بھی ہو اتنی طاقت
کہ وکھلا دے اسلام کی انکو صورت

بتاؤ کہ اب کسر خواری میں کیا ہے
نہ اس پر تمہیں کچھ بھی شرم و حیا ہو

خدارا ابھی وقت ہے آنکھ کھولو
کرو کچھ تو حیلہ اگر ہو سکے اتو

گنوا کے کہے جاؤگے کس طرح سے
یہ ذلت یہ خواری یہ طعنے یہ مہنے۔

اگر ہے بزرگوں کی کچھ بھی وراثت
کرو خرچ اب ہے یہ وقت اعانت

اگر اب بھی اپنی بدی تم نہ چھوڑو
برائی سے اپنی نہ اب منہ کو موڑو۔

تو جانو کہ ہم کافروں سے ہیں بدتر
شریعت میں بھی دور کو سب کہیں ہو

ذرا یہ بھی سن لو کہ باتیں وہ کیا ہیں
تجارت و حرفت کوئی پیشہ پا ہیں۔

انہیں چھوڑ دو یہ تو پھر دیکھ لینگے
توجہ کو اپنی اُدھر پھیر ہی دیں گے

جو اصل ہے مطلب اسے پہلو لیلو۔
نہیں کھیل بچوں کا تم یہ جو کھیلو

وہ مقصد ہے کیا؟ جسکی ہو بس ضرورت
وہ مطلب ہو کیا؟ جسسے حاصل ہو ثروت

وہ مطلب ہی یہ قوم کو تم سکھاؤ
یہ سنت یہ بدعت یہ اُن کو بتاؤ۔

خدارا انہیں شرک کرنے سے روکو
شریعت پہ چلنا انہیں تم سکھادو

انہیں یہ سکھاؤ وہ مانگو مدد اسے
جسے مانگتے تم ہو جا اولیائے

وہ برلائے گا سب اُمنگیں تمہاری
مکمل کریگا مرادیں وہ ساری

ahmadimuslim.de

غضب ہے کریں طعن ہم دوسروں کو　　کہیں ان کو کافر لعین اور یہ وہ
اسی راہ پہ ہم خود چلیں پر نہ سمجھیں　　کوئی کیا ستائیگا ہم گر نہ سمجھیں
وہ کب آئیگا دن کہ سمجھو گے تم بھی　　اٹھاؤ گے چہرہ سے اپنی سیاہی
ستم ہے کہ کافر تو توبہ کریں اب　　کرینگے نہ بت کی پرستش کہیں اب
مسلمان جگہ اُن کی اب پھر دکھائیں　　پرستش مزاروں کی وہ کر دکھائیں
جسے اب یہ کافر بُرا جانتے ہیں　　اسے اب مسلماں بھلا جانتے ہیں
شریعت سے پھر کر طریقہ گرہی ہیں　　مسلماں پڑے ہیں سب اس طرح سری میں
دکھاتے ہیں نیرنگیاں یہ جفا جو　　شریک اب خدا سے کریں اولیا کو
کہاں تک یہ احوال اپنا سنو گے　　کہاں تک مزاروں پہ پھیرے دھروگے
حقیقت کو اسلام کی اب تو سمجھو　　حدیث اور قرآں کو ہاتھوں میں لیلو
کرو ختم اسکو شمیم اب دعا ہے +　　عمل ہو ہمارا کلام خدا پر

از قلم سردار خاں شمیم شاگرد حضرت آصف امرتسری

مراسلات

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں *

مسئلہ طلاق سے اسلام کو کیا فائدہ ہے

اس میں ہم اپنا بہت فائدہ سمجھتے ہیں۔ اسلام کے ہر اصول پر بحث تو بہت طول طویل ہے۔ کہ ہر اصول کا مقرر کردہ قاعدہ دونوں جہان کے مفاد رکھتا ہے۔ اس سے ہمیں کچھ غرض نہیں۔ ہاں اس مسئلہ طلاق کا تذکرہ ضرور قابل توجہ ہے۔ اگر یہ قاعدہ طلاق اسلام میں نہ ہوتا۔ تو یقین تھا کہ بہت بڑا نقصان ہمیں اٹھانا پڑتا۔ اور ہماری قوم تو خدا جانے کس درجہ حالت ابتری کو پہنچتی۔ فی زمانا ایسی قسم کے اصولوں نے دنیا کے پلیٹ فارم پر عزت بخش رکھی ہے۔ ورنہ ہم میں جوہر ہی کیا تھا۔

لفظ طلاق ایک اسلام میں ایسا لفظ ہے۔ جس سے مطلب شارع کا یہ ہے۔ کہ عورت کو اس لفظ کے کہہ دینے سے پورے طور پر آزادی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پابند قواعد زوجین نہیں رہتی۔ اگر اسلام کے سچے ہونے پر ایسے اصول مقرر نہ ہوتے۔ تو آج ہم اپنے انگریز غیر قوم علماء کے مثل دقتیں اٹھاتے اور دوسرے مذہب کی تلاش کرتے اور جو کچھ آج بسبب نہ ہونے اس مسئلہ کے تجردین بے عزتی حاصل کر رہے ہیں۔ وہ آج ہم پر بھی پیش آتیں۔ حالانکہ باعتبار عقل بھی اس میں بہت نقصانات ہیں آزادی جو موجودہ زمانے کی دیکھ رہے ہیں۔ حد درجہ کی ذلت کو پہنچا دینے والی ہے۔ اگر ذرا بھی نظر تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو عالم ہستی کا انتظام اس مسئلہ سے خوب اچھی طرح سے اپنی حالت کو گذار رہا ہے۔ گویا عالم اسباب کا انصرام اس مسئلہ میں بخوبی ہے۔ سمجھیں تو تمام کارخانہ ہی دنیا کے درہم برہم ہو جاوے۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اس قسم کے فساد برپا ہو جاویں کہ تمام بنی آدم کے خانہ جنگی کی تصویر بن جاویں۔ گو ہم کو اور قوموں سے غرض نہیں کہ آیا ان میں یہ مسئلہ ہے۔ یا نہیں اگر نہیں ہے تو وہ کیوں امن وچین سے اپنی عمر گذار رہے ہیں۔ اور ان میں ہم کوئی فساد نہیں دیکھتے سو جواب اس کا اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ اگر ان کے اصول میں یہ مسئلہ نہیں۔ مگر وہ ضرور کسی نہ کسی کی مجبوری میں پابند ہیں۔ اگر وہ پابند کسی مجبوری کے سبب سے بھی نہیں۔ تو ضرور وہ اس کا بار نقصان اپنے سر پر اٹھاتے ہونگے۔ غرض ان باتوں سے وہ خالی نہیں۔

پس ہماری شریعت نے اس مسئلہ کو تین پہلو بیان کیا۔ مگر ہر پہلو اسی بات پر مبنی ہے۔ کہ بنی آدم میں اتحاد و اتفاق رہے۔ اور فساد سے دور رہیں۔ اور اگر اس مسئلہ میں ایک بار لفظ طلاق کہہ دینے پر عورت کو حق زوجیت سے کبھی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ نیز اصل مسئلہ یہ ہو کہ عورت بھی حق زوجیت عورت سے ادا کرانے کی بابت کہ عورت پردہ میں رہکر اپنے خاوند کی خوب اطاعت کا حق ادا کر سکتی ہے۔ اسلام کی سچائی پر دال ہے) اور اگر لامحالہ کوئی شکل صورت اتحاد و اتفاق ابھی کی نہ پیدا ہوئی اور فساد پر فساد بڑھتے گئے۔ تو دوسری بار لفظ طلاق کہہ دینا عورت کے حق میں پوری پوری تدارک کی تصویر کھینچ دیگا۔ مگر پھر بھی قرآن پاک نے آپس میں اصلاح اور اتفاق کر لینے ہی کا حکم فرمایا ہے۔ جیسے آیۃ میں مذکور ہو۔

الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان ۔ یعنے طلاق دینا دوسری بار لیں روک لو۔ تم عورتوں کو ساتھ اچھی خوبی کے یا چھوڑ دو

ahmadimuslim.de

اس کو بلا کسی اذیت و نقصان پہنچانے کے خوبی سے - پس تیسری بار لفظ طلاق پر عورت کو بلا کسی نقصان پہنچنے کے حق زوجیت سے آزادی ہے - یا بعد تین ماہ گذر لینے کے - کہ یہ تدارک کی حد درجہ کی سزا تھی - تو تیسری بار طلاق کی بھی ضرورت و حاجت نہیں - ویسے ہی اس کو الگ کردو -

ہمارے مذہب کے سچے ہونے کی یہ بہت بڑی دلیل ہے - کہ دین اسلام میں کافی طور پر ایسے اصول مقرر ہیں - جو حوائج ضروریہ کے متعلق ضروری اور لازمی ہیں - جب ہم نظر غیر مذاہب پر ڈالتے ہیں - تو ہمکو اُن کے سچے ہونے پر بھی بہت بڑا نقصان معلوم ہوتا ہے - کہ اسلام میں ہر مسئلہ کافی طور پر موجود ہے - اور اُن میں ہم اکثر مسئلے پورا اور کامل تو کیا معنے اُسکا وجود بھی نہیں پاتے - یورپین کی تو عادات و اختیارات عورات حد درجہ آزادی کو پہنچ چکے ہیں - جس میں عورات خود مرد کو طلاق دے دیتی ہیں - اور مرد کو کچھ اختیار نہیں ہوتا - معلوم ہوتا ہے - کہ مسئلہ مذکورہ کی حد درجہ کی ہر مذہب میں ضرورت ہے - اس میں نقصانات بہت کچھ معلوم ہوتے ہیں - چنانچہ اس میں نسل کا اعتبار نہیں رہتا - کیونکہ جب عورت حق زوجیت سے آزاد ہے - تو جس مرد سے اسکو محبت ہے یا خفیہ آشنائی کے دام میں اُلجھی ہوئی ہے - تو ضرور اُسی کی ہی اولاد عورت حاصل کریگی تو یہ اولاد اُس کی بلا وجہ کے زوج کی مال کی وارث ٹھہری - دوسری نسل کو اعتبار جو اصلی طور پر موجود تھا - جاتا رہا - (ہمارے سماجی دہرم تو اس میں شاید کچھ عیب نہ سمجھتے ہوں گے - کیونکہ اُن کے ہاں تو یہ مسئلہ تسلیم کیا ہوا ہے - کہ اگر اولاد کسی کے نہ ہوتی ہو - تو وہ اپنی عورت منکوحہ کو غیر مرد کے پاس جانے کی اجازت دیوے - تاکہ وہ اولاد حاصل کرکے مال و اسباب کا وارث بنادے - اور اگر مرد عورت کو اجازت نہ دیوے - تو وہ عورت خود اپنی پسند سے کسی مرد غیر سے اولاد حاصل کرے - اُس کی نجات کے اسباب یہ ہیں - دامے نصیب میدان صاف میں مارے گئے)

بعض اوقات انسان کو ایسے بھی پیش آتے ہیں کہ عورت سے از خود لڑائی کی ٹھہر جاتی ہے - (کیونکہ مسئلہ طلاق جو تدارک کیلئے تھا - وہ تو مذہب میں ہے ہی نہیں) پھر عورت مرد کو دبانا چاہتی ہے - اور مرد عورت کو دبانا چاہتا ہے - کیونکہ عورت کی آزادی کا زمانہ پڑا ہے - آخرکار عورت بسبب نہ ہونے اِس مسئلہ مذکورہ کے گھر سے باہر نکل کھڑی ہوتی ہے -

اس آزادی کا یہ نتیجہ نکلا - کہ آپ جناب گھر میں اکیلے بیٹھے ہوئے خالی چولہا پھونک رہے ہیں - کہ مہینوں ہوگئے - کہ یہ آفت بھگت رہے ہیں اور انتظار میں ہیں - کہ ماں باپ کے گھر سے اب آتی ہے اب آتی ہے - برسوں گذر گئے - ماں باپ سے الگ فساد ہو رہا ہے کہ تم نے کیوں ایسی کو بیاہا تھا - کیا تم جانتے نہیں تھے - کہ تمنے جان بوجھ کر یہ پاپ میرے پلے باندھا ہے - غرض فساد یہاں تک بڑھا - کہ والدین نے خود ذات شریف کو گھر سے نکال دیا - اب جناب گھر سے بھی مارے مارے پھرتے ہیں - اب اس موقعہ کو دیکھ رہے ہیں - کہ اگر موقعہ ملے تو اماں جان کے زیور طلائی کا صندوقچہ ہاتھ لگے - تو کسی ریاست میں جاکر آرام سے گذاریں - شاباش!

اور بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہیں - کہ عورت تو گھر سے نکلگئی - اور بچے ننھے ننھے مرد کے پاس رہ گئے - اب جناب کی جان عذاب میں ہے - راتوں روتے ہیں - کہ آپہی بیٹھے جی گھبرایا کیا ایک جہنم سر پر مول لے لیا ہے - اور اگر بال بچے بھی نہ ہوں تو جناب عورت صاف حضور کو چھوڑ رات کے وقت تمام نقدی زیور وغیرہ سامان باندھ اور وہ گئی وہ گئی - بیچارے گھر کا گھر برباد ہوا - اور فقیر کے فقیر ہو بیٹھے - اور اگر یہ نہیں تو اُس کے آشنا سے تو تو میں میں جناب کی ہو رہی ہے - کہ او بے غلامے! تو کون؟ اور وہ کہہ رہا ہے - کہ او بے تو کون؟ غرض نتیجہ یہ نکلا - کہ نوبت ایسی ہوئی کہ دونوں چھ چھ برس کے جیلخانہ کو گئے - اور بیوی صاحبہ سچے مذہب والوں کی پرچین اوڑھ رہی ہیں - اُن کی آزادی میں کسی قسم کی پابندی نہیں ہوئی - ہم ایسی نظیریں دنیا میں بہت دیکھ رہے ہیں ہر مذہب والا خوب اچھی طرح سمجھ رہا ہے کہ ایک دو نظیر نہیں - بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک ایسی نظیریں دنیا میں موجود ہیں - مگر ہم زیادہ کاغذ سیاہ کرنا نہیں چاہتے - فقط اتنا جتانا منظور ہے - کہ ہر مذہب کی سچائی تو دنیا میں ہر ایک کو معلوم ہے - کہ جس مذہب میں ایسے اصول مقرر ہیں وہ کہاں تک سچا ہوگا - (آریہ سماجی اور عیسائی بسبب نہ ہونے مسئلہ مذکورہ یا پردہ عورات کے تاریخ یا محرمات ابدیہ وغیرہ وغیرہ ان کے مذہب میں ہیں) جانتے ہی ہوں گے -

ahmadimuslim.de

کہ ہم کہاں تک سچے مذہب پر ہیں) پس اگر سچا مذہب اسلام قبول کرنے سے ان کو دنیاوی حجاب ہے۔ تو یہ مسئلہ طلاق جو باغ اسلام کے پھلوں میں سے ایک میٹھا پھل ہے۔ اس پھل کو بھی اپنے کڑوے پھلوں میں شامل کریں۔ پس نظام دنیا اور بہبودگی کیواسطے یہ بہت خوب ہوگا گو میں دنیا کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوا اپنے کان سے صدائیں اہل یورپ کی سن رہا ہوں۔ کہ بعض یوروپین لوگ یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلہ طلاق بھی اسلام میں سے اخذ کر لیا جاویگا۔ تو بہت اچھا ہوگا مگر ان کی مجبوریں ان کو مانع آ رہی ہیں۔ اس لئے وہ پیش قدم نہیں ہو سکتے۔ مگر میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ضرور یہ مسئلہ یورپ میں کبھی نہ کبھی مقبول ہو جائے گا۔ ہمارے اڈیٹران اخبار ضرور اس کو مفید پبلک سمجھکر اندراج اخبار کریں۔ خصوصاً اڈیٹر صاحب اخبار اور وکیل امرتسر کو تو ضرور توجہ اس طرف ہونی چاہئے۔ باقی خیر باد

راقم۔ محمد شفیع الحسن عفی عنہ عباسی۔ ماچھیواڑہ

امرتسر میں آریوں سے مباحثہ

جناب اڈیٹر صاحب! ۶ فروری کو ایک لمبا چوڑا اشتہار بازاروں کی دیواروں پر چسپاں ہوا دیکھنے میں آیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آج آرین ڈیبیٹنگ کلب میں گوشت خوری پر مباحثہ ہوگا۔ دس دس منٹ ہر ایک کو بولنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر انجمن نصرت السنہ کی طرف سے کلب مذکور کے سکرٹری کو کہا گیا۔ کہ اس طرح کسی مسئلہ کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس تجویز کے لئے چند گھنٹے مقرر ہوں۔ اور مباحثہ کنندگان دو ہی صاحب ہوں۔ چنانچہ آریوں نے اس تجویز کو منظور کیا۔ اور ۸ فروری کا دن ۱ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہوا۔ دس منٹ ایک دفعہ بولنے کے لئے تجویز ہوئے۔ انجمن مذکور کی طرف جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مباحث قرار پائے۔ اور آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ مولوی صاحب نے گوشت خوری کی ممانعت کے دلائل طلب کئے۔ اسپر ماسٹر جی نے کہا۔ کہ گوشت انسان کی طبعی غذا نہیں۔ نیز اخلاقی طور پر بھی منع ہے۔ دماغی ترقی کو مانع ہے۔ اخلاقی طور پر اسلئے منع ہو کہ کسی جانور کو ذبح کرنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں۔ اسی ضمن تحریر میں ماسٹر جی نے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ موت میں تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ تکلیف جتنی ہے بیماری سے ہے۔ طبعی اور قدرتی غذا کے معنے یہ کئے کہ انسان کے دانت اور معدہ گوشت کھانے کے لئے نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ دانت اور معدہ اگر قدرت نے گوشت کھانے کیلئے انسان کو نہیں دیا حالانکہ ہم ہر روز گوشت کو دانتوں سے چبا کر معدہ میں ڈالتے ہیں۔ تو کیا ہم قانون قدرت کے خلاف کرتے ہیں۔ کیا کوئی شخص خلاف قانون قدرت کان کا کام زبان سے اور زبان کا آنکھ سے اور آنکھ کا ناک سے لے سکتا ہے ہمارا گوشت کھانا ہی جتلا رہا ہے۔ کہ خدا نے ہمیں دانت اور معدہ گوشت کے لئے دیا ہے۔ رہی اخلاقی ممانعت۔ سو اسکا جواب مولوی صاحب نے یہ دیا۔ کہ اول تو جس قدرت نے ہمکو ان پر سواری کرنا۔ بوجھ لادنا ان کا دودھ پینا (حالانکہ دودھ اس کے بچے کے لئے ہوتا ہے) ان امور پر قابو دیا ہے اس قدرت نے ہمکو ان کے کھانے کی بھی اجازت دی ہے۔ حالانکہ ذبح کرنے سے اس کو تکلیف ہی نہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ ہی کہتے ہیں۔ کہ موت سے تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بیماری سے ہوتی ہے۔ پس جس بھیڑ بکری کو ہم ذبح کرتے ہیں۔ حقیقت میں اس پر رحم ہے کیونکہ وہ بیماریوں وغیرہ تکالیف سے بچ جاتی ہے۔ علاوہ اس کے بعض موذی جانوروں کا مار دینا خود آپ کے گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۹ پر لکھتے ہیں۔ پس ایسے جانوروں کا کھا لینا جنکا مارنا بھی جائز ہے۔ رحم کے خلاف کسی طرح نہیں۔ پس آپ ان کو پہلے کہائیے۔ اتنا حصہ بحث کا تو صاف ہو جائے علاوہ اس کے ایک بات مولوی صاحب نے بڑی دلچسپ کی۔ جو واقعی یہ ہے کہ آج تک سماج کے کانوں میں نہ پڑی ہوگی۔ اس لئے ماسٹر جی اس کے جواب دینے سے کسیقدر رکتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ وہ یہ کہ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ دیکھئے آپکو ایک سہل تجویز بتلاتا ہوں۔ جس میں آپ گوشت بھی کھالیں۔ اور آپ کے رحم کے خلاف بھی نہ ہو۔ بلکہ آپکو مالی فائدہ بھی ہو۔ اس مضمون کو دو ایسے دلچسپ پیرائے میں بیان کیا کہ آریہ سماج ایک اشتہار دیدے کہ جسکی گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ مر جائے وہ سماج کو اطلاع کرے سماج کے ممبران اسکو خود ہی اٹھا لینگے۔ اور گوشت کھا کر چمڑی کو نقد کریں گے۔ یہ نہایت سہل تجویز ہے۔ یہ بھی کہا کہ آریہ سماج چونکہ ایک تعلیمیافتہ پارٹی ہے۔ اگر اسے کوئی الزام دیگا۔ کہ چوہڑوں کا کام

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لارڈ ہیڈلی بارن آف الڈرلی (عبد الرحمن نومسلم انگریز) جو ولایت کے ایک بڑے خاندان کے رکن تھے - اور اپنی تحقیق سے اسلام لائے تھے اُن کی انتقال کی خبر سنکر امرتسر کے اہلحدیث نے بمسجد مولانا ابو عبد اللہ غلام علی صاحب مرحوم بتحریک خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج اُن کا جنازہ غائب پڑھا +

امرتسر و لاہور میں لیمپی کے مخش گیت بڑی ترقی پر ہیں جس سے بچوں کے اخلاق پر بہت بُرا اثر پہنچتا ہے - گورنمنٹ توجہ کرے +

لاٹ پادریوں کا جلسہ جو کلکتہ میں منعقد ہوا تھا - ختم ہو گیا ہے اور لاٹ بشپ کلکتہ سے روانہ ہو رہے ہیں (کفارہ کی تعلیم سے گنہگاروں کا حوصلہ بڑھا گئے ہوں گے)

تخمینہ کیا گیا ہے کہ بنگال کے تقریباً تمام اضلاع میں جن میں نیل کی کاشت کی گئی ہے - پیداوار نیل بہت کم ہو گی -

بمبئی کی پارسی جماعت نے اپنی مذہبی اخلاق اور طبعی ترقی کیلئے ایک ایسوسی ایشن قائم کی ہے (آجکل انجمن خیزی کا زمانہ ہے ہر ایک قوم اپنی بہتری کی فکر میں ہے - ایک ہم ہی ہیں کہ غافل ہیں)

پنجاب میں جہاں جہاں بارش بکثرت ہوئی ہے وہاں طاعون از سر نو گرمی دکھلانے لگا ہے - لاہور کے شمال مشرق سیالکوٹ - گورداسپور جالندھر - ہوشیارپور اور انبالہ میں تازہ جوش پیدا ہو گیا ہے لودیانہ میں اس وقت باقی تمام حصص پنجاب سے طاعون زیادہ ہے - (شاید بارش کے ذریعے سے مرزا قادیانی کے انکار کا سبق تو نہیں دیا جاتا؟)

امیر حبیب اللہ خاں نے مشترکہ کمیشن حد بندی کے لئے کافی انتظام و اہتمام کر لیا ہے جو ہفتہ آئندہ میں جلال آباد میں جمع ہو گی اور سب سے پہلے ہند کی حد بندی کو روانہ ہو گی -

دہلی میں ایک زنانہ ہسپتال قائم کرنے کیلئے ۵۰ ہزار روپیہ کی درخواست پبلک کی گئی تھی - مگر لوگوں نے چند مہینے میں اس قدر سرگرمی دکھلائی کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اس وقت تک جمع ہو چکا ہے (مسلم یونیورسٹی کیلئے تو آج تک ڈیڑھ لاکھ پیسہ بھی شاید نہ جمع ہوا ہو)

آسٹریا اور روس نے اُن ترکی تجاویز کو نامنظور کیا ہے - جو تکمیل اصلاح مقدونیہ کے بارہ میں پیش کی گئی تہیں دربار روم نے اب انہیں مطلع کیا ہے - کہ چونکہ اہل مقدونیہ اور اہل البانیہ نے ہر ایک غیر قوم کو پولیس افسر کو مار ڈالنے کی سازش کی ہے - اس لئے دربار روم افسروں کو غیر ملک کی وردیاں پہننے پر اعتراض کرتا ہے -

افغانستان میں چونکہ آجکل بڑی شدت کی سردی پڑتی ہے اسواسطے میجر روس کیپل برٹش کمشنر متعلقہ حد بندی ہند بورڈر اسی پشاور سے آگے نہیں بڑھے - اور انگریزی افغانی کمیشن کے یکجا ہونے کا جو انتظام سوچا گیا تھا - وہ درہم برہم ہو گیا ہے - جب یہ اطلاع پہنچ گئی - کہ کمشنران افغانستان اُن سے جلال آباد میں ملنے کو آمادہ ہیں - اُس وقت صاحب بہادر مذکور آگے کو روانہ ہوں گے -

مسز بسنٹ نے پونہ میں ۳۰ - جنوری کی شام کو یورپین - پارسی - ہندو اور مسلمانوں کے ایک مجمع کثیر کے سامنے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک مذہبی اخلاقی اور تمدنی معاملات پر تقریر کی (مسز اینی بسنٹ بھی تو ہر جائی ہے خود مدعی مذہب ہنود ہے - لاہور میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی حقانیت پر ایک خط لکھ دیا - جہل میں باوا نانک جی کی طرح انکا بھی خیال ہو گا)

مصر میں نظارت حربیہ کا ارادہ ہے - کہ اپنی افواج کے اسلحہ تبدیل کرا دی - پرانے ہتھیاروں کی بجائے جدید آلات جنگ اُن کو دئیے جائیں - جو کہ عمدہ اور زیادہ کار آمد ہوں +

خدیو المکرم کے عم بزرگوار پرنس حسین پاشا سیر یورپ سے واپس آئے ہیں - (صرف سیر سپاٹا ہی کرنے جاتے ہیں یا کچھ کام بھی)

مصر کے بعض اخبارات بیگم صاحبہ بھوپال کو مرد سمجھکر اُن کا نام جلالۃ الملک لکھ رہے ہیں - (شاید وہ بموجب تعلیم عورت کا حاکم اور والی امر ہونا معیوب جانتے ہوں گے)

سلطان المعظم نے حال میں یہ فرمان جاری کیا ہے کہ افواج مصر کے لئے جو گھوڑے ملک شام سے خرید ہو جائیں - اُن پر محصول معاف ہو (دریا دلی ہے) +

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا -

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

للہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر بیکم ذی الحجہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	للعہ
والیان ریاست سے	بعہ
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲

قیمت پیشگی آنی چاہیے نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی ہر اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت ارسال زر بنام مالک اخبار چاہیے بیرنگ خطوط واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

قرض بری بلا ہے

ایک شخص نامی محمد حسین نے افغانیوں سے ہیں یا سو روپیہ کا کپڑا ادھار میعاد چھ ماہ پر خرید کیا ہے حضرات افغانی صاحبان میعاد مقررہ پر تشریف لائے مسمی مذکور سے روپیہ طلب کیا اس نے روپیہ کے دینے میں ایچ پیچ کی۔ افغانی صاحبوں کا تقاضا الامان پناہ بخدا ہر دو جانب اپنے حلوے مانڈے سے کام سہی نامبردہ نے افغانیوں کا تقاضا شدید دیکھکر

کیا ہی خوب سوچی

چلو ڈوب مریں جان جائے تقضیہ چھوٹے۔ آپ لپکتے جھپٹتے جلدی متصل چوکی پولیس چاہ عمیق جس میں پانی بھی بہت ہے اسکی منڈیر پر جا بیٹھے افغانی صاحب نے سمجھا کہ یہ دھمکا دہی ڈرانے کا کام ہے اسکے پیچھے وہ بھی جا موجود ہوئے اس

ahmadimuslim.de

سوچا کہ انہوں نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ جھٹ کود کر دھڑام کنوئیں میں داخل۔ بازار میں شور مچا۔ لیجیو دیکھیو نکالیو۔ مولانس کنوئیں میں گر پڑا ۱۱۔ فروری ۴ بجے دن کا موقعہ خلق خدا جمع ہو گئی۔ پولیس آئی کنوئیں میں آدمی کو واسطے نکالنے کے اوتارا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ زندہ صحیح و سلامت ہیں۔ خدا کی قدرت قریب ایک گھنٹے کے کنوئیں میں بسیرا کیا۔ پھر زندہ سلامت ہے پولس ڈولی میں بٹھا کر تھانہ سبزی منڈی کو لے گئی۔ ہر سہ افغانوں کو بھی ہمراہ لیا۔

اپنی زندگی کا نکیا کچھ بھی خیال + مرنے کو بہتر سمجھا جینے کو محال

افسوس صد افسوس یہ مسلمانی کا دعویٰ۔ کام جہنم کے اور سہرا امید جنت کی (ترجمہ حدیث) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے پہاڑ پر سے گر کر اپنی جان کو ہلاک کیا وہ جہنم میں جاویگا اور ہمیشہ گرا کرے گا۔ جسنے زہر پیکر اپنی جان کو قتل کیا اسکے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ ہمیشہ جہنم میں اسکو پیا کریگا۔ جسنے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اسکے ہاتھ میں ہوگی اسکو ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکا کریگا رواہ الشیخان والترمذی وابوداؤد نسائی۔ قتل نفس خود کے اور عذر نہیں بہت ہیں سب کا اندیشہ ہو خواہ ڈوب کر مری یا کسی اور ذریعہ سے اسکے لئے جہنم طیار ہو دیکھو حدیث بخاری شریف میں جندب بن عبداللہ نے مرفوعاً لکھا ہے ایک آدمی مجروح تھا اسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندہ نے اپنی جان کیساتھ جلدی کی میں نے جنت کو اسپر حرام کیا۔ اللھم احفظنا۔ آجکل اکثر آدمی قرض روپیہ لے لیتے ہیں۔ پھر اسکی ادا کی فکر تک نہیں رکھتے ہیں بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہو قرض کے مار لینے کی نیت ٹھان لیتے ہیں کچھ خوف خدا نہیں ہوتا ہے نہیں سمجھتے ہیں کہ قرض کا گناہ شہید کو بھی معاف نہیں ہوتا۔ آنحضرت قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے دیکھو حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جسنے مال لیا لوگوں کا اور وہ ارادہ رکھتا ہے اسکے ادا کرنیکا تو ادا کرا دیگا اللہ اُس سے اور جو اسلئے لیا کہ اسکو تلف کر دے تو تلف کر دیگا اللہ اُسکو رواہ البخاری۔

(اہلحدیث)۔ انہی خرابیوں کی وجہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والدین۔ یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور قرض سے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے قرض کو کفر کے برابر کر دیا۔ فرمایا۔ ہاں اسلئے کہ آدمی جب...

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا سفرِ حج

خط ۱۔ الحمد للہ کہ ہم سب بخیریت ہیں تکالیف سفر گو پیش در پیش ہیں۔ مگر قطع مسافت کی نعمت اتنی بڑی ہے کہ تکلیف اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ تسخیر فلک و بحر اور تہیہ اشیاء ضروریہ کیا چھوٹی چھوٹی نعمتیں ہیں۔ ایسی نعماء جزیلہ کے مقابلے میں ایسی تکالیف یسیرہ پر زبان شکایت کھولے رکھنا۔ اور شکر ایک دم بھی ادا نہ کرنا بیشک اس آیت کا مصداق ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ (لقمان)

صبار شکور۔ اکثر جہاز کے ساتھ ہی وارد ہے آگے دونوں صفتوں کو اکٹھا ذکر کرنے کی ترجیح کچھ صفائی سے سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ صبار تو سے متعلق سمجھنے ان تکالیف کو جو جہاز میں پیش آتی ہیں۔ مثلاً چکر۔ متلی اور قے پانی پینے کے وقت ہجوم میں تنگ ہونا کھانا پکانے وقت یہ جاننا۔ کہ ایسی تکلیف سے کھانا پکانے سے مجبور کار رہنا بہتر ہے۔ اور شکور۔ ان سب تکالیف پر اِن اشیاء کا حصول ایسی جگہ پر کہ وہاں زمین نظر نہیں آتی۔ کوئی درخت وہاں دکھائی نہیں دیتا۔ چاروں طرف صدہا کوس تک پانی ہی پانی ہے۔ تو کیا ایسی جگہ پر خورش کا تیار ہونا اور اشیاء خوردنی کا ہمراہ ہونا ان تکالیف کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔ مزید براں ایسے عمیق بحر میں جہاز پر ایسے امن سے بیٹھے رہنا۔ کہ گویا معلوم ہی نہیں گھر میں ہیں یا جہاز میں؟ تو پھر انسان اگر ان نعماء کا شکریہ نہ کرے۔ اور ان تکالیف کی شکایت ورد زبان رکھے۔ تو کیا وہ ختار کفور نہیں ہے۔ اللھم لک الحمد۔

خط ۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ کل بروز سہ شنبہ بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک جدہ میں آ گئے ہیں۔ ان شاء اللہ کل بروز جمعہ یا ہفتہ قافلہ مکہ مکرمہ کو چلیگا۔ قران کی تفسیر ...

ahmadimuslim.de

آسایش والی ہے۔ کہ وہاں کا آرام دیکھکر انگریزی حکومت بھول جاتی ہے۔ بمبئی کی قرنطین اور جہاز کی تھکان سے آرام کے لئے قمران علیحدہ نعمت ہے۔ وہاں کا سلوک علیحدہ نعمت ہے۔ حجاج کی زبانی جسقدر تکالیف قمران قرنطین کی سنی جاتی تہیں۔ شاید وہ سب پچھلے سالوں میں ہوئی ہوں گی۔ میں وہ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھہ ہمارے ساتھہ برتا گیا۔ الحمد للہ کہ قمر کی محافظ ہمیں مقرر تہا۔ ایسا نیک مسلمان تہا۔ کہ کل حاجی اسکو دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ بے شک وہ بڑا نیکدل مسلمانوں کا خیر خواہ مخلص مسلمان پایا گیا۔ ڈاکٹر گو نصرانی تہا۔ مگر وہ بہی نیک تہا۔ قمران کی قرنطین میں کوئی تکلیف نہیں بالکل تکلیف نہیں۔ ہاں اتنا حرج ضرور ہے۔ کہ ہر روز گنتی کے لئے سب کو ٹیٹوں سے باہر کھڑا کیا جاتا ہے کبہی کسی دن ڈاکٹر جہوٹ موٹ کی نبض بہی دیکہتا ہے۔ مگر اس کے دیکہنے کا اثر سوائے اس کے اور کچھہ بہی نہیں ہوتا۔ کہ اگر خدا نخواستہ کسی کو اس وقت سخت بخار ہو چڑہا ہوا ہو۔ تو پچھلے پہر اسکو دوا کھلائی جاتی ہے۔ اور کچھہ بہی نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کوئی بخار سے مرتا رہا ہو۔ مگر فجر کے بعد ڈاکٹر کے ملاحظہ کے وقت اس کا بخار اترا ہوا ہو۔ تو اسکو کوئی کچھہ بہی نہیں پوچھتا۔ اور اکثر نبض نہیں بہی دیکہی جاتی۔ صرف اتنا پوچہا جاتا ہے۔ کہ سب اچھے ہو۔ اسکا جواب صرف یہی ہوتا ہے۔ کہ جی ہاں سب اچھے ہیں۔ بس ڈاکٹر صاحب ہو آئے اور وہ گئے۔ آپ قیاس فرمالیں۔ کہ اس میں کیا تکلیف ہے اور کیا حرج ہے۔ پانی دن بھر کھلا رہتا ہے۔ جس وقت کوئی ٹکٹ جیا پانی کیلئے صبح اور شام جا کر دیوے پانی لے آوے۔ لکڑی سرکاری ملتی ہے ہر ٹٹی میں قریباً پچاس آدمی سماتے ہیں۔ ہر ٹٹی کے لئے ایک خادم مقرر ہے۔ اُس کا یہ کام ہے۔ کہ اپنے سارے ڈیرے کیلئے لکڑی پہاڑ کر چہوٹی چہوٹی کرے۔ اور جب صبح کے بعد ڈاکٹر کے آنیکا وقت ہو۔ قطار قطار بٹھا کر سب کو ٹٹی سے باہر کھڑا کرے۔ عورتیں علیحدہ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ اور اکثر معذور عورتیں اندر ہی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور ان کی گنتی کی جاتی ہے ہاں اگر کوئی شخص نہایت سخت بیمار ہو۔ اور اسکو کچھہ ہوش نہ ہو۔ تو اسکو ہسپتال میں رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ دس دن کے اندر اچھا ہو گیا۔ تو اس کو سب لوگوں کے ساتھہ روانہ کر دیتے ہیں اور اچہا نہ ہوا۔ تو اس کو وہیں رکھا جاتا ہے اور اسکا مال اسباب بھی وہیں رکھا جاتا ہے۔ حتی کہ وہ اچہا ہو جاوے۔ اور پھر اس کو دوسرے جہاز میں سوار کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس عرصہ میں مرجاوے۔ تو اس کا مال اُس کے وارثوں کے پاس ہی رہتا ہے۔ اور اس کا اثر باقی لوگوں پر کچھہ بہی نہیں پڑتا۔ دن ٹہلائے نہیں جاتے قرنطین کو دو حصے کئے ہوئے ہیں۔ کوئی شخص دوسرے حصے میں بغیر اجازت اپنے ٹٹی کے منتظم کے نہیں جا سکتا۔ اور اپنے قرنطین کی آٹھہ دس جھونپڑیوں میں جہاں چاہے پہرے اور ملاقات کرے۔ دونوں فریقین میں سے ہر روز کوئی نہ کوئی مرجاتا تھا۔ مگر اُس کا اثر کچھہ بہی نہیں پڑا۔ نویں دسویں روز سب کو جہاز پر سوار کر دیا۔ قرنطین میں داخل ہونے سے پیشتر مہاجات وصول کئے جاتے ہیں۔ جو گنی سونیکا سکہ یعنے پونڈ ادا کرتے ہیں۔ اُن سے لعبہ وصول کئے جاتے ہیں۔ اور جو چاندی کا روپیہ دیتے ہیں۔ اُن کو ہیجے دینے پڑتے ہیں۔ بخار وغیرہ بیماری کا قرنطین میں کوئی خوف نہیں۔ ہاں البتہ ہیضہ اور طاعون کا خوف ضرور ہے اسکے سبب اگر دن بڑھ جائیں۔ تو خدا معلوم ہمارے جہاز میں سے کچھہ شخص بسبب زیادہ بیمار ہونے کے قرنطین میں رکھے گئے۔ ان کو بعد صحت کے دوسرے جہاز میں سوار کیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے جہاز والوں کے رکھے ہوئے شخصوں کو ہمارے ساتھہ سوار کیا گیا۔ جدہ میں پہنچکر ہمکو ٹیکس بابت تذکرہ سرکاری یعنے پاسپورٹ کے دینا پڑا۔ اور جدہ کو قرنطین کی بابت ہمنے پہلے بمبئی ہی میں مبلغ ۳۵ روپیہ معہ کرایہ جہاز کے دلایا تہا۔ وہ ہمسے نہیں لیا گیا۔ کہ وکیل معلم کہتا ہے۔ کہ تین سال سے شریف کا یہ حکم ہے۔ کہ فی حاجی مبلغ ۔ روپیہ وصول کئے جائیں۔ تب اُن کو اجازت مکہ شریف کی دیجاوے۔ خواہ کوئی مسکین ہو۔ خواہ امیر۔ اور یہ رقم جہاز میں سے سوار کر کے کنارہ پر اتارنے اور مکانات تک اسباب پہنچانے کا عوض بتائی جاتی ہے۔ خیر جو کچھہ ہیگا وہ دیکہا جائے گا۔ الحمد للہ ہم سب بخیریت ہیں۔ منظور علی رحمت سب خیریت سے ہیں۔

خط نمبر ۳

از مکہ معظمہ محلہ سندھی۔ ۱۲۔ شوال بروز جمعہ

ہم بخیریت ۱۸ رمضان المبارک کو داخل مکہ معظمہ ہو گئے ہیں ۲۵ تاریخ کو جانے

ahmadimuslim.de

ایک خط ہی لکھا تھا - اور ایک خط ۱۲- رمضان کو جدہ سے اور ایک ۱۳ شعبان
کو مدن سے - امید ہے کہ سب پہنچ گئے ہوں گے - سیالکوٹ کے کل
مرد و زن جتنے اکٹھے چلے تھے ایک محلہ میں پاس پاس رہتے ہیں سب
بخیریت ہیں - شیخ اللہ دتا کی والدہ - شیخ محمد دین نظام الدین کی والدین اور
اور شیخ چراغ دین رفیق وغیرہ اور میاں محمد علی اور سائیں بھاگ بھری اور مغلانی
اور سب بخیریت ہیں - آپ نے جتنے خط از فورٹ تک بمبئی کے ذریعہ
کے پتے پر لکھے ہیں - وہ ہمکو سب با ترتیب دار فارورڈ (Forwarded) ہو کر
ہو کر مکہ شریف میں پہنچتے رہے ہیں - جیسے کہ پچھلے روز آپ کی بیماری
اور صحت یابی کا خط ملا - عافاکم اللہ تعالیٰ - اس وقت تک کوئی نہیں ملا
چونکہ مکہ شریف کے پتے پر ملا ہو - شاید اس کے بعد ملجاوے - شریف
مکہ خوش اعتقاد اور منتظم اور خوش تدبیر آدمی ہیں -

(۱) مکہ شریف میں کل بڑے بڑے قبہ جن کی پرستش اور زیارت ہوتی
تھی - گروا دئے ہیں - جیسے کہ خلفائے اربعہ کے اسماء پر جو کچھ لوگوں
نے بنایا ہوا تھا - وہ بھی سب سطح زمین کر دی تھی حدیث شریف کا یہی حکم ہے

(۲) امام ابن تیمیہ رحمۃ اور امام ابن قیم رحمۃ کی کتابوں کی اشاعت ممنوع
تھی - اب خاص اہتمام اور شوق سے ان کی اشاعت کروا دی گئی - ان
دو دنوں میں امام ابن قیم رحمۃ کی کتاب التبیان فی اقسام القرآن یعنی قرآن
شریف کی قسموں کا فلسفہ خاص مکہ شریف میں طبع کروائی گئی ہے
صفحہ ۲۵۶ کی کتاب ہے - مضمون اس بیان کرنے والے کی طرف نظر کریں
مجھے اس سے اور کچھ ضرورت نہیں - مسلم کو خوبی ہے ابھی تک
اس کی مشہوری نہیں ہوئی - شریف صاحب نے امام عینیہ کو خاص
طور پر زاد المعاد کا مطالعہ کروایا - اور اسی طرح ان امامین ہمامین کی تصنیف
سے مکہ کے علماء کے دل میں بٹھایا - معاندوں میں بہت جلتے بھنتے ہونگے -
مگر کسی کی پیش نہیں جا سکتی تھی - شریف صاحب کو ان کی کتابوں کی ترویج
کا بہت خیال ہے - اور ان کی ہی رشد تفی پر توحید کی اشاعت میں
بہت سرگرم اور جوشی ہیں - ۲۱- رمضان کے جمعہ کو جب طائف
شریف سے تشریف لائے - تو حضرت سلطان معظم کے پیر صاحب
کا قبہ جو باقی رہ گیا ہوا تھا - نظر پڑا - اس وقت حکم کرتے ہی مسمار کرادیا
اب معلوم لوگوں کی بالکل کساد بازاری ہے - نہ زیارت کی جگہ باقی ہیں -

حاجیوں سے سجدات کرواتے ہیں - مگر تحصیل مطلب کے لئے اوپر
بھی بہت کچھ کر لیتے ہیں -

(۳) شہر کے لوگوں کی سختی اور بدمعاملگی آپ حاجیوں سے سنتے
رہتے ہیں - مگر اب انشاءاللہ نہ سنیں گے - شہر کا ایسا انتظام کیا ہے
کہ لوگوں کا ناک میں دم کر دیا ہے - رات دن میں جس گھڑی اندھیری
سویرے جب چاہو - بازار گلیوں میں سونا اچھالتے چلے جاؤ - کوئی
نہیں پوچھتا - کہ میاں تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں - کوئی آنکھ بھر کر
بھی تو نہیں دیکھتا - کان بھی تو نہیں دھرتا - بازار میں سودا سلف کا
معاملہ بہت خراب سنا جاتا تھا - مگر اب کیا مجال کہ کوئی کچھ بھی غبن کر سکے
ایک روپیہ دو - اور خواہ ایک پیسہ کا سودا لو - باقی واپس لیلو - ایک دمڑی
تک واپس دیتے ہیں - نہ کہیں لوٹ کا نام سنا جاتا ہے - نہ دھاڑا
مارا جاتا ہے - جہاں چاہو - اور جدھر چاہو - پھرو - آج ۱۲ شوال تک کوئی
قافلہ مدینہ طیبہ کو روانہ نہیں ہوا - کچھ آدمی پیدل گئے ہیں - ابھی
حجاج اس کثرت سے جمع ہیں - کہ اللہ اکبر پہلا سات آٹھ سال کے بعد
آزادی سے حج کہلاتا ہے - اور مخلوق کی ابھی سے اس قدر
اژدہام ہے - کہ عقل حیران ہوتی ہے - جب حج کا موقعہ ہوگا - تو نجانے
کیسی رونق ہوگی - مگر سبحان اللہ مسجد حرام بھی کیسی مبارک مسجد ہے - کہ
ہزاروں آدمی حجاج ہیں - اور ہر طرف سے آ رہے ہیں - اور ہزاروں شہر
کے باشندے ہیں - مگر بھرتے ہی نہیں آتی - عید کو عجب رونق
تھی - یوں تو ہر فجر اور مغرب کو عید ہوتی ہے - مگر جمعہ کا اور ہی بات
ہوتی ہے - حیرانی ہے - کہ اس قدر مخلوق اور اتنی جگہ اور سب بھرپور
نظر آتی ہے - مگر جس قدر لوگ آتے جاتے ہیں - سب سماتے جاتے
ہیں - یوں ظاہر میں دیکھو - تو تل گرنے کو جگہ نہیں - سبحانہ
ما اعظم شانہ -

اغاثۃ اللہفان تصنیف امام ابن قیم رحمۃ علیہ کم سے جو ہندوستان میں
چھپی تھی - وہ شاید ملخص ہے - یہاں جو مصر سے چھپکر آئی ہیں -
وہ بہت بڑی کتاب ہے اور اس کے حاشیہ پر کتاب التجرید تصنیف
امام ابن قیم ہے - کتاب تصوف میں ہے بے نظیر ہے - شریف
صاحب نے خاص سفارش سے چھپوائی ہے شریف صاحب کو ان

اماسلی کی تصانیف کا خاص شوق ہے۔ اور الحمدللہ کہ اب اہل حدیث کو مکہ شریف میں پوری آزادی حاصل ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر!

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں۔ ۹-۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔ بنائے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی۔ (جو نمبر ۱۲ اہلحدیث میں چھپ چکی ہے) اس تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمانوں کی آنکھیں لگ رہی تھیں۔ کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں۔ اتنے میں ۸ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے۔ تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ ۹ فروری کو سب سے پہلے مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے۔ جن پر جرح باقی تھی۔ جرح ہوئی۔ مگر کیا عرض کروں۔ جرح کیا تھی۔ تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔ تمام جرح کی نقل نہیں ہو سکتی چند جملے نقل کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا۔ کہ کسی سچے نبی کی توہین کرنیوالا کون ہے؟ (جواب) کافر ہے (سوال) مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں (جواب) کہا ہے۔ مگر اس لئے کہا کہ وہ کتاب ملکہ معظمہ کے نام پر بھیجی گئی تھی۔ اور ملکہ معظمہ عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں جانتی تھیں۔ بلکہ یسوع کو جانتی تھیں (سوال) مرزا جی نے یسوع کو ضمیمہ میں یہ الفاظ لکھے ہیں؟ کہ وہ شریر۔ مکار۔ دغا باز۔ جھوٹا۔ حرامخور وغیرہ تھا (جواب) ہاں لکھے ہیں۔ مگر عیسائیوں کو الزام کے طور پر (سوال) حضرت ابن زکریا یحییٰ علیہ السلام نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے (جواب) صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔ (سوال) خاتم النبیین کا آنا ایسے نبی ہونے کو مانع ہے (جواب بہت تامل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنے آنحضرت کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں۔ (سوال) مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسیٰ کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے۔ یعنے وہ کوئی نئی شریعت پر ہوں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے (جواب) یہ ان مسلمانوں سے پوچھو (سوال) آپکا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ کوئی نئی شریعت لاویں گے یا قرآن و حدیث کے پابند ہوں گے؟ (جواب) مجمل ایمان تھا۔ اسپر ایک فرمائشی قہقہہ لگا۔ (سوال) براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) بھی لکھا ہے (جواب) ہاں لکھا ہے (سوال) جو شخص کسی ایسی پیشگوئی کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہو۔ اپنے حق میں بتلاوے۔ تو وہ کافر ہے یا مسلمان (جواب) کافر ہے (سوال) مرزا نے ازالہ صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیشگوئی مجدد احمد آیا ہوں (جواب) کتاب دیکھکر ہاں لکھا ہے (حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھا چکے ہیں۔ کہ احمد والی پیشگوئی آنحضرت کے حق میں ہے) خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔ اخیر کے ایک دو سوال لکھتا ہوں۔ مولوی برہان الدین نے اپنے بیان میں ایک حدیث لکھائی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ یہ اس دعوے پر لائے تھے۔ کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا۔ نہ کہ اسرائیلی نبی۔ اسپر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو سکتا ہے؟ (جواب) میں نہیں بتلا سکتا۔ (سوال) ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ (جواب) آپ بار بار وہی پوچھتے ہیں (سوال) بغیر صرف و نحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے؟ (جواب) ہاں استاد سمجھا دے تو سمجھ سکتا ہے (سوال) آپنے بھی بغیر صرف و نحو کے حدیث پڑھی تھی (جواب) نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں (جبھی سوالات مذکورہ کو ایسی صفائی سے حل کر دیا) (سوال) آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں (جواب) جانتا ہوں (سوال) اس میں واؤ کیسا ہے؟ (جواب) واؤ عطف کا (سوال) یہ عطف کس پر ہے؟ (جواب) نزل پر (سوال) نزل کیا ہے؟ فعل یا اسم (جواب) میں اب تھک گیا ہوں مجھ کو رخصت ملے۔ حاکم نے پہلے تو سمجھایا۔ کہ اس وقت تو دو چار پانچ منٹوں میں جان چھوٹ جائیگی۔ کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور تکلیف بہت سنائیں گے۔ مگر بڑے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی۔ کہ آج تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جاوے گا۔ اس سے بعد ایک دو گواہ

ahmadimuslim.de

معمولی واقعات کے گذرے۔ اخیر میں ایک گواہ بڑے چلتے پرزے منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے۔ ان کی شہادت کے علاوہ آپکا طرز بیان کچھ ایسا تھا۔ کہ حاکم نے مجبور ہو کر انکو متنبہ کیا۔ کہ ہوش سے شہادت دو۔ اُن کے وکیل نے عذر کیا۔ کہ سیدھے آدمی ہیں۔ تو حاکم نے فرمایا۔ کہ ہیں اسے عقل دیدوں۔ آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرت نے فرمایا تھا۔ کہ اس سال حج ہوگا۔ تو نہ ہوا۔ دوسرے سال ہوا تھا مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا۔ تو کہا کل دونگا۔ اس بیان کو سنکر بعض ہندوؤں نے مسلمانوں سے تعجب کیا تھا کہا کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تھا۔ کہ اس سال کی خبر بتلادی۔ تو دوسرے سال کو ہو مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اسکی ایسی آسانی سے تلافی کرادی۔ کہ خود مخالف سے اسکی تکذیب کرائی دوسرے روز بقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین پھر آئے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کر کے حدیث کا ایک فقرہ پڑھوایا۔ جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت نے خود فرمایا۔ کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ اسی سال تم حج کروگے۔ حضرت عمر نے کہا۔ کہ یہ تو نہیں کہا تھا۔ یہ دکھا کر مولوی صاحب نے سوال کیا۔ کہ جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت کے فرمودہ کے موافق پیشگوئی نہیں ہوئی۔ وہ سچا ہے۔ یا جھوٹا مولوی برہان الدین نے خفا لگتی کہی کہ (سوال) یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے (جواب) ہاں (سوال) قرآن کے صریح حکم کے خلاف کیسے ہی کوئی شخص نبی ولی ہوسکتا ہے (جواب) نہیں (سوال) مرزاجی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے یعنی شریر مکار حرامکار وغیرہ کہا ہے؟ (جواب) ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہو (سوال) قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو بُرا نہ کہا کرو۔ (جواب) بعد تامل + ہاں ہے۔

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور گواہ بھی کم و بیش کہتے گئے۔ کسی سے صاف اور کسی سے پیچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا۔ کہ مرزاجی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔ ۲۴ فروری پیشی ہوکر ۲۵ فروری مقرر ہوئی۔ جسکی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا۔ جمعہ کی شب کو مولانا صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا۔ جہاں اتنا مجمع تھا۔ کہ اہل شہر نے اتنا بڑا مجمع کبھی نہ دیکھا تھا۔ جمعہ صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑھایا۔ دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی۔ سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اسی بہانے سے مولوی صاحب ممدوح کی وعظ و نصیحت سے مستفیض ہو جاتے ہیں۔ بڑی خوشی یہ ہے۔ کہ اس تقریب پر مولوی صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کردی۔ جو عموماً مسلمانوں نے ہاتھوں ہاتھ سب لے گئے۔ اور بہت بڑا فایدہ حاصل کیا۔

راقم۔ ابو عبد اللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ
امام مسجد صدر سیالکوٹ۔

مرزائیوں کو دوبارہ شکست

۴۔ فروری ۱۹۰۴ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمات بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور گزری تھی۔ صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کر کے مسلیں طلب کرلی تہیں۔ اور تاریخ پیشی ۱۳۔ فروری مقرر تھی۔ اس تاریخ کو مقدمہ بمقام بٹالہ صاحب موصوف کی عدالت میں پیش تھا۔ مرزائیوں کی طرف مسٹر اورٹیل صاحب بیرسٹر۔ خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلا تھے۔ اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو مولالال وکیل گورداسپور تھے۔ بحث وکلاء طرفین سنی گئی۔ اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا۔ مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے۔ صاحب بہادر نے درخواست نامنظور کر کے مقدمہ واپس عدالت بابو چندو لعل صاحب میں بھیجا۔ مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت **نمک بر ریش پاشیدن** کا مصداق ہے۔ فرمائیے مرزائی صاحبان جاءالفتح کا تو پہلے حشر ہو چکا تھا۔ یہ لیجاوےگا الفتح کی مبارک قبول ہو۔ کیا اب بھی آپ غور نہیں فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے بڑے میاں (الہامی صاحب) سے پوچھئے تو کیا اسکا ملہم کہیں سویا ہوا ہے۔ یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ قہرت۔ قہرت

ahmadimuslim.de

یہ امر بھی ذکر کر دینے کے قابل ہے - کہ علیوال اور اردگرد کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور بڑا جوش دکھایا کرسیوں اور فرشوں کا انتظام خاطر خواہ مہیا تہا - جزاہم اللہ خیر الجزاء - مولوی صاحب کی آمد کی خبر سنکر اردگرد سے جوق جوق زیادہ کو لوگ دوڑتے آتے تھے بعد فراغت مولوی صاحب نے معہ دیگر جماعت کے علیوال میں مسلمانوں کی ضیافت کھائی - ہر چند اس جگہ کے مسلمانوں نے اشتیاق ظاہر کیا - کہ جمعہ کی نماز یہاں پڑہائیں - لیکن گاڑی کا ٹائم قریب تھا اور گورداسپور میں واپسی ضروری تہی - اس لئے مولوی صاحب و وکیل والس سواری ٹمٹم ملت شریف لے گئے - واپسی کے وقت راستہ میں بہت سے مسلمان بٹالہ کے یکوں پر سوار ملے - جو مولوی صاحب کی زیارت کو جا رہے تھے - راستہ میں ملاقات ہو جانے کے باعث مولوی صاحب کے ہمراہ واپس ہوئے - راقم - نامہ نگار گورداسپور -

انجمن حامی نومسلمان امرتسر کی رپورٹ

ماہ شوال سنہ ۱۳۲۱ھ کے اخیر پر انجمن حامی نومسلمان امرتسر کے پاس بقایا سرمایہ صرف ما ۱۳۰ ہے سات کس نومسلمان حال ہی میں مشرف باسلام ہو کر انجمن میں آئے ہیں چار انبالہ سے دو شملہ سے ایک ہار نپور سے جنکے اسلامی نام یہ ہیں حکیم عبد الصمد معہ بیوی اور ایک دختر اور ایک لڑکے کے - عبد الرحمن - عبد الرحمن ثانی - عبد اللہ

کل پندرہ نومسلمان آجکل انجمن میں موجود ہیں - جنکا خرچ ہر قسم کا انجمن کے ذمہ ہے افسوس ہے مسلمان بھائیوں نے اس انجمن کی امداد کرنی بند کر دی ہے - ہر ایک اہل اسلام کا فرض ہے - کہ اس انجمن کی جو عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے - ازراہ اسلام پروری ہر قسم کی خیرات - صدقہ - زکوٰۃ وغیرہ سے انجمن کی امداد کریں - بیچارے نومسلمان جو اپنے والدین خویش اقارب - دوست آشناؤں سے جدائی اختیار کر کے اور اسلام کو ایک سچا مذہب تصور کر کے آتے ہیں - انکی خبر گیری اور دلدہی مسلمان بھائیوں کا ہی حصہ ہے -

راقم حافظ محمد یوسف آنریری سکرٹری انجمن حامی نومسلمان امرتسر -

(اہلحدیث :- پہلا چندہ جو اسلام میں سرقہ کا تنات لیا گیا تہا وہ نومسلموں کے لئے تہا - باقی چندے سب اسکی فرع اور پیچھے ہیں پس مسلمانوں کو ایسی انجمن کی دل سے مدد کرنی چاہئیے - جس میں نومسلموں کی خبر گیری ہو -) ایڈیٹر

استفتاء

سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اندریں مسئلہ کے کہ ایک بستی میں بعارضہ طاعون بہت سے آدمی انتقال کر گئے بوجہ آب و ہوا تبدیل کے مکانوں کو چھوڑ کر میدان میں چھپر وغیرہ بنا کر رہنا بدلیل قرآن و حدیث و صحابہ رضی اللہ علیہم و مجتہدین کے کیا حکم ہے خلاصہ تحریر فرمادیں فقط

راقم حافظ جان محمد مسٹو نائب تحصیلدار ہنجن -

جواب - حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس بستی میں طاعون ہو وہاں سے بہاگنا جائز نہیں اور جہاں ہو وہاں جانا منع ہے اسی مکان اور شہر میں رہکر صفائی کر سکتے ہیں -

سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے جلسہ واحد میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں مہر وغیرہ ادا کر کے مکان سے علیحدہ کر دیا - اب وہ اُس شخص پر کیونکر حلال ہوگی (الف)

جواب - اس مسئلہ میں علماء سلف کا اختلاف چلا آیا ہے حدیث مرفوع میں جو صحیح مسلم میں آئی ہے - یوں مذکور ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک مجلس میں ایک ہوتی تہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیاسی طور پر حکم دیا - کہ تین ہی ہونگی - اس لئے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ صورت مرقومہ میں طلاق ایک ہی ہوگی اگر مدت نہیں گذری تو صرف صلح صفائی سے مل سکتے ہیں - اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح کر کے رہ سکینگے

سوال - مرزا غلام احمد متنبی کے قصبہ کا نام انکے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ قاف عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزائی صاحب کا قول ہے - کہ یہ لفظ اصل میں قاضیاں تہا - کیا یہ ٹھیک ہے ؟

جواب - کچھ شک نہیں کہ قادیاں کا نام اصل میں قاضیاں والا تہا کثرت استعمال

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

۱۴ - ۱۵ فروری کو امرتسر میں یونین کلب (مجلس اتفاقیہ) کا سالانہ جلسہ ہوا۔ مجلس مذکور ہندو مسلمان سکھوں وغیرہ کی مشترکہ انجمن ہے جلسہ میں رسومات قبیحہ اور دیگر مضامین پر لیکچر ہوئے۔ مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) نے تہذیب اخلاق پر لیکچر دیا۔ جو تمام حاضرین نے بڑی خوشی سے سنا۔ آپکے لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ مہذب اور جنٹلمین وہی ہے جو تمام تعلقات کو نباہے۔ سب سے بڑا تعلق انسان کا خالق سے ہے پس اسکو پورا کرے۔ پھر مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ پھر قرآن شریف کی پانچویں پارے کے تیسرے رکوع کی آیت پڑھی جس میں خدا کی عبادت اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے یہ بھی فرمایا۔ کہ کوئی شخص صرف کالر ٹائیں اور گھڑی لگانے سے مہذب یا جنٹلمین کہلانے کا حق نہیں رکھتا جبتک خدا اور مخلوق کے تعلقات کو عمدگی سے نہ نباہے (نامہ نگار)

دہلی میں ایک شخص لیکھرام قوم برہمن ۱۴ - فروری کو مسلمان ہوا۔ اسلامی نام شیخ عبدالرحمن رکھا گیا خدا استقامت بخشے۔

مولوی ابورحمت صاحب ساکن میرٹھ نے جو ایک خط ۵ دسمبر کے آریہ اخبار شبھ کاری امرتسر میں طبع کرایا تھا۔ کہ میں مسلمانوں سے سیر ہو گیا ہوں اور اب دیانند جی کی تصنیف دیکھتا ہوں۔ آریہ دوست دعا کریں۔ کہ میری تشفی و تسکین ہو۔ اسپر مسلمانوں کو ان کی نسبت بدگمانی ہوئی۔ تو مولوی صاحب موصوف نے بیان کیا کہ یہ میری چال اس غرض سے تھی کہ میں آریوں سے کچھ مدد لیکر اونہی سے مقابلہ کر سکوں۔ گو نیت کچھ ہی ہو۔ لیکن عمل اچھا نہیں۔ آریوں سے کیا مدد لینگے اور کس معنی حاجت ہو سکتی ہیں سب سامان ملسکتی ہیں۔ روپیہ پیسہ بھی کیا دینگے اُن کی اپنی حاجتیں تو پوری ہوتی نہیں اصل سبب یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک شادی کری تھی جسمیں سسرال کی طرف سے کچھ بدسلوکی ظاہر ہوئی۔ باری شکر ہو۔ کہ اب دوسری جگہ ان کی شادی کرادی گئی (نامہ نگار ضلع گورکھپور)

روس یا جاپان ہر کسیکو اجازت نہ ہوگی کہ چین پر حملہ کریں آپس میں جبتک جھگڑے

امرتسر میں کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۰۶۷۶ روپیہ وصول ہوا۔ (مبارک ہو)۔

بہاولپور میں نواب خورشید علی خان منشی خیج مقرر ہوئے۔ نواب واجد علی خان کے بیٹے ہیں۔

بلقان کی حالت ابتر۔ ترکی و بلغاریہ کے درمیان جنگ جلد ہوگی۔ دونوں طیار ہیں (خلاف قیاس)

حیرانی ہے قبل اعلان جنگ کے جاپان نے حملہ کیا ۹ کی شام کا جلسہ بال ملتوی کیا گیا ہے۔

جاپانی بیڑہ حملہ آور میں ۱۵ جہاز تھے پلادہ نام روسی جنگی جہاز غرق کیا گیا **اور** بھی دو بلکہ تین جہازوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ جاپانی حملہ کاری نکلا۔ اسپر خوشیاں ہیں۔

جاپانی فوج ساحل کوریہ پر اتری۔ یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں

جاپان نے اعلان کیا۔ روسی چالاکی نے جنگ پر مجبور کیا ہے جوابدہ اسکا روس ہے۔

منگل کے روز جاپانی بیڑے نے اور جنگ کی جاپانی چھ جنگی جہاز تھے۔ مقابلہ رہا۔

مرزا قادیانی کا مقدمہ - ۱۶ فروری کو پیش ہوا۔ مرزا نے بیماری کا عذر کیا۔ کہ ایک مہینے تک میں حاضر عدالت نہیں ہو سکتا درخواست نامنظور رہی اور ۲۳ - فروری مقرر ہوئی۔

روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحلی قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی جاپان بچ نکلا ہے۔

جنوبی و غربی کوریہ پر جاپانی فوجیں تابعی جاپان جوش سے سرگرم مجسم ہے۔

امریکین خواہش ہے اس لڑائی کا رقبہ از حد محدود رکھیں۔ ورنہ آگ عالمگیر ہوگی۔ (خداشرے برانگیزد کہ درو خیر ما باشد۔ ترکی کی سلامتی)

پنجاب میں مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا اپنے مڈل پرائمری کے زبانی انسپکٹر لیا کرینگا (مبارک)

پریٹوریا کی خبر بتلاتی ہے کہ ایک کمیشن قائم کی گئی ہے جو ایشیائی تجاروں کے حقوق کی نسبت جنگ سے پیشتر رپورٹ کریگی +

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

پرچہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

اہلحدیث

امرتسر ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ الہجری مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعۃ المبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روساء اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک ہونی چاہئے۔ بیرنگ ڈاک واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

حج اکبر

عوام کے ذہن میں حج اکبر کی بابت کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے شاید بل بعض اس سے بھی زائد اس کا ثواب جانتے ہیں۔ اور حج اکبر ان کے خیال میں اس حج کو کہتے ہیں جسکا عرفہ جمعہ کو ہو۔ اس سال چونکہ احتمال ہے کہ گذشتہ لیلۃ میں جمعرات کا عرفہ ہو۔ کیونکہ عموماً ایک روز پہلو ہوتا ہے۔ اسلئے کہ زمین و آسمان کی گولائی کی وجہ سے مغربی ملکوں میں چاند ایک دفعہ پہلے طلوع کرتا ہے۔ اس لئے اب کی دفعہ عوام میں حج اکبر کی بابت بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور حاجی اور حاجیوں کے متعلقین پھولے نہیں سماتے۔ کہ امسال ہمکو اور ہمارے حاجیوں کو بہت کچھ فائدہ ہوگا مگر جب

اطلاع۔ امرتسر میں انجمن اسلامیہ کیطرف سے ڈونڈی پٹی کہ عید ہفتہ کو ہوگی۔

اس خیال کو شریعت کی سیاہ ہو سکتے ہیں۔ تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی بے علمی اور دینی باتوں سے بے خبری کے کیا کیا کرشمہ ہیں۔ ایسے معمولی مسائل سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کی کوئی اصل شرع میں نہیں ملتی۔ کہ جس حج کا عرفہ جمعہ کے روز ہو۔ وہ حج اکبر ہے۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ رکوع اول میں حج اکبر کا لفظ آیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یوم بھی ہے یعنے یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَر۔ یعنے وہ دن جس میں حج کا بڑا رکن ادا کیا جاتا ہے وہ عرفہ کا دن ہے۔ جس روز امام خطبہ سناتا ہے۔ وقوف ہوتا ہے۔ خواہ وہ دن جمعہ ہو یا جمعرات۔ پیر یا منگل غرض کوئی دن ہو۔ اس کی خصوصیت ہمیشہ حج کا عرفہ حج اکبر کا دن ہے۔ اس کے متعلق شریعت نے نہیں بتلایا۔ کہ جو عرفہ جمعہ کے دن ہو۔ وہی حج اکبر ہوگا یہ عوام کی غلطی ہے۔

جلسہ اہلحدیث

اس علاقہ میں جماعت اہلحدیث قریب قریب چھ سات ہزار کے ہے اس پودے کے پھلانے والوں کی حالت جو تاریخی طور پر ہم تک پہنچی ہیں۔ آئندہ درج کریں گا۔ مختصر یہ کہ اس باغ کے باغبان جناب حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم (سرمہ مالی والے حاجی) ہیں۔ جنکی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ اس دار ناپائدار پر اسباب دنیا سے انہوں نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا۔ آپکے مریدوں میں ایک محمد مخدوم صاحب پنچ مرحوم تھے۔ ان لوگوں کی ضروری سوانح عمری انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ارسال کروں گا۔ پنچ مرحوم نے تقریبوں کے موقعوں پر علمائے کرام و بزرگان عظام کے جلسہ وعظ کرانا شروع کیا۔ اور دیگر مسلمانوں کے مہمان نوازی کے متکفل ہوئے۔ چنانچہ جماعت اہلحدیث میں طریقہ عام ہو گیا۔ ہر شخص نے اپنی وسعت کے موافق علماء کو مدعو کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا اپنے اوپر لازم گردانا۔ کئی مرتبہ جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی و جناب مولوی محمد صاحب دہلوی تشریف لائے۔ اور مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی وارد حال دہلی و مولوی سلامت اللہ صاحب آگروی اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی وغیرہ وغیرہ آئے ہیں۔ غرض ان جلسوں کی بدولت بہت کچھ بندگان خدا کو نفع پہنچایا۔ **ان** دنوں موضع اودی پور میں

برمکان جناب حاجی گلزار صاحب ٹھیکیدار موضع مذکور بتقریب دعوت ولیمہ جلسہ ہوا جناب مولوی دیانت اللہ صاحب و جناب مولوی لیاقت حسین صاحب و دیگر علماء نے وعظ فرمایا۔ بالآخر جناب مولوی عبد اللہ صاحب لبکوہری نے ترغیب و ترہیب اکل حلال و صدق مقال و درستی عقائد و اعمال میں وہ تقریر زبانی۔ کہ سامعین کا کلیجہ ہل گیا۔ بعد ازاں مجھ احقر نے بھی قریب ڈیڑھ گھنٹہ کی نقائص قوم و اخلاق پر سمع خراشی کی۔ بعدہٗ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ **اب** عملی کارروائی ملاحظہ فرمایئے اول ایک مدرسہ کا کھولا جانا بعد رمضان بمقام تلسی پور قرار پایا۔ دوسری جماعت کے صلاح پر توجہ کی گئی۔ جناب مولوی محمد اطہر صاحب سرپرست اہلحدیث اور جناب مولوی حاجی عبد الغفار صاحب ابن حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم ثالث مقرر ہوئے۔

تیسری جماعت میں سے چند آدمیوں نے غصب و ناجائز قوم کے اخذ سے توبہ کیا (مثلاً وارثوں کو ترکہ نہ دینا۔ یا غیر کے جانوروں کا چمڑا بعد مرنے کے بلا قیمت بغیر رضامندی کے لے لینا۔ وغیرہ) اور باقی جماعت نے اپنی خرابیوں کو دور کرنے کا وعدہ کیا۔ جو جناب مولوی محمد اطہر صاحب و جناب مولوی عبد الغفار صاحب اپنے دورہ میں بھی فرما دیں گے جسکی رپورٹ آئندہ درج صحیفہ ہوا کرے گی۔

بالآخر ہم جناب پنچ گلزار صاحب کے شکر گذار ہیں۔ جنھوں نے عملی کارروائی کو بہت کر کے بھی دکھلایا۔ کہ قریب ۲ ہزار کے اپنے ورثاء کو حصہ شرعی تقسیم فرمایا یہ جلسہ ۳ دن تک رہا۔ اور شرکاء جلسہ کی تعداد قریب ۱۵۰۰ کے ہو

راقم:۔ ابو الیاس بلرام پور۔ گونڈہ۔ اودھ

بھائی مسلمانو!

اِس عرض مختصر کو ضرور دیکھنا

وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
ذرا دل لگا کر کے اسکو سنو	عرض مختصر ہے یہ اے مومنو!
طبیعت میں انصاف بھی رکھیو	ز اول تا آخر اسے دیکھ لیو
میں اپنی طرف سے تو کہتا نہیں	یہ فرما رہے ہیں سلف صالحیں

جو نہو تمکو یقین۔ تو دیکھو تنقیح المتقین۔ جو حضرات حرف ضاد معجمہ کو بصوت دال پڑھتے ہیں۔ اُن کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ وہ ذرا سوچیں اور غور کریں اور بنظر انصاف دیکھیں۔ اکثر کتب فقہ و تفاسیر قرات وتجوید سے ثابت ہے کہ ضاد معجمہ مشتبہ الصوت بظا معجمہ ہے اور ضاد کی آواز مثل آواز ظا کے ہے جیسے ث اور س چنانچہ دیکھئے۔ مفتی عنایت احمد صاحب رسالہ البیان الجزیل للترتیل میں لکھتے ہیں کہ ایک بلائے عام اس زمانہ میں ہو گئی ہے۔ کہ اکثر لوگ ضاد کو بصوت دال پڑھتے ہیں۔ مشتبہ الصوت دال کا اُسے کر دیا ہے۔ دال تو نہیں سو یہ ہے۔ سو یہ غلط ہے ضاد دال سے مشتبہ الصوت نہیں بلکہ ظا سے ہے چنانچہ سب کتابوں میں ضاد کا ظا سے مشتبہ الصوت ہونا لکھا ہے نہ دال سے ایسا ہی مفتی صاحب رسالہ محاسن العمل میں فرماتے ہیں۔ اور حضرت مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی مجموعہ فتاوی جلد دوم میں بحوالہ تفسیر کبیر و کشاف و اتقان و بیضاوی و عزیزی و در مختار و عالمگیری و طحطاوی و احیاء العلوم وغیرہم لکھتے ہیں ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ظا کے بلا نزاع ثابت ہے۔ جس شخص سے مخرج ضاد کا نہ ادا ہو۔ وہ ظا پڑھے۔ اس سے اکثر کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ وہو اعلم بالحق والصواب اور ضاد کو مشابہ دال پڑھنے پر کوئی دلیل صرف تجوید۔ و فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی۔ اور قاضی خاں میں ہے ولو قرأ الظالین بالظاء وبالذال لا تفسد صلاتہ ولو قرأ الدالین تفسد۔ کیدائے سعادت میں ہے۔ فرق میان ضاد و ظا بجا آورد۔ اگر نتواند روا باشد۔ علاوہ ازیں یہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے۔ کہ ہم قرآن مجید میں فضل کو فدل اور بعض کو بعد اور مرض کو مرد اور فرض کو فرد اور رمضان کو رمدان اور ضلال کو دلال اور عضو کو عدو اور رضی کو ردی پڑھیں مثلاً فضل اللہ یؤتیہ اور بعضہم علی بعض اور مرض فزادہم اللہ مرضا اور فمن فرض فیہن الحج۔ اور شہر رمضان الذی اور الا فی ضلال اور وانفضوا عضوہ۔ اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ مگر مغضوب اور ضالین کو اکثر دیکھا۔ سب جگہ دال ہی پڑھتے ہیں۔ اگرچہ سب ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں جیسے فرض مفروض اور غضب مغضوب۔ ضلالت ضال مضل۔ ضالین تعجب تو حضرات مقلدین پر ہے کہ جن کتابوں کو وہ مانتے اور سند پکڑتے ہیں۔ اُن سے ہی ثبوت پاکر اہل حدیث بھائی تو اکثر مان کر عامل ہو گئے۔ مگر افسوس مقلدین حنفی بھائیوں پر کہ وہ رواج کے پابند تحقیق سے کچھ سروکار نہیں۔ وہ اکثر ضاد کو مشابہ دال کے ہی پڑھتے ہیں۔ اس صریح غلطی کو نہیں چھوڑتے خیر وہ جانیں انکا کام لقبل شخصے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اب مضمون ہذا کو ختم کر کے اُن صاحبان کی خدمت میں جو میرے ہمخیال ہیں عرض کرتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی بذریعہ اخبار وغیرہ اور علیحدہ بھی اس مختصر مضمون کو چھپوا کر اس کی اشاعت میں بدل کوشش کریں۔ اور خیال کر لیویں۔ کہ کیسی کچھ ضرورت اس کی اشاعت کی ہے ؎

کرو اس میں کوشش کہ ہو جاوے جاری
خدا اسکا دیگا تمہیں اجر بھاری

اور خدمت میں ندوۃ العلماء بھی گذارش ہے۔ کہ وہ بھی مزید اس طرف توجہ فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم دیگا۔ فقط

الراقم

خاکسار محمد حنیف۔ ڈیرہ دون۔ مکان متصل مسجد مانوالی :-

(اہلحدیث) اہلحدیث کے کالم علمی اور مذہبی تحقیقات کیلئے وقف ہیں۔ اس لئے مضمون مندرجہ بالا کے خلاف بھی کوئی صاحب لکھیں گے تو درج کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ البتہ بشرطیکہ تہذیب اور متانت سے بغیر دل آزاری کسی فریق کے ہو۔ ہاں یہ امر بھی واضح ہے۔ کہ یہ بحث کسی خاص مذہب اور فرقہ سے مخصوص نہیں۔ بہت سے حنفی بھی ضاد کو مشابہ ظا کے پڑھتے ہیں۔ بعض اہلحدیث بھی مشابہ دال کے نکالتے ہیں (ایڈیٹر)

رسوم شادی مسلمین ضلع بجنور

جس وقت نسبت قرار پاتی ہے۔ تو والدین لڑکے کے کھانا پکا کر برادری کو تقسیم کرتے ہیں اور اگر متمول آسودہ حال ہوا تو تقسیم کھانا کرتا ہے۔ اور کھلاتا ہے۔ اور جس لڑکے سے نسبت ہوئی ہے اُس کیلئے موسم برسات میں پکوان پکا کر بھیجتے ہیں۔ عید وغیرہ تہوار کو مٹھائی لڑکا خود لیکر سسرال میں جاتا ہے۔ پھر یہاں تک نوبت پہونچتی ہے

ahmadimuslim.de

کو تاریخ مقرر شادی کی دس پانچ آدمی جمع ہو کر کرتے ہیں۔ بعض قوم مسلمانوں
میں جیسے راجپوت ہیں وہ برہمن سے پترہ دکھوا کر تاریخ مقرر کرتے
ہیں۔ جو نسی تاریخ برہمن سوچ سمجھ کر کے بتلا دیگا۔ وہی مقرر کریں گے
برہمن سے اس خیال سے دریافت تاریخ کیا کرتے ہیں۔ کہ جملہ غیب
و ثواب جان کر بتلا دیگا۔ کہ کونسی تاریخ و ساعت نیک ہے جسمیں خوشی
منائی جاوے۔ اللھم احفظنا۔ شرک اسی کا نام ہے۔ خیر جسوقت
تاریخ مقرر ہوئی۔ بدست حجام کچھ نشانی کسی قسم سے اسکی کوئی خصوصیت
نہیں۔ لڑکی والا بھیجتا ہے۔ اور تاریخ مقررہ سے اطلاع لڑکی کا ماں باپ
دیتا ہے۔ اب حجام صاحب جو پھول پتا دیتے ہوئے دولہا کے والدین کے
گھر پہنچے۔ چونکہ دلھن کے والدین کی جانب سے لیکر گئے تھے وہ حوالہ کیا
اب حجام صاحب کی خاطریں اسقدر ہوتی ہیں۔ کہ کسی نواب صاحب کی تواضع
نہیں ہو سکتی ہے۔ وہ اس خیال سے کہ ہماری کسی قسم کی برائی غیب
دولہن کے وارثان سے کرے جب حجام صاحب رخصت ہونے لگے
دو روپیہ اور ایک جوڑہ لباس حسب توفیق نذر کیا جاتا ہے پھر تاریخ مقررشدہ
سے ایک روز پہلے اگر دولہا کے مکان کا فاصلہ ہوا۔ ورنہ اسی روز دلہن والے
جوڑہ دولہا کیلئے بھیجتا ہے۔ جوڑہ کی تفصیل کچھ نہ پوچھو۔ وہ عجب طرح
سے ہوتی ہے ایک انگرکھا ایک کرتا ایک دوپٹہ تنہ سرخ کا عموماً اور جوڑہ
جوتا تمامی اسکے ساتھ کا مدار ضرور ہوتا ہے۔ جیسی توفیق دلھن کی وارثان
کی ہوئی کوئی بڑھیا کوئی گھٹیا دیتا ہے۔ بعض تو بالکل انگرکھا وغیرہ سرخ
لباس بھیجتے ہیں۔ اور بعض سفید لباس پر رنگ سرخ چھڑک دیتے ہیں۔ وہ
بھیجتے ہیں یہ سرخ رنگ چھڑکنے اور لباس کے سرخ بھیجنے سے یہ مراد
ہوتی ہے۔ کہ شادی خوشی کا لباس ہے۔ اور اگر سفید لباس کو بالکل غمزدہ
لباس سمجھتے ہیں بلکہ منحوس جانتے ہیں۔ اب ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیو۔
جسوقت برات روانہ ہوگی۔ دولہا کے وارثان برادری کو کھانا حسب
حیثیت توفیق دیگا۔ خواہ مقروض ہو جاوے۔ اس کا برادری بھی خیال نہ کریگی
نہ دولہا کے وارثان خیال کریں گے ایسا ہی دولھن کے وارثان برادری
کو ایک وقت کھانا قبل برات آنے سے دیگا اور جسوقت برات آویگی
اپنا مقدور کھانا وارثانِ دلھن دیں گے کچھ لحاظ اپنی آبروریزی کا نہیں
ہوگا۔ رہ گیا۔ کہ کہیں قرض روپیہ لیتا ہوں جبکو گھر بار وغیرہ نیلام

ہوتا پھرے گا۔ مگر بیچارے وہ کیا کریں۔ برادری والا جبراً کھانا بموجب
رسم پرانی کے لیتے ہیں۔ اگر کھانا ان کو نہ ملے تو کوئی برادری کا آدمی
شریک نہ ہوگا اور طعن از حد ہوگا۔ اور کھانا ولیمہ کو تو کوئی جانتا
بھی نہیں۔ کہ کس کا نام ہے۔ واہ ری مسلمانی جو کام ہو بدعت ہو۔ ہاں
صاحب! بھولا ایک بات یہ رہ گئی۔ کہ جس وقت برات روانہ ہونیکو
ہوتی ہے۔ تو دولھو کو نہلاتے ہیں اور وہ جوڑہ جو وارثانِ دلھن
نے بھیجا تھا دولھا کو پہناتے ہیں۔ پھر چارپائی پر بٹھا کر اسکو خوشبو
کی چیزیں ملتے ہیں اور حجام اُس کے پاس بیٹھتا ہے اسوقت حجام
کو ایک روپیہ کوئی ۸ کوئی ۴ دیتا ہے اور حجام صاحب خوب جھگڑتے ہیں
غرضکہ دس پانچ روپیہ اینٹھ لئے۔ اب پھوپھی یا پھوپھی زادی یا ہمشیرہ حقیقی
ہو یا اور کوئی مگر عورت ہو۔ جو بھیدوں کا مالن بالاسی گوندھ لاتی ہے
جس کو سہرا کہتے ہیں۔ اُس کے عمامہ پر دولھا کی پیشانی کے سامنے
باندھتے ہیں اور سب رشتہ دار عورتیں اور غیر بھی گیت گاتی ہیں۔ بہت
بڑا خوشی کا عالم ہوتا ہے۔ اور آدمی بھی وہاں اُس وقت جمع ہوتے ہیں
(واہ ری پردہ) پردہ ہو تو ایسا ہو۔ اب جسوقت برات مکان سے چلی
تو دولھا صاحب کو گھوڑا پر چڑھاویں گے اگر اپنا ہوا۔ تو خیر۔ ورنہ مانگی
مانگیں گے۔ کرایہ کو لاویں گے۔ مگر گھوڑی پہ دولھا کو لیجانا عین فرض
سمجھتے ہیں نوشہ صاحب گھوڑی پہ چڑھ کر خراماں خراماں چلے۔ آگے
نوشہ کے باجہ ضرور ہوگا۔ اگر آسودہ ہوا۔ تو انگریزی باجہ بھی ہے۔
اور گشت میں طوائف بھی ہوگی عجب رنگیں وقت ہوگا۔ انار آتشبازی
چھوٹتی جاوے گی۔ آتشبازی باجہ خواہ غریب ہو خواہ امیر سب کے
یہاں ہوگا۔ ڈھپ کے باجہ کو سنت بنا جانتے ہیں۔ باقی باجے
کو مکروہ خفیفہ۔ اور سنئے نوشہ کے کنگن بھی باندھا جاتا ہے۔
کنگن کیا شئے ہے؟ وہ یہ کہ ایک آہنی کیل خورد لیکر چھپا لیا جسمیں
روغن کرتے ہیں ایک پوٹلی کپڑے کی کافور وغیرہ ہوتی ہے ایک
دھاگے میں سب کو باندھ کر نوشہ کی داہنی ہاتھ کی کلائی میں باندھتے
ہیں۔ اس کا کیا اثر سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ نوشہ کپڑا بدلتا ہے خوشبو
ملتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کو مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے
باندھنے سے کسی کی نذر نہ لگیگی۔ کیا خوب! اب دلھن کے لباس کی

ahmadimuslim.de

کیفیت سنئے۔ وہ دولھا کیہ واشان بنا کر لیجاتے وہ جولا عجیب رنگارنگ کا ہوتا ہے۔ گزی باریک اریا اور گزوال خرید کر کے اسکو سبز یا سرخ رنگتے ہیں اور رائس کا کرتا جیسا افغانی پہنتے ہیں۔ اور ڈھیلے پائنچوں کا پاجامہ سلا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی گزی کا اوڑھنا اور باریک گزی ایسی ہوتی ہے کہ وہ وطن صاحبہ کو اگر سارا جسم کوئی دیکھنا چاہے۔ تو دیکھ سکتا ہے وہ پہنایا جاتا ہے (باقی آئندہ)

نیاض الدین (از دہلی)

استفسارات

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو رسم ہے کہ شادیوں میں تین تین چار چار عورتیں کرتی ہیں۔ اور مزے کیلئے کھانا پکا کر برادری کو کھلاتے ہیں۔ اس کا نام کٹھ بستے ہیں یہ فعل درست ہے یا نہیں۔ اور ایسے کھانے کا کھانا درست ہے یا نہیں دائم دختر کی شادی میں براتیوں اور عام قرابتیوں و دستوں مشہور والوں کی دعوت دختر والی کی طرف سے کیسی ہے اور خصوصاً اگر دختر والا نیک نیت متبع سنت ہو۔ اور اس دعوت میں نیت ثواب رکھتا ہو نہ فخر و رسم شوم قرض خض روپیہ رشتہ روپیہ کو صرف یہ نا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اخبار میں جواب دیں۔ علی محمد سوہل

جواب (۱) شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت سنت ہے ایک روز کرے یا دو روز۔ اس سے زائد نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمعہ (ریا) فرمایا ہے۔ نیت کے بعد بہ نیت ثواب آسانی سالکین کو کھانا کھلانا جائز ہے۔ مگر برادری کی دعوت رسم قبیح ہے۔ خدا رحم کرے۔ اس بننے پر جو اس رسم کو مسلمانوں سے مٹایا کرنے کی کوشش کرے اس قسم کا کھانا گناہ کی اعانت ہو پس نہ چاہئے۔

(۲) دختر والے پر کوئی دعوت نہیں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے کرے تو کوئی حرج نہیں مگر چونکہ فی زمانہ لڑکی والے پر ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس رسم کے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۳) پچاس کا قرض دیسے پڑ لینا چاہئے۔

سوال (۱) جب حدیث کے یہ معنے ہیں کہ کل مومن آپس میں بھائی ہیں۔ کیا اس کے مطابق والدین کو بھائی اور بہن اور بیٹے اور بیٹی کو بھی بھائی بہن کہہ سکتے ہیں اور لکھ سکتے ہیں یا نہیں

(۲) نماز میں سورت مقدم کو موخر کرنیسے سجدہ سہو جائز ہوگا یا نہیں

(۳) جو شخص اسلام کا مدعی ہو کر جملہ احکامات اسلام سے بیخبر ہو اور نماز بھی نہ پڑھتا ہو۔ اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں جواب قرآن اور حدیث سے عنایت ہو۔ راقم ایک خریدار ۱۲

جواب (۱) دینی اخوت اور نسبی اخوت میں فرق ہے ماں باپ بیٹا بیٹی۔ بیوی خاوند دینی اخوت کے لحاظ سے بیشک بھائی بہن ہیں۔

اسی لحاظ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا

(۲) سورت مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کرنا سہو میں داخل نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ سورتیں آگے کی پیچھے اور پیچھے آگے پڑھ دیں تھیں

(۳) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح ہوا کھانا جائز ہے کیونکہ ذبح تو عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ (پ ۶ رکوع ۲)

سوال۔ مخنث (ہیجڑے) کی کمائی جو وہ ناچ کر یا ہر قسم کا کام کر کے حاصل کرے حلال ہے یا حرام۔ ایسی کمائی کی دعوت کا کھانا جائز ہے یا منع۔ راقم مہرالدین امرتسر

جواب۔ ناچ کا فعل چونکہ حرام ہے اسلئے یہ کمائی بھی حرام ہے ایسی کمائی سے حاصل کردہ مال کی دعوت جائز نہیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلے کے بابت میں (۱) عشا کے فرضوں سے پہلے جو چار سنتیں بعض پڑھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جسنے چار سنت پہلے فرضوں کے عشاء کے پڑھی اور تہجد نہ پڑھی تو بجائے تہجد کے سنتیں ہو جاتی ہیں قرآن حدیث سے کچھ ان کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(راقم جان محمد از جگراوان)

ahmadimuslim.de

عشاء سے پہلے چار رکعتیں نوافل ہیں مگر اتنی فضیلت کہ وہ تہجد کی نماز کو قائمقام ہو سکتی ہیں۔ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گذرے۔ ہاں نہیں کو ارشاد نبوی ایسا ہے۔ البتہ بعد وتر کے دو رکعت نوافل کیلئے حضور نے فرمایا ہے کہ رات کو آدمی نہ اٹھ سکے۔ تو قائمقام ہو جاتی ہیں۔ والعلم عند اللہ

ریویو

اسلام کی خوبیاں:۔ اس نام کا چھوٹا سا رسالہ ۲۴۹ صفحہ کا (۱۸×۲۲) سائز پر ہمارے پاس پہونچا ہے۔ مگر چھوٹا سا رسالہ کیا ہے بچوں کیلئے تو دریا کوزہ میں بند۔ اعتقادی مسائل ایمان توحید وغیرہ اسلام کے سچے خادم نواب صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ نے تصنیف کر کے اپنی لاگت سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے عالی حوصلہ مصنف کا خیال ہے۔ کہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے خداوند تعالیٰ ایسے باحمیت مسلمان رؤسا کو اور حمیت دینی عطا کرے۔ دفتر اہلحدیث میں کئی ایک نسخے آئے تھے سب تقسیم کئے گئے شائقین مصنف ممدوح سے بہ پتہ مذکور طلب کر سکتے ہیں +

نور الھدیٰ۔ اس نام کی ایک کتاب جموں (ریاست کشمیر) سے آئی ہے۔ جس میں اس کے مصنف مولوی شیخ چراغ الدین صاحب ہیں۔ مصنف نے اسلامی عقائد لکھے ہیں زیادہ تر توجہ عیسائیوں کی جانب ہے بائبل (توراۃ۔ انجیل وغیرہ) سے اسلام کا ثبوت دیا گیا۔ گو یہ مضمون تو نیا ہے مگر ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ کے قائم رہنے کی بھی آجکل حاجت ہے۔ مصنف کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے مضامین کا ایک سلسلہ جاری رہے اسی لئے اس کام کو ایک انجمن کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ جسکا نام تائید الاسلام جموں ہے قیمت کتاب کی ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے مگر جو صاحب انجمن کو ۴ر ماہوار چندہ دینگے انکو اس سلسلہ کی ہر ایک کتاب بمفت ملا کرے گی۔

خط و کتابت بنام مصنف مقام جموں محلہ جوگی گیٹ یا بنام شیخ عبد الرسول سکرٹری انجمن مذکور مقام و محلہ مذکور کی ہو +

ضربت عیسوی یا ابطال مرزا۔ یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کی رد میں شائع ہوئی۔ گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں۔ کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں زیادہ زور حضرات انبیاء علیہم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح علیہ السلام کی عصمت پر دیا گیا ہے ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسے جو (بقول مرزا) حضرت عیسےٰ ؑ کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی اس کا ابطال جو اہلحدیث میں بھی نکل چکا ہے یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونیکا جواب جو رسالہ عقاید مرزا میں مفصل مذکور ہے مضمون تو پرانے ہیں جنکے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی و وافی دئے گئے ہیں اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے۔ جو خود مرزا پر فرض ہے۔ ہاں اس کتاب سے مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ میں سوروں کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں۔ اور فرمایا کرتے ہیں کہ میری دم تحریر سے تمام سور (عیسائی) قتل ہو چکے ہیں مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کی آواز آ رہی ہے۔ شاید آخری سانس ہو۔ قیمت ۵ر ہے
پتہ ریلیجس بک سوسائٹی لاہور۔ انارکلی۔

ضروری اطلاع۔ بار ہا عرض کیا گیا۔ کہ جس صاحب کو پرچہ نہ پہونچے ایک ہفتے کے اندر اندر اطلاع دیا کریں اور اپنی چٹ کا نمبر بھی لکھیں تاہم بعض صاحب کئی کئی دنوں بلکہ ہفتوں بعد اطلاع کرتے ہیں۔ اکثر نام کا نمبر نہیں بتلاتے بعض کو نمبر کا شبہ رہتا ہے اسلئے گذارش ہے۔ کہ نمبر چٹ وہ ہے جو ان کے نام کیا پتہ شروع میں لکھا ہوتا ہے جہاں رجسٹ کا لفظ ہے اسکے ساتھ جو نمبر ہو وہ لکھا کریں بڑی مہربانی ہوگی۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ناظرین اہلحدیث کو عید مبارک

اخبار وطن لاہور کے لائق اڈیٹر نے جنگ روس و جاپان کی خبروں کے لئے ضمیمہ روزانہ اردو شایع کیا ہے۔ قیمت ضمیمہ پر درج نہیں +

افسوس مہینہ کامل گذر گیا۔ اس تمام مہینے میں مرزا کادیانی کا کوئی تازہ الہام سننے میں نہیں آیا۔

زیادہ افسوس یہ کہ موضع قادرآباد ضلع امرتسر میں ایک مرزائی خاندان تمام کا تمام طاعون سے راہی الملک بقا ہوا۔ وکیل امرتسر الحکم قادیاں سے دریافت کرتا ہے کہ اس کی اصل وجہ بتلاؤ۔ ہمارے خیال میں وجہ صاف ہے۔ دل سے مرزا صاحب کے حق میں بے ایمان ہوں گے۔ اس سے زیادہ معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے +

منچوریا ریلوے توڑ دی گئی ہے پل کو بارود سے اڑا دیا گیا ہے۔ اس میں تیس روسی ہلاک ہوئے۔

ٹائمز کا نامہ نگار پیکنگ سے خبر دیتا ہے کہ روسی فوج کا جو اندازہ منچوریا میں کیا گیا ہے وہ مبالغہ ہے +

یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی جہازوں نے تین روسی سامان رسد کے جہاز پکڑ لئے ہیں اور دو ہزار سپاہی قید کر لئے ہیں۔

جاپان نے سائول پر قبضہ کر لیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پورٹ آرتھر میں چھ جاپانی جنگی جہازوں کو صدمہ پہنچا ہے۔

جاپان کی طرف سے خبر ملی ہے۔ کہ چار روسی جہازوں نے دو جاپانی سوداگری کے جہازوں پر گولہ باری کی۔ ایک تو غرق ہو گیا۔ مگر دوسرا بچ گیا۔

جاپانی بیڑا جس میں پندرہ جہاز تھے روسی بیڑہ پر حملہ آور ہوا۔ بلاڈانام روسی جنگی جہاز غرق ہو گیا۔ اور تین جہازوں کو صدمہ سخت پہونچا۔ جاپانی فوج ساحل کوریا پر اتری۔ یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں +

منگل کے روز جاپانی بیڑے نے ایک اور جنگ کی جسمیں جاپانی جنگی جہاز تھے۔ روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحل قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی۔ جاپان بچ نکلا ہے۔

جنوبی اور غربی کوریا پر جاپانی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔

پورٹ آرتھر سے ایک سرکاری خبر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ جنگ کے بعد وہاں ۱۹۰۰ جاپانی اتر آئے ہیں

لنڈن میں بھاری سیلاب کے آنے کی خبر شایع ہوئی ہے +

میرٹھ میں ایک تین سال کے لڑکے کی شادی سادہ طور پر ہوئی جسکی وجہ سے ان کی بہت کچھ بچت ہو گئی۔ بابو نیاز احمد صاحب رئیس میرٹھ و ممبر جمعیۃ کی کوشش سے یہ اصلاح عمل میں آئی جزاہ اللہ +

ایک آرمی آرڈر میں شاہ معظم نے لارڈ رابرٹس کی قیمتی خدمات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور تمام جوانان افواج برطانیہ کو ان کی نظیر سے مفید سبق حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

برٹش بجٹ کی تار خبروں میں ذکر ہے کہ انگلستان میں نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت پڑیگی

باکو میں ارمنی لوگ روسی فتح کی دعا مانگتے تھے۔ بیچ میں ایک گولا آ پڑا۔ مجمع منتشر ہوا۔ کئی آدمی مجروح۔ سو مر گئے (خدا کی شان)

مدینہ منورہ کے متصل مفسدوں نے بیگم بھوپال کی ارمل پر گولیاں چلائیں (کچھ نذرانہ لیکر رہیں گے)

بریلی سے نامہ نگار وکیل لکھتا ہے کہ وہاں پچھلے ہفتہ دو شخص مسلمان ہوئے ایک ان میں سے ہر ایک مذہب کی تحقیق سے سیر ہو چکے ہیں آپ حافظ بھی ہیں اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ الحمد للہ

لاہور کے کسیرا بازار میں ایک کسیرے کی دکان میں رات کو وقت چھت اوپر سے پھاڑ کر کوئی چور دکان کے اندر گھس گیا دوکاندار اس روز غلطی سے چاندی کے برتن چھوڑ گیا تھا۔ اور ۴۰۰ روپیہ ایک جگہ اور ۱۰۰ روپیہ ایک اور جگہ بھی وہیں رکھا ہوا تھا۔ سو روپے اسکے ہاتھ آگئے وہی لیکر چلا یا ۴۰۰ روپیہ اور چاندی کے برتن وغیرہ اسباب سب کچھ ملے سوائے سو روپیہ کو...

ahmadmuslim.de

روس اور جاپان کا مقابلہ

سلطنت جاپان کا وجود ۱۸۶۸ء سے ہے۔ اس لئے کہ یہی سنہ ہو جس میں حاکم موجودہ نے شوگن یعنی سپہ سالار فوجی دو میں یعنی امراء بزرگ دولت کی طاقت کا استیصال کر دیا اور جدید جاپان کی بنا ڈالی۔ یہ سلطنت شامل ہو تین عظیم الشان جزائر پر۔ جن کے نام ہانڈ شیو۔ کن شیو۔ شیکوکو سایزو اور فارموسہ ہیں اور علاوہ ان کے صدہا چھوٹے چھوٹے جزائر بھی اس میں داخل ہیں۔ باعظمت اقوام تجارت پیشہ کی فہرست میں جاپان نے بسرعت تمام شرکت کر لی ہے۔

رقبہ

جاپان	۱۶۲۰۰۰ مربع میل	
روس	۹۰۰۰۰۰۹ مربع میل	منچوریا ۳۶۳۰۰۰

آبادی

جاپان	۴۷۰۰۰۰۰۰	
روس	۱۴۴۲۰۰۰۰۰	منچوریا ۸۵۰۰۰۰۰

پڑتہ آبادی فی میل

جاپان	۲۹۰ پر فی مربع میل
روس	۱۶ پر فی مربع میل

قرضہ قومی

جاپان	۵ کروڑ ۵۲ لاکھ پونڈ
روس	۷۰ کروڑ پونڈ

مداخل

جاپان	۲ کروڑ ۸۸ لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ
روس	۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ

مصارف فوج بحری

جاپان	۲۸۸۵۰۰۰ پونڈ
روس	۱۰۸۶۷۰۰۰ پونڈ

مخارج

جاپان	۲۸۶۷۰۰۰۰ پونڈ
روس	۲۰۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ

تعداد فوج بری

جاپان	۲۳۰۰۰۰
روس	۳۳۵۰۰۰۰

جملہ درآمد مال

جاپان	۲۶۷۵۰۰۰۰ پونڈ
روس	۵۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ

تعداد فوج بحری

جاپان	۳۹۵۰۰
روس	۶۵۸۰۰

جملہ برآمد مال

جاپان	۲۶۲۵۰۰۰۰ پونڈ
روس	۸۶۵۰۰۰۰۰ پونڈ

تعداد توپ بری

جاپان	۲۶۰۰
روس	۳۵۰۰

تجارت از دولت متحدہ انگلینڈ

جاپان	۱ کروڑ پونڈ
روس	۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ

تعداد توپ بحری

جاپان	۱۲۰۰
روس	۲۶۲۰

وزن جہازات تجارتی

جاپان	۸۶۰۰۰۰ ٹن
روس	۶۳۲۰۰۰ ٹن

وزن جہازات جنگی

جاپان	۲۴۵۰۰۰ ٹن
روس	۳۷۱۰۰۰ ٹن

مصارف فوج بحری

جاپان	۳۷۰۰۰۰۰ پونڈ
روس	۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ

طاقت اسپی جہازات جنگی

در مشرق اقصیٰ ۱۹۱۰۰۰

جاپان	۵۰۰۰۰۰
روس	۴۸۸۰۰۰

چین سے جنگ ہونے سے پہلے فوج جاپان کے چھ ڈویژن تھے اور جمعیت امن میں فوج کی تعداد ستر ہزار تھی اور جمعیت زمانہ جنگ میں ۲۶۸۰۰۰ اور جنگ کے بعد فوج میں نئے انتظام کیا گیا اور بجائے چھ کے بارہ ڈویژن قرار دیئے گئے اور ۱۹۰۶ء تک ۳۰۰۰۰۰ کی فوج ہو جائیگی سترہ سے چالیس سال کی عمر تک کے رعایا جاپان پر لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ فوج میں داخل ہوں اور مدت ملازمت تین سال قرار دی گئی ہے۔ (جریدہ روزگار)

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

للہ الحمد

اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۴ عیسوی جمعۃ المبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عہ

والیان ریاست سے ۔ ہے

روٴسا اور جاگیرداراں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ للعہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہو۔

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار ہذا چاہیے۔ بیرنگ ڈاک واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

اسلام اور نسب

بعد از بعثت یہ امر ہمیشہ مرکوز خاطر اقدس (علیہ الصلوۃ والسلام) رہا کہ تمام عرب لفظ قوم کے صحیح مفہوم میں ایک نیشن ہو جائے۔ مگر غرور نسب جو عربوں کی جبلت میں داخل تھا۔ ایک مضبوط اور دشوار گذار روک تومیت کے راستہ میں حائل تھی جب تک یہ روک تمام دور کیا جاوے تکمیل انتزاع نہیں ہو سکتا تھا۔ سب سے زیادہ نسبی غرور کا مرض قریش میں تھا۔ اس مرض اخلاقی کے دفعیہ کے واسطے جناب رسول اللہ نے اپنے خاندان میں زینب کا نکاح کر دیا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ کا عملی ثبوت دینے کے لیے جب ۸ھ میں مختلف ممالک میں قاصد مقرر کیے گئے تھے تو اسلامی ایلچی کو قوم غسان نے (جو عراق عجم میں

رہتی اور عزیٰ سے صیانی ہو گئی تھی) مار ڈالا - اُن کی سرکوبی کیواسطے
جو لشکر مہاجرین و انصار کا بھیجا گیا - اُن کا سپہ سالار زید بن حارثہ
تھا - زید لڑائی میں شہید ہوا - جب ۸ھ میں مکہ فتح ہو گیا اور سلسلۂ
مہاجرت ختم ہو گیا - کیونکہ عرب کا کوئی حصہ دار الحرب نہ رہا تھا اور ۱۰ھ میں
حجۃ الوداع کے بعد قریباً تمام عرب مسلمان ہو چکا تھا - اب دوبارہ قوم
غسان پر فوج کشی کا اعلان کیا گیا - اسامہ بن زید اُس لشکر کا جو تمام
قبائل عرب سے تیار کیا گیا تھا - افسر مقرر کیا گیا - حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما اسامہ کے تحت کئے گئے - یہ لشکر بوجہ علالت پیغمبر خدا کی
زندگی میں روانہ نہ ہو سکا - بعد میں حضرت ابوبکر نے روانہ فرمایا - اور
خود پیادہ دو تین میل تک اسامہ کے ہمرکاب ہوئے - اس میں حکمت
یہ تھی - کہ اسامہ اپنے باپ کا انتقام لینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگا
اور نیز یہ کہ تمام اہل عرب پر واضح ہو جاوے - کہ نسب فی الحقیقت خدا کے
نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں - جس پر بیجا فخر و ناز کیا جاوے - زید کی
سپہ سالاری میں مہاجرین و انصار کو جتایا - اور اسامہ کے افسر مقرر
کرنے سے تمام عرب کو اُس کا عملی ثبوت دیا - کہ غلام اور غلام زادہ
امیر زادہ کے برابر بلکہ بڑھکر ہے -

یہ ہے اعلیٰ تعلیم اور یہ ہے اسکا عملی ثبوت - جسقدر زیادہ سوچیں گے ہمیں
غور کریں - اسی قدر ہماری عقیدت ذات اقدس سے بڑھ جاتی ہو سہ

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

تمام مذہبی و دنیاوی کبر و نخوت جو عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ نے پیدا کر رکھے
تھے - بتدریج دور کر دیئے تھے - یہ اصول بیان فرمایا - ان کا اپنے طریق عمل
سے ثبوت دیا - جہاں منافرت کے بجائے عالمگیر اخوت (یونیورسل
برادرہڈ) قایم کی - اور آخر کار عبرت انگیز تاریخی واقعہ بیان کر کے اعمال
صالحہ کو معیار شرافت قرار دیا -

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ الخ

حضرت نوح نے فریاد کی - کہ بار الٰہا تیرا وعدہ میرے اہل و عیال کو بچانے
کا ہے میرے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا - ارشاد ہوا - کہ وہ تیرا
بیٹا نہیں اور نہ تیرے عیال میں داخل ہے کیونکہ اسکے اچھے عمل نہیں ہیں سہ

چو کنعان را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود

انسانیت کے خالص سونے پر جو صدیوں سے نسبی طمع چڑھا ہوا تھا
اخلاق فاضلہ کی کٹھالی میں تپایا - اور آخر کار خالص سونے کو الگ
کر دیا - یہ تھی وہ تعلیم جس سے حضرت علی رضی متاثر ہو کر یوں فرماتے ہیں

انا ابن نفسی کنیتی ادبی ✦ او کان من عجم او من العرب
ان الفتی من قال ہا انا ذا ✦ لیس الفتی من قال کان ابی

مختصر یہ کہ جب وہ عوارض جو انسان کی غلط کاریوں نے پیدا کر رکھے تھے
اسلامی تعلیم کی برکت سے دور ہو گئے - تو جوہر انسانیت نے اپنا خوشنما
چہرہ دکھایا - اور ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک عالمگیر اخوت
قایم ہو گئی - کہاں وہ زمانہ تھا - کہ بھائی بھائی کا دشمن اور کہاں
یہ وقت کہ تمام ملک و قوم یک جان دو قالب ہے اور عرب کے
ہر ایک گوشہ سے یہ صدا آ رہی ہے سہ

آفتاب یک دیار و گوہر یک معدنیم
آشنا یانیم با ہم ہیچکس بیگانہ نیست

وائے بر حال ما - یہ اعلیٰ تعلیم اور یہ استخوان فروشی - فاعتبروا الخ -

(خاکسار الف الدین وکیل)

میں نے شراب کا خیال کیوں چھوڑ دیا

انسان کی زندگی میں بہت سارے ایسے چھوٹے چھوٹے
واقعات اکثر پیش آتے رہتے ہیں - جو کہ ہمارے نزدیک بالکل بے حقیقت ہوتے
ہیں - مگر بعض اوقات اس کی طبیعت پر ان کا اثر ایسا گہرا پڑتا ہے کہ
شقی کو سعید اور سعید کو شقی بنا دیتا ہے - مجھے بھی ایسے واقعات
اکثر پیش آئے ہیں - جن سے مجھے اپنے اخلاق کی تہذیب
و درستگی میں بہت بڑی مدد ملی ہے - انہیں واقعات سے ایک
واقعہ یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں - اور کیا عجب ہے - کہ اس
واقعہ کا جو اثر مجھ پر ہوا تھا - وہی اثر اس کا بیان پڑھنے سے کسی کو

ahmadimuslim.de

اثر پذیر دل پر بھی ہو - اور وہ بھی مستفیض ہو -

اِس زمانے میں کہ جب میں اسکول میں پڑھتا تھا - اور جسوقت میری عمر کے وہ دن تھے - کہ طبیعت غیر مطمئن تھی - اور کسی شئے کو قبول نہیں کرتی تھی - تاوقتیکہ اس کا تسکین بخش سبب نہ ملجائے - میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا - کہ شارع نے شراب کیوں منع کی اگر خمر ام الخبائث ہے - تو اِس حالت میں کہ کثرت سے استعمال کی جائے - اگر ایک شخص جادۂ اعتدال سے باہر قدم نہ رکھے - تو کیا مضائقہ ہے - شاید شارع نے قطعی ممانعت اس لئے کردی ہو - کہ لوگ اعتدال کے پردہ میں حد سے گذر نے لگیں وغیرہ وغیرہ - یہی حالات تھے - جو میرے دماغ میں گذر رہے تھے میں نے چاہا - کہ اپنے کسی بزرگ سے بحث کر کے اس بات کا تصفیہ کروں - غرض دو ایک روز میں نے یہی کیا - کہ اپنے ایک واجب التعظیم بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا - کہ حضرت مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ شارع نے شراب حرام کیوں کی؟ میری زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا - کہ شامت آگئی - حضرت تھے بڑے تند مزاج - فوراً جھلا اُٹھے اور بڑی دیر تک سخت و سست سناتے رہے - اور فرمانے لگے تجھے شرم نہیں آتی - کہ احکام شرع میں بھی چون و چرا کرتا ہے اسی لئے تو ہم کہا کرتے ہیں - کہ انگریزی نہیں پڑھنی چاہئے - خیر میں اپنا سا منہ لیکر کھسک گیا - مگر میری تشفی نہیں ہوئی تھی - اسلئے ایک اور بزرگ سے وہی سوال کیا - وہ تھے زمانہ شناس - انہوں نے جواب دیا - کہ تمہارا سوال اصول سے تعلق رکھتا ہے - اور چونکہ فی زمانناً ہم لوگوں نے اصول کا پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور فروعات ہی پر جھگڑتے رہتے ہیں - اِس لئے تمہارا جواب ذرا مشکل سے ملیگا - لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری شرع میں ایک بھی ایسا حکم نہیں ہے - جسکی کچھ اصل نہ ہو - یا جسکی کوئی معقول وجہ نہ ہو - اگر تمہیں کوئی جواب نہ دے سکے تو تمہیں ایک لحظے کیلئے بھی یہ نہ سمجھ لینا چاہئے - کہ شرع ناقص ہے - بلکہ ہمارا علم ناقص ہے - اُن کی اس فہمائش سے یک گونہ تسکین تو ہوئی - مگر پورا اطمینان نہیں ہوا -

اب ایک روز کا ذکر سنیئے کہ میں نے ٹائمس آف انڈیا میں پڑھا کہ آج شام کو فلاں ڈاکٹر صاحب ٹمپرنس پر لیکچر دینے والے ہیں - میں تو اسی کے خیال میں تھا - اسکول سے چھٹی ملتے ہی وہاں پہنچا - جہاں لیکچر ہونے والا تھا - ڈاکٹر صاحب نے شراب کی برائی میں نہایت مدلل تقریر کی - اور نقشجات اور گوشواروں کے ذریعے سے ثابت کردیا کہ شراب پینے والے بہ نسبت نہ پینے والوں کے زیادہ مرتے ہیں اور عمر بھی کم پاتے ہیں - قوت بھی جو دودھ گھی - گوشت روٹی وغیرہ غذاؤں سے حاصل ہوتی ہے - وہ شراب سے حاصل نہیں ہوتی - بلکہ نشہ اترجانے کے بعد جو تکلیف اور سستی پیدا ہوتی ہے وہ شراب سے حاصل کی ہوئی عارضی قوت کا عوض دیتی ہے اور نشہ کی قوت اور خمار کی سستی کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہم خسارے میں رہتے ہیں - غرض اس قسم کی بہت ساری دلیلیں وہ بیان کرتے رہے - لیکن دو دلیلیں جو مجھے ابتک یاد ہیں - اور جن کا اثر میرے دل پر گہرا پڑا تھا - یہ تھیں کہ انہوں نے کہا کہ شراب پینے والوں کے دل پر چربی چڑھ جاتی ہے - اور رفتہ رفتہ اس چربی کے غول کا حجم بڑھتا جاتا ہے - یہانتک کہ دل انقباض کی وجہ سے کام چھوڑ دیتا ہے جسکا نتیجہ ہلاکت ہے - انھوں نے اس دلیل کو عملی رو سے اِس طرح ثابت کیا تھا کہ لکچر سے تین دن پہلے ایک گوشت کے تازہ ٹکڑے لیکر دو ٹکڑے کیا - ایک ٹکڑا ایک ایسی شیشی میں رکھدیا - جس میں خالص پانی بھرا ہوا تھا - اور دوسرا ٹکڑا دوسری شیشی میں ڈال دیا - جس میں شراب بھری ہوئی تھی - تین دن کے بعد تقریر کرتے ہوئے جب انہوں نے دونوں شیشیاں ہمیں دکھلائیں تو وہ گوشت کا ٹکڑا جو پانی میں پڑا ہوا تھا اپنی اصلی حالت پر تھا - مگر شراب میں ڈوبے ہوئے ٹکڑے کا رنگ بھی متغیر ہو گیا تھا - اور اسپر ایک قسم کی سفیدی اور غبار بھی چھایا ہوا تھا -

دوسری دلیل دیتے ہوئے انہوں نے پہلے ہمیں یہ سمجھایا - کہ خون کی بناوٹ کس طرح پر ہے اور اس کا خلط کیا ہے خون ایک شفاف بے رنگ سیال ہے جسمیں سرخ رنگ کے خوردبینی کرّے تیرتے ہیں اور جنکی وجہ سے ہمیں خون کا رنگ سرخ نظر آتا ہے یہ کرّے نہایت منتظم اور بالکل مدور ہوتے ہیں اور خوردبین کے ذریعہ

ahmadimuslim.de

ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے سڑے دل تار کول کے ڈالنے لیکن شرابیوں کے خون کو خوردبین سے دیکھا جائے تو یہ کرم ایسے نظر آتے ہیں جیسے مرجھائے ہوئے مٹر کے دانے اور جن کے رنگ میں بھی ایک قسم کا بلغمی پن پایا جاتا ہے۔ جن کے دیکھنے سے نفرت پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر صاحب نے ایک نقشہ بھی دکھلایا تھا۔ جس پر شراب نہ پینے والوں کے خون کے کرم اور شراب پینے والوں کے خون کے کرم بھی بڑا کر دکھلائے گئے تھے۔ جس وقت شراب کا نام سنتا ہوں یا کسی کو پیتے دیکھتا ہوں۔ تو فوراً ان دو شیشیوں اور دونوں قسم کے کرموں کا نقشہ میری دماغی آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور شراب پینے پر دل کا الٹنا دور کنار اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

افسوس ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول تو ایسی سائنٹفک باتوں پر مبنی ہوں۔ لیکن ہمارے مولوی ان اصولوں کو نہ سمجھا سکیں۔ اور ان باتوں میں غیر ہماری تسکین کریں۔ میں یہ کہنا بھول گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب جنہوں نے لکچر دیا تھا۔ پارسی تھے۔ اور جن کے مذہب میں شاید شراب کی ممانعت بھی نہیں بلکہ بعض مذہبی رسوم میں بھی استعمال کیجاتی ہے۔

انشاء اللہ کسی وقت علم الحشرات کے متعلق بھی ایک ایسا ہی مضمون ہدیہ ناظرین کروں گا۔ (عصر جدید)

اسلام اور رسوم

اسلام کو جہاں اور باتوں پر ناز تھا۔ وہاں اسکو ایک بہت بڑا فخر اس امر پر بھی تھا۔ کہ اس نے تمام سفیہانہ رسموں بدعادتوں اور مضر رواجوں کی دنیا سے بیخ کنی کردی۔ اور ما وجدنا علیہ آباءنا کی مستحکم دیوار کو جو دینی اور دنیوی ترقیوں کے آگے سد راہ ہو رہی تھی۔ ڈھا کر گرا دیا۔ جس طرح اسلام میں بعض اور خوبیاں ایسی پائی جاتی ہیں۔ جو دنیا کے دوسرے ملل و مذاہب کو نصیب نہیں اسی طرح دنیا میں کوئی دین یا مذہب ایسا نظر نہیں آتا۔ جو رسوم قبیحہ کی آلائشوں سے پاک ہونے میں اسلام کی ہمسری کا دعوے کر سکے۔ باوجود اس کے کہ اسوقت تمام دنیا یورپ کی تہذیب کا لوہا مان رہی ہے اور اس کی علمی روشنی نے ربع مسکون سے جہل کی تاریکی دور کردی ہے۔ پھر بھی وہاں اب تک بہت سے رسم و رواج ایسے پائے جاتے ہیں۔ جنکی بنا محض توہمات پر ہے۔ اور جن سے سوائے اخلاقی یا مالی مضرت کے قوم کو کوئی نفع نہیں پہنچا۔ افسوس ہے کہ اسلام پر ہندوستان میں پہنچکر جہاں اور تباہیاں آئیں وہاں اسکو ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی پہنچا۔ کہ اس کے خوبصورت روشن چہرے پر رسوم قبیحہ کے بیشمار بدنما داغ دکھائی دینے لگے جسکی وجہ سے بجائے اسکے کہ ایک خدائی اس دلربا شکل کی فدائی ہوتی۔ اسکو نفرت و استکراہ کی نظر سے دیکھنے لگی۔

اسلام اور رسوم ایک ایسا وسیع سبجکٹ ہے کہ اگر اس کے ہر ایک پہلو پر پوری طرح سے بحث کی جاوے۔ اور وضاحت کے ساتھ دکھلایا جاوے۔ کہ حقیقت میں اسلام ایک کیسا سیدھا سادھا مذہب تھا مگر مختلف ممالک میں جا کر اس کی شکل اور وضع میں کیا کیا تبدیلیں واقع ہوئیں اور اسکو کیا کیا نقصانات پہنچے تو بجائے خود ایک ضخیم کتاب طیار ہو جاوے۔ ہمیں اس آرٹیکل میں جو کچھ دکھانا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں پہنچکر اسلام جیسا آزاد مذہب رسوم کی قیود سے کسقدر جکڑ دیا گیا۔ اور ان رسوم سے بھی جو اور اخلاقی مضرتیں اسکو پہنچیں۔ اُن سے قطع نظر کر کے ہمارا مقصد بیان صرف اسی قدر ہے۔ کہ ان رسوم کی بدولت ہندوستان کے مسلمانوں نے جو مالی نقصانات برداشت کئے اور کر رہے ہیں۔ ان کو باختصار بیان کریں۔

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ آیا انسان کے ساتھ اسلام نے حقیقت میں کچھ رسوم ایسی لگا دی ہیں۔ کہ جنکی انجام دہی میں خود اُس کو یا اُس کے والدین کو بجز صرف زر کے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔ اب انسان کے زمانہ حیات کو بالتسلسل اُس کی پیدائش سے اُسکی موت تک دیکھو۔ اچھا خیال کرو۔ کہ ایک انسان پیدا

ahmadimuslim.de

ہوا۔ پیدائش کے بعد پہلی رسم جو اسلام نے اُس کی ذات کیساتھ لگائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے کانوں میں اذان دی جائے۔ اور وہ صرف اِس امر کے لحاظ کیلئے کہ یہ لڑکا داخل اسلام ہوا۔ اِس اذان کے دینے میں کیا کچھ صرفِ زر کی ضرورت ہے؟ نہیں۔ ایک کوڑی بھی خرچ کرنے کی حاجت نہیں۔ دوسری رسم عقیقہ یا نسیکہ ہے جسمیں لڑکے کے سر کے بال اُتار دیئے جاتے ہیں۔ اُسکا نام رکھا جاتا اور اس کی طرف سے ایک یا دو جانور قربانی کئے جاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ بچے کا سر منڈوانے میں کچھ ایسے خرچ کا کام نہیں اور نہ نام رکھنے میں کسی قسم کے صرف کی ضرورت ہے۔ رہی قربانی۔ وہ بھی صرف اہل وسعت پر ہے جو کر سکتا ہے۔ کرے۔ نہ کر سکتا ہو۔ نہ کرے اس کے بعد ختنے کی رسم ہے۔ اس کے ساتھ بھی کوئی ایسے لوازم نہیں لگائے گئے ہیں۔ جنمیں خرچ کی ضرورت ہو۔ بالغ ہونے پر مرد و عورت کیلئے نکاح ضروریات میں سے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اسلام نے اس کے ساتھ بھی کسی قسم کی رسم وغیرہ کی پخ نہیں لگائی۔ ہاں مرد کو ولیمہ کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آج تو مہاجن سے دو چار ہزار روپے سودی قرض لے کر تمام اہل قرابت اور دوست احباب کو الوان نعمت کھلادو اور کل خود نانِ شبینہ کو محتاج ہو کر بھیک مانگنے کی نوبت آئے۔ بلکہ اپنے مقدور اور وسعت کے مطابق تھوڑے سے دوست احباب کو کھانا کھلا دیا جائے جس سے نکاح کو شہرت ہو جاوے۔ اور اس مواکلت اور مشاربت سے باہمی اتحاد کو تقویت ہو۔ اب شادی کے بعد سے موت کے وقت تک انسان کے ساتھ اور کوئی رسم وابستہ نہیں کیگئی۔ اس کے مرنے کے بعد اسکے اقربا یا احباب کا فرض صرف اسی قدر ہے۔ کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اُسے خاک کے نیچے دبا آئیں اور بس

اب رہے فرائض دینی وہ چار ہیں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نماز اور روزہ میں کسی خرچ کی ضرورت نہیں۔ رہا حج اس کے ساتھ من استطاع الیہ سبیلا کی قید لگی ہوئی ہے جسکی تفسیر میں فقہا نے بڑی بڑی شرطیں لگائی ہیں۔ اور غور کا مقام ہے۔ کہ جب یہ امر مسلم ہو گیا ہے۔ کہ کسی قوم کی تقویت اور ترقی کے لئے اس میں قومی جلسوں اور صحبتوں کا جاری رہنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے خود ہندوستان میں کچھ عرصے سے کانگریس کانفرنس اور دوسری مجلسیں منعقد ہوا کرتی ہیں۔ جس میں ملک کے ہر حصے کے باشندے زحمت اور اخراجات سفر برداشت کر کے جا کر شریک ہوا کرتے ہیں۔ تو پھر اگر اسلام نے ایک سالانہ کانفرنس یا کانگریس ایسی قائم کی۔ جس میں اُس کے تمام پیرو خواہ وہ بردۂ زمین کے کسی گوشے کے رہنے والے کیوں نہ ہوں۔ بشرط وسعت زندگی بھر میں ایک بار ضرور شریک ہوں۔ اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر تبادلۂ خیالات کریں۔ اور باہمی مشورے سے اپنی ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقی کی راہیں سوچیں۔ تو اُس نے کیا بُرائی کی؟ ایسی باتوں میں روپے خرچ کرنا قوم کیلئے باعثِ تباہی و ہلاکت نہیں بلکہ موجب رحمت اور برکت ہے۔ اب زکوٰۃ کی حالت ملاحظہ ہو۔ اسکو کون سا عاقل صرفِ بیجا کہیگا؟ اِس اصول کو تو ہر ایک متمدن قوم ملک میں میزانِ دولت کے پلڑوں کو برابر رکھنے کے لئے ضروری اور لابدی سمجھتی ہے۔

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا اور ادیان و ملل کی طرح اسلام نے بھی اپنے پیرؤوں کے لئے کوئی میلے ٹھیلے یا پرب تیوہار ایسے قائم کر رکھے ہیں جن میں لایعنی مصارف سے چارہ ہی نہ ہو۔ مسلمانوں کیلئے اگر کوئی تیوہار رکھے گئے ہیں تو وہ صرف دو ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحی۔ تو کیا ہندوؤں کی دیوالی اور عیسائیوں کے بڑے دن کی طرح مسلمانوں کے ان دونوں تیوہاروں میں بھی ظاہری آرائش اور دھوم دھام ضروریات سے ہے؟ اس کا جواب تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیس العید لمن لبس الجدید والے مشہور خطبے سے بخوبی ملتا ہے۔ رہی عید الاضحی کی قربانیاں وہ اہل استطاعت کیلئے ہیں اور اہل وسعت کے لئے (بقدر وسعت) فی کس یا تمام اہل بیت کی طرف سے ایک ایک قربانی کر دی کوئی مشکل بات نہیں۔

جو باتیں ہمنے اوپر بیان کیں۔ ان کے سوا اسلام میں تو اور کوئی فرض دینی یا رسم مذہبی ایسی نہیں دکھائی دیتی جس میں صرفِ بیجا داخلِ فرض

ahmadimuslim.de

سمجھا گیا ہو۔ آؤ۔ اب دیکھیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے رسوم کی پابندی کے لحاظ سے کہاں تک اُس اسلام کی پیروی اختیار کی ہو جس نے ایک عالم کو اپنی سادگی وضع کا فریفتہ کر لیا تھا۔ اللہ اکبر! ان کی اور اصل اسلامیوں کی رسوم وعادات میں تو وہ بلا کا فرق ہو گیا ہے۔ کہ اگر پہلی اسلامی صدی کا کوئی شخص اسوقت زندہ ہو جائے اور ان کے رسوم و اطوار دیکھے۔ تو اُس کو ان کے مسلمان تسلیم کرنے میں ویسا ہی تامل ہو۔ جیسا رات کو دن مان لینے میں جسطرح ہمنے پہلے انسان کی زندگی کی تمام حالتیں اُس کی پیدائش سے موت تک دکھائی ہیں۔ اور یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اس تمام زمانے میں اسلام نے فی الحقیقت کن سے فرائض اور رسوم اُس کیساتھ لازم کر دئیے ہیں۔ اسی طرح علی التسلسل ہمیں یہ دکھانا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے ایک انسان کو اُس کی پیدائش ہی کے وقت سے رسوم کی قیود میں اسقدر جکڑ دیا ہے۔ کہ مرنے ہی پر اُن سے رہائی ممکن ہے۔ نہیں نہیں سچ تو یہ ہے۔ کہ مر کر بھی اُن سے چھٹکارا نہیں ملتا۔

اچھا۔ فرض کیجئے۔ کہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب تک اُس کی چھٹی اور مونڈن میں اتنے روپے نہ اڑائے جائیں۔ کہ حقیقت میں اس کے والدین کی پوری حجامت ہو جائے۔ اور انہیں اپنی چھٹی کا دودھ یاد کرنا پڑے۔ تو وہ چھٹی چھٹی ہی کیا اور وہ مونڈن مونڈن ہی کیا! آگے چلئے اب کیا ہے؟ نمک چشی ہے یا کھیر چٹائی ہے اس میں بھی اگر زیادہ نہیں۔ تو دو چار ہزار روپے بھی نہ لگا دے۔ تو برادری میں کیونکر منہ دکھانے کے قابل رہ سکتے ہیں۔ اب وہ مولود اگر لڑکا ہے۔ تو اسکے ختنے ہیں۔ اگر لڑکی ہے تو اُس کے کان چھیدنے میں۔ چند ہزار روپیوں کا ادہر سے اُدھر چلا جانا تو کوئی بات ہی نہیں ہو اب اسکے مکتب کی تیاری ہے۔ اسمیں کم سے کم اتنا سرمایہ صرف کرنا تو ضروریات سے ہے۔ کہ اپنے پلے ایک ٹکا بھی باقی نہ رہو جس سے اس لڑکے کی کچھ بھی تعلیم و تربیت ہو سکے۔ ورنہ نوایز و بیگانے انگشت نمائی کریں گے۔ اس بیان میں ہمنے مبالغے کو مطلق راہ نہیں دی ہے۔ بیسیوں خاندان ہمنے بچشم خود ایسے دیکھے ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی اولاد کے مکتبوں میں ہزاروں روپے خرچ کر ڈالے اور اب روپے کے نہ رہنے کے سبب ان کی وہی اولاد بے تعلیم و تربیت آوارہ ماری پھرتی ہے۔

اب شادی کی رسم لیجئے جو تمام رسموں میں زیادہ اہم سمجھی گئی ہے اور جس ایک رسم کے ساتھ پچاسوں سینکڑوں رسمیں بطور ذریات اور توابع کے لگ گئی ہیں۔ اور جن سے کسی طرح چھٹکارا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے ایک پوری ضخیم کتاب کے لکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی شخص کی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان اور خاص کر صوبہ بہار کے ایک شریف مسلمان خاندان کے ہاں کی شادی کا چھوٹے پیمانہ پر فوٹو دیکھ لے۔ تو اُسے چاہئیے۔ کہ وہ پٹنے کی ایک شریف خاتون نے اپنے والد ڈاکٹر محمد سلیمان بیرسٹر کی تصنیف کردہ کتاب اصلاح النساء کا ضرور مطالعہ کرے۔ غرض شادی حقیقت میں وہی شادی سمجھی جاتی ہے۔ جس میں پوری طرح سے خانہ بربادی ہو جائے۔ اور تمام املاک و جائیداد کو آتشبازی وغیرہ میں پھونک کر دربدر گدائی کرنے کی نوبت آئے۔

غیر آدمیوں کی شادیاں تو بجائے خود رہیں۔ ہمنے ایک ایسے خاندان کے مدوجزر کی حالت بچشم خود دیکھی ہے۔ جس میں لڑکیوں کی شادیوں میں نہائت دھوم دھام کر راہ دیکھاتی تھی۔ اور تمام رسوم ایک ایک کر کے ادا ہوتی تھیں اور اس طرح سینکڑوں روپیوں پر بیدریغ پانی پھیر دیا جاتا تھا۔ لیکن ان غلط کاریوں کا آخر نتیجہ کیا ہوا ہو؟ آہ۔ اس دولتمند خاندان کے ان لڑکوں اور جوانوں کو جو نہائت ہی عیش و آرام میں پلے تھے۔ اور جن کے گھر سے سینکڑوں محتاجوں اور غریبوں کی دن رات پرورش ہوتی تھی۔ نہائت تباہ حال اور بدست سوال پھیلاتے دیکھا بعض کی تو یہ حالت دیکھی۔ کہ اُس عیش و تنعم کے وقت میں جو انہیں افیون نوشی وغیرہ کی دھت لگ گئی تھی (کیونکہ یہ عادتیں ہندوستان میں دولت و ثروت کے ساتھ لازم و ملزوم سمجھی جاتی ہیں) تو اس افلاس و کربت کے زمانے میں اگر کسی شخص نے انپر

ahmadimuslim.de

قرض کھا کر انہیں دو چار پیسے ہی دیئے) تو بجائے اس کے کہ وہ ان پیسوں سے کچھ کھا کر خود کو عذاب الجوع سے نجات دیتے۔ انہیں افیون نوشی میں صرف کرتے۔ اور فاقوں پر فاقے کھینچتے کھینچتے ان کی پیٹھ دوہری ہو جاتی۔ ان کے جانی دشمنوں کا دل بھی جنہوں نے انہیں کبھی اس عیش و آرام کی حالت میں دیکھا تھا۔ اب ایسی دردناک حالت میں انہیں دیکھکر پگھل جاتا۔ اور بے اختیار اشک حسرت بہانے لگتے سچ ہے؛

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم فاعتبروا یا اولی الابصار

اب شادی کے بعد کی حالت ملاحظہ کیجئے۔ اگر خدا نے صاحب اولاد کیا۔ تو ہر ایک لڑکے کی چھٹی۔ مکتب۔ وغیرہ میں اگر زیادہ نہیں۔ تو اسقدر تو ضرور اسے خرچ کرنا واجبات سے ہے۔ جو خود اس کی تقریبوں کے موقعوں پر اس کے والدین نے صرف کیا تھا۔ گو اس کی حیثیت اس کے بزرگوں کی حیثیت سے کتنی ہی تنزل کر گئی ہو۔ مگر خدا نخواستہ عزت اور شرافت میں تو سرمو فرق نہیں آیا ہے۔ اور عزت و ناموس کا مقتضاء یہی ہے کہ جو رسمیں جس طریق اور جس انداز سے بزرگوں سے ہوتی آئی ہیں۔ اُس سے رتی بھر کمی نہ ہونے پائے۔ ورنہ تمام اہل برادری میں تھڑی تھڑی ہوگی۔ اور کسی سے منہ دکھلانے کے قابل نہ رہیگا۔ غرض اس کے والدین اگر فضول خرچیوں کی بدولت چاہِ عمیق میں گرے تھے۔ تو یہ ان کی ریس کرنے کے باعث تحت الثریٰ کو جا رہا ہے۔ ع

ببیں عقل و ہمت ہمہ بندگی ست

بادی النظر میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ رسموں کا تعلق انسان کیساتھ اس کی زندگی تک ہوگا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ گو انسان مر کر خود یقیناً تمام دنیاوی قیود سے رہا ہو جاتا ہے۔ مگر ہندوستان میں اسکے مرنے پر بھی اسکے ورثہ کو رسوم کی قیود سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ اسکے مرنے پر پھول۔ تیجا۔ چہلم۔ بیسیاں۔ چالیسیاں۔ برسی وغیرہ کا ہونا ضروری ہے جسکے انجام میں اسکے پسماندوں کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کے ایک انگل بھی نہ نکلنے۔ جنھیں اگر برسی وغیرہ سے بھی فراغت ہوگئی۔ تو شب برات ایک ایسا سالانہ تیوہار ہے جسمیں سات پشت کے مردے اپنے اپنے نام سے کچھ نہ کچھ پیسے لے ہی مرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے مسلمانوں کو خاص کر جن قدر رسوم کو مذہبی فرائض سمجھکر اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے۔ اور جنکی انجام دہی میں وہ کچھ کم مصارف کے زیر بار نہیں ہوتے۔ اُنکی تعداد بھی اُن رواجی باتوں سے ہرگز کم نہیں ہے۔ جنکی پابندی کو وہ دنیاوی حیثیت سے فرض سمجھتے ہیں۔ وہ باتیں تو ایک طرف رہیں جو وہ اسلام کے نام سے کرتے ہیں۔ گو حقیقت میں اُن رواجی باتوں کو قطعاً اسلام سے تعلق نہیں۔ اور وہ مبتدعات میں سے ہیں بعض تو ایسی رسمیں جاہل مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں جو خاص ہندوؤں کی معتقدات اور اعمال مذہبی میں سے ہیں۔ اور جنہیں اسلام سے کوئی لگاؤ نہیں۔ مثلاً ناتا اور گنگا کی پوجا۔ چھچھ۔ بھتیا۔ ہولی۔ دیوالی وغیرہ تیوہار منانا

یہ دونوں باتیں تو کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئیں۔ کہ حقیقت میں کہاں تک اسلام میں رسوم کی پابندیاں رکھی گئی ہیں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے کہاں تک اپنے آپکو ان قیود سے جکڑ لیا ہے۔ اور اسکی بدولت انہیں آئے دن کیا کچھ نتائج بد دیکھنے پڑتے ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں رسم و رواج نے کیونکر اسقدر زور پکڑا۔ اور اس کے جواب دہ کون لوگ ہیں اور قید رسوم سے رہائی پانے کی کیا تدبیر کی جا سکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو جو رسمیں یہاں کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں وہ قریب قریب سب ہندوؤں سے اخذ کی گئی ہیں بدستانِ الصدق

عید الضحےٰ میں اختلاف

عموماً ملک میں عید یکشنبہ کو ہوئی۔ مگر امرتسر۔ پشاور۔ ملتان۔ جھنگ۔ کوئٹہ (بلوچستان) میں بھی شنبہ کو عید ہوئی۔ ....

....

...... افسوس کہ مسلمانوں کی کوئی کل سیدھی نہیں عید الفطر پر اختلاف ہو۔ تو ایک وہم بھی ہے۔ کہ تحقیق کی فرصت نہیں حیرانی تو یہ ہے کہ عید اضحےٰ پر بھی اختلاف؟ جس میں ہفتہ کیا عشرہ کی فرصت ملتی ہے جسمیں کل دنیا سے تحقیقات ہو سکتی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جاپان کا انتظام قابل تعریف ہے اور تین لاکھ فوج بغیر ریزروی فوجوں کے انتظام میں خلل پہنچے کے میدان جنگ کو جا سکتی ہے۔

اخباروں میں ایک تار شتہر ہوا ہے کہ جاپانیوں نے روسیوں کو وہ تمام جہاز تنگ آکے اور ڈولنی کے مابین ٹرنیس سائبیرین ریلوے کی آمد و رفت کے لئے رکھے ہوئے تھے پکڑ لئے ہیں۔

چین روس کے ساتھ جنگ کرنے میں جاپان کا طرفدار ہوگا۔ اور منچوریا کو چینی صوبہ قائم رکھنے کیلئے جنگ کریگا۔

فارالنخلافہ روس میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں کی ایک جرار فوج خلیج لیاٹنگ کو بڑھ رہی ہے۔ تاکہ پورٹ آرتھر کے آس پاس ریلوے سلسلہ کا سلسلہ توڑ دیا جاوے۔

چیفو سے تار خبر کے وسیلے معلوم ہوا۔ کہ پورٹ آرتھر کے قلعہ والوں نے تین روسی جہازوں کو جاپانی جہاز سمجھکر غرق کر دیا دخبر سکے آثار ا

سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ششماہی مختتمہ دسمبر گذشتہ میں ہندوستان کے ڈاکخانوں سے ۲۹ کروڑ نوے لاکھ چیزیں گئیں جو ششماہی ماقبل سے نوے لاکھ زیادہ تھیں۔

کلکتہ کے بڑے بازار میں ایک گھی کا گودام آگ پکڑ گیا۔ ایک لاکھ روپیہ کا گھی تلف ہوا۔

مرزا قادیانی کے گورداسپور والے مقدمہ کی تاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء مقرر ہوئی ہے۔

منچوریا میں ایکسو جاپانی جاسوس پکڑے گئے۔ ۷۰ جاپانی سپاہیوں کے رنگ تھے۔

افواہ ہے کہ زار نے ترکستان کے گورنر کو حکم دیا ہے کہ اگر انگلستان تبت میں یا کسی اور طرف کچھ بھی پیشدستی کرے تو فوراً افغانستان پر حملہ کر دے (گیدڑ بھبکی)

بڑی لڑائی خبر ہے کہ دریائے یالو پر روسی اور جاپانی افواج میں سخت لڑائی ہوئی ہے۔ زار نے تقریر میں کہا کہ ہم جاپان کو سوگنا نقصان پہنچائیں گے (ہیچارہ روس کی دھمکی ہے)

زار شاہ روس نے فرمان شاہی صادر کیا ہے جس میں جاپان پر بڑا غیظ و غضب ظاہر کر کے بیان کیا ہے۔ کہ گو روس کی طاقت و عظمت اور نام کے حسب حال دشمن کو صدمہ پہنچا سکنے کیلئے ہمیں کافی تیاریوں پر بہت وقت صرف کرنا پڑیگا۔ لیکن جاپان یاد رکھو کہ اس کی بے ایمانی اور بلاوجہ اشتعال دہی کا انتقام سوگنا لیا جائے گا دبہت ٹھیک ہے لیکن كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ)

روس نے امریکہ کے شہر سینٹ لوئیس کی نمائش میں شریک ہونیکا ارادہ چھوڑ دیا۔ جب جاپان کو خبر لگی تو جو جگہ روس کیلئے مخصوص تھی وہ بھی جاپان نے اپنی مصنوعات کیلئے درخواست کر کے لے لی۔

کلکتہ ۱۹ فروری۔ روسی پورٹ آرتھر میں جاپانی باشندوں کو بھوکا مار رہے ہیں اور سپاہی عام لوٹ مار کر رہے ہیں کوئی نظام و قاعدہ نہیں دریائے یالو پر عنقریب لڑائی ہونے والی ہے۔ خبر ہے کہ ایک لاکھ جاپانی سپاہ اس ہفتہ جاپان کے مختلف بنادر سے جہازوں پر سوار ہوگی۔ لیکن مقامات روانگی کو خفیہ رکھا گیا ہے۔

روسی وسطی منچوریا کے شہر نیو چوانگ کو قلعہ بند کر رہے ہیں اور بحری و فوجی دستوں کو از سر نو مرتب کر رہے ہیں۔

جو جاپانی باشندے ولاڈی ووسٹاک سے ٹوکیو گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ وہاں حملہ کے روکنے کے لئے کچھ تیاری نہیں کی گئی۔ نہ روسیوں نے دہانہ پر کوئی تار پیڈو سمندر میں رکھے ہیں نہ سرنگیں بنائی ہیں اور جو روسی تار پیڈو کشتیاں وہاں ہیں وہ سمندر کے منجمد ہونیکی وجہ سے ایک جگہ جکڑی ہوئی ہیں۔

گرفتاری خبر ہے کہ کاسکوں کے ایک دستہ نے کوریا کے بندر میچو کے قریب ایک جاپانی میجر اور سات جاپانی سپاہیوں اور غیر فوجیوں کو بتاریخ ۱۹ فروری مع نقشہ جات و کاغذات جو ان کے پاس تھے پکڑ لیا ہے۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ جاپانی سفیر مقیم لندن بیرن ہیاشی کام کی کثرت سے بیمار ہو گیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ تندرست ہو گیا ہے۔

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد للہ
اہلحدیث
امرتسر

اہل حدیث کا ہے خدمت گزار ... پس حدیث مصطفی جان مسلمان است

امرتسر ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) حمایت اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عـہ

والیان ریاست سے ۔ سـہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ہے

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہو

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر بنام مالک ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔ بیرنگ خط واپس

اہلحدیث کی ترقی

محض خدا کے فضل اور اسکی تائید سے یہ اظہار کیا جاتا ہے کہ اہلحدیث کی موجودہ رفتار قابل تسکین ہے قوم نے اسکی طرف خاص توجہ کی ہر جہات طرف سے اسکی آؤ بھگت ہے ذرہ دیر لگنے یا وقت پر نہ پہنچنے پر شکایات پہنچتی ہیں جو اسکی قبولیت کے آثار ہیں اشتہار اور استفسار استفتا آتے ہیں کہ اسی کام کیلئے ایک مفتی مقرر کیا جاوے تو شاید کافی نہ ہو سکے مضامین کی یہ کثرت کہ ایڈیٹوریل کی جگہ بھی گھیر لیتے ہیں مشکل یہ کہ اخبار کی ضخامت چار ورق ہیں جنمیں سے ایک ورق خبروں کے لئے چاہئے اس لئے تجویز ہے کہ دو ورق اور بڑھائے جائیں یعنے ہفتہ وار چھ ورق کلاں پر نکلا کرے لیکن تعداد اشاعت پر نظر کرنیسے یہ بوجھ گراں ایسے تھم سے بچنے کی گرانی

ahmadimuslim.de

غزل در توصیفِ سنّت

ہوتا ہے تب عزت ہے رسول اللہ کی سنت
ہمارے اوجِ رحمت ہے رسول اللہ کی سنت

مہر سپہر سعادت ہے رسول اللہ کی سنت
مہ چرخ کرامت ہے رسول اللہ کی سنت

دلیل راہِ جنت ہے رسول اللہ کی سنت
کفیلِ اہلِ سنت ہے رسول اللہ کی سنت

عدو اہلِ بدعت ہے رسول اللہ کی سنت
حبیبِ اہلِ سنت ہے رسول اللہ کی سنت

نہیں شک اس میں ہیں سب بدعتی نفورِ سنت سے
کرے بدعت سے نفرت ہے رسول اللہ کی سنت

تو ہے مومن کو بس لازم کرے اکرام سنت کا
شریعت کی تو زینت ہے رسول اللہ کی سنت

رسول اللہ کی سنت سے ہیں کفار سب دلریش
سپاہِ مومن تو راحت ہے رسول اللہ کی سنت

گروہِ اہلِ بدعت کے لئے گر سم قاتل ہے
تو سنی کو حلاوت ہے رسول اللہ کی سنت

موحد کی غزل سن کر کہا یہ اہلِ سنت نے
بڑا تیری حرمت ہے رسول اللہ کی سنت

(البرہان)

غزل در ردِّ بدعت از منشی عبد الرؤف موحد

ہے بدعتی تری سے لئے آخر سقر سقر
سمجھا ہے تو نے محفلِ مولود کو حسن
ڈھولک بجا کے ناچتے ہیں پیر نہ بجا
دکھلانے یہ کام شیاطین کے کرتے ہیں
عرسوں کی حالِ قال شریعت میں ہے حرام

سنی خوش نصیب ہے جنت میں اپنا گھر
ہوکارنا صواب کر اس فعل سے حذر
عرسوں میں جاکر دیکھ تجھے شبہ ہو اگر
اسلام کے ہیں خار ہیں معبود کار زر
رہ اس سے تو نفور کر انجام پر نظر

مکار صوفیوں نے بچھایا ہے دام کید
ملانے جو کہ کھاتے ہیں مالِ حرام کو
گر اپنا پیشوا تو قرآن وحدیث کو
محشر میں بدعتی کی شفاعت کبھی نہ ہو
بدعت ہو گمرہی نہیں اس میں سارہی شک
عبد الرؤف تیرا سخن سر بسر ہو وعظ

اسمیں نہ ہو اسیر ذرا تو خدا سے ڈر
انکے بطون ہونگے وہ سوزاں شرر شرر
چاہے نجات روزِ قیامت میں اپنی گر
شافع نہ بانہ بنیگے کبھی اس کلام پر کر
دل رائیگی تجھکو نہ اس میں نہ اسی کر ہو گر
مقصود ہو ہدایت عالم نہ افتخار زر

یارسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۱۰ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں نذیل حل مسائل اس سوال کے جواب میں کہ یارسول اللہ کہنا بجا ہے۔ حکیم نور الدین صاحب موحدین کی مخالفت کرتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ کہنا درست ہے۔ مگر جو دلائل اسکے لئے لائے ہیں وہ ویسے ہی بودے ہیں - جو ایک گھوڑے کو بیل ثابت کرنے میں نہایت کھینچ تان اور بڑی ہاکڑ و دوڑ کے ساتھ پیش کئے جائیں حیات مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں کو تو مسیح میں الوہیت اور انکو حی القیوم وسمیع و بصیر ماننے والا ٹہراکر مشرک بنایا جاتا ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنے کی تائید میں خود حکیم صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر زمانہ میں موجود لینے وہی حی القیوم سمیع و بصیر ہونا قرار دیتے ہیں اور اس موجودگی کے ثبوت میں مرزا صاحب کی موجودگی کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے ایک لطیف اشارہ اس بات کی جانب پایا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب بھی ہر زمانہ میں موجود یعنی حی القیوم سمیع و بصیر سمجھے۔ اور ہر ایک مرزائی کو یا احمد کہنا درست ہوگا گویا کہ یارسول اللہ کے اس مشرکانہ پکار کے جواز سے مرزا صاحب کو یا مرزا پکارنے کا رستہ صاف کیا گیا ہے جو مرزا صاحب کی تعلیم کے بالکل خلاف ہو ان اللہ کے اجتہاد کو اپنی آنکھیں بند کر کے کچھ وہی صبوے ہونگے دل تسلیم کریں گے۔ جو حکیم الامت کو بھی روح القدس کا ہمزبان مانتے ہوں گے - ورنہ ایک وانا حبوقت یا اللہ اور ایک نادان تو بت یارسول اللہ کہتا ہے دونوں کا مقصود استمداد و استعانت کے سوا

اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر یاد رہے۔ کہ ایک دوسرے کے مفہوم میں حق و باطل کا فرق ہے ایاک نستعین کی بنا پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی سے استمداد اور استعانت چاہا کرتے تھے اور اپنے اس قومی نمونہ سے امت کو گہیر گہار کر محض اسی نقطہ پر متفق فرمایا کرتے تھے علاوہ ازیں ہر حال میں وہ کہنے پر مامور تھے۔ قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعاً الا ماشاء اللہ۔ یا رسول اللہ کے جواز میں حکیم صاحب نے ایک نئی تلاش فرمائی ہے۔ کہ اظہار کی نکالا کہ دنیا کو ایک تازہ مفہوم کا سبق دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک ناجائز کو جائز قرار دیتے ہیں بہت ساری ناجائز وسیلے رابطہ باتوں سے انکو کام لینا پڑ گیا۔ یہ تو بالبداہت ثابت ہے۔ کہ ہر ایک زندہ شخص کو خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بالمقابلہ یا کہکر مخاطب کیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ غایب ہے یا فوت ہو گیا ہے۔ تو پھر اس حاضرانہ خطاب کا مستحق سوائے خدا حی القیوم سمیع و بصیر کے اور کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

حکیم صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

قولہ۔ کیا حبیب اللہ تعالے کو یا کہکر پکارا جاتا ہے تو وہ سامنے حاضر ہوتا ہے حسی طور پر تو اس کا ثبوت نہیں۔ الخ

سبحان اللہ یہاں تو حکیم صاحب نے غضب ہی ڈھا دیا۔ اور اپنی ساری حکمت اور تبحر علمی کی قلعی کھولدی۔ اس کے جواب کو طول نہ دیکر ہم صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کریں گے۔

فقیر بے معرفت نہ آرامد۔ تا کارش بکفر نہ انجامد

افسوس ایک تعصب سو جہالتوں کی ماں بن جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی تعلیمات و حکیم صاحب کی تلقینات کا مقابلہ کرتے وقت ہم ششدر رہ جاتے ہیں کہ یا اللہ یہ چراغ تلے اندھیرا کیسا ہے! چنانچہ الحکم کے اسی پرچہ کے صفحہ ۴ کالم ۳ میں اسرار اخبار ملت اور اللہ تعالے کے ذیل میں کالم ۳ تک ناظرین ملاحظہ کریں۔ کہ مرزا صاحب اکثر قیومیت مسئلہ کی حمایت کس زور کیساتھ کر رہے ہیں۔ جس سے حکیم صاحب کے حل مسائل کو بہاگنے رستہ نہیں ملتا۔ پیر یا استاد تو خدا ہی کا رستہ ملے کرتے ہیں اور مرید یا شاگرد اسپر کانٹے بچھاتے رہیں ع

بس چنیں مکان دولت خانہ ویرانی کنند

حکیم صاحب سے ہم مودبانہ التجا کرتے ہیں کہ جبکہ حکیم الامت کا خطاب انکو مرزا صاحب سے مل چکا ہے۔ تو انکو چاہئے کہ اپنی حکمت کی گدی پر بیٹھے رہیں مگر مسند رسالت کو نہ دبا دیں کہ ع

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد

اور ساتھ ہی اڈیٹر الحکم کو بھی چاہئے کہ اپنے اخبار کے کالموں میں جو صرف مرزا صاحب کی مشن کا کفیل ہے حکیم صاحب کی مشن کا کفیل نہ بنے۔ حکیم صاحب کی بھرتیوں کا خاتمہ کر دیوے اور ان کے حل مسائل و ارشادات سے جناب مرزا صاحب کی تعلیمات کو کھچڑی نہ بنا دوے

محبت کے محل میں عاشق جانباز رہتا ہے
نہیں یہ رہگذر ہے اسمیں آئے جسکا جی چاہے

راقم۔ عثمان بے پوری

مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی

مرزا غلام احمد نے خاص مسیح علیہ السلام کا نام لیکر بھی سخت گالیاں دی ہیں۔ ان کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تاکہ مخالف کی انکار کی گنجایش نہ ہو۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں۔ مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی ف بقول مرزا صاحب ظاہر ہے کہ تمام نبی بھی سخت زبان تھے۔ لیکن مسیح سب سے زیادہ سخت زبان تھا (شعر پنجابی) ے

جو سخت زبان مسیح اونہاں سب نبیاں نوں جانیے
پھر کیوں مسیح موعود بنا او سنوں احمق خلق پچھانے

(۲) فتح المسیح کے صفحہ ۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ مسیح کا چال چلن آپکے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا۔ مگر اس سے پہلے بھی اور کئی خدائی کا دعوے کرنیوالے گذر چکے ہیں۔ ایک مصری بھی موجود تھا۔ (متوال) اے مرزا انوا ایسا ہی کہیو۔ کہ مسیح کو خدائی کا دعوی کرنیوالا اور فرعون مصری جیسا کون لکھ رہا ہے مرزا صاحب ہیں یا کوئی اور

ahmadimuslim.de

مسیح ہی کہنا ورنہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے (شعر پنجابی)

فرعون مصر دیا تائی جیہڑا خاص مسیح نوں لکھے
پہر کیوں نہ بیجے احمق خلقت لگے اسدے پچھے

(ب) فتح المسیح کے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں۔ ان مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اُس کا جواب تو ہمیں بھی نہیں آتا۔ آپنے سمجھا ہوگا۔ ہم تو سوچ کر تھک گئے عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا۔ کیا خوب خدا جسکی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں ۔ معاذ اللہ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب روشن ہے کہ مسیح خدائیکا دعوی کرتا تھا اور اُس کی دادیاں اور نانیاں بھی بدکار تھیں۔ ہمارے سردار خاتم الانبیا نے سچ فرمایا ہے :- اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجہ البخاری ترجمہ جب تجھے شرم نہ ہو۔ لیکر جو چاہے کر نکالا اسے بخاری نے بیشرمی سے خدا کی پناہ (شعر پنجابی)۔

مسیح دی دادیاں نانیاں تائیں جو بدکار بنا دے
پہر کیوں نیں مسیح موعود نہ اپنے تائیں اوہ سدا دے

دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب کا فتوی "وہ انسان کتوں سے بدتر ہے۔ جو بیہودہ بکواس کرتا ہے"۔

(ج) فتح المسیح کے صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں۔ آپ کے خدا صاحب نے دنیا کی چند روزہ زندگی کو ایسا پیار کیا۔ کہ ساری رات زندہ رہنے کے لئے دعائیں مانگتا رہا۔ بلکہ سولی پر بھی رضا اور تسلیم کا کلمہ منہ سے نہ نکلا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کیا اسعد لئے کچھ جواب نہ دیا۔ کہ اس نے ترک کر دیا۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ خدائی کا دعوی کیا تکبر کیا ترک کیا گیا۔

(سوال) اے مرزائیو سچ ہی کہو۔ کہ مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ کون لکھ رہا ہے (مگر بات تو ظاہر ہے۔ کہ خدائی کا دعوی کیا تکبر کیا ترک کیا گیا)۔ مرزا جی ہیں یا کوئی اور تم بموجب آیت لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم۔ کا فر کس کو کہو گے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تحریری اقبال بھی مجھ سے بگوش ہوش سنو۔ دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں یہ اشارہ اس شباہت کی طرف ہے۔ جو اس عاجز کو حضرت مسیح سے ہے کیونکہ ایلی ایلی کی دعا درحقیقت حضرت مسیح نے اپنی تنگی کے وقت کی تھی ۔ اے مرزائیو! کیا اب بھی تم اس تحریر کے سننے کے بعد کہہ سکتے ہو یہ کہ مرزا صاحب نے دیدہ ودانستہ مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنے والا۔ اور تکبر کرنے والا وغیرہ وغیرہ توہین آمیز الفاظ سے نسبت نہیں کیا ہے۔ بلکہ اُن سے مراد اُن کی کوئی اور شخص ہے تو مرزا صاحب کا فتوی تم پر صادق آجائے گا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱ میں وہ لکھتے ہیں "خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔

اے مرزائیو! دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں "جسقدر حضرت عیسے علیہ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں پائی نہیں جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی ۔ اے مرزائیو! کیا اب بھی تم منہ سے بول سکتے ہو یعنے انکار کر سکتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنیوالا نہیں لکھتے خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو۔ ورنہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۹ میں مرزا صاحب کا لکھا ہوا فتوی بالکل تم پر صادق آجائے گا وہ یہ ہے۔ (تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے) خدا سے ڈرو توبہ کرو (شعر پنجابی)۔

وچہ فی الدنیا والاخرۃ نفس جیہڑا اسدا ہو لیسی
بیشک اللہ جلدی اوسنوں خوار ذلیل کریسی

اقبال

امرتسر

بندہ اللہ دتا از جہنگ

علمائے حنفیہ سے چند سوال!

"اہلحدیث" کے کالم مذہبی اور علمی تحقیقات کیلئے وقف ہیں اگر کوئی صاحب متانت سے کسی مسئلہ کی تحقیق کرنا چاہے تو خواہ کسی مذہب اور کسی فریق کا ہو۔ کوئی روک نہیں سوالات مندرجہ ذیل آمدہ از شاہجہانپور۔ کے جوابات جو صاحب بھیجینگے طبع

ahmadimuslim.de

وہ خوشی سے بلا کم و کاست درج کئے جائیں گے اہل حدیث اپنی پوشش کر کو کبھی نہ بدلیگا۔ الا اس صورت میں کہ کوئی فریق متانت چھوڑ کر ذاتیات پر آجاوے۔ (ایڈیٹر)

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ سوالات مندرجہ ذیل ارسال کرتا ہوں۔ امید کہ اخبار میں درج فرما کر معزز فرمایا جاؤں۔ ناظرین سے امید ہے۔ کہ جواب لکھکر تسکین فرماویں

سوال ۱ ماء مستعمل کے متعلق ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ قال ابوحنیفہ رح وابویوسف رح ھو نجس اور شرح وقایہ میں ہے۔ فعند ابی حنیفۃ رح ھو نجس نجاستۃ غلیظۃ ماء مستعمل کی نجاست کے لئے لوگوں نے بہت کوششیں کیں۔ لیکن آج تک کوئی شرعی دلیل نہ لاسکے۔ بعض اصحاب وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ جس میں جنب کے لئے ماء راکد میں غسل کی ممانعت ہے حالانکہ اس حدیث میں جنابت کی قید ہے۔ اور ماء مستعمل کو اس سے عام رکھا جاتا ہے۔ جو وضو و غسل قربت و رفع حدیث و سقوط فرض جس کی بہت صورتیں نکلتی ہیں سب کو شامل ہے۔ پس دعوےٰ عام ہے اور دلیل خاص ورنہ کوئی شبہ تک نہیں۔ کہ اس حدیث میں ممانعت اس وجہ سے ہے۔ کہ ایسا کرنے سے وہ پانی ناپاک ہوجائے گا۔ اور اس بات کا کہ اس پانی کے ناپاک ہونے کی وجہ اگر وہ ناپاک ہوجاوے گا۔ اسی مستعمل پانی کا ملنا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔ کہ مستعمل پانی ناپاک ہے۔ تیسرے اس حدیث میں ممانعت بلاقید کسی مقدار کے ہے اور خود ابی حنیفہ رح پانی کی نجاست سے متاثر ہونے کو مع قلیل کے ساتھ مخصوص رکھتے ہیں لہٰذا یہ حدیث اپنے عموم کے ساتھ خود ان کے مذہب کو رد کرتی ہے بعض صاحب اس پانی کو اس پانی پر قیاس کرکے ناپاک کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے کوئی ناپاک چیز دھوئی گئی ہو۔ حالانکہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اس پانی میں تو ناپاکی ملجاتی ہے اس پانی میں کونسی ناپاکی ملگئی اور پانی کے ساتھ جو گناہوں کا نکلنا وارد ہوا ہے۔ تو گناہ کوئی ایسی چیز نہیں جنکے مخالطت سے کوئی چیز نجس ہوجائے ورنہ ماننا پڑیگا کہ گناہ کرنے کے بعد آدمی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اور وضو کرنے کے بعد اگر کوئی گناہ سرزد ہو۔ تو یہ بسبب نجس ہونیکے اس کی نماز صحیح نہ ہو۔ اور حامل محدث اور جنبی کی نماز درست نہ ہو۔ جیسا کہ حامل نجاست کی نماز درست نہیں۔ حالانکہ حنفیہ خود اس کے قائل نہیں۔ دوسری یہ دلیل ایسی صورت کو شامل نہیں۔ کہ کوئی شخص مسلمان ہوکر یا ارتکاب گناہ وضو کرے۔ حالانکہ دعویٰ عام ہے۔ اور دلیل ناتمام غرضیکہ کوئی دلیل ٹھیک نہیں۔ اور پانی کی طہارت قطعاً ثابت ہے۔ پس اس کے مقابلہ میں ایسے کمزور دلائل کیا وقعت رکھینگے؟

سوال ۲ شرح وقایہ میں ہے اعلم ان المفروض فی مسح الرأس ادنیٰ ما یطلق علیہ اسم المسح عند الشافعی رح وعند مالک رح الاستیعاب فرض وعندنا ربع الرأس انتہیٰ در مختار میں ہے ومسح ربع الرأس مرۃ انتہیٰ چوتہائی سر کے مسح کیلئے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ صاحب شرح وقایہ اور صاحب ہدایہ نے جو لکھا ہے کہ آیت مقدار مسح کی بابت مجمل ہے اور حدیث معتبرہ جسمیں مسح ناصیہ کا ذکر ہے اس کا بیان ہے لہٰذا اسیقدر فرض ہوگا یہ چند وجوہ سے سخت مخدوش ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ اس دلیل کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آیت مسح مجمل ہے حالانکہ وجوہ اجمال سے جو درست ہی نہیں۔ آیت دراصل مجمل نہیں بلکہ وہ تو مطلق ہے پس حدیث معتبرہ کو اس کا بیان ٹھیرا کر اسقدر مسح کو ثابت کرنا بھی جو آیت کے مجمل ہونے پر مبنی تھا۔ رفت و گذشت ہوا۔ دوسرے اگر آیت مجمل ہے اور مسح ناصیہ والی حدیث اس کا بیان ہے تو اس سے ناصیہ کا مسح جو کہ سر کا ایک خاص حصہ ہے۔ فرض ثابت ہوگا۔ نہ مطلق ربع راس کا کہ جس طرف سے چاہیں۔ ربع راس کا مسح کرلیں جیسے فقہا قائل ہیں۔ تیسرے اگر تسلیم کرلیا جائے۔ کہ خصوصیت ناصیہ مد نظر شارع نہیں تھی۔ بلکہ محض بیان مقدار منظور ہے۔ تو بمقدار ناصیہ کے مسح فرض ثابت ہوگا۔ نہ بقدر ربع راس کیونکہ وہ دونوں کی مقدار علیحدہ علیحدہ ہے چنانچہ بعض محققین نے صاف لکھدیا ہے کہ ربع اور مقدار ناصیہ کے دو قول علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دیکھو رد المحتار وغیرہ۔ چوتھی مقدار ناصیہ کے فرض ہونا تو جب ثابت ہو۔ کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوجائے کہ آپنے استیعاب

ahmadimuslim.de

ناصیہ کا کیا حالانکہ اس حدیث سے استیعاب ناصیہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس حدیث سے ناصیہ کے ساتھ خفین کو بھی بیان کیا ہے اور ظاہر ہے کہ خفین پر استیعاب نہیں کیا۔ پس اس سے بمقدار ناصیہ فرض ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ پانچویں اس حدیث میں ناصیہ کو بعد عمامہ پر بھی مسح کرنا بیان کیا ہے۔ تو اگر یہ حدیث اجمال کا بیان ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ناصیہ کیساتھ عمامہ پر بھی مسح کیا جائے۔ لہٰذا اگر فرض ناصیہ پر مسح کرے تو اس کے ساتھ ہی عمامہ پر بھی مسح کرنا فرض ہوگا۔ حالانکہ حنفیہ اس کے قائل نہیں پس یہ حدیث اگر بیان اجمال ہے۔ تو وہ فرضیت مسح عمامہ کی مع ناصیہ کو مستلزم ہے۔ اور یہ اُن کے نزدیک باطل ہے اور مستلزم باطل کا باطل ہے۔ لہٰذا اس حدیث کا بیان اجمالی ہونا بھی باطل ہے۔

سوال ۳ شرح وقایہ میں ہے ان کشف ربع العضو الذی ھو عورۃ یمنع جواز الصلوٰۃ انتہٰی اسی طرح درمختار وغیرہ میں بھی ہے ربع عضو کی تعیین بالکل بے دلیل ہے ہدایہ میں جو اسکو مسح بربع راس اور حلق بربع راس فی الاحرام پر قیاس کیا ہے اول تو مقیس علیہ خود بے دلیل ہے۔ مسح بربع راس کا قصہ تو ابھی سن چکے ہو اور حلق کا بھی یہی حال ہے۔ جب مقیس علیہ کا یہ حال ہے تو قیاس کا کیا ٹھکانا دوسرے مماثلت مسلم نہیں۔

سوال ۴ درمختار میں ہے وضع الرجل یمینہ علی یسارہ تحت سرتہ آخذا رسغہا بخنصرہ وابہامہ وھو المختار وموضع المرأۃ والخنثی الاکف علی الکف تحت ثدیہا انتہٰی۔ ردالمحتار میں ہے قولہ بخنصرہ وابہامہ۔ ای یحلق الخنصر والابہام علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاث کما فی شرح المنیۃ۔ الخ۔ نہ خاص کیفیت وضع کیلئے کوئی دلیل ہے اور نہ مرد عورت و خنثیٰ کے فرق کے لئے اور یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ یہ مستورات کے لئے باعث مزید ستر ہے۔ محض اپنی رائے ہے اور وہ بھی خلاف واقع نہ تحت سرہ رکھنے میں کوئی استری ہے اور نہ چھاتیوں پر رکھنے میں ستر ہے۔ بلکہ اس کا خلاف اس سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ کیونکہ چھاتیوں پر ہاتھ رکھنے سے اور بلندی ظاہر ہوگی اور نیچے رکھنے میں ایک حالت استری کی پیدا ہو جائے گی کما لا یخفیٰ۔

سوال ۵ ہدایہ میں ہے ویرفع یدیہ حتی یحاذی بابہامیہ شحمۃ اذنیہ والمرأۃ ترفع یدیہا حذو منکبیہا انتہٰی یہ تفریق بے دلیل ہے جس پر کوئی شرعی دلیل قائم نہیں اور ستر کا حیلہ مہمل ہے جو ہر صورت کو معلوم نہیں ہے۔ جبکا التزام ضروری ہو یعنے لازم نہیں آتا۔ کہ ہمیشہ کانوں تک ہاتھ اوٹھانے سے بے پردگی یا پردہ میں کمی ہو۔ بلکہ احتیاط کے ساتھ کانوں تک ہاتھ چادر کے اندر سے برابر اوٹھائے جا سکتے ہیں؟

سوال ۶ ہدایہ میں ہے وان کانت امرأۃ جلست علی الیتہا الیسریٰ واخرجت رجلیہا من جانب الایمن مرد و عورت کے جلسہ میں فرق کیا گیا ہے۔ اسکے لئے کوئی دلیل نہیں اور ستر کا بہانہ فضول ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔

سوال ۷ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے وینبغی ان یکون بین قدمیہ اربع اصابع فی قیامہ کذا فی خلاصہ۔ یہ تحریر بالکل بے دلیل ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔

سوال ۸ درمختار میں ہے۔ وتعیین القراۃ فی الاولیین من الفرض علی المذہب انتہٰی اولیین کی تعیین کی کوئی وجہ نہیں قراۃ چاروں رکعت میں فرض ہے اور چار میں نہیں۔ تو صرف ایک رکعت میں ہونا چاہئے دو میں ہوتا اور باقی میں نہ ہونا اسکی کیا وجہ ہے؟

راقمہ محمد رفعت اللہ خاں۔ ستمبر شاہجہانپور

[شذرہ] جاپان اپنے حسب و نسب کا بڑا فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا تاج و تخت نسلاً بعد نسلٍ چلا آرہا ہے اور میں ۱۲۲ واں شہنشاہ ہوں اور یہ سلطنت ۶۶۰ قبل عیسوی میں ہاتھ لگی تب سے ابتک ہمارے ہی سلسلہ میں چلی آتی ہے۔ اور بانی اس سلطنت کا جمّو تینو کیڈ نذر کا ہمعصر ہے اور آفتاب کا بیٹا کہلاتا ہے اور اسی سے ملک جاپان مشتق ہے آفتاب کے طلوع ہونے کی زمین۔

[illegible]

استفتاء

استفتاء دربارۂ نقل مکان بہنگام شیوع طاعون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جس شہر میں طاعون نمودار ہو مخلوق خدا کو انتشار ہو۔ اس حالت میں اس شہر کے لوگوں کو نقل مکان کر کے باہر کھلے میدان یا جنگل میں جاکر سکونت اختیار کرنی چاہیے۔ یا کہ اسی شہر میں رہنا چاہیے۔ اکثر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ اس وبا سے جانی نقصان کا زور اور طول جسقدر بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے اسقدر دیہات میں نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ بہنگام شیوع طاعون ابتدا میں شہر چھوڑ کر کھلے میدان یا جنگل میں جاکر سکونت اختیار کرتے ہیں۔ وہ محفوظ و مامون رہتے ہیں اس کا جواب مفصل و مدلل ارقام فرماکر سائل کو مشکور و ممنون فرمادیں۔

المستفتی احقر زمن عبد الرؤف از ملک برار دکن

جواب۔ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس جگہ طاعون ہو۔ وہاں نہ جاؤ۔ اور جہاں ہو۔ وہاں سے نہ نکلو۔ اسی شہر اور مکان میں رہکر صفائی اور استعمال ادویہ اور حفظ ماتقدم کے طور پر سب کچھہ کر سکتا ہے۔ یہہ بھی ٹھیک نہیں کہ گاؤں میں بہ نسبت شہروں کے طاعون کم ہوتا ہے۔ پنجاب میں مشاہدہ اس کے خلاف بتلاتا ہے۔ لوگ اس نسبت لگانے میں غلطی کرتے ہیں۔ کسی گاؤں میں اگر ایک آدمی مری تو شہر میں سو پچاس آدمی کا مرنا اوس نسبت سے زیادہ نہیں۔ صفائی اور حفظ ماتقدم سے شرع منع نہیں کرتی۔ ہاں ڈاکٹروں اور ہندؤں کی طرح بے جا توہمات کرنے سے منع ہے کہ طاعون کے بیمار کو ہاتھہ بھی نہ لگائیں ایسے توہمات کے دفع کرنے کو حضور نے فرمایا ہے۔ **لا عدوی** کہ یعنے کسی کی بیماری دوسرے کو نہیں لگا کرتی بلکہ ہر ایک کی قابلیت ہی الگ الگ ہے۔

طاعون کے متعلق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بھی فرمایا ہے۔ جو بخاری کی روایت سے حدیث آئی ہے کہ جس جگہ طاعون واقع ہو۔ اور کوئی شخص (تمام صفائی اور حفظ ماتقدم کرکے بھی)

اللہ پر بھروسہ کر کے وہاں موجود رہے۔ یہ جانکر کہ جو کچھہ میری مقدر میں ہے وہی ہوگا تو ایسے شخص کو (زندہ بھی رہے تو بھی) شہید جتنا اجر ملے گا +

سوال کیا بے نماز کی دعوت شرعاً درست ہے یا نہیں۔ اگر جان کر کوئی بے نماز کو کھانا کھلادے تو اسکو ثواب ہوگا یا گناہ؟

سوال دیگر یہہ جو مروج ہے کہ فوتی کے گھر میں جاکر لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جواب اخبار میں دیں + راقم علی محمد دسوہل

جواب بے نماز اگر مہمان یا محتاج یا قریبی رشتہ دار ہو تو اسکی دعوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ثواب ہے۔ اس قسم کے کافروں سے بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلوک کیا کرتے تھے۔

جواب دیگر۔ تعزیت کرنے کو جانا سنت ہے اسی وقت میں میت کیلئے دعا مغفرت اور اہل میت کے لئے دعا صبر کی جائے تو یہی سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من عزی مصابا فله مثل اجره او کما قال۔ یعنی مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کو اسیقدر ثواب ہے۔

سوال زید و بکر کے مابین یہ معاہدہ ہے کہ اول الذکر آخر الذکر کو مبلغ ... ماہوار تا انقضائے عمر دے اور بکر اس کے عوض زید کی زوجہ کو اسکی ... زید کی موت کے ادا کرے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور نیز بنک میں روپیہ بغرض حفاظت مال جمع کرنا بغیر استفادہ سود جائز ہے یا نہیں

جواب معاہدہ مذکورہ جائز نہیں مجہول الکیفیت ہے اور اگر نیت سود بھی ... بنک میں روپیہ بغرض حفاظت جمع کرنا جائز ہے۔ جیسے انگریز کفار کے پاس امانت رکھ سکتے ہیں

سوال ... محمد حسین پال ٹیٹی لکھتے ہیں کہ سیادت کا لفظ صرف بنی فاطمہ پر دلالت نہیں کرتا۔ تمام اہل قریش اس میں شامل ہیں۔ بلکہ یہاں تک لکھتے ہیں کہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آل ہیں سب سید ہیں۔ سو آپ اس کی بابت عقلی و نقلی دلائل سے مطلع فرماویں

جواب سید اور سیادت کا لفظ کوئی شرعی نہیں بلکہ اس کے معنے سردار کے ہیں۔ پس بنی فاطمہ اپنی شرافت کی وجہ سے سردار ہیں اور قریش بھی شریف ہیں بلکہ بنی ابراہیم بھی سردار ہیں مگر ہر ایک کی سرداری الگ الگ ہی اور اصل سب کا دار عمل پر ہے ان اکرمکم عند اللہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قبول اسلام

مناظرہ مفصل دیوریا مابین اہل اسلام و دیانندی آریہ کی برکت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کی مناظرہ میں علماء اسلام کے مواعظ کی تاثیرات اور مسلمانان قرب و جوار کی ہمدردی اور خلوص نے آخر کار اپنا فوری نتیجہ دکھلا ہی دیا اور عوام و خواص اہل اسلام دیوریا کی سرگرم کوششیں رائگاں نہیں گئیں یعنی بروز عید الضحیٰ بعد ادائے نماز دوگانہ چار شخص و ہلیہ بخاطر عیدگاہ میں مشرف باسلام ہوئے تین عورتیں اور ایک مرد - ان میں سے ایک عورت نہایت ضعیف ہے - جو عیدگاہ تک پیادہ پا نہ جاسکنے کی وجہ سے یکہ پر گئی - دو جوان عورتوں کا نکاح بھی ہوگیا - ایک کا تو نومسلم مرد سے اور دوسری کا ایک پیدائشی مسلمان مرد سے - اس آخر الذکر عورت کی ماں دو سال پہلے مسلمان ہوچکی ہے - سب زود فزود (محمد عظیم)

مصری حکومت نے اعلان کردیا ہے - کہ روس و جاپان میں سے کسی کا جنگی جہاز دوسرے فریق کے گرفتار کردہ جہاز کو لیکر نہر سویز سے نہیں گذر سکتا ہے

قیصر جرمنی نے روس کو پہلی بحری شکست کی خبر ملتے ہی ہمدردی کا تار بھیجا ملا بظاہر ہمدردی باطن شماتت - تحسبهم جمیعا و قلوبهم شتی ؎

جاپانی حکومت نے حکم دیا ہے کہ روسی اسیران جنگ کو حتی الوسع بہت آرام کے ساتھ رکھا جاوے - (یہی قرآن شریف کا حکم ہے)

روس و انگلستان روسی سفیر مقیم لنڈن کونٹ بنڈر کوف اپنے بیٹے کو ملنے جو سوان ہونگ کو گیا جو جنٹ پیٹرزبرگ گیا تہا - لنڈن واپس آکر وہ سب سے پہلے شاہ اڈورڈ کو ملا - اور زار کا دستخطی خط پہنچایا افواہ ہے - شاہ معظم نے اُسے یقین دلایا کہ خواہ انگریزی اخبار کتنا الساو رہیں انگلستان اس جنگ میں مطلق دخل نہ دیگا -

حرب عشق میں سب کچھ مباح ہے کے اصول سے جس عمدگی و صفائی سے جاپانی فائدہ اٹھا رہے ہیں - اس کا اندازہ دنیا کو ان کی کارروائی سے ہوچکا ہے - پورٹ آرتھر کے شب خون میں پوری پوری کامیابی کا ہونا بتا رہا تہا - کہ جاپانیوں نے اٹکل پچو حملہ نہیں کیا - بلکہ اون کو بمنزلہ حق الیقین معلوم تہا - کہ وہاں کے روسی کس حد تک ہوشیار ہیں اور ان کے جہاز کہاں کھڑے ہیں - اور کس ترتیب سے لنگرزن ہیں - اگر انکو یہ علم نہ ہوتا - تو خواہ زمانہ حال کا تارپیڈو دو بلکہ تین ہزار گز کے فاصلے سے مار کرسکتا ہے وہ روسی بیڑہ کے بہترین جہازوں کو تقریباً بیکار کردینے میں کامیاب نہ ہوتے -

ٹائمز کا نامہ نگار وی ای وی سے تار دیتا ہو کہ تین جاپانی ڈوزین جمعلوں میں آ چکے ہیں یہ فوج ایسے سلیقے اور عمدہ انتظام کیسا تھ جہازوں سے خشکی پر اتری کہ انگریز افسر عش عش کرتے تھے - دریا یالو اور دریا چنگ ینگ کا درمیانی علاقہ جنگی لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتا ہے اور دونوں فریق اس امر سے خوب آگاہ ہیں -

ٹائمز کا نامہ نگار روس سے لکھتا ہے کہ روس کہیں دو مہینوں میں جا کر مشرق اقصیٰ میں اسقدر فوج جمع کرسکیگا جو جاپان پر غالب آ سکے کیلیو کافی ہو

روسی پسپائی کوریا میں اسوقت کل ہم ایک ہزار روسی سپاہ ہے - جوں جوں جاپانی فوج آگے بڑھتی جاتی ہے روسی رسالہ اُو کو پیچھے ہٹتے جاتے ہیں - جاپانیوں کا بیان ہے کہ پانچوریں لائن کے پل سنگری پر تین جاپانی افسروں کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہے - کیونکہ روسیوں نے ان کو جو نام مشتہر کئے ہیں وہ جاپانی افسران شان میں کسی افسر کے نہیں

لنڈن ۲ تھوڑی - روسی مانچوریا ریلوے لائن کی حفاظت بڑی احتیاط سے کررہے ہیں - میل میل کے فاصلے پر ایک بلند مینار بنا ہوا ہے اور ہر ایک میں ۳۰ سوار مامور ہیں -

مہم سومالی کی نسبت ۲۵ فروری کی خبر ہے کہ انگریزی فوج ابھی کچھ دن ستمبر تک یہ وقفہ ناگزیر تہا - ملا اسوقت سومالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ میں سرول کے علاقہ میں ہے جو بالکل بے آب و گیاہ ہے - اور مزید براں انگریزوں کو اسکی اندرونی حالت کی مطلق خبر نہیں صرف سومالی آگاہی ہو اس تقرہ سے ملا کو پھر اپنی جمعیت بڑہانیکا موقع ملجائیگا - ملا گو دشمن ہو مگر اس کی استقامت اور مستعدی اور جو انمردی کی اب انگریز بھی تعریف کرتے ہیں (تعریف ہی تو میدان میں کٹوا دیگی) ؎

سومالی لینڈ کے علاقہ ارگدین میں ایک اور ملا سرکار انگریزی کے برخلاف

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

دعوی کرے۔ کہ انہ آوی القریۃ کوئی ہے۔ کہ تبلاوے کہ قادیان سے دو دو کوس پر طاعون نے جو حشر قایم کر رکھا ہے قادیاں میں کیوں نہیں آتا۔ خدا قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء) اللہ اللہ ؎

تھے وہ گھڑی سے شیخی بگھارتے
وہ ساری اُن کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

آج کوئی ہے۔ کہ قادیاں میں جاکر طاعون کی تباہی کو آنکھوں سے دیکھے کہ تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں دوکانیں بند ہیں۔ بازار ویران سنسان نظر آتے ہیں۔ یار اسلہ منہ بعبہ ذیل کو دیکھو:

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث! التسلیم

قادیاں میں آج کل سخت طاعون ہے مرزا صاحب اور مولوی نورالدین کے سوا تمام مرید قادیاں سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نورالدین کا خیمہ قادیاں سے باہر ہے اوسط اموات ۳۰۔ ۲۵ یومیہ ہے۔ مولوی نورالدین کی ساس کا اور اُنکا منظور الحق بھی چل بسا۔ مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پاوے۔ حکیم نورالدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہو کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جاویں۔ مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے۔ (نامہ نگاراں از قادیاں۔ ۱۳ اپریل)

اخبار البدر قادیان ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے اڈیٹر نے طاعون سے قادیاں کی صفائی کو تسلیم کیا ہے۔ اڈیٹر

اصلاح رسومات جدیدہ

مرسلہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب از شاہجہانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین! ہم اول آپ کے سامنے پاک اسلام کا فوٹو پیش کرتے ہیں پھر یہ دکھائیں گے کہ اس پاک و صاف فوٹو میں کہاں تک رنگ آمیزی کر کے اسکو بھدا اور بدنما کر دیا ہے۔ تو سنئے اسلام فقط کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نام ہے مطلب اور معنے اس کلمے کے یہ ہیں۔ کہ کوئی معبود خالق مالک۔ رازق عالم حی و قیوم ممیت حاضر و ناظر وغیرہ وغیرہ نہیں مگر خدا (اللہ) دیکھئے جزو اول میں جو خداوند کریم کی وحدانیت ثابت کر رہا ہے۔ اسم ذات (اللہ) کا استعمال کیا۔ اس میں بھید یہ ہو کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے جو کہ اپنی کل اسمائے صفات کو شامل ہے یعنے جہاں پر یہ اسم ہوگا سراس سے وہ کل صفات جو جناب باری کی شان کے لائق ہیں مراد ہوں گی۔ کسی دوسرے اسم سے یہ مافیہ تامہ جو اس اسم سے ہوا۔ نہیں ہو سکتا۔ اور یہی تعلیم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کل انبیاء علیہم السلام کے رہی کہ اصل وحدانیت میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔ باقی رہا کلمہ کا دوسرا جزو جو کہ رسالت کو شامل ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول خدا کے ہیں یعنی خدا کے پیغامبر۔ بعض لوگ رسول کو بعض صفات باری تعالی میں شریک کرتے ہیں مثلاً عالم الغیب ہونا یا کسی کو نفع و نقصان پہونچانا۔ تو اس عقیدہ کی تردید بھی اس کلمہ میں موجود ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ محمد رسول اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا۔ کیا اللہ جو کہ موصوف بجمیع صفات ہے۔ اگر رسول صفات باری میں شریک ہوتا تو لفظ رسول کو خداوند کریم کی طرف منسوب نہ ہوتا۔ بلکہ کسی ایسے اسم سے منسوب ہوتا۔ کہ اُس کا صفات باری میں شریک ہونا پایا جاتا اور یہاں پر تو اس کی تردید ہو رہی ہے۔ مگر چونکہ یہ معنے باریک تھے اور ہر شخص اسکے فہم سے عاری۔ تو دوسرے کلمہ میں اسکو صاف طور پر بیان کر دیا

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یعنے میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود قابل پرستش نہیں اور اسکی بھی گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کلمہ میں دو جگہ وہی اسم ذات (اللہ) آیا اور عبدہ و رسولہ کی ضمیریں بھی اسی اسم ذات کی طرف پھیریں یعنے کس کا بندہ اور رسول؟ اسی خدا کا جو لاشریک ہے۔ لفظ عبد کو پہلے لانے سے یہی منشا ہے۔ کہ اُس رسول کو بندہ ہی سمجھو اور صفات باری میں شریک نہ کرو۔ اور یہ بھی اس لفظ سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت خدا کے بندے مثل اور بندوں کے ہیں۔ عدیم قدرت میں۔ اب رہا یہ شبہ کہ رسول کو ہم پر از روئے مراتب کے فوقیت ہے کہ نہیں۔ تو اس شبہ کو وصف رسالت نے اٹھا دیا۔ اور بتا دیا۔ کہ وہ رسول ہیں۔ جو کہ حالت عبدیت میں اعلے عہدہ

ahmadimuslim.de

ہے اور یہ وصف ہمارے نبی میں کامل تھا۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

معلوم ہو۔ کہ عبد کے معنے ذلیل و خوار کے ہیں۔ یعنے خدا کے مقابلے میں رسول جو کہ کل موجودات سے افضل ہے۔ کچھ بھی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ خدا خود فرماتا ہے۔ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر یعنے خدا ہر ایک شے پر قادر ہے۔ اُس کے بغیر حکم و اجازت کوئی ایک ذرہ نہیں ہلا سکتا خواہ کوئی ہو۔ اس مضمون کی بیسیوں آئتیں کلام مجید میں ہیں۔ تمام عالم کو ایکدم میں نیست کردے یا ایکدم میں ہزار عالم بنادے کسی بات میں اسکو وقت نہیں۔ نہ کوئی اسکو روک سکتا ہے۔ کلمہ طیبہ کی تائید میں ہزارہا آیات قرآنی موجود ہیں۔ مگر ہم بخوف طوالت ایک پر اکتفا کرتے ہیں۔ آیت اول سے خدا کی شان معلوم ہوگی اور دوسری سے حضرت محمدؐ کی حقیقت ظاہر ہوگی :- وھو ھذا

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - کہدے (اے محمدؐ) کہ میں مثل تمہاری انسان ہوں (یعنے انسان ہونے میں ہم تم سب برابر ہیں۔ ہاں فرق کیا ہے؟ یہ کہ میری طرف وحی کیجاتی ہے اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہے۔ یعنے ہم تم سب ایک ہی معبود کے بندے ہیں۔ صرف یہی فرق ہے کہ میں خدا کا پیغامبر ہوں۔ ناظرین یہ اسلام ہے اور اسی کلمہ پر ایمان لانے سے انسان مسلمان ہوتا ہے کیونکہ جب تک بندہ اپنے معبود کو نہ پہچانیگا۔ تو عبادت کیسے کرے گا۔ اور جب معبود برحق کو پہچان لیا۔ تو اسکی عبادت بھی لازمی ہوگئی۔ لہٰذا یہ کلمہ اور چاروں ارکان ملکر پانچ ارکان ہوئے اور یہی رکن اسلام کہلاتے ہیں۔ پس یوں سمجھنا چاہئے۔ کہ کلمہ تخم ہے۔ اور باقی کل احکام شاخیں ہیں۔ اور اُن کل احکاموں پر عمل کرنا پھول پھل ہے۔ اور اس درخت کا نام مذہب اسلام ہے۔ پس جس نے تخم یعنے کلمہ سے انکار کیا۔ تو اُس نے مذہب اسلام کو منہدم کردیا۔ اور جو جڑ کا منکر ہوا اُس نے بھی اسلام کو نہ پایا۔ اور تخم سے کچھ نفع نہ اٹھایا۔ اور جو کہ شاخوں یعنے احکام کا پابند نہیں ہوا۔ اسکو ہوٹنے نصیب ہوا۔ یا جس قدر شاخوں کا منکر ہے۔ اتنا ہی اُسکے ایمان میں ضعف ہے اور جو منکر کسی بات کا نہیں۔ مگر اسپر عامل نہیں۔ تو وہ بھی پھول و پھل سے بے نصیب رہا

ناظرین! یہ ہے پاک اسلام۔ (باقی آئندہ)

استفتاء

سوال :- اگر کوئی درندہ کسی حلال جانور کا سر کاٹ جاوے اور وہ تڑپتا ہووے۔ تو ذبح کرلینے سے حلال ہوجاتا ہے * امام الدین خریدار ۲۶۱

جواب :- جائز ہے۔ جس طرح ہوسکے ترمذی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے :- اما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزء عنک یعنے ایک صحابی نے عرض کیا۔ حضرت! ذبح صرف حلق اور لبہ (حلقوم) کے مابین ہی ہوتا ہے آپنے فرمایا۔ نہیں۔ اگر تو اسکی ران میں بھی مارے تو کافی ہے۔ یہ روایت نقل کرکے امام ترمذی فرماتے ہیں :- قال احمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ (یہ حکم بوقت ضرورت ہے یعنے اگر گردن سے ذبح نہیں ہوسکتا۔ تو جس جگہ سے ذبح کردیں جائز ہے۔

سوال :- موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں جائز ہے۔ تو کس حالت میں؟

(عبد الحکیم از گورکھپور)

جواب :- چمڑے کے موزوں پر تو بالاتفاق جائز ہے صحیح مسلم کی روایت ہے۔ کہ سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ نے خود موزوں پر مسح کیا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ :- رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمسافر ثلٰثۃ ایام و لیالیھن و للمقیم یوما و لیلۃ اذا تطھر و لبس خفیہ ان یمسح علیھما :- یعنے آنحضرت نے مسافر کو تین دن تک پے در پے اور مقیم کو ایک روز متصل اوقات میں مسح کرنے کی اجازت بخشی ہے۔ بشرطیکہ وضو کرکے اونہے موزے پہنے ہوں *

اور اگر سوتی جرابیں ہوں۔ تو انپر مسح کرنے میں اختلاف ہے بعض علماء جائز بتلاتے ہیں۔ کیونکہ ترمذی کی روایت ہے :- مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجوربین یعنے آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا۔ بعض علما کہتے ہیں۔ کہ سخت ہوں تو جائز ہے

ahmadimuslim.de

روزہ کے کلف اور مہندی لگانے کی تکلیف سے سبکدوش ہو جائیں گو
یا دیکھئے درصورت نہ ثابت ہونے کے آپ سے ہمیں قطعی امید ہے
کہ آپ کسی یگانے بیگانے کے لعن طعن کی پروا نہ کریں گے اور بالکل صاف
صفا کرا ڈالیں گے ؎

ڈاڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے
کبھی ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی (راجی وارث)

ظہر احتیاطی

اس مسئلہ کے متعلق ہمارے کئی ایک دوستوں کی مدت سے خاص فرمائش تھی۔ مگر بوجہ کثرت مضامین کے اس کی نوبت نہ آئی۔

ظہر احتیاطی - اُس نماز کو کہتے ہیں جو بعد جمعہ چار رکعت بہ نیت ظہر پڑھی جاتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ جمعہ کے وجوب اور ادائیگی میں شک ہے۔ کیونکہ جمعہ کی کئی ایک شروط ہیں جنمیں سے کئی ایک آجکل مفقود ہیں۔ یہ تو آجکل کے لوگوں کی تقریر ہے۔ لیکن تمہارے متقدمین کی یہ رائے نہیں۔ بلکہ اُن کی رائے میں ظہر احتیاطی کی بنا اور ہے۔ چنانچہ صاحب طحطاوی لکھتے ہیں۔ انما وضعها بعض المتاخرين عند الشك في صحة الجمعة بسبب رواية عدم تعددها في مصر واحد یعنے ظہر احتیاطی کو بعض متاخرین نے اس لئے تجویز کیا ہے۔ کہ جمعہ کی صحت میں شک ہے کیونکہ شک ہے؟ اس لئے کہ ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں۔ اس روائت سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ظہر احتیاطی کی بنا یہ ہو کہ ایک مقام پر چونکہ متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں اس لئے جہاں متعدد جگہ جمعہ پڑھا جاوے گا۔ وہاں اُس کی صحت میں شک ہوگا۔ لہٰذا ظہر احتیاطی کی تجویز کی گئی۔

دوسری بات جو اس روائت سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس مقام پر ایک ہی جگہ جمعہ پڑھا جاوے۔ تو وہاں ظہر احتیاطی کی حاجت نہیں۔

اس روائت کو بیان کر کے صاحب طحطاوی لکھتے ہیں:-
ولیت هذه الرواية بالمختار وليس هذا القول اعني اختيار الاربع بعدها مرويا عن الامام وصاحبيه حتى وقع لي اني افتيت مرارا بعدم صلوتها خوفا على اعتقاد الجهلة انها الفرض وان الجمعة ليست بفرض:- یعنے یہ روائت (کہ ایک مقام پر متعدد جگہ جمعہ جائز نہیں) پسندیدہ نہیں اور چار رکعت ظہر احتیاطی کا پڑھنا نہ تو امام ابوحنیفہ سے منقول ہے اور نہ صاحبین سے یہاں تک کہ میں (صاحب طحطاوی) نے کئی دفعہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ ظہر احتیاطی کی چار رکعتیں نہیں پڑھنی چاہیئیں کیونکہ خوف ہے۔ کہ جاہل لوگ اس کو فرض جانیں گے اور جمعہ کو فرض نہ سمجھینگے ایسا ہی صاحب درمختار نے لکھا ہے:- قد افتيت مرارا بعدم صلوة الاربع بعدها بنية آخر الظهر خوف عدم فرضيتها وهو الاحتياط في زماننا - یعنے میں نے (صاحب درمختار نے) کئی دفعہ فتویٰ دیا ہے کہ چار رکعت ظہر احتیاطی نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ خوف ہے۔ کہ لوگ جمعہ کی فرضیت ہی سے منکر ہو جائیں اور یہی (یعنے نہ پڑھنا چار رکعت ظہر احتیاطی کا) اس زمانہ میں بہت مناسب اور احتیاط ہے۔

یہ تحقیق مسئلہ کی تو بطریق فقہ حنفیہ کے تھی اگر حدیث کی رو سے دیکھا جائے۔ تو معاملہ بالکل صاف ہے۔ کسی صحیح یا ضعیف حدیث میں ظہر احتیاطی کا ثبوت نہیں۔ عام طور پر صحابہ کرام جہاں ہوتے جمعہ پڑھ لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانے کے باخبر علماء حنفیہ بھی ظہر احتیاطی کے مخالف ہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و دیگر علماء دیوبند وغیرہ کا فتویٰ مطبوعہ اس کے برخلاف ہے۔ مزید تفصیل اسکی ہمارے رسالہ اہل حدیث کا مذہب (قیمت ۴/) میں ملسکتی ہے۔

بقیہ مضمون دربارہ استفتا

(گذشتہ سے پیوستہ)

جواب ۴:- بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ کا دربارہ قربانی کیا عمل تھا مجھے معلوم نہیں یعنی یہ مجھے معلوم نہیں کہ صحابہ رضہ ذی الحجہ کی کس تاریخ تک قربانی کرتے تھے۔ ہاں عبداللہ بن عمر رضہ کا قول البتہ بسند صحیح ثابت ہے۔ کہ اضحیہ ۱۰- ذی الحجہ سے ۱۲- ذی الحجہ تک ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کا قول نقل کیا جاتا ہے۔ مگر اُس کی

ahmadimuslim.de

ٹھیک سند معلوم نہیں - امام مالک رحمہ نے اُن کے اس قول کو موطا میں بلاغاً نقل فرمایا ہے - اور صاحب ہدایہ نے حضرت عمر رضہ و ابن عباس رضہ سے بھی اس مضمون کا قول نقل فرمایا ہے جس کی نسبت حافظ ابن حجر رحمہ درایہ میں فرماتے ہیں - کہ لم اجدہ ولہ اجدہ یعنے میں نے اس قول کو کہیں نہیں دیکھا - اور مجھے اس قول کا کہیں پتہ نہیں چلا - اور حافظ ابن قیم رحمہ نے زاد المعاد میں امام احمد بن حنبل رحمہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا - کہ یہ قول بہت سے صحابہ رضہ کا ہے اور نیز یہی حافظ ابن قیم نے فرمایا - کہ اثرم رحمہ نے ابن عمر رضہ و ابن عباس رضہ سے بھی اس مضمون کا قول نقل کیا ہے - اور حافظ ابن قیم رحمہ نے حضرت علی رضہ سے ایک دوسرا قول بھی نقل کیا ہے - وہ یہ کہ ایام نحر ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ہے - اور امام نووی رضہ نے شرح مسلم میں حضرت علی رضہ کے علاوہ جبیر بن مطعم رضہ اور ابن عباس رضی اللہ سے بھی اسی مضمون کا قول نقل کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ نے فتح الباری میں فرمایا کہ بعض علماء فرماتے ہیں - کہ صحابہ رضہ سے ان دو قولوں کے سوا کوئی اور قول منقول نہیں ہے - موطا صفحہ امام مالک رحمہ میں ہے - مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رضہ قال الاضحی یومان بعد یوم الاضحی مالک انہ بلغہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مثل ذالک.

درایہ تخریج احادیث الہدایہ میں ہے :- قولہ روی عن عمر و علی و ابن عباس انہم قالوا ایام النحر ثلثۃ افضلہا اولہا - اما عمر فلم ان واما علی فذکرہ مالک فی الموطا عنہ بلاغاً واما ابن عباس فلم اجدہ اھ

اور یہی زاد المعاد صفحہ ۲۵۳ جلد ۱ میں ہے :- قال احمد ہو قول غیر واحد من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذکرہ الاثرم عن ابن عمر و ابن عباس - اور یہی زاد المعاد صفحہ ۲۵۳ جلد ۱ میں ہے :- قال علی بن ابی طالب ایام النحر یوم الاضحی وثلثۃ ایام بعدہ اھ اور شرح صحیح مسلم صفحہ ۱۵۳ جلد ۲ میں ہے :- وممن قال بہذا علی بن ابی طالب وجبیر بن مطعم و ابن عباس اھ اور فتح الباری صفحہ ۳۲۵ میں ہے :- قال ابن بطال تبعا للطحاوی ولم ینقل عن الصحابۃ غیر ہذین القولین اھ منقولہ بالا اقوال سے معلوم ہوا - کہ حضرت علی رضہ سے دو قول منقول ہیں - ایک یہ کہ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک اور دوسرے یہ کہ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک - لیکن قول اول کے نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے - کہ کیا تھے اور نہ سند ہی - اور قول ثانی کے گو الفاظ تو معلوم ہوئے لیکن سند ویسا ہی نامعلوم رہی اور یہی قول ثانی کے جو الفاظ معلوم ہوئے - اُن سے یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا - کہ یہ قول دربارہ اضحیہ ہے یا دربارہ ہدی اور جو امام احمد بن حنبل رحمہ نے فرمایا ہے - کہ یہ قول بہت سے اصحاب رضہ سے ہے - اُس کے بھی نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے نہ سند ہی - اسیطرح جو اثرم رحمہ اور امام نووی رحمہ نے ابن عباس رضہ اور جبیر بن مطعم رضہ کا قول نقل کیا ہے - اس کے بھی نہ الفاظ ہی معلوم ہوئے نہ سند ہی -

الغرض مجھکو اسوقت تک صراحۃً بسند صحیح صرف ایک صحابی عبد اللہ بن عمر رضہ کا قول تو ملا ہے - کہ اضحیہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہے - باقی ان کے سوا اور کسی صحابی کا قول صراحۃً بسند صحیح مجھکو اب تک نہیں ملا ہے - کہ اضحیہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ ہی تک ہے یا اُس کے بعد بھی ہے - اور بعد بھی ہے تو کب تک ؟ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً - لہٰذا ایسی حالت میں احتیاط یہی ہے کہ ۱۰ ہی ذی الحجہ کو لوگ قربانی سے فارغ ہو جائیں - ہاں جن علماء کو اور تاریخوں کی بھی تحقیق ہو جائے - وہ اپنی تحقیق پر عمل کریں - اور اُس تحقیق سے اپنے اور دینی بھائیوں کو محروم نہ فرمادیں - اُن کو بھی اُس سے اطلاع دیدیں :- واللہ اعلم بالصواب

(راقم - محمد عبد اللہ - مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

قادیاں میں طاعون

حباب بحر کو دیکھو کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ اللہ ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ قادیانی مسیح للکار للکار کر کہتا تھا کہ قادیاں میں طاعون نہ آئیگا - کوئی ہے ؟ کہ ہماری طرح الہام سے

almadinamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGD. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۵ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ [illegible]

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

روسا اور جاگیرداروں سے ۔ [illegible]

عام خریداروں سے ۔ [illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک واپس

بعض دوستوں کے ذریعہ ہم کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ بعض علماء (خدا ان پر رحم کرے) کسی خاص وجہ سے تفسیر ثنائی میری تفسیر القرآن عربی پر علماء سے فتویٰ حاصل کرتے ہیں بلا سے اگر وہ ایسا کرتے ۔ کہ تفسیر مفتی کے ہاتھ میں دیکھا دیتے تو کوئی بات نہ تھی مگر چونکہ ایسا کرنے سے انکی مراد پوری نہ ہوتی اس لئے وہ ایسا تو نہیں کرتے بلکہ محض اخفائے حق کو اور اپنا اندرونی کینہ جو معصری کو لازمی ہو نکالنے کو انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ چند متفرق مقامات سے عبارات لکھکر جنکا نہ شروع دکھلاتے ہیں نہ اخیر بلکہ صرف درمیان سے ایک آدہ فقرہ لیکر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی طرح دکھا دیتے ہیں پھر ان مفتیوں کو اجازت نہیں ہوتی کہ اس استفتا کے کاغذ کو ایک منٹ بھی اپنے پاس رکھ سکیں اور غور کر سکیں آن سے سخت ہو کر بحلف وعدہ لیا جاتا ہے ۔ کہ مصنف کو معلوم نہ ہو ۔ پھر اس طرف پر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی + اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مہتمم سے فیصلہ ہو سکتا ہے + جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مہتمم ہونی چاہئے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے +

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

ناظرین کو معلوم ہوگا - کہ مولوی چکڑالوی کا دعوی ہے - کہ تمام مسائل اسلامیہ قرآن شریف سے نکلتے ہیں - چنانچہ اسی بنا پر وہ حدیث نبوی سے منکر ہیں - کہ اس کی ضرورت نہیں - اسی لئے اونکو بہت سی مشکلات پیش آئیں - مگر اس دل گردے کے آدمی نے سب کو نباہا بڑا بھاری سوال اون پر وارد ہوا - کہ نماز کی ترتیب بہیئت موجودہ قرآن شریف سے بتلاؤ - یعنے یہ بتلاؤ - کہ رکوع - سجود - قعدہ رکعات وغیرہ قرآن شریف میں بصورت موجودہ کہاں ہیں - قرآن مجید میں تو صرف آتا ہے - کہ نماز پڑھو - رکوع کرو - سجدہ کرو - وغیرہ مگر تفصیل سے نہیں بتلایا بلکہ رسول خدا کے طریق پر سپرد کیا گیا اور فرمایا - کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ - یعنے ہمارا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے - پس تم اسکے مطابق کام کرو ایسے مشکل سوال کے جواب میں مولوی چکڑالوی نے ایک رسالہ صلوۃ القرآن لکھا جسپر مجمل ریویو اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں ہو چکا ہو اوس کے بعد اس رسالہ کو بھی ناکافی جان کر ایک رسالہ برہان القرآن مفصل لکھا - جس میں مولوی صاحب موصوف نے جی کھول کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - یعنے یہ بتلانا ثابت کرنا چاہا ہے - کہ نماز کی ترتیب بہیئت موجودہ قرآن شریف سے ثابت ہے - یوں تو ہم بھی مولانا صاحب کے علم و فضل کے قائل ہیں خاصکر قوت استدلال تو ماشاء اللہ بہت ہی اعلےٰ درجہ پر ترقی کی ہوئی ہے - ناظرین کے اطمینان خاطر کو ہم ایک دو مثالیں آپکی قوت استدلال کی بتلاتے ہیں آپ پر سوال ہوا - کہ اگر قرآن مجید میں کل مسائل موجود ہیں تو کتے بلے اور گدھے کی حرمت قرآن شریف سے ثابت کیجئے - اسپر بہادر شیر دل نے وہ ہمت دکھائی - کہ صاف ہی قرآن سے اپنا مطلب بتلایا کتے کی حرمت کی بابت تو آیت صاف سے مطلب ثابت کیا فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے الخنزیر حرام کیا ہے - خنزیر کے معنے تو سور کو ہیں - مگر اسپر جو ال ہے اسکے معنے کتے وغیرہ کو شامل کرتے ہیں کیونکہ یہ ال جنسی ہے - مگر کون پوچھے کہ مولانا ال جنسی تو اپنے افراد کو شامل ہوتا ہے نہ کہ غیر جنس کو - مگر یہ کیا غضب ہے - کہ یہ ال ہے تو خنزیر پر لیکن شمول اس کا کتے کو یہ کیا معاملہ ہے - یہ تو ایسا ہوا - کہ الانسان بولکر بھیڑ بکری مراد لی جائے - اسی طرح گدھے کی حرمت کا ثبوت جناب نے بڑی تلاش سے دیا - کہ خدا فرماتا ہے -

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا

یعنے جو لوگ الٰہی کتاب پر عمل نہیں کرتے - وہ گدھے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ گدھا حرام ہے - کیونکہ یہ تشبیہ ہی بتلا رہی ہے کہ گدھا حرام ہے - اسپر کوئی ہے کہ مولانا کی خدمت میں عرض کرے کہ حضرت یہ تشبیہ تو ان کی بیوقوفی اور جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ گدھا اپنی بیوقوفی میں مشہور ہے جیسا شیر اپنی بہادری میں معروف - اگر ایسی ہی تشبیہات سے کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے تو گائے - بھیڑ - بکری بھی حرام ہوں گی - کیونکہ کفار کو خدا نے انعام سے تشبیہ دی ہے - غور سے پڑھو - اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ (یہ تو صرف چارپایوں کی طرح ہیں) پس بتلائیے - یہ تشبیہ کیا بتلا رہی ہے -

افسوس ہم اصل مطلب سے دور نکل گئے ہمنے چاہا تھا - کہ آپ کے رسالہ کا ان پر ریویو کریں - خاصکر اس مضمون پر جو دو تین حدیثوں کے متعلق آپ نے بڑی سختی سے اعتراضات کئے ہیں - مگر سر دست ہمارا جی چاہتا ہے - کہ ہم بھی آپ سے ایک سوال پوچھیں - غالباً وہ سوال ایسا نہوگا - کہ اس سے پہلے کسی نے آپ پر کیا ہو - یا ہماری نظر سے گذرا ہوگا -

آپ کا دعوی ہے - کہ جو مسئلہ اسلامی ہے - وہ قرآن شریف میں موجود ہے - اور جو قرآن شریف میں نہیں - وہ اسلامی نہیں - اس لئے بڑی امید سے التماس ہے - کہ ڈاڑھی مونچھ رکھنے کا حکم قرآن شریف میں کہاں ہے - اگر ہے تو پتہ دیجئے - نہیں تو صفایا کرا دیجئے ہمیں کامل یقین ہے - کہ ہمارے مکرم دوست بابا چٹو جو محض اپنے اخلاص اور نیک نیتی سے اہل قرآن بنے ہیں وہ ضرور ہی اس سوال پر غور کرکے

ahmadimuslim.de

نہیں تو نہیں - خدا فرماتا ہے - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے رسول علیہ السلام تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہیں - پس تم اُن کے مطابق کام کرو -

سوال رسالت اور نبوت میں کیا فرق ہے - الہام اور وحی میں کیا فرق ہے - مشرکوں (شل ہنود - خاکروب وغیرہ) کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے ؟ محمد ابراہیم از کوٹلی مہاراں ضلع سیالکوٹ -

جواب ع۱ رسالت اور نبوت میں قرآن و حدیث کی رو سے تو کوئی فرق نہیں - لغت میں بھی تمیز نہیں - البتہ علمائے عقائد کہتے ہیں کہ رسول صاحب شریعت مستقلہ ہوتا ہے - اور نبی عام ہوتا ہے - لا بشرط شئی یعنے رسول اور نبی میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے مگر اس فرق کرنے میں اُن کو کئی طرح کی مشکلات آتی ہیں مثلاً حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو صاحب شریعت نہیں کہتے - مگر قرآن شریف میں انکو رسولاً نبیاً کہا گیا ہے - اس لحاظ سے یہ فرق کرنا خواہ مخواہ مشکلات کو اپنے ذمے لینا ہے -

ع۲ الہام اور وحی میں بھی کوئی فرق نہیں - فرق صرف اُن کے مراتب کا ہے مثلاً نبی کا الہام اور وحی اعلےٰ درجہ کے ہیں جیسے وہ خود ہیں غیر نبی کا الہام اور وحی ادنی درجہ کی ہے - جس درجہ کا وہ خود ہے جیسے الہام کی بابت عام طور پر فرمایا :- فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ایسا ہی أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ اور أَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ فرمایا ہاں یاد رہے - کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وحی اور الہام کو ذرائع بہی اور ہوتے ہیں جو عوام کے نہیں ہوتے - اسی لئے نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر ہیں اور غیر نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر نہیں -

سوال - ایک ظالم اپنی عورت کو بلا سبب از حد تکلیف دیتا ہے - کھانا کپڑا بھی نہیں دیتا - اور اُس شخص کے چال چلن بھی اچھے نہیں عورت کو اُس کے پاس رہنے میں جان کا خوف ہو - مالک طلاق بھی نہ دیتا ہو - اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟ کیا وہ عورت تمام عمر یونہی بیٹھی رہے - یا کبھی اُس کے نکاح سے باہر بھی ہو سکتی ہے -

(میر مصطفے - از ناگپور)

جواب - مسمات مذکورہ اپنے شہر کے کسی نیک بخت متقی عالم سے طلاق کا فتویٰ لیکر بعد عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے - قرآن شریف میں حکم ہے - وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا - یعنے عورتوں کی تکلیف رسانی کے لئے مت روک رکھا کرو - بلکہ فرمایا - عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی اُن سے نیک برتاؤ کیا کرو - شرح وقایہ میں ہے - اما عند الشافعی فالقاضی یفرق بینھما لانہ لما عجز عن الامساک بالمعروف ینوب القاضی منابہ فی التسریح بالاحسان (یعنے جو خاوند محتاج ہو - عورت کو نان و نفقہ نہ دے سکے اُس کی عورت کو قاضی خاوند سے جدا کر دے - یہ امام شافعی کا مذہب ہے اسپر صاحب شرح وقایہ لکھتے ہیں :- اصحابنا لما شاھدوا الضرورۃ فی التفریق استحسنوا ان ینصب القاضی نائباً شافعی المذھب یفرق بینھما (باب النفقہ) یعنے علمائے حنفیہ نے بھی یہ امر پسند کیا ہے - کہ قاضی دونوں میں جدائی کردے اور اگر قاضی حنفی مذہب کا ہو - تو اپنا نائب شافعی المذہب کو مقرر کرکے تفریق کراوے *

یہ حکم اُس صورت کا ہے کہ خاوند نادار مفلس تلاش ہو - چہ جائیکہ دانستہ تکلیف دیتا ہو - تو ایسے ظالم کے لئے تو بطریق اولیٰ یہی حکم ہے - چونکہ آج کل ایسا قاضی کوئی نہیں جو اسلامی احکام میں دست اندازی کر سکے لہٰذا کسی دیندار عالم سے فتویٰ لیکر فیصلہ کیا جاوے - لیکن قانون کا بچاؤ ہر حال مقدم ہے *

سوال - ایک شخص نے قربانی کیلئے ایک بکرا خریدا چند یوم بعد معلوم ہوا - کہ بکرا مذکور فروخت کنندہ چرا کر فروخت کر گیا ہے عدالت تک نوبت پہنچی - عدالت کو شہادت ٹھیک ٹھیک نہ ملی - اس لئے عدالت نے بکرا واپس دیا - اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ؟ شیخ عبداللہ از ٹکی منلاں ضلع ہوشیارپور

جواب اگر مشتری (خریدار) کو بطور خود معلوم ہے کہ بکرا چوری کا ہے تو قربانی نہ کرے اور اگر اسکو معلوم نہیں - تو عدالت کے فیصلہ پر بنا کرکے قربانی جائز ہے - والعلم عند اللہ

سوال ضروری قابل ملاحظہ :- مشہور حدیث ہے کہ امت محمدیہ کے ۷۳ فرقے ہوں گے اُن میں سے ایک ناجی ہوگا - جسپر میں (رسول پاک) اور صحابہ ہیں اب ہر ایک فرقہ اپنے آپکو سمجھتا ہے کہ میں ہی اُسپر ہوں اور ہر ایک ص

انتخاب الاخبار

امرتسر میں ہمارے دوستوں کے پاس ایک قلمی قرآن شریف ہے
جو ۵۔ ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے۔ نہایت صاف اور خوشخط
کہ دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ پتہ (مولوی خیر الدین کڑہ کرم سنگھ
کوچہ راعلاں) کسی صاحب کے پاس اس سے پہلے کا ہو۔ تو مطلع کریں

ایک صاحب نے علاقہ مدراس سے اخبار وکیل امرتسر میں ایک
کھلی چٹھی بنام مولوی نذیر احمد خاں صاحب دہلوی کے چھپوائی ہے
کہ اردو میں خطبے تصنیف کریں۔ انکو شاید معلوم نہیں کہ مولانا حمید اللہ
صاحب مرحوم سراوہ ضلع میرٹھ نے اس مضمون پر ایک کتاب خطبات التوحید
مدت کی چھپوائی ہوئی ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔
قیمت بھی شاید کچھ آنے ہی ہے۔

روس و جاپان کی جنگ برابر جاری ہے خشکی پر بھی جاپان غالب ہو

غنیمت ہے کہ اس ہفتہ میں ۱۰۔ اپریل کے اخبار البدر میں مرزا قادیانی
کے معتقدین الہام سننے میں آئے۔ سو اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کو دو معنے
لئے خانہ دشمن کہ تو ویران کردی اجرت عن الناس ... سو ہم دیکھتے
ہیں اور دہر تو ہی تو ہے۔ (مضمون در بطن قائل)

قبول اسلام ترنتارن ضلع امرتسر میں ۱۵۔ اپریل کو ایک شخص
مسمی سنت گنگا رام اپنی بیوی۔ ہمشیرہ اور لڑکے کے مسلمان ہوا نام
عبد اللہ۔ میر الدین۔ عمر بی بی اور عائشہ بی بی رکھے گئے۔

جامع مسجد مہابت خاں شہر پشاور میں بھی مذکورہ تاریخ پر چار کس
مشرف باسلام ہوئے۔ نام نور محمد۔ فاطمہ بی بی عائشہ بی بی غلام محمد رکھے گئے
مگر عبد الغفور نام کسی کا کیوں نہ رکھا گیا؟

۱۴۔ اپریل کا مباحثہ روڑ پڑ میں ملتوی رہا۔ کیونکہ آریہ چاہتے تھے کہ
مسلمان صرف چالیس کس شریک مباحثہ ہوں جو خلاف قرارداد تھا۔ کیونکہ معاہدہ
تھا کہ مکان وسیع ہو جہاں جو کوئی چاہے آئے +

جنگ روس و جاپان (۱۳۔ اپریل) پچھلے اتوار کو دریائے یالو
پر کشتیوں میں ایک مقابلہ ہوا جو ۱½ گھنٹے تک رہا۔ جاپانی افسر کے مراسلے
سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں جاپانی کوئی نہیں مرا۔ ایک روسی جنگی جہاز زرہ پوش
آرتھر میں ڈوب گیا چار کے سوا تمام اہل جہاز غرق ہو گئے۔ گرانڈ ڈیوک سائرل
بھی بچ تو گیا مگر زخمی ہو کر۔ ایک اور بڑی بھاری بحری لڑائی میں روسی پسپا
ہوئے امیر البحر مکارف کے قید ہو جانیکی بھی افواہ ہے اور جہاز مذکورہ کے
ڈوب جانیکی بھی۔ جاپانیوں نے بندر آرتھر پر پھر ایک حملہ کیا تھا مگر پسپا
ہوئے۔ قصبہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ روسی بیڑہ اور قلعوں کا نقصان بیان
نہیں کیا گیا (بعد کی خبر) امیر البحر مکارف مع سٹاف ڈوب گیا اس جہاز میں سو
بیس آدمی بچے ڈیوک مذکور سخت زخمی ہوا۔ اسکا بھائی ایک اور جہاز سے
یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ اس جہاز کے غرقیدگی کی لاشیں ملتی ہیں جاپانی بیڑہ
اسوقت لیاؤ ٹشان میں ہے زار نے مکارف کی بیوہ کو پیام ہمدردی کا بھیجا
ہے۔ کل بحری چرچوں میں اسکے لئے دعا مانگی جائے گی ۱۲ تاریخ کو ایک روسی
کمپنی دیمیو کے مغرب میں دریائے یالو کو عبور کرنا چاہتی تھی۔ جاپانی کمپنی نے
اسکو مار ہٹایا۔ ۲۴ روسی ہلاک ہوئے اور بھی چند چھوٹی چھوٹی روسی
پارٹیاں دریا پار جانے کی کوشش کرتی ہوئیں پسپا کی گئیں (۱۴)
مکارف کی موت پر قیصر جرمنی نے زار کو تار دیا ہے۔ کہ اسکا ہمیں بھی
ویسا ہی غم ہے جیسا آپکو۔ برٹش پریس کا لہجہ بھی اس حادثہ پر ہمدردی
آمیز ہے۔ پارلیمنٹ انگلستان کی رائے میں اس صدمہ کا روس
پر اتنا اثر نہ ہوگا۔ جتنا کہ تری کی جنگ میں اسی قدر نقصان سے ہوتا
۱۳ کو بندر آرتھر میں روسی و جاپانی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہوا۔ غنیم نے روسی
قلعوں پر پانچ گھنٹے گولہ باری کی اور لوٹ گئے۔ ادھر سے خموشی رہی
غرق شدہ روسی جہاز میں سات سو آدمی تھے۔ روسی افواج کی بحری کمان
عارضی طور پر امیر البحر الیکسیف کریگا۔ روس کا ایک اور جنگی جہاز غنیم نے
غرق کر دیا۔ اور ایک تباہ کن بھی۔ جاپانی صرف ایک زخمی ہوا۔ مکارف
کی دعائے مغفرت میں زار و زارینہ دونوں شامل تھے۔ جب تک دعا
ہوتی رہی۔ شہنشاہ روس برابر روتے رہے ہیں۔ تمام پایہ تخت
روس ماتمکدہ بن رہا ہے۔ خوشی کے مشغلے سب بند ہیں روسی جنگی
جہازوں کے نقصانات کی پایہ تخت روس کے سرکاری پیغاموں سے بھی تصدیق ہوتی
ہے۔ (۱۵۔) مکارف کی جگہ بیڑہ بحر بالٹک کا کمانڈر تعینات ہوا
ہے۔ امیر البحر الیکسیف روانہ موگڈن ہوا۔ ایک اور بحری جنگ ۱۲ پچھلے

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISD No. 352

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد — نمبر ۲۵

امرتسر ۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ
والیان ریاست سے ... للعہ
رؤسا اور جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... للعہ
قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینجر ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے۔

اہلحدیث کی ترقی

جب سے ہم نے اہلحدیث کی ترقی کے عنوان سے ناظرین کو خوشخبری سنائی ہے کہ بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ کیے جاویں گے ناظرین اہلحدیث نے ایک غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا ہے جو بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی قبولیت کی دلیل ہے۔ اسی پرچہ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ یہ ترقی جب ہوگی کہ ہر ایک خریدار کم از کم دو خریدار مستقل پیدا کرے جس کی طرف گو سب احباب نے تو توجہ نہ کی مگر تاہم بعض دوستوں نے دلی توجہ سے اس کو پورا کرنا چاہا ہے۔ جو صاحب ذیل شکریہ کے خاص مستحق ہیں:- چودھری عبد الدین تیجہ ضلع گوجرانوالہ۔ مولوی محمد ابراہیم کوٹلی نوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ میر مصطفیٰ علی ناگپور۔ شیخ محمد ابراہیم اوان دلک بارا۔ منشی عبد الرؤف باسم۔ مولوی محمد محی الدین بنگلور۔ مولوی احمد خان بلرامپور۔ مولوی حافظ محمد الدین ضلع بستی۔ شیخ محمد نوح جان محلہ لدھیانہ۔ مولوی عبد الرحیم دیناجپور۔ محمد عبد الوکیل دہلی۔ سالک محمد حیات م

آخر عربی کی فتح ہوئی

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا گوئید
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

عربی کی مخالفت میں علیگڈھ پارٹی کے مضامین اور اُن کی تردید ناظرین اہلحدیث کی نظروں سے سابقہ نمبروں میں گذر چکی ہیں ہر چند ان مضامین کو دیکھکر علیگڈھ پارٹی کے حامیوں نے اہل حدیث کے حق میں اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ کے ہم معنے الفاظ میں خفگی ظاہر کی مگر آخر بقول ع

زاہد! تیرا خدا ہے۔ کیا میرا خدا نہیں؟

عربی کو کامیابی ہوئی۔ مگر اس کی تفصیل بتلانے سے پہلے علیگڈھ پارٹی کے ایک مضمون کا جواب بھی دیتے ہیں۔ گو ضروری نہیں۔ کیونکہ جب بیمار ہی تندرست ہو گیا۔ تو اب طبیبوں کے بحث مباحثے کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔ مگر اس خیال سے کہ ناظرین کو آئندہ کے لئے علم حاصل ہو سکے کہ عربی کی مخالفت کرنیوالے کیسے کیسے کمزور تارِ عنکبوت سے بھی ضعیف دلائل سے کام لیتے ہیں۔ لیکن امر واقعی بھی یہی ہے۔ کہ حق کے مقابلے پر زبردست دلائل لائیں تو کہاں سے۔ ذرا عیسائیوں اور آریوں کو دیکھو تو کہ کیسے کیسے بیہودہ اعتراضات اور دلائل سے کام چلاتے ہیں:—

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

۲۸ اپریل کے علیگڈھ گزٹ میں عربی کی مخالفت میں ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔ جسمیں صاحب مراسلت نے (جو ایک بڑے تجربہ کار پنشنر جج ہیں) عربی کی عدم ضرورت کے دلائل لکھتے ہیں کہ "عربی زبان بحیثیت دین کے متبرک سمجھنے میں ایک قسم کی غلطی ہے۔ عربی زبان دین اسلام کی ہرگز نہیں۔ کیونکہ اسلام سے پہلے بھی تھی۔ اگر پیغمبر اسلام کسی اور ملک میں پیدا ہوتے۔ تو ضرور قرآن کی زبان وہی ہوتی" صاحب مراسلت کی اس دلیل سے معلوم ہوا۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسلمانوں کا کوئی تعلق اور مطلب نہیں۔ بس یہی کہ قرآن ان کی معرفت ملا ہے۔ اگر قرآن شریف کسی اور شخص کی معرفت ملتا۔ تو اسی سے ہم حاصل کر سکتے تھے بلکہ اخلاقی طور پر اسکو اور وسیع کریں۔ تو یہی کہسکتے ہیں۔ کہ ماں باپ کا بھی ہمپر کیا حق ہے۔ اگر ہمکو خدا کسی اور کے نطفے سے پیدا کرتا۔ تو ہم اسی کے بیٹے کہلاتے۔ اگر صاحب مراسلت یہ فرماویں۔ کہ گو یہ صحیح ہے۔ مگر آخر جو صورت وقوع میں آئی اسکا حق بھی تو ہے۔ کہ اسکو ملحوظ رکھا جائے۔ پس جسطرح ہم اپنے باپ کی تعظیم کرتے ہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان سے فدا ہیں اور اپنا آقا جانتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان ہماری مذہبی اور قومی زبان ہے۔ ورنہ بتلاویں۔ بحیثیت مجموعی کل دُنیا کے مسلمانوں کی قومی زبان کونسی ہے؟ یہی معنے ہیں اُس حدیث کے جسمیں سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے فرمایا ہے:۔ احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی ولسان اھل الجنۃ عربی یعنے عرب کو تین وجہ سے پیار کیا کرو۔ ایک تو میں (خود بدولت) عربی ہوں دوم قرآن مجید تمہاری الہامی کتاب عربی ہے سوئم اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے (گو کوئی نیچری جنت کو ایسا نہ مانے۔ مگر مسلمانوں کی قوم کا تو یہی خیال ہے۔ اسی قسم کی اور بھی دلیلیں ہیں۔ جنکا ذکر کرنا موجب طوالت ہے۔ بارے شکر ہے صاحب مراسلت نے یہ بھی تسلیم کیا ہے:۔ "قرآن ملک عرب کی زبان میں چونکہ نازل ہوا ہے اسلئے ایک زمانے میں اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کے مقاصد اور مطالب اور منشار اور معانی اور مراد سمجھنے کے واسطے ضرور ہے کہ عربی زبان اعلیٰ درجہ کی حیثیت سے سیکھی جائے" بس یہی ہمارا مطلب ہے۔ کہ مسلمانوں میں عربی دان ہر زمانے میں اتنے رہنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کو اسکی اصلی زبان میں سمجھکر دوسروں کو سمجھا سکیں۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان اعلیٰ درجہ کی عربی میں مہارت پیدا کریں گو وہ کہتو ہیں کہ کریں۔ تو ان کی سعادت ہے کہ اپنی قومی زبان کو زندہ رکھیں۔ پس آپکا یہ فرمانا۔ کہ ہر ایک مسلمان اسی غرض سے اعلیٰ درجہ پر عربی زبان کو نہیں سیکھ سکتا۔ بیشک صحیح ہے ہمارا بھی صاد ہے ع

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد

اس مختصر گفتگو کے بعد ہم اپنے ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ

عربی فتحیاب ہوئی

کس طرح ہوئی ؟ محض خدا کے فضل سے ہوئی ۱۲ - ۱۳ - اپریل کو نواب محسن الملک مع دیگر اراکین کالج کے وفد (ڈیپوٹیشن) بنکر راجہ صاحب نان پارہ سے کالج کی امداد کیلئے لکھنؤ پہنچے - جہاں پر بغیر درخواست اور التجا کے آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب سی ایس آئی رئیس جہانگیر آباد نے مبلغ پانچ ہزار عربی تعلیم کے کلاس روم بنانے کو عنایت فرمایا - یہی معنے ہیں اس آیت کریمہ کے یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اس غیر مترقبہ امداد کے بعد وفد مذکور ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بمقام لکھنؤ حاضر ہوا - تو ہز آنر نے فرمایا - کہ اگر منتظمان کالج درخواست کرینگے - تو عربی تعلیم کے لئے ایک یورپین پروفیسر کالج کو دیا جاوے گا - پھر لکھا ہے - کہ :- اب یہ مسئلہ ٹرسٹیوں (کالج کے منتظمان) کے سامنے پیش کیا جاوے گا - اور جو فیصلہ ٹرسٹی کرینگے مطابق اُس کے گورنمنٹ سے درخواست کی جائیگی ہم نہائت خوش ہیں - کہ یہ مسئلہ جس نے چند مہینے سے مسلمانوں میں بے اطمینانی پھیلا رکھی تھی - اور جو ایک معرکۃ الآرا اور مختلف فیہ مسئلہ ہو گیا تھا وہ نہائت خوبی سے فیصل ہوا اور جو غلط شکوک اور شبہات پیدا ہوئے تھے وہ دور ہو گئے "

گو اڈیٹر صاحب علیگڈھ گزٹ نے خوشخبری سنائی ہے - خدا کرے منتظمان کالج بھی فیصلہ کریں - مگر اہلحدیث کو ابھی ایک کھٹکا باقی ہے - کہ عربی کی تعلیم کے لئے بھی یورپی پروفیسر ؟ آہ ! واللہ ؎

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردئی ہمسایہ در بہشت

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی چکڑالوی نے اپنے رسالہ کلاں "برہان القرآن" میں جو ماہواری رسالہ کی صورت میں چھپتا ہے حسب عادت شریفہ تین حدیثوں پر بڑی سختی سے اعتراض کئے ہیں - ایسی کہ پنڈت دیانند اور عبد الغفور (دہرم پال) نے قرآن شریف پر جو زبان درازی کی ہے - وہ بھی اس سے کم ہے -

آپ نے رسالہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء میں تین حدیثوں کو زیر تنقیح کیا ہو فرماتے ہیں نمبر (۱) نماز فجر کے متعلق مسلم کی ایک حدیث میں لکھا ہے :-

وقت صلوۃ الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوة فانها تطلع بين قرني الشيطان (مسلم نولکشور ۲۲۳)

ترجمہ :- وقت نماز صبح کا فجر کے طلوع ہونے سے آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے پس جس وقت سورج طلوع ہو - تو نماز سے ہٹ جا - کیونکہ تحقیق وہ درمیان شیطان کے دو سینگوں کے طلوع ہوتا ہے "

سورج کا شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہونا ملاحظہ ہو اب اگر اس حدیث کی بنا پر کوئی آریہ یا عیسائی اسلام پر ہنسی اڑاوے تو اسکا کیا قصور ؟ سورج بالاتفاق زمین سے کئی گنا بڑا ہے تو خیال کیجئے کہ شیطان کے سینگ کتنے بڑے ہونگے جنکے درمیان آفتاب آسانی سے آ جاتا ہے اور وہ خود شیطان کتنا بڑا ہوگا - جسکے اتنے بڑے سینگ ہیں اور پھر یہ شیطان اہلحدیث کے دلوں میں گھس بھی جاتا ہے اور وسوسے بھی ڈالتا ہے - یہ نہیں بتایا گیا - کہ شیطان کے سینگوں پر سورج کیوں لادا گیا ہے - بعض شارحین نے یہ وجہ لکھی ہے - کہ آفتاب پرست لوگ چونکہ بوقت طلوع سورج کی پرستش کرتے ہیں اسلئے شیطان سورج کو سینگوں پر اٹھا لیتا ہے تاکہ بجائے آفتاب کے اس کی پرستش ہو - اگر یہ بات ہے تو شیطان بوقت نماز اہلحدیث کے آگے کھڑا ہو جاتا ہوگا - تاکہ ان سب سے اپنے آپ کو سجدہ کراوے اور ان سب کی نمازیں برباد کر دے - کیا یہ عقل و دانش کی باتیں ہیں کیسی معقول حدیث ہے اور پھر شرح کیسی معقول ہوئی ہے واہ واہ پڑھے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے - کہ اللہ کا رسول جو عقل و دانش میں اپنے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے - ایسی لغو اور بے ہودہ باتیں کہے ہرگز نہیں قطعاً ناممکن ہے ہمارے پیارے نبی کے ذمے یہ خرافات کسی ایسے شخص نے گھڑ کر لگائی ہیں جو کہ عقل کا بودا اور پورا وحشی اور آپ کا پکا دشمن کوئی یہودی یا عیسائی ہے ایسا قبیح کام کسی مسلمان باایمان

ahmadimuslim.de

کا نہیں ہو سکتا۔ بیچارے امام مسلم نے بلا سوچے سمجھے یونہی ہی اسکو اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ عصر کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ سورج غروب ہوتے وقت بھی شیطان کے سینگوں میں جا چھپتا ہے۔ (انتہی)

بھولے مولوی صاحب! آپکو تو بڑا عربیت میں دعوی تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ایسے بن گئے کہ کنوئیں کے مینڈک سے کچھ ہی زیادہ اہی بستے ہو آپ اہل القرآن بنے ہیں۔ کہ آریوں کی طرح بے سمجھی سے حدیث پر منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں جس طرح آریوں کو ذہن میں جم رہا ہے۔ کہ مکر کے معنے فریب کے ہیں تو جہاں کہیں یہ لفظ آتا ہے۔ بس وہ یہی معنے جو بے سمجھی سے ذہن میں بٹھا رکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نسبت بھی سمجھتے ہیں۔ وہی حال آپکا ہے کہ قرن کے معنے آپ نے سینگ کے سمجھ رکھے ہیں اسی لئے حدیث پاک کو سینگوں سے دھکیلنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھئے حدیث شریف وہ چٹان ہے کہ تم سے پہلے اس نے کئی ملحدوں کے سینگ توڑ ڈالے ہیں تم تو پہلو ہی سے معذور ہو۔ واللہ میں کبھی آپ کی نسبت ایسے لفظ نہ لکھتا۔ اگر آپ نے تھوڑی سی بھی تحقیق سے کام لیا ہوتا۔ غضب ہے! کہ آپ اتنا بڑا تو تحقیق کا دعوی کریں اور لڑنے بڑے گروہ حزب اللہ (اہلحدیث) سے سینگ ٹکرائیں اور سامانِ حرب آپکا یہ کہ قاموس اور مجمع البحار تک بھی نہ دیکھیں۔ دیکھئے مجمع البحار میں جو لغت حدیث کی ایک معتبر مستند کتاب ہے۔ اس حدیث کے متعلق کیا لکھا ہے۔

قیل القرن القوۃ ای حین تطلع یتحرک الشیطان وینشط فیکون کالمعین لھا وقیل بین قرنیہ ای امتہ الاولین والاٰخرین وکانہ تمثیل لمن یسجد لہ وکان الشیطان سول لہ ذالک فاذا سجد لھا کان الشیطان مقترن بھا

یعنے اس حدیث کا مطلب بعض علما نے یہ بیان کیا ہے کہ قرن کے معنے قوت کے ہیں یعنے جس وقت سورج نکلتا ہے اور مشرک اُس کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے مناتے ہیں۔ تو شیطان خوش ہوتا ہے گویا وہ اُس کا مددگار ہے۔ بعض علما نے کہا ہے۔ کہ دو قرنوں سے مراد سے اُسکی پہلی پچھلی دو قومیں (یعنے رات کے پجاری اور دن کے بھگت) گویا یہ ایک تمثیل ہے مشرکوں کی جو اوس وقت عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے اُنکی نظروں میں یہ (عبادت غیر کی) خوشنما کر رکھی ہے۔ پس جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان سورج کے ساتھ ہے۔

اِن سب توجیہوں کی بنا یہ ہے۔ کہ لغت میں قرن کے معنے بڑے وسیع ہیں۔ دیکھو قاموس میں قریب ایک ورق کے اندر قرن کے معنے لکھے ہیں یہ بھی قوت لکھا ہے۔ قرن الشیطان وقرناہ امتہ والمتبعون لرأیہ او قوتہ وانتشارہ وتسلطہ یعنے شیطان کے قرن کے معنے اُس کی پارٹی اور اُس کی رائے پر چلنے والے ہیں۔ یا اُس کی قوت اور انتشار اور دباؤ اور زور ہے۔

پس خلاصہ یہ کہ سرورِ کائنات نے فرمایا کہ سورج نکلتے وقت چونکہ مشرک غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تم ان کی ظاہری مشابہت سے بچو۔ اس کی مثال قرآن شریف سے سنو! چونکہ آپ اہل قرآن ہیں اسلئے قرآن کی تمثیل سے تو آپکو انکار نہ ہوگا۔ سنئے خدا فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

یعنے شراب اور جوا اور بت پرستی اور تیروں سے تقسیم (جو عرب کے مشرک فال ڈالا کرتے تھے) ناپاک شیطان کے کاموں سے ہیں۔ پس تم ان سے بچو۔ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

کیا آپ اسپر بھی آریوں کی طرح کوئی اعتراض کرو گے کہ ان کاموں کو شیطان کے کاموں سے کہا گیا۔ کیا شیطان بت پرستی کرتا ہے یا شراب پیتا ہے۔ یا جوا کھیلتا ہے یا فالیں ڈالتا ہے۔ ہم نے تو کبھی اُسے ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ تو آپ چونکہ اہل القرآن ہیں اس کا جواب تو کچھ دیں گے۔ بس وہی جواب حدیث والے آپکو دینگے۔ کہ آیت اور حدیث دونوں کا مطلب یہی ہے۔ کہ سورج کے طلوع کے وقت مشرک بھی سنہیا کرتے ہیں جس میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ کیا ضرور ہے۔ کہ تم مسلمان بھی اُن سے ظاہری مشابہت کرو۔

بہلا شیطان کیا ایسا ہی بیوقوف ہے۔ کہ لوگ تو نماز قضا کی ٹہیر

اور عبادت خدا کی کریں اور وہ صرف سامنے کھڑا ہونیسے خوش ہو جاوے
کہ میں نے اپنی مراد پالی۔ اُسکی مراد تو جب پوری ہو۔ کہ بموجب اسکی
کوشش سب کے مخلوق شرک وکفر میں مبتلا ہو۔ چنانچہ اُسنے کہہ رکھا ہے

(وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ)

یعنے مخلوق میں سے بہت سے لوگ میری کوشش سے بدراہ ہو جاوینگے
یہ نہیں کہ وہ تو عبادت کریں گے خدا واحد کی اور میں صرف اتنے
ہی سے خوش ہو جاؤنگا۔ (باقی دارد)

التماس۔ علماء اہلحدیث اس کے سوا اگر کوئی اور جواب دینگے
تو وہ بھی شائع کیا جائیگا۔ (ایڈیٹر)

اصلاح رسومات جدیدہ

گذشتہ سے پیوستہ

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آنحضرت کے وقت کے مسلمان کسطرح
کے تھے اور ان کی حالت کیا تھی سنئے! اُسوقت میں نہ شادی
غمی میں اتنا تیں ہوتی تھیں۔ اور نہ خیر القرون میں ان حرکتوں کا
وجود پایا جاتا ہے۔ یہ کل باتیں بدعت ہیں اُسوقت میں سب مسلمان
اور اہل اسلام کہلاتے تھے مثلاً بچہ پیدا ہوا۔ تو زچہ کو اُسوقت
تک جبتک خون نفاس آتا رہا۔ نماز روزہ سے باز رکھا گیا اب خواہ
خون ایک دن آوے یا زائد مدت تک کیونکہ خون آنا عورت کے
قوای پر ہے۔ عورت جتنی قوی ہوگی۔ اتنی ہی زائد مدت تک خون
آویگا۔ وہاں یہ حالت نہ تھی کہ عورت کو ۴۰ یوم تک بیکار کردیا
جاوے اسکے پاس کوئی نہ بیٹھے اسکے برتن علیحدہ رہیں۔ پھر خواہ وہ
بیمار کیوں نہ ہو۔ اسکو دسواں بیسواں چالیسواں ضرور نہلایا جاوے
زچہ کی چارپائی پر تلوار یا چاقو ضرور رکھا ہے۔ اور جب وہ چالیسواں
نہا چکے تو کل مکان یا خاص اُس پر جہاں زچہ کی چارپائی ہو قلعی
ضرور ہو۔ اسکے تمام برتن قلعی کرائے جائیں چھٹے روز چھٹی نکالی
جاوے عورت کی گود میں پھول گنڈیری ترکاری بھری جاوے بچہ کیا پیدا
ہوا گویا مجسم شیطان کہ اس نے آتے ہی سب کو مشرک بنا دیا بجائے عقیقہ کے
اسکے سر پر مدار سالار کی چوٹیاں رکھی جائیں اماموں کا فقیر بنایا جاوے اسواسطے
سبز کپڑے رنگے جائیں کھچڑا پکایا جاوے۔ شربت کیا جاوے علم نقرئی
بنائے جائیں نذر لغیر اللہ کی رسم ادا ہو۔ اور صاحبزادے صاحب ہاتھ میں جھولی ڈالکر
گھر بھیک مانگیں چلئے بھیک مانگنا تو آگیا جب اور بڑے ہو تو منت کے
موافق ۸ سال یا ۱۱ سال یا جس عمر کی نذر ہو۔ ختنہ کی ٹھیری مگر جبتک
ختنہ نہ ہو۔ ہر سال حضرت پیر صاحب کی ہنسلی پڑنا اور ایک بلی کو جو آپ
ہی کے نام کی بعض شہروں میں کھڑی ہوتی ہے سلام کرنا۔ اور
گیارھویں کرنا اور بلی پر غلاف چڑھانا ضرور ہوتا ہے خدا خدا کرکے
ختنہ کا دن آیا۔ تو وہ آفت کہ خدا بچائے ڈھول باجا ٹنڈیاں
ٹھاٹھ ڈومنیاں آتش بازی سب کچھ موجود ہے صاحبزادے کے سر
سہرا لٹک رہا ہے۔ کہاروں کی طرح ایک جامہ اور سر پر ایک ٹسل کی ٹوپی
بدھنی اور صاحبزادے کا ختنہ کیا بدھنی بھی شاید صاحبزادے ہونگے پھر
مکان میں آکر استرا اتارا گیا اور اور نہ معلوم کس کس کے نام کی نذریں
دلائی گئیں اور سہرے میں بال اور ایک کوڑی باندھی گئی اور قرض سودی
لیکر کھانا کیا گیا۔ حالانکہ ختنہ میں بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ حجام کو بلا کر
ختنہ کرا دیا جائے۔ اگر مقدرت ہو۔ تو دوست احباب کی دعوت کردی
جائے۔ ورنہ ضروری نہیں۔ یہی حال عقیقہ کا ہے کہ ان خرافات
کے لئے حکم نہیں ہے۔ کہ سنت میں بدعت ملا کر بجائے ثواب کے
عذاب مول لیا جاوے۔ اب حال نکاح کا سنئے۔ شریعت کا تو صرف
یہ حکم ہے۔ کہ ولی کی رضامندی سے دو گواہوں کی موجودگی میں لڑکی لڑکے
کی خواہش سے ایجاب و قبول کرادیا جائے اور خطبہ پڑھ دیا جاوے۔ اور
جسقدر مقدرت ہو بعد نکاح کے ولیمہ کا کھانا کردیا جاوے اور مہر موافق
حیثیت کے ہونا چاہئے۔ مگر اس میں وہ طوفان بے تمیزی ہوتا ہے کہ
الامان افسوس یہ کہ نہ لڑکے سے پوچھا جاتا ہے اور نہ لڑکی سے کہ تمہاری
بھی مرضی ہے یا نہیں۔ صریح ظلم اور ناانصافی ہے کہ جنکا کام ہو۔ جنسے
تمام عمر کا سابقہ پڑنا ہے وہی خاموش رہیں نہ عقل اسے گوارا کرتی ہے نہ شریعت
دوسری یہ کہ اس رسم میں وہ وہ باتیں کیجاتی ہیں۔ کہ خدا بچاؤ +

(باقی آئندہ)

* مدتہا ثابت نہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

استفتا

سوال (۱) یا رسول اللہ دہائی آپکی + در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم
یہ شعر پڑہنا جائز ہے یا نہیں اہلحدیث و علماء ناظرین سے امید ہے۔ کہ جواب مدلل دیں گے + (راقم عبد الرحیم از ڈنیا جلوہ)

الجواب - اگر بغرض استمداد و حاجت روائی کے پڑہیگا تو بیشک شرک ہے اگر بغیر اس نیت کے محض ایک عاشقانہ سوز سے پڑہے تو شرک نہیں گو ترک بہتر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا مکان میں ایسے لفظ کہنے سے منع کر دیا ہے۔ جس کے معنے نا جائز ہونیکا بہی احتمال ہے۔ لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا

سوال (۱) شراب کے ٹہیکہ کی کمائی جائز ہے - یا نا جائز ؟
(۲) بنک سے سود لینا جائز ہے یا حرام ؟ (راقم محمد خلیل از سیالکوٹ)

جواب (۱) شراب کی فروخت حرام ہے۔ اُس کا نفع بہی حرام ہے اُسکی ہر قسم کی لاگ لپیٹ بہی حرام ہے۔
(۲) علماء اہلحدیث اس کا جو جواب دیں گے درج کیا جاویگا + (ایڈیٹر)

سوال (۱) شراب کی تحریم سابقہ ادیان یہود و نصاریٰ میں ہے یا نہیں ؟
(۲) ہاروت ماروت آدمی تھے یا فرشتے ؟ (راقم محمد الدین مدرس ضلع پشاور)

جواب (۱) شراب کی حرمت تمام دینوں میں ہے - موجودہ تورات کی کتاب گنتی و باب وغیرہ میں بہی منع پائی جاتی ہے -
(۲) ہاروت ماروت کی نسبت علماء مفسرین کا اختلاف ہے خاکسار کی رائے یہ ہے۔ کہ وہ دو آدمی تھے حافظ ابن جریر محدث اور مشہور مفسر نے بہی انکے فرشتہ ہونیسے انکار کیا ہے نواب صاحب بہوپال نے بہی اسی قول کو پہلے نقل کر کے ترجیح کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ دونوں صاحب لکہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت شیاطین سے بدل ہے کسیقدر توضیح اسکی تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی کے حاشیہ میں فقیر نے کر دی ہے - ملاحظہ ہو -

سوال (۱) بے نماز کا جنازہ پڑہنا جائز ہے یا نہیں (۲) قریب المرگ کا قرآن شریف للہ دینا ثواب ہے یا نہیں ؟ (۳) کہانا آگے رکہکر فاتحہ پڑہنا جائز ہے یا نہیں ؟ (علی محمد از سوہل)

جواب (۱) بے نماز کے کفر میں اختلاف ہے جن علماء کے نزدیک وہ کافر ہے وہ تو نہ پڑہیں گے - جن کے نزدیک وہ کافر نہیں وہ پڑھ لیں - خاکسار کی ناقص رائے میں - بے نماز کافر نہیں - اگر وہ خدا و رسول کے حکموں کو تسلیم کرتا ہے - تو جنازہ پڑہنا چاہئے -
(۲) خیرات کسی وقت بہی کرے ثواب ہے اگرچہ قریب المرگ کم ہے - کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے موت کے وقت خیرات کرنا ایسا ہے کہ اپنا پیٹ بہر کر محتاج کو دیوے -
(۳) - خلاف سنت ہے - نہ چاہئے -

سوال (۱) زمانہ آنحضرت میں عورتیں پائجامہ پہنتی تہیں - یا تہ بند اور کہاں تک زمین کی طرف کپڑے کا سرا رہتا تہا ؟
(۲) درصورتیکہ تہ بند زمین تک ثابت ہو وے تو لہنگا یا ساڑہ جیساکہ یورپین پہنتی ہیں - اس میں کیا قباحت ہے - ؟
(۳) - مصافحہ ایک ہاتہ سے چاہئے یا دو ہاتہ سے ؟
(۴) نماز عیدین میں کتنی تکبیریں ثابت ہیں ؟ (محمد اسمٰعیل از بلامپتی)

جواب (۱) عورتیں تہ بند پہنتی تہیں اور پائجامہ بہی جائز تہا - حدیث شریف میں بہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تہی کہ پاؤں سے نیچے ایک بالشت جتنا تہ بند لٹکتا رہے تاکہ بے ستری نہ ہو - اور اگر ناپاکی کا خوف ہو تو یہ سمجہیں کہ خشک زمین پہ چلنے سے پاک ہو جائیگا -
(۲) یورپین لباس پہننے سے عموماً وہی حدیث مانع ہے جسکے الفاظ یہ ہیں من تشبہ بقوم فہو منہم یعنے جو کوئی کسی قوم کی سی صورت اختیار کرے گا - اُنہی میں سے ہوگا - کیا ضرورت ہے - کہ غیر قوموں کا طرز لباس اختیار کیا جاوے - بہلا کیا اپنا دیسی لباس اُس سے اچہا ہے -
(۳) مصافحہ ایک ہاتہ سے بہی جائز ہے دو سے بہی ترمذی میں ابن مسعود سے منقول تمام التحیۃ الاخذ بالید سلام کا تتمہ ہے - ہاتہ کا پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا جس سے بظاہر ایک ہاتہ معلوم ہوتا ہے صحیح بخاری میں باب ہے - باب الاخذ بالیدین یعنے دونوں ہاتہوں کا

ahmadimuslim.de

پکڑنا چنانچہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میرا ہاتھ آنحضرت کے دونوں ہاتھوں میں تھا مصافحہ کے اصلی معنے ہیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملا دینی۔ ان لغوی معنے اور ترمذی کی روایت کے لحاظ سے ایک ہی ہاتھ کا مصافحہ چاہئے۔ گو علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ یہاں تک کہ بعض دیندار تو اپنے منشاء کے خلاف مصافحہ کرنیوالے سے بگڑ بیٹھتے ہیں۔ مگر خاکسار کی رائے میں یہ سب نفسانی جوش ہیں

عنہ نماز عیدین میں بارہ تکبیریں اہلحدیث کا یہی طریق ہے آٹھ تکبیریں بھی آئی ہیں حنفیہ کا اسپر عمل ہے۔

سوال ۱۔ جن سورتوں کے اخیر میں سوال ہوتا ہے مثلاً والتین کے اخیر میں ہے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ پڑھنے اور سننے والا دونوں جواب دیں یا صرف پڑھنے والا؟

۲۔ صغیر سن لڑکی یا لڑکے کا نکاح کرائے تو ایجاب کسطرح کرو نا کحین کے بالغ ہونے پر ایجاب قبول کی ضرورت تو نہیں؟ (راقم غلام محمد کبوہا ضلع لبتی)

جواب ۱۔ وَالتِّیْنِ کی بابت تو یہی فرمایا من قرء یعنے پڑھنے والا جواب دے۔ کہ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ مگر سورہ الرحمٰن کی بابت آنحضرت نے فرمایا۔ کہ میں نے جنوں پر یہ سورت پڑھی تھی۔ تو انہوں نے مجھے اچھا جواب دیا تھا۔ جب میں نے پڑھا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ کہ لا بشیٔ من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے سوالات جو قرآن شریف میں آئے ہیں ان کے جواب پڑھنے اور سننے والے دونوں دیں۔

۲۔ کتب فقہ میں لکھا ہے۔ کہ صغیر سن لڑکے لڑکی کا متولی اگر باپ ہے۔ تو اپنی طرف بھی نسبت کرسکتا ہے۔ یعنے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کوئی اور ہے۔ تو لڑکے کی طرف کرے یعنے یہ کہے۔ کہ میں اس لڑکے کیلئے قبول کرتا ہوں بعد بلوغت نکاح جدید کی حاجت نہیں۔

سوال ۱۔ اعمال ایمان کے جزو ہیں یا عوارضات ہیں؟

۲۔ مفقود الخبر کی بیوی کتنی مدت کے بعد کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے؟

۳۔ قعدہ (التحیات) اولی اور ثانیہ میں عورت مرد ایک ہی طرز سے بیٹھیں یا کچھ فرق ہے؟

۴۔ زید کہتا ہے کہ جمعہ کے روز جمعہ نمازیں مع نماز جمعہ کے فرض ہیں کیونکہ نماز ظہر عبارت النص سے فرض ہو چکی ہے۔ اشارۃ النص سے ساقط نہیں ہوسکتی۔ جمعہ بھی عبارت النص سے فرض ہو مگر ظہر ساقط نہیں اور کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد آنحضرت کا ظہر پڑھنا ثابت نہیں ہے نفل الٰہی بخش

جواب ۱۔ ایمان کے مصداق بظاہر اختلاف ہے بعض علماء تو ایمان اُس صلاحیت کو کہتے ہیں جو ایک مسلمان کے لئے ہونی چاہئے جسکے لئے خدا نے تمام انبیاء علیہم السلام بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ان معنے سے تو نیک اعمال ایمان کے اجزاء ہیں چنانچہ انہی معنے سے امام بخاری لکھتے ہیں۔ باب قیام رمضان من الایمان صوم رمضان من الایمان الصلوٰۃ من الایمان بلکہ یہاں تک کہ اتباع الجنائز من الایمان غرض جتنے نیک کام ہیں سب ایمان میں داخل ہیں

اسی بناء پر محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری شروع کتاب میں فرماتے ہیں الایمان یزید و ینقص کیونکہ جب اعمال صالحہ ایمان میں داخل ہیں یہانتک کہ کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنا اور راستہ سے تکلیف کی چیز کا ہٹا دینا بھی ایمان میں داخل ہیں۔ تو کیا شک ہے۔ کہ جس کسی میں نیک اعمال زیادہ ہونگے۔ اسکا ایمان بھی زیادہ ہوگا۔ اور جسمیں کم ہونگے اسکا ایمان بھی کم ہوگا۔ اگر ایمان سے مراد کوئی یہ کہے کہ صرف دل کے اعتقاد کا نام ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان تؤمن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (مشکوٰۃ) اس جواب میں آپ نے صرف انہی باتوں کو ایمان بتلایا ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہیں اور قرآن شریف میں بھی ہے۔ کہ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے منافقوں کے دل ایمان نہیں لائے تو اگر ایمان سے مراد ایسا ایمان ہے جو صرف دل کا فعل ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ظاہری اعمال اسکے اجزاء نہیں۔ مگر ایسا ایمان مثل درخت بے ثمر بے ثمر ہے نا رزد

۲۔ مفقود الخبر کی بیوی ساڑھے چار سال بعد نکاح ثانی کرسکتی ہے مفصل اہلحدیث نمبر ۲۳ میں آچکا ہے

۳۔ دو نوں قعدوں میں دونوں مرد و عورت برابر ہیں تفریق کسی آیت یا حدیث میں نظر سے نہیں گذری کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اخر جہما رجلیہا

انتخاب الاخبار

افسوس اب کی دفعہ حاجی سخت شاکی آئے ہیں کہ قریباً چار لاکھ روپیہ شریف مکہ نے مدینہ منورہ جانیوالوں سے وصول کر لیا - انتظام قافلہ نہ سکنے پر واپس طلب کیا - تو ایک پائی نہیں دیا - انتظام ایسا خراب کہ مسجد میں پاخانہ پھر اہوا - جہاز سے کنارے تک جس کشتی کے انگریزی علاقہ میں ۳ کرایہ ہے - عربی علاقہ میں مبلغ ہے لیا گیا - علاوہ اسکے کئی طرح کے ظلم بدؤں کی طرف سے بے امنی تو کچھ پرسان حال نہیں - اِنّا للّٰہ - شاید سلطان المعظم اس نکتہ میں ہوں گے کہ جس طرح ہو - ریل ایکدفعہ بنجائے تو پھر سختی سے انتظام کریں - پھر لطف یہ کہ دوسرے ملک کے باشندوں (افغانوں - ایرانیوں - مصریوں - روسیوں - شامیوں جاویوں وغیرہ) کو کوئی کچھ نہ کہے تکلیف ہو - تو صرف بیچارے ہندیوں کو ہو - کیوں؟ صرف اسلئے کہ انکو بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ غلام ہیں - غلام بھی ایسے کہ ان کے مالکوں کو بھی ان کی پرواہ نہیں آہ سے

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے + ہندی بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

افسوس مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن مریدوال ضلع امرتسر فوت ہو گئے مرحوم ایک ایسے نیکدل موحد تھے کہ نو مسلموں کے لئے نمونہ تھے جماعت اہلحدیث کو چاہئے - کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں - یا کم از کم دعائے مغفرت ہی کریں سے خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

امرتسر کے باشندوں کی بدقسمتی سے آجکل ایک تھیٹر کی کمپنی آئی ہوئی ہے - جس نے لوگوں کو دیوانہ کر رکھا ہے ہزارہا مخلوق رات کو تماشہ گاہ میں ہوتی ہے - کیا علم اور روشنی کا زمانہ یہی ہے - ہمعصر وکیل نے رائے دی ہے کہ حکام اس تماشہ کو بند کریں لیکن جب حکام اور حکام کے منہ لگنے والے سب سے پہلے کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے تو کون کریگا آہ سے

ہمنے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد + وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

شہر ادن ملک بار میں ۲۲ اپریل کو جمعہ کے روز ایک شخص مسلمان ہوا - نام عبدالرحمن رکھا گیا -

افسوس مولانا احمد حسن صاحب فاضل کانپوری فوت ہو گئے مرحوم علوم کے بڑے ماہر تھے آخر عمر میں تصوف میں مستغرق ہو گئے تھے خاکسار کو ان سے تلمذ کا فخر ہے - اس قحط الرجال کے زمانے میں بہا غنیمت تھے - اللہم اغفرلہ

شہر آگرہ میں ایک بہت بڑی آتشزدگی واقع ہوئی ہے جس سے دیسی سوداگروں کا بہت سامال تباہ اور برباد ہو گیا ہے -

شاہ ایران کی علالت طبع کے باعث تبریز - طہران - اصفہان اور شیراز وغیرہ امصار میں شورش کے آثار پائے جاتے ہیں - (شخصی حکومت کی کرامت)

انگلستان میں خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ کرزن کا بندرگاہ ہل کے وارڈن کا عہدہ منظور کر لینا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ولایت جا کر پھر ہندوستان نہیں آئینگے -

کابل سے آسام اور ادھر کشمیر میں خاصی برفباری ہو گئی ہے -

سلطنت ترکی سطرودنر اور البانیہ کو فوجیں بھیج رہی ہے - کیونکہ گورنمنٹ آسٹریا سرحد پر فوجیں جمع کر رہی ہے -

یونانی جتھے مقدونیہ میں بڑی شورش برپا کر رہے ہیں اور ایک جتھے نے ترکی ٹکس جمع کرنیوالوں پر حملہ کر کے انہیں مار ڈالا ہے - (غفلت کا علاج ہی یہی ہے)

روس نے چین سے بزور درخواست کی ہے کہ چینی فوج میں جو بہت سے جاپانی افسر ہیں - انہیں نکال دیا جائے - کیونکہ اندیشہ ہے - کہ وہ چینیوں کو جنرل کوروپٹکن کی فوج پر پیچھے سے حملہ کرنے کی ترغیب نہ دیں اور پیچھے سے انکا تعلق نہ قطع کر دیں -

نامہ نگار ٹائمز اطلاع دیتا ہے کہ روسی جاپانیوں کو ما نچوریا میں بڑھ آنے کی جرأت دلائینگے اور دریائے یالو پر کوئی بڑی لڑائی نہ ہو گی -

بیگم روس نے اپنی افواج مقیم میدان جنگ کو تو ار الیٹر کے بہت تحائف بھیجے ہیں گرینڈ ڈچز الگا شاہ روس کی بہن زخمیوں کی نگرانی کے لئے بذات خود میدان جنگ کو روانہ ہونے والی ہیں -

جاپان نے دو سال کی جنگ کا تہیہ کر لیا ہے - (کل یہی؟)

امیر البحر مکارف کا جانشین امیر البحر سکرائیڈلاف بنایا گیا -

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

Registered L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۹ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک الپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

اہلحدیث کی ترقی قابل تقلید حنفی

پچھلے نمبر میں ہم نے توکلاً علی اللہ اعلان کر دیا ہے کہ ستائیسویں نمبر سے بارہ صفحوں پر شایع ہوا کریگا انشاءاللہ گو موجودہ حالت اس بوجھ کی متحمل نہ تھی مگر چونکہ مخلص دوست سخت اصرار کرتے تھے اسلئے ایسا کرنا ہی مناسب سمجھا گیا ہمنے نمبر ۲۰ میں اہلحدیث کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ اہل حدیث کی ترقی کیلئے یہ بھی ایک طریق ہے کہ اصحاب خیر کم وسعت شائقین اور طلبا کے نام اخبار جاری کرا کر ان کو فائدہ پہونچائیں چنانچہ اسکی مثال میں دو اصحاب کا ذکر خیر اسی پرچہ میں کیا جاتا ہے آج ہم پھر ایک ایسے صاحب کا ذکر خیر کرتے ہیں جنہوں نے دو پرچے ایک طالبعلموں کے نام جاری کرنیکی ہمکو اجازت دی ہے [illegible]

ahmadiyyamuslim.de

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے دوسری حدیث پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراض کیا ہے:-

"(۲) نماز ظہر کے بارہ میں بخاری کی ایک حدیث ہے جس میں اس نماز کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم ہے اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حدیث ذیل میں نقل کیجاتی ہے:-"

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربہا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف وہو اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر (بخاری مطبوعہ انصاری ص ۔۔۔ کتاب المواقیت باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر)	ترجمہ:- ابی ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے کہ جب گرمی سخت ہو۔ تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حال یہ ہے کہ نار جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا کہ اے رب میرے بعض حصے نے بعض حصے کو کھا لیا۔ پس اسکو دو سانس لینے کی اجازت دی گئی ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک گرمی کے موسم میں اور یہی دوزخ کا گرم والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں گرمی کی شدت پاتے ہو۔ اور سرما والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں سردی کی شدت پاتے ہو"

"اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ طبقہ زمہریر کے سانس لینے سے شدید سردی اور طبقہ نار کے سانس لینے سے سخت گرمی ہوتی ہے اور چونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ ہے۔ اس لئے شدید گرمی کے وقت نماز ظہر نہیں پڑھنی چاہئے۔

کیا انہیں یہ بھی اس بات کا نہیں جانتے کہ سورج کی دھوپ سے گرمی ہوتی ہے جس وقت دھوپ تیز ہو۔ اسوقت گرمی بھی تیز ہوتی ہے اور جس وقت دھوپ کم ہو۔ اسوقت گرمی کم ہوتی ہے یہ ایسی بات ہے جسکو ساری دنیا جانتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب گرمی وسردی کی کمی بیشی کی وجہ دھوپ کی کمی بیشی جانتے ہیں کیونکہ یہ روز مرہ کا واقعہ اور بطور قدرت اور بداہت اظہر من الشمس بات ہے لیکن ایسے صریح مسلمہ امر کے خلاف اور تمام دنیا کے خلاف یہ حدیث کے عاشق یہی کہینگے کہ گرمی و سردی دوزخ کے سانس لینے سے ہوتی ہے معاذ اللہ! حاش للہ! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حدیث کی محبت نے ان لوگوں کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ کیسی لغو اور بیہودہ بات کہتے ہیں جسکو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ کوئی دیوانہ ہی مانے تو مانے اگر گرمی دوزخ کے سانس لینے سے ہے تو دوپہر کے وقت جب سورج سر پر ہوتا ہے اسوقت کیوں زیادہ ہوتی ہے؟ اور صبح کے وقت کیوں تھوڑی ہوتی ہے؟ کیا اسوقت دوزخ کا ایندھن کم پڑ جاتا ہے؟ یا آگ کو بھڑکانے والے فرشتے سو جاتے ہیں؟ میں ایک اور بات پوچھتا ہوں کہ جب پنجاب میں جون و جولائی کے مہینوں میں دوزخ کے سانس سے گرمی ہوتی ہے تو انہی دنوں میں ممالک یورپ سویڈن ناروے وغیرہ میں سخت سردی کیوں ہوتی ہے۔ کیا دوزخ گرم اور ٹھنڈا سانس ایک ہی وقت میں لیتا ہے کہ گرم سانس پنجاب وغیرہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈا یورپ میں۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ امر بھی اس حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے مطابق دوزخ دو سانس یکے بعد دیگرے دو موسموں میں لیتا ہے۔ بہرحال اس حدیث کا مضمون لغو۔ خلاف واقعہ اور بیہودہ ہے۔ معاذ اللہ منہا" (رسالہ ۔۔۔)

اس حدیث کا مطلب بیان کرنا ہی فیصلہ کن ہے۔ جسقدر اعتراضات کئے گئے ہیں سب کے سب مضمون کی بے سمجھی سے پیدا ہوئے ہیں اسلئے بحکم مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ یعنی جو کوئی کسی مطلب کو نہیں سمجھتا وہ اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ اصل مضمون بتانے سے پہلے ایک تمہید کا بیان ضروری ہے جو محض عقلی ہے۔

دنیا میں جسقدر معاملات ہیں سب کے لئے کوئی نہ کوئی علت ہوتی ہے لیکن ان علتوں کے لئے بھی کوئی علت ہوتی ہے مگر وہ علت العلل اپنے

معلول کی نسبت تو علت قریبہ ہوتی ہے - مگر معلول بعید کی نسبت علت بعیدہ کہلاتی ہے - اب اسکو ذرا امثال سے سمجھئے کہ روٹی کے پکنے کیلئے علت قریبہ گرم توا ہے اور توے کیلئے علت قریبہ آگ ہے - مگر روٹی کی نسبت آگ علت بعیدہ ہے لہٰذا اوقات ظاہر بین علت بعیدہ سے غفلت کرکے علت قریبہ ہی کو اصل سمجھ جاتے ہیں - لیکن دوربین سے ایسی غلطی دور ہے۔

پس کچھ شک نہیں کہ دنیا میں گرمی کی شدت بمنزلہ سورج کے قریب و بعید ہونے سے ہے - اور اس سے انکار کرنا ایک بدیہی بات کا انکار کرنا ہے - مگر کیا اتنے ہی سے سوال ختم ہو جاتا ہے اور آگے نہیں چل سکتا کہ سورج کی گرمی کیلئے علت کیا ہے - جبکہ دنیا میں علت و معلول کا سلسلہ خدا نے وابستہ کر رکھا ہے - ہر ایک حادثہ کیلئے علت ہے - پھر اس علت کیلئے بھی کوئی علت ہے جسکو علت بعیدہ کہا جاتا ہے - پس اسی علت بعیدہ کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے - کہ گرمی کیلئے علت العلت جہنم کی حرارت ہے - جس نے سورج کو مثل توے کے گرم کر دیا ہے - مگر نہ ہر وقت جہنم چھوڑنا پڑتا ہے - بلکہ جیسا کہ ماضی کا صیغہ حدیث مذکور میں بتلاتا ہے صرف ایک ہی دفعہ ایسا ہونے سے سلسلہ چل پڑا ہے - جیسے ایک ہی دفعہ گولی چلانے سے گولی میں حرکت آجاتی ہے - اگر آپ ظاہر بینوں کی طرح گرمی کی علت بعیدہ سے انکار کریں گے تو آپ سے کیا تعجب ہے کہ آپ روٹی پکنے کے لئے آگ کی علت سے بھی منکر ہو جائیں - اور گولی کی زد کو بندوقچی کی طرف نسبت نہ کریں - جو آپ جیسے محقق کی شان سے بہت مناسب ہے - لیکن دور اندیش شائد ایسا نہ کریں گے بلکہ آپکو یہی سبق دیں گے نہ کرے

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد ✦ از کماندار داند اہل خرد

اصل غلطی آپکو یہ لگی - کہ آپنے جہنم کو گرمی کے لئے علت قریبہ سمجھا حالانکہ ایسا سمجھنا سمجھ سے دور ہے - پس اتنی ہی تقریر سے آپکے کل اعتراضات بیخ و بن سے اکھڑ گئے -

اور سنئے ! گرمی اور سردی چونکہ دونوں ضدین ہیں اسلئے انکا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو دبا لے - پس جس کسی کا زور پہنچ سکتا ہے - وہی دبا لیتی ہے جس وقت چند دنوں میں سورج سمت الراس (خط استوا) کے قریب آتا ہے اس وقت وہ اپنا اثر یہاں دکھاتا ہے - مگر دوسرے ملکوں میں جنکا نام آپنے لیا سمت الراس سے دوری کی وجہ سے گرمی میں کمی رہتی ہے تو سردی غالب آجاتی ہے دوسرے ملکوں کا نام تو آپ کے ایڈیٹر نے محض اپنی جغرافیہ دانی جتلانے کو لکھدیا - ورنہ شملہ اور کشمیر کہدیتے تو آسان تھا - لیجئے ہمارا شکریہ کیجئے کہ ہمنے آپکو دور جانے کی تکلیف نہیں دی - میں حیران ہوں کہ آپ نے ایسی باریک بحث اٹھاتے ہوئے آگ اور پانی کی نسبت پر غور نہیں کیا - کہ آگ پانی کو ایسا تپاتی ہے - کہ بدن پر گرے تو بدن جلا دے - مگر کیا اسکی ذاتی برودت معدوم ہو جاتی ہے کیا اسی آگ کو پانی پر ڈالیں تو آگ نہیں بجھیگی - کیا تھوڑی دیر اسی پانی کو آگ سے الگ کر دیں تو سرد نہیں ہو جائے گا - پس ٹھیک اسی طرح جبتک جس ملک میں سورج کا مقابلہ رہتا ہے گرمی رہتی ہے جتنا دور ہوتا ہے اتنی ہی اصل برودت آجاتی ہے - جیسا کہ شملہ میں عام دستور ہے -

پھر آپ لکھتے ہیں - کہ سردی کی شدت بھی تو دوزخ کے سانس سے ہے - پس سردی کے موسم میں کیوں صبح کی نماز میں تاخیر نہیں کیگئی؟ چہ خوش ! بھلا مولوی صاحب سردی کی تکلیف کا انتظام تو کپڑوں سے ہو سکتا ہے مگر گرمی کا کیا انتظام ؟ کیا آپکو اس سے بھی انکار ہے کہ ایک شخص سخت سردی میں کپڑے پہن کر نماز پڑھے اور ایک شخص سخت گرمی میں پسینہ بہتے ہوئے - دونوں کا خشوع ایک سا ہوگا ؟ بھلا اور تو جانے دیجئے ہندوستان میں عموماً اور آپ کے لاہور میں خصوصاً سخت سردیوں میں تو جلسے ہوتے ہیں - مگر گرمیوں میں کیوں نہیں ہوتے - اس لئے کہ گرمی کی تکلیف ہی ایسی ہے کہ بے چین کر دیتی ہے - پھر آپ لکھتے ہیں - کہ بالفرض گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہی سہی تو بھلا اسوقت نماز سے کیوں روکا گیا - اگر دوزخ کی تیزی خدا کے غضب کی علامت ہے تو اسوقت تو ضرور ہی خدا کے آگے عاجزی کرنی چاہیے اور نماز پڑھنی چاہیے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ آپ نے واقعی حدیث کو نہیں سمجھا - مولانا یہ تو پوچھ لیتے

ahmadimuslim.de

کہ یہ مخالفت جو حدیث میں آئی ہے۔ کس قسم سے ہے شرعی ہے یا شفقتی
ایسی کھوج اور کنج کاؤ مخالفت شرعیہ میں ہوتی ہے۔ گو اس میں بھی
اسپر امر موقوف نہیں ہوتا۔ کہ علت معلوم ہو بھی تو اطاعت ہو۔ لیکن نہی
شفقت تو ہرگز اس سوال کی متحمل ہی نہیں ہوسکتی یہاں پر جو نہی ہے
تو بطور شفقت کے ہے جو تکلیف پر مبنی ہے اسی لئے سب علماء
کا مذہب ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز پڑھنی جائز ہے گو اہلحدیث
اور شافعیہ کے نزدیک اولی ہے اور تب بھی جائز ہے اور حنفیہ کے
نزدیک ابراد اولی ہے۔ مگر جواز میں تو کسی کو کلام نہیں۔ پس جس
وقت نماز پڑھنے میں سخت تکلیف تھی۔ اُسوقت شارع علیہ السلام
نے محض شفقت سے منع فرمایا۔ مگر نہ ایسا کہ اوسوقت نماز پڑھنا حرام
ہے۔ بلکہ بطور شفقت کے فرمایا۔ کہ اس سے بعد پڑھ لیا کرو۔

ہاں یہ خوب کہا۔ کہ اگر کسی حدیث میں بالفرض یہ لکھا ہو کہ آفتاب
مشرق سے نہیں بلکہ مغرب سے نکلتا ہے۔ تو حدیث کے شیدا خدا جانے
آنکھیں بند کرکے ایسی حدیث کو بھی صحیح ہی تسلیم کرلیں گے۔ بیشک
اگر صحیح روائت سے ثابت ہوگی۔ تو سر دست قربان ہونگے۔ اور تعلیم
اُس کی وجہ دریافت کریں گے۔ آپ اسپر غور نہیں کرتے۔ کہ آپ
کے معتقدوں نے آپکی تعلیم کے مطابق کس طرح صحیح بخاری کی تعلیم
کے لئے دس ہزار کی جائیداد وقف کرنے کا اشتہار دیا تھا۔ آج
وہی آپ ہیں اور وہی وہ ہیں کہ بچارے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو
سب بے نقط سناتے ہیں اور سنتے ہیں۔ اور اسی کتاب پر منہ پھاڑ
پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں۔ اور آپ بھی کہتے جاتے ہیں اور وہ بھی
سنتے جاتے ہیں۔ کسی کو مجال نہیں۔ کہ آپ سے پوچھے۔ کہ مولانا صاحب
اُسوقت آپ کس تحقیق پر تھے اور آج آپ کس خیالی پلاؤ کے دانے نکال
رہے ہیں۔ جب آپ کے معتقدوں کا یہ حال ہے۔ حالانکہ وہ اتنی عمر
میں کئی ایک کے مرید بنے۔ اور کئی لاکھ کے ساتھ اُن کو حسن اعتقاد
پیدا ہوا۔ لیکن جن بندگان خدا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن عقیدت
ہو۔ وہ کیونکر نہ تسلیم کریں۔ کہ جو کچھ خدا کے رسول نے فرمایا ہے۔
بجا ہے۔ آہ ے
کیا تجھ کو کہوں حدیث کیا ہے ٭ دردانۂ درج مصطفےٰ ہے

صوفی دو عالم تسکیم دینی ٭ کرتے رہنے اسی کی خوشہ چینی
(باقی دارد)

اصلاح رسومات جدیدہ

گذشتہ سے پیوستہ

سنئے! سب سے اول جس جگہ معاملہ ٹھیرے موافق حیثیت کے
لڑکی پر چرچا ہونا چڑھایا جاتا ہے۔ پھر منگنی کی رسم ادا ہوتی ہے یعنی لڑکے
کی طرف سے کچھ میوہ وغیرہ اور لڑکی کی طرف سے گلوریاں چھلا
انگوٹھی۔ پھر یا تو صرف نکاح ہو جاتا ہے یا نکاح رخصتی دونوں
ایکساتھ بہرحال رخصتی سے ایک یوم قبل لڑکی کی طرف سے منگیاں
جاتی ہیں۔ ایک میں دہی اور اوپر مچھلیاں اوپر بندھی ہوئی
دوسری میں پھولی تیسری میں سبزی اور باقی میں کچھ شیرینی
خواہ ۲۰۰ منگیاں ہوں یا ۱۰۰ یا کم و زائد۔ اور ایک خوان میں
لڑکی کا جوڑا چوڑیاں اور نتھ ہوتی ہے اور انگریزی دیسی باجا بھی
ہوتا ہے۔ پھر دوسرے روز برات جاتی ہے۔ باجے ناچ۔ آتشبازی
کا تو ذکر ہی نہیں۔ یہ تو علے العموم ہوتا ہے۔ اور برادری کا کھانا
بھی قبل رخصتی کے ہو جاتا ہے۔ مگر دولہا صاحب کی حالت ملاحظہ
ہو۔ ایک زرد یا جامہ جسم پر اور سر پر ایک مجاموں کی کُتل۔ ایک گھوڑی
پر سوار۔ سر پر ایک بڑا سا پھولوں کا سہرا۔ ہاتھ میں کنگن۔ جب
نقال صاحب لڑکی کی طرف جا کے بیٹھے تو سب نے شربت پیا
جسکے واسطے پہلے سے شکر بھیج دی جاتی ہے۔ پھر کھانا کھایا
گیا۔ اب وقت نکاح کا آیا۔ حجام نے دولہا کو رنگین کپڑے پہنا کے
سہرا باندھا۔ گلبدن کا پائجامہ زیب بدن ہوا اب پوری پورے نقال بنکر
قاضی آئے سجائے خطبہ کے لگے آمنت باللہ پڑھانے۔ اُن سے
کوئی پوچھے کہ کیا مسلمان کرنے آئے ہو۔ مگر نہیں بیشک مسلمان ہی
کیا جاتا ہے۔ غریب گھر سے یہاں تک شرک مجسم بنا ہوا آیا۔ اب
بھی مسلمان نہ ہو ــــ مگر تعجب یہ ہے کہ مشرکانہ لباس اُتارا

ahmadimuslim.de

نہیں جاتا۔ خیر کلمہ پڑھا کر لگے کانوں میں نام بتلانے اور قبول کرانے اسکے بعد مہر میں جھگڑا اٹھا۔ کوئی بولا سوا لاکھ کوئی ایک لاکھ جو سب سے مہذب تھے کہنے لگے۔ مہر شل باندھو۔ یا اللہ یہ مہر شل کیا چیز ہے! اجی جو لڑکی کی پھوپھی کا مہر بندھا تھا اس سے کم ہونا تو خلاف شرع ہے۔ پھر کون بولے لیجئے وہ بھی ہو گیا مگر دولہا کی بھی نیت کہ کون ادا کرتا ہے۔ ہمنے تو اتنے روپے دیکھے بھی نہیں۔ باندھ دو بھائی جتنے جی میں آویں۔ ادا تھوڑا ہی کرانا ہے۔ حالانکہ بموافق حکم شرع کے مہر بھی ایک قرض ہے ضرور ادا کرنا چاہئے۔ مگر ناظرین انصاف کیجئے کون ایک لاکھ روپیہ ادا کرے۔ کہاں سے لائے۔ جب یہ معاملہ بھی طے ہو گیا۔ تو صبح کو اندر سے عورت آئی۔ کہ چلو دولہا صاحب تمکو اندر بلایا ہے جب گھر میں قدم رکھا۔ تو شامت آ گئی۔ وہاں کا بھی حال سنئے۔ چاروں طرف پر چھوکریوں کا جمگھٹ نہ کسی کا لحاظ نہ شرم (یہ تو مشہور ہے کہ دولہا سے پردہ نہیں اگر کسی نے کیا بھی تو بھاگنے سے تو بعض رہ نہیں سکتی) دولہا صاحب گھیا نیچے تخت پر بیٹھے ہیں پاس ہی کو دولہن صاحبہ اور ڈومنی بھی موجود ہے وہاں پر رسمیں شروع ہوئیں۔ دولہن کی ماں نے دولہا کے منہ پر برتن رکھکر پانی پیا عورتوں میں دولہا کے سر پر قفل بند کیا۔ آگے منع لگا۔ تو دولہن کو پالوش بھی سر پر چڑھا دی۔ آرسی مصحف ٹوٹکوں کی رسم ادا ہوئی۔ دولہا کو مصری کھلائی گئی اور پان کھلایا گیا۔ (دولہن کی چوٹی میں کلاوہ بندھا ہوتا ہے۔ اسکو دولہا ایک ہاتھ سے کھولتا ہے اور ایک ہی ہاتھ سے دولہن کے پائجامہ میں کمر بند ڈالتا ہے) مہندی سر پر لگایا گیا شربت یا دودھ پلایا گیا۔ (دراصل عورت کے رومال دھو کر پلایا جاتا ہے حرام حلال کا کچھ خیال نہیں) رسم سلامی کی ادا ہوئی (دولہا کو سلامی میں روپیہ ملتا ہے) دولہا صاحب نے عورت کو جوتی اٹھا کر فنس میں رکھی اور سوار ہو کر اپنے مکان پر رخصت کرا کر لائے۔ وہاں آ کر دولہا دولہن کی مٹھی کھولی۔ اور ہاتھ پر کھیر رکھکر کھائی۔ پھر چوتھے روز دولہا صاحب کی دعوت کا دن آیا۔ اس میں یہ ہوتا ہے۔ کہ قبل دعوت کے عورت مرد ملکر خوب کھیلتے ہیں۔ اور ایکدوسرے کو مارتے ہیں۔ پھر دعوت کھاتے ہیں۔ اسکے بعد چالوں کی رسم ہے۔ آخرش جب ابتدائی عمر سے جوانی تک شرک میں پھنسے رہے تو وہ بجز شرک کے اور کیا کریں گے۔ اور انہوں نے بھی اپنی اولاد سے کرانا شروع کیا۔ اگر زاہد دیندار ہوئے۔ تو گیارہویں پاک اور مولود بھی کہ شریعت میں بدعت ہے ہر سال کرنا شروع کر دی۔ یہ حالت تو شادی کی تھی۔ اب موت کا حال سنئے۔ شریعت محمدیہ میں (اگر کوئی مر جاوے) تو یہ حکم ہے۔ کہ تجہیز و تکفین میں جلدی کرے اور غسل دیکر اور کفنا کر (مرد کو ۳ کپڑے اور عورت کو پانچ اور وقت ضرورت جو میسر ہو) جنازہ کی نماز پڑھائے۔ اور دفن کر دے۔ خیرات کرنے کے واسطے کوئی دن مقرر نہیں۔ جب اور جس قدر میسر ہو۔ خیرات کرے۔ جو چاہے پڑھکر بخشے۔ جسکے یہاں کوئی مر جاوے اسکے ہاں تین دن کھانا بھیجنا اچھا ہے۔ تمام لوگوں کو واسطے ۳ یوم تک سوگ جائز بعد کو حرام بخلاف زوجہ کے کہ اسکے مرنے سے زوجہ کو ۴ ماہ ۱۰ یوم تک سوگ کرنا چاہئے۔ اور دل سے غم کرے۔ اگر آنسو نکل آویں تو مضائقہ نہیں۔ بیہودہ اور فضول رسمیں یہ ہیں۔ کہ مردہ کے نیچے دو میری تیار رکھ جانماز کرنا۔ جتنے مہمان آویں۔ اُن کی کھانے کی فکر کرنا چلا کر رونا۔ تین روز سے زائد سوگ کرنا بوریا بچھانا۔ کھانا سے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ کرنا۔ تیسرے روز چنے پڑھنا اور پڑھنے والوں کو انکو کھانا۔ بری ششماہی دسواں بیسواں چالیسواں تیجا کرنا ۴۰ یوم تک حلوے پر فاتحہ دینا۔ سال بھر برابر ہر جمعرات کو فاتحہ کرنا اور ہر جمعرات کا کھانا علیحدہ مخصوص کرنا۔ بعض جگہ مرکا نہ پکانا سویاں ٹکیاں نہ بنانا۔ کڑاہی نہ چڑھانا۔ افسوس نادانوں نے اسلام میں یہ بیہودہ رسمیں جاری کر رکھی ہیں۔ اور غیر قوموں کو موقع دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اعتراض کریں۔ سیدھے سادے اسلام کو بیہودہ بنا دیا ہے۔ افسوس جن رسموں کے مٹانے کو رسول اللہ صلعم تشریف لائے تھے وہی جاری کر دی گئیں۔ کوئی صاحب بیوہ کی شادی کو منع کرتا ہے۔ کوئی بیوہ کو گھر کے حامی ہیں۔ کسی نے قبر کو سجدہ شروع کر دیا ہے۔ غرض طرح طرح کے خرافات سے (ناتمام)

ahmadimuslim.de

کا نام بدنام کرتے ہیں۔ قبروں پر میلے کئے جاتے ہیں جنکا نام عرس رکھا گیا ہے۔ چراغ جلاتے ہیں۔ پختہ قبریں بنائی جاتی ہیں بڑے بڑے عالیشان مقبرے بنائے جاتے ہیں۔ ایک تو خرچ بیجا۔ دوئم فعل حرام۔ نہ خدا کا خوف نہ رسول کی شرم۔ یا اللہ مسلمانوں کو ہدایت نصیب کر۔ آمین ثم آمین

(راقم۔ محمد رفعت اللہ خان شاہجہانپور)

نیچر غیر محدود ہے

اگرچہ اللہ جلشانہ اپنی قدرت کاملہ کے کرشمے اور آیات بینات وقتاً فوقتاً ظاہر کرتے رہتے ہیں جنکے ملاحظہ سے مومنوں کو ایقان اور ایمان کی پختگی حاصل ہوتی ہے لیکن کور چشموں کی بیماری (جنکو بارہ بجے دن کے بھی رات ہی نظر آتی ہے) بڑھتی جاتی ہے کسی طرح وہ رو باصلاح نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اپنے اتمام حجت کیلئے اتفاقات فوق العادت گاہے گاہے دکھاتے ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہم لوگوں کو جو خدا کی قدرت کاملہ کا انکار کرنیوالے ہیں۔ اور انکو جو قانون قدرت کو اپنی عقل ناقص کے احاطہ میں محصور کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ خداوند کریم کو معطل نکما اور بیکار جانتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اسنے جو کچھ کرنا تھا کر چکا اور جس طور عالم اسباب کو چلانا تھا۔ چلا چکا۔ جو طریق پیدائیش کے سوا کسی دوسرے طریق سے پیدا نہیں کر سکتا۔ جو جو صورتیں اور ہیئتیں ہم دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان کے سوائے دوسری صورت یا ہیئت کا پیدا ہونا ہی مشکل تر ہے) دعوت عام دیتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس آویں۔ کہ ہم انکو خداوندی قدرت کا کرشمہ دکھادیں۔ جسکو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ ہمارے قریب ہی ایک شخص عبداللہ لکڑی فروش کی دوکان ہے۔ جس نے مرغی کے نیچے چند انڈے واسطے لینے بچوں کے رکھے مدت معہودہ کے بعد بچے نکل آئے جنمیں سے ایک بچہ چار ٹانگوں والا ہے جیکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

اسکے دھڑ کے دو حصے ہیں۔ ایک تو معمولی جیسے عام مرغوں کا ہوتا ہے۔ اور اسی حصہ میں بیٹ کرنے کا سوراخ ہے۔ مگر درمیان نہیں ہے۔ ایک طرف اور دوسرے حصے میں دو ٹانگیں اور ٹانگیں اور پنجے جنکو ہر وقت اُٹھائے رکھتا ہے۔ مگر بعض وقت ان دوسری ٹانگوں اور پنجوں سے بھی کام لیتا ہے یعنے اُن کے بل کھڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ نہیں ٹھیر سکتا۔ غرضیکہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جسکو دیکھکر خدا کی قدرت یاد آتی ہے اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ:۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ جس صاحب نے دیکھنا ہو۔ اس پتہ پر آوے:۔ کڑہ کرم سنگھ نمبر دکان عبداللہ متصل دکان اللہ بخش مدارسی چکن دوز امرتسر۔

راقم۔ (مولوی) خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ

۲۸ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء کے پیسہ اخبار لاہور میں بھی ایک خبر چھپی تھی کہ موضع آساپور ضلع دربھنگہ میں مرغی سے مرغا بن گیا۔ جو تحقیق کرنے پر واقع ٹھیک ثابت ہوا تھا۔ جسکی تفصیل تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے۔

افسوس ہماری آریہ بیافتہ آریہ پارٹی اور نیچری خدا کے نیچر کو اپنی عقل سے ناپنا چاہتے ہیں (ایڈیٹر)

تقریظ

احسن البیان حدیث شریف میں ہے کہ لا تنقضی عجائبه یعنے قرآن مجید کے عجائبات ختم نہ ہونگے اسی لئے ہمیشہ علماء اور مشائخ نے قرآن شریف سے عجیب عجیب طرح کے فوائد حاصل کئے منشاء ایزدی کے مطابق اس زمانہ الحاد میں ضروری تھا کہ قرآن شریف کے عجائبات اِس زمانہ کے مطابق ظاہر ہوں سو ایسا ہی ہوا۔ کہ کتاب مندرجہ عنوان میں مصنف نے احادیث اور اقوال مشائخ سے آیات قرآنیہ کے فوائد بڑی تفصیل سے لکھے ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اصل قیمت ۱۲ مطبع النبی بانکی پور ضلع پٹنہ سے مل سکتی ہے۔

اصول منطق اردو۔ مصنف نے علم منطق کے متعلق اس فن ہنگ سے لکھا ہے کہ طلباء کو تھوڑی مدت میں علم منطق بخوبی آجاوے اور صحیح سمجھنے کا منشاء معلوم ہو جاوے۔ جو لوگ متعلق انگریزی سے اپنا دماغ ناقص بنا لیتے ہیں۔ اگر اس رسالہ کا مطالعہ کریں تو بسہولیت اس عربی منطق کامل سے صحیح سمجھنے اور بولنے کی طاقت حاصل کر لیں۔ عبارت دلچسپ اور سلیس۔ طرز بیان عمدہ۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۸ر۔ منشی عبد الحکیم عبد الکریم تاجران کتب ال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے۔

استفتاء

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخصوں کے کہ دشمن دین کی شفیق ہوں۔ منکران رسالت کے رفیق۔ غیر اسلام کی عادات و معاملات پر راغب۔ معاندین اسلام کی خوش بیانی و زباندانی کے طالب۔ ترقی دنیا میں مفتون۔ امور دینی میں مجنون۔ نہ سیرت اہل اسلام کی بول چال سے ہویدا۔ نہ دینداروں کی سی صورت شکل و لباس میں پیدا۔ اہل اسلام سے ایک ایک جزیات پر بحث بر ہمی و عداوت و اختلافات۔ اور دشمن اسلام سے پر جوش تلطف و محبت و مدارات۔ نہ دینداروں سے الفت۔ نہ بیدینوں سے نفرت بینوا و توجروا۔ راقم خریدار اہلحدیث

جواب:۔ اس میں کیا شک ہے کہ برا ہے۔ مگر آج کل تو یہ بلاء عام ہے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے۔ اَلنَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَکَادُ تَجِدُ رَاحِلَةً یعنے لوگ اُن سو اونٹوں کی طرح ہیں۔ جنمیں سو میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔ آہ ؎

آنکہ برجستیم و کم دیدیم در لیسیار ستہ ونیستہ

نیست جز ابنان درین عالم کہ بسیار ستہ ونیستہ

سوال ۱:۔ مسلمان خانساماں جو انگریزوں کا نوکر ہو کر خنزیر پکاتے ہیں اُنکے ساتھ مسلمان میل ملاپ رکھیں یا نہ؟

۲ اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کے معنے کیا ہیں؟ اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کے سوا اور علماء اہلحدیث دیں۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف کی رائے معلوم ہے۔ مگر مخالفین کے اعتراضات کو ملحوظ رکھکر جواب عنایت ہو۔ راقم خاکسار عبداللہ از موضع [illegible]

جواب ۱: فقہاء نے خنزیر کو کافروں کے حق میں مسلمانوں کی بکری کا حکم میں لکھا ہے۔ پس اگر اس اصول کو مدنظر رکھا جاتا تو مسلمان زنانہ کا عیسائی اور انگریز کو خنزیر پکا کر کھلانا۔ اس درجہ برا نہیں۔ کہ اُس سے علیحدگی کیجاوے۔ علاوہ اسکے علماء اہلحدیث سوال دیکھیں کیا ہے اسکا جواب بھی جو دیں گے درج کیا جائیگا۔

سوال: شخصے در یک بلدہ فوت شدہ۔ اہل آن بلدہ نماز جنازہ آن خواندند واہل بلدہ دیگر میخواہند کہ بغیر حضور میت نماز جنازہ آن بخوانند درست است یا نہ۔ (راقم مفتی ابوالفضل سید عباس شاہ باقرانی روڈ ضلع لائلپور)

جواب:۔ جنازہ غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ۔ در حدیث صحیح است و۔ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّجَاشِیِّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ (مشکوۃ باب المشی بالجنازہ) یعنے آنحضرت فداہ روحی نجاشی شاہ حبشہ راکہ مسلمان بود۔ در حبشہ مردہ بود جنازہ غائب خواندند۔ بمقابل این صحیح حدیث صحیح حدیث وارد نہ شدہ۔ کہ دراں منع از جنازہ غائب باشد علاوہ ازیں اگر بقاعدہ متفقہ فقہا غور کردہ شود۔ امر اسہل باشد کہ جنازہ دعا است برائے میت۔ پس مثل دعا حاضر غائب ہم طور جائز باشد۔ والعلم عند اللہ۔

سوال:۔ ۱ بعد نکاح کے حضار مجلس کو چھوہارے (خرما) اور شیرینی مثل بتاشے خواہ مصری تقسیم کرنا سنت ہے یا بدعت جواب مدلل ہو۔

۲ اگر کسی شادی (نکاح) میں غیر اقوام ہنود شریک ہوں تو بعد عقد شرعیہ کے اُن لوگوں کو ناریل (نارجیل) بجائے مثل گلدستہ ہار پھول تقسیم کرنا جائز ہے یا نہ۔ ۳ عید کی زکوۃ کے عوض اُسکی قیمت نرخ بازار کے مطابق فقرا و مساکین کو دینا درست ہے یا نہیں علی ہذا القیاس صدقہ فطر کی بجائے قیمت دینا بھی درست ہے یا نہ۔ ۴ گوشت عقیقہ کا غیر اقوام مثل چمار و غیرہ کو جو اس ملک میں کفار ہیں دینا درست ہے یا نہیں؟ (راقم سید عزیز الدین خریدار ۱۲)

جواب ۱ نکاح کے وقت شیرینی کا تقسیم کرنا میرے علم میں ثابت نہیں۔ لیکن بطور خوشی بلا نیت ثواب تقسیم کیجاوے۔ تو منع بھی نہیں عجب نہیں کہ آنحضرت کے زمانے میں جو بعض کھجوروں سے کرتے تھے اُسی کو وقت نکاح کرنے کا طریق ہو گیا ہے۔ ۲ غیر اقوام دوستانہ طور پر دینا تو کوئی منع نہیں خدا فرماتا ہے۔ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (پارہ ۲۸ ع ۲) یعنے جو کافر تمکو ستاتے نہیں اُن سے سلوک اور انصاف سے پیش آنا تمکو منع نہیں۔ خدا انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہو جائز چیز کا استعمال جہانتک ہو کریں ۳ علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات

۲ کہتے ہیں نہیں جو کچھ شریعت نے مقرر کیا ہے وہی نکالنا چاہیے۔ خاکسار کی رائے میں اغراض فقرا کو مدنظر رکھکر اگر قیمت بھی دی جاوے۔ تو جائز ہے واللہ اعلم

۳ عقیقہ قربانی کی طرح ہے۔ اپنے بیگانے سب کھائیں۔ امیر و غریب سب کو جائز ہے۔

انتخاب الاخبار

مدراس میں ایک متمول برہمن نوجوان مسٹر راجارام نے کارخانہ چرم جاری کیا ہے (اخبار عام کو سنج ہے۔ خدا کی شان!)

کراچی میں ایک خوبصورت بدچلن عورت پر چھ سات آدمی فریفتہ تھے۔ وارثوں کو نامحرموں کی نگاہبازی شاق گذری۔ تین کو قتل کر دیا۔ سپاہی عورت نے اپنے آشناؤں ... مل کے انہی وارثوں کے چھ آدمی قتل کروا دئیے (بے پردگی کی برکت)

جاپان نے قواعد خبر رسانی کے اور بھی سخت کر دئیے ہیں۔ فقط تار برقی کے پیغامات بجز فی ... نہیں بھیجے جاتے ہیں۔ بلکہ پرائیویٹ خطوط بھی دیکھ بھال سے نہیں بچتے۔ ہر ایک خط کو کھول کر پڑھ لیتے ہیں۔

ٹرکی سپاہ اور بلغاریوں کے ایک جنگ میں بلغاری سخت پچھلے گئے تھے اسلئے بلغاری سخت خوف زدہ ہیں۔ ترکی فوج کا دستہ اگر ان کے پاس سے گذر جائے تو سُن ہو جاتے ہیں۔

نواب احمد علی خاں صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ ۱۱ اپریل کو بوجہ طاعون سو آدمیوں کے ہمراہ دہلی میں تشریف لائے اور کشمیری دروازہ لالہ سلطان سنگھ صاحب رئیس دہلی کی کوٹھی میں قیام پذیر ہوئے (کیا موت سے بھاگ سکتے ہیں:- اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ:) یہ دنیا کی محبت کے نتائج ہیں

۳ اپریل کو آنریبل مسٹر تھامسن مدراس کے گورنر ہو گئے اور مسٹر ... الیس وزیر کونسل کی خالی اسامی کو پُر کریں گے۔

گذشتہ بدھ کے روز موئنٹڈ پولیس حیدرآباد سندھ کے ایک سپاہی نے صوبیدار میجر ابراہیم خاں پر۔ پھر ایک منشی موتی چند پر گولی چلائی جسکے کہنی پر خفیف سے زخم آئے اُس نے چار اور گولیاں بھی چلائیں۔ مگر کسی کے نہ لگیں۔ سپاہی زیر حراست ہے (کیا دیوانہ تھا؟ یا کوئی تلاش؟)

چاؤنگ کے سوداگروں اور بیوپاریوں کا ایک بہت بڑا جلسہ کلکتہ کے ... میں منعقد ہوا تھا جس ... کی تجارت ... پر محصول ...

بڑھا نے جانے کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ (کون سنتا ہے فغان درویش)

قانون رازداری کا نفاذ آسام میں ہو گیا کسی سرکاری کلرک یا عہدہ دار کو کسی اخبار کے اڈیٹر سے خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں رہی۔ خواہ اُن کا آپس میں کیسا ہی گہرا تعلق کیوں نہ ہو۔

سمالی لینڈ میں جنگ و جدال کچھ عرصے تک ملتوی رہیگی اس لئے تمام فوجیں ہندوستان کو واپس آ رہی ہیں۔ (ہم پہلے ہی جانتے تھے)

۲۴ اپریل کو اتوار کے دن مسلمانان موچی دروازہ لاہور نے چند زیارتیں نکالیں اور تمام شہر میں گشت لگاتے ہوئے کلمہ شریف کا ذکر کرتے تھے پہلے بھی دفعیہ طاعون کے لئے نفل بھی پڑھے خلقت کا اندازہ پندرہ بیس ہزار کے درمیان تھا۔ (کیا یہ سنت ہے یا محض ایجاد بندہ)

پائونیر کو کابل سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بی بی حلیمہ والدہ سردار احمد خان اور امیر صاحب کے درمیان پھر رابطۂ اتحاد قائم ہو گیا ہے۔ نو عمر سردار کو کابل کی فوج تاجہ کی کمان عطا کی گئی ہے (افسوس امیر حبیب اللہ صاحب بھول گئے ہیں ہر اُو جہاندیدگاں کار کن * کہ صید آزمودہ گرگ کہن)

جاپان میں صیغہ جنگ امیدواران مجاہدین کی درخواستوں سے بھر گیا ہے جو میدان جنگ کو جانا چاہتے ہیں اور ۵ لاکھ مجاہد ابھی سے بصورت ضرورت میدان میں نکلنے کیلئے تیار ہیں۔ (شاباش حب الوطنی)

جاپان کے اندر ہر قسم کا امن و امان ہے۔ اور سوداگر یا سیاح جو جاپان کا سفر کریں گے۔ بوجہ جنگ اُن کو نہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو گی۔

روسی تسلیم کرتے ہیں کہ دریائے یالو پر ایک لڑائی میں اُن کے ۱۲۰۰ آدمی مارے گئے۔

امیر البحر الگزلیف نے استعفا دیدیا ہے۔ مگر زار نے یہ کہکر نامنظور کر دیا ہے۔ کہ یہ وقت ایسا نازک ہے۔ کہ ہر ایک روسی کو ملک کی خاطر اپنے ذاتی اختلافات کو نظرانداز کر دینا چاہئے۔ (اسلامی جنرل خالد بن ولید کی سی دور اندیشی ہے)

ڈبلی بازار لاہور میں ایک خاندان کے گیارہ آدمی تھے ایک ہی ان میں گیارہ کے گیارہ بہ نہنگ طاعون چیٹ کر گیا خدا کی پناہ طاعون نے ...

خاکسار ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مہتمم) ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہی

REGISR. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لله الحمد

اہلحدیث

جلد ۱ — نمبر ۲۸

امرتسر ۲۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	للعہ
والیان ریاست سے	سے
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	؏

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ خط واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی + اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینجر سے فیصلہ کریں - جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مینجر ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

ہندو - سکھہ اور آریہ سماج

جب سے آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے ویدوں کی نسبت اپنے خیالات شایع کرکے سماج کی بنیاد لگائی ہے تب ہی سے آریہ سماج نے ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کی تھی - کہ ہندو کے لفظ سے بھی بیزار تھے - بلکہ بیانات کہتے تھے - کہ ہندو کے معنے چور کے ہیں - چنانچہ آریہ مصنفوں کی تصنیفات میں یہ مضمون بکثرت ملتا ہے - ہمیشہ اسی خیال میں رہتے تھے بلکہ بلند آواز سے ظاہر کرتے تھے - کہ آریہ سماج کو اپنی برادری الگ کر لینی چاہیے - کبھی بھولے سے بھی کوئی آریہ اپنے آپکو ہندو کہلانا پسند نہ کرتا تھا - مگر خدا کی شان - ضرورت اور مصلحت وقت ہی اک عجیب جادو ہے

اہلحدیث امر...
خدمت شریف
سوہدرہ -

کہ ہم انہی آریوں کی تحریروں سے دیکھتے ہیں ۔ کہ اپنے آپ کو ہندو یا ہندو اور سکھوں میں شمار ہونا فخر سمجھتے ہیں ۔ چنانچہ مباحثہ دیوریا جو آریوں کی طرف سے چھپا ہے ۔ اس میں بڑے فخر و مباہات سے لکھتے ہیں:-

کیا اب سے پچاس برس پہلے کسی ہندو کا حوصلہ تھا کہ کسی مسلمان یا عیسائی سے ذرا بھی دست پنجہ کر سکے ۔ کیا یہ بھی واقع امر واقع نہیں کہ کرنیل الکاٹ اور مسز بسینٹ جیسے عیسائیت کو اور منشی عبد الغفور جیسے اسلام کو خیرباد کہہ کر ہندوؤں اور آریوں کی پناہ لے رہے ہیں صفحہ ۱۱۳

عبارت مذکورہ بالا بالکل صاف اور مستحضر ہو لفظوں میں آریہ اور ہندو کو ایک مانتی ہے ۔ حالانکہ ہندوؤں کا مذہب اور طریق جیسے وہ سب کو معلوم ہے ۔ رہا یہ فخر کہ ہماری طفیل ہندوؤں میں طاقت آئی ہے ۔ کہ مسلمانوں سے دست پنجہ کرنے لگے ہیں ۔ سو اس کا جواب تو سہل ہے کہ جن باتوں کی وجہ سے عیسائیت تھی اور جن باتوں کی وجہ سے وید باقی تمام مذہبی کتابوں سے امتیاز رکھتا تھا یعنی مورتی پوجا وغیرہ جب اور ہی سے انکار کر دیا ۔ بلکہ مورتی پوجا کرنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا ۔ جو عین اسلام اور عیسائیت کا اصول تھا ۔ تو پھر کسی مسلمان یا عیسائی سے دست پنجہ کرنا کیا مشکل تھا ۔ اس کی مثال تو یہی ہوئی کہ کسی کے گھر میں جائیداد ہو ۔ تو چوروں کے حملے سے ڈرتا ہو اور اگر وہ سب کچھ چھٹ جائے اور مفلس قلاش ہو بیٹھے ۔ تو کس کا ڈر اور کس کا بھاؤ ۔ اس سے بڑھ کر اور سنئے ۔ تو اتفاق نہ مان میں تیرا مہمان امرتسر میں خالصہ کالج میں سکھوں کی کمیٹی کو ایک خاص کامیابی ہوئی ۔ تو ہمارے ہمعصر آریہ اخبار پرچارک امرتسر کی رال ٹپکی ۔ کہ چلو ہم بھی ان میں جا ملیں ۔ آپ خالصہ کالج کی سرخی دے کر سکھوں سے اپنا شوق ملاقات ان لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں ۔ شریمان سر ہیرا سنگھ مہاراجہ صاحب نے اپنے لکچر میں سکھوں کی ایک قوم فرض کی ہے ۔ اور خالصہ کالج کو قومی بتلایا ہے ۔ جس سے کسقدر مغالطہ ہو سکتا ہے ۔ کہ گویا سکھ ہندوؤں سے کوئی علیحدہ قوم ہے ۔ حالانکہ در اصل سکھ لوگ عظیم ہندو قوم کا ہی جزو ہیں ۔ انکا ہندوؤں کے ساتھ کھان پان کرنا رشتے ناطے رکھنے ہندو تیرتھ کو اپنے مردوں کو جلانا ۔ اور اوتاروں کا قائل ہونا وغیرہ وغیرہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں ۔ کہ سکھ صاحبان بلحاظ قومیت ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہیں ۔ اس خیال سے خالصہ کالج بلاشبہ ہندو قوم کا کالج ہے ۔ جہاں ہندو قوم کو ہندو کالج بنارس کنیا مہاودیالہ جالندھر دیانند کالج لاہور اور گوروکل ہردوار کا فخر ہے ۔ وہاں ان کو خالصہ کالج امرتسر کا بھی فخر ہونا چاہیئے (۲۲- اپریل ۱۹۰۷ء)

اپریل کا مہینہ دیکھ کر تو یہ خیال چاہیئے تھا ۔ کہ یہ مضمون ایڈیٹر نے اپریل فول لکھا ہے ۔ مگر ہمارا گمان یہ نہیں کہ پرچارک کا لائق اور متین ایڈیٹر اپریل فول لکھنے میں وقت کھوئے ۔ بلکہ واقعی اس نے ہندوؤں اور سکھوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کی ہے بھلا صاحب! پھر علیگڑھ کالج اور اسلامیہ کالج لاہور نے کونسا گناہ کیا ہے ۔ کہ ان پر آپکو فخر نہ ہو ۔ جبکہ سکھ ویدوں کو الہامی نہ مانیں گوشت کھا کر بھی آپکے جائے فخر ہیں ۔ تو مسلمان بیچاروں نے کیا بھس ملایا ہے ؟ سکھوں کے گرو باوا نانک جی مہاراج کو تو سوامی دیانند خود غرض ۔ بے علم ۔ جاہل ۔ طالب شہرت وغیرہ سخت الفاظ سے لکھیں ۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۵۵ اور تمام دیانندی انکے گرو کی تحریر کے مطابق سکھوں کے مہان گرو جی کو ایسا ہی خیال کریں ۔ اور دیانندی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۷ پر لکھیں کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھاؤ ۔ مگر ہمارا لائق ایڈیٹر پرچارک سکھوں جیسی گوشت خور قوم کو اپنا بھائی خیال کریں ۔ اور رشتہ ناطہ کرنے پر طیار ہوں ۔ کیوں نہ ہو صحیح

بدو نزد طبع دیدۂ ہوشمند

ایڈیٹر پرچارک ان لوگوں میں سے ہیں ۔ جو لاہور کی ماس پارٹی آریہ سماج کے (نقاب کہنے پر کہ گوشت خور آریہ بھی آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے ۔ فوراً الگ ہو کر گھاس پارٹی کی بنیاد جما دی تھی ۔ کہ ہائے یہ غضب کہ گوشت خور آریہ سماج میں رہ سکے ۔ ایسے پاپی کو سماج میں جگہ دی جاوے ۔ پس ہم ایسی سماج میں ہرگز نہ رہیں گے ۔

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے ۔ یہ ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

ہم حیران ہیں ۔ کہ کس اصول پر آج یہ زور دیا جاتا ہے کہ سکھ بھی

ahmadimuslim.de

ہیں اور آریہ بھی ہندو - اور یہ تینوں قومیں ملک پاک تثلیث کیطرح اصل میں ایک ہیں کسی مذہبی قوموں کی بنیاد اون کی کتاب ہوتی ہے - جب ہم دیکھتے ہیں - کہ ان تینوں قوموں میں کسی کا الہامی کتاب پر اتفاق نہیں - سکھوں کے گرو باوا نانک جی کی بابت تو آریوں کو گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸ پر تسلیم کیا ہے کہ وہ ویدوں کی مذمت کیا کرتے تھے - ہے ہندو سو آریہ سماج اون کی بہت سی الہامی کتابوں سے منکر ہے - خود وید ہی نصف مانتے ہیں - باقی اختلاف رسوم مذہبی اور طریق عبادات ابھی باقی ہے -

ہاں ہم خوش ہیں - کہ ہم ہندوستانی ایک قوم اور نیشن کہلائیں مگر مذہبی طریق سے نہیں - یہ تو یورپ کے عیسائیوں کو بھی نصیب نہیں - بلکہ ہر ایک مذہب ہاں بلکہ ملکی حیثیت سے سکھ - ہندو - آریہ کیا مسلمان بھی جا بجا میں آسکتے ہیں - گو ان کے ساتھ لگنے سے پوری کھچڑی چھوئی جاتی ہے -

کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسلمانوں کو آپس کی نا اتفاقی نے تباہ کر دیا - وہ اس قابل نہیں کہ سر اوٹھا سکیں - چاروں طرف سے انکو غیر قومیں دبا رہی ہیں - مگر یہ کچھ نہیں کہتے - کہیں کسطرح اونکو اپنے گھر سے ہی فرصت نہیں آپس کی نا اتفاقیوں نے اونکو ایسا پست کر دیا ہے - کہ ان کی ہمت نہیں پڑتی - اور جو چند جوانمرد ہمت کر کے اوٹھتے ہیں - یا اوٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں - تو اونکو اونہیں کی قوم گرا دیتی ہے نہ تو مالی امداد دیتے ہیں - نہ علمی - اگر کسی نے محض توکل سے کام نکالنا چاہا - تو چاروں طرف سے اوسپر تکفیر کے فتوی ہوتے ہیں - ہر طرح سے نقصان پہنچایا جاتا ہے - افسوس افسوس - اگر ایسی حالت میں ہمپر طاعون بھیجا گیا - اور ایک غضب کا نمونہ دکھا کر جو بکا یا گیا - منہ نے کوئی بے انصافی کی - مسلمانوں کو لازم تہا - اور ہے - کہ ایسے وقت میں تقوی اختیار کرتے - خدا کی درگاہ میں زاری کرتے روتے گڑگڑاتے - گناہوں سے توبہ کرتے - خیرات کرتے - مگر نہیں وہ ایسا نہیں کرتے - بلکہ طرح طرح کے توہمات باطلہ میں پہنسے ہیں کوئی تو اوس آبادی کو جہاں طاعون ہو - چھوڑ کر بہاگتا ہے - میت کی دفن و کفن میں شریک نہیں ہوتا - بعض ایسے ہیں کہ سر سے پیر تک کپڑے لادے پہرتے ہیں - ہر وقت جیبوں میں دوائیاں پڑی ہوتی ہیں - مسلمانو! یاد رکھو - جبتک سچے دل سے توبہ نہ کرو گے اور تقوی نہ اختیار کرو گے - اسی طرح کی بلاؤں میں مبتلا رہو گے مگر مسلمان اب بہی باز نہیں آتے اور جن افعال ناشائستہ سے طاعون انپر مسلط کیا گیا ہے - بار بار وہی کرتے ہیں - بلکہ طاعون کے زمانہ میں زاید - محرم سے بعد ہمارے شہر میں بھی روزانہ چند کیس شروع ہو گئے ہیں - ایسی حالت میں مسلمانوں کو توبہ کرنا چاہئے تہا تقوی اختیار کرتے - محتاجوں کی مدد کرتے - مگر ایسا نہیں کیا - اور افعال ناشائستہ کو دوگنی ترقی دی - چاروں طرف قبروں کو سجدے ہو رہے ہیں - غوث و قطب سے مدد مانگی جاتی ہے - نذر و نیاز ہو رہی ہے گلی کوچہ میں علم جھنڈے تعزیئے گردش کرتے ہیں - ڈھول تماشہ کا ماتم ہو رہا ہے - ایک نقارہ بجاتے ہوئے سیاہ بکرے ذبح کر کے اوس کا خون گھروں میں لگایا جاتا ہے - بوٹی بوٹی تقسیم کیجاتی ہے ہر ایک گھر میں مولود ہو رہی ہے - مگر خیرات کا پتہ نہیں - ہمارے یہاں کی میلاد کا حال سنئے - ۲ - ۳ - آدمی بیٹھکر میلاد پڑھتے ہیں - میلاد کیا ہے؟ اچھا خاصا گانا ہے اور لطف یہ کہ ایسی میلاد کو فرائض اسلام پر ترجیح دیجاتی ہے - قصہ ہلے ظاہر ہے سنئے! ایک مسجد میں میلاد تہی - لوگ بڑے ذوق شوق سے سن رہے تھے - یہاں تک کہ شب کے ۹ بجے مؤذن نے اذان کہدی اور انتظار کیا - کہ یہ لوگ اوٹھیں تو نماز ادا کریں - جب اوس نے دیکھا کہ کوئی خیال نہیں کرتا - تو خود تنہا نماز پڑھ لی - اس کا نماز پڑھنا تہا کہ چاروں طرف سے لوگوں نے اوسپر لعنت ملامت شروع کر دی کہ کیوں میلاد کو چھوڑ کر نماز پڑھی - کیا نماز میلاد سے اچھی ہے؟ معزز ناظرین یہ الفاظ ملاحظہ ہوں - کہ کیا نماز میلاد سے اچھی ہے!! استغفر اللہ

کون مسلمان ایسے الفاظ سن سکتا ہے۔ وہاں پر سے ایک مہربان حکیم حیدر خاں صاحب بھی موجود تھے اونہوں نے کہا۔ مردود اسلام کا حکم شریعت میں کہاں ہے؟ اسپر یہ کفریہ کلمے کہ نماز کی توہین کمبختوں کو اسلام کا ذرا لحاظ و پاس نہیں۔ تو بہ توبہ۔ دیکھئے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ ہاں طاعون کی بابت مرزا صاحب کا خیال لکھنا تو بھول ہی گیا۔ آپکو طاعون کی بابت الہام ہوا تھا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریہ حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ یہ فقرہ انہ اوی القریۃ اب تک اس کے معنے مجھپر نہیں کھلے (سچ ہے تجربہ سے کوئی لگتی بات نہ ملی ہوگی) اشتہار الوصیت مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان... دافع البلاء مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء میں فقرہ مذکورہ کی تشریح صاف طور پر یوں فرماتے ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۵۔ یعنے جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو کہ قادیاں اسی لئے محفوظ رکھی گئی۔ کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیاں میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے۔ یعنے ایکطرف پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیاں کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ مگر قادیاں طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیاں میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا۔ اور حضرت صفحہ ۴ پر الہاموں کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیاں کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو اُن میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اسکی تباہی سے بچا لیگا۔ مگر چونکہ حضرت مرزا کے پیٹ میں کھلبلی تھی۔ کہ شائید یہ تک بندی پوری نہ ہوئی۔ تو جھٹ تاویل کر لوں گا۔ اسکے لئے بھی سامان موجود کر رکھا۔ صفحہ ۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ اوی کے معنے تباہی اور انتشار سے بچانا ہے۔ اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ اس سے یہ مطلب کہ طاعون جارف یعنے جھاڑو دینے والا نہ ہوگا۔ خلاصہ یہ صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۱ پر ایک عبارت طویل

میں فرماتے ہیں۔ کہ کوئی ہے جو اپنے شہر کی نسبت ایسا الہام شائع کرے۔ ہاں وہ ہم ہیں اور کہتے ہیں۔ بلکہ ہر شخص اپنے شہر کی نسبت کہہ سکتا ہے۔ کہ ہمارے یہاں طاعون جارف نہ پڑیگا۔ کوئی کہے یا نہ کہے ہم کہتے ہیں مرزا صاحب مقابلہ کر لیں۔ خدا کے فضل سے ہمارے یہاں ابھی تو ۲-۳ یومیہ کی اوسط ہے حالانکہ شہر ہے۔ اور مرزا صاحب کے یہاں ۲۰-۵ یومیہ کا۔ حالانکہ قادیاں موضع ہے۔ کیوں جناب اب کیا حال ہے حکیم نور الدین صاحب کیوں قادیاں سے باہر پڑے تھے کیوں آپ نے حکم دیدیا۔ کہ میرے یہاں کوئی نہ آوے۔ کیوں حکم دیا گیا۔ کہ میری جماعت طاعون زدہ یا ایسی میت پر نہ جاوے۔ کیوں قادیاں میں بجائے ۲-۳ ہزار کے ۲-۳ سو رہ گئے۔ کیوں مرزائی مر پر پیر پٹکنے لگے۔ عجب بدعقیدہ تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے جبکہ آپکو خود ہی اپنے الہام پر اعتبار نہیں مرزا صاحب توبہ کیجئے۔ اب مرزائی بھی طاعون سے پٹک رہے ہیں۔ خدا کی درگاہ میں عاجزی کیجئے۔ ایسا تکبر اچھا نہیں خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں جسنے آپکو ہر بارہ میں جھٹلایا۔ اور آپکا دعوی آپ کے منہ پر چھوڑ مارا۔ وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ قادیاں میں طاعون جارف پھیر لے آوے۔ اور آپ جھاڑو دیں۔ اور دیکھئے کھانے کو رہجاویں۔ اے پاک پروردگار اپنے دست قدرت سے اسلام کی حالت درست کردے اور انکے دل کو ہمدردی سے بھر دے۔ اونکے اختلافات اور نفاق کو دور کردے۔ میں مضمون کی سرخی یہ لکھ آیا ہوں کہ کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے۔ انکا حال بھی سنئے مسلمانو! عبرت کا مقام ہے۔ خوب غور کرو۔ سوچو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ یہ واقعہ دسمبر ۱۹۰۳ء کا ہے کہ شہر پیلی بھیت میں آریوں نے اپنی عادت قدیمہ کے موافق مسلمانوں کو چھیڑا۔ حسن اتفاق سے وہاں مولوی فیض الحسن صاحب گھنوری تشریف لے گئے اور مباحثہ کے واسطے مستعد ہوگئے۔ مولوی صاحب زور دے رہے تھے۔ کہ تقریری مباحثہ ہو جاوے۔ مگر آریہ مرز...

ahmadimuslim.de

نہ بنے اور تحریری مباحثہ پر ٹالا۔ غرض جو کہ مولانا صاحب سے سنیل سے آٹھ سوال کئے۔ اور اُنکے جواب آریوں سے دیکر اسلام پر ۳ اعتراض کئے۔ جنکا جواب دینے کو مولانا صاحب مستعد تھے۔ مگر چند مولوی اُن کے سر ہوگئے۔ اور جامع مسجد میں وعظ نہ کرنے دیا۔ مولانا صاحب نے چاہا۔ کہ لب سڑک وعظ فرماویں۔ او سپر ہمارے حنفی مولویوں نے مولانا صاحب پر کفر کا فتوی دیدیا اور اعلان کر دیا کہ جو شخص اُسکے وعظ میں شامل ہوگا۔ وہ کافر ہوجائیگا۔ جب مولانا صاحب کو کسی نے مدد نہ دی۔ تو مجبور ہوکر وہ چلدئے۔ مولوی صاحب کے جانے کے بعد آریوں نے پھر زور باندھا۔ اور بار بار مباحثہ کیواسطے پکارا۔ مگر ان مولویوں کو یہ شرم اور غیرت کہاں جو وہ باہر نکلتے اور مجھ کافر بنانے کے انکو آتا ہی کیا ہے جو مقابلہ کرتے۔ بھنڈے بنیوں سب کچھ سنتے رہے۔ عوام نے مجبور ہوکر پھر چاہا۔ کہ باہر سے کسی مولوی کو بلاویں۔ اور عالباً مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اور مولوی ابو رحمت صاحب کو لکھہ بھی دیا۔ اور دونوں صاحب مستعد بھی ہوگئے (جیسا کہ پرچہ النذیر سے ظاہر ہے) مگر پھر عوام کو ہمارے فاضل علما نے روکدیا۔ اور کہدیا۔ کہ یہ دونوں صاحب وہابی ہیں۔ اگرچہ ترک اسلام کتاب اچھی لکھی ہے۔ مگر وہابیوں کے بلانے سے تم سب کافر ہوجاؤگے۔ عوام مجبور ہوگئے اور خاموش ہوکر بیٹھ رہے یہ ہے ہماری ہمدردی اور یہ ہے ہماری حمیت اسلامی۔ کہ دشمن کے مقابلے پر بھی ملکر کام نہیں کرتے ❊

راقم۔ مولوی محمد رفعت اللہ صاحب

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے تیسری حدیث پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے "نماز عصر کے متعلق ایک حدیث حسب ذیل ہے اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں:-

عن البراء بن عازب قال نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوٰة والصلوٰة العصر فقرأناها ما شاء الله ثم نسخها الله فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى فقال رجل هي اذن صلوٰة العصر فقال قد اخبرتك كيف نزلت وكيف نسخها الله والله اعلم (رواه مسلم واحمد)

ترجمہ:۔ براء ابن عازب سے روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح اتری حافظوا على الصلوات والصلوٰة العصر (حفاظت کرو۔ نمازوں کی اور نماز عصر کی) پس جبتک اللہ نے چاہا۔ ہم اس آیت کو اسی طرح پڑھتے رہے۔ پھر اللہ نے اسکو منسوخ کر دیا۔ اور یہ آیت اسطرح نازل ہوئی حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطی کی) پس ایک آدمی نے عرض کی کہ یہ نماز عصر کا حکم ہے فرمایا۔ میں نے تجھکو بتایا ہے۔ کہ یہ کیسے نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو کیسے منسوخ کر دیا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے)

"خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ پہلے حافظوا على الصلوٰة والصلوٰة العصر نازل ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عصر کا لفظ اڑادیا اور اسکی جگہ وسطے کا لفظ نازل فرمایا۔ اور آیت اس طرح اتری حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطٰى

اس حدیث کے مطابق عصر کا لفظ اس جگہ اتارنے میں کچھ غلطی تھی۔ اسلئے خدا نے اصلاح کردی۔ لیکن معلوم نہیں اس لفظ میں خدا کو کیا غلطی معلوم ہوئی۔ کہ اسکو کاٹکر وسطی کا لفظ اسکی جگہ درج کرایا۔ اور غلط لفظ اتارا ہی کیوں؟ پہلے ہی سوچ سمجھکر بولنا تھا مقولہ ہے کہ پہلے بات کو تولو۔ پھر منہہ سے بولو۔ اگر عصر کے لفظ میں کچھ غلطی نہیں تھی۔ اور عصر اور وسطی یکساں لفظ ہیں تو پھر خدا نے بیفائدہ کام کیا۔ کہ خواہ مخواہ بے سود عصر کے لفظ کو منسوخ کیا۔ اور وسطی کا اتارا۔ بہر حال اس حدیث کے رو سے خدا پر دو اعتراضوں میں سے ایک اعتراض ضرور آئیگا۔ یا تو لفظ عصر اتارنے میں اس سے کچھ غلطی ہوئی اور یا لغو اور بیفائدہ فعل اس سے سرزد ہوا

ایک اپنے جیسے لفظ کو کاٹ کر دوسرا دل یا ہی اُس کی جگہ رکھا ۔
معاذ اللہ ۔ حاشا للہ ۔ تعالی اللہ عما یصفون
یہ مسلم کی حدیث ہے جسکی حدیثوں کو قرآن پر قاضی بنایا جاتا ہو
اب کہئے مسلم یا کم از کم اسکی حدیث کس سلوک کی مستحق ہے
جو خدا پر الزام لگاتی ہے ۔ میں تو کچھ نہیں کہتا ۔ آپ
خود ہی انصاف فرماویں ۔ (اشاعۃ القرآن ماہ مارچ

سچ ہے انما شفاء العی السوال ہے علمی یا تجاہل انسان کو کیا نہیں کیا بنا دیتا ہے ۔ جس طرح کسی چیز کی حد سے زیادہ محبت انسان کو اسکے عیوب سے اندھا کر دیتی ہے ۔ اسی طرح کسی چیز سے بغض و عداوت اُسکی خوبیاں چھپا لیتی ہے ۔ اللہ اکبر یہ دعویٰ اور یہ تحقیق یعنی مولوی ملا عذاد و پنڈت لیکھرام کے سے اعتراض ۔ خلاصہ آپکے اعتراض کا یہ ہے کہ صلوۃ العصر کا لفظ جو پہلے نازل ہوا تھا ۔ کیوں اڑ گیا ۔ پس سنئے کہ یہ راوی کا فہم ہے جسنے صلوۃ العصر کے نزول کا ذکر کیا ہے ۔ آپنے اور نہیں تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا رسالہ فوز الکبیر ہی دیکھا ہوتا ۔ تو یہ اعتراض کبھی نکرتے ایسا تو بہت سی سعادتیں میں پاویں گے کہ راوی کہتے ہیں ۔ کہ یہ آیت فلاں بارے میں نازل ہوئی ۲ حالانکہ دونوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ مگر دراصل وہ دونوں سچے ہوتے ہیں ۔ خیر اسکی تفصیل تو رسالہ مذکور میں دیکھیں ۔ یا ہماری عربی تفسیر کے شروع میں رسالہ فوز الکبیر کی عبارت منقولہ کو پڑھیں ۔ یہاں پر آپکا جواب صرف اتنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ کہ بعض دفعہ سرور کائنات فداہ ابی و امی کسی آیت کی تلاوت فرماتے ہوئے کوئی لفظ بطور تفسیر کے فرما دیتے تھے ۔ جسکو بعض لوگ سمجھتے کہ یہ بھی قرآن ہی کا لفظ ہے ۔ پھر جب کبھی نماز میں یا کسی ایسے موقع پر جہاں پر صرف قرآن شریف بغیر کسی تشریح اور تفسیر کے پڑھنے کا موقع ہوتا ۔ تو وہ تفسیری لفظ نہ سنتے تو وہ سمجھتے ۔ کہ منسوخ ہو گیا ہے ۔ حالانکہ نہ تو اُس کا نزول ہوتا ولا نسخ ۔ علاوہ اسکے نسخ کے معنے بھی سلف کے کلام میں بہت بڑے وسیع ہیں ۔ جنکے بیان کرنے کی یہاں حاجت نہیں ۔ قرینہ اس توجیہ کا جو ہمنے کی ہے ۔ مسلم کی روایت ہے ۔ جو امام مسلم

نے اسی حدیث کے متصل نقل کی ہے ۔ جسکے الفاظ یہ ہیں :۔

قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ھذہ الآیۃ فاذنی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ قال فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

یعنے راوی (جو حضرت عائشہ کا قرآن لکھتا تھا) کہتا ہے مجھے عائشہ نے حکم دیا ۔ کہ جب تو اس آیت وصلوٰۃ الوسطیٰ پر پہنچے تو مجھے اطلاع کرنا ۔ جب میں پہنچا ۔ تو حضرت عائشہ نے صلوٰۃ الوسطیٰ کیساتھ یہ لفظ بھی لکھوایا صلوٰۃ العصر پھر کہا ۔ کہ میں نے اسیطرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔

اس حدیث سے چکڑالوی کے اعتراض ہی کی نہیں ۔ بلکہ علم و دیانت کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے ۔ کیونکہ حضرت عائشہ کا کاتب کو ہدایت کرنا اور پھر خاص موقع پر اطلاع پا کر یہ لفظ صلوۃ العصر لکھوانا صاف طور پر جتلا رہا ہے ۔ کہ یہ لفظ اصل قرآن منقول عنہ میں نہ تھا ۔ بلکہ یوں کہئے ۔ کہ عام طور پر پڑھا بھی نہیں جاتا تھا ۔ جسے عائشہ صدیقہ نے بطور تفسیر اور یادداشت کے غالباً حاشیہ پر لکھوایا ۔ اور اس لفظ کے لکھوانے پر گویا عذر کیا ۔ کہ میں نے یہ لفظ آنحضرت سے سنا ہے ۔ حضرت عائشہ کی ذہین اور نکتہ رس طبیعت تو سمجھ گئی ۔ کہ یہ لفظ قرآن کا نہیں بلکہ تفسیر نبوی ہے ۔ لیکن بعض سامعین نے غلطی سے اسکو پہلے قرآن کا لفظ سمجھا ۔ پھر آخر کچھ دنوں بعد اُن کی غلطی بھی رفع ہو گئی مگر افسوس کہ آپ آج تیرہ سو برس کے بعد اُس سے بڑھکر غلطی میں پڑے ۔ جو آپ کی خوش فہمی کی دلیل ہے ۔ (باقی باقی)

ترک اسلام ۔ تیار ہو گیا ہے ۔ جن اصحاب کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں انکے نام ارسال کیا جاویگا ۔ عام مسلمانوں کو چاہئے کہ مقدور بھر اسکی اشاعت میں کوشش کریں ۔ رعایتی قیمت ۶ / ۔ منیجر

۲ دوسرا کہتا ہے فلاں امر میں نازل ہوئی ۔

تحفہ چراغاں پر گہری نظر

ہمکو بعض خطوطات سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی صاحب تحفہ چراغاں کے ریویو پر ہمارے خلاف کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ ہمکو اس کا کچھ خوف نہیں۔ جو صاحب چاہیں۔ شوق سے لکھیں۔ ہم انصاف کی نظر سے دیکھینگے۔ کیوں کہ کسی چیز کی جانچ پڑتال ایک عمدہ چیز ہے جو اہل علم کی باخبری کی علامت ہے۔ مگر بیلے غور کئے کسی چیز پر کچھ رائے دینا یا اُس کے مخالف کچھ لکھنا کوئی اچھی بات نہیں خیال کیجا سکتی۔ اور جبکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہوکر ولی نہیں ہو سکتے اس لئے اب کوئی وجہ نہیں کہ بلا دلیل خواہ مخواہ انکو ولی ثابت کرنے کی کوشش کیجاوے۔ ہمکو لال حسین سے کوئی ذاتی بغض نہیں ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ ان کی بزرگی کا انکار کریں۔ بلکہ صرف واقعات کو دیکھتے ہوئے ہم ایسا کہنے پر مجبور ہیں۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی خیال ہے۔ کہ ایسی کتابوں کا مذہب پر برا اثر پڑیگا۔ اور مخالفین اسلام ان واقعات کو پڑھکر خوب قہقہہ لگائینگے اور کہینگے کہ کیا خوب! جو شخص مسلمانوں کے مذہب کے خلاف کام کرے۔ اسی کو مسلمان اپنا مقتدا بنا لیتے ہیں۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو اُن لوگوں کا یہہ اعتراض بہت وزن دار معلوم ہوگا۔ اور جو لوگ کہ ایسے شخصوں کو ولی بنا لیتے ہیں۔ وہ ایک لفظ بھی اسکے جواب میں نہ کہہ سکیں گے۔ لیکن جن کے نزدیک ہر مسلمان پر "احکام شرع فرض ہیں" وہ صاف کہدیں گے۔ کہ ہم ہرگز ایسے شخص کو اچھا نہیں جانتے۔ اور نہ ہمارا اسلام اسکی اجازت دیتا ہے۔ اور تمہارا اعتراض چونکہ ایک خاص شخص پر ہے اسکا جواب وہ وہی شخص ہے نہ کہ اسلام۔ بہر حال ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ کوئی ہمارا جواب لکھے۔ نہیں لکھو اور خوب لکھو مگر ساتھ ہی ان سوالوں کا جواب بھی دیدو۔ جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔ تاکہ ہمکو یا تمکو بار بار لکھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے۔ اگر اس کی ضرورت ہوئی۔ کہ ہم بھی دلائل لکھیں تو ہم اپنے خیالات کی تائید میں بے شمار عقلی و نقلی دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس اولیاء اللہ کے اقوال کا بھی ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جسکو ہم پیش کر سکتے ہیں۔ مگر بالفعل چونکہ اسکی ضرورت نہیں اسلئے انکو نظر انداز کرتے ہیں۔ اب ہم آخر میں امید کرتے ہیں۔ کہ پنجہ فولاد کے لائق اڈیٹر ہمارے اعتراضات کو تسلیم کرکے تحفہ چراغاں کو از سر نو درست کرکے شایع کرینگے اور ان واقعات کو کتاب سے نکال ڈالیں گے۔

وہ سوالات یہہ ہیں

(۱) حضرت لال حسین کی زندگی تحفہ چراغاں میں دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ اول حصہ اُن کی زندگی کا پابندی شرع میں گذرا ہے۔ اور دوسرا حصہ منہیات میں۔ اب سوال یہہ ہے۔ کہ اُن کی زندگی کا پہلا حصہ اچھا تھا۔ یا دوسرا؟ اگر پہلا حصہ اچھا تھا۔ اور دوسرا برا تھا تو اُن کی زندگی کے دوسرے حصے کے حالات کیوں بطور اُن کی تعریف کے بیان کئے گئے ہیں؟ اور اس میں کیا خوبی ہے؟ اور اگر دوسرا حصہ اچھا ہے۔ تو کیوں؟ اور کس وجہ سے؟

(۲) احکام شریعت ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ یا کوئی اس سے مستثنیٰ بھی ہے؟ اگر مستثنیٰ ہے تو کیوں؟

(۳) حضرت لال حسین عاقل بالغ تھے یا مجنوں؟ اگر مجنوں تھے۔ تو اُس کا کیا ثبوت ہے؟

(۴) ناچنا۔ کودنا۔ شراب پینا۔ ڈاڑھی منڈانا۔ حسین لڑکوں کے ساتھ صحبت رکھنا۔ یہ سب افعال شرعاً جائز ہیں یا ناجائز؟ اگر جائز ہیں تو کس دلیل سے؟ اور اگر ناجائز ہیں۔ تو حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہوکر ولی کیسے ہو گئے؟

(۵) تاریخ میں کسی ایسے بزرگ کا پتہ چلتا ہے۔ جو مثل لال حسین کے علی الاعلان شریعت کا مضحکہ اڑاتا ہو۔ اور بنی آدم کی خلاف کو سخت نقصان پہنچاتا ہو؟

(۶) اگر کوئی اور شخص جو شراب پیتا۔ ڈاڑھی منڈاتا۔ ناچتا کودتا ہو

ahmadimuslim.de

(جیسا کہ موجودہ زمانہ میں اکثر لوگ ہیں) تو وہ ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کیوں؟ اور اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں؟ جبکہ لال حسین انہیں حرکات کی بدولت ولی ہو گئے۔

(۷) حضرت لال حسین کی ولایت انہیں افعال کی وجہ سے ثابت ہوئی ہے یا کسی اور دلیل سے؟ اگر انہیں افعال سے ثابت ہوئی ہے تو کیسے؟ اور اگر دوسرے دلائل ہیں۔ تو وہ کیا ہیں؟

(۸) حضرت لال حسین کی زندگی کے واقعات مصنف تحفہ چراغاں کو کہاں سے دستیاب ہوئے۔ اور اُن کی صحت عدم صحت کا اُن کے پاس کیا معیار ہے اور وہ معیار کہاں تک درست ہے؟

(۹) کیا فقرا میں کوئی ایسا فرقہ بھی ہے۔ جو احکام شرع کو بالائے طاق رکھکر شریعت کی توہین کرتا اور کسی گناہ سے پرہیز نہ کرتا ہو۔ اور کوئی ایسا فرقہ ہے تو وہ شرعاً تعزیر اور سرزنش کا مستحق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۱۰) ہمبستر ہونا اہل زبان کس موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے کیا سمجھا جاتا ہے یعنے اُس کا مفہوم کیا ہے؟

راقم۔ ابو العلا محمد حکیم اللہ خان از شاہجہانپور محلہ جلال زئی

محرم اور تعزیہ داری

مسلمانوں کی بدقسمتی۔ ہمارا شہر شاہجہانپور بیہودہ رسم و رواج میں کسی دوسرے شہر سے ہرگز کم نہیں۔ جو جو رسمیں بالکل خلاف شریعت ہیں۔ شاہجہانپور کے مسلمان اُن کو بڑے حوصلے سے کرتے ہیں۔ اور اسی کو عین دینداری اور تقویٰ خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی اعتقاد اُن کا تعزیہ داری کی نسبت ہے یہاں کئی مہینے پہلے سے محرم کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور جابجا تعزیہ بنانے کا انتظام شروع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کہ ٹکسالی تعزیہ دار ہیں۔ وہ ایک محرم ختم ہوتے ہی دوسرے سال کے لئے تعزیہ بنوانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کا تعزیہ سال بھر سے کم میں مشکل بن سکتا ہے۔ ان شائقین کے علاوہ تاجر بھی فروخت کے لئے تعزیہ بناتے ہیں جنکو وقت کے وقت پر شائقین خرید لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ جس زور شور سے تعزیہ داری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ویسا کسی قومی اور مذہبی کام کے لئے نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کی یہ حالت اگر صرف عملاً ہوتی۔ تو زیادہ قابل افسوس نہ ہوتا۔ مگر مصیبت تو یہ ہے۔ کہ اس کارروائی کیساتھ انکے خیالات و اعتقادات بھی بہت فاسد اور وہ یہ کہ عام طور پر تعزیہ کو متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ اور مثل کتاب اللہ کے تعزیہ بھی بلا وضو نہیں چھوا جاتا۔ بلکہ اکثر تعزیہ والے تو بلا وضو تعزیہ نہیں بناتے اور کاغذ بھی نہیں چھوتے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جو لوگ نماز کے لئے بجز عیدین کے کبھی وضو نہیں کرتے۔ وہ تعزیہ کیلئے ہر وقت باوضو رہتے ہیں پھر جب تعزیہ تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ بڑی تعظیم سے ایک بلند تخت پر رکھا جاتا ہے اور اسکے چاروں طرف خوشبو کی چیزیں جلائی جاتی ہیں۔ لوگ آ آ کر اسکی زیارت کرتے ہیں۔ اُسکی طرف پشت کر کے کھڑا ہونا سخت گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور اسکے اوپر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب چھوٹے بڑے تعزیہ (اُن کے نزدیک) ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں جیسے کہ چھوٹی بڑی تقطیع کے قرآن اور ہر قسم کی حمائلیں باعتبار کلام اللہ ہونے کے ایک مرتبہ میں ہیں۔ اسکے بعد اس تعزیہ پر بہت سی عرضیاں امام حسین علیہ السلام کے نام پر لٹکائی جاتی ہیں جنمیں کوئی بیٹا چاہتا ہے کوئی نوکری کی درخواست کرتا ہے۔ کوئی مرض سے صحتیابی کی آرزو کرتا ہے۔ غرض طرح طرح کی خواہشیں اُس عرضی میں لکھی جاتی ہیں۔ اور اُس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس عرضی پر ضرور توجہ ہوگی۔ اور نہ کچھ تو حکم صادر ہوگا۔

تعزیہ نامطرین! انہیں خیالات کی وجہ سے مسلمانوں

ahmadimuslim.de

کے راستہ پر سے ڈگمگا گئے اور طرح طرح کی مشرکانہ رسمیں ان کے راستہ میں حائل ہو گئیں ـ جنکی وجہ سے وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے ـ حالانکہ اسلام کی اصلی اور سب سے پہلی تعلیم یہی تھی کہ ایک خدا کو مانو ـ اور اسی ایک خدا سے ہر قسم کی مراد مانگو ـ گو مسلمان اعتقاداً تو اب بھی کہتے ہیں ـ کہ ہم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں ـ اور نماز میں بھی ایاک نستعین پڑھتے ہیں ـ مگر افسوس کہ ان کا طرز عمل اسکے خلاف ہے ـ کیونکہ وہ تعزیہ جسمیں ایک بیجان چیز سے مرادیں مانگتے ہیں اور اسپر عرضیاں لٹکاتے ہیں مٹھائی چڑھاتے ہیں ـ

پھر بتلائیے ـ عملاً ان میں اور کفار میں کیا فرق ہے ؟ اور وہ کس منہ سے بت پرستوں کو بت پرستی سے منع کر سکتے ہیں ـ بلکہ وہ خود اسی قسم کی ایک شرمناک غلطی میں مبتلا ہیں ـ ہمنے خود دیکھا ہے کہ جب بعض مسلمانوں نے اہل ہنود پر بت پرستی کا الزام لگایا ـ تو انہوں نے کہا ـ ہم اور آپ برابر ہیں ـ کیونکہ ہم اگر بتوں کی پرستش کرتے ہیں ـ تو آپ بھی تعزیہ سے مرادیں مانگتے ہیں ـ پھر ہم میں اور آپ میں کیا فرق ؟

معزز ناظرین : اس سے معلوم ہو گیا ـ کہ اہل ہنود تعزیوں کو اصول اسلام میں داخل سمجھتے ہیں اسلیے وہ اسکو جواباً پیش کرتے ہیں لیکن چونکہ جاہل مسلمان بھی اسکو اسلامی شعار خیال کر رہے ہیں اسوجہ سے وہ کبھی یہ نہیں کہتے کہ بھائی تعزیے ہمارے یہاں کوئی شرعی فعل نہیں بلکہ یہ لوگوں کی ایجاد ہے ـ

ابھی ہی دفعہ کا ذکر ہے ـ کہ جب عشرہ کے روز تمام مسلمان لبادیہ کی دوکانیں بند تھیں اور صرف ایک دنیادار تاجر کی دوکان کھلی تھی ـ میرے سامنے آنے ایک ہندو نے بہت تعجب سے سوال کیا کہ بڑی تعجب کی بات ہے ـ کہ اس تہوار میں تمنے اپنی دوکان بند نہیں کی ـ تم سال بھر برابر فروخت کرتے ہو ـ اگر ایک دن ان تعزیوں کی وجہ سے دوکان بند کر رکھو گے ـ تو کونسا عظیم الشان نقصان ہو گا ـ اسکے جواب میں مینے کہا ـ کہ پہلا ہم کیوں دوکان بند کریں ـ تعزیہ دیکھنا بنانا ہمارے یہاں کوئی مذہبی فعل نہیں ہے ـ یہ سنکر ہمارا مخاطب سخت متعجب ہوا ـ اور کہا کہ مجھکو آج یہ نئی بات معلوم ہوئی ـ

مسلمانو! اس سے معلوم ہو گیا ـ کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعزیہ بنانا مسلمانوں کے یہاں ایک مشروع فعل ہے زیادہ تر افسوس تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے مسلمان بھی اسکو منع نہیں کرتے ـ یہی وجہ ہے کہ شاہجہانپور میں تعزیہ داری روز بروز ترقی پر ہے ـ اب کے ہی مرتبہ شاہجہانپور میں تقریباً (۵۰۰) تعزیے بنے جسمیں تخمیناً ۲۵ ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا یہ روپیہ کچھ زیادہ نہیں ہے کیونکہ اکثر مرتبہ ایک ایک تعزیہ میں کئی کئی سو روپیہ صرف ہو جاتا ہے ـ اور تعزیوں کیساتھ جو آتشبازی باجا وغیرہ ہوتا ہے اسمیں بھی روپیہ صرف ہوتا ہے ـ اسلیے ۵۰ ہزار روپیہ ان مصارف کیسامنے ایک معمولی رقم ہے اسکے بعد چہلم میں بھی اسی قدر روپیہ صرف ہوتا ہے ۔ ۵۰ ہزار روپیہ ہیں اگر ۵۰ ہزار روپیہ سال کیں بھی مذہبی کام میں صرف کیا جاوے ـ تو اس روپیہ سے ایک بڑی مذہبی انجمن قائم ہو سکتی ہے اور اسمیں متعدد واعظ مقرر ہو سکتے ہیں جو اسلام کیطرف سے وکیل ہو کر اطمینان قلبی سے غیر اقوام کے حملوں کو روکیں اور اشاعت اسلام میں سرگرم رہیں ـ مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ اپنا روپیہ ہمیشہ انہیں کاموں میں صرف کرتے ہیں جو دین و دنیا میں فائدہ مند نہ ہوں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مسلمان اپنے روپیہ کا مصرف نہیں جانتے اور نہیں تمیز کر سکتے کہ انکو روپیہ کس کام میں صرف کرنا چاہئے ـ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تعلیمیافتہ نہیں اور جبتک وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہیں حاصل کریں گے ـ انکی حالت تبدیل نہیں ہوگی ـ اے اللہ تو مسلمانوں پر رحم فرما ـ اور انکی حالت کو تبدیل کر ـ ان کو سمجھ عطا کر ـ تاکہ وہ دیکھ سکیں ـ سن سکیں سمجھ سکیں ـ بھلا برا تمیز کر سکیں ـ والعبد ـ محمد اکرام اللہ ـ شاہجہانپوری

اشتہار مفید اخبار ـ خاکسار کے پاس کتب جنکی قریب دو ہزار کے ہیں اگر کوئی طالب علم یا علم شوقین مطالعہ رکھتا ہو ـ تو راقم کے پاس آکر دیکھ سکتا ہے ـ تشریف آوری سے پہلے ایک ہفتہ اطلاع بخشیں ـ کتب فروش اپنی فہرستیں راقم کے پاس بھیجیں تاکہ ...

ahmadimuslim.de

استفتاء

چونکہ اہلحدیث ایک قومی پرچہ ہے کسی خاص شخص کی رائے کا پابند نہیں اسلئے اسکے متعلق ہر ایک صاحب آزادی سے رائے دے سکتا ہے خصوصاً اسکے فتووں کے متعلق تو علماء ناظرین کا فرض ہے کہ غلطی ہو تو اطلاع دیا کریں اگر کسی صاحب کو عدیم الفرصتی کا عذر ہو تو صرف اتنا ہی لکھدیا کریں کہ فلاں مسئلہ کی بابت فلاں کتاب دیکھو تو بھی موجب شکریہ ہوگا کون نہیں جانتا کہ انسان مرکب الخطاء والنسیان ہے اور یہ بھی کہ الملک عجمی ترجموں تجربوں کا کلام ہے۔ (ابو الوفاء)

سوال نمبر ۱۔ ایک شخص کا نام رسول میراں بخش وغیرہ ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۲۔ فاحشہ عورت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۳۔ اگر فاحشہ عورت کوئی کام بنوانے کیلئے کسی مسلمان کاریگر کے پاس لائے تو اس کام کی مزدوری لینا جائز ہے یا نہیں؟

(راقم محمد خلیل شہر سیالکوٹی)

جواب نمبر ۱۔ اگر شخص مذکور کا عقیدہ خود شرکیہ نہیں تو نماز جائز ہے مگر اسکو چاہیئے کہ ایسا شرکی نام بدل دے۔

نمبر ۲۔ فاحشہ کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے مہر البغی حرام یعنی زانیہ کی آمدنی حرام ہے

نمبر ۳۔ اسکی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ وہ حرام کی کمائی تو اسکی ملک ہی نہیں پھر جو کچھ مزدور کو کام کے بدلے میں یا کسی دوکاندار کو کسی چیز کے عوض میں دے گی۔ وہ غیر کا مال دیگی اسلئے جائز نہیں۔

سوال نمبر ۴۔ کافر اور مشرک میں کیا فرق ہے؟

نمبر ۵۔ مومن اور منافق میں کیا فرق ہے؟

نمبر ۶۔ جو شخص اسلام کو راست سمجھکر خاموش بلکہ فراموش رہے اسکو کیا سمجھنا چاہیئے۔ اور اسکی نجات کے بارہ میں کیا رائے لگا سکتے ہیں؟ راقم عبد اللہ از رڑکی مغلاں ضلع ہوشیارپور

جواب نمبر ۴۔ کافر اور مشرک میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنے کافر تو وہ ہے جو دین اسلام سے منکر ہو۔ خواہ مشرک ہو۔ جیسے بت پرست قومیں خواہ موحد جیسے بعض فرقے عیسائیوں کے جنکو یونیٹیرین کہتے ہیں اور مشرک وہ ہے جو خدا کیساتھ کسی چیز کو شریک بناتا ہے خواہ علماً یا عملاً اسلام سے منکر ہو۔ جیسے بت پرست وغیرہ یا قائل ہو جیسے بعض نام کے مسلمان خدا کے سوا غیروں سے حاجات طلب کرنیوالے منتیں ماننے والے گو اصطلاح اور عام محاورہ میں انکو مسلمان کہا جائے اور وہ بھی اپنے آپکو مسلمان ہی جانیں۔ خدا فرماتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لیس الشرك عبادة الاصنام فحسب بل اذا کنت الی غیر اللہ فقد اشرکت به (فتوح الغیب مقالہ ۴۲) یعنے صرف بت پرستی ہی شرک نہیں بلکہ جب تم اللہ کے سوا کسی غیر کی طرف خود بھی مائل ہوئے تو مشرک ہو گئے۔ **نمبر ۵۔** منافق دو قسم پر ہوتا ہے ایک تو وہ ہی جو ظاہر میں تو ایمانداری کا دم بھرے۔ مگر دل سے کافر ہو جنکا ذکر پہلے پارہ کے پہلے رکوع میں ہے کہ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ یعنے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں۔ مگر در اصل وہ ایماندار نہیں ایسا منافق تو مومن کی ضد ہے یعنے مومن منافق نہیں اور منافق مومن نہیں ان ہی کی بابت فرمایا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے منافق آگ کے نچلے طبقے میں ہونگے ایک منافق وہ ہیں جنکا ایمان تو ہو مگر عمل ٹھیک نہ ہوں یعنے بدعمل جنکو حدیث شریف میں منافق کہا گیا ہے یعنی جھوٹ بولنے والا۔ وعدہ خلاف کرنیوالا غدر کرنیوالا۔ گالی گلوچ دینے والا۔ غرض گناہ کبیرہ کرنیوالا منافق ہو یعنے فاسق کو بھی حدیثوں میں منافق کہا گیا ہے ایسے منافق کافر نہیں ہوتے بلکہ مسلمان ہی کہلاتے ہیں مگر بدعمل **نمبر ۶** اسکا جواب نمبر ۵ ہی میں آگیا ہاں توحید کے اقرار سے انکی نجات کی امید ہے حدیث شریف میں ہے کہ جنکے اعمال نامے نیک اعمال سے بالکل خالی ہوں گے انکو ارحم الراحمین بوجہ اقرار توحید محض اپنے فضل سے دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کریگا۔ جنت میں انکا نام عتقاء اللہ ہوگا۔

انتخاب الاخبار

روسی مجاہدوں کی روانگی۔ دار الحکومت روس کی مجاہدوں کی پہلی ٹولی جسمیں مختلف طبقہ اور حیثیت کے ایکسو ساٹھ جوان شامل ہیں ۲ مئی کو بجانب میدان جنگ روانہ ہوئی۔ ایک جم غفیر روانگی کے وقت موجود تہا۔ جس نے بڑی گرمجوشی سے انکو رخصت کیا۔

جاپانی فتح پر رائیں:۔ دریائے یالو کی فتح سے جاپانی سپاہ کی قابل تعریف کارگذاری سے تعبیر کیجاتی ہے جس سے اُسکی وقعت بہت کچھ بڑھ جائیگی۔ گو ساتھ ہی فرانسیسی و جرمنی اخبارات یہی کہتے ہیں کہ یالو پر روسی فوج تہوڑی تہی۔ اور اُس کا ارادہ جاپانیوں کو تنگ کرنے سے زیادہ ہرگز نہ تہا۔

چار آنے کی شرح تاربرقی نے ہندوستان بھر کے تارگھروں کا کام اس قدر بڑھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب ٹیلیگراف آفسوں کے اسٹاف کو بڑھانیوالی ہے۔

خیال کیا گیا تہا۔ کہ جنگ روس و جاپان کے چھڑ جانے سے تجارت کلکتہ کو فائدہ کثیر پہنچیگا۔ مگر تاجروں کو اس بارہ میں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ (الصلح خیر)

بارکپور کے بابو کنج بہاری گھوس کے مکان میں ۲۵ مسلح ڈاکو نصف شب کے قریب گھس آئے اور اُس کے جسم کو شعلوں سے جلا جلا کر اُس سے آہنی صندوق کی چابی جسمیں تمام زیورات وغیرہ موجود تھے چھین لی۔ اور ۵ ہزار کے زیورات لیگئے۔

سنگاپور میں ایک شخص قبروں سے ہڈیاں نکالنے کے جرم میں زیر حراست ہے۔ اُس نے ۹۲ قبروں سے ہڈیاں نکالی تہیں اور تجارت کیلئے انہیں چین کو بھیجنے کا ارادہ رکھتا تہا۔

روس میں ڈاکوؤں کے ایک دستے نے ایک کروڑپتی ہیکیب گھنبرگ نامی۔ اُس کی بیوی اور چار ملازموں کو ایک کلہاڑی کے ساتھ قتل کر کے اُس کا ۲۵ ہزار پونڈ لوٹ لیا۔ اور مکانات کو آگ لگا دی۔

جاپانیوں نے انٹنگ سے لوشان کے درمیانی خطہ پر قبضہ کر لیا ہے جس میں بیس توپیں مع گھوڑوں گاڑیوں اور سامان حرب کے علاوہ ۳۰ افسروں اور بہت سے سپاہیوں کے اُن کے ہاتھ آئیں۔ روسی فنگ ہانگ چنگ کو پسپا ہو گئے۔

زار روس کہاں دفن ہیں:۔ اس بات سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ پیٹر دی گریٹ کے بعد جسقدر زار روس مر گئے ہیں وہ سب ایک مقبرے میں جو جزائر نیوا کے ایک جزیرہ میں بنا ہوا ہے۔ دفن ہیں۔ ان سب کی قبریں یکساں ہیں اور ہر ایک قبر کی لوح پر متوفی کا نام درج ہے۔ سوائے اسکے اور کسی قسم کی آرائش نہیں کیگئی۔ سب کی قبریں سادہ ہیں۔ جنکے دیکھنے سے ایک عجیب عبرت پیدا ہوتی ہے (افسوس مسلمانوں کی شریعت میں تو قبروں کو سادہ رکھنے کا حکم تہا مگر وہ ہیں کہ اس سادگی سے بیزار ہو کر بڑے مقبرے بنواتے ہیں۔ افسوس)

بقول جرمن و فرنچ اخبارات کے روس کی فوج قلیل تہی اسپر جاپان کا فخر کرنا بیجا ہے۔

ٹوکیو سے خبر ہے کہ روسیوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ تعاقب میں ۳۰۰ جاپانی قتل۔ (غنیمت ہے)

جاپان نے جو روسی قید کئے ہیں۔ اُن میں تین سو سپاہی ہیں اور تیس افسر بھی ہیں۔

جاپان نے پورٹ آرتھر کے محصور کرنے کی آخری کوشش میں دو تارپیڈو کا نقصان اٹھایا۔

محاصرے میں ہنوز کامیابی نہ ہوئی۔ حالانکہ اور آٹھ بیکار جہاز یہاں غرق کئے ہیں۔

فتح یالو کی مفید شہرت سے جاپان قرضہ لینے کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

پیرس و لنڈن میں جاپان کے قرضہ چاہنے کی افواہیں گرم ہیں مقدار نامعلوم۔

ٹوکیو میں جاپانیوں نے فتح یالو پر قومی جشن منائے۔ بیشمار جھنڈے لہلہاتے تھے [illegible]

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

اردو اخبار جو علاوہ اپنی خوبیوں اور ارزانی قیمت کے ہندوستان بھر میں پہلا ہی اخبار ہے اسکا نمونہ ہر شخص مفت طلب کر سکتا ہے۔

فرمائش میں اخبار (خوشخبری) کا حوالہ ضرور دیں

صاحبان! یہ کتبخانہ "ارزاں مے فروشی بسیار مے نوشی" یا "کم نفع زیادہ بکری" کے اصول پر مدتوں سے رعایتی قیمتوں سے **اشتہار** مختلف ذرایع سے عام شائقین میں تقسیم کرتا ہے چنانچہ یہ اشتہار اسی غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ ناظرین الحدیث ان رعایتی قیمتوں سے فایدہ اٹھا سکیں۔ یعنے اب تو آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی مثل بھی صادق ہو گئی۔ یعنے جتنے روپیہ کی کتب رعایتی قیمت پر خرید و اتنے ہی ماہ **اردو اخبار** (جو عمدہ عمدہ مضامین۔ تازہ بتازہ خبریں دلکش شعر و سخن دل خوش کن لطایف و ظرایف۔ اور عقل کے کرشمے یعنی حل طلب بعض انعامی (معمے سے پر ہو کر ہفتہ وار عمدہ کاغذ پر مع لکھائی اور عمدہ چھپائی کے ساتھ اس کتبخانے سے شایع ہوتا ہے) مفت ملتا ہے نیز ہر پیکٹ میں **لاثانی جنتری کلاں** سنہ ۱۹۰۶ع کی ایک جلد مفت روانہ کیجاتی ہے۔ اب صرف اشتہاری جنتری کہنا سخت بے انصافی ہوگی کیونکہ جنتری ہے ۴۸ صفحے کی مضامین مفیدہ سے پر ہیں اور انہیں اشتہار نام کو نہیں کتب ایسی عمدہ اور معاملہ ایسا صاف ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ آزمالیں پھر عمر بھر دوسرے کتبخانے کا نام نہیں لیتے۔ بعض دیگر اشتہاری سوداگروں کی طرح اس کتبخانے کی غرض صرف ایک ہی دفعہ فایدہ اٹھانیکی نہیں بلکہ اسکا مدعا رابطہ اتحاد بڑھا کر مدامی مفاد پہنچانا اور حاصل کرنا ہے۔ جسکا ثبوت صرف آپ کو ایک دفعہ کے تھوڑے سے معاملے سے ملسکتا ہے۔

نام کتاب

ناول

- کلیات ناول
- عیاش
- ناول فتنہ نامہ مرزا
- عاشق صادق
- گلہ پچی
- اسرار حرم
- پری سپ [illegible]
- پھیجرا کا بلاپ
- جرم خاموشی
- بالا کمیل
- حسنی حصہ اول
- دوم
- کیفر کردار
- ناخواندہ مہمان
- چھوٹا شخصہ
- انجام ستم
- پچی قربانی
- عشرت و نزاکت
- محاصرہ غرناطہ
- انار کلی
- آرام جان
- بدلی پچھڑی
- بچھڑی ہوئی دلہن
- حسرت وصل
- حسینہ
- خون ناحق
- گلدستہ
- فریب
- حور و حسن
- فراق کا
- کرشیل کی بیٹی
- محروم قسمت
- اوردھ
- اوریندی
- کرشمہ
- شریف و وحشی
- وفادار
- بیگ
- حسین
- وفادار
- چالاک عورت
- مکاشفات
- دو مرد
- دل وحشی
- افسانہ
- پیرانہ
- آسمان کی پری
- ارمان
- الٰہی

ناٹک

- امیرہ
- جام جہاں نما
- سندر سیاد
- لنگ
- مار آستین
- مہاراجہ
- پاک دامن لڑکی
- منصور
- حیرت
- عجائب
- قاسم
- اندر سبھا
- ابوالحسن
- الہ دین
- بلبل بیمار
- بزم سلیمان
- بہار حیات
- بدر منیر
- پریس
- تماشہ دنیا
- چندر سین
- چمنستان
- چشمہ
- چنبیلی گلاب
- چمنستان
- حقیقت
- خون عاشق
- راجہ
- رام سیلا اردو
- ہندی
- زہرہ بہرام
- سخاوت
- خداداد
- شہزادہ
- شیریں فرہاد
- ہندی
- گلعذار
- سلطان
- علی بابا
- نغمہ
- فسانہ عجائب
- فریب
- لیلیٰ مجنوں
- ماہی گیر
- ہنی چندر
- شکنتلا
- خورد
- ناگری
- نقش سلیمانی
- نیرنگ
- اللہ

تمام درخواستیں بنام منشی رام اگروال تاجر کتب مہتمم تعلیمی کتبخانہ پنجاب پروپرائٹر اردو اخبار و منشی رام اگروال پریس انار کلی لاہور ہوں۔

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لله الحمد

اہلحدیث

نمبر ۲۲

امرتسر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قیمت سالانہ اخبار ہذا

گورنمنٹ عالیہ سے — ۵ع

والیان ریاست سے — ۵ع

رؤسا اور جاگیرداروں سے — للعہ

عام خریداروں سے — ۲ع ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت — بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر — ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

اطلاع ضروری

گو کتنی دفعہ پہلے بھی لکھا گیا ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اخبار اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں چونکہ اس امر کی طرف بہت اصحاب نے توجہ نہیں فرمائی اسواسطے پھر بطور یاددہانی عرض کیا جاتا ہے کہ اپنا اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں (مینیجر)

ahmadimuslim.de

قادیان میں طاعون

بیا با چشم روشن تا بہ قادیاں بینی؟
خزاں بینی ۔ وبا بینی ۔ غرض دار الزیاں بینی

مثل مشہور ہے ۔ دہقانی کی چالیس عزتیں ہوتی ہیں اسلئے وہ ایکدو بلکہ تین چار بلکہ پانچ چھ ۔ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپکو ذلیل نہیں جانتا ۔ جبتک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہوکر سلب کلی نہ ہولے ۔ پھر یہ شرط بھی ضروری ہے ۔ کہ گنتی حساب میں اوسکو غلطی نہ ہوجاوے ۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے ۔ ایکدفعہ دو دفعہ نہیں ۔ دس بیس دفعہ نہیں مرات کرات دفعہ آپ کی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے ۔ بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے ۔ کہ مرزا صاحب بزبان حال سے کہا کرتے ہیں ۔

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کونسا مہینا یا کونسا سال ہے ۔ جسمیں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ دو دو تین تین دفعہ ابتلا میں نہ آتے ہوں ۔ سالہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں ۔ ۲۲ ۔ اپریل کے اہلحدیث میں قادیاں میں طاعون ہونیکا واقعہ درج کیا گیا تھا ۔ اسپر بحکم اَلْحَقُّ مُرٌّ مرزائی اخبارون میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا اور اہلحدیث جیسے راست باز حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں ۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے ۔ کہ اہلحدیث کو اگر خدا کا خوف ہے تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تھا ۔ کہ قادیاں میں کبھی طاعون نہیں آئیگا ۔ (۲۴ ۔ اپریل) گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے بسی معلوم کرسکتے ہیں ۔ کہ قادیاں میں طاعون ہونیکا کس لطیف پیرائہ میں اقرار ہو ۔ اس لطیفہ سے الطف پیرائیہ ایک اور ہے ۔ جسکو سنکر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم و حیا سے انگشت بدنداں ہونگے ۔ اخبار البدر قادیاں کے دفتر سے ۵ ۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی ۔ کہ اخبار یکم مئی تک بند رہیگا ۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں :۔ کہ طاعون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے :۔

اللہ اللہ ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس پیارے انداز سے معشوقانہ ادا میں تسلیم کیا گیا ہے ۔ آپ سنئیے ہم آپکو بتلاتے ہیں اور آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں ۔

دافع البلاء صفحہ ۵ کو پڑھو ۔ کیسا صاف لکھا ہے :۔ کہ قادیاں کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیاں کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے ۔ مگر قادیاں طاعون سے پاک ہے ۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیاں میں آیا ۔ وہ بھی اچھا ہوگیا ۔ کیا اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت ہوگا ؟

اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ :۔ قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا ۔ تا کہ تم سمجھو ۔ کہ قادیاں اسی لئے محفوظ رکھی گئی ۔ کہ خدا کا رسول قادیاں میں تھا ۔

پھر صفحہ ۵ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے ۔ کہ خدا ایسا نہیں ۔ کہ قادیاں کے لوگوں کو عذاب دے ۔ حالانکہ تو (خود بدولت مرزا صاحب) اُنہی میں رہتا ہے ۔

پھر صفحہ ۱۱ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ بتلائی ہے ۔ کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین دہلوی کی نسبت پیشگوئی کریں ۔ کہ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو جھوٹا سمجھا جائیگا ۔ کہ سچا خدا وہی ہے ۔ جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا ہے ۔

یہ ہیں مرزا جی کی تعلیاں ! ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں ۔ کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے ۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں ۔ کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا رہا تھا ۔ کہ میری باتیں تو جھوٹی ہیں ۔ وہمی ہیں اسلئے بطور پیش بندی یا بحکم وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تھا ۔ کہ کچھ حرج نہیں

ahmadimuslim.de

انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیاں میں بھی کوئی واردات شاذونادر طور پر ہو جاوے - جو بربادی بخش نہو - اور موجب فرار و انتشار نہ ہو - کیونکہ شاذونادر معدوم کا حکم رکھتا ہے - دافع البلاء حاشیہ صفحہ ۵ وغیرہ

ناظرین ! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں۔ لیکن مطلب اس کا خوب یاد رکھیں بھولیں نہیں۔ تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں کہ قادیاں میں شاذونادر واردات ہوں گی - جو ایسی قلیل ہوں گی - کہ کالعدم تصور ہوں گی۔

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے - جس کا نام اخبار البدر صاحب ہے - آپ ۱۷ - اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں: "یوگندرپال (آریہ) نے بڑے دعوے سے یہ پیشگوئی کی تھی - کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیاں کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے - تو جلسہ کا ختم ہونا تھا - کہ یوگندرپال تو کیا صاف کرتے - خود طاعون نے صفائی شروع کر دی" صفحہ ۲

اب ناظرین اس شاذونادر کو اور اس صفائی کو ذرہ صفائی سے تاکہ کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے - اللہ اللہ کہاں یہ دعوی کہ قادیاں سے دو دو کوس تک طاعون ہے - جو بیمار اندر آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے - اسی بنا پر اس کا نام دارالامن والامان رکھا گیا تھا - پھر یہ ترمیم کہ شاذونادر واردات ہوں گی - جو معدوم کے حکم میں ہوں گی - جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہو گئی - ناظرین منتظر ہوں گے - کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی تو ان کی آگاہی کیلئے ہم اتنا بتلاتے ہیں - کہ مارچ - اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۴ - آدمی طاعون سے مرے - حالانکہ کل آبادی قادیاں کی ۲۰۰۰ کی ہے - (مفصل مع شہادت آئندہ)

نماز

روز محشر کہ جاں گداز بود ÷ اولیں پرسش نماز بود

قال اللہ تعالی :- وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ :

ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا سے پوچھا - کہ الذین عن صلاتهم ساهون سے کون لوگ مراد ہیں - رسول اللہ صلعم نے فرمایا - جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھتے ہیں رواہ محمد بن نصیر - خیال کیا جا ہے - کہ بیوقت نماز پڑھنے کی سزا میں جب وہ ویل نصیب ہوں جسکی کچھ تعداد معلوم نہیں کہ کب تک اس گناہ کی بالعوض جہنم کے عذاب میں مبتلا رہنا پڑیگا۔ پھر بالکل جو تارک الصلوۃ ہے - اوسکا کیا ٹھکانا؟ قال تعالی: اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - قائم کرو نماز اور نہ ہو مشرکوں سے - یعنے جسنے نماز چھوڑی وہ مشرکوں سے ہوا - اور مشرک کیلئے بشارت دی گئی ہے - قال اللہ تعالی - اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا - بیشک اللہ نہیں بخشتا ہے اوس شخص کو یہ کہ جو شریک ٹہیراوے ساتھ اللہ کے کسی کو اور بخشتا ہے (شرک سے) نیچے کے گناہ جسکو چاہے (اللہ) اور جس نے شریک ٹھیرایا - اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا - پیر پیغمبر سے مدد چاہنی - اور نذر نیاز غیر اللہ وغیرہ کو کیونکہ شرک کہتے ہیں - اسی زمرہ میں اللہ نے بے نمازی کو فرمایا - اور فرمایا - کہ مشرک کبھی نہیں بخشا جاویگا جسکو اللہ مشرک فرماوے - اسکو ہم مسلمان اہل ایمان کہیں - یہ ہماری بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے ؛

قطعہ

پوچھیں گے اہل خلد کہ ای ساکنان نار ÷ تم کیوں میان نار بہ رنج و الم رہے؟
دیں گے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز ÷ اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے؟

قال اللہ تعالی :- فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ - پس اگر توبہ کریں اور پڑھتے رہیں نماز اور دیویں زکوۃ پس وہ بھائی ہیں تمہارے دین میں - جب اللہ تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فرمایا - یعنے سوائے اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں - اور پھر اس اخوت دینی کو نماز پڑھنے پر معلق کیا - تو اب غور کر لینا چاہیے کہ تارک الصلوۃ اس اخوت دینی میں داخل کسی طرح نہ ہوا - ہاں البتہ بے نمازی مشرک کافروں کا بھائی بند ٹھہرا نہ مسلمانوں کا۔ شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا ہے کہ میں نے چاہا - کہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر

ahmadimuslim.de

کی موافقت ساتھ کسی آیت کے قرآن سے پیدا کریں - پس میں نے تیس سال فکر کیا - اور یہ آیت پائی قال تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا - پھر اونکی جگہ آئی ناخلف ضائع کیا - اونہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی سو آگے ملینگے غی کو - غی ایک چاہ ہے بیچ دوزخ کے - گرمی ہے اسمیں پیپ اہل دوزخ کی رواہ محمد بن نصیر والطبرانی والبیہقی وابن حبیر عن ابی امامۃ مرفوعًا - اس آیت سے معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ کا قرون کے ساتھ ہوگا - اگر فاسقون اہل کتاب کے ساتھ تارک الصلوۃ کا حشر ہوتا - تو وہ دوزخ علی میں نہ ڈالا جاتا - اور یہ بھی اس آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر تارک الصلوۃ ایمان سے خارج نہ ہوتا - تو اسکی توبہ میں اوسکو ایمان لانے کی حاجت نہ ہوتی - یہ ہے حاصل کلام شیخ ابن قیم کا کتاب الصلوٰۃ میں - اور میں نے نقل کیا حکم النبی بکفر من لا یصلی سے اور چند حدیثوں کا ترجمہ نقل میں لاتا ہوں - ناظرین غور کریں - جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا - رسول خدا صلعم نے فرمایا - کہ فرق درمیان آدمی اور کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ ابن ماجہ انس بن مالک کہتے ہیں - کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ جسنے چھوڑی نماز جان بوجھ کر وہ کافر ہوا کھلم کھلا - رواہ الطبرانی - حدیث بریدہ میں آیا ہے - کہ رسول خدا نے فرمایا - جو عہد درمیان ہمارے اور آن کے (منافقوں کے) ہے وہ یہی نماز ہے - جس نے نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا - رواہ احمد وغیرہا - ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین العبد وبین الکفر والایمان الصلوۃ فاذا ترکھا فقد اشرک رواہ ھبۃ اللہ الطبرانی وقال اسنادہ صحیح علی شرط مسلم - یعنی ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ رسول خدا نے فرمایا - کہ فرق درمیان عبد و کفر و ایمان کے یہی نماز ہے - جس نے چھوڑا نماز کو - اس نے شرک کیا - (باقی آئندہ)

ترکِ اسلام تیار ہوگیا ہے - شائقین کی درخواستیں جلدی مفت میں آنی چاہئیں طبع ثانی ۲/ - مینجر اخبار ہذا

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

بخاری حدیث پر جو چکڑالوی صاحب نے اعتراض کیا ہے - بالفاظ ذیل ہے :-

(۴) نماز مغرب کے متعلق بخاری و مسلم دونوں میں اس مضمون کی متعدد احادیث موجود ہیں - کہ اگر نماز تیار ہو اور کھانا بھی سامنے آجائے تو پہلے کھانا کھا لینا چاہئیے حدیث ملاحظہ ہو -

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قدم العشا فابدؤا بہ قبل صلوۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم (بخاری ص ۹۲ مطبوعہ انصاری باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوۃ)	ترجمہ - انس سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت شام کا کھانا آجاوے پس کھاؤ اس کو نماز مغرب سے پہلے اور کھانے میں جلدی نہ کرو -
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام وتقام الصلوۃ فلا یاتیہا حتی یفرغ وانہ لیسمع قراءۃ الامام (بخاری ص ۹۲)	ترجمہ - ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا رکھا جاوے اور نماز کی اقامت (یعنی تکبیر) کہی جاوے - تو کھانا شروع کرو اور کھانا کھانیوالا جلدی نہ

کرے جبتک کہ اس سے فارغ نہ ہوجاوے اور ابن عمر کا کھانا رکھا جاتا تھا اور نماز کی اقامت کہی جاتی تھی - تو وہ نماز کی طرف نہیں آتے تھے - جب تک کہ فارغ نہ ہو لیتے اور یقیناً وہ ضرور امام کی قرأت سنتے تھے -

مسلم میں بھی اس مضمون کی متعلق بہت سی احادیث ہیں ان حدیثوں کا مضمون صاف ظاہر ہے کہ شام کیوقت اگر ایکطرف کھانا آجاوے - اور ایکطرف جماعت تیار ہو تکبیر بھی ہو جاوے - تاہم کھانے کو نماز پر ترجیح ہوگی امام مسلم

صاحب نے اس میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے۔ کہ آپ ایسی حالت میں نماز کو مکروہ جانتے ہیں۔ چنانچہ مسلم میں باب ان لفظوں میں باندھا گیا ہے۔ "باب کراہۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال" ۔ (باب نماز کے مکروہ ہونیکا طعام کی موجودگی میں جبکہ فی الحال اسکے کھانیکا قصد ہو) اور آپ نے اسی باب میں کہیں سے یہ حدیث بھی لکھ ماری ہے۔
لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ (کھانیکی موجودگی میں نماز جائز نہیں)
یہ محض پیٹ پروری اور شکم پرستی کی باتیں ہیں۔ ملّاں لوگ عموماً پیٹو ہوتے ہیں کھانے کو دیکھکر بھلا ان کو صبر کیسے ہوسکے۔ یہ حلوے مانڈے پر جان دیدیں۔ ان کی بلا نماز کی پروا کرے اول طعام بعد کلام (یعنی نماز) معاذ اللہ۔ حاش للّٰہ۔ اسی حلوے کے شوق نے ہی ان لوگوں کو ایسی حدیثیں بنانے پر بھی مائل کردیا۔ اور قرآن سے محروم کردیا۔ ابن حجر اور نووی وغیرہ شارحین نے ان حدیثوں پر ملمع کرنا چاہا ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ "اگر کھانے کی موجودگی میں نماز پڑہی جائے۔ تو خیال کھانیکی طرف رہیگا اور نماز میں خشوع و خضوع کامل نہیں ہوسکیگا۔ اسلئے پہلے کھانا کھالینا چاہئے"۔ لیکن غور کرنیپر یہ ملمع نہایت ہی کمزور اور بھدا معلوم ہوگا۔ اگر کسی کو بوقت نماز شہوت آجاوے اور بیوی بھی مسجد میں نماز پڑہنے کی غرض سے موجود ہو۔ تو نماز میں اس کا دل ضرور بیقرار ہوگا۔ اور خشوع و خضوع کا ستیاناس ہوجائیگا۔ پس اسکو بھی حکم ضرور ہونا چاہئے تھا کہ پہلے جماع کرلو۔ پھر نماز پڑھ لینا۔ ان حدیثوں میں تو ایسا نہیں لکھا۔ لیکن کیا عجب کہ ان بہتر حوروں کے عاشقوں نے اس مضمون کی بھی کوئی حدیث بنا رکھی ہو۔ لیکن اگر نہیں بنائی۔ تو پھر بتائیں۔ کہ ایسا شخص کیا کرے؟ اگر کوئی دوکاندار ہو۔ اور اسکے دل میں فکر ہو۔ کہ شام کا وقت ہے گاہکوں کا موقع ہے خدا جانے کتنے گاہک چلے جائیں اب کہئے کہ ایسے شخص کے خشوع و خضوع کا کیا حال؟ کھانیکو دیکھکر جتنا ایک ملّاں کا دل بیقرار ہوتا ہے دوکانداروں کو گاہکوں کے بکھر جائیگا۔ اس سے شاید ہی کچھ تھوڑا غم ہوتا ہو۔ پس دوکاندار کو بھی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی! سودے سلف سے فارغ ہوکر نماز پڑھ لینا ولا یعجل حتی یفرغ منہ۔ ایسا ہی اور کاروبار والوں کو حکم ہونا چاہئے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ان حدیثوں کی بنا پر مسلمان ایسا کرنے لگیں۔ تو شام کے وقت مسجدیں خالی ہی رہا کریں۔ لیکن شام پر ہی کیا منحصر ہے یہ حدیثیں اگر ان کا بس چلے تو مسلمانوں سے ساری نمازیں ہی چھڑا دیں۔ مسلم والی حدیث لاصلوٰۃ بحضرۃ الطعام میں نماز مغرب کی قید نہیں۔ اور مغرب کی قید ہونی بھی نہیں چاہئے کیونکہ کھانیکا معاملہ یا کوئی اور امر خشوع و خضوع کا حارج دیگر نمازوں کے وقت بھی واقع ہوسکتا ہے۔ پس تمام نمازوں کی متعلق یہی حکم ہونا چاہئے کہ بھائی سب جھگڑوں قضیوں سے فارغ ہوکر جب تمہارا دل مطمئن ہو۔ نمازیں بھی پڑھ لینا۔ ان کی کیا جلدی پڑی ہے۔

اگر کسی شخص کے سر پر قرض بہت ہو۔ اور قرض کے غم و فکر میں وہ ہر وقت حیران و سرگردان اور پریشان و غلطان اور پیچان رہتا ہو۔ یا کوئی شخص دائم المریض ہو اور بیماری کا دکھ درد اور رنج و الم اس پر غالب ہو۔ تو وہ اب کیا کرے کیا وہ ساری عمر نمازیں نہ پڑہے؟ قرض کے اترنے یا صحتیابی کا منتظر رہے؟ ان حدیثوں اور ان کے ملمع سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بے نماز ہی رہے"
ہائے ری حدیث تیرا ستیاناس۔ تو کیسی کیسی بیجا حرکتیں کراتی ہے۔ کیسی صاف اور پیارا اخلاقی تعلیم کو کس طرح چکڑالوی صاحب نے بگاڑا ہے ع

چشم بداندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر

مطلب حدیث کا صاف ہے۔ کہ چونکہ بھوک ایک طبعی اور حیوانی لازمہ ہے اسلئے بغیر اسکی تکمیل کے نماز میں جو کہ خشوع اور دلبستگی نہیں ہوسکتی اسلئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ پہلے اس طبعی خواہش کو پورا کرو۔ آپ آپکو شہوت کا خیال آتا کہ کسی کی بیوی ساتھ ہو۔ تو پہلے جماع کرلو بالکل غلط قیاس ہے اسلئے کہ جماع بھی گو خواہش طبعی میں داخل ہے۔ مگر بھوک اور جماع میں فرق بیّن ہے۔ جماع کی خواہش اتنی دیر ہی غالب رہتی ہے۔ جتنی دیر انتشار رہے۔ لیکن جب طبیعت کو ادھر ادھر لگانے سے

آنسا ہٹ جائے۔ تو جماع کی خواہش کا ہٹ جانا یا مغلوب ہو جانا بھی ممکن ہے۔ خصوصاً ستاہل (خانہ دار) کے لئے تو ایسے واقعات عموماً پیش آتے ہیں۔ بخلاف بھوک کے کہ ٹلانے سے ٹلتی نہیں بھوکے کو سو سمجھاؤ تمہارے دلائل کا جواب گو نہ دے سکے۔ مگر بھوک سے انکار نہ کریگا۔ اسلئے یہ اعتراض آپکا بالکل پنڈت دیانند کی طرح ہے۔ کہ جنت میں ہمیشہ رہنے سے جی اکتا جائیگا۔ کیونکہ ہمیشہ میوہ کھانے سے طبیعت برگشتہ ہو جاتی ہے جیسے پنڈت مذکور نے غلط قیاس کرکے قرآن مجید کی تکذیب کی۔ اسیطرح آپ نے حدیث شریف پر بیجا حملہ کیا۔ حالانکہ دونوں کی سمجھ کی غلطی ہے پھر آپکا یہ لکھنا۔ کہ قرض یا مرض کے غم میں سرگردانی ہوتے نماز نہ پڑھے کیسا بیہودہ سوال ہے۔ کیا یہ غم بھی امور طبعیہ سے ہے۔ کیا ایسا شخص کسی طرح اپنا غم غلط نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر یہ کہیں۔ کہ قرضدار بوجہ فکر قرضہ کے اور بغرض دعا حضور خداوندی میں مزید خشوع کریگا۔ تو قرین قیاس ہے۔ علی ہذالقیاس مریض سے توقع۔ ایسا ہی آپکا سوداگر کو پیش کرنا بھی لغو ہے۔ سودا بیچنے کی رغبت امور طبعیہ سے ہے؟ یا دنیا کی محبت ہے تعجب ہے کہ آپ ایسے دنیا داروں اور دنیا کی محبت رکھنے والوں کی ایسی محبت رکھتے ہیں

مولوی صاحب! ایسی حدیثوں کی بنا بڑی گہری حکمت پر ہوتی ہے ایسے جلدبازوں کو جیسے آپ ہیں ایسی تہ تک پہنچنا مشکل ہے آپکا فرض صرف یہ ہے۔ کہ آپ کو جس حدیث میں شبہ ہوا کرے اوس حدیث کو لکھکر علمائے اہلحدیث کی خدمت میں صرف اتنی التماس کیا کریں۔ کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے نہ یہ کہ ایسی بیہودگی سے اعتراض کرنے بیٹھ جایا کریں۔

آیئے ہم آپکو قرآن شریف سے مثال دیں تاکہ آپکو بھی قدرے عافیت ہو سنئیے خدا فرماتا ہے۔ لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔ یعنے کافروں سے تمہیں ڈر ہو۔ تو نماز کو قصر کرنے میں تمکو گناہ نہیں۔ لیجئے آپ انہی جیسے بیباکانہ سوال۔ سنئے! بھلا اگر کسی کو گھر بیٹھے چوروں سے ڈر ہو۔ یا گلی میں کتوں ہی سے ڈرتا ہو۔ تو کیا وہ بھی نماز کو قصر کرلے؟

جو اس کا جواب آپ دیں گے وہی اہلحدیث آپکو حدیث کی تائید میں کہینگے۔ سچ ہے ؎

نہ از جور مردم رہد زشت رو
نہ شاہد ز نام مردم زشت گو

(واقی باقی)

غزل در مذمت عرس

از منشی عبدالرؤف صاحب موحد

سب جمع ہیں زمانے کے مکار عرس میں
اشرار نابکار و فجار عرس میں

سارنگی کی الاپ ہے۔ طبلہ کی تھاپ ہے
دعوائے اتقا ہے اور یہ کار عرس میں

شیخوخیت کا سن ہے مشائخ کہاتے ہیں
مطرب کو نذر کردی ہے دستار عرس میں

آتا ہے حال پیر جی کو حال قال دیکھ
رقاصہ کی ادا پہ ہیں بلہار عرس میں

یہ حال پیر جی کا مریدین دیکھکر
کرتے ہیں واہ واہ کی بھرمار عرس میں

بھرتے ہیں دم محبت شارع کا وہ مگر
سب شرع کے خلاف ہیں اطوار عرس میں

لیے ساتھ غول بادہ کشوں کا ادھر ادھر
پھرتے ہیں بنکے قافلہ سالار عرس میں

امرد پرستی ہے۔ کہیں نعرہ بازی ہو
بجلی گرائے خالق جبار عرس میں

کرتے طواف ملکے ہیں گرد مزار حیف
آداب کعبہ سے ہے یہ انکار عرس میں

روزی طلب کرے کوئی اولاد مانگے ہے
شرک جلی کا گرم ہے بازار عرس میں

ہے پاک اِن امور سے دینِ محمدی
دیں سے ہے کیا غرض؟ ملے دینار عرس میں
افعالِ مشرکانہ و رنڈی کے ناچ پر
کیا قہقہے اڑاتے ہیں فجار عرس میں
بیزار ایسے کاموں سے ہیں صاحبِ مزار
رندانِ بادہ کش یہ ہو پھٹکار عرس میں
دیکھو اگر رسالۂ اولادِ حسن کو
پھر نام تو نہ جائیگا زنہار عرس میں
عبد الرؤف تو نے یہ لکھی غزل ہے کیا
چمکا دی گویا آگ سے ہے تلوار عرس میں

منظر شہر خموشاں

صاحبو! ہے کس قدر عبرت بھری یہ داستاں
خاک ہونے کے لئے آئے ہیں سارے انس و جاں
مال و دولت چیز کیا ہے؟ کیا ہے شانِ خانداں
ایک دن مٹ جائیگا سب نقشِ ہستی کا نشاں
کب رہیں گی سامنے یہ اچھی اچھی صورتیں
مٹی ہو جائیں گی مٹی کی یہ ساری مورتیں
بند ہوگی ہر زباں اور بند ہوگا ہر دہن
بات کب نکلے گی منہ سے کام کیا دیگا سخن
خواہ ہو کوئی گدا یا ہو کوئی شاہِ زمن
اوڑھنا سب کو پڑے گا ایک دن دو گز کفن
محفلِ خاموش ہوگی بزمِ یارانِ جہاں
ہائے ہوگی ایک کی بھی تو نہ جانِ ناتواں
حال میرا جب اسی ماتم میں ابتر ہو گیا
تب تو لبِ شہرِ خموشاں میں گذر میرا ہوا
میں نے رو رو کر وہاں پوچھا بتا دو تو ذرا
اے یہاں والو تمہارا کیا ہے کیا ہے ماجرا

ہیں کہاں دارا سکندر ہے کہاں گوتم رشی
ہے کہاں شاہِ زماں وہ ہو کہاں رسل نبی
ہے کہاں منڈن مشر اگنی کہاں وہ آیو کہاں
وہ بڈ ہشٹر ہے کہاں اور ہیں کہاں سب سورماں
ہیں کہاں سیتا سی وہ ست باس کی سب رانیاں
بھارودان رنگاں کا کچھ بھی ہے باقی نشاں
خاک کے بستر پہ ایسے نامور بھی سو گئے
گہری نیند آئی او نہیں یہ کیا سے کیا اب ہو گئے
آئینہ جس نے بنایا وہ سکندر ہے کہاں؟
طے کہاں ہے کیے کہاں ہے ان کا لشکر ہے کہاں
ہیں کہاں جمشید و دارا شاہ اکبر ہے کہاں؟
وہ کولمبس ہے کہاں وہ شکسپیر ہے کہاں!
ملکِ یونان کے وہ افلاطون وغیرہ ہیں کدھر
اگلے وقتوں کے کہاں ہیں ہائے وہ اہلِ ہنر
وہ میرے اہلِ وطن خویش و برادر ہیں کدھر
وہ عزیز دل میرے جاں کی برابر ہیں کدھر
ہائے وہ نازوں کے پالے ناز پرور ہیں کدھر
بسترِ راحت پہ سونے کے وہ خوگر ہیں کدھر
خواہر و دختر کہاں ہیں میری مائیں ہیں کہاں
باپ دادا اور چچا بھائی کا ہو کچھ بھی نشاں
مر گئیں جو عورتیں باعصمت و پردہ نشیں
ان کو اس شہرِ خموشاں میں ملی کتنی زمیں؟
بال بیواؤں کے شوہر بھی تو آئے ہیں یہیں
وہ یہاں آکر بنے ہیں کون سے گھر کے مکیں؟
مائے اکلوتے ہزاروں گود کے بچے یہاں
ہائے وہ لختِ جگر آنکھوں کے تارے ہیں کہاں
کہہ چکا جب اس قدر یاس میں تب آئی صدا
کیا سبب تجھ کو لایا یہاں کوئی جنونِ فتنہ زا
ان کو کیا تو پوچھتا ہے کیا کہیں کب کیا ہوا۔

ahmadimuslim.de

وہ تو کیا ہیں خاک تک کا بھی نہیں اب تو پتا
ہڈیاں تک تو نہیں باقی کہاں ہے تن بدن
یاد ہے جن کی تجھے اب وہ کہاں ہیں گلبدن
اُن کے جسم و جاں کا اب تو پتہ چلتا نہیں ۔
کھا گئی اجسام کو اُن کے یہیں کی سرزمین ۔
ایک ذرے میں بھی اُن کا نقش صورت ہے کہیں
مٹی دیتے ہیں یہیں مٹی میں ملتے ہیں یہیں ۔
تو مگر یہ یاد رکھ روحیں نہیں ہوتیں فنا
صورتوں کو ہے تغیر ہے نہیں انکو بقا
کھیل بن بن کر کر بگڑے ہی تو بگڑے ہیں یہاں
صفحہ تاریخ میں شائد ہو جس کی داستاں
جنکے لاکھوں تذکرے ہیں وہ بشر ہیں اب کہاں
ہیں شبیہیں اُن کی اب تو داخل وہم و گماں
بھاگ جا چل دور ہو تجھکو خبر آتی نہیں
کون ہو اپنا یہ اپنی زندگی اپنی نہیں
صاحبو! اس شہر خموشاں کا یہ قصہ سن لیا
جائے عبرت ہے رہو اس سے جو تم ناآشنا
اسکو بھی سنتے ہوئے کوئی بنے جو نا سمجھ!
ہو نہیں سکتا زمانے میں کبھی اُس کا بھلا ۔
حیف ہے وہ چار دن کی زندگی میں کچھ نہو
ایسے ہے جینا جو اس شرمندگی میں کچھ نہو
بات میں سچ سچ بتا دوں پھر بھی تمکو صاحبو
گوش دل سے اس میرے کہنے کو لیکن تم سنو
ایکدم کو بھی نہ اس دنیا میں غافل تم رہو!
جو کرو تم حق کرو ۔ جو کچھ کہو تم حق کہو
بہتری اپنی بھلا اوروں کا تمکو چاہئیے
در و اپنوں سے سوا اوروں کا تمکو چاہئیے
بیوگان ہند کو دیکھو تو کیا بیزار ہیں؟
ہیں وہ اچھی یا کہ وہ مجبور ہیں بیمار ہیں؟

کام کر سکتی ہیں۔ یا ہر کام میں بیکار ہیں
بیخودی چھائی ہوئی ہے یا کہ وہ سرشار ہیں
تم بنو غمخوار اُن کے پوچھو حالت کیا ہوئی
کیا مصیبت ہے پڑی ایسی بری گت کیا ہوئی
چاہئیے علمی ترقی کا برابر ہر خیال
حسن سے بڑھکر ہے! دولت سے زیادہ ہے کمال
مذہبی اصلاح میں چھوڑو نہ کوئی قیل و قال
دہرم کی راہوں میں ہو اچھی تمہاری چال ڈھال
نیکیاں ہوں دائیں بائیں اور بدی ہو دور ہیں
گار کی نیلا وتی سی عورتیں گھر گھر میں ہوں
صاحبو! اب کیا کہوں کہنے کو باقی کیا رہا
اور کیا اس سے زیادہ میں کہوں کرنا ہے کیا
ہے مگر اس سے بھی بڑھکر اپنے خالق کی رضا
فرض واجب ہے ہر اک بندہ پہ جس کا ماننا
یہ نہو ممکن نہیں پھر رستگاری کا سبق
ہے فقط بزبان یہی تو دینداری کا سبق
(آریہ پتر)

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

اُن کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہو۔ اور موافق کو پورا پورا اطمینان ہو۔

(۱) ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۰۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ یعنے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے۔ کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اکثر جگہ قرآن میں فرما دو سیری آیات بیات ہیں اور نیز فرمایا:۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا ۔

ترجمہ:۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے اوتاری اوپر بندے

ahmadimuslim.de

اپنے کہ کتاب اور نہیں کی، اسواسطے اُسکے کبھی اور جیسے فرمایا :- لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ ترجمہ مت کہو راعنا اور کہو انظرنا۔

(۲) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۵ میں تحریر کرتے ہیں - قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غائت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بیخبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔

ف :- اس عبارت سے بقول مرزا صاحب ظاہر ہے - کہ قرآن شریف ایسی قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے - کہ جس سے نہائت درجہ کا جاہل اور غبی بھی بیخبر نہیں ہے - پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض قرآن شریف پر نہیں ہے - بلکہ خداوند قدوس حلیم و حکیم پر ہے - کیونکہ قرآن شریف اُس کا کلام ہے - اور جسنے فرمایا ہے :- لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول۔

(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۷ میں - ولید مغیرہ کی نسبت نہائت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے گئے ہیں۔

یعنے مرزا صاحب نے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کرکے اکمل کلام کی نسبت یہہ لکھدیا - کہ قرآن میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ برین عقل و دانش بباید گریست :- افسوس تو اس بات کا ہے کہ مرزا صاحب نے انسان اور مسلمان بلکہ امام الزمان اور مہدی اور مسیح موعود اور رسول اور نبی کہلا کر یہ لکھدیا - کہ قرآن سخت زبان ہے اور گندی گالیاں سے پُر ہے - معاذ اللہ مرزا صاحب گویا خداوند کریم حلیم کو گندی گالیاں دینے والا تصور کرتے ہیں - کاش اگر مرزا صاحب جنوں میں سے ہوتے - تو قرآن کی نسبت اُن کے منہ سے یہہ تو نکلتا - قولہ تعالیٰ - فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ۔ ترجمہ پس کہا اونہوں نے (جنوں نے اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہمنے قرآن عجیب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُس کے۔

استفتاء

سوال نمبر ۷ :- ایک امام مسجد کو ڈکاروں کی بیماری ہے جماعت کے وقت ایسے زور سے ڈکار لیتا ہے - کہ مقتدیوں کی طبیعت برداشت نہیں کرسکتی۔ ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ (منشی حسین شاہ از نوتالہ سردار جہانسنگھ)

سوال نمبر ۸ :- جو امام مہتروں (خاکروبوں) کے نکاح پڑھا دے اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۹ :- جو شخص مرزائیوں سے سلام علیکم کرے اُسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۰ :- ایک شخص ملازم سرکار ہے - کوئی شخص اُسے کہتا ہے - کہ میرا فلاں کام حسب منشا کردو - میں تمکو کچھ دونگا - یہ رشوت ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۱ :- جب بچہ پیدا ہو - تو اکیس یوم تک عقیقہ درست ہے یا بعد اُس کے بھی - اور عقیقہ کی کیا شرائط ہیں اور لڑکی کے عقیقہ کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۲ :- معمولی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۱۳ :- بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زکوۃ الفطر صاعاً من طعام (احمد ترمذی) میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے او صاعاً من طعام - ان ہر دو احادیث میں صاعاً من طعام سے کونسا غلہ مراد ہے؟

سوال نمبر ۱۴ :- گوشت قربانی کا بطور صدقہ غیر اقوام مثلاً برہمن - چھتری - تیلی - تنبولی وغیرہ اقوام احباب کو دینا درست ہے یا نہیں؟ (قاضی ابو ایوب محمد یعقوب [illegible])

جواب نمبر ۷ - چونکہ یہ ایک بیماری ہے کوئی عیب شرعی نہیں اسلئے اقتدا جائز ہے - امام مذکور کو چاہئے کہ کوشش سے علاج کرے - مقتدیوں کو اُس سے ہمدردی چاہئے - ہاں اگر وہ مقتدیوں کی ناپسندیدگی معلوم کرکے خود ہی امامت چھوڑ دے تو اور بات ہے مگر عزل کے قابل نہیں۔

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۸:- خاکروبوں کے نکاح میں اگر کوئی کفریہ شرکیہ رسم ادا نہیں کرتا - تو خیر یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں آچکا ہے -

جواب نمبر ۹ - مرزائیوں سے سلام علیک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا - اسلئے ایسے امام کے پیچھے بھی نماز جائز ہے - خواہ مخواہ کے تشدد نہ چاہیئے ہاں ان لوگوں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھنا چاہئے جسکا نتیجہ اچھا نہیں -

جواب نمبر ۱۰ - اگر کوئی ملازم کسی ایسے کام کے سنوارنے پر اجرت یا انعام لیتا ہے - جس سے کسی دوسرے کا حرج ہے - تو بیشک یہ رشوت ہے - اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک معمولی بات ہے - جس میں کسی مستحق کے کام کا جسکے لئے وہ نوکر رکھا گیا ہے - حرج نہیں تو خیر گو مناسب نہیں - حدیث شریف میں جس رشوت پر سخت وعید آئی ہے وہ رشوت فی الحکم ہے یعنی بے انصافی پر -

جواب نمبر ۱۱ - اصل عقیقہ تو ساتویں روز ہے - مگر بعض علماء نے لکھا ہے - کہ اگر کوئی مانع پیش آجاوے - تو چودھویں - اکیسویں اٹھائیسویں روز بھی کیا جاوے - تو جائز ہے مگر بعد ضرورت عقیقہ کی شرائط وہی ہیں جو قربانی کے ہیں - اور لڑکی کا عقیقہ ایک بکری ہے -

جواب نمبر ۱۲ - جرابوں پر مسح جائز ہو حدیث شریف میں ہے - (جو ترمذی میں ہے) کہ آنحضرت نے جرابوں پر مسح کیا تھا - یہ مسئلہ پہلے نمبروں میں آچکا ہے -

جواب نمبر ۱۳ - طعام سے مراد گیہوں ہے - جو عموماً کھانے میں آتا تھا - خود اسی حدیث میں بھی قرینہ ان معنے کا ہے - چنانچہ اسی لفظ کے لحاظ کیا تھا یہ بھی ہے اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ

جواب نمبر ۱۴ - جائز ہے اور عقیقہ کے مسئلہ میں بھی ہو چکا - خدا فرماتا ہے اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ مانگنے نہ مانگنے والوں سب کو کھلاؤ جب خدا عام حکم کرے تو تخصیص کرنے والا کون ہے ؟

تقابل ثلثہ توریت - انجیل - قرآن کا مقابلہ قیمت عہ

اسلام اور جاپان

چہ نسبت است بجز تو حسن خوبان را + فا ہم کالنجوم وانت کالبدر

آجکل جو جاپان کو غیر متوقعہ فتوحات روس جیسی تہار سلطنت پر حاصل ہو رہی ہیں - تو قدرتی طور پر دنیا کی نظر اسکی ترقی اور اس کی ترقی کی علت اور اسباب کی طرف لگ رہی ہے - واقعی بات بھی اس قابل ہے - کہ اس غیر معمولی ترقی کے اسباب تلاش کئے جائیں کہ اور پھر دوسری قومیں عملدرآمد کریں - بڑی وجہ جاپان کی ترقی کی یہ بیان کی جاتی ہے - کہ اوس نے تعلیم میں ترقی کی ہے جس سے اُن کو خودداری کی لیاقت پیدا ہوئی اور مدت العلم اس ترقی کی کل پچیس سال بیان کیجاتی ہے - لیکن یہ قدر مبالغہ سے خالی نہیں - کیونکہ گو جاپان کی موجودہ حالت پر تھوڑے سال سے پہنچا ہے - جس سے وہ رشک حساد ہو رہا ہے - مگر اس میں شک نہیں - کہ جاپان کی سلطنت مدت سے قائم ہے - مگر ہم کو اس سے بحث نہیں ہمنے صرف یہ دکھانا ہے - کہ جاپان کی ترقی موجودہ زمانے کے لحاظ اور ظاہری اسباب پر نظر کرکے گو حیرانی اور تعجب میں ڈالنے والی ہے لیکن اسلام کی پہلی ترقی کے مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کون نہیں جانتا - کہ جس زمانے میں پیغمبر اسلام علیہ السلام نے عرب میں نبوت کا دعویٰ کیا اونکی کیا کیفیت اور حالت تھی یہی جو مسدس کے ذیل اشعار میں بیان کی گئی ہے ؎

عرب کچھ نہ تھا - اک جزیرہ نما تھا — کہ پیوند ملکوں سے جسکا جدا تھا
نہ وہ غیر قوموں پہ چڑھکر گیا تھا — نہ اوس پر کوئی غیر فرمانروا تھا
تمدن کا اوس پر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

(باقی آئندہ)

عجیب سُرمہ ایک حق پرست اور خدا رسیدہ شخص کا عطیہ ہے ضعف بصر - جالا - سفیدی - موتیا بند - پڑبال - دھند - پانی کا جاری ہونا - خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے چند روز میں صحت ہو جاتی ہے - عمر رسیدہ کو خاصکر مفید ہے قیمت عہ تولہ

پتہ :- حکیم محمد الدین چوک لوہگڑھ امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ مئی کو ہوتا رہا - اور ہر روز ہوتا ہے - اور مرزا صاحب بدستور ملزمانہ حیثیت سے کھڑے رہتے ہیں۔

جنگ روس و جاپان رویٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ اطلاع دیتا ہے کہ جنرل لینولگ نے رپورٹ کی ہے کہ جاپانیوں نے ۵ ماہ حال کو ۳۰ ٹرنسپورٹ پٹسوڈو میں اور نیز کیپ کے خاتمہ پر جنگی جہازوں کی گولہ باری میں اتارے - روسی چوکیاں پسپا ہو گئیں - دس ہزار فوج شام تک آ چکی تھی وہ جاپانی دستے مغرب اور جنوب مغرب کو روانہ کئے گئے۔

پورٹ آرتھر علیحدہ کر دیا گیا - جاپانی لیاؤ ٹنگ میں کثرت سے جمع ہو گئے ہیں اور انہوں نے ریلوے اور تار برقی کو کاٹ کر پورٹ آرتھر کو علیحدہ کر دیا ہے

امیر البحر ٹوگو نے رپورٹ کی ہے - کہ پورٹ آرتھر کو مکمل طور سے بند کر دیا گیا ہے صرف کشتیوں کے گذرنے کا راستہ باقی ہے لیکن کہا گیا ہے - کہ چھوٹے چھوٹے جہاز بھی پورٹ آرتھر سے روانہ ہو سکتے ہیں۔

روسی جنرل کی تقریر - جنرل سٹوسل نے کل پورٹ آرتھر میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا - کہ پورٹ آرتھر خشکی کی جانب بھی معرض خطر میں ہے اور کہا کہ مجھے پورٹ آرتھر کے آدمیوں کی بہادری پر بھروسہ ہے -

فنگ ہنگ چنگ پر جاپانیوں کا قبضہ سینٹ پیٹرزبرگ کی خبریں مظہر ہیں کہ جاپان نے مقام مذکورہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور روسی وہاں سے شکست کھا کر واپس آ گئے ہیں

روس کی تازہ شکست - دریائے یالو پر جو شکست روسی فوج کو ہوئی ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ زار روس نے اسے بہت اندیشناک تصور کیا ہے - چنانچہ سینٹ پیٹرزبرگ میں اس کی تفصیل شائع نہیں کی گئی - اور روسی رعایا کو اس سے ناواقف رکھنے کی حتے الوسع کوشش کی جا رہی ہے کیونکہ اس سے روسی اس فکر میں تھے کہ جاپانی فوج ماچوریا پر حملہ نہ کر سکے - ان کی قلعہ بندیاں اور خندقیں اور تمام تیاریاں جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کی غرض پر مبنی تھیں - لیکن آخر کوششوں کا انجام کیا ہوا ؟ روسیوں کو سمندر پر تباہی اور موت اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا - ان کی کئی جہاز ٹوٹ گئے ہزارہا آدمی زخمی اور تلف ہوئے - ایک بڑا افسر غرق ہو گیا - اور تین سو آدمی اور بیس افسر جاپانیوں نے قید کر لئے بڑی امید روسیوں کو خشکی کی لڑائی پر تھی ہر شکست کے جواب میں جو انہیں سمندر پر ملتی تھی - وہ یہی کہتے تھے - کہ ٹھیرو اور صبر کرو - جاپانیوں کو خشکی پر آ لینے دو - ہم ان کی مزاج پرسی کریں گے" مگر اب اس شیخی کا فیصلہ بھی ہو گیا ہے جاپانی فوج نے دریائے یالو عبور کر کے جو زبردست اور کامیاب حملہ روسی فوج پر کیا ہے - اور اٹھائیس توپیں چھین لی ہیں اس نے روس کی رہی سہی عزت کو بھی خاک میں ملا دیا ہے آخری تار برقی اس مطلب کی موصول ہوئی ہے - کہ جاپانیوں نے آگے بڑھ کر نیوچوانگ پر بھی قبضہ کر لیا - اگر یہ خبر صحیح ہے جو غالباً صحیح ہوگی تو روسی طاقت کو ایک مہلک صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اس خبر کا صحیح مطلب یہ ہے - کہ پورٹ آرتھر اور ڈالنی کا تعلق منقطع ہو جائیگا روسی ریلیں جاپانیوں کے دست قدرت میں آ جائیں گی - اور جو روسی فوج اس وقت یالو کے قریب پڑی ہے - اگر وہ لایو یانگ کو جان بچا کر بھاگ نہ گئی تو جاپانی آگے اور پیچھے دونوں طرف سے اس پر ٹوٹ پڑیں گے اور اسے ہتھیار ڈالتے ہی بن پڑے گی - غرض روسی اس وقت نازک حالت میں ہیں - اور جنرل کروپٹکن کی شہرت کو اس تازہ شکست سے سخت صدمہ پہنچا ہے (آریہ گزٹ)

ملک سپین میں ایک لاکھ ۹۰ ہزار ۲ سو ۲۷ فقیر ایسے ہیں کہ جنکا پیشہ بھیک مانگنا ہے - جنمیں سے ۱۵ ہزار ۹ سو ۴۳ عورتیں ہیں اور شہروں میں فقیروں کو اجازت ملی ہوئی ہے کہ وہ بھیک مانگ کر گذارہ کریں اور بھیک مانگنے کو حلال سمجھا جاتا ہے اور

ahmadimuslim.de

میونسپلٹی فقیروں سے کچھ ٹیکس ہی وصول کرتی ہے اور تمام ممالک میں صرف ایک شہر ستول نامی ہے جہاں گلیوں میں بھیک مانگنا حکماً منع ہے

عجیب انگوٹھی لنڈن کے شمال میں وسلی ایک جگہ ہے۔ وہاں کے ایک مدار المہام کے پاس ایک نہایت عجیب انگوٹھی ہے۔ یہ انگوٹھی شکل میں معمولی ایک سونے کی انگوٹھی کے مشابہ ہے۔ مگر علاوہ انگوٹھی ہونے کے باجہ کا کام بھی دیتی ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا اسپرنگ لگا ہوا ہے۔ اگر اسکو دبایا جاوے اور انگوٹھی کو کان کے نزدیک لایا جاوے تو ایک نہایت سریلی آواز سنائی دیتی ہے اور اگر اسپرنگ دبا کر انگوٹھی کو ایک لکڑی کے صندوق پر رکھدیا جاوے تو تمام کمرے میں وہ سریلی آواز سنائی دیسکتی ہے۔

کابل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر بدو صاحب نے وہاں پہنچکر دوسرے دن امیر صاحب پر عمل جراحی کیا وہ ایک شگاف تھا جو انہوں نے نہر ہائی نس کی ہتھیلی کے ناسور میں دیا۔ اس ناسور نے امیر صاحب کو کامل ایک مہینے سے سخت تکلیف دے رکھی تھی حتے کہ اس عرصہ میں انہیں کبھی پوری ایک رات بھی سکھ نیند سونا نصیب نہیں ہوا۔ چیرا دیتے ہی آنکھ چین پڑ گیا اور نیند بھی خاصی آنے لگی۔ اس سے ان کا ہاتھ بہت ہی سوج گیا تھا اور بے ترکیبی علاج کے باعث زخم کی بڑی ہی بری حالت تھی۔

امیر صاحب جنگ جاپان و روس کے حالات بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ سواروں کی ایک خاص ڈاک لگادی گئی ہے۔ جو ان کو کابل سے روزانہ تازہ بتازہ تار خبریں پہنچاتے ہیں۔

بڑی خوشی کی بات ہو۔ کہ لاہور میں امسال مسلمان طالبعلموں کا یونیورسٹی کے امتحانات کا نتیجہ نسبتاً بہت اچھا رہا۔ بی اے میں تو بعض مسلمان طلبا ایسے اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے ہیں کہ ان میں سے چھ ایم اے میں پڑھنے کیلئے وظیفہ لینگے اور اسوقت ۵ مسلمان طالبعلم مشن کالج کی ایم اے کلاس میں تعلیم پاتے ہیں یہ پندرہ مسلمان طالبعلم ایک کالج کی ایم اے کلاس میں تعلیم پائیں یہ نظارہ شاید لاثانی ہوگا

دربار میسور امسال تیس تیس روپیہ ماہوار کے تین وظائف انجنیری اور ۲۵-۲۵ روپیہ ماہوار کے تین ڈاکٹری کیلئے دیگا۔

ڈہاکہ میں فی الحال مدرسہ حمادیہ کے نام سے ایک سکول جاری کیا گیا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو عربی فارسی اردو کے علاوہ دیگر ضروری علوم و مضامین مثل تاریخ جغرافیہ طب وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہے اس مدرسہ کے تمام مدرس بڑے بڑے فاضل ہندوستانی اور بنگالی ہیں۔ ممبران مدرسہ اکثر نواب صاحب ڈہاکہ کے بھائی اور عزیز ہیں۔

مانڈلے سے آتی ہوئی ایک ڈاک گاڑی ۱۳۔ مئی کی شام کو نیمانا اور دیوین نام سٹیشنوں کے درمیان پٹری سے اترتے اترتے بال بال بچی چار سلیپر کسی شریر نے لائن پر آڑے رکھدیئے تھے۔ جو حسن اتفاق سے پہلے ہی دیکھ لئے گئے ورنہ حادثہ یقینی تھا۔

سٹینڈرڈ کو پایۂ تخت روس سے ایک مراسلہ اس مضمون کا پہنچا ہے کہ روس کے شہر وارسا (واقع پولینڈ) میں سخت فتنہ و فساد کی افواہیں گرم ہیں۔ اسی بلوہ میں ایک اعلے افسر بھی مارا جاچکا ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ اگر روس کے اندرونی علاقہ میں پورے پورے قیام امن کی ضرورت ہے۔ تو وہ ایک انقطاعی جنگ کے بدون ہرگز پوری نہیں ہونے کی۔

ایک ولایتی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کے لئے جسقدر قرضہ کی ضرورت سمجھی گئی تھی نیویارک میں اس سے پانچ گنی رقم ملنے کو تیار ہو۔

جرمن ڈاکٹر کی دریافت کردہ رونتجن شعاع کے ذریعہ سے صندوق کے اندر رکھی ہوئی چیزیں اور جسم انسانی کے اندر رکھی ہوئی چیزیں اور جسم انسانی کے اندرونی حالات تو صاف نظر آتے ہی تھے اب اسکا ایک اور فائدہ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ چند بار اسکی روشنی ڈالنے سے چیچک کے داغ بالکل دور ہو جاتے ہیں۔

بنگلور میں ۳۔ آدمیوں پر بجلی گری۔ ایک آدمی اسی وقت مرگیا۔

پنجاب کے ضلعوں اور تحصیلوں کے دفتروں میں عملہ کی تنخواہیں بڑھانیکے لئے ۲ لاکھ روپئے کے خرچ کی زیادتی کو گورنمنٹ پنجاب نے منظور کرلیا ہے۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد لله
اہلحدیث

جلد ۱ — نمبر ۲۹

امرتسر ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے للعہ

والیان ریاست سے للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت — بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی — اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے — تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر — ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے

عرض حال

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل چند سطور کو اخبار اہلحدیث میں جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرما دیں:—

کیا اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مندرجہ ذیل سوال کی بابت عملی طور پر اہلحدیث ہونیکا ثبوت دے سکتے ہیں؟ کچھ عرصہ ہوا کہ بندہ کی زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر برائے خدا کوئی صاحب بالتخصیص قوم و پیشہ کسی اہلحدیث سے میرے نکاح تجویز کر دیں تو نہایت مہربانی ہو گی اگر قوم یا پیشہ کے امتیاز کی ضرورت ہوتی تو حضرت زینب کا نکاح زید سے نہ ہوتا۔ راقم ایک سائل محمد رمضان نومسلم حلال خور اہلحدیث

(اڈیٹر) بھی سفارش کرتا ہے کہ سائل کا نکاح کفو میں کرا دو یا جاوے

ہر آمدن کار امید وار + راز تیہ بندی شکستن ہزار

قادیاں میں طاعون

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر سابق میں قادیاں میں طاعون کی بابت مرزاجی کی پیشگوئیاں درج کرکے بتلایا گیا ہے - کہ مارچ - اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۳ آدمی طاعون کا شکار ہوئے - چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے - کہ اہلحدیث کہاں کی بے سند باتیں لکھتے ہو - کیا سلسلہ حدیث کے راویوں کا یہی طریق تھا - اسلئے اہلحدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے - کیونکہ خدا کے فضل سے اہلحدیث کو ناز ہے - کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے - سنئیے! قادیاں میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزاجی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنے سید محمد علی شاہ صاحب قادیانی نشین ہیں - جنہوں نے گورداسپور میں چند معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا - کہ مارچ اور اپریل کے دو مہینوں کے اندر ۳۱۳ آدمی مرے ہیں - اور یہ بھی کہا - کہ حکیم نورالدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جب شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے - چنانچہ ان کو حکم ہوا - کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لیجائیں - اور وہ چلے گئے کہئیے! ایڈیٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دیسکتا ہے - اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چہاپ دیں گے - تو ہم آپکو گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلادیں گے - جسکی سر دست ہمکو ضرورت نہیں - بتلائیے جس مقام پر اسقدر طاعون ہو - کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۳ چل بسیں اور موضع کے باشندے تو بجائے خود مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا شن کالج تعلیم الاسلام (قادیاں) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلباء اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہوں - وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے الله الله! مرزاجی کی وہ بہول بہلیاں اور یہ حیلہ سازیاں ،

آہ ؎

جو آرزو ہو اسکا نتیجہ ہے انفعال * اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہو

بتلائیے! اب بیچاری قادیاں کو مرزاجی کی وجہ سے دارالامان کہا جائے یا دارالزیاں اور بیت الحزاں -!

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزاجی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مریگا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ بموجب حدیث نبوی انکو شہادت ہوگی یا نہیں؟ آجتک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے - کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہوگا - کیونکہ مرزاجی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا - مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جہنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزاجی انکی امت اس وبا سے کتوں کی موت کثرت سے مرے تو مسٹر ایڈیٹر الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لیجاویں - اسلئے اونہوں نے جھٹ لکھ مارا - کہ حضرت جی کو الہام ہوا تھا - أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ بعض سابقین یعنے مرزائی بھی نشانہ طاعون ہونگے (الحکم ۲۴ - اپریل صفحہ ۴ - کالم ۱) اجی لو جی ؎

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے - کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں؟ مرزاجی نے کس بہروسہ پر تمام کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا - کہ بس ہمارے سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے -

آج اس الہام سے معلوم ہوا - کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی تہ تیغ طاعون ہوں گے اور ضرور ہوں گے - گو ہماری دعا ہے - کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت بخشے مگر مرزاجی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے - کہ مرزائیوں کی خیر نہیں - کیونکہ انکا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتے کہ خاندان رسالت بطالت بہی اس میں مبتلا ہوں گے اور ضرور ہوں گے - کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اس میں النَّاس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے - مگر جس حیثیت سے مرزاجی کو الہام ہوا - اس حیثیت سے وہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ)

کو گہیرتا ہے ۔ جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب مسلمانوں کو مراد لیتا ہے ۔ پس جسطرح آیت کے نزول کے وقت تمام مسلمان بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تہا ۔ اور سب کو تکلیفات پہنچی تہیں ۔ اسیطرح مرزا جی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مدار صدق اسپر ہے کہ کل مرزائی ستے کہ خاندان رسالت کا ذمہ بہی اس سے حصہ وافر لیں بہت خوب ہے ۔

چشم ما روشن دل ما شاد

مرزا جی کا الہام بہی کیا ہوا ۔ جان کا روگ ہوا ۔ کہ اپنی صداقت کیلئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندان رسالت باطلہ کے ممبروں کو بہی ہضم کرجاوے ۔ آہ ع

درد ہے جاں کی عوض ہر رگ وپے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

ناظرین ! یہ ہیں مرزا جی کے الہام اور یہ ہیں اُن کی تاویلات یا یوں کہئے ! کہ اُن کے الہاموں کا حشر اجسام مگر مریے ہیں ۔ کہ وہی سچائی یا ڈہٹائی کا راگ الاپ جاتے ہیں ۔ سچ ہے ع

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جاء
بتوں سے ہم نہ پہریں ہم سے گو خدا پھر جا

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے پانچویں حدیث پر بہی بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے :۔

"(۵) نماز عشا کے متعلق ابو داؤد میں وقتوں کے باب میں "
"ایک حدیث میں تو یہ مضمون ہے ۔ کہ فجر ۔ ظہر ۔ عصر ۔ مغرب "
"اور عشا پانچوں وقت تمام انبیاء نماز پڑہتے رہے ہیں ۔ "
"لیکن اسکے قریب ہی وقتوں کے باب میں ہی ایک اَور "
"حدیث اس مضمون کی آپنے لکہی ہے کہ عشا کی نماز پہلی "
"امتوں میں نہ تہی اور امت محمدیہ کو سابقہ امتوں پر "
"اس نماز کے ساتہ فضیلت دی گئی ہے ۔ بُعد المشرقین "
"دونو حدیثیں ملاحظہ ہوں :۔

(۱) عن عاصم بن حمید السکونی انہ سمع معاذ بن جبل یقول ابقینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العتمۃ فتاخر حتی ظن الظان انہ لیس بخارج والقائل منا یقول صلی فانا لکذالک حتی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لہ کما قالوا فقال اعتموا بہذہ الصلوۃ فانکم قد فضلتم بہا علی سائر الامم لم تصلہا امۃ قبلکم (ابو داؤد باب وقت عشاء مطبوعہ نولکشور)	ترجمہ ۔ عاصم بن حمید السکونی سے روایت ہے ۔ کہ اُس نے معاذ بن جبل کو کہتے ہوئے سنا ۔ کہ نماز عشا کے وقت ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ گئے اور آپنے بہت دیر کر دی یہانتک کہ گمان کرنیوالے نے گمان کیا کہ آپ نہیں نکلینگے اور ہم میں سے بعض یہ کہتے تہے کہ آپ نماز پڑہ چکے اور ہم اسی حالت میں تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پس لوگوں نے آپکو جیسے کہا سو کہا

پہر آپ نے فرمایا ۔ کہ اس نماز میں دیر کیا کرو ۔ کہ تحقیق اس نماز سے تمکو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے تم سے پہلے اس کو کسی امت نے نہیں پڑہا ۔

"اس حدیث کے الفاظ زیر خط سے اظہر من الشمس ہے کہ عشا کی نماز پہلے کسی امت نے نہیں پڑہی ۔ یہ صرف امت محمدیہ کو فضیلت دی گئی ہے ۔ اب دوسری حدیث دیکہیئے

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرائیل علیہ السلام عند البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی المغرب حین	ترجمہ ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب دو دفعہ میری امامت کی ۔ پس اُس نے مجہے ظہر کی نماز پڑہائی ۔ جبکہ سورج ڈہل گیا ۔ اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تہا ۔ اور عصر کی نماز پڑہائی جبکہ سایہ اسکے برابر ہو گیا اور مغرب کی

ahmadimuslim.de

افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت مابین ھذین الوقتین۔

ابوداود باب المواقیت ... مطبوعہ نولکشور

نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز پڑھائی جبکہ شفق غائب ہوگئی اور فجر کی نماز اسوقت پڑھائی جبکہ کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہوجاتا ہے لیکن جب دوسرا دن ہوا تو اس نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ اس کا سایہ اسکی مثل ہوگیا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ اسکا سایہ اسکی دو مثل ہوگیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز رات کے تیسرے حصے تک پڑھائی اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پس خوب روشنی ہوگئی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوگیا اور کہا اسے محمد یہ ہے وقت تجھ سے پہلے تمام انبیاء کا اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے

الفاظ حدیث خط سے بخوبی واضح ہے۔ کہ سابقہ انبیاء کی نمازوں کے بھی یہی پانچوں وقت تھے۔ جن میں عشا بھی داخل ہے۔

میں بڑے شوق سے انتظار کروں گا۔ کہ کوئی اہلحدیث صاحب ان حدیثوں میں تطبیق دے۔ بظاہر ان حدیثوں میں بڑا تناقض ہے۔ لیکن حدیثوں میں یہ تناقض ہونا کوئی عجیب بات نہیں آمین اونچی کہنے کی بھی حدیثیں موجود ہیں۔ آہستہ کہنے کی بھی۔ ترمذی میں دونوں باب موجود ہیں۔ اور ایک ہی راوی دونوں طرح کی حدیثوں کی روایت کرتا ہے رفع یدین کرنے کی بھی نہ کرنے کی بہت سے مسائل کی ہر دو طرح کی حدیثیں موجود ہیں افسوس صد افسوس!!

پہلی حدیث میں ایک اور بات قابل غور ہے کہ معاذ بن جبل صاحب نماز عشا کو نماز عتمہ کہتے ہیں اور خود رسول سلام علیہ کی نسبت بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اس نماز کو متعلق اعتموا کا لفظ بولا ہے۔ جو کہ عتمہ سے مشتق ہے مسلم و بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں ان کا کہنا آپ کی طرف منسوب ہے ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا۔ یعنی اگر لوگ جانیں کہ عتمہ (عشا) اور صبح کی نمازمیں کیا ثواب ہے۔ تو ان نمازوں میں ضرور آویں اس میں آپ کا عشا کو عتمہ کہنا ہی بیان کیا گیا ہے حالانکہ دوسری حدیثوں میں یہ بیان موجود ہے کہ رسول سلام علیہ نے نماز عشا کو نماز عتمہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کو عتمہ گنوار لوگ کہتے ہیں۔ حدیث ملاحظہ ہو مسلم میں باب ہے باب فی اسم صلوۃ العشاء

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا انہا العشاء وھم یعتمون بالابل

(مسلم ... مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور)

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ گنوار لوگ تمہاری نماز کے نام رکھنے میں تم پر غالب نہ آجائیں خبردار! اس کا نام عشا ہی ہے اور چونکہ لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے ہیں (اس لئے اس کا نام عتمہ رکھتے ہیں)

اب جائے غور ہے۔ کہ ایک جگہ تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ سلام علیہ نے نماز کو عتمہ کہنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ گنواروں کی بولی ہے لیکن دوسری جگہ یہ کہا جاتا ہے کہ خود رسول اللہ نے ہی اس نماز کو عتمہ کہا۔ گویا کہ خود ہی آپ نے اپنے کہنے کے خلاف کیا۔ معاذ اللہ حاشا لقد اے رسول کے جاندادہ والے رسول کے نام پر نعرہ بلند کرنے والو! آنکھیں کھول کر دیکھو۔ کہ تمہارے پیارے رسول کو یہ حدیثیں گنوار بناتی ہیں۔ کیا ایسی حدیثوں کو تم پیار سے اپنے پاس رکھو گے یا جلا دو گے۔ اے ظالمو

تم مجھے کہتے ہو ۔ کہ تو رسول اللہ کے حق میں گستاخانہ کلمے بولتا ہے ۔ اب اپنے گریبانوں میں منہہ ڈالو اور شرم سے ڈوب مرو ۔ اب بالآخر میں پھر یہ سوال کرتا ہوں ۔ کہ کیا یہ ممکن بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسی متناقض باتیں زبان مبارک سے نکالی ہوں ۔ ہرگز نہیں ۔ یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا میرا ایمان تو یہی کہتا ہے ۔ کہ اے اہل حدیث تمہارا ایمان اسکو ممکن جانے تو جانے مجھے تو علم الیقین ہے کہ یہ احادیث جھوٹی ہیں ۔ اور یہ کسی ایسے شخص نے گھڑ کر آپ کے ذمے لگائی ہیں جو کہ پکا دشمن آپکا ہے اسلام سے بیزار ہے کوئی یہودی یا نصرانی ہو۔

خلاصہ اس مضمون کا دو جملوں میں ہے یہ کہ آپ دونوں حدیثوں میں دو طرح سے تعارض پاتے ہیں ۔ اول یہ کہ حدیث جبرئیلی میں عشا کی نماز کا وجوب امم سابقہ پر معلوم ہوتا ہے مگر پہلے حدیث سے اس کا خلاف مفہوم ہے ۔ دوئم عشا کے وقت کو عتمہ کہنے سے منع کیا ۔ مگر سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ نے عتمہ کہا ۔ پس یہ ہے آپ کی طول طویل تقریر کا خلاصہ ۔ اب سنئے ! پہلے تعارض کے جواب میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پہلے امتوں پر عشا کی نماز فرض نہ تھی ۔ بلکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے ۔ ان معنے سے آنحضرت نے نفی کی ہے یعنی مطلب یہ ہے ۔ کہ پہلی امتوں نے اس نماز کو تمہاری طرح بطور فرض کے نہیں پڑھا ۔ جیسا کہ بطور نفل کے پڑھتے تھے جسکا وقت حدیث جبرئیل میں بتلایا گیا ہے ۔ مگر میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ پہلی امتوں پر بھی نماز عشا بدستور فرض تھی ۔ اور حدیث جبرئیلی جو اوقات بتلائے گئے ہیں ۔ بالکل وہی ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی نمازوں کے لئے تھے مگر اس حدیث میں جو فرمایا کہ کسی نے اگلے پہلے یہ نماز نہیں پڑھی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت اتنی رات گذری پر نہیں پڑھی ۔ چنانچہ ابوداؤد کی اس حدیث کے متصل ہی امام ابوداؤد نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں :۔ لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ یعنے آنحضرت نے فرمایا ۔ اگر ضعیفوں کا ضعف اور بیماروں کی بیماری مانع نہ ہو ۔ تو میں اس نماز عشا کو نصف شب تک پیچھے کر دیا کرتا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی شب کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا کہ نماز عشا اس وقت قریب نصف شب کسی نے تم سے پہلے نہیں پڑھی نہ یہ کہ کسی نے مطلق نماز عشا پڑھی ہی نہیں ۔ ہاں اس توجیہ پر آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ توجیہہ حدیث جبرئیلی کے خلاف ہے ۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ عشا کی نماز کا وقت ثلث شب تک ہے پھر یہ نصف شب تک کیوں نماز ادا کرنے کی تجویز فرمائی ۔ تو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ ثلث شب تک نماز کا وقت تو معمولی بتلایا ہے اس سے آگے عدم جواز نہیں بتلایا ۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اوقات معمولہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا ثلث شب تک ہے اور عصر کا دو مثلوں تک مگر بایں ہمہ جیسا دو مثل بعد عصر کی نماز جائز ہے ۔ اسی طرح ثلث شب کے بعد عشا کی نماز جائز ہے بلکہ بلحاظ تکلیف بیداری اولی اور افضل ہے ۔ [illegible]

عتمہ کی بابت بھی آپنے غلطی کھائی ہے اصل جڑ غلطی کی یہ ہے کہ آپ حدیث شریف کے ایسے شائق اور محب خالص ہیں کہ حدیث میں کیسا ہی حکم کیوں نہ ہو ۔ آپ اسکو شرعی تصور کرلیتے ہیں ۔ جو آپ کی حدیث دانی کی دلیل ہے ۔ حالانکہ احادیث شریفہ میں کبھی تو احکام شرعیہ ہوتے ہیں ۔ جنکے کرنے پر ثواب ۔ اور نہ کرنے پر عتاب ہوتا ہے ۔ مگر یہ طریق ہمیشہ نہیں بلکہ بعض اوقات احادیث میں احکام شفقتی ہوتے ہیں ۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محض شفقت سے اپنی امت کو فرمائے ہوتے ہیں جیسے تبرید ظہر وغیرہ ہم بتلا گئے ہیں ۔ کبھی احکام عرفی بھی ہوتے ہیں ۔ جو زبان دانی کے متعلق ہوتے ہیں ۔ ان کی مثال ہم بہت سے اپنے میں پاتے ہیں ۔ کہ شہروں کے رئیس اور فصیح اللسان اپنے متعلقین کو کوئی گنواری لفظ سنکر کہا کرتے ہیں ۔ کہ گنواروں کی طرح نہ بولا کرو ۔ مگر کبھی کبھی گنواروں سے پالا پڑ جائے ۔

توالٰی گنواروں کے سمجھانے کو وہی لفظ بولنے پڑتے ہیں جنسے منع کیا ہوتا ہے - تو یہ میری تقریر ایسی ہے کہ کسی معاملہ فہم کو (جسکے تعلقات کا دائرہ عاد خاص سے ہو) اس میں ذرہ بھر شک نہیں ہو سکتا - پس حضور نبوی کا یہ فرمانا - کہ تم عتمہ نہ کہا کرو - قسم اول سے مگر خود عتمہ کہنا قسم ثانی سے ہے علاوہ اسکے اگر ہم آپ سے اس کا ثبوت طلب کریں - کہ بتلایئے اس کا ثبوت ہے - کہ حضور نبوی نے عتمہ کہنے سے منع پہلے کیا پھر خود ہی عتمہ کہا کیونکر ؟ یہ ممکن نہیں - کہ جن احادیث میں عتمہ کہنے کا ذکر احادیث میں آتا ہے - وہ پہلے کی ہوں اور جن میں منع آتا ہے وہ پیچھے کی اور بنیاد منع اور بولنے کی وہی ہو - جو اوپر بیان کر چکے ہیں - تو بتلایئے ؟ آپ کس دلیل سے اس کا خلاف کہہ سکتے ہیں :-

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

گل شگفتہ سے بنو بلبل گئے

اور خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں ارشاد فرماتے

اللّٰہ انزل احسن الحدیث کتابا

(ترجمہ) اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب - احسن کے معنے بہت خوبصورت - اللہ پاک فرماتا ہے میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا کہے - کہ قرآن سخت زبان اور گندی گالیاں دینے والا ہے -

اگر یہاں یہ سوال ہو - کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کی نسبت ایسا کیوں لکھا - تو جواب یہ ہے - کہ مرزا صاحب پر سخت زبانی کے باعث یعنے سخت اور گندے الفاظ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کئے -

تو مرزا نے اپنی سخت زبانی کے الزام کو رفع کرنے کیلئے یہہ لکھدیا - کہ قرآن میں بھی ایسے الفاظ ہیں - جو نہایت سخت اور گندی گالیاں ہیں - پس جہت ثبوت ازالہ سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں :-

دیکھو! صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ یہ نہایت پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے - کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں -

ف :- چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؟ بیشک مرزا صاحب اپنی بدزبانی کے باعث عند اللہ اور عند الناس ا بھی ملزم ہیں چنانچہ چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ حکام وقت نے بھی مرزا صاحب کو بدزبانی سے حکماً بند کیا تھا - لیکن العادت من الموت سے پہلے ہٹنا بھی تو مشکل ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر باعث بدزبانی ایک مقدمہ دائر ہے یہ بھی سنا جاتا ہے - کہ مرزا صاحب اس مقدمہ میں فتح کا نقارہ بجا رہے ہیں - خیر جو کچھ ہوگا - دیکھا جائیگا -

اب میں مرزائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں - کہ غور سے سنئے - کہ خداوند تعالیٰ کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ جیسے وہ تمام اشیاء کا اکیلا خالق ہے - ویسے ہی مالک بھی ہے - اور اسکو اپنی تمام مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے اور کہنے کا حق ہے - مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اوس پر اعتراض کرے یا اُس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا کہا - چنانچہ اپنے اپنی تعریف میں فرمایا ہے - لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (ترجمہ) نہیں سوال کیا جاتا - اُس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں -

اے مرزائیو ! خداوند تمہارے ڈر کر ضد اور تعصب کو دور کر کو ایمانا سچ ہی کہو - اگر کوئی مسلمان یہ کہے - کہ قرآن اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے (تو) اور یا یہ کہے - کہ قرآن ایسا سخت زبان اور گالیاں دینے والا ہے - جس سے غایت درجہ غبی اور جاہل بھی بے خبر

نہیں ہے۔ (۳) اور یا یہ کہے۔ کہ قرآن میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہوگے یا کچھ اور؟ میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن کہتا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور تم کہو اسے سزا لکھو! آمین ؎

خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے — اگر حق کی سمجھ ہے تو لے پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفیٰ کو — اسے کو آگ ہو در گور پیارے

راقم۔ بندہ اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور

سخت شکایت ہے

کہ بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ خریدار اپنے خط میں اپنی چٹ کا نمبر ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ ان کا نام نامی کتنا ہی مشہور ہو۔ اور اڈیٹر اور محرر کو ان سے ذاتی نیاز حاصل ہو۔ مگر رجسٹر کی تلاش میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ آج ایک کارڈ نقل کیا جاتا ہے دیکھئے! کس طریق سے لکھا ہے۔ کیا ایسے خطوط کی تعمیل ہو سکتی ہے:-

"از طرف فدوی احمد حسن طالب علم السلام علیکم! بعدہٗ گذارش یہ ہے۔ کہ پتہ معروف پر اخبار روانہ فرمادیا کیجئے کا بلکہ پتہ ذیل میں روانہ کیجئے گا"

اس خط کو دیکھکر کون کہہ سکتا ہے؟ کہ پتہ معروف کیا ہے؟ اور یہ صاحب کون ہیں۔ راقم خط کو یہ خیال نہیں آیا۔ کہ اول تو احمد حسن کی تلاش میں کتنا وقت لگیگا۔ پھر بعد دقت ملا۔ تو ممکن ہے کہ کوئی اور احمد حسن بھی خریداروں میں ہوں۔ غرض بے نمبر خط کی تعمیل میں محرر کو سخت تکلیف ہوتی ہے بعض دوست نمبر لکھتے بھی ہیں تو رجسٹر والا نمبر ۳۵۳ لکھدیتے ہیں حالانکہ چٹ کا نمبر وہ ہوتا ہے جو ان کے نام کے سر پر ہوتا ہے

دوسری شکایت یہ کہ باوجود مکررات لکھنے کے بھی کئی احباب ہفتوں بلکہ مہینوں بعد پرچہ کی عدم وصولی سے اطلاع دیتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا ہے کہ ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں۔ تاکہ دوسرے پرچہ کے ساتھ ہی روانہ ہو سکے ہمنے بھی بہت سے شکایتی خطوط جمع کرکے پوسٹ ماسٹر جنرل گورنمنٹ میں بھیجدیئے ہیں۔ آج ٹون انسپکٹر ڈاکخانجات تفصیلی حالات لکھکر لے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ آئندہ کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت پیدا نہ ہوگی +

نفس ناطقہ اور اس کے کام

(ماخوذ از عصر جدید)

جس شخص نے پہلے ہی سے علم النفس پر زیادہ توجہ نہ کی ہو وہ پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ کہ علم النفس کیا ہے؟ یا اسکا مطالعہ کیوں کرنا چاہئے؟ اور اگر ان لوگوں سے صلاح مشورہ کریں۔ جنکا کام ہے۔ کہ ہمکو اسباب سے آگاہ کریں تو ہمکو بلا شبہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان دو مذکورہ سوالوں کے جواب میں کچھ نہ کچھ اختلاف رائے ہے۔ مگر یہی بات مطالعہ کے ہر ایک مضمون کی بابت زیادہ تر صادق آتی ہے۔ کیونکہ جو تعریفیں معلم اپنے شاگردوں کو نہایت ہی ابتدائی عمر میں بتاتے ہیں۔ یا کتابیں لکھنے والے کتابوں کے ابتدائی صفحوں میں درج کرتے ہیں وہ منجملہ ان چیزوں کے ہیں۔ جن پر علمی تحقیقات کرنیوالوں کا عام اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔

علم النفس کیا ہے؟ گو بوجہ تمام مشکلات کے یہ بات ممکن نہیں کہ اس سوال کا جواب اس طرح پر دیا جائے۔ جس سے ہر شخص علم النفس کا مطالعہ اس طرح شروع کر سکے کہ اس کو اس علم کے موضوع اور طریقہ دونوں کا خاصی صفائی سے تصور پیدا ہو جاوے۔ فقط اتنی ضرورت ہوگی۔ کہ تعریف میں چند لفظ استعمال کیے جائیں گے۔ جنکے معنوں کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے کیلئے اسوقت تک چھوڑ دینا چاہئے۔ جبکہ اس مضمون کا مطالعہ آگے بڑھے۔

اس امر پر غور کرتے ہیں کہ علم النفس کیا ہے؟ ہم روزانہ

زندگی کے تجربوں میں سے کسی تجربہ سے شروع کر سکتے ہیں کیونکہ اس علم میں بمقابلہ باقی تمام علوم کے کم از کم ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ اس علم کے واقعات اور نمونوں کو کہیں دور تلاش کرنا نہیں پڑتا۔ اور نہ اُن لوگوں سے روپیہ دیکر خریدنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اُن نمونوں کو جمع کیا ہے جیسا کہ علم نباتات۔ علم طبقات الارض۔ علم الاعضا وغیرہ میں ہوتا ہے۔ ہم اُن واقعات کو ہمیشہ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جن نمونوں کا مطالعہ کرنا ہے وہ خود ہم ہی تو ہیں۔

آؤ اب چند انسانی تجربوں کو جن سے ہر شخص مانوس ہے مثال کے طور پر بیان کریں۔ فرض کرو۔ کہ بازار میں چلتے چلتے ہماری توجہ کسی خاص شخص کی طرف مائل ہو گئی ہے جو دُور سے ہماری طرف آ رہا ہے۔ اول اول اُس شخص کی صورت صاف طور پر ہمکو نظر نہیں آتی۔ اور اسی وجہ سے ہم اپنے دل سے یہ سوال کرتے ہیں۔ یہ شخص جو دور سے اس طرف آ رہا ہے کون ہوگا؟ جو سوال ہم نے اپنے دل سے اس طرح پوچھا ہے اس کا جواب دینے کیلئے غالباً اب ہمارے دل میں شوق پیدا ہو جائے گا۔ پس ہم زیادہ غور سے نظر ڈالتے ہیں اور اس اثنا میں سرگرمی سے سوچتے ہیں۔ کہ یہ شخص کس سے مشابہ ہے۔ اس خاص وقت میں اس رستہ سے کس شخص کے آنے کا احتمال ہے۔ تھوڑے عرصہ میں اُسکے خط و خال اور لباس زیادہ کامل طور پر معلوم ہو جاتے ہیں مگر ابھی ہم اس شخص کو پہچان نہیں سکتے۔ اور نہ اس کا نام بتا سکتے ہیں یا عام طور پر کہینگے۔ کہ ہم اسباب کا تصور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ کون شخص ہوگا۔ مگر اب یکایک ہم اسکو پہچان لیتے ہیں۔ ہمارے دل میں یہ بات آتی ہے۔ کہ یہ تو میاں رمضان خاں ہیں۔ ان سے تو گذشتہ موسم گرما میں سمندر کے کنارہ پر ہمسے ملاقات ہوئی تھی۔ اور ہمکو یاد ہے۔ کہ کشتی کی سیر یا لان ٹینس میں چند گھنٹے ہم نے اُن کے ساتھ بسر کئے تھے۔ اب اُس پہلے تأثر کی بجائے۔ جسکی وجہ سے اس شخص کو یاد کرنے کی کوشش میں ہم سرگرم اور حیران اور متفکر تھے۔ ایک حظ نفس کا تأثر پیدا ہوتا ہے۔ ہم فوراً تدبیریں کرتے ہیں کہ اُس کی دعوت کریں۔ اور اسکو شہر کی سیر کرائیں۔ مگر اب اسباب کو یاد کرکے کہ ہم نے پہلے سے قول و اقرار کر رکھا ہے جسکو پورا کرنا ضرور ہے تأثر کی تبدیلی دوبارہ واقع ہوتی ہے۔ اور آخر کار استدلال کے ایک فوری عمل کے بعد۔ جس سے ہم اسباب کی تصویر اپنے دل میں قائم کر لیتے ہیں۔ کہ دو ممکن طریقوں میں سے کون سے طریقے سے فوائد یا نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہم کسی ایک طریقہ کو پسند کر لیتے ہیں۔

(۲) **حیثیت نظر**۔ اس قسم کے تجربے جو ابھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص کی زندگی میں اکثر اوقات پیش آتے ہیں۔ مگر جس حیثیت سے علم النفس میں اُن پر نظر کیجاتی ہے۔ اُس حیثیت سے بالعموم اُن کا لحاظ نہیں کیا جاتا اگر یہ خاص تجربہ ہم میں سے کسی شخص کے سامنے ٹھیک اُسی طرح پیش آئے۔ جس طرح کہ بیان کیا گیا ہے تو ہمکو اپنے نفس کے کاموں میں یہ حیثیت کذائی غالباً کچھ دلچسپی نہ ہوگی۔ بلکہ ہم زیادہ تر اِن سوالوں کو حل کرینگے: یہ کون شخص آ رہا ہے؟ مجھے کس نام سے اسکو پکارنا چاہیئے؟ کیونکر اس سے صاحب سلامت کرنی چاہیئے؟ اور ملنے کے بعد اُس سے کس طرح پیش آنا چاہیئے؟ جو ہماری دلچسپی کا باعث ہونگے۔ یعنے ہمارے سوالات عملی ہوتے ہیں۔ اُن کا تعلق ہمارے اپنے خیالات تأثرات اور تدابیر سے بہ حیثیت کذائی کچھ نہیں ہوتا یا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شے کا تعلق اُن ہی چیزوں سے ہوتا ہے جن کی بابت ہم خیال کر رہے تھے یا جن کی طرف ہمارے تأثرات مائل ہوئے تھے یا جنکے متعلق ہم تدبیریں کر رہے تھے۔ اس معمولی عملی حیثیت نظر کو بعض اوقات ظاہری حیثیت نظر کہتے

مگر جس حیثیت نظر سے اُن تمام واقعات کا خیال کیا جاتا ہے جو شل واقعہ مذکورۂ بالا کے ہیں۔ اُس حیثیت نظر کو علم النفس بالکل تبدیل کر دیتا ہے۔ آؤ اب اُسی پر اختصار کے ساتھ تبدیل شدہ حیثیت نظر سے غور کریں۔ سب سے پہلے ہم یہ بات دیکھتے ہیں۔ کہ اس قصہ میں "توجہ" کا بیان ہے۔ جو ایک شئے کی طرف مائل ہو گئی تھی اور پھر ارادۂ اس پر قائم ہو گئی تھی۔ پھر ادراک کا۔ یعنی اس بات کا علم کہ وہ کیا شئے ہے۔ جو حواس (اور اس صورت میں آنکھوں) کے استعمال سے اور نیز خیال کرنے اور یاد کرنے کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ صاف طور پر شناخت حاصل ہو جاتی ہے پھر تاثرات کا جو رنج و بہجت کی کیفیت اور لہجہ کو بدل دیتے ہیں اور آخرکار تدبیر اور پسند کا بیان ہے اور اس امر کا بھی ذکر ہے۔ کہ اپنے طرزِ عمل ہیں انکو کسطرح پورا کرنا چاہئے۔ اب دیکھو توجہ۔ ادراک۔ خیال۔ یادداشت۔ تاثر۔ خواہ خوشی کا ہو خواہ غم کا۔ تدبیر کرنا اور پسند کرنا یہ سب چیزیں بہ حیثیت کذائی اور نیز ذاتی اعتبار سے ایسے واقعات ہیں۔ جن سے علم النفس بحث کرتا ہے۔ (باقی آئندہ)

استفتاء

سوالات

نمبر ۱۵:۔ علم مسمریزم سیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد خلیل از سیالکوٹ)

نمبر ۱۶:۔ نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ باپ ایجاب قبول کرے تو کسطرح کرے۔ (ایضاً)

نمبر ۱۷:۔ نماز میں جب انسان کھڑا ہو۔ تو ہر دو پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہئے آیا کچھ مقرر ہے یا اختیاری ہے۔ (ب) نماز پڑھتے ہوئے اگر سامنے سجدے کی جگہ یا کسیقدر بلندی پر طاق میں قرآن شریف یا کوئی دینی کتاب رکھی ہو۔ تو نماز درست ہے یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث)

نمبر ۱۸:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عمرو دونوں برادر حقیقی تھے اور اُن کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جدا جدا تھی۔ اتفاقاً زید اور اُسکی زوجہ مرض طاعون میں انتقال کر گئے۔ زید کے ایک بیٹی ہے۔ زید نے بقید حیات اپنی بیٹی کو ایک مکان اور ایک دوکان اور ایک کھیت جہیز میں دیدیا۔ چار کھیت اور ایک مکان زید کا اور ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ زید نے میرے بیٹے کو متبنے کیا ہے۔ اب یہ جائیداد زید کی سب میری اور میرے اس لڑکے کی ہے کہ جسکو زید نے متبنے لیا ہے۔ اس کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں زید کی بیٹی کا کچھ حق نہیں میں مالک ہوں۔ بیٹی زید کی کہتی ہے کہ کل جائیداد کی میں وارث ہوں متبنے کا شرع شریف سے کچھ حق نہیں۔ اب ان دونوں میں شرعاً اصل مالک کون ہے اور کتنا کتنا حصہ دونوں کو ملنا چاہئے۔ کتاب اللہ اور کتاب الرسول اور اجتہاد مجتہدین سے جو مطابق سنت کے ہو۔ تحریر فرمائیے بینوا توجروا (عبد اللطیف از [illegible])

نمبر ۱۹:۔ ایک شخص اپنی لڑکی کو اُسکے خاوند کے گھر نہیں بھیجتا اور کسی دوسرے گھر میں بٹھا دی ہے بحالیکہ اُسکے خاوند میں کوئی عیب نہیں۔ اور وہ آباد کرنا چاہتا ہے۔ اور عام لوگوں سے سنا جاتا ہے کہ وہ لڑکی کو عیسائیوں کے گھر چھپا آیا ہے اسپر حدیث شریف کا کیا حکم ہے راقم:۔ (حافظ میران بخش از سیالکوٹ)

نمبر ۲۰:۔ نماز میں سورتوں کا آگے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جیسے قل ہو اللہ پہلے پڑھے اور تبت یدا پیچھے۔

نمبر ۲۱:۔ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی آیت شروع کرے اور بھول جائے اور کہیں سے شروع کرے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ (میر مصطفےٰ از ناگپور)

نمبر ۲۲:۔ اگر صبح کو غسل کرکے کپڑے بدلائے جائیں اور یقین ہو کہ جرابیں بوٹ کے اندر ہیں صرف دوپہر کو بوٹ نکالے اور پلنگ پر ہو پڑے استراحت کے بعد پیشین (ظہر) کو اٹھے اور جرابیں پائوں میں ڈال لیں پانی موجود ہے مگر دل جرابوں اور پائوں کی پاکی کی شہادت دیتا ہے۔ اسلئے اُن پر صرف ہاتھ پھیر کر نماز ادا کی گئی نماز درست ہوگی یا نہ؟ نمبر ۲۳:۔ شین آشین و ارباہوں کیلئے بھی بطریق مذکور کیا حکم ہے؟ (خریدار اہلحدیث از کوہاٹ)

ahmadimuslim.de

جوابات

نمبر ۱۵ - گو علم مسمریزم ایک انسانی قوی کو ترقی دیتا ہے اس میں کوئی کلمات شرکیہ کفریہ نہیں ہوتے بلکہ محض قدرتی اسباب کا استعمال ہے - اسلئے اسکے سیکھنے میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی - اگر کوئی صاحب اسکی قباحت سے اطلاع دینگے - تو درج کردی جائے گی -

نمبر ۱۶ :- نابالغوں کا نکاح کرادینا درست ہے باپ کو اختیار ہے - کہ بیٹے کے نام پر قبول کرے یا اُس کا نام نہ لے - تو بھی بیٹے ہی کا نکاح ہوگا - جو تمام حاضرین کے ذہن میں متصور ہوگا یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں بھی آچکا ہے

نمبر ۱۷ - نماز میں اپنے پاؤں کو جتنے اندازہ پر بسہولت از نماز عادتاً کھڑا ہوسکے کھڑا رکھے ہاں ساتھ والوں کی تکلیف کا خیال رکھے - کیونکہ ساتھی کو تکلیف دینا حدیث میں منع آیا ہے - (ب) نماز پڑھتے ہوئے سامنے کوئی کتاب ہو - نماز میں خلل نہیں آسکتا -

نمبر ۱۸ - زید کی لڑکی کا نصف اور بھائی کا نصف بھتیجی کا کوئی حق نہیں خدا فرماتا ہے - وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ایک لڑکی کا نصف حصہ ہے بھائی عصبہ ہے بھتیجی کی بابت فرماتا ہے مَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ یعنی تمہارے لے پالک خدا کے نزدیک تمہارے بیٹے نہیں ہیں یہ تو صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں -

نمبر ۱۹ - اگر واقعی ایسا ہے تو سخت گنہگار ہے - حدیث شریف میں آیا ہے - کہ بارہ سال کی لڑکی کا نکاح اگر باپ نہ کراوے تو جو کچھ خرابی پیدا ہوگی اوسکا گناہ ہوگا - ایسا ہی اس صورت میں باپ مجرم ہے - ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کسی گناہ سے اتنا خوش نہیں ہوتا - جتنا بیوی خاوند میں لڑائی ہونیسے ہوتا ہے مگر کوئی باپ بلاوجہ اپنی لڑکی کو غیر آباد کرنا نہیں چاہتا - اسکا علم خدا کو ہے -

نمبر ۲۰ :- سورتوں کی تقدیم تاخیر کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ پہلی رکعت میں سورہ کہف پڑھی - اور دوسری میں سورہ یوسف پڑھی تھی فقہانے بلا ترتیب سورتوں کا پڑھنا مکروہ لکھا ہے - مگر کوئی دلیل اسپر نہیں بتلائی - والعلم عند اللہ -

نمبر ۲۱ :- درست ہے -

نمبر ۲۲ :- نماز درست نہ ہوگی - کیونکہ اگر جرابیں اتار سوتا تب بھی اور پہن کر سویا ہے تب بھی سونے سے وضو ٹوٹ گیا - اسلئے نئے سرے سے وضو کرکے جرابیں پہنے اور آئندہ کو مسح کرے -

نمبر ۲۳ :- بنین پر بھی مسح درست نہیں -

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہو رہا ہے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی شہادت نئے سرے سے ہوتی رہی - ابھی ختم نہیں ہوئی -

مرزاجی کو الہام ہوا ہے - اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّيْ اَمَرْتُ الْمَلٰئِكَةَ لَكُمْ زَادَ اللّٰهُ عُمُرَكَ (الحکم ۲۴ - اپریل ۱۹۰۷ء) یعنے جو تم چاہو سو کرو میں نے تمکو بخشدیا - انشاء اللہ امن پانے والے ہوگئے - جو چاہو کرو - میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دیا - خدا نے تیری عمر زیادہ کردی - (مضمون بدستور در لبطن قائل - ویدہ باید - وقت پیری شباب کی باتیں ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں)

سرکاری رپورٹ ہے - کہ قادیان میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۷۰ - آدمی آلودہ طاعون ہوگئے اور ۵۲ فوت ہوئے دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶ - آلودہ ہوئے اور ۲۷ فوت ہوگئے حالانکہ ۲۴ - اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکالا تھا - کہ قادیان میں اب آرام ہے

ahmadimuslim.de

اس آرام سے بیماری کا اندازہ ہوسکتا ہے ۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

قبول اسلام ۔ مولوی غلام محی الدین خاں صاحب پیش امام جامع مسجد شاہجہانپور کے ہاتھ پر ۲ مئی کو تین آدمی مسلمان ہوئے احمد ۔ مریم ۔ بی اسلام ان نام رکھے گئے ۔ ۲۹ ۔ اپریل کو بھی ایک آدمی عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا ۔ بی اسلام سے اس کا نکاح کیا گیا ۔ (شیخ احمد اللہ امرتسری)

سیالکوٹ ۔ کے نائیوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ اپنی برادری کو برأتوں میں ڈھولیوں کے ساتھ نہ جانے دینگے سب پڑگی ہے ۔

۲۲ مئی کو انجمن اسلامیہ امرتسر نے حسب دستور مجلس مولود بڑی شان وشوکت سے کرائی ۔ (خدا اسلام مسلمان بھائی کیا سنتوں سے فراغت پاچکے ہیں کہ بدعات میں مشغول ہو گئے ہیں ۔ ابھی تو کئی ایک سنتیں بلکہ فرض واجب بھی باقی ہیں ۔ آہ ع

تو کار زمیں را نکو ساختی ۔ کہ با آسماں نیز پرداختی

مجلس مولود کے بدعت ہونے کا اقرار خود علماء حنفیہ کو بھی ہے خدا مسلمانوں پر رحم فرماوے اور انکو اتباع سنت کا شوق عطا کرے

۵ ماہ کے زور وشور کے بعد آخر کار طاعون گیا ہے اب بالکل مفقود ہو گیا ہے ۔ قریباً سات ہزار مرد عورتیں اور بچے اس کی نذر ہو چکے ہیں (افسوس قادیاں میں ابھی تک ہے) دربنگہ میں ایک برہمن عورت جسے حسن مجسم بتایا جاتا ہے ۔ کلام و منتر کے زور سے طاعون ۔ سرطان ۔ پھوڑا پھنسی اور زکام وغیرہ کے مریضوں کو اچھا کر رہی ہے ہو والعلم عند اللہ)

ماہ حال کے پہلے نصف میں کل ہندوستان کی ریلوں کی آمدنی بمقابلہ ماسبق کے اسی عرصہ کی نسبت بقدر ۵ لاکھ روپیہ کے زیادہ ہوئی ۔

لارڈ کرزن بہادر موجودہ انتظام کے مطابق ۲۳ یا ۲۴ ستمبر کو ہندوستان میں واپس آئینگے ۔

محکمہ آب وہوا نے پیشین گوئی کی ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں غضب کی گرمی پڑے گی خصوصاً رات کے وقت ۔

(دیکھیے قادیانی گپ نہ ہو)

میجر برڈ ۳۰ ۔ اپریل کو بخیر وعافیت کابل پہنچ گئے اور امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ہز ہائینس کی ہتھیلی میں اپریشن کیا ۔ جس سے وہ دن بھر کر سوئے امیر صاحب میجر صاحب موصوف سے بڑے خوش ہوئے ہیں ۔

کابل کی خبریں مظہر ہیں ۔ کہ افغانستان میں فصلوں کی حالت اچھی ہے ۔

لارڈ کرزن لنڈن میں پہنچ گئے ہیں ۔ ٹائمز نے ایک لیڈر میں لارڈ کرزن بہادر کی حکومت کی از حد تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ لارڈ موصوف بروقت یہاں پہنچے ہیں ۔ کیونکہ ان کا مشورہ دربارہ مہم تبت ہوم گورنمنٹ کیلئے خاص طور سے مفید ثابت ہوگا روسی جنگی ضرورت کے لئے لوگوں سے روپیہ لے رہے ہیں ۔ جس سے جاپانی سخت اظہار ناراضگی کر رہے ہیں ۔

دریائے یالو کی لڑائی میں جاپانیوں کے ۳۰ ۔ افسر اور ۱۰۰۰ آدمی ہلاک ومجروح ہوئے

جاپانی کامیابیوں نے روس میں خطرہ پیدا کر دیا ہے اور جنرل اسٹاف راوی ہے ۔ کہ تازہ ترین حالات طویل اور خونخوار جنگ کی خبر دیتے ہیں ۔

جرمن اخبارات جو اب تک سرد مہری سے کام لے رہے تھے جاپانیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں ۔

روسیوں نے چین کی ۲۶ کشتیاں چاول سے لدی ہوئی لیاہو کے قریب گرفتار کی ہیں ۔ جو شنسن کو جارہی تھیں

جاپانیوں نے ازسرنو پورٹ ایلیزی ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے اور پورٹ آرتھر کا سلسلہ رسل ورسائل وغیرہ پھر منقطع ہو گیا ہے (شاباش)

جو روسی دریائے یالو کی لڑائی میں مجروح ہوئے تھے ان کا

ahmadimuslim.de

جاپانی بڑی احتیاط سے علاج کرتے ہیں (انسانی ہمدردی یہی
۱۶ – کی شام کوزار میدان جنگ کو جانے والی فوجوں کو الوداع
کہنے کو ساکاف گئے ۔

گورنمنٹ چین نے اپنے قائمقاموں کے نام جو ممالک غیر میں مقیم ہیں ۔ احکام نافذ کئے ہیں ۔ کہ وہ تمام طاقتوں کو یقین دلادیں کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ وہ جنگ میں ثالثی کی پالیسی پر پورے طور سے کاربند رہیگی (چین بھی عجب بے غیرت ہے جاپان تو اسکے لئے لڑے مگر وہ علیحدہ ہو کر تماشہ دیکھا کئے)

جاپانی باوجود روسیوں کی سخت گولہ باری کے خلیج کرین کی سرنگوں کو ہٹا رہے ہیں ۔

بمبئی میں راجہ بائی کا گھنٹہ گھر ۔ ایک مشہور و خوبصورت عمارت ہے ۔ پہلے ہی قریباً پانچسال کا عرصہ گذرا کہ اوپر سے گر کر بقول بعض گرائی جاکر دو پارسی لیڈیاں مرچکی تھیں ۔ یہ افسوسناک و دردانگیز حادثہ لوگوں کو ابھی بھولا نہ تھا ۔ کہ حال میں ایک اور پارسی نوجوان اسکے اوپر سے گر کر ہلاک ہو گیا ۔

دہلی کے جینیوں نے آریوں کی ایک کتاب کے خلاف مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے ۔ اس کتاب میں آریوں نے جین مت والوں پر بڑے دل آزار حملے کئے ہیں

گورنمنٹ نے کوئٹہ میں سردارزادوں کی تعلیم کے واسطے ایک بورڈنگ بنانے کو ساٹھ ہزار روپیہ منظور کیا ہے ۔

بنارس میں سنسکرت یونیورسٹی کیلئے ۵ لاکھ روپیہ جمع کریں گے ۔ آنریبل منشی مادہولال ایک لاکھ دینگے ۔ (ہمارے لیڈروں کو عربی کی مخالفت ہی سوجھتی ہے)

شملہ میں گھوڑوں اور کتوں کی نمائش کا سالانہ جلسہ ۲۸ جون کو قرار پایا ۔ انعام بٹینگے ۔

بمبئی میں پلیگ ہسپتال کے ڈاکٹر لین ایچ چوکسے کو طاعون ہو گیا ہے ۔ (کہیں مرزا صاحب قادیانی کو بُرا تو نہیں کہا ؟)

کرسچن کالج مدراس کے ایک طالب علم نے ٹیکا چیچک کرایا ۔ اسکے اثر سے مرگیا ۔

ولایت میں پروفیسر وُلف نے دو نئے سیارے معلوم کئے بارھویں اور تیرھویں سطر کے درمیان (قومی اقبال کے نشان ہیں کہ ایک ایک جماعت بلکہ فرد فرد الگ الگ کام میں لگا ہوا ہے ۔ کوئی علمی تحقیقات میں ہے تو کوئی تجارتی اور ملکی ترقی کی فکر میں ۔ پھر ایک دوسرے کے حامی ہیں ۔ یہی اسلامی تعلیم تھی ۔ کہ اَلْمُسْلِمُوْنَ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا یعنے مسلمان تو ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری کو تھامے ہوتی ہے مگر کیا ہم ایسے ہیں ؟ افسوس اسکا جواب نفی میں ملتا ہے ۔ آہ ! ع
شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے + وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

امریکا میں مسٹر کا خطاب موقوف کرینگے بجائے اسکے نام کے ساتھ پیشہ کا لفظ استعمال ہوگا ۔

جنگ یالو میں پانچہزار جاپانیوں نے بیس ہزار روسیوں پر حملہ کرکے ان کو تتر بتر کردیا تھا ۔ (انگریزی اخباروں کی روس سے بیجا تعصب کا نمونہ ہے)

جاپانی تارپیڈو پانچ سرنگیں دریافت کرکے انکو اڑا رہے ہیں روسی گولہ باری سے بے پروا ہیں ۔

اس مضمون کی تار خبر آئی ہے کہ روسیوں نے نیوچوانگ کا علاقہ بالکل خالی کردیا ۔

سنا جاتا ہے کہ جاپانی فوج میں کرنیل کے عہدہ پر ایک ترکی افسر بھی ہیں ۔ ان کا نام نامی عبداللہ یوسف آفندی ہے ۔

لنڈن میں جو لوگ بے مقدرت اور آوارہ گرد پہنچ جاتے ہیں ۔ ان کے روکنے کیلئے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش ہے ۔ اسکے بعد کوئی بیکار آوارہ باشندہ غیر داخل نہ ہوگا ۔

ڈاکٹر عطا محمد صاحب خان بہادر حضور وائسرائے کے آنریری اسسٹنٹ سرجن مقرر کئے گئے ہیں ۔

ایک جلیل القدر نوجوان میمصاحب مسماۃ میڈم کنڈوراف نے روسی فوج میں اپنا نام لکھوایا ہے جو پورٹ آرتھر کو روانہ ہونیوالی ہے اور قزاق اندازوں کی اول رجمنٹ میں شریک ہونگی خاص پایہ تخت [illegible] سے یہ اول لیڈی ہیں جو میدان جنگ میں مردانہ وار نکلی ہیں +

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

الحمد للہ

اہلحدیث

نمبر ۳۰

امرتسر ۸ ربیع الاول ۱۳۲۲ہجری مطابق ۳ جون ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عـہ

والیان ریاست سے ۔ ـہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۔ عـہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیئے

ضروری گذارش

اپنے معزز ناظرین اخبار سے بارہا عرض کیا گیا ۔ کہ اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں ۔ مگر ہمارے مہربان توجہ مبذول نہیں فرماتے ۔ اور بعض اصحاب لکھتے بھی ہیں تو بجائے نمبر چٹ کے اخبار کا رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ امید ہے ۔ کہ ہمیں اپنے معزز اصحاب سے آئندہ شکایت کا موقع نہ ملیگا ۔

نفسِ ناطقہ اور اوس کے کام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۹) تعلقات کا مطالعہ :- آؤ! اب پھر اُسی قصہ کی طرف رجوع کریں - اور خاص اپنی تحریر کی کسی ایسی ہی بات کو یاد کر کے اُس قصہ کو گرم اور تازہ کریں

اِس تمام تجربہ کے امتحان سے جو بات ثابت ہوتی ہے - یہ قصہ اس پر صاف طور پر دلالت کرتا ہے - یعنی یہ بات کہ تجربہ کی مختلف صورتیں (مثلاً توجہ - ادراک - یادداشت وغیرہ) ایک دوسرے پر منحصر ہیں - جس حیثیت سے یہ حکایت الٰہی بیان کی گئی ہے - اِس سے ثابت ہو گیا ہے کہ شوق کے تاثر نے کس طرح توجہ کو بیدار اور قائم کر دیا - اور توجہ نے ادراک کے نشو و نما پر کیونکر اثر ڈالا - کیونکہ اگر ہمکو شوق نہ ہوتا اور ہم توجہ نہ کرتے - تو ہم اُس شخص کے پاس سے غالباً یونہی بغیر شناخت کیے نکل جاتے -

اِس حکایت سے یہ بھی ثابت ہو گئی ہے - کہ مشابہت اور عدم مشابہت پر کس طرح غور کرنی چاہیے اور پوری شناخت سے چیزوں کا ادراک کرنیکی غرض سے تصور کرنا - یاد کرنا اور خیال کرنا ضروری ہیں ۔ اِس حکایت سے یہ بھی ثابت ہے - کہ شوق اور توقع وغیرہ کے تاثرات کس طرح ادراک اور خیالات پر اثر ڈالتے ہیں - اور علی ہذا القیاس تاثرات پر ادراک - حافظہ اور خیالات کا اثر کس طرح پڑتا ہے اور آخر میں ہمکو یہ بات معلوم ہوئی ہے - کہ تدبیر اور پسند کی طرف تاثرات رہنمائی کرتے ہیں - اور اگر ٹھیک ٹھیک اس بات پر غور کریں - تو اس سوال کو حل کرنے کے ارادہ ہی میں کہ یہ کون شخص دور سے آ رہا ہے؟ ایک طرح کی تدبیر یا پسند مضمر ہے بلکہ توجہ اور حافظہ کی اُس تمام کوشش میں بھی جس نے آخر کار اس سوال کے حل کرنے کی طرف ہدایت کی تھی - یہی بات پائی جاتی ہے ۔

(۱۰) مطالعۂ ذات :- ایک اور واقعہ جو اس تمام مطالعہ کو صحیح طور پر سمجھنے کیلئے بہت ضروری ہے اُسکو دریافت کرنے کے لئے ہمکو اپنے قصہ کے معنوں پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے - اگر ہم اپنے دل سے یہ سوال کریں - کہ وہ ادراک - خیال - تاثر - تدبیر وغیرہ کس شخص کے تھے؟ تو ہمکو فوراً یہ جواب ملے گا - کہ یہ سب چیزیں درحقیقت میری ہی تھیں - میں نے دیکھا تھا - میں نے ادراک کیا تھا - میں نے یاد کیا تھا - میں خوش یا پریشان ہوا تھا - میں نے تدبیریں کی تھیں - میں نے پسند کیا تھا - اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی؟ تمکو کس طرح معلوم ہو گیا - کہ ادراک کرنے - خیال کرنے - تاثر قبول کرنے اور تدبیر کرنے کے واقعات تمہارے نفس سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں معمولی آدمی غالباً صرف منہ دیکھتا رہ جائیگا - مگر یہ منہ دیکھنا گویا یہ کہنا ہے کہ اس قسم کے واقعات کی بابت یہ خیال کرنا کہ وہ نفس کے سوا کسی دوسری شئے سے متعلق ہیں میری طاقت سے باِلکل باہر ہے -

بیشک جب میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ واقعات پیش آ رہے ہیں - یا اِس بات کو یاد کرتا ہوں - کہ وہ پیش آئے تھے - تو میں یہی سمجھتا ہوں - اور یہی یاد کرتا ہوں - کہ وہ میرے ہی نفس سے تعلق رکھتے ہیں - جو واقعات مجھے اِس طرح معلوم ہوئے ہیں یا مجھے یاد ہیں - اُن سب کا موضوع میں ہی ہوں - پس علم النفس میں اسی حیثیت سے اِس قسم کے واقعات پر بحث کی جاتی ہے - اسکو باطنی حیثیت کہتے ہیں - کیونکہ علم النفس کسی موضوع یا نفس کے تجارب و افعال کا مطالعہ ہے -

پس ہم دیکھتے ہیں - کہ علم النفس میں اُن تمام واقعات سے بحث ہوتی ہے - جن کا مطالعہ اِس حیثیت سے کیا جاتا ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں - اور کسی خاص شئے سے جسکو موضوع یا شخص کہتے ہیں متعلق ہیں جسکو

ahmadimuslim.de

ہر شخص معمولی طور پر لفظ "میں" یا "ہمیں" خود "سے تعبیر کرتا ہے - اسی باطنی تعلق سے اس علم کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے ذریعہ سے یہ علم بحیثیت سائینس ترقی کر سکتا ہے - کیونکہ اس علم میں جن واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے - وہ وہی خیالات - تاثرات اور تدابیر ہیں جنکی نسبت ہر ایک موضوع جب کبھی اُن کا خیال کرتا ہے - یہی کہتا ہے - کہ وہ خاص میرے ہی ہیں +

(۵) **شعور اور نفس** - یہاں تک ہمنے اُن مختلف قسم کے واقعات کا ذکر کیا ہے - جن سے علم النفس بحث کرتا ہے - مثلاً توجہ - ادراک بذریعہ حواس - یادداشت - خیال - تاثر - تدبیر وغیرہ کے واقعات لیکن ہمکو ایک ایسی اصطلاح کی ضرورت ہے جو ان سب پر بالاشتراک صادق آسکے - کیونکہ اگر ان تمام واقعات پر اس حیثیت سے غور کی جائے - جس حیثیت علم النفس اُن پر بحث کرتا ہے - تو اُن میں فی الحقیقت کوئی نہ کوئی شئے مشترک ضرور پائی جاتی ہے - اب ہم اس شئے کو - جو ان سب سے بالاشتراک تعلق رکھتی ہے شعور کے نام سے نامزد کرینگے - اور یہ سوال کہ شعور سے کیا مراد ہے ؟ اگر ممکن ہوا - تو ہم زیادہ تخصیص کے ساتھ اس سوال کے جواب کو آئیندہ پر چھوڑ دینگے - پس توجہ - ادراک حافظہ - تصور - خیال - تاثر - اور پسندان سب شعور کی مختلف صورتیں کہہ سکتے ہیں - یا اگر زیادہ اچھی طرح بیان کیا جائے - تو یہ کہینگے - کہ کسی شئے پر توجہ کرنا خواہ وہ کوئی شے ہو - کسی شئے کا ادراک کرنا - خواہ شئے مدرکہ کچھ بھی ہو - کسی شئے کو یاد کرنا خواہ شے یاد کردہ کچھ بھی ہو - وغیرہ یہ سب شعور کی حالتیں یا اس کے عمل ہیں +

مگر ان تمام مختلف صورتوں میں ہم ہی شعور حاصل کرتے ہیں - ہم ہی ان تمام مختلف عملوں کو پورا کرتے ہیں - یا - اُن تمام مختلف حالتوں میں موجود رہتے ہیں - اگر اس حیثیت سے نظر کی جائے - کہ ہم ذی شعور بننے کے قابل ہیں - اور ان تمام مختلف صورتوں میں شعور حاصل کرنے کی سب مجموعی قابلیت رکھتے ہیں - تو ہم اپنے آپ کو نفس یا روح کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں - اسی وجہ سے صفت "روحانی" (یا نفسانی) کا اطلاق ان ہی تمام واقعات - افعال اور حالتوں پر ہو سکتا ہے - پس ان سب کو بحیثیت مجموعی اپنی روحانی زندگی - یا اپنے نفس کی زندگی کہہ سکتے ہیں -

(۶) **علم النفس کی تعریف** :- جو کچھ یہاں تک بیان کیا گیا ہے اب اُس کا ماحصل مفصلہ ذیل تعریف میں بیان کیا جاسکتا ہے - علم النفس وہ سائینس ہے جسمیں شعور کی حالتوں یا واقعات سے بحیثیت کذائی بحث کیجاتی ہے اور اس اعتبار سے یہ علم ان حالتوں کے اس موضوع کی زندگی کا سائینس کہا ہے - جسکو "خود" یا نفس کہتے ہیں - علم النفس میں بحیثیت سائینس صرف واقعات سے بحث نہیں کرنی چاہئیے - اور صرف یہی بات نہیں بتانی چاہئیے کہ وہ واقعات کیا ہیں اور باہمی مشابہت یا عدم مشابہت کے لحاظ سے دوسرے سے کس طرح تمیز کئے جاسکتے ہیں - بلکہ اُن کی تشریح بھی کرنی چاہئیے - کہ وہ کن کن حالتوں میں واقع ہوتے ہیں - کس ترتیب سے واقع ہوئے ہیں - اور یہ بات بھی کہ پیچیدہ اور بعد کے واقعات آسان اور ابتدائی واقعات پر کس طرح منحصر ہیں - پس علم النفس کا مقصد یہ ہے - کہ روحانی زندگی کے نشوونما کو بیان کر سکے - اور اس کی تشریح کرے - (عمل جاری)

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

ماہ مارچ کے رسالے میں جو اعتراضات حضرت چکڑالوی صاحب نے کئے تھے اُن کے جوابات تو بفضلہ تعالےٰ دیئے گئے - اپریل کے رسالے میں بھی ایک مضمون اسی قسم کا نکلا ہے - جس کے دیکھنے سے ان بیچاروں کی اندرونی حالت کا نقشہ معلوم ہوتا ہے - کہ کہاں تک انکو حقانیت سے عداوت اور سچائی سے ضد ہے اپریل کے رسالے میں اور حدیثوں پر اعتراض کئے گئے ہیں مگر

ahmadimuslim.de

والے کہ ان اہل قرآن کی قرآن دانی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اعتراضات سے پہلے ایک تمہید ہے۔ جس میں جی کھول کر حدیث اور حدیث کے ماننے والے دنیا کے کل مسلمانوں کو خوب ہی کوسا ہے۔

"نقل مشہور ہے۔ اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں۔ عجیب الخلقت ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت۔ یہی حالت احادیث کی ہے۔ اونٹ کی فطرت صرف ریگستان میں چلنے کی ہے نہ کہ کوہستان اور تری کے میدان میں۔ جہاں پاؤں پھسلتے ہی اس غریب کی ٹیڑھی پسلی کا تار و پود بکھر جاتا ہے۔ پس اینڈی بینڈی بے سر و پا الٹم سلٹم حدیثیں مقلدین ائمہ و مقلدین رواۃ (اہلحدیث) کی ہی چل سکتی ہیں اور جو لوگ صراط سوی یا سیدھی راہ (قرآن مجید) پر چلتے ہیں۔ وہ احادیث کو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور اور ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ وہ تو فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون الآیۃ پر عمل کرتے ہیں۔"

ہاں صاحب! قرآن مجید میں بھی آپکی اس تقریر کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ جہاں ارشاد ہے۔ مَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ۔ یعنے نہ ماننے والوں کو نہ کوئی نشان فائدہ دے سکتا ہے۔ نہ ڈراوا۔ پھر آپ لکھتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ جیسے رسالہ اشاعۃ القرآن جاری ہوا ہے عاملین بالفقہ اور عاملین بالحدیث (دونو قسم کے مقلدین) پر قیامت برپا ہے اور جیسے جی ہی انگاروں پر لوٹ رہے ہیں۔ حیلوں۔ حوالوں اور طرح طرح کی فضول تاویلوں سے قرآن کو گھٹاتے اور عمرو زید کے کلام یعنے حدیث کو بڑھاتے ہیں۔ کیا قرآن کی رو سے یہ لوگ مسلمان ہیں؟ کیا قرآن معطل چھوڑ دینے کو نازل ہوا ہے؟ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے؟ کیا آنحضرت صلعم بجائے رسول ہونے کے مختار مطلق اور وکیل ہیں؟ خدا تعالیٰ تو آپ کو یہ حکم دیتا ہے۔ قل (ما) ادری ما یفعل بی ولا بکم (یعنی کہدے اے محمد صلعم کہ میں نہیں جانتا کہ میرے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا) بھلا کوئی موکل اپنے وکیل کو ایسا حکم دیتا ہے اس صورت میں تو وکیل وکیل ہی نہیں رہتا۔ پیغمبر صاحب کو تو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ قیامت کو دن ان کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ اور مقلدین آپ کو شفیع یقین کرتے ہیں۔ یہ شفاعت کا مسئلہ کیا نصاریٰ کے مسئلہ کفارہ سے کچھ کم ہے؟ اس سے بڑھ کر شیعہ نے امام حسین کے خون کو امت کا کفارہ بنا دیا۔ اور ان کے مجتہدوں نے حکم لگا دیا۔ کہ من بکیٰ علی الحسین وجبت لہ الجنۃ۔ یعنی جو شخص حسین پر رویا اس پر جنت واجب ہو گئی۔ لیجئے تکالیف شرعیہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ سب ساقط ہو گئیں۔ پیغمبر صاحب علیہ السلام اور حسین نے سب کو بخشوا دیا۔ بہت سستے چھوٹے۔ ہلدی نہ پھٹکری اور جنت میں داخل۔ پس شیعہ اور سنی دونوں ایک گھاٹ اتر گئے ہیں۔"

قیامت تو کیا بپا ہوتی۔ البتہ قیامت کی علامت بیشک دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ رسالہ اشاعۃ السنہ میں بھی اس امر کی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ وہ اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے:۔

یَکْثُرُ الْجَھْلُ وَیُرْفَعُ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقِیَامَۃِ یعنے قیامت سے پہلے جہالت کا شیوع ہو گا اور سچا علم (جو مشکوٰۃ نبوت سے دنیا میں آیا ہو گا) اٹھ جائیگا۔ گو ابھی تک خدا کے فضل سے قرآن و حدیث دیگر علوم حقہ کی ترقی ہے۔ اور کسی ایسے ویسے کی ناکام کوشش سے کچھ فرق نہیں آیا۔ لیکن ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے ہے دور زماں میٹ رہا ہے

بیشک قرآن مجید کی عظمت کم کرنیوالا بے ایمان ہے مگر افترا کرنیوالا بھی از قرآن والاشان جسمیں ارشاد ہے:۔

ahmadimuslim.de

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا :- یعنے جو لوگ کسی مسلمان کو بغیر کرنے کسی گناہ کے تکلیف دیوے - یعنے ناکردہ گناہ اوسکی طرف نسبت کرے تو اُس نے بڑا ہی بہتان اور صریح گناہ اپنے سر پر اٹھایا پس آپ سوچ لیں - کہ خدا کی سچی کتاب جسکی بظاہر آپ تائید کرتے ہیں - آپ کے حق میں کیا فیصلہ کرتی ہے - ہاں یہ سوال ہوتا ہے - کہ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے ؟ بیشک ہے اور ہم بارہا ثبوت دے چکے ہیں سُنئے خدا فرماتا ہے !-

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر

یعنے ایمانداروں اور مسلمانوں کیلئے اللہ کا رسول ایک عمدہ نقشہ ہے پس اس نمونہ کے مطابق عمل کریں - دیکھئے رسول علیہ السلام کو مسلمانوں کے لئے کیسا نقشہ بنایا ہے - کہ ہر ایک کام میں اُن کی پیروی کی جاوے - کسی خاص امر اور فعل میں نقشہ نہیں فرمایا - بلکہ عام طور پر اسوہ لکھا ہے - پس جب اس آیت کے منوجب ہے - کہ مسلمان آنحضرت کی چال چلن اختیار کریں پس وہ بجز احادیث کے کیونکر ممکن ہے - کہاں سے آپ بتلا سکتے ہیں - کہ آپ دن کو کیا کرتے تھے رات کو کیا کرتے تھے گھر میں آپکا برتاو طریق کیا تھا ؟ باہر کیا تھا ؟ مجلس میں کیا تھا ؟ خلوت میں کیا تھا ؟ یہ تو کیا ہی ثابت کریں گے - آجتک نماز کا طریق تو آپ سے ثابت نہ ہوسکا - ہاں آیت ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے خوب سمجھے کہ قیامت کے روز سے متعلق ہے - کیوں نہ ہو - اہل قرآن کی تفسیر دانی بھی تو ہے - کہ خود قرآن ہی کے خلاف جبتک نہ ہو - تفسیر ہی کیا ہوئی - سنئے مولانا اگر یہ آیت قیامت کے متعلق ہے - تو دوسری آیت کے کیا معنے ہیں - جس میں ارشاد ہے :-

یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم

یعنے قیامت کے روز خداوند تعالیٰ پیغمبر علیہ السلام کو اور اُن کیساتھ والے ایمانداروں کو ذلیل نکریگا - بلکہ اونکا نور اُن کے دائیں بائیں چلتا ہوگا - ایک اور آیت میں فرمایا :-

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا - یعنے ضرور تیرا پروردگار تجھے ایک عالیقدر محمود مقام پر قائم کرے گا - اور فرمایا :-

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

یعنے تیرا پروردگار تجھے اتنا دیگا - کہ تو راضی ہو جاوے گا - کہیئے ! اتنی آیات صریحہ کے ہوتے بھی آپنے اس آیت کو قیامت کے متعلق کرکے یہ کہدیا - کہ آنحضرت کو خود اپنے انجام اور حشر کی خبر نہ تھی - جسکے صاف یہ معنے ہیں - کہ آنحضرت کو خود اپنی نجات کے ہونے کی بھی خبر نہ تھی - اگر آپ کے معنے صحیح ہوں تو کچھ شک نہیں - کہ عیسائیوں کے اعتراضات پھر بہاڑ خوب زور سے پڑیگی اور آپ اسکے باعث ہونگے جسکی جزا خیر کے مستحق بھی آپ ہی ہونگے -

ایک کمال آپنے یہ کیا - کہ اہل قرآن کہلا کر قرآن کی آیت بھی صحیح نہیں لکھی یعنے :- قل لا ادری - حالانکہ تمام قرآن میں یہ الفاظ نہیں ملتے -

رہا شفاعت کا مسئلہ اس میں بھی آپنے کجی سے کام لیا اہل قرآن کہلا کر خود قرآن کو بھی خوب غور سے نہیں دیکھا سنئے ہم جو استدلال مسئلہ شفاعت پر کریں گے - آپکے گدھے کی کورمت سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا - غور سے سنئے ! خدا فرماتا ہے :- ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما :- یعنے منافق اگر اپنے نفسوں پر ظلم کرکے حضور نبوی میں آتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے - اور رسول علیہ السلام بھی اُن کے لئے بخشش مانگنا چاہتے تو ضرور خدا اُن کو بخشدیتا - کہئے یہ شفاعت ہے یا کچھ اور اسی دنیا میں خدا اپنی نبی کی شفاعت سے گناہ بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے - تو قیامت میں شفاعت سے آپکو کیوں استعجاب ہے - بحالیکہ خود خدا فرماتا ہے :-

ahmadimuslim.de

لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا

ایک مقام پر فرمایا:-

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ :-

یعنے انبیاء اور ملائکہ خدا کے اذن سے شفاعت کر سکیں گے

جب قرآن شریف سے بالاجمال انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا ثبوت ملتا ہے- اور خصوصاً سید الانبیاء کی شفاعت دنیا میں بھی ثابت ہے- اس اجمال کی تفصیل اگر حدیث نبوی سے ثابت کر دی جائے- تو آپ جیسے معترض کو اعتراض کرتے ہوئے یہ خیال بھی تو نہیں آتا- کہ تفصیل کے انکار سے اجمال کا انکار بھی لازم آئیگا-

باقی امام حسین رضی اللہ عنہ کی بابت کوئی شیعہ آپکو جواب دیگا

پھر آپ لکھتے ہیں:-

"مقلدین رواۃ (اہلحدیث) شخصی مقلدین پر اعتراض کرتے تھے کہ یہ لوگ قول امام کے مقابلے میں احادیث کو نہیں مانتے ہیں- اور مشرکین فی الرسالۃ ہیں- ایسے اور بھی کہا ہیں اب ٹھیے بول کا سر نیچا ہو گیا- یعنے اہلحدیث قرآن کو نہیں مانتے - اور اس کے مقابلے میں ہزار ہا راویوں کے اقوال کو مانتے ہیں - مقلدین ائمہ اربعہ تو اپنے ایک ہی امام کے مقلد تھے - اہلحدیث نے ہزار ہا امام بنالئے ضعیف سے ضعیف حدیث کا راوی بھی جو کچھ کہے وہ صحیح اور کروڑوں مقلدوں کا ایک مستند اور مسلمہ امام جو کچھ کہے وہ غلط - یہ تو مقلدین سے بھی بدتر نکلے اگر وہ مشرکین فی الرسالۃ ہیں - تو یہ حدیث پرست مشرکین فی التوحید ہیں - دونوں ٹکسالوں کے سکوں میں کچھ بھی فرق نہیں - اب رہا کھوٹا یا کھرا - یہ قرآن مجید کا ہے گننے سے معلوم ہو سکتا ہے - ماحصل یہ ہے - کہ قرآن مجید کے چھوڑنے والے اور ایک معنے سے قرآن مجید کو منکر سب ہا ہیں -"

اس کلام میں بھی آپنے اپنے معمولی کذب اور افترا سے کام لیا ہے جبکہ کوئی مثال آپ نہ دیں گے - کہ فلاں امر میں اہلحدیث نے خلاف ضعیف سے ضعیف راوی کے قول کو قرآن شریف پر ترجیح دی ہے آپ جواب کے مستحق نہیں - آپکو ذرہ بھر بھی خدا کا خوف ہوتا تو آپ کبھی بھی یہ نہ کہتے - آپکو یاد نہیں - کہ اہل حدیث کا تو یہ مذہب ہے - کہ سوائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راوی کا قول سند نہیں - خواہ صحابی ہو - یا تابعی ایسے اقوال کو اہل حدیث روایت موقوفہ کہتے ہیں - اصول حدیث کی تمام کتابوں میں بالتصریح ملتا ہے - کہ اقوال موقوفہ سند نہیں - دیکھو شرح نخبہ مقدمہ ابن الصلاح وغیرہ کسقدر افسوس کا مقام ہے - کہ آپ اہل قرآن ہو کر ناحق جھوٹے افترا لگا کر اپنی فتح کا نقارہ بجانا چاہتے ہیں - جھوٹ بولنا اور کسی فریق یا کسی شخص پر ناحق کے افترا لگانا ایسا کبیرہ گناہ ہے - کہ پائخانہ نہ کھانے کے برابر ہے - سچ کہنا یہ وصف اپنے پنڈت دیانند سے سیکھا ہے - یا لیکھرام یا دھرمپال سے - ان تینوں میں سے ایک کی شاگردی تو آپنے ضرور کی ہے -

جس طرح گور پرستوں اور پیر پرستوں نے اپنے ولیوں اور پیروں کی کراستوں کے خلاف قصے اپنی اپنی کتابوں میں گھڑ رکھے ہیں - کہ فلاں قطب نے یہ کہا - اور یوں کہا اور فلاں غوث نے یہ حکم دیا - اور یہ کرشمہ دکھایا یہی کیفیت راویان حدیث کی ہوئی - ہزار ہا لغو اور خلاف عقل حدیثیں بھری ہوئی ہیں جنکو مثل قرآن بنایا اور یقین کیا جاتا ہے - لیکن اماموں سے جو حدیثیں مروی ہیں اور جن پر انہوں نے عمل کیا ہے وہ تمامہ مثل قرآن نہیں یعنی جو حدیث تقلیداً اپنی سمجھ میں آ گئی - وہ مثل قرآن ہے - اور جن احادیث پر دوسرے مقلدین عمل کرتے ہیں - وہ ہزیاں ہیں - یہ تو اچھا خاصہ اتباع ہوائے نفس ہوا - جسکی ممانعت کلام مجید میں ہے - افرءیت من اتخذ الٰہہ ھواہ یعنے اے محمد تو نے اس شخص کو دیکھا - جس نے اپنے ہوائے نفس کو خدا بنا لیا - پھر

ahmadmuslim.de

اہلحدیث ہی احادیث کو مثل قرآن کہتے ہیں مقلدین نہیں کہتے۔ وہ قول امام کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور وہی ان کے نزدیک مثل قرآن ہے۔ وہ اہل تقلید ہ۔ یہ اہلحدیث ج للناس فیما یعشقون مذاہب :۔

قاعدہ ہے۔ کہ جس شے کو انسان دوست رکھتا ہو اپنے کو اسی کی جانب منسوب کرتا ہے۔ اہل قرآن قرآن کو عزیز رکھتے ہیں (اور ہر مسلمان کو عزیز رکھنا چاہیئے) وہ اپنے کو قرآن کیجانب منسوب کرتے ہیں ؎

تو و طوبےٰ و ما و قامت یار فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پھر زبان پر تو یہ قول۔ اجی صاحب! قرآن پر عمل کرنیکا کون منکر ہے اور جب اہل قرآن کا نام بھی آجائیگا تو آگ سے لگے اور تلووں سے نکل جائے۔ علماء مقلدین واہلحدیث اپنے کو بڑے فخر سے اہل الذکر۔ اہل حدیث۔ اہل بیت۔ اہل فرقان بتلائینگے۔ مگر اہل قرآن کے نام سے جل بھن جائینگے۔ حالانکہ مذکورہ بالا سب نام قرآن مجید ہی کے ہیں۔ یہ تعصب و نزاع لفظی نہیں تو کیا ہے؟

کوئی پوچھے۔ اہل قرآن تم سے کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ یہی کہ قرآن پر عمل کرو۔ اور ہمکو قرآن ہی کافی ہے۔ جو احسن الحدیث ہے۔ لیکن تعصب اور کورانہ تقلید یا ننے بھی دے۔ اہل قرآن تو اپنے دلائل صرف قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ اور مقلدین روات و احادیث سے۔ گویا خدا کے کلام کا معارضہ اور مقابلہ انسانوں کے کلام سے کیا جاتا ہے۔

بھلا قرآنی صاحب اس کے جواب میں اگر کوئی شخص قرآن شریف پر عمل کرنے کو لعنت اللہ علی الکاذبین کہدے۔ تو آپ ناراض تو نہ ہونگے۔ اہل قرآن کے نام سے اس لئے لوگوں کو رنج ہوتا ہے۔ کہ اس لفظ کے مصداق بننے کے جو لوگ مدعی ہیں۔ جن میں یہ وصف ہیں ۱ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ۲ قرآن شریف کے اتباع کا دعوی کرکے اس کی تحریف کرلتے ہیں مثلاً جہاں رسول کے اتباع کا حکم ہے۔ وہاں رسول سے مراد قرآن تبلاتے ہیں حالانکہ یہ معنے کلام عرب اور اصول عربیت کے خلاف ہیں بلکہ خود منشاء خداوندی کے بھی مخالف۔

۳۔ صحابہ کبار اور آئمہ اطہار اور بزرگان دین اور محدثین کو گمراہ بتلاتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اتباع طاغوت کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نہ اسلئے کہ آپ قرآن شریف کے اتباع کا دم بھرتے ہیں۔ اگر آپ قرآن شریف کے متبع ہوں تو

چشم ما روشن دل ما شاد

پھر آپ لکھتے ہیں :۔

شخصی اور رواتی مقلدین کا بڑے سے بڑا دعوی یہ ہے کہ حدیث مثل قرآن ہی۔ حالانکہ اس سے بھی قرآن ہی کی فضیلت اور ترجیح نکلتی ہے یعنی قرآن اصل ہے اور حدیث اسکی مثل یعنے نقل ہے۔ کجا اصل کجا نقل۔ زید مثل شیر ہو ظاہر ہے۔ کہ شیر کا درجہ بڑھا ہوا ہو۔ اگر مشبہ اور مشبہ بہ درجہ میں برابر ہیں تو تشبیہ محض فضول بلکہ تحصیل حاصل ہو جائے اور غور سے دیکھئے تو یہ دعوے بھی محض زبانی ہے اور درحقیقت ان کے نزدیک حدیث مثل قرآن نہیں۔ بلکہ قرآن سے افضل ہے ورنہ وہ اپنے کو ہرگز عامل بالحدیث ثابت نکرتے بلکہ عامل بالقرآن ثابت کرتے قرآن کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ حدیث کو قرآن سے افضل اور قرآن پر قاضی قرار دیا گیا۔

نعوذ باللہ من ہذا العقیدۃ *

اس میں بھی آپ نے معمولی افترا اور بہتان سے کام لیا ہے اہلحدیث اسلئے اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ کہ حدیث چونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف کی شرح اور تفسیر ہے اسلئے شرح کی طرف منسوب ہونیسے اصل متن کی طرف نسبت خود ہی ہو جاتی ہے اور متن کی طرف نسبت ہونیسے شرح کا انتساب نہیں ہو سکتا۔ شلاً جو شخص شرح ملا پڑھتا ہوگا۔ وہ کافیہ بھی اسی میں پڑھیگا۔ مگر کافیہ خواں شرح ملا پڑھنیوالا ہو

امام الدین

ahmadimuslim.de

میں شمار نہ ہو سکیگا۔ یہ نہیں کہ اہل حدیث قرآن چھوڑکر حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اسکی کوئی مثال آپ دینگے۔ تو جواب دیا جائیگا۔ سو یہ ست یہ صرف آپکا ایجاد بندہ ہے (باقی باقی)

قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں

ناظرین کو واضح ہو۔ کہ مرزا صاحب بخیال خود ملہم ہیں۔ منجملہ اُن کے الہاموں کے اسوقت قابل غور مفصلہ ذیل الہام ہے :۔

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ الخ رسالہ دافع البلاء صفحہ ۷ سطر ۷

مرزا صاحب اِس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔ اِس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں۔ (اوّل) یہ کہ طاعون اِسلیئے دنیا میں آئی ہے۔ کہ خدا کے مسیح موعود (یعنے مرزا صاحب) سے نہ صرف انکار کیا گیا۔ بلکہ اسکو دکھ دیا گیا۔ الخ رسالہ دافع البلاء صفحہ ۸ سطر ۱۹ و ۲۰۔ دوسری بات جو اِس وحی سے ثابت ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ طاعون اُس حالت میں فرو نہ ہوگی۔ کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کرلیں گے۔ (یعنے مرزا صاحب کو) اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آئیں گے۔ الخ رسالہ دافع البلاء صفحہ ۹ شروع سطر ۱۔ معترض مرزا صاحب طاعون کا سبب اگر آپکی مسیحت کا انکار ہی ہے۔ اور فرو ہونا طاعون کا آپکے دعوائے مسیحت پر موقوف ہے۔ تو بہتر ہے۔ کہ آپ گورنمنٹ کو اطلاع دیدیں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کے لیئے تدابیر کر رہی ہے۔ اور روپیہ ضائع نہ کریں۔ تیسری بات جو اِس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے۔ گو ستر برس تک دنیا میں رہے۔ قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے۔ الخ رسالہ دافع البلاء صفحہ ۱۰ شروع سطر ۲۔

معترض۔ ناظرین کو واضح رہے کہ یہ ایک ایسا صاف دعوی مرزا صاحب کا ہے۔ جسکی ذرہ بھی تاویل نہیں ہو سکتی۔ کیا کوئی ایسا بشر ہوگا جسکو یہ معلوم نہ ہوگا۔ کہ قادیان اسقدر طاعون سے تباہ ہوگیا جو بمقابلہ گرد و نواح بہت بڑھکر ہے ہم ایک فہرست خاص باشندگان قادیان کیطرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس ارسال کی تھی۔ مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی تعداد اموات اسلئے کم ہے۔ کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئی تھی چنانچہ مرزا صاحب کا اسکول وغیرہ بند ہو گئے تھے ممکن ہو کہ اسکے بعد بھی کئی اموات ہوئی ہوں وہ فہرست یہ ہے۔ ہندو ۱۰۰۔ مسلمان ۱۵۰۔ مرزائی ۵۰۔ چوہڑے ۲۵

معترض۔ مرزا صاحب ابھی تو دو سال کامل بھی گذرے نہیں کہ قادیان جسکو حضور دار الامان سے مشہور کرتے تھے طاعون سے تباہ ہو گیا۔ کیا اب آپکے الہامات سچے مانیں جائیں؟ کیا آپکو مسیح موعود مانا جاوے کیا قادیان ابتک دار الامان ہے۔ کیا آپ سچے شفیع ہیں کیا آپ بروزی طور پر رسول ہیں نہیں ہرگز نہیں۔ نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد :۔ ناظرین مذکورہ بالا دعوی مرزا صاحب جو کہ سراسر جھوٹا اور دھوکہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اور بالمشاہدہ دیکھ چکے ہیں باوجود مشاہدہ کے پھر کوئی مرزائی انکے دعاوی کا معتقد ہو۔ ایسے اعتقاد پر افسوس صد افسوس۔ راقم عبد الکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲۸۔ ۲۹ مئی کو ہوا حسب دستور آریوں کیطرف سے جلسہ کے وقت میں مباحثہ کا نوٹس تھا ہندوؤں کیساتھ ہوتی تو چاہیئے بال بدہا بیاد پر بحث ہوتی رہی ہندوؤں کیطرف سے سنسکرت کے فاضل پنڈت رام لال جی شاستری تھے خوب بحث ہوئی مسلمانوں کیساتھ پہلے روز گوشت خواری پر بحث تھی اور اس روز مسٹر غلام حسین طالب العلم نے تمام وقت گوشت خوری کا مضمون عمدہ طرح سے نبھایا۔ اخیر وقت پر انجمن نصرت السنہ کے وکیل جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تشریف لائے تو مسٹر موصوف نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ جناب مولانا صاحب کے ہوتے ہوئے میں نہیں کہسکتا مگر چونکہ اور سر و وقت پورا ہو گیا تھا۔ اسلیئے مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں کل آؤنگا اور نیوگ کے مسئلہ پر بحث اٹھاؤنگا اور آریہ سماج کی

ahmadimuslim.de

طرف سے نیوگ کی خلاصی ہو تبلائی جائے گی بڑی خوشی سے سنونگا۔
چنانچہ ۲۹ مئی کو مولوی صاحب مع اراکین انجمن نصرت السنہ امرتسر ٹھیک
وقت پر پہنچے اور ڈیڑھ گھنٹہ بحث کیلئے مقرر تھا۔ مولوی صاحب موصوف
نے پہلی تقریر میں سوال کیا۔ کہ آریوں کا دہرم ہے کہ جس کسی کے
نطفے میں ضعف ہو وہ اپنی جورو کو اجازت دے کہ کسی سے نطفہ ڈلوا کر
اسکے لئے بچہ پیدا کرے مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کام
بیحیائی ہے بے غیرتی ہے۔ یا کیا ہے؟ بہت خوب جسکا جی چاہے کرے لیکن یہ
کرے سو دفعہ کرے مگر میں یہ پوچھتا ہوں کہ باپ بیٹے کا تعلق تو نطفے کی وجہ
سے ہوتا ہے اس بچے میں اور عورت کے خاوند میں کیا تعلق ہے
کیا یہ اسکا نطفہ ہے؟ جب کچھ بھی نہیں تو پھر وہ اسکا باپ اور یہ اسکا
بیٹا کیوں کہلائے اس سوال کو مولوی صاحب موصوف نے ذرا واضح اور شستہ
تقریر میں بیان فرمایا۔ ایسا کہ سب حاضرین اسکا مطلب سمجھ گئے مگر افسوس کہ
اس سوال کا جواب آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام جی نے یہ دیا کہ اگر کسی جوان کی
مگر اوسکی بیوی بانجھ ہے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو تو وہ نوجوان
کیا کرے اسکا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ اسکا جواب قرآن شریف نے دیا
ہے اور نہایت عمدہ دیا ہے۔ مگر اسوقت میں بحیثیت سائل کھڑا ہوں جواب
دینا آپکا کام ہے میرا نہیں آپ میرے سوال کا جواب دیں جب یہ مسئلہ
طے ہو جائیگا۔ تو دوسرا اسکو پیش کیا جائے گا۔ آپ بڑی خوشی سے جو
چاہیں قرآن شریف پر سوال کریں مگر خلط ملط بحث نہ کریں۔ مگر افسوس کہ
سارا وقت گذر گیا۔ مگر ماسٹر جی نے اس سوال کا کچھ بھی جواب نہ دیا۔
حالانکہ مولوی صاحب نے اونکو بہت کچھ ابھارا۔ اور عار دلائی کہ
کسیطرح جواب دیں لیکن ماسٹر جی نے بھی ایک ہی کہی کہ کچھ بھی کہو مگر
میں جواب نہ دونگا۔ آخر تمام وقت گذر گیا۔ اور تمام حاضرین یہ کہتے
ہوئے نکلے کہ آج آریوں نے جیسی منہہ کی کھائی ہے کبھی نہ کھائی تھی
اس کے بعد سکھوں نے درخواست کی۔ کہ ہم سے بحث کرو۔ ستیارتھ
پرکاش کے مضامین پر ہم بحث کریں گے مگر آریہ مولوی صاحب سے
ابھی شکست فاش اٹھا چکے تھے ایسے سہم گئے تھے کہ سکھوں سے مباحثہ کرنے
سے صاف لفظوں میں انکار کیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہدیا کہ ہم ہار گئے
حالانکہ سماج کی عادت [illegible] غرض بخیر مع الخیر

استفتاء

سوال نمبر (۱) - مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں۔ اگر زندہ
ہیں تو کہاں ہیں۔ اونکی زندگی اور دوبارہ تشریف لانے کی کونسے
دلائل ہیں۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس سے ہیں یا عقلی اور خیالی۔
سوال نمبر (۲) - جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا وہ کون تھا عوام کہتے
کہتے ہیں۔ کہ وہ چور تھا۔ لیکن اوسکی صورت شکل حضرت عیسے کی ہو گئی
اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اوٹھائے گئے تھے۔ کیا یہ ٹھیک
بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو کس آیت یا صحیح حدیث کی رو سے
سوال نمبر (۳) عہدہ امامت - عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے - یا
الگ - اگر جزو ہے - تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا ناجائز -
الراقم :- ابراہیم خان [illegible]

جواب نمبر ۱ - حضرت مسیح زندہ ہیں خدا فرماتا ہے۔ اِنْ مِّنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنے جتنے
اہل کتاب ہیں (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آوینگے
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْكُمْ
ابْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ (بیہقی) یعنے تم کیسے اچھے ہوگے
جب حضرت مسیح آسمان سے اُترینگے - یہ سوال کہ کہاں ہیں
عقل سے دور ہے۔ جبرئیل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں۔
یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا - کہ کون
کہاں ہے۔ اور کون کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان
کے بہت ہی چھوٹی ہے بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں - تو آسمانیا
کا سوال کیسے - جہاں خدا نے اونکو حکم کیا ہو گا - وہیں ہیں
نمبر (۲) صلیب کی بابت قرآن شریف میں اتنا آتا ہے - کہ:
شُبِّهَ لَهُمْ جسکے معنے ہیں - کہ مسیح علیہ السلام کا قتل یا صلب
اون پر مشتبہ ہو گیا - جسکے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت آئی ہے - کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص
مسیح کا مخالف تھا اور یہ امر ممکن اور قرین قیاس ہے -

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۳ - عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنے امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا نائب ہوتا ہے پس جسطرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی - اسیطرح خلیفہ اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا - نبوت کوئی مرکب چیز نہیں بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جس میں مذکور ہے - کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے - اسکے معنے یہ ہیں - کہ نبوت کے آثار میں سے چھیالیسواں حصہ ہے - نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو -

سوال نمبر ۴ - زید جب پیدا ہوا - تو اسکے ماں باپ نے عقیقہ کسی سبب سے نہ کیا - یا اونکو توفیق نہ تھی - یا عقیقہ کے فوائد نہ جانتے تھے اب زید اپنا عقیقہ بنفسہ خود کر سکتا ہے یا نہیں اور پیدائش بھی معلوم نہیں - تو کس طور سے وہ عقیقہ کرے؟ **سوال نمبر ۵** - صدقہ فطر ایک ہی آدمی کو دیا جائے - یا کئی ایک کو - راقم (حافظ عبد القادر منٹو المیٹد)

جواب نمبر ۴ - بطور صدقہ کر دے تو جائز ہے حدیث شریف میں آتا ہے - کہ اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (یعنے عقیقہ) کیا کرو جبتک عقیقہ نہ ہو - بچہ محبوس رہتا ہے - **نمبر ۵** - ایک شخص کو دے یا متعدد کو دے - کوئی حرج نہیں -

سوال نمبر ۶ - جس شخص کی زمین رہن لی ہوئی ہو اور اس زمین میں سے اسکو غلہ مکی و گندم وغیرہ بہت آتا ہے اور وہ شخص سوا اسکے اور دستکاری بھی کرتا ہے جسکی آمد بہت ہے اور نمازی بھی ہے - گاہ بے نماز بھی ہو جاتا ہے اور خلیق بھی ہے اور کچھ مسجد کے کام میں امداد کرتا ہو کیا اسکے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۷ - جو شخص کسی کے گھر دعوت کھا کر آیا مثلاً کوئی میٹھی چیز کھا کر آیا اسنے پھر گھر آکر چند لقمہ نمکین کھانے سے کھائے غرض یہ ہو کہ دعوت کے اوپر اسنے اپنے گھر یا اور کسی کے گھر تھوڑا سا کھانا تبرکاً کھایا اس طرح کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۸ - ایک شخص متولی مسجد ہے اور امام مسجد ہے - اسکو کوئی شخص روپیہ یا دو روپیہ دیگیا - کہ کسی مسجد کے کام میں صرف کرنا - اس روپیہ سے ۸ یا ۴ کار خانگی میں خرچ کرلے - یہ خرچ کرنا اسکو جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹ - ایک شخص کسی زمانہ میں وتروں میں دو قعدی کیا کرتا تھا - جب اسکو یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جناب رسالتمآب نے وتروں میں ایک ہی قعدہ کیا ہے پھر وہ ایک قعدہ کرنے لگا - اب اگر ایک قعدہ کی حالت میں بھول کر موافق پہلی عادت کے دو قعدی کر جائے تو اسکو سجدہ سہو نکالنا پڑیگا - یا نہیں -

جواب نمبر ۶ - جائز ہے یہودی باوجودیکہ بیاج لیتے تھے مگر چونکہ اور کاروبار بھی کرتے تھے اسلئے اُن کی دعوتیں قبول کی جاتی تھیں -

جواب نمبر ۷ - یہ سوال مشکل ہے شائد عام شہرت سے متاثر ہو کر سائل نے سوال کیا ہے کہ دعوت کھا کر گھر سے نہیں کھانا چاہئے - جو بالکل بے اصل ہے

جواب نمبر ۸ - جواب ظاہر ہے کہ جائز نہیں خیانت مجرمانہ ہے ہاں اگر متولی کی بھی کوئی تنخواہ مقرر ہے تو خرچ مذکور اپنے نام پر خرچ کر سکتا ہے۔

جواب نمبر ۹ - سجدہ سہو لازم نہیں!

سوال نمبر ۱۰ - ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہو کسی نماز میں وہ مسبوق ہے امام کیساتھ رکوع میں ملا - مگر اس رکعت کا رکوع تو بجا لیا فاتحہ نہیں پڑھی وہ رکعت اسکی ہوئی یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱ - اپنی منکوحہ سے حالت حمل میں جماع کرنا وضع حمل تک جائز ہے یا نہیں؟

سوال ۱۲ - صدقہ فطر کا ہر ایک مسلمان پر ہے؟ خواہ مقروض غریب محتاج مسکین ہو - یا اہل نصاب پر ہی ہے -

سوال ۱۳ - قربانی کا گوشت چمار خاکروب و اہل ہنود وغیرہ کو دینا بھی جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۱۰ - مدرک رکوع کے مدرک رکعت ہونے میں اختلاف ہو مگر خاکسار کے نزدیک رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی کیونکہ دو رکن (قیام اور فاتحہ) فوت ہوئے ہیں **نمبر ۱۱** - جائز ہو حدیث میں آتا ہو **نمبر ۱۲** - صدقہ فطر کے وجوب میں بھی اختلاف ہے بعض علما نصاب کی قید لگاتے ہیں مگر حدیث میں آتا ہے کہ نابالغ بچوں بلکہ غلاموں پر بھی صدقہ فطر واجب ہے...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہر روز ہوتا ہے صرف ۲۸-۲۹ کی تعطیل کیوجہ سے ناغہ رہا - مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بمشکل ختم ہوئی مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرت السنہ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا تھا کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے قدیمی سخت مخالف ہیں انجام کیا ہوا - واللہ اعلم عند اللہ - مرزاجی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے رہتے ہیں حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری جو مرزائیوں کی طرف سے گواہ تھے - ۲۳ مئی کی تاریخ پر حاضر نہ ہونیکی اُن کے نام وارنٹ ضمانتی مبلغ پانسو روپے کا حکم ہوا -

نگینہ ضلع بجنور صوبہ الہ آباد میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ بڑی شان و شوکت سے ہونیوالا ہے - ۵ جون سے شروع ہو کر ۱۲ جون تک رہیگا - آریہ بہت بڑی تیاری کر رہے ہیں تحصیل دیوبند کو مباحثہ کی زک اتارنے کی فکر میں ہیں - مسلمان ہیں - کہ بدستور غافل - ہاں بھروسہ ہے تو یہ کہ اِنَّ جُنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (اللہ والے ہی غالب رہینگے) مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو بھی دعوت مباحثہ آئی ہے - آپ ۳ جون کو روانہ ہونگے - انشاء اللہ -

۲۳ - مئی کو بمقام قصبہ چندوسی میں وقت گیارہ بجے شب کے ڈاکا پڑا - اور اٹھارہ بیس آدمی حملہ آور تھے سوائے ایک دوکان ساہوکار کے کہ کچھ سامان بیازی بھی رکھتا تھا - اُس کا نقصان گیارہ ہزار کا ہوا - اور کسی پر صدمہ نہیں پہنچا - کچھ نقدی اور کچھ زیورات نقرئی و طلائی اور کچھ تھان ریشمی لے گئے تھانہ دار کو اطلاع دی گئی - اوس وقت اُس نے اُن چوروں کا تعاقب کیا - چند بندوقیں بھی طرفین سے چلیں مگر نقصان کسی کو کچھ نہ ہوا - اور وہ چور شہر کے بیچ ہی میں غائب ہوگئے (عرب کے بدوؤں سے بھی بڑھ گئے وہ تو ایک مسلم ملک کے

ہیں - مگر یہاں تو کئی پشتوں سے سلاح سے آشنا ہی نہیں - پھر یہ حال ہے - تو بدوؤں کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے - ایڈیٹر)

بریلی میں ایک حلوائی کی عورت دودھ گرم پی گئی چند عرصہ کے بعد اسکی حالت غیر ہوگئی - ڈاکٹر اور حکیموں کو دکھلایا گیا - سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ مر گئی ہے - جب اسکو چتا میں رکھدیا - تو وہ عورت گلبلائی لوگوں نے اُسے نکالکر پوچھا - کہ کیا حال ہے - اُس نے کہا - کہ مجھے فرشتے لیگئے تھے - اور خدا بیٹھا ہوا تھا - اور خدائن بیٹھی ہوئی اُپلے پاتھ کر رہی تھی - فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا - اور خدائن نے کہا اسے چھوڑ دو - اسکی عمر ابھی باقی ہے سو میں ابھی زندہ ہوں - اسکو لوگ گھر کو لے آئے - وہ عورت اب زندہ ہے (نامہ نگار اہلحدیث) (دماغی فتور ہوا ایڈیٹر)

ہندوستانی پانچ روپے کا نوٹ ولایت میں تیار ہو رہا ہے - نیا نوٹ پرانے نوٹ کی نسبت کسیقدر بڑا ہوگا - اور اوسپر تین کے بجائے چار دیسی زبانوں کے حروف ہونگے *

بنارس میں ایک عام جلسہ پنڈتوں کا زیر صدارت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بنارس ہوا ہے - جس میں سنسکرت کالج بنارس میں سنسکرت کو ترقی دینی منظور کیگئی ہے - (کیا مسلمانوں کو بھی پڑھاویں گے؟)

بمبئی کی خوبصورت عمارت راجہ بائی گھنٹہ گھر پر سے - اسال پیشتر دو پارسی لیڈیاں گر کر مر گئی ہیں - اب کے پھر ایک نوجوان پارسی اُسپر سے گر کر مر گیا ہے -

وسط ایران میں سے جو تار برقی لائن ہندوستانی تار برقی لائنوں کے ساتھ ملا دی گئی ہے -

تبتیوں کو اردگرد کی وادیوں سے برابر کمک پہنچ رہی ہے - ایک ہزار آدمی لاسہ سے اور دو بڑی توپیں خبر ہے - کہ وہاں آرہی ہیں -

ٹڈی دل شولاپور کے درختوں اور پودوں کا ستیاناس کرکے وہاں سے رخصت ہوگیا ہے آم کے درخت بالکل تباہ ہوگئے اور کاشتکاروں کی محنت رائیگاں گئی - (خدا کی پناہ)

۲۰ - مئی کو باوجودیکہ ہم نے تبتیوں کی بڑی ہوئی چوکی پر قبضہ کرکے انہیں خوب سبق دیا تھا - مگر پھر بھی اونہوں نے ہماری عقب میں ایک حملہ

ahmadimuslim.de

کے فاصلے پر گاؤں کے ایک سلسلہ پر قبضہ کر کے سلسلہ خط و کتابت بند کر دیا +

ایک ہزار اور تبتی لاسہ سے میدان جنگ کی طرف آ رہے ہیں اور گیانٹسی کی تبتی فوج کو کیولری کی اور کمک پہنچی ہے۔

۱۱۔ مئی کو انبالہ میں ایک محمڈن بورڈنگ ہوس کا بنیادی پتھر رکھا گیا جس کے لئے ڈاکٹر خالق بخش صاحب نے ۱۵ سو روپے کی رقم عطا کی ہے۔

اب ہر سال ٹیکہ چیچک لگانے کا مادہ کابل بھیجا جایا کریگا۔ کچھ مقدار امیر عبد الرحمن خاں کے عہد حکومت میں پنجاب سے جایا کرتی تھی۔ جو غفلت سے کچھ عرصہ تک بند رہی۔

امیر صاحب کی صحت اب رو بترقی ہے۔ گو بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کاٹنی پڑی تھی۔ میجر پرڈ عنقریب ہندوستان کو واپس آنے والے ہیں۔

۱۸ کی خبر ہے کہ جاپانی نیو چوانگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور پیر کے روز کینیگ کی روسی فوج قلعہ کے ساتھ ایک لڑائی ہوئی جس میں روسیوں کو قلعہ سے نکالدیا گیا۔

جاپانیوں نے اپنی پیشقدمی میں جن جن مقامات لیاؤ ٹنگ پر قبضہ کیا تھا۔ انہیں خالی کر لیا ہے سینٹڈرڈ کا نامہ نگار شٹیسن سے لکھتا ہے کہ ایک لڑائی میں ۲ ہزار روسی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

کاسکوں کے ایک دستہ نے جاپانیوں کو فنگ ہنگچنگ سے ۱۱ میل کے اندر بھگا دیا۔ لڑائی ۲ گھنٹے تک جاری رہی۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل سٹوسل نے رپورٹ بھیجی ہے کہ آرتھر کی فوجوں کا جتھا بنا کر جاپانیوں کو پسپا کر دیا اور ان کے ایک ہزار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ روس کے ۱۵۰۔ آدمی مارے گئے۔

دریائے یالو کی لڑائی میں جاپانیوں کا نقصان حسب ذیل ہوا کل مقتول (۲۱۸) جنمیں (۵) افسر اور مجروح (۷۸۳) جن میں ۳۳ افسر تھے۔ روسی (۱۳۶۳) مقتول اور (۶۱۳) مقید ہوئے۔

لارڈ کرزن ۲ جولائی کو پلیمتھ بندرگاہ کے وارڈن بنائے جائیں گے +

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ:۔ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلےٰ درجہ کی مقوی مہیّج مصفّیٔ خون مولد [illegible] باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلےٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ؏ تین بوتل للعہ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ؏

تقویت النسا حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان قے بیخوابی۔ اسہال پیچش اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جس کے باعث علاوہ گوناگون تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف مجرب دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲۔ اونس عہ

طلا۔ جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامان خیال کرتے ہیں تو اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری کالائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (صہ)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی بشرطیکہ عرصہ کی ہو۔ تو صرف پوڑیا ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین ؏

جوہر ہاضمہ:۔ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک شیشی ضرور منگوا لیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہیں قیمت فی شیشی ۲۔ اونس عہ

روح دافع بخارات نوبتی تپ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں۔ قیمت ۱۱؍ - ۲؍

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات

[illegible]

بحکم الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۰ جون ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا *

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا *

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ عا

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک وا...

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہوں گی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے ۔

معذرت

خاکسار ۹ مئی سے ۳ جون تک گورداسپور مرزا قادیانی والے مقدمہ میں مصروف رہا ۴ جون کو نگینہ ضلع بجنور میں بغرض مباحثہ جاتا ہوں ۔ اور وہاں بھی کئی دن لگینگے ۔ اس لئے جن اصحاب کے سوالات کے جوابات نہ دئے گئے ہوں وہ معذور تصور کریں :۔ والعذر عند کرام الناس مقبول :

نیاز مند (ایڈیٹر)

علمائے دین سے اسلام کی اپیل بزبان خود

افسوس صد افسوس آجتک میں اس انتظار میں کہ اب آپ لوگ خواب گراں سے بیدار ہو کر میری خبر لیتے ہیں میری اشاعت و ترقی کی فکر کرتے ہیں - اب فروعی اختلاف کی بحث سے کنارہ کرتے ہیں - مخالفوں پر مانند شیر ببر کے حملہ آور ہوتے ہیں - مگر اب جبکہ انتظار حد سے زیادہ گذر گیا - اور آپ لوگ خواب غفلت سے بیدار نہ ہوئے - فروعی جھگڑوں سے دست بردار نہ ہوئے - تو اب مجھکو خود ہی دست بستہ با دب تمام آپ صاحبان کے روبرو اپنی زبان خوش بیان کشادہ کر کے اپیل کرنی پڑی - کہ اللہ جلشانہ نے مجھکو تمام عالم کے واسطے مقرر کیا ہے یا انہیں لوگوں کے واسطے جو آجتک مجھ میں داخل ہو چکے ہیں - اگر تمام عالم کے واسطے مقرر کیا ہے اور ضرور کیا ہے - جیسا کہ کلام پاک سے ظاہر ہوتا ہے :-

من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين ط

تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ غیر اقوام کو میری دعوت نہیں دیتے کون امر آپکو مانع ہے کیا اسکے خلاف کوئی پروانہ نازل ہو گیا ہے اپنے فائدہ کیلئے دور و دراز ملکوں میں جا پہنچتے ہو - قریوں قریوں سرگرداں و حیراں پھرتے ہو - مگر میری طرف سے ایسے بیفکر رہتے ہو جیسے دیانتدی خوف خدا سے - فرمائیے تو سہی کیا آپ صاحبان نے میرے بانیوں کا ورثہ اسی لئے لیا ہے کیا میری بانی میری اشاعت و ترقی کے وسائل سے غافل رہتے تھے جو آپ غافل رہتے ہیں - آپ نے ورثہ کیوں لیا ہے - کیا آپ لقب ورثۃ الانبیاء حاصل کر کے میری اشاعت سے غافل رہکر زندگی بسر کریں گے کیا ایسے نازک وقت میں جبکہ ہر طرف سے مجھپر ظالمانہ حملے ہو رہے ہیں - لوگ کفر و شرک و بدعت میں پھنس رہے ہیں آپ لوگونکا غافل و ساکت رہنا و بال کا نشان نہیں ہے ضرور ہے - سنئیے میرے بانی نہیں نہیں مجھسے عمدہ طریقہ کی بنیاد قائم کرنیوالے سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول - قال رسول اللہ صلعم والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا منه فتدعونه فلا يستجيب لكم

کیا زبردست فرمان ہے - کیسی سخت وعید ہے کیا آپ صاحبان کی نگاہ سے یہ فرمان عالیشان نہیں گذرا - ضرور گذرا ہوگا - پھر مجھسے غفلت کا کیا باعث ہے - کیا آپکو میری اشاعت کا طریقہ معلوم نہیں ہے ؟ کیا آپنے جہاد کو میری اشاعت کا طریقہ سوچ رکھا ہے - اگر واقعی میں یہی ہے تو خوب! ع

بریں عقل و ہمت بباید گریست

دیکھو پاک پروردگار کا فرمان :- ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط

کیا احسن طریقہ اللہ پاک نے میری اشاعت کا ارشاد فرمایا ہے کیا یہ طریق آپکو برا معلوم ہوتا ہے کیوں نہیں آپ لوگ اس طریق سے میری اشاعت میں کوشش کرتے ہیں دیکھو میرے مخالف اپنے جھوٹے مذہب کی اشاعت میں کیسے کوشاں ہیں - دور دراز ملکوں سے تکالیف شدید برداشت کر کے آتے ہیں - اور طرح طرح سے مذہب کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں - آریوں کو دیکھو - کس طرح اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں - آریہ مقتول کے نام سے فنڈ کھول رکھا ہے - لاکھ کے قریب روپیہ ہر وقت فنڈ میں موجود رہتا ہے اسی مقتول کی یادگار میں اسی فنڈ کو ذریعہ میرے خلاف رسالہ جاری کر رکھا ہے ہر سال ہر ضلع و قصبہ بلکہ قریوں میں بھی جلسہ کرتے ہیں - میرے پیرؤں کو بھی دعوت دیتے ہیں - دو ایک سبھائیں قائم کر لی ہیں

ahmadimuslim.de

جنہیں وہ پنڈت ملازم رکھے ہیں۔ جو ہر وقت میری مخالفت پر کمر بستہ
جا بجا لیکچر کہتے پھرتے ہیں اور میرے پیروان و دیگر خلق خدا
کو بہکانے میں کسی طرح ابوالجان سے کم کوشش نہیں کرتے ہیں
کیا آپ لوگ مجھ جیسے عمدہ اور سچے مذہب کی اشاعت
میں ان کے برابر ہی کوشش نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا صاحبان
مجھ میں ان کے برابر گویائی نہیں ہے۔ اگر ہے اور ضرور ہے
تو کیا سبب ہے۔ کہ ان کی طرح آپ کوشش نہیں کرتے
کیا میرے مؤید انجمنوں سے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ آپ
لوگوں کو ہر گلی کوچہ میں میرا ڈنکہ بجانے اور میری حقانیت
بیان کرنے کے واسطے ملازم رکھیں۔ تو پھر دیکھیں میری
اشاعت کا حال۔ میں راست راست کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ
طریق اختیار کیا جاوے۔ اور میرے نام کے جلسہ بلاناغہ
ہر سال ہر ضلع اور قصبہ میں ہوا کریں۔ تو میری ترقی و اشاعت
دن دونی رات چوگنی ہو۔ پس اب فرمائیے کہ یہ طریق آپ
صاحبان کے پسند ہے۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو کیا میری
نام کی انجمنیں نہیں پسند کرتی ہیں۔ یا آپ لوگوں کو اس کام
کے واسطے ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ اگر واقع میں ایسا ہی ہے
تو پھر یہ کس مرض کی دوا ہیں۔ جب میری اشاعت کے واسطے
آپ ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ تو یہ کس کام کے ہیں میرا
نام کیوں لگا رکھا ہے۔ یا آپ لوگ خود ہی اس طریق کو پسند
نہیں کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سن لیجئے۔ حضرت کہ آپ لوگ
جو میری اشاعت سے غافل ہو رہے ہیں۔ یا میرے نام کی انجمنوں
کا قصور ہے۔ کہ آپ صاحبان کو ملازم نہیں رکھتے ہیں۔ تو فرمائیے
کہ میں آپ کو یا انجمنوں کو خدا کا مجرم اور اپنا بدخواہ سمجھوں بلکہ
خلاف اگر یوں نہیں میری اشاعت کے غفلت ہے تو نہ صرف
یہی کہ عوام لوگ یہ کام نہیں کر سکتے بلکہ خدا کے اس سب
سے بڑے حکم یعنی میری اشاعت کو ناچیز و فضول جانیں گے
یہ سمجھ کر کہ جو کام ہماری علماء نہیں کرتے ہیں۔ وہ ضرور
عبث ہوگا۔ کیا ایسوں پر دونا عذاب نہیں ہوگا ضرور ہوگا

دیکھو ارشاد خداوندی:۔

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ
يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ

چونکہ میری اشاعت میں غفلت خواہ آپ کی طرف سے ہو۔ یا
انجمنوں کی طرف سے ہو۔ جان بوجھکر ہو رہی ہے اور میرے
مخالفوں کو میری قبول کرنے کی دعوت نہیں دی جاتی ہے
بلکہ مہر سکوت لگائی گئی ہے۔ کیا یہ آپ لوگوں کی غفلت
کا سبب نہیں ہے ضرور ہے۔ صادق آتی ہے۔ آپ پر
آیت بالا۔

اگر آپ لوگ یہ طریقہ بالا میری اشاعت کا کریں تو عوام کے
واسطے نمونہ ہو۔ اور مخالفین ایسا جاہلانہ اعتراضات کرنے
سے رکیں۔ مکرر عرض ہے کہ اگر بموجب وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ہر وقت و ہر زمانہ میں علماء پر میری
اشاعت کرنا۔ اور مخالفوں کو میری دعوت دینا سب سے
مقدم فرض ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو سینکڑوں
ہزاروں کتابیں غیر مذہب والوں نے میری مخالفت میں
مشتہر کیں اور کر رہے ہیں۔ آپ لوگ سکوت اختیار کئے
بیٹھے ہیں۔ پھر بھی نہیں۔ کہ خود ہی سکوت کئے ہو۔ بلکہ جو
مستشیر میری تائید میں متوجہ ہوئے ہیں۔ اور زبردست
دلائل سے میرے پرنور چمکتے دمکتے ہوئے چہرے کو گرد و غبار
سے پاک و صاف کر رہے ہیں۔ ان سے بھی ناراض ہو۔
ناراض ہی نہیں کفر کا فتوی جڑنے کو تیار ہو۔ جو آپ لوگوں
کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا کھٹکا۔
مولوی فیض الحسن صاحب پر کفر کا فتوی جڑ ہی دیا۔ جن پر کفر کا
فتوی لگا لینے سے ڈرتے ہیں۔ ان کو وہابی کہکر عوام کو بہکایا
(اہلحدیث نما یہ ہیں) کیا آپ لوگوں کو میرے بانی نے یہی
تعلیم دی ہے (معاذ اللہ)

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ لوگ نہ خود ہی میرے
مخالفوں کے حملوں کو روکیں اور نہ روکنے والوں کا ساتھ دیں

بلکہ روکنے والوں کو بھی بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ کیا آپ لوگ یہ بھول گئے۔ کہ میرے مخالفوں کے رد میں وعظ کرنا ہر عبادت پر مقدم ہے۔ سنو فرمان ایزدی:۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ الخ ۔ پس اس فرمان ایزدی کو مد نظر رکھکر عالم کا فرض ہے۔ کہ میری تائید کو کمربستہ ہو۔ اور مخالفوں کے حملے کو روکے۔ ورنہ روز حشر پرسش ضرور ہوگی۔ کیونکہ حسب ارشاد نبوی حتی الامکان ہر بُری چیز کا مٹانا ضروری ہے

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان

ہاں حضرت عوام الناس کو بھی گوش حق نیوش سے سننا چاہئے۔ کہ جو کوئی میرا شیر میری تائید میں کتاب لکھے۔ یا رسالہ جاری کرے۔ فوراً خریدا کریں۔ کیونکہ میرے مخالفوں کو سر توڑ جواب دینے والوں کی امداد کرنا ہر مسلمان زن و مرد کو ضروری ہے۔ جبتک آپ لوگ امداد کیواسطے تیار نہ ہوں گے۔ شیر بھوکے پیاسے میدان جنگ میں کب تک کیسے مقابلہ کریں گے نیز بموجب حدیث نبوی کے یہ ایک قسم کا جہاد بھی ہے۔ سنو!

فمن جاھدھم بیدہ فھو مومن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مومن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مومن :۔ (ترجمہ)

جس نے جہاد ہاتھ سے کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے۔ پس میرے شیر جو کتابیں مخالفوں کے مقابلے میں لکھتے ہیں۔ وہ ہاتھ کے جہاد میں داخل ہے اسلئے کہ قلم کو نیزہ بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ دستی جہاد ہوا۔ اور لسانی یہ کہ میری شیر مخالفوں کے مقابلے پر وعظ کہتے۔ حقانیت میری بیان کرتے ہیں یہ لسانی جہاد ہوا۔ اور قلبی ہر کوئی کر سکتا ہے یعنے بُری چیز کو دل سے بُرا سمجھتا ہے اور غازیوں مجاہدوں کی معاونت ضروری ہے۔ بارشاد الرحمن۔ اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط

جو لوگ ایمان لاکر خدا کی راہ میں اپنے وطن چھوڑ آئے۔ اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا۔ اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ (غازیوں کی) یہی لوگ آپس میں رفیق ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے غازیوں کی مددگاروں کی تعریف بیان فرمائی ہے غور کا مقام ہے۔ جس کام میں مدد کرنیوالوں کی تعریف اللہ پاک بیان فرماتا ہے۔ آپ لوگ اوس کام کو نکریں کوئی میرے شیروں غازیوں کی امداد ضرور کرو۔ ورنہ روز حشر شافع محشر کو کیا جواب دوگے۔ نیز ایک جگہ اللہ پاک کا یوں بھی ارشاد ہے:۔

وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ ۔

اور اگر دینی امور میں تجسے مدد چاہیں۔ تو تمہیں اون کی مدد کرنی ضروری چاہئے دیکھئے۔ کیسا زبردست ارشاد ہے۔ بھلا یہ تو ایک قسم کا جہاد ہی ہے۔ دینی کام ہونے میں کیا شک ہے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے۔ پاک پروردگار نے:۔

مَنْ أَنصَارُ اللَّهِ ۔ کون ہے اللہ کے دین کا مددگار۔ اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ اللہ مدد چاہتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ کون ہے اللہ کے دین کا مددگار۔ اور اللہ کے نزدیک دین (اسلام) میں ہی ہوں:۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۔ پس مناسب ہر مسلمان کو کہ اگر مجھکو دل سے چاہتے ہیں۔ اور میری محبت رکھتے ہیں۔ تو میرے شیروں یعنے علماء کی جان و مال سے مدد کریں۔ تاکہ میرے شیر بھی دل کھولکر مخالفوں کے حملوں کو دفع کریں۔ اور میری نورانی چہرے کو پاک و صاف رکھنے میں اچھی طرح سے کوشش کریں آپ لوگونکو بہت ضروری ہے۔ کہ میرے علماء کی کتابوں کو جلد جلد خرید کر اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ اگر آپ لوگ اس میں کوتاہی کریں گے۔ تو روز حشر پرسش کا خطرہ ضرور ہے۔ بقیہ

ahmadimuslim.de

میں آپ لوگوں کو اپنے چند شیروں کے نام جو شب و روز مخالفوں کے حملہ دفعہ کرنے پر کمربستہ رہتے ہیں بتلاتا ہوں - سنو! مصلح نوجوان مانند موسیٰ بن عمران مولانا بالفضل اولانا جناب مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری ہیں جن کی تحریر و تقریر کا مخالف بھی لوہا مان گئے ہیں بفراخ دلی میری تائید میں ایک اخبار بھی اہلحدیث نامی جسکو آپ مطالعہ کرتے ہیں - جاری کر دیا ہے - جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی میرے بڑے بھاری مؤید ہیں - آریہ مقتول کے اودھم نے دھرے اڑا دئیے تھے اب میری تائید میں ایک رسالہ النذیر نامی جاری کر دیا ہے - جس میں بڑے بڑے اعلیٰ مضامین میری تائید میں شائع ہوتے ہیں اور جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی بھی میرے زبردست شیر ہیں اور مولانا حافظ ابوالفرج محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی سکرٹری یتیم خانہ قیصری آگرہ بھی میرے شیر ہیں ایک رسالہ ہمدرد اسلام جاری کر دیا ہے - جسمیں بہت عمدہ طریقہ سے میری تائید کی جاتی ہے اور مولوی محمد شجاعت علی صاحب بریلوی واعظ اسلام بھی میرے مؤید ہیں - ان کے علاوہ اور بھی چند شیر ہیں مگر بخوف طوالت ان کے اسمائے گرامی لکھ نہیں سکتا اسقدر اور بتلائے دیتا ہوں - کہ سیالکوٹ سے بھی ایک میرے مؤید نے انوار الاسلام نامی رسالہ جاری کر رکھا ہے یہ میرے شیر ہیں - انکی مدد دل کھول کر دو - انکے اخبار و رسالہ خرید و - ان کی کتابیں ہاتھوں ہاتھ لو - پھر دیکھو کہ میری اشاعت کس طرح ہوتی ہے اب میں حق تعالیٰ سے یہ دعا کر کے اس اپیل کو ختم کرتا ہوں - کہ یا اللہ ان لوگوں کے دل کھول دے - تاکہ یہ میری اشاعت کو محسوس کر کے خواب غفلت سے بیدار ہو کر میری اشاعت میں دل و جان سے کوشش کریں - میرے شیر علما و شیر ببر کی مانند مخالفوں پر حملہ آور ہوں اور میرے عوام مسلمین دل کھول کر شیروں کی مدد کریں آمین ثم آمین یا رب العالمین -

حضرات علمائے اسلام اور ہر خاص و عام پیارے اسلام کی اپیل کو فضول نہ سمجھیں بلکہ ضروری اس اپیل کو بحال کرنا چاہئے - خارج کرنا بہتر نہیں پیارے اسلام نے کوئی بات بلا دلیل نہیں کہی ہے ہر بات پر آیت و حدیث بتلائی ہے - میری بھی یہی دعا ہے کہ اللہ پاک آپ صاحبان کو خواب غفلت سے بیدار کر دے - تاکہ آپ صاحبان اسلام کی اشاعت کو محسوس کر کے مذکورہ بالا اپیل پر عمل کریں - وما علینا الا البلاغ -

راقم - خدا کا سچا دین اسلام - بقلم عاجز شیخ احمد اللہ امرتسری

(ایڈیٹر) واقعی اسلام کی اپیل مذکورہ بالا بہت ہی پُر درد ہے اعیان اسلام خصوصاً علمائے اسلام کے قابل ملاحظہ ہے اگر چندے بھی غفلت رہی - تو ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

ہم آئندہ کو اسپر کچھ لکھینگے -

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اخبار تائید و اشاعت لاہور میں ایک اہل قرآن صاحب لکھتے ہیں کہ مدت ہوئی - کہ فرقہ محدثین نے فرقہ حنفیہ پر یہ الزام لگایا تھا - کہ حنفی لوگوں نے اپنے اجتہادات کو دین بنا لیا ہے اور اہل مذہب اسلام تو احادیث میں رچا ہوا ہے اور وہابی کہتے تھے - کہ قرآن شریف سے حدیث مقدم ہے کیونکہ قرآن مختصر مجمل متن ہے اور احادیث اس کی مفصل شرح ہے - اس خیال سے میں نے کتب احادیث کا ایک انبار خرید لیا مگر اب مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا رسالہ اشاعۃ القرآن بابت ماہ مارچ دیکھا - تو جو کچھ اس رسالہ میں بخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ کتب احادیث کی نسبت لکھا ہے اسکو فوراً دل میں خیال گزرتا ہے کہ دنیا میں جس قدر نسخے کتب احادیث کے ہیں - سب کے سب دریا برد کر دئیے جائیں -

* مولانا صاحب وید و شاستر کے خوب ماہر ہیں

ahmadimuslim.de

مگر چونکہ نہ تو مجھے سب نسخے ملسکتے ہیں نہ سب کا تلف اور دریا برد کرنا میرے مقدور میں ہے اور صرف اپنے خرید کردہ نسخے تلف کر دینا بھی کوئی فائدہ نہیں - اس لئے فرقہ اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ یا تو مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے اُن اعتراضات کا معقول جواب دیں - یا جن کتب فروشوں اور محدثوں نے کتب احادیث کے خریدنے میں میرا روپیہ تلف کرایا ہے - اپنی کتابیں واپس لیں اور میرا روپیہ مجھے واپس دیدیں - اِن احادیث کو پڑھکر بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بد ظنی کے اور کچھہ فائدہ نہیں - اگر ایک مہینے تک جواب نہ آیا - تو میں وہ سب کتابیں بذریعہ وی پی تاجروں کو واپس بھیجکر اپنا روپیہ وصول کر لونگا - اگر کسی تاجر نے وی پی واپس کی - تو پھر بذریعہ عدالت روپیہ لے لونگا - خود ساختہ زید بکر کی باتونکو آنحضرت کی طرف منسوب کرکے دھوکہ دیکر ناحق لوگوں کا روپیہ محدثین ضائع کراتے ہیں عجیب انصاف ہے + (اسکا نام ایک حنفی نہ بابی (ایڈیٹر) بھلا اس عقل کے مالک کی کیا شکایت کیجاتی بھی خبر نہیں - کہ کتب خرید کردہ واپس کرنا وہ بھی بعد اتنا استعمال کہانتک ممکن ہے شاید یہی عقل آپکو اہل قرآن کی جماعت میں لے گئی ہے کیوں نہ ہو ؎

کند ہمجنس باہمجنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز

چکڑالوی صاحب کے اعتراضات کے جواب اہلحدیث میں برابر نکلتے رہے ہیں - لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

نماز

بیسیکار اپنی پیشانی سے ۔۔۔ کے خود ذمہ وار ہیں

مرقومہ منشی ضیاء الدین صاحب دہلوی

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء

کسطرح دعویٰ مسلمانی کا ہو اسکا صحیح + سر نہیں جسکا جھکا پیش الٰہی گر تنگ

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے جس نے محافظت کی نماز کی اُسکے لئے باعث ہے نورانیت کا - اور جس نے محافظت نہ کی (نماز کی) اسکے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات بلکہ دن قیامت کو مخذب ہوگا - ہمراہ قارون فرعون وابی بن خلف کے رواہ احمد باسناد جید - محافظت سے مراد ہے کبھی نماز نہ چھوڑے وقت پر پڑھے قیام قعود وغیرہ کو اچھی طرح سے ادا کرے - اگر کبھی نماز پڑھی یا کبھی نہ پڑھی یا دکھاوے کو پڑھے یا بالکل ہی نہ پڑھے تو ایسے آدمیوں کیلئے یہ حدیث بڑی بھاری بشارت ہے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سر دین کا اسلام ہے اور اسکا ستون نماز ہے - رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والطبرانی - رسول خدا نے دین کو ایک قبہ قرار دیا اور نماز کو ستون فرمایا - جسطرح قبہ بلا ستون کے قائم نہیں رہ سکتا اسی طرح دین تارک الصلوٰۃ کا نہیں ٹھیر سکتا ایسا ہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا - کہ نماز ستون ہے دین کا جس نے چھوڑا نماز کو اس نے گرا دیا دین کو - رواہ البیہقی - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں - کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا - پس وہ کافر ہے - رواہ ابن شیبہ والبخاری فی تاریخہ - غرضکہ اور بہت حدیثیں واقوال صحابہ موجود ہیں بوجہ طوالت مضمون کے نقل سے قاصر ہوں - مگر سب کا اخذ یہ ہے - کہ بے نمازی کافر ہے ہم یہی نہیں کہسکتے کہ کافر کسدرجہ کا ہے مگر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ بے نمازی نہیں کافر ہے کیونکہ کھلم کھلا جب قرآن حدیث سے بے نمازی کا کافر ہونا ہو رہا ہے - پھر اس میں چون وچرا کی کیا ضرورت - مگر میں نہایت افسوس کیساتھ کہتا ہوں ؎

سرکشان دین حق ہو بہر کو رہیں + پیروان حکم داور کا پتہ ملتا نہیں
شرک بدعت فسق آتا ہے نظر چاروں طرف + حق پرست و دین پرور کا پتہ ملتا نہیں

امیروں کو دیکھا جائے وہ اپنے روپیہ پیسے میں مست - غریب آدمی اپنی مصیبت میں گرفتار - بہتوں کو آخرت کا کچھہ خیال نہیں - ذرا سی زندگانی دنیا پر مغرور بن بیٹھے ہیں دین بھی آجکل کھیل تماشا ٹھیر گیا - علمائے زمانہ حال کا عجیب حال ہے جیسا موقع محل دیکھا - ویسا کیا - کتاب الایمان وغیرہ کی حدیثوں کو

ahmadimuslim.de

ترجیح دیکر کتاب الصلوۃ کی حدیثوں کو کہدیا۔ کہ یہ حدیثیں تنبیہاً ہیں اگر کسی سے نماز قصداً ترک ہو گئی۔ تو کچھ ضرر ایمان نہیں ہے۔ البتہ جیسے اور گناہ ہیں۔ اُن کے مخلہ یہ بھی گناہ ہے سو اللہ غفور الرحیم غور کی جا ہے۔ لہٰذا ان فقروں کو بے نمازی سُنکر دلیر ہو جاویں گے تو اور کیا ہوگا۔ بے نمازیوں کو کیا غرض جو تکلیف اوٹھا کر گرمی سردی وغیرہ میں نماز پڑہیں۔ اپنی جان معیبت میں کیا ہی خوب کسی نے یہ شعر کہے ہیں ؎

مولوی اب طالب دنیائو حیف ہو گئے ۔۔ وارث علم پیغمبر کا پتہ ملتا نہیں
حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا سو پچاس ۔۔ دل میں اُن کی خوف محشر کا پتہ ملتا نہیں
سچ ہو گر لاکہوں ان کو حق پہ کر دو عمل ۔۔ لقمۂ تر نقرہ و زر کا پتا ملتا نہیں

ہاں البتہ اگر کچھ علماء حق پرست حق گو ہیں تو یہ بیچارے اہل حدیث ہیں۔ ورنہ سب بے تہوک بند کر لی۔ کہ فلاں کے یہ جائز ہے فلاں کے حرام ہے۔ کوئی سرے سے ہی حدیثوں کا منکر بن بیٹھا۔ کوئی مسیح موعود کا دعویٰ کرنے لگا۔ اپنی اپنی ڈفلی قافیہ پہ ہمہ دانی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن حدیث کو پس پشت ڈالدیا ہے یہ سب خرابیاں رائے و تقلید پرستی کی ہیں اور تاویل احادیث کی بدولت فرقے جدا جدا بن گئے ہیں۔ مسلمان اہل ایمان کی شان یہ ہے کہ جو کچھ فیصلہ و حکم دینی وغیرہ ہیں اللہ کے اور اُس کے رسُول کی طرف سے ہو چکا ہے۔ کافی وافی سمجھیں۔ اس موقع پر سمجھنا چاہیے۔ کہ بے نمازی کیلئے فیصلہ بموجب آیات و حدیث رسول یہی ہے۔ کہ بے نمازی کافر ہے۔ کیونکہ جہانتک اس مسئلہ میں غور کیا اور دیکھا گیا۔ کوئی آیت قرآنی و حدیث رسول آجتک اس خاکسار کو نہیں ملی جسکے یہ لفظ ہوں۔ کہ بے نمازی کافر نہیں ہے بلکہ مسلمان اہل ایمان سے ہے اور بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑہنی چاہئے۔ البتہ خلاف میں آیات حدیث بے شمار ہیں۔ صاف صریح آیات و حدیث کے مقابلے پر کوئی اپنی رائے ظاہر کرے۔ تو اُس کے برابر کوئی ظالم نہ ہوگا۔ شعر

لوگ لامذہب کہیں یا وہابی دیں خطاب ۔۔ ہے مجھے اخبار اور آیاتِ قرآں سے غرض
ہمکو بس ہو حجت قرآں و برہانِ حدیث ۔۔ کیا رواجِ مکہ و رسمِ خراساں سے غرض

حدیث شریف میں آیا ہے:۔ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ویسی نماز پڑہو جیسی میں پڑہتا ہوں کتب احادیث سے اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز میں رفع یدین کرتے۔ جہری نماز میں جہر سے یعنے باآواز آمین کہتے اور بلکہ یہانتک رسول خدا نے فرمایا۔ کہ جو شخص آمین و سلام سے چڑتا ہے وہ یہودی ہے۔ افسوس یہودیت کی خصلت فرقہ رائی پرستوں نے اختیار کرنا پسند کر لیا ہے۔ مگر آمین کہنے سے عار ہے۔ آمین کہنے والوں کو مسجدوں سے نکلتے ہیں۔ غریب مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں حتے الوسع پہنچاتے ہیں۔ خیر جو کچھ دنیا میں چاہئے مسلمانونکو تکلیف پہنچالیں۔ آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ مزہ چکھینگے ؎

گلشن سنت کی بو جسکو نہیں آتی پسند۔
کیسے وہ پائیگا بد خو باغ جنت کی مہک

اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ متفق علیہ نہیں ہوتی نماز اُس شخص کی جو نہ پڑہے اور ایک روائت میں آیا ہے کہ جسوقت میں قرات پکار کر پڑہوں۔ نہ پڑہو کچھ۔ مگر سورہ فاتحہ رسول اللہ صلعم کا یہ حکم تاکیدی کہ بغیر سورہ فاتحہ پڑہے نماز نہ ہوگی۔ مگر اس مقدمہ میں رای پرستوں کی تاویلیں دیکھی جاویں تو بالکل لچر اور واہی تباہی جہوٹی دلیل و مثالیں بمقابلہ صحیح صحیح حدیثوں کے پیش کرتے ہیں۔ جو بالکل قابل تسلیم نہیں ہیں۔ اگر کوئی عمل حدیث پر نہ کرے اوسکو اختیار طلبی ہے البتہ ضرور یہ بات کہی جاوے گی کہ بغیر سورہ فاتحہ پڑھنے کے خواہ امام ہو یا مقتدی۔ ہرگز نماز نہ ہوگی۔ اور جسکی نماز نہ ہوئی تو بے نمازی ٹھیرا۔ اور بے نمازی کو اللہ نے اور اسکے رسول نے کافر فرمایا اب میری عرض ہے۔ کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے قرآن کی آئت اور حدیث شریف کا ترجمہ کرکے لکھا ہے۔ اگر

ahmadimuslim.de

اگر کوئی صاحب چنیں چنانیں ہوں۔ تو اپنے رسول کا حکم پڑھنا چھوڑ دیں اور اپنے دل میں خیال کر لیں۔ کہ میں ایسے رسول کی بات کو نہیں مانتا۔ جسکا فرمان میرے امام کے خلاف ہو۔ بس اب تنازعہ دور ہوا ؎

دیکھ تیرہ سو برس سے کو بجاوے سرخرو ۔ پھر رہی ہے دین نبوی کی دوہائی آجتک
جسکو خوش آتا نہیں احکام قرآن و حدیث ۔ اسمیں بو ایمان کی ہرگز نہ آئی آجتک

غزل در مذمت پیران دنیا پرست

از منشی عبد الرؤف صاحب موحد

ایسے بنے ہیں اجتو یہ مکار پیر جی ۔ دکھلا کے فقر اوڑھ رہیں زر کا پیر جی
سائل کو اپنے در سے جھڑک کر نکال دیا ۔ خدمت رہیں الیسے دل آزار پیر جی
نازک قدم زمین پے کیونکہ انہیں بھلا ۔ چلتے نہیں بدون ہوادار پیر جی
داڑھی سپید ہوگئی آنکھ ہو مثل سن ۔ امرد کی کاکلوں پہ ہیں بیمار پیر جی
کسبی کا مال کھائیں کریں اسکو بھی ہے ۔ تادرگی ہوگی تب تو پہنچا مکار پیر جی
مال حرام کھا کے ڑھائی ہو اپنی توند ۔ جانا ہی پیش خالق جبار پیر جی
مال حرام لو بچائی حرام رفت ۔ کسبی کا مال کھاتے ہو مردار پیر جی
بیت الحرم کو حج کو جانا حرام ہو ۔ مصنوعی قبریں اور ہیں زوار پیر جی

عبد الرؤف تیری غزل سن کو بار بار
تھتے ہیں اپنے سر کو یہ مکار پیر جی

ولیمہ

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مندرجہ سطور اپنے اخبار میں درج کرکے ممنون و مشکور فرماویں۔ زیادہ ولیمہ نہ کرے تو ایک بکری ہی سہی۔ رسول خدا صلعم نے عبد الرحمن بن عوف رضہ سے فرمایا تھا۔ اولم ولو بشاۃ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور گوشت روٹی کھلایا تھا۔ یہ حدیث بخاری کی ہے بی بی صفیہ کے ولیمہ میں فقط حیس یعنے مالیدہ کھلا دیا اسکو بخاری نے روایت کیا ہے بعض بیبیوں کے ولیمہ میں فقط دو سیر جو صرف کئے۔ سیوطی نے کہا۔ کہ یہ شاید بی بی ام سلمہ تھیں غرض کہ سنت صحیحہ سے دو ہی کھانے ثابت ہیں۔ ایک ولیمہ دوسرے طعام عقیقہ اسکے سوا کسی تقریب میں کوئی طعام ثابت نہیں ہے گو دعوت ضیافت کرنیسے منع نہیں کیا ہے۔ مگر اکثر دعوت زمانہ نبوت میں یوں ہوتی تھی۔ کہ غربا اہل اسلام جنکو کھانا نہ ملتا تھا۔ صحابہ انکو دعوت کرکے گھر لیجاتے۔ جو میسر ہوتا۔ وہ کھلا دیتے یا کوئی مہمان آتا۔ اوسکو کھانا کھلاتے یہ ڈھونگ کھانے پینے کا ذرا ذرا سی بات پر سینکڑوں ہزاروں آسودہ لوگوں کو اپنی اولاد کی تقریب میں مہینوں تک کھانا کھلایا جاتا ہے کھانے کے ساتھ برتن بھی عنایت ہوتے ہیں بالکل خلاف سنت ہے۔ نری ریا ہے۔ اسراف ہے۔ اکثر لوگ نکاح سے پہلے کھایا کرتے ہیں۔ جسکو منڈھے کی روٹی یا بونار یا طعام دلہری یا براتی کھانا کہتے ہیں حالانکہ یہ ہنود کی رسم ہے اور بالکل خلاف سنت ہے اور دنیاوی رسم ہے۔ اور اسی طرح سے وہ کھانا بھی جو اسکی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں پہلوی والے اور دوست آشنا پوچھے جاتے ہیں۔ ایسی دعوتوں میں متبع سنت کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے۔ امرا اور روساء کے ولیمہ میں سارے شہر و گاؤں کے ہندو مسلمان شرک و موحد اہل حدیثی و بدعتی فاسق و فاجر شریک ہوتے ہیں۔ کہو ہندو کو طعام ولیمہ کھلانا کیونکر درست ہوا۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کھانے سے طعام متفخرین کے رواہ ابو داؤد۔ یہ حدیث مرسل ہے اسسے یہ معلوم ہوا۔ کہ جو شخص بڑائی ماننے کیلئے کھانا کھلاوے نامودری کیلئے شہرت سخاوت کا قصد کرے۔ اس کا کھانا نہ کھاؤ امرا و روسار کا طعام الطعام غالباً ایسے خیالات سے ہرگز خالی نہیں ہوتا۔ گو اپنے منہ سے سو بار کیوں نہ کہیں کہ ہم ثواب کیلئے کرتے ہیں۔ اگر ثواب کیلئے اسکو کرتے ہو۔ تو جو شکل ثواب کی خدا نے

ahmadmuslim.de

رسول نے فرمائی ہے اوسیطرح کرو۔ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی دہوم دہام نہ کرسکتے تھے یا اونکو اور صحابہ کو مقدور اس خرچ کرانیکا نہ تہا۔ حضرت عثمان رضہ کی تونگری تو مشہور ہے۔ مگر اونہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں بھی ایسے کام نہیں کئے اور نہ کسی اور خلیفہ نے۔ ہاں اُن کا روپیہ راہ خدا میں اوسجگہ صرف ہوتا تہا۔ جہاں حکم خدا اور رسول ہے۔ اُس طرح پر خرچ ہوتا تہا جسطرح ارشاد ہوا ہے۔ نہ موافق جی کی خواہش کے۔ (باقی دارد)

استفتاء

سوال نمبر ۱۔ جو شخص امام مسجد ہو۔ وہ اگر مردہ نہلادے تو اسکی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ (راقم سید حسین شاہ خریدار ۱۰۳)

سوال نمبر ۲۔ جس گاؤں میں ایک ہی امام مسجد ہو۔ اور میت نہلانے سے پرہیز کرے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۔ مردہ نہلانا کوئی کفر نہیں شرک نہیں گناہ کبیرہ نہیں صغیرہ نہیں پھر امام کی امامت میں کیا قصور ہے؟

جواب نمبر ۲۔ امام مسجد اگر مردہ نہلانے سے پرہیز کرے تو اوسپر کوئی گناہ نہیں۔ اہالی میت خود نہلائیں یا اُس کا کوئی انتظام کریں۔ ہاں اگر امامت پر مقرر کرتے وقت امام نے اس خدمت کے ادا کرنے کا بھی وعدہ کیا تہا۔ تو ایفاء عہد کے لحاظ سے اس کا انتظام کرنا اوسپر ضروری ہے۔

سوال نمبر ۳۔ شروع نماز میں نیت زبان سے کہنی نزدیک اہلحدیث و فقہا کے سنت ہے یا بدعت؟ (راقم منشی اللہ دتا از بہاولپور)

سوال نمبر ۴۔ رکوع میں امام کیساتھ ملنے سے بغیر پڑھنے فاتحہ کے نزدیک اہلحدیث کے رکعت ہوتی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۵۔ بعد ادائی نماز فرض امام اور مقتدیوں کا دعا مانگنا سنت ہے یا بدعت؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۔ زبانی نیت کرنا بدعت ہے۔ نیت کے معنے ہی یہ ہیں کہ دل سے ہو۔ فقہا حنفیہ نے بھی اسکو پسند نہیں کیا

جواب نمبر ۴۔ رکوع میں رکعت کے ملنے میں اختلاف ہے خاکسار راقم کے نزدیک رکعت نہیں ہوتی یہ مسئلہ اہلحدیث کے پہلے نمبروں میں بھی آچکا ہے۔

جواب نمبر ۵۔ بعد نماز فرض دعا مانگنا سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ بعد نماز فرائض دعا کیا کرتے تھے بلکہ فرمایا ہے کہ نماز فرض کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ چچی یا بہانجے یا بھتیجے کی بیوی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ (راقم جان محمد از جگراؤں)

سوال نمبر ۷۔ حضرت عیسےٰ جب آسمان سے اُترینگے تو اُس وقت مخالفین مذہب اُس آیت پر یہ اعتراض کریں گے کہ قرآن شریف غلط ہے۔ کیونکہ اُس میں لکہا ہے۔ کہ عیسےٰ آسمان پر ہے۔ (ایضاً)

جواب نمبر ۶۔ چچی یا بہانجے یا بھتیجے کی بیوی سے نکاح درست ہے۔ بشرطیکہ اس رشتہ کے سوا اور کوئی رشتہ محرمات کا نہ ہو

أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ۔

جواب نمبر ۷۔ حضرت عیسےٰ کا آسمان پر ہونا جیسا مذکور ہے ویسا اُنکا دنیا پر آنا بھی تو مذکور ہے ہاں اگر یہ ہوتا۔ کہ دنیا پر کبھی نہ آوینگے۔ تو قرآن شریف پر اعتراض ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بابت یہ کہا جائے کہ آج وہ بمبئی میں ہے اور آئندہ جمعہ تک اپنے مکان پر پہنچ جائیگا۔ تو اُسکے پہنچنے کے دن یہ کلام غلط ہو جائیگا نہیں بلکہ صحیح ہوگا۔

سوال نمبر ۸۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور اونکو زکوٰۃ کا لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹۔ نماز ظہر کا وقت کہاں تک ہے ایک مثل سایہ تک یا دو مثل تک۔ (خریدار اخبار از کوہاٹ)

جواب نمبر ۸۔ احادیث صحیحہ مندرجہ مشکوٰۃ وغیرہ میں صاف آیا ہے۔ کہ بنی ہاشم زکوٰۃ کے مصرف نہیں۔ نہ اونکو اسکا لینا جائز ہے ہاں بعض علماء حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ چونکہ اُنکو اب خمس غنیمت کا حصہ نہیں ملتا۔ اسلئے زکوٰۃ کا لینا اونکو جائز ہے

ahmadimuslim.de

مگر یہ محض ان کی ذاتی رائے ہے کسی حدیث میں یوں نہیں آیا - کہ
خمس غنیمت بنی ہاشم کو معاوضہ زکوٰۃ ہے جبتک معاوضہ ملے
تبتک زکوٰۃ نہ لینا - بلکہ یوں آیا ہے کہ انما ھی اوساخ الناس
یعنے زکوٰۃ اسلیے بنی ہاشم پر حرام ہے - کہ یہ لوگوں کے مال کی
میل ہے -

جواب نمبر ۹ - نماز ظہر کا وقت ایک مثل سایہ تک ہے -
حدیث جبرئیل میں صریح مضمون ہے - کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے آنحضرت کو ظہر کا وقت ایک مثل تک بتلایا ہے یہ حدیث
ایسی واضح ہے - کہ صاحب درمختار بھی اسی کے قائل ہوئے
ہیں - دو مثل تک کا مذہب صحیح اور مدلل نہیں -

سوال نمبر ۱۰ - عورتوں کو سجدہ کے وقت مردوں کی
مانند پھیلا اٹھا کر سجدہ کرنا چاہئے یا کچھ فرق ہے ؟

سوال نمبر ۱۱ - امام اور مقتدی رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا
کرنے میں کچھ فرق کریں یا آن واحد میں کریں ؟ فتح الدین از سیالکوٹ

جواب نمبر ۱۰ - عورتوں اور مردوں کے سجدہ میں فرق کرنے
کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی - فقہا حنفیہ نے لکھا ہے - کہ
عورت مرد کی نسبت نیچے کرے -

جواب نمبر ۱۱ - حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ کرام کہتے
ہیں - کہ ہم اسوقت سجدہ کو اترتے تھے جب آنحضرت سر
زمین پر رکھتے - اسیطرح سر اٹھاتے وقت مقتدی امام سے پیچھے
اٹھے -

سوال نمبر ۱۲ - بے نماز کیساتھ کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں

سوال ۱۳ - شراب ساز اور رشوت خور اور سود خوار کے
سودا بیچنا اور ان کی دعوت قبول کرنا درست ہے یا نہیں ؟

سوال نمبر ۱۴ - جس چیز پر محصول چنگی مقرر ہو - اوس کو بغیر
ادائے چنگی لے آنا جائز ہے یا نہیں ؟ منشی محمد یٰسین از کوہ چکراتہ

جواب نمبر ۱۲ - بے نماز کے ساتھ کھانا جائز ہے اوسکی
تعظیم و تکریم مذہبی حیثیت سے نہیں چاہئے کھانا تو کفار کیساتھ
کھانا بھی جائز ہے -

جواب نمبر ۱۳ - شراب ساز رشوت خور سود خوار اگر کوئی جائز پیشہ
بھی کرتے ہیں - تو جائز ہے، جبتک یہ معلوم نہ ہو - کہ ناجائز
کمائی سے دعوت ہوئی ہے

جواب نمبر ۱۴ - جس چیز پر محصول چنگی مقرر ہو - اس کا ادا
کرنا ضرور ہے کیونکہ کسی سلطنت کے زیر سایہ رہنا اس بات کا صاف
اقرار اور معاہدہ ہے - کہ اس کے قوانین کے پابند رہینگے - خدا
فرماتا ہے - اوفوا بالعھد

سوال نمبر ۱۵ - ایک شخص نے کتے شکار کے لئے
رکھے ہوئے ہیں - جبوقت کتے شکار کو پکڑتے ہیں تو شکاری
کتوں سے چھڑا کر تکبیر اللہ اکبر چلا دیتا ہے - شکار مذکور حلال
ہے یا نہیں ؟ راقم جلال الدین از صدر سیالکوٹ

جواب نمبر ۱۵ - قرآن و حدیث دونوں کے مطابق شکار
مذکور حلال ہے اگر کتا سکھایا ہوا ہو - اور اسکے منہ ہی میں شکار
مر جائے اور تکبیر پڑھنے کی نوبت ہی نہ آئے تب بھی حلال ہے

سوال نمبر ۱۶ - عابدہ کی لڑکی - ہندہ کا لڑکا - ہندہ کے
لڑکے نے عابدہ کا دودھ پیا - بعد دو سال کے عابدہ کو
لڑکا ہوا - اور ہندہ کے لڑکی ہوئی - ان ہر دو کا نکاح ہو سکتا
ہے یا نہیں ؟

جواب نمبر ۱۶ - عابدہ اور ہندہ کے پچھلے لڑکے لڑکی
کا نکاح درست ہے کیونکہ ان دونوں میں دودھ کی شرکت
نہیں ہے شرح وقایہ میں ہے، - تحل اخت اخیہ رضاعا
کما تحل نسبا -

ضرورت ہے

ہمیں ایک معلم کی ضرورت ہے جو معلمی کے کام سے واقف ہوں جن
لڑکوں کو تعلیم دلانی ہے ان کی حالت ابتدائی ہے فارسی کی پہلی دوسری
پڑھتے ہیں قرآن مجید ختم کرچکے ہیں معلم صاحب میں یہ بات ہونی چاہئے کہ
لڑکے انکا رعب مانیں اور عربی کی عمدہ تعلیم دیکیں طریق تعلیم سے خوب

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قبول اسلام جامع مسجد مہابت خان شہر پشاور میں جناب مولوی مولانا مرزا خان صاحب مشنری اسلام کے ہاتھ پر ذیل کی تاریخوں میں غیر مذاہب والے مشرف باسلام ہوئے

نام کفر	ذات	عمر	اسلامی نام	تاریخ جب اسلام میں آیا
چھمن ولد بہاری	ہندو کوری	۲۸ سالہ	عبدالرحمن	۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۴ء
منو ولد گردہاری	"	۲۲ "	عبدالرحیم	"
چھینیا بنت الونی	"	۲۴ "	فاطمہ	"
نتھے ولد منشو	مہتر	۲۶ "	دین محمد	۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء
سندر سنگھ ولد گنڈا سنگھ	سکھ	۲۱ "	خیر محمد	۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء
نانکی بنت مایہ	چہیور	۲۶ "	نوراں	۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۴ء
اتواری بنت نانکی	"	۱۲ سالہ	پیراں	"
لچھمی	"	۹ سالہ	جیراں	"
منگری	"	۷ سالہ	عائشہ	"
چنداس پٹا	"	۵ سالہ	پیر محمد	"
جمن ولد دین محمد	عیسائی	۲۸ سالہ	جمن	یہ نابینا کہ پھر اسلام میں آیا

قبول اسلام - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مکہ مسجد حیدرآباد دکن میں ۲۷ مئی کو ڈاکٹر کانشی کانت چٹوپادھیا صاحب پی ایچ ڈی سابق پروفیسر مہاراج کالج میسور نے بعد نماز جمعہ اس امر کا اعلان کیا کہ میں ہندو مذہب کو ترک کر کے بطیب خاطر مسلمان ہوتا ہوں ڈاکٹر صاحب کلکتہ کے رہنے والے ہیں ہندوستان میں تکمیل تعلیم کر کے ولایت تشریف لے گئے کچھ عرصہ تک لنڈن میں رہکر فلسفۂ جدیدہ کی تعلیم حاصل کرنے جرمنی گئے - وہاں پی - ایچ - ڈی (ڈاکٹر آف فلاسفی) کی ڈگری حاصل کی جو ان سے پہلے ہندوستان میں کسی کو نہ ملی تھی - وہاں سے روس تشریف لے گئے اور پایۂ تخت روس کے یونیورسٹی کالج میں دو سال تک پروفیسر رہے آپ کو سنسکرت اور انگریزی کے علاوہ جرمن - روسی - فرنچ - لاطینی - یونانی زبانوں پر بھی عبور حاصل ہے تعلیم فلسفہ کے بعد چونکہ آپ کو ہندو مذہب سے تشفی نہ ہوئی - اس لئے تحقیقات مذاہب شروع کی - دس سال تک دنیا بھر کے ہر مذہب کی چھان بین کرتے رہے - اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ سچا مذہب اسلام ہی ہے ڈاکٹر صاحب اپنی قوم میں خاص عزت اور وقعت رکھتے تھے - مسلمانوں کو بھی آپکے مشرف باسلام ہونے کی خاص خوشی ہے (وکیل)

شیخ الاسلام عبداللہ کوئلیم نے کمال خوشی سے جامع مسجد لورپول میں ایک ہندو معزز شخص کو مشرف باسلام کیا - یہ نومسلم صاحب بہت قابل و ذی علم ہیں اور اکثر شیخ الاسلام کے وعظ و لیکچر سننے کیلئے ایک سال سے مسجد لورپول میں آیا کرتے تھے - آخر ان کو وعظ اور دین اسلام کی حقانیت نے ان کے دل میں اثر کیا وہ مسلمان ہوگئے نام عبدالرحیم رکھا گیا + (وکیل)

جالندھر سٹیشن پر ایک نوجوان گرہ کاٹ پکڑا گیا - کود کر ٹرین کے نیچے ہی کچل گیا - (کافی سزا ملی)

امیر صاحب افزائش نسل اسپاں کی طرف متوجہ ہوئے ہیں عربی ذات ۱۰۰ گھوڑے ہند سے منگوائیں گے -

امیر صاحب ترقی زراعت کی طرف بھی متوجہ - ادرک اور ہلدی (زرد چوب) کی کاشت بڑھائی ہے - اس کی کاشت اور تیاری کی نگرانی کیلئے وادی کانگڑہ سے ماہرین منگوائے گئے ہیں - شوق ہے -

امیر صاحب نے چھوٹے جانوروں پرندوں وغیرہ کا شکار کھیلنا ترک کر دیا - خواب کی وجہ سے - خواب میں دیکھا - یہ شکار نہیں بلکہ عذاب ہے - خدا ناراض ہوتا ہے اسکے قہر سے بچنا چاہئیے -

مدراس بفضلہ خدا طاعون سے بالکل پاک ہوگیا وہاں عملہ طاعون کو رخصت کر دیا ہے (شاید سب نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی ہوگی)

جاپان نے سنیچر گذشتہ کو ڈالنی سر کیا - ۲۰ ہزار فوج تری اور

نوٹ: ضلع بجنور میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ ہوا [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مسلمانوں کی طرف سے اور [illegible] آریوں کی طرف سے [illegible] جس جلسہ کا حال [illegible] بتلایا جائیگا

کچھ فوج بحری ایکوقت میں بہتچیں ہزار جاپانیوں نے روسیوں کی ستر توپیں مع دیگر سامان کے حاصل کیا ہے)

روسیوں نے ۶ گھنٹہ تک مقابلہ کیا یہاں سے تمام فوج فرار ہو کر پورٹ آرتھر میں گھس آئی ہے۔

جاپان نے علاوہ ڈالنی کے تالنواں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اسی کو لیو چو لونگ بھی کہتے ہیں۔

روسیوں نے جنگی جہازوں اور ساحلی قلعوں سے آگ برسائی۔ جاپانی خاموش رہے۔ ٹوٹ گئے۔

اخبار ٹائمز نے جاپانی فتوحات کی بڑی تعریف کی۔ جاپانیوں نے اعلیٰ فوج جرمن کا قہر کھا ہوتا تھا۔

اخبار مذکور پوچھتا ہے کہ کیا اب بھی روس کسی مقام کے بچاؤ کی کوشش کر سکتا ہے۔ نہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کاروپاٹکن برسات کے بعد پانچ لاکھ فوج سے ندامت دہو دیگا۔

جاپان بھی پانچ لاکھ فوج جلد تر لا سکتا ہے۔ بڑی بات بالٹک کے بیڑے کا پہنچنا ہے۔

پورٹ آرتھر میں روسی مقابلے کی بیجد کوشش کرینگے عظیم خندقیں کھودیں مورچے توپیں وغیرہ۔

امریکہ کی بہت سی باتیں بالکل عجیب ہیں یہاں کے مقام پانڈ میں ایک کسان رہتا ہے جس کی مونچھیں آٹھ ہاتھ لمبی ہیں اتنی لمبی مونچھیں آجتک کہیں دنیا میں کہیں سنی نہیں گئیں + ہم خیال کرتے ہیں۔ کیا اب کبھی کرزن کی توم کا پتہ بھی معلوم ہو۔ مہیں مونچھوں کا ملتا جاویگا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لنڈن میں ایک لاکھ آدمی لوگوں کے جیب کاٹنے کا ہی روزگار کرتے ہیں اور لنڈن میں ایک ہزار آدمیوں پیچھے ۵، ڈاکٹر ہیں۔

سینٹ لوئس واقعہ امریکہ کی عالیشان نمائش میں ایک اتنی عظیم الشان گھڑی دکھائی گئی جسکے منٹ کی سوئی ساٹھ فٹ لمبی ہے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند آنجہانی اپنی پیرانہ سالی میں جس لکڑی کو سہارے چلتی تھیں وہ وہی لکڑی تھی جو کسی زمانہ میں انگلستان کے بادشاہ چارلس دوم کی

عجائب ادویات

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ۔ اس عجیب التاثیر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے ہیں بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے شل یا کسی بیماری کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہیں۔ تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی قیمت فی شیشی ایک اونس عہ دو اونس عہ

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلاں عا۔ فسادات خون تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل۔ یہ چنبیلی اور دیگر خوشبودار روغنوں سے بدرجہا بہتر ہے اسواسطے کہ کم سے کم اسکے استعمال سے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ۔ ضعف بصر وغیرہ امراض سے محفوظ رہتے ہیں اور سفید بال اسکے متواتر لگانے سے کچھ عرصہ کے بعد سیاہ ہو جاتے ہیں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں استعمال سے آپ پر ظاہر ہو جائیگا نمونہ قیمت فی شیشی

بال اڑانیکا عرق۔ پانچ منٹ میں صفاچٹ میدان ہو جاتا ہے قیمت شیشی خورد ۳ شیشی کلاں ۶

پلین کلر دردوں کے دردوں اور ان کے دردوں میں اعلیٰ درجہ کا فائدہ کرتا ہے بہت عجیب الفوائد الریہ میں مخصوص طور پر مفید ہے قیمت فی شیشی عہ

محبوب گوہر چشم کے استعمال سے سرخی۔ جالا۔ رتعہ۔ ناسور ناخنہ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں قیمت دو گولی مع ٹپہ عہ

سرمہ عزیزی۔ اسکی ایک ایک سلائی کیمیا کی اثر کے سبب بدنے سے پیپ۔ آشوب۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو اخیر تک سالم رکھتا ہے

مصری سرمہ۔ یہ سرمہ بچوں کے امراض چشم میں از حد مفید اور بے نظیر ہے قیمت فی تولہ ۴

کھانسی کی دوائی تر و خشک کھانسی نزلہ و زکام وغیرہ کو صرف ایک چھوٹی سی شیشی سے فائدہ ہوتا ہے قیمت ۴ اگر کھانسی سل کے ہمراہ دق یا سل ہو۔ تو شیشی کلاں کا استعمال کریں قیمت

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ انگریزی و یونانی

حسب الارشاد مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ۱۴ اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

لله الحمد

اہلحدیث

نمبر ۳۲

امرتسر ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ سے

روسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک نہ بھیجا جاویگا

بہ نگارش مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کے نرخ بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے تصفیہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر جٹ لکھنا ضروری ہے

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں:

جس طرح مقلدین عاملین بالفقہ حدیث سے جلتے ہیں اسی طرح مقلدین رواۃ یعنے عاملین بالحدیث حدیث کے مقابلہ قرآن سے جلتے ہیں اہل انصاف فرماویں۔ کہ دو فریق میں بدتر کون فریق ہے یعنی قرآن کا چھوٹا منکر کون اور بڑا منکر کون ہے حدیث جسکو مثل قرآن بلکہ باعتبار عمل کے جسکا درجہ قرآن سے بھی بڑھکر ہے (کیونکہ درجہ اسی کلام کا افضل ہوتا ہے جسکو معمول بنایا جاوے۔) ہم ذیل میں اس کی حقیقت اپنے

ahmadiyyamuslim.de

ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو صحاح ستہ میں نہایت صحیح اور مستند ہیں۔ جنکے راوی ثقہ اور معتمد علیہ ہیں۔

اوّل۔ لو کان موسیٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میرے ہی اتباع پر مجبور ہوتے۔ حاشا اللہ کہ یہ لغو کلام وما ینطق عن الہویٰ کا ہو۔ جس سے ایک مستقل اور اولوالعزم نبی کی اہانت ٹپکتی ہو۔ جیسے شب دیجور سے ظلمت۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ موسے بھی میرے امتی ہو جاتے جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے حالانکہ جو امتی ہو۔ وہ ہرگز نبی نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید تو ہمکو یہ تعلیم دیتا ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور اسی بناء پر آنحضرت صلعم نے ایک زرہ فروش یہودی کے معاملہ میں فرمایا کہ لا تخیروا فی انبیاء اللہ یعنے انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔ مگر افسوس ہے کہ راویان حدیث نے موسیٰ پر آنحضرت کو ترجیح ہی نہیں دی بلکہ ان کی نبوت ہی اڑا دی اور ان کی شریعت اور ان کی کتاب بھی منسوخ کر دی۔ جس کی تصدیق قرآن مجید کرتا ہے مصدقا لما بین یدیہ من التوراۃ الآیہ اور ظاہر ہے کہ جس کتاب کی قرآن مجید کی تصدیق کرے وہ کیونکر منسوخ ہو سکتی ہے۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ لہو الحدیث ہے یعنے ایک لغو اور عبث کلام ہے۔ جو باعتبار واقعہ کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ نہ آپ ؐ کے زمانے میں موسیٰ زندہ تھے نہ انہوں نے آپکا اتباع کیا۔ پس اس لغو کلام نے کیا نتیجہ دیا۔

اِس مضمون میں آپنے قرآن دانی کا ثبوت پورا دیا۔ اب کوئی بھی شبہ ہے۔ کہ اس حدیث کے بموجب حضرت موسے علیہ السلام کا امتی ہونا لازم آئیگا حالانکہ اگر آپ غور کرتے۔ تو یہ مضمون آپکو قرآن شریف ہی سے ملسکتا تھا غور سے سنو!

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ۔ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۳ ع ۱۷)

(ترجمہ) خدا نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ میں نے جو تمکو کتاب اور تہذیب اخلاق دی ہے۔ اس کے بعد کوئی رسول تمہارے پاس آوے۔ جو تمہاری تعلیم کی تصدیق کرتا ہو۔ تو اوسپر ایمان لانا اور اوس کی مدد کرنا یہ ہدایت کرکے فرمایا۔ اسپر تمنے اقرار کیا اور میرا وعدہ لیا یا نہیں؟ وہ بولے کہ ہمنے اقرار کیا۔ پھر کہا۔ کہ پس تم گواہ رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں یاد رکھو۔ کہ جو کوئی اس وعدے سے روگرداں ہونگے وہی بدراہ ہو لیے گے۔

کہئے! اس آئیت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ایک حضرت موسے کیا تمام حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سرور کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زندہ ہوتے۔ تو اس آئیت کی ہدائت کے مطابق سب کے سب آپ پر ایمان لاتے اور آپ کی امداد کرتے۔ اگر اوسوقت تم جیسے اہل قرآن غیض میں آتے اور کچھ عذر کرتے تو یہی سنتے کہ ؎

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

ہاں آپ کی قرآن دانی کا ثبوت ہو رہا ہے کہ آپ اپنے زعم میں اس حدیث کو آئت قرآنی لا نفرق والی سے مخالف جانتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ امتی کبھی نبی نہیں ہو سکتا کیا مولانا! حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے امتی نہ تھے یا ان کے بعد کل خاندان بنی اسرائیل حضرت موسے علیہ السلام ہی کے تابع نہ تھے۔ اگر انکار ہو۔ تو سنو!

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىۃَ فِیْہَا ہُدًی وَّنُوْرٌ یَحْکُمُ بِہَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا (پ ۶- ع ۷) (ترجمہ) ہم نے تورات اتاری تھی۔ جس میں ہدائت اور نور تھا۔ جو =

ahmadimuslim.de

فرمانبردار انبیاء رحکم کرتے رہے۔

پس اسی آیت اور حدیث کے مطابق لا نُفَرِّقُ کے معنے سمجھئے کہ ہم بحیثیت مسلمان انبیاء علیہم السلام میں تفریق نہیں کرتے۔ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں۔ جیسے یہود و النصاریٰ کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بعض کو فاضل اور بعض کو مفضول جاننا بھی منع ہے۔ جو بحکم نص قرآنی ثابت ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ایسا ہی لَا تُخَيِّرُوا فِيْ اَنْبِيَاءِ اللهِ والی حدیث کا حکم ہے۔ یعنے انبیاء کو ایسے طریق سے ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو۔ کہ کسی کی اُن میں سے حقارت ہو جاوے۔ جسکی شریعت کی اجازت نہیں دی۔ پس کہئے حدیث مذکور لہو الحدیث ہے یا آپ کی تقریر فضول۔

مولوی صاحب! انما شفاء العی السوال جس بات کو آدمی نہ جانتا ہو۔ اُس کا علاج یہ ہے۔ کہ اُس کے جاننے والے سے سوال کرے۔ ہمیں بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ آپ بدول حدیث فہمی کے آریوں کی طرح بے سمجھی سے اعتراضات کر دیتے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔ اگر آپ نے حدیث سمجھی ہوتی۔ تو بھلا ایسے اعتراض کرتے جو آپ لکھتے ہیں۔ کہ باعتبار واقع کے بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ آپ کے زمانے میں موسیٰ تھے نہ اونہوں نے آپکا اتباع کیا۔ کیا اسی عربی دانی پر آپ اہل قرآن بنے ہیں۔ جنکو حرف لَو کی وضع سے بھی اطلاع نہیں۔ یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ مولانا لَو کا استعمال اسی لئے تو ہے۔ کہ اپنے مدخول کا عدم بتلاوے۔ غرض صرف تلازم کا اظہار ہوتا ہے۔ جو ہر حال میں حاصل ہے سنئے۔ آپ تو اہل قرآن ہیں۔ مگر آیات قرآنیہ ہمکو بتلانی پڑتی ہیں۔ غور سے سنئے! لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا (یعنے آسمان و زمین میں اگر اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے) یہاں تو کہئے کہ واقع کے خلاف ہونیکی وجہ سے یہ کلام جھوٹ ہے۔ کیونکہ دنیا میں اللہ کے سوا اور معبود تو کوئی ہی نہیں۔ پھر خدا کا یہ فرمانا۔ کہ دنیا میں اگر اور معبود ہوتے تو

غلط ہے۔ اسی برتے پر آپ اپنا نام قرآنی رکھتے ہیں شاید آپ جیسوں ہی کے حق میں پنڈت لیکھرام نے کہا ہے ؎

قرآنی۔ کرانی۔ پرانی تمام فقاوند بریک زنبیا دغا م

پھر آپ نے ایک اور حدیث پر اعتراض جمایا ہے جسکو دیکھکر بیساختہ ہنسی آتی ہے اور ان اہل قرآن کی سمجھ پر عقل ہنستی ہے کہ انکو ہوا کیا ہے؟ مگر آخر بات بھی تو یہ ہے۔ کہ اگر ایسے ویسے اعتراضات نہ کریں تو گنتی کہاں سے لاویں۔ آریوں کیطرح کتاب کا سیاہ کرنا منظور ہے۔ اگر وہ ہی سچ بچار کر اصلی مطلب سمجھ کر اعتراض کرتے۔ تو کیوں پنڈت دیانند ۱۵۹۔ اور مہاشہ دھرمپال ۱۱۵ اعتراضات کرتے کسیطرح اتنی تعداد حاصل نہ ہوتی۔

بہر حال آپ لکھتے ہیں:۔

دوسری حدیث۔ کُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ لَمُنْجَدِلٌ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں نبی تھا۔ اور آدم سلام علیہ ابھی پانی اور مٹی میں گوندھے ہوئے تھے ہم پوچھتے ہیں کیا فی الواقع ایسا ہی تھا۔ ہر شخص اقرار کریگا کہ آنحضرت صلعم کیا معنے کوئی انسان حضرت آدم سے پہلے نہ تھا چہ جائیکہ کوئی نبی۔ اگر یہ کہو۔ کہ علم آلٰہی میں آنحضرت نبی تھے۔ تو کوئی تعریف نہ نکلی۔ کیونکہ علم آلٰہی میں تو ہر شے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی۔ پھر قرآن تو آپکو آخر النبیین (خاتم النبیین) بتاتا ہے اور اس حدیث نے آپکو اول النبیین بنا دیا۔ فرمائیے یہ حدیث سچی ہے یا قرآن مجید؟ مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تمام حدیثیں جنسے خودستائی اور غلو اور تجبر اور ایک معنے سے غرور اور تکبر مترشح ہے۔ وہ ہرگز صاحب وما ینطق عن الہوی کا کلام نہیں ہو سکتا۔ کلام مجید میں تو آپ کی نسبت وما محمد الا رسول وارد ہوا ہے یعنے محمد صرف ایک قاصد ہے یہ حصر اور استثناد کے طور پر ہے اور دوسری جگہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی اسکے سوا جو کچھ آپ کی نسبت زید و عمرو بیان کریں وہ

ahmadimuslim.de

آپ پر بہتان سب پڑھو۔ الم یجدک یتیماً فاوی ووجدک ضالاً فھدیٰ ووجدک عائلاً فاغنی۔ سبحان اللہ کیا صداقت اور سادگی ہے اور آپ کی حالت کا کیسا سچا بیان ہے برخلاف اسکے حدیثوں کے آپکو خدا بنا دیا۔ اور موجودہ زمانہ کے راویوں مولودیوں نے آپ پر وہ وہ طوفان باندہے ہیں۔ کہ خدا ہی سمجھے (باقی آئندہ) (رقیم ایکانی)

اس اعتراض کے جواب میں ہم اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

مطلب حدیث کا وہی ہے جو آپ نے خود لکھا۔ کہ آنحضرت علم الٰہی میں اسوقت بھی نبی تھے جبوقت حضرت آدم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے (جس سے یہ جتلا دینا مقصود ہے کہ آنحضرت کی نبوت بھی امور واقعیہ سے ہے۔ کیونکہ علم باری تعالیٰ میں امور واقعیہ ہی ہوتے ہیں۔ نہ کہ غیر واقعی غور سے سنو! خداوند تعالیٰ اُن لوگوں کا رد کرتا ہے جو امور غیر واقعیہ کاذبہ کا علم خدا کی طرف نسبت کرتے تھے قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ (خدا کو ایسی باتیں بتلاتے ہو۔ جنکو نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں)

مقصود اس حدیث سے منکرین رسالت محمدیہ کا رد کرنا ہے۔ جو آپکی نبوت کو امور واقعیہ سے نہ جانتے تھے کہئے عقل بڑی یا بھینس؟ پس آپ کی تمام تک بندی ایک دم ملیا میٹ ہو گئی۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ علم الٰہی میں تو ہر شئے ہے ذرے سے لیکر آفتاب تک اور قطرے سے لیکر دریا تک اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک موجود تھی۔

ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ موجود تھی بلکہ موجود ہے۔ مگر یہ تو کہئے اجتماع النقیضین یا شریک الباری تو علم الٰہی میں موجود نہیں۔ لیکن آپ اور آپکا رسالہ اشاعت القرآن تو علم الٰہی میں موجود ہے۔ کیا اس سے کیا یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہو گا۔ کہ آپ اور آپکا رسالہ تو امور واقعیہ سے ہیں۔ مگر اجتماع نقیضین یا شریک الباری امور واقعیہ سے نہیں ہیں۔ اگر ہوتے تو علم الٰہی میں بھی موجود ہوتے۔

بیشک جس حدیث سے خودستائی اور تجبّر اور تکبر معلوم ہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مگر جس حدیث سے بطور تعلیم امت اظہار مرتبہ ہو۔ تو اوسکو صحیح ماننے میں کیا کلام ہے ورنہ آیت قرآنی بھی غلط ہو جائے گی سنو اور غور سے سنو!

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ (اے رسول تو بڑے ہی خلق پر ہے اور فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ (تو تو محض خدا کی رحمت سے نرم ہو رہا ہے اور لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (خدا نے تیرے پہلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے ہیں) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (تجھپر خدا کا فضل بہت بڑا ہے) علیٰ ہذا القیاس پس جسطرح ان آیات کا ذکر بطور اظہار مرتبہ نبوت اور تعلیم امت ہے نہ بطور فخر اور غرور اسی طرح احادیث میں کوئی واقع عجیبہ اگر آتا ہے تو اوس سے مراد بھی تعلیم امت اور اظہار مرتبہ ہوتی ہے نہ فخر و ریا۔ چنانچہ آنحضرت نے اس امر کی تصریح کرنے کو فرما بھی دیا ہے کہ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بطور فخر نہیں بلکہ بطور تعلیم امت اور اظہار واقعات کے ہے) جسکو آپ جیسے بدخواہان حدیث نے ایک بہانہ بنا لیا۔ جو محض اپنی سمجھ کا پھیر ہے +

اسلامی اخلاق

تہذیب اخلاق کی ضرورت اور خوبیاں عقلی دلائل سے

صاحب اخوان الصفا کے مختصر بیان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایسے تمام حکما جو بغیر دلائل کے کسی امر کو تسلیم نہیں کرتے تہذیب اخلاق کو سب سے زیادہ ضروری اور مقدم سمجھتے ہیں اور تعرف سعادت ابدی اور فلاح اخروی کیلئے اسے ضروری جانتے ہیں۔ بلکہ اُن کے نزدیک کوئی انسان فی الحقیقت

ahmadimuslim.de

انسان ہی نہیں ہو سکتا - جبتک اُسکے اخلاق مہذب نہ ہوں کیونکہ انسانی نفس کا تکملہ تمام تر اسی پر مبنی ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حکیم افلاطون کی وہ وصیتیں جو اُس نے ارسطو کو کی تھیں - تذکرۂ ناظرین کروں اور وہ مکالمہ بھی جو ارسطو اور سکندر کے مابین ہوا - ان دونوں بیانات سے میرے قول کی پوری تائید ہو جاوے گی -

حکیم افلاطون کہتا ہے کہ خدا کو پہچان اور اُسکے حق کو نگاہ رکھ - اور اپنی ہمت کو ہمیشہ علم سیکھنے اور سکھلانے میں مصروف رکھ - اور اہل علم کا کثرت علم سے امتحان نہ کر - بلکہ شر اور فساد سے مجتنب رہ - اور حق تعالیٰ سے ایسی چیز طلب کر - جسکے نفع میں کبھی زوال نہ آئے (یعنے باقیات صالحات) اور ہمیشہ بیدار رہ - کیونکہ شر اور برائی کے اسباب بہت ہیں - اور جو چیز کرنے کے قابل نہو - اُسکی آرزو بھی نہ کر - اور اس امر کو اچھی طرح سے جان کہ انتقام الٰہی بندہ سے بطور تادیب اور تہذیب کے ہے غیظ و غضب کے طریق پر نہیں ہے اچھی زندگی اور حیات طیبہ کے صرف تمنا رکھنے پر قناعت نہ کر - جبتک اچھی اور شائستہ موت نصیب نہو - اور حیات گزشتہ نہ شمار کر - مگر ایسی حالت میں کہ وہ خیر اور نیکی کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہو -

سونے اور آرام کرنے کا ارادہ نہ کر - جبتک اپنے نفس سے ان تین چیزوں کا محاسبہ نہ کر لے - اول یہ کہ اس روز تجھسے کوئی خطا ہوئی ہے یا نہیں دوسرے یہ کہ اس روز تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے یا نہیں تیسرے یہ کہ کسی عمل کو اپنی تقصیر سے تو نے ضائع کیا ہے یا نہیں - تجھے ہمیشہ یاد کرنا چاہئیے - کہ اس جہان میں آنے سے پہلے کیا تھا اور مرنے کے بعد پھر کیا ہو جائیگا - کسی شخص کو اذیت مت دے کیونکہ دنیا کی سب چیزیں ہمیشہ معرض تغیر اور زوال میں ہیں وہی شخص بد بخت ہوتا ہے جو کام آخرت کے یاد سے غافل ہو - اور گناہ سے باز نہ رہے - ایسی چیز کو اپنا سرمایہ نہ بنا - جو تیری ذات سے خارج ہو - کسی مستحق کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنے کیلئے اُس کے سوال کا انتظار نہ کر - ایسے شخص کا شمار حکیموں میں نہ کر - جو دنیا کی کسی لذت سے خوش ہو یا مصیبت سے فریاد اور جزع کرے - موت کو ہمیشہ یاد کر اور مردوں سے عبرت پکڑ - آدمیوں کی کم توقیری فضول کلامی سے ہوتی ہے اور ایسی خبروں کے بیان کرنے سے جو بغیر پوچھے وہ بیان کرے - جو شخص کہ کسی کے لئے برائی چاہتا ہے اوس کا نفس پہلے ہی شر کو قبول کر چکتا ہے پہلے خوب سوچ - پھر زبان سے بات نکالو - اور جب زبان سے نکالو - تو عمل بھی کرو - سب کا دوست رہ - جلدی سے غصہ نہ کیا کر - تاکہ غضب کی عادت نہ پڑ جائے - محتاج کی حاجت روائی کو دوسرے روز پر نہ اوٹھا رکھ - کیونکہ معلوم نہیں - کہ کل کیا ہو - گرفتاروں کی اعانت کر - مگر نہ ایسوں کی جو بہ خوشی میں گرفتار ہوں - جبتک دو جھگڑنے والوں کی باتوں کو نہ سمجھ لے - اُن کے معاملے میں فیصلہ نہ کر - صرف قول کے اعتبار سے حکیم نہ ہو - بلکہ عمل اور قول دونوں کے اعتبار سے حکیم بن کیونکہ حکمت قولی اسی جہان میں رہجاتی ہے - اور حکمت عملی اُس عالم تک پہنچتی ہے اور وہاں پہنچکر باقی رہتی ہے - اگر نیکی کے حاصل کرنے میں کسی قسم کا رنج اوٹھائیگا تو رنج نہ باقی رہیگا اور نیکی قائم رہیگی اور اگر بدی سے کوئی لذت اوٹھائے گا - تو لذت مٹ جائے گی - مگر بدی باقی رہیگی - اُس دن کو یاد کر - جب تجھے آواز دیں اور تو سننے اور کلام کرنے کے آلہ سے محروم ہونے کے سبب سے نہ سن سکے - اور نہ کلام کر سکے - اور نہ یاد کر سکے اور یقین جان کہ تو ایسی جگہ جانے کیلئے طیار ہے کہ وہاں نہ دوست تجھکو پہچانیگا اور نہ دشمن کو - لہذا اس جہان میں تو کسیکو نقصان سے متہم نہ کر - اور ایسی جگہ تو جائے گا - کہ وہاں مالک اور غلام برابر ہونگے لہذا یہاں غرور سے کام نہ لے - توشہ تیار رکھ تو کیا جانتا ہے کہ موت کب آویگی اور خوب سمجھ لو - کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں حکمت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے - اور

ahmadimuslim.de

حکیم وہی ہے جسکے خیالات اور بیانات اور اعمال سب ایکدوسرے سے موافق ہوں - اُن کے آپس میں کوئی خلاف نہ ہو - نیکی کا بدلہ کر - اور بدی کو معاف رکھ - اِس عالم کی باتوں میں سے کسی بات میں ملال کو دخل نہ دے اور کسیوقت سستی نہ کر اور نیکیوں سے چشم پوشی کرنا جائز نہ رکھ اور کسی بُرائی کو وسیلہ اکتساب کا نہ بنا - اور جس کا ترک کرنا اولی ہے اُسے کسی ضرورت کی وجہ سے اختیار نہ کر - اور ایسے سرور سے ہمیشہ اعراض رکھ حکمت کو ہمیشہ دوست رکھ - اور حکمت کی باتیں سُن اور دُنیا کی خواہش کو دُور کر - اور قابل تعریف آداب سے بے اعتنائی نہ کر - اور کوئی کام وقت سے پہلے شروع نہ کر - اور جب کسی کام میں مشغول ہو - تو فہم اور بصیرت سے کام لے اور دولتمندی پر مغرور نہ کر - اور مصیبتوں کے نازل ہونے پر اپنے نفس کو شکستہ اور ذلیل نہ کر - دوست کے ساتھ اس طور سے معاملہ کر کہ حاکم کی ضرورت نہ پڑے - اور دشمن کے ساتھ اس طرح سے مقابلہ کر - کہ اگر حاکم تک معاملہ پہنچے - تو کامیابی تجھی کو ہو - کسی شخص کے ساتھ مسخرہ پن نہ کر - اور سبہوں کے ساتھ تواضع اور خاکساری سے پیش آ - اور کسی خاکسار کو حقیر نہ سمجھ جو امر میں تو اپنے کو معذور رکھتا ہے - اوسی امر میں اپنے بھائی کو ملامت نہ کر - بُرائی پر شادمانی نہ کر - اقبال پر اعتماد نہ رکھ اچھے کاموں سے پشیمان نہ ہو - کسی شخص کے ساتھ جھگڑا نہ کر - ہمیشہ انصاف کا خواہاں اور فائدہ رسانی کا پابند رہ[1] ۔

مکالمۂ سکندر و ارسطو - ارسطو سکندر کا اوستاد اور وزیر تہا - ایک وقت سکندر نے یہ چند باتیں ارسطو سے پوچھیں - جو بطور سوال و جواب کے ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں - اس تمام گفتگو میں سوال کرنیوالا سکندر اور جواب دینے والا ارسطو ہے -

(س) خداوند جلیل سے کیا مانگنا چاہیے (ج) دونوں جہاں کی بہتری اور نکوئی (س) زندگی کیوں کر بسر کرنی چاہیے ؟ (ج) ایسے طور پر کہ لوگوں کے دل تجھسے راضی اور خوش رہیں (س) عمر کس شغل میں گذاری جاوے ؟ (ج) علم کے حاصل کرنے میں (س) سب سے دانشمند اور ہوشیار کون ہے ؟ (ج) جو شخص عاقبت کو دنیا پر فوقیت دے کہ بمقابلہ دُنیا کے اُسے قبول کر لے (س) بلند ہمت کون ہے ؟ (ج) جو شخص زمانہ کی مخالفت سے رنجیدہ نہ ہو (س) کون ایسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو اپنے کھانے والے کو ہلاک کرتی ہے (ج) شہوت اور خواہش پرستی (س) کون ایسی آگ ہے جو اپنے ہی روشن کرنیوالے کو جلاتی ہے ؟ (ج) حسد (س) وہ کونسی بنا ہے جو کبھی خراب برباد نہیں ہوتی ؟ (ج) عدل و انصاف (س) وہ کونسی تلخی اور کڑواہٹ ہے جو آخر کار شیریں ہو جاتی ہے (ج) صبر (س) اور وہ کونسی شیرینی اور مٹھاس ہے جو آخر کار تلخ اور کڑوی ہو جاتی ہے (ج) شباب و جوانی (س) وہ کونسا پیراہن اور لباس ہے جو کبھی پورا نہیں ہوتا (ج) نیکنامی (س) وہ کونسی بیماری ہے - جسکے علاج سے اطبا عاجز ہیں (ج) بیوقوفی اور نافہمی (س) آدمیوں کیلئے کون چیز زیبا اور نیک ہے (ج) راستی اور سچائی (س) راہ راست کس ذریعہ سے اور کس چیز سے پہچانی جاتی ہے (ج) علم کی روشنی سے (س) دنیا کے کہتر ہیں ؟ جو چیز آخرت میں کسی طرح کام نہ آوے (س) وہ روشن زندگی جو روشن ہو - کیونکر معلوم ہوتی ہے (ج) کم کھانے سے (س) حسد کسکے ساتھ کرنا چاہیے (ج) اپنے نفس کے ساتھ (س) اللہ کی رضامندی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے (س) سنجیدہ کسے کہتے ہیں (ج) جو شخص کم کہے اور زیادہ سُنے (س) نیک بختی کس طرح سے حاصل ہوتی ہے (ج) تین چیز سے علم حاصل کرنے اور سبہوں سے بکشادہ روئی پیش آنے اور سخاوت کی عادت پکڑنے سے (س) دل میں کس چیز سے روشنی آتی ہے (ج) موت کے یاد کرنے سے (س) دل میں تاریکی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے (ج) خشت اور درم و دینار کی محبت سے

[1] نوٹ - از اخلاق جلالی و ناصری وغیرہما۔

ahmadimuslim.de

ع زر پرستی میکند دل را سیاہ - آخراین صفرالبسو دا سیکشد

(۳) دنیا میں کس طرح سے رہنا چاہئے (ج) مثل راہ چلنے والے مسافر کے - کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنے دنیا میں مثل مسافر راہ چلنے والے کے رہ - حدیث علوی

(۴) منزل پر کس طرح سے پہنچنا چاہئے (ج) سبکباری سے یعنے ہلکے پہلکے ع

گورہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میدارئی + سبکروحاں جو بوئے گل فرو ابستند محملہا

(باقی دارد)

بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدگی

تہذیب کے معنی ہیں طرز معاشرت - معاملات - عادات و اطوار کی درستگی - فروری کے عصر جدید میں مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی جو رائے چھپی ہے کہ مسلمانوں کی تباہی کا اصل سبب یہی ہے کہ وہ احکام قرآنی کو سمجھتے نہیں - اور اگر سمجھتے ہیں تو کم عمل کرتے ہیں - بہت صحیح ہے - اگر ہر فرد مسلمان قرآن کو سمجھکر پڑھتا - اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرتا - تو نہ تعلیم اصلاح تمدن کے قایم کرنے کی ضرورت پڑتی - نہ عصر جدید کے شائع کرنیکی بلکہ محمڈن کانفرنس ہی کا وجود نہ ہوتا - اور اس کے قایم کرنے میں جو دماغ سوزی - محنت اور مشقت سید احمد خاں اور ان سے بنیعتوں کو کرنی پڑی - وہ مسلمانوں کے کسی اور بہبودی کے کام میں صرف ہوتی - اور تہذیب بھی ہمارے گھر کی لونڈی ہوتی - مگر چونکہ صورت واقعہ برعکس ہے یعنے اکثر مسلمان تعلیم قرآنی سے بے بہرہ ہیں - تو مہذب بننے کا بہترین طریقہ تو یہی ہے - کہ مولانا ڈاکٹر نذیر احمد کی نصیحت پر عمل کریں - ورنہ جس قوم اور جس ملک میں کوئی اچھی رسم دیکھیں یا قابل تقلید رواج پاویں - اس کو اختیار کریں بقول ائے الناس علی دین ملوکہم ہمنے بہت سی باتیں انگریزوں کی اختیار کرلی ہیں لیکن جن باتوں میں ہمنے اُن کی ریس کی ہے - وہ اکثر نمود اور ظاہرداری کی باتیں ہیں جو باتیں حقیقت میں مفید تھیں - ہمنے ان باتوں میں ان کی پیروی نہیں کی منجملہ ان کے انکی ایک رسم کتنی اچھی ہے - کہ شادی ہو جانے کے بعد لڑکے والدین کے ساتھ نہیں رہتے - جس روز ان کا عقد ہوتا ہے اسی روز انہیں جوتے مار کر گھر سے نکال دیا جاتا ہے -

خود مختاری اور آزادی انسان کی فطرت اور طبیعت میں پڑی ہوئی ہے اس لئے لازمی امر ہے کہ لڑکے جب عاقل و بالغ ہو جانے کے اس کو ماں باپ سے علیحدہ کر دیا جاوے تاکہ آزادی اور خود مختاری کا وہ بزرگ مادہ جو قدرت نے اس کی فطرت میں ودیعت کیا ہے ترقی پاتا جاوے - اور اپنی ذات پر آپ بھروسا کرنے اور اپنے بل پر آپ کھڑے ہونے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو - لڑکوں کے بارے میں تو ماں باپ کو لازم ہے - کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے تحصیل علم سے فارغ ہوتے ہی ان کو اکتساب معاش پر مجبور کر کے جہانتک جلد ممکن ہو - خود سے علیحدہ کر دیں - ہاں لڑکیوں کو البتہ جیسا کہ موجودہ رواج ہے - ان کے بیاہ ہونے تک والدین کے سایۂ عاطفت ہی میں رہنے دیا جاوے -

انسان ماں کے پیٹ سے عقل لیکر نہیں پیدا ہوتا - اسکی عقل اکتسابی ہے - اس لئے ممکن ہے - کہ جو رواج اس نے اس زمانے میں اختیار کیا ہو - کہ جبوقت اس کی عقل مرتبہ کمال کو نہیں پہنچی تھی - وہ اس کے نقص عقل کی وجہ سے ایک بیہودہ رواج ہو - لیکن برعکس انسان کے دیگر حیوانات جس قدر عقل کا مادہ انہیں فطرت کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے وہ لبطن مادر ہی سے لئے ہوئے پیدا ہوتے ہیں - اس لئے جو فعل حیوانوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے - وہ عین منشائے فطرت ہے - مثلاً جب کوئی جانور بیمار ہو جاتا ہے - تو غذا کم کھاتا ہے - اور جو چیزیں مضر ہیں اُن سے آپ ہی آپ احتیاط کرنے لگتا ہے - یا اپنا گھونسلا کمال صنعت کے ساتھ بناتا ہے وغیرہ وغیرہ پس بہت ساری باتوں میں ہم جانوروں سے

ahmadimuslim.de

کسی عادت کی تقلید کرتے وقت لازم ہوگا کہ ہم عقل انسانی کو کام میں لاکر عادات حیوانی کا موازنہ کریں اور دیکھیں۔ کونسی چیز قابل اختیار کرنے کے ہے اور کونسی چیز قابل ترک کرنے کے ہے۔ موضوع زیر بحث کے متعلق اگر ہم جانوروں کی طرف رجوع کریں۔ تو ہم دیکھینگے۔ کہ ہر ایک حیوان اپنے بچوں کی پرورش جب تک بچے اپنی حفاظت کرنے اور اپنی غذا آپ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے بڑی محنت و مشقت اور دلسوزی سے کرتا ہے مگر جہاں بچے اس قابل ہوئے۔ کہ وہ آپ اپنی حفاظت کرسکیں اور غذا بہم پہنچائیں اور ماں باپ نے انہیں مار مار کر علیحدہ کیا اب جانوروں کی اس خصلت کو ہم انسانی عقل کی ترازو میں تول کر دیکھیں۔ تو اس کی خوبیوں کا پلہ بھاری کرنے کے لئے ہمیں بہت سی دلیلیں ہاتھ آئیں گی۔ مگر اس کے خلاف شاید ہی کوئی دلیل ہے۔

بیاہ ہو لینے کے بعد ماں باپ کے ساتھ رہنے میں لڑکا جو کچھ کما کر لاتا ہے۔ بموجب لڑے ادب کے خیال سے سب کا سب والدین کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی بیوی کو امور خانہ داری میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور عالم شباب میں انتظام داری کی جو امنگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ بالکل پامال کر دی جاتی ہے اور وہ ایک غلامانہ زندگی بسر کرتی ہے۔ ساس کے تحکم اور بہو کی اس تحکم بیجا سے آزاد ہو جانے کی طبعی کوشش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ساس بہوؤں میں ہمیشہ جھگڑا اور فساد رہتا ہے۔ اور گھر نمونۂ دوزخ بن جاتا ہے۔

جہلا میں تو ساس بہوؤں کی لڑائی کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد میاں بیوی بہت جلد ماں باپ سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مگر کب؟ جب بیٹا اپنی بیوی کی جانبداری میں ماں باپ سے گستاخانہ اور بے ادبانہ پیش آچکا ہے اور ساس سسر سے اپنی بہو کے دشمن بن چکتے ہیں۔ شرفا والبتہ بدنامی کے خیال سے ماں باپ کے ساتھ ان کی زندگی تلخ جاں توں کرکے نباہ دیتے ہیں۔ مگر جس بدنامی اور فضیحت سے وہ ڈرتے ہیں۔ کیا وہ نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے اور بیشک ہوتی ہے ؎

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

غرض جس پہلو سے دیکھا جاوے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ ہو جانا ہی افضل و اولی اور عین مصلحت ہے۔

چونکہ میں انگریزوں میں اس رواج کے ہونے کی خوبی کو پہلے بیان کر آیا ہوں۔ اسلئے مجھے خوف ہے کہ بعض حضرات اس نیک رسم کے مسلمانوں میں رواج دینے کی تحریک کو تشبہ بالنصاریٰ کی ذیل میں لاکر مسترد کر دیں گے لیکن سچی تہذیب تو خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ ہی کا مفہوم ہے اور اگر پھر بھی دل نہ مانے تو یہ سمجھ کہ ہم انگریزوں کی تقلید نہیں کرتے بلکہ ترکوں کی تقلید کرتے ہیں۔ کیونکہ آجکل فی الحقیقت تہذیب و شائستگی کے میدان میں ترک مسلمانوں کے ہراول ہیں۔ بلکہ ترکوں کو بھی جانے دو۔ خود ہمارے اسلاف اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرز معاش پر نظر ڈالو۔ تو اس نیک رسم کو ان میں ضرور مروّج پاؤ گے۔

ہاں چند خاص صورتوں میں بحالت مجبوری ہمارے ہندوستانی رواج کی پابندی ہم پر لازم آتی ہے ایک تو اس حالت میں کہ میاں بیمار سے مخطوط ہوں یا کم استطاعت اور دوسری وہ حالت ہے کہ بیوی کم عمر ہو۔ یا امور خانہ داری سے نابلد۔

حالت اولیٰ میں تو کسی شخص کو کوئی حق ہی نہیں ہے۔ کہ خانہ آبادی کی آرزو کرے۔ امام غزالی نے کتاب احیاء علوم الدین کے باب نکاح میں اس حالت کے متعلق نہایت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے۔

حالت ثانیہ کی تکلیف کا اندفاع تعلیم نسواں پر موقوف ہے لیکن الحمد للہ تعلیم نسواں کی ضرورت کو قوم نے علی العموم تسلیم کر لیا ہے۔ اس ضرورت کے رفع کرنے کی تدبیریں سوچ رہی ہے اور ان تدبیروں پر عمل پیرا ہونے کی جدوجہد کر رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارے بعد کی نسل کو تو کم مگر اس نسل کے بعد آنے والی نسل کو ان پڑھ بیویوں کی شکایت

ahmadimuslim.de

مرقعہ بالکل باقی نہ رہے گا۔

والدین جب عمر رسیدہ ضعیف و ناتواں ہو جائیں اور کچھ اندوختہ بھی نہ رکھتے ہوں۔ تو تو شرعاً اور عرفاً اولاد کا فرض ہے۔ کہ ان کی دستگیری کرے۔ اور اپنے ساتھ رکھے۔ والدین کے بڑہاپے اور آخر عمر میں اولاد کو ان کی بدمزاجی اور چڑچڑے پن کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نوجوان اولاد ماں باپ کی اس تنگ مزاجی کی تحمل نہیں ہوتی۔ جو ان میں بوجہ ضعف پیری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم اپنی طفولیت کو بھول جاتے ہیں کہ دن بھر میں ہزاروں ضدیں اور تنگ مزاجیاں کیا کرتے تھے۔ اور ماں باپ تھے کہ اپنا آرام حرام کرکے ہمیں بہلایا کرتے تھے۔

غرض ان چند ستثنیٰ حالتوں کے سوا جہاں تک بن پڑے بیاہ کے بعد ماں باپ سے علیحدہ رہنے کو رواج دینے کی کوشش کرنی چاہیے اور اسکو بھی منجملہ ان اصلاحوں کے ایک اصلاح قرار دینی چاہیے جن کی قوم کو اس وقت ضرورت ہے۔

(از عصر جدید)

استفتاء

سوال نمبر ۱ ـ عشا کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کس وقت تک رہتا ہے؟ راقم ـ سید عبد الکریم

سوال نمبر ۲ ـ امام قرأت جہر میں بعد سورۃ فاتحہ کے اور سورۃ پر بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتا ہو۔ تو اس سے کوئی حرج لازم ہو یا نہیں؟

سوال نمبر ۳ ـ شوہر کو اپنی زوجہ متوفات کا منہہ دیکھنا اور جنازہ کا اٹھانا جائز ہے۔ یا نہیں؟

جواب نمبر ۱ ـ نماز عشا کا وقت مغرب کی طرف سرخی ہٹنے سے نصف شب تک ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔ وقت صلوٰۃ المغرب ما لم یغب الشفق الی نصف اللیل الاوسط۔ (مسلم)

جواب نمبر ۲ ـ امام اگر بسم اللہ جہر سے پڑہتا ہے تو نماز میں کوئی حرج نہیں۔ علماء کا اختلاف ہے۔ بعض جہر کے بھی قائل ہیں ایسی باتوں میں جنہیں اماماں دین کا بھی اختلاف ہو۔ باہمی رنجش مناسب نہیں۔ ترجیح اور چیز ہے۔

جواب نمبر ۳ ـ شوہر اپنی بیوی کو غسل دے۔ جنازہ اوٹہائے کوئی حرج نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تہا۔ یہ جاہلوں کا مسئلہ ہے۔ کہ خاوند مردہ بیوی کو ہاتہہ نہ لگاوے۔

سوال نمبر ۴ ـ جابر انصاری دعوت آنحضرت کردہ بود۔ یا نہ و عوام الناس میگفتند۔ دو پسر جابر صحابی مردہ شدند۔ آں دو را لعلہ معجزہ آں سرور زندہ کردہ بودند۔ ایں واقع از حدیث صحیح ثابت است یا نہ؟

راقم ـ سید شاہ عباس اسٹیشن باڑانی ڈ دمنش

جواب نمبر ۴ ـ جابر رضی اللہ عنہ بوقت جنگ دعوت آنحضرت کردہ ـ چنانچہ در طعام برکت کثیر شدہ بود۔ لیکن قصہ زندہ کردن پسران او ثابت نیست ـ (والعلم عند اللہ)

سوال نمبر ۵ ـ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب زید کے لڑکی کی شادی ہوتی ہے۔ تو برات عمر کے گھر جاتی ہے اور زید اپنے بیٹے کو ہاتہہ میں کنگنا باندھتا ہے اور سر پر تیل اور پھولونکا سہرا لٹکاتا ہے اور ہاتہہ پاؤں میں مہندی لگاتا ہے ـ اور زرد پوشاک پہناتا ہے۔ جب عمر کے گھر جاتا ہے تو پہلے باہر لڑکی والی برات کو روک رکھتے ہیں اور وقت مقررہ پر عمر اپنی برادری کو ہمراہ لے کر برات کے پاس آپہنچتا ہے ـ اور ایک رسم جسکو ہندی میں رلمنی کہتے ہیں۔ کرتا ہے۔ جب برات گھر جاتی ہے تو لڑکے کو اندر لیجا کر قبل از نکاح لڑکی کی (مٹھا) کھلوائی جاتی ہے ـ اور تہال میں تیل لگا کر اس میں ایک برتن (چھنا) الٹا رکھا جاتا ہے اور جوان جوان لڑکیاں اسکو ہاتھ کا لگتی ہیں اسکو ہمارے ملک میں (تکلون) کہتے ہیں ـ پھر آٹے کے چھوٹے چھوٹے برتن بنا کر لڑکے کے آگے رکھتے ہیں اور ایک عورت ان برتنوں پر برتن کا ڈھکنا (چہپنی) رکھے جاتی ہے اور لڑکا اتارتا چلا جاتا ہے۔ اسکو ہماری ملک میں (کھنڈ کھنے) کہتے ہیں ـ علی ہذا القیاس ایسی ایسی

ahmadimuslim.de

رسومات ہوتی ہیں۔ آیا ایسی رسومات کے کرنے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اور اسی حالت میں نکاح کیا جاتا ہے اگر یہ نکاح درست نہیں۔ تو دوبارہ نکاح کرنا چاہئے۔ یا نہیں۔ اگر دوبارہ نہ کیا جائے۔ بلکہ یہی ہے۔ اور لڑکی جوان ہو جائے۔ یعنے دلہن بالغ ہو جائے اور دین کی سمجھ ہو جاوے۔ اور شوہر اس کا ایسے سفر میں ہو۔ جسکی اسکو خبر نہ ہو۔ یہاں تک کہ دو سال کے عرصہ سے خط وغیرہ بھی موقوف ہو گئے ہوں۔ اب عورت مذکورہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جواب از روئے قرآن شریف وحدیث صحیح یا اقوال صحابہ سے ہو۔ راقم عاجز اللہ دتا خیاط

جواب نمبر ۵ - یہ رسوم سب کی سب واہیات خرافات ہیں مگر نکاح تو ایک عقد عرفی کا نام ہے۔ پس جب مشرکوں کا فروں اور یہودیوں۔ عیسائیوں کا بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ اور اسلام نے اس کو معتبر رکھا ہے۔ کیونکہ ایک عرفی عقد ہے۔ اسی طرح ان ناسمجھ مسلمانوں کا نکاح بھی درست ہے۔ اور دو سال کے مفقود الخبر کی بیوی کا نکاح ثانی درست نہیں۔

سوال نمبر ۶ - زید نے اپنے بیٹے متبنے عمر کی شادی بکر کی لڑکی سے کرنی چاہی مگر بکر نے براہ دور اندیشی زید سے کہا۔ کہ تمہارا صلبی بیٹا نہیں ہے کہ تمہاری محبت اس سے اصلی بھی جاوے جب تک یہ تمہارے کاروبار میں محنت کر کے فائدہ دیکھاتا ہے تم بیٹا کہتے ہو۔ مبادا اس میں کوئی بدچلنی آجاوے۔ یا ہماری لڑکی اور تم لوگوں میں نہ بنے یا اور کوئی حادثہ ایسا پیش ہو۔ کہ یہ دونوں تمہارے یہاں نہ رہیں۔ تو ہم اس لاوارث اور بے جائداد لڑکے کا کیا کر سکتے ہیں۔ اس پر زید نے اقرار کیا۔ کہ اسکے مہر کا روپیہ ہم ادا کریں گے۔ خواہ کوئی صورت بھی بھلائی برائی کی ہو۔ اور اسی شرط پر شادی ہونا قرار پایا ہے۔ چنانچہ اقرار کے مطابق بکر نے کچھ روپیہ مہر مقررہ میں سے قبل از نکاح زید سے لیا اور بقیہ روپیہ مہرانہ کا کاغذ بوقت نکاح روبرو حاضرین مجلس نکاح لکھا لیا اور گواہوں کے دستخط بھی ہوئے۔ چنانچہ کچھ مدت بعد اب مدت آیا۔ کہ زید نے عمر بیٹے متبنے کو معہ اوس کی بی بی منکوحہ مذکور کے نکال دیا۔ یا خود وہ دونوں کسی وجہ سے نکل گئے اور بکر وائس کی لڑکی نے بقیہ روپیہ مہرانہ جسکا کاغذ لکھا چکے ہیں۔ زید سے طلب کیا۔ اور زید نے دیا۔ پس عدالت میں نالش ہوئی۔ اب مطابق شریع کے زید پر عدالت ڈگری دے سکتی ہے یا نہیں۔ عزیز ۲۵

جواب نمبر ۶ - زید چونکہ ضامن ہے اسلئے بحکم فرمان نبوی اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ (ضامن قرضدار ہے) زید پر ڈگری ہوگی۔

سوال نمبر ۷ انبیاء علیہم السلام کی روحیں کہاں رہتی ہیں۔

سوال نمبر ۸ - لیلۃ القدر میں جو فرشتے اور روح اترتے ہیں اوس روح سے کیا مراد ہے۔ **نمبر ۹** - محفل مولود میں جہاں قیام نہ ہوتا ہو۔ شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۷ - حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر صلحاء کی روحیں عالم ارواح میں رہتی ہیں۔ جو خدا نے اُن کے لئے مقرر کیا ہے۔

جواب نمبر ۸ - لیلۃ القدر میں روح سے مراد جبرائیل ہے۔

جواب نمبر ۹ - مجلس مولود جس میں خاص ذکر ولادت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہو۔ زمانہ صحابہ کرام میں دستور نہ تھا۔ ہاں اگر کوئی واعظ وعظ کے ضمن میں ولادت شریف کے صحیح صحیح واقعات بطور پند ونصیحت کے بیان کر دے تو کیا مضائقہ۔ پس جو مجلس خاص اسی غرض سے کہ اُس میں ولادت کے رطب ویابس ہی سنائے جائیں۔ اُس میں شریک ہونا بھی اچھا نہیں۔ ایک تو اسلئے کہ ایسی مجالس کا دستور زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہ تھا۔ دوئم اسلئے کہ عموماً ایسی مجالس میں غلط روایات اور موضوعات بے اصل قصے بیان کئے جاتے ہیں۔ سوئم اس لئے کہ عرفی مولودوں میں قیام وغیرہ بھی ہوتا ہے۔ ایک گونہ تائید سے ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ شروع شروع میں اسی طرح سے اس کی ابتدا بھی ہوئی ہو۔

سوال نمبر ۱۰ - تعویذ آیات قرآنی کا کسی مرض کیلئے باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ **جواب نمبر ۱۰** - آیات قرآنی کا تعویذ باندھنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے بچوں کے گلوں میں آیات قرآنیہ لکھوا کر بندھوا دیتے تھے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قبول اسلام ۔ ۲۴ اپریل کو لالہ پرکھبو داس و سغری (؟) مسمیان وکنو ولچھمی جنکے نام اسلامی یہ ہیں ۔ عبد الغفور و عبد الکریم و عبد الرحیم مریم ۔ کریمؔ ۔

قبول اسلام ۔ مندرجہ ذیل اشخاص نے دین اسلام قبول کیا

نمبر شمار	کفری نام	اسلامی نام	عمر
۱	بدھیا	حنفی	۲۵ ۔ برس
۲	برجبتیا	مریم	۲۷ "
۳	مکیا	احمدی	۲۰ "
۴	بدھو	مسکونہ	۱۸ "
۵	کستیا	نعیمین	۳۵ "
۶	درگی	کریمن	۲۴ "
۷	چھوٹا لڑکا	عبد الحق	۱۰ "
۸	بدھوا لڑکا	محمد احمد	۷ "
۹	مدام	عبد اللہ	۲۶ "
۱۰	گھیٹے	محمد عاشق	۲۸ "

اخبار انگلشمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ تیس سے زیادہ جاپانی سوداگروں نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے اور مسلمانان شنگھی نے لورپول کے مشہور وکیل مسٹر عبد اللہ کوئیلم سے درخواست کی ہے ۔ کہ وہ مذہب اسلام پر چند چھوٹے چھوٹے رسالے تحریر کریں جن کا ترجمہ جاپانی زبان میں کیا جائے گا ۔ اس زمانے میں جب کہ عیسائی اپنے دین کی اشاعت میں کروڑوں روپے کے صرف اور لاکھوں ادمیوں کی خدمات سے کوشش کر رہے ہیں مسلمانوں کا دین مبین سے غافل ہونا اور اپنے بھائیوں کی خبر نہ لینا سخت تاسف انگیز ہے چین میں ۲۰ و ۲ کروڑ کے درمیان مسلمان گنے جاتے ہیں ۔ مگر ہمیں ان کی کچھ اطلاع نہیں ۔ (وطن)

امیر صاحب کابل نے مرزا افضل احمد خاں کو ملا محمد عظیم متوفی کی جگہ بمبئی میں اپنا تجارتی ایجنٹ مقرر فرمایا ۔

موروی کی سینٹ پولیس نے مشہور ڈاکو بھوجار گا کو گرفتار کر لیا ہے جس نے ریاست موروی میں لوٹ مچا رکھی تھی ۔

اس وقت ہم تبت کیا تھ ۴ ہکسم توپیں ہیں ۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں ۲۷۰۹ طلبا پاس ہوئے ۔

گزشتہ منگل کو کلکتہ میں ایسی گرمی پڑی ۔ کہ چند گھوڑے بازار میں چلتے چلتے مر گئے ۔

لوئر برہما میں ایک مویشی کی بیماری سے جنگل کے تمام بڑے بڑے ریچھوں کے ہرن ۔ بھینسے ۔ جنگلی سور ۔ ہاتھی وغیرہ معدوم ہو گئے ہیں ۔

کیپٹن ایچ ۔ ایم مور ریزیڈنٹ سرجن یورپین جنرل ہاسپٹل بمبئی طاعون سے انتقال کر گیا ۔

علی پور میں ایک نوجوان ایک ویران جھونپڑے میں مردہ پایا گیا ۔ ایک بہت بڑا اچاقو اسکے پاس پڑا تھا ۔

ایک ہندو ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ دوم امتحان میں نوٹوں سے مدد لیتا ہوا پکڑا گیا ۔ اُس کے درجے کو گھٹا کر تیسرا کر دیا گیا ۔

امیر صاحب کابل نے رعایا کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ ۴ بیویوں سے زیادہ عورتیں نہ کیا کریں امیر صاحب نے خود اپنی زائد بیویوں کو طلاق دے دی ہے اور بموجب فرمان شاہی سردار عبد القدوس خاں نے ۔ اور میر عطاء اللہ خاں نے ۲۰ بیویوں کو طلاق دی ہے ۔

شہر جالندھر کے ریلوے اسٹیشن پر ۲۹ مئی کی صبح کو ایک خوش پوش تعلیم یافتہ جنٹلمین ایک مسافر کی جیب کترتا ہوا پکڑا گیا ۔ اور ٹرین کے حرکت کرتے ہی پلیٹ فارم پر کود کر مر گیا ۔

امیر صاحب نے اپنی توجہ زراعت کی طرف بھی مبذول فرمائی ہے ۔ اور شمالی کوہستان کابل میں ہلدی اور ادرک کی کاشت کے تجربات کا حکم نافذ فرمایا ہے ۔

میر اکبر فرزند ملک خواص خاں آفریدی کو اُس کے ایک خدمتگار رسید گل نامی نے نشانہ بندوق بنایا اور کوہ سفید میں جا چھپا ۔ امیر صاحب نے

اس کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپیہ کا انعام مقرر فرمایا ہے

کرنیل ینگ ہسبنڈ نے ایک تبتی کی معرفت ایک خط تبت کے حاکموں کو بھیجی اور تبتی جنرل کو درخواست کی۔ کہ اسے لاسہ کو روانہ کرے مگر تبتی جنرل نے اسے ایک رقعہ کیساتھ لوٹا دیا۔ جس کا مطلب یہہ تہا۔ کہ میں اس چٹھی کو نہیں بہیج سکتا۔ آپ چینیوں کے توسل سے بہیجیں۔

گزشتہ اور سال حال میں امیر صاحب کابل نے اپنے اس وظیفہ میں سے جو امیر عبدالرحمن خاں کی وفات سے لیکر گورنمنٹ ہند کے پاس جمع ہو رہا تہا۔ کچہہ حصہ وصول کیا ہے۔

شیرانوالہ دروازہ (لاہور) میں ایک بڑہیا کا سکہہ ملازم جو اس کا بڑا معتبر تہا اسے قتل کرکے بہاگ گیا اور امرتسر میں پکڑا گیا۔

محلہ نہالاں متصل چوک وزیرخاں میں ایک باپ نے اپنے بیٹے کی بغرض تنبیہ گوشمالی کی۔ جس سے وہ مر گیا۔ باپ زیر حراست پولیس ہے۔

شملہ کی نمائش اسپاں و سگاں میں لیڈی المپیتل کی آسٹریلین نسل کی گھوڑی اٹلانٹا نے اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔

افغانستان میں سخت گناہ کی پاداش میں ہاتھہ کاٹنے کی جو سزا مدت سے مروج تہی اسے امیر حال نے منسوخ کردیا ہے علاوہ ازاں ہز ہائینس نے یہ حکم بہی نافذ کیا ہے۔ کہ کوئی شخص ننہے ننہے پرندوں کا شکار نہ کرنے پائے۔

امسال بنگال کے امتحان انٹرنیس میں ۲۷۷۹ طلبا پاس ہوئے جن میں صرف ۲۰۰ مسلمان تہے یعنے فقط ۷½ فیصدی کلکتہ مدرسہ کا نتیجہ بہت عمدہ رہا۔ اس کے ۱۸ امیدواروں میں سے جو شریک امتحان ہوئے تہے۔ ۱۶ کامیاب نکلے۔ کلکتہ مدرسہ مسلمانان بنگال کا مشہور دارالعلوم ہے لہذا اوسکی ترقی سے تمام مسلمانوں کو عموماً اور مسلمانان بنگال کو خصوصاً خوشی ہونی چاہئے۔

اللوا کو بعض مصری حجاج کی زبانی پتہ لگا ہے۔ کہ سید محمد الببنہی رئیس جنگ مرافش نے اپنے سفر حج میں ۲۰ ہزار گنی سے زیادہ کی رقم راہ مولیٰ میں خرچ کی۔ حجاج عموماً ان کے حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ اور سرزمین حجاز میں ان کی سخاوت کا شہرہ ہے۔ [illegible]

امیر صاحب کابل نے زمان خاں صاحب کو وظیفہ دیکر ہندوستان سے بہیجدیا ہے کابل میں ایک

مجرب ادویات

عرق ماءاللحم انگوری دوآتشہ۔ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی [illegible] ہیں۔ معدہ کا ضعف۔ مرض ضعف باہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا آسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل ۱۲؍ پوری بوتل ایک روپیہ تین بوتل ۲ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۱۲؍

تقویت النسا۔ حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان۔ قے بیخوابی۔ اسہال۔ ہسٹیریا۔ اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جس کے باعث علاوہ گوناگوں تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف بیخطا دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بہی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۱ اونس ۳ روپیہ ۴ اونس ۱۲؍۔ **طلا** جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اسپرا الحمدید کے سبب شادی کرنے کو وقت کا سامنا خیال کرتے تہے اس بیضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری کلائیف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (۳ روپیہ) **دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی۔ بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تہوڑی عرصہ کی ہو۔ تو صرف پوڑیہ عدد دو یا تین پڑیاں کہانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸؍ دو پڑیہ ۱۲؍ تین پڑیہ ایک روپیہ۔ **جوہر ہاضمہ** اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخصوص ہونگے قیمت فی شیشی ۲ اونس ۸؍ **آتشک کی دوائی**۔ بغیر منہہ آنے کے صحت ہوتی ہے قیمت ۴؍ مرہم ۸؍۔ **سفوف دافع جریان** قیمت ۲۰ خوراک ۱۲؍ **دافع سوزاک** خواہ کیسا ہی پرانا ہو ہفتہ عشرہ میں دور۔ قیمت ۱۲؍

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

کہ مولوی صاحب ان شرائط سے قرآن مجید کو مطابق کریں میرے نزدیک مطابق نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اس کے جواب میں بعض شرائط کو جو غالباً نمبر ۲ و ۳ وہ ہیں۔ تسلیم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ باقی شرائط کی نسبت ماسٹر صاحب صاف صاف یہ بتائیں۔ کہ یہ تعریف وید میں درج ہے یا نہیں۔ اگر وید میں نہیں۔ تو اقرار کرنا ہوگا۔ اور اگر ہے تو اول اپنے وید سے مدلل یہ دلائل کریں۔ اور پھر میں اعتراض کرونگا۔ یا تسلیم کرونگا بحالت اعتراض اون کے عقلی دلائل سننے کیلئے طیار ہوں اور انکو چاہئے کہ وہ اول اپنے دعوے کے موافق اپنی پیش کردہ تعریف الہام سے وید کو چسپاں کر کے دکھلائیں۔ قرآن شریف پر اسوقت اونکو حملہ کرنیکا حق حاصل نہیں ہے کیا وہ اپنا کام مجھ سے لینا چاہتے ہیں۔ جب میں الہام کی تعریف بیان کرونگا۔ تو مجھ پر واجب ہوگا۔ کہ میں قرآن شریف کو اوس کے مطابق کر کے دکھلاؤں۔

اس میں شک نہیں کہ مباحثہ بڑی معقولیت سے شروع ہوا تھا۔ اگر یہ طرز بحث کے اندر قائم رہتا۔ اور فضول دلائل خارج از بحث اور اُس میں شامل نہ ہوجاتے۔ تو یقیناً نہایت آسانی سے بہت جلد جلد امور ما بہ البحث طے ہوتے چلے جاتے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی لفظی اور مرضی بحثیں اور دخل در معقول اعتراضات شامل ہوتے چلے گئے اور گفتگو اصل بحث سے دور ہوگئی مثلاً ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب نے بجائے صحیح علم کے صرف علم تسلیم کیا۔ اور بجائے دل میں انکشاف ہونے کے صرف انکشاف کا لفظ استعمال کیا۔ جس کا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ محض علم اوس مفہوم کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ غیر صحیح علم کا نام جہل ہے۔ اور انکشاف کے لفظ کی نسبت فرمایا۔ کہ یہ فعل صرف دل ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے دل کا لفظ غیر ضروری ہے۔ غرض اسی طرح سے تقریروں میں بیجا طوالت ہوئی اور اصل بحث کے جواب نظر انداز ہوتے چلے گئے یا غیر کافی دئے گئے اور اُس کیساتھ ہی اعتراضات دور از کار شامل کر لئے گئے جیسا کہ ہمنے اوپر بطور نمونہ کے دکھلایا ہے۔

مولوی صاحب نے اُن کے دعوے الہام اور اُس کی تعریف کی بناء پر اعتراض پیش کئے۔ کہ نیوگ کا مسئلہ آپ کے وید میں بالکل خلاف عقل ہے۔ جس میں ایک شوہر دار عورت باجازت اپنے شوہر کے ایک غیر شخص سے نطفہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور وہ نیوگی بچہ جائز وارث اور شریک خاندان شوہر ہوتا ہے چونکہ یہ خلاف عقل ہے۔ تو وید آپ کی تعریف کے موافق کسی طرح الہامی نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش کی شرط نمبر ۳ کی بابت کہا گیا۔ کہ رگ وید منتر ۲ کا صاف مضمون ہے۔ کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے لائق فائق گذر چکے ہیں اور الیشور کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جسوقت یہ منتر بندوں کو سنایا گیا۔ اوس سے پیشتر بہت سے بندے گذر چکے ہیں۔ پس آپ کی تعریف کے موافق وید الہامی کتاب نہیں ہوسکتی۔

شرط نمبر ۴ مستحقین الہام کی نسبت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جن لوگوں پر وید نازل ہوا۔ آپ اُن کے نام اور حالات ظاہر کیجئے تاکہ اُن کا استحقاق ثابت ہو۔ جبتک یہ ثابت نہ ہوگا۔ وید الہامی کتاب ثابت نہیں ہوسکتی۔

اس قسم کے اعتراضوں پر ماسٹر صاحب نے جوابات دئیے جو بطور نمونہ درج ہیں مثلاً نیوگ کے مسئلہ کے جواب میں متعہ کا مسئلہ پیش کیا۔ جسپر کہا گیا۔ کہ اول تو یہ مسئلہ قرآن شریف میں موجود نہیں مختلف فیہ مسلمین قرآن شریف کی آیۃ موجود ہے دوئم یہ مسئلہ اختلافی ہے سوم یہ نیوگ کی نظیر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نیوگ شوہر دار عورت کے متعلق ہے۔ اور اس لئے وہ خلاف عقل ہے اور متعہ غیر شوہر دار عورت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے پس اس کا اُس کا مقابلہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔

ابتدائے آفرینش میں الہام ہونے کی شرط پر ماسٹر صاحب نے اس ترجمہ کو تسلیم نہیں کیا جسپر مولوی صاحب نے خود اونہیں کا ترجمہ پیش کیا۔ جسکا بھی یہی مطلب تھا۔ لیکن ماسٹر صاحب نے اوس کی تاویلات کی اور کوئی شافی جواب نہیں دیا۔

مستحقین الہام کے حالات ماسٹر صاحب نے غیر ضروری بتلائے

ahmadimuslim.de

خلاصہ یہ ہے کہ آخر جلسہ تک یہ بات دیکھی گئی۔ کہ ضمنی اعتراضات اور سوالات کے جوابات کیساتھ مولوی صاحب نے اصل اعتراضات کو بار بار دہرایا۔ اور توجہ دلائی۔ لیکن سوائے طوالت بحث کے کوئی شافی جواب آخر تک نہیں ملا۔ حتیٰ کہ تعریف الہام کے وہ حصہ شرائط پر قطعی بحث کی نوبت نہ آسکی۔

اب ہم بعض وہ اعتراضات اور جوابات فریقین کے قلمبند کرتے ہیں جنہیں قریب قریب مباحثہ کے دس روز شائع ہوئے جسکا نتیجہ ناظرین خود نکال سکتے ہیں مثلاً ماسٹر صاحب کے اعتراضات حسب ذیل۔

(۱) عبادت میں بجز خدا کے کسی بندگی کا ذکر نہ آنا چاہئے جیسا کہ نماز میں حضرت محمد صاحب کا نام آتا ہے۔

جواب:۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نماز میں پرستش کے طور پر نہیں لیا جاتا بلکہ نماز میں اس کا اقرار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مثل اوروں کے بندی ہیں اور رسول بھی ہیں۔ نماز میں سراسر خدا کی وحدانیت اور معبودیت ظاہر کیجاتی ہے ابتدا الحمد سے ہے جس میں سراسر خدا کی توحید اور اپنی عبودیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح برابر رکوع اور سجود میں خدا کی تسبیح اور عظمت بیان کی جاتی ہے۔ آخر میں رسول کی عبودیت اور رسالت کے اقرار کے ساتھ ان پر رحمت کی دعا کی جاتی ہے۔ جو ایک ہادی اور محسن کیلئے شایاں ہے اور یہ احتیاط اسلام میں اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ قبل ازیں بعض امتوں نے اپنے نبیوں کو معبود قرار دے لیا۔ اور خدائی کے درجہ پر پہنچا دیا۔ جس کی زندہ مثال عیسائی اور یہودی موجود ہیں۔ اور خود ہندو اپنے بھگتوں کی مورتیں بنا کر پوجتے ہیں۔ عبادت میں یہ لازم کرنے سے کہ مسلمانوں کے نبی مثل اور بندوں کے ہیں۔ اس عمل سے خدا کی توحید اور معبودیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور نہ کبھی نبی کا درجہ عبدیت سے بڑھ سکتا ہے۔ جو غلطی اور امتوں سے سرزد ہوئی اس کا اسلام نے بڑی خوبی سے ہمیشہ کیلئے انسداد کر دیا۔ آپ کے یہاں چاروں رشیوں کو عبادت میں مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور ان سے طرح طرح کی استدعا کے لئے اشلوک موجود ہیں اور ہمارے یہاں نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کہا جاتا ہے یعنے صرف تجھی کی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن ماسٹر صاحب نے آخر تک اس سوال کو قائم رکھا۔ کہ عبادت میں بندہ کا نام نہ آنا چاہئے۔ اور یہ مردم پرستی ہے حالانکہ نماز میں رسول کی عبدیت ظاہر ہوتی ہے نہ کہ معبودیت۔

(۲) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق زمین کس طرح گواہی دے گی؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ تمام قدرتی طاقتوں کو عقل انسانی نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تاہم اس کی مثال فونوگراف موجود ہے جو بالکل بیجان شئے ہے اور اجزائے ارضی سے بنا ہوا ہے اور وہ ہماری گفتگو کل کو ہو بہو بیان کر دیتا ہے۔ پس خدا کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ کہ اوس نے اپنی طاقتیں مخفی رکھی ہوں اور ان کے ذریعہ سے تمام امور کا اظہار ہو جاوے۔ ماسٹر صاحب نے اسپر اعتراض کیا کہ فونوگراف اوسوقت تک کوئی آواز نہیں دیتا۔ جبتک کوئی اسکا چلانیوالا نہ ہو۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کا چلانے والا تو ایک ضعیف البنیان انسان ہوتا ہے اور زمین کا چلانیوالا جب کہ خدا قادر مطلق کی اعلیٰ طاقت ہو۔ تو کیونکر زمین کا گواہی دینا ممکن خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اس جواب پر ماسٹر صاحب نے یہ اعتراض جمایا۔ کہ زمین اب کیوں نہیں بولتی۔ جواب دیا گیا۔ کہ فونوگراف بھی اپنے آپ نہیں بولتا رہتا۔ جب تک کہ اس کا چلانیوالا نہ چاہے۔ اور اسکو حرکت نہ دے۔ لیکن یہ اعتراض بھی آخر تک شمار نہیں کیا گیا۔

(۳) ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ آسمان کا جبکہ وجود ہی نہیں تو اس کا پھٹنا کس طرح قابل یقین ہو سکتا ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ جو شئے آنکھ سے نظر آتی ہے اور دفت نظر سے غائب نہیں ہوتی اور اسکا عکس برابر آئینہ اور پانی میں دکھلائی دیتا ہے۔ آپ اوس کے وجود سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ اگر معدوم ہے۔ تو عکس کس چیز کا پڑتا ہے آپ اس کا معدوم ہونا دکھلائیں۔ اوسوقت اعتراض کریں آفتاب کا

ahmadimuslim.de

عدم اگر کوئی شخص دلیل سے ثابت کرے تو کون عقلمند اس بات کو مان سکتا ہے ماسٹر صاحب دلیل مشاہدہ کی کوئی تردید نہیں کر سکے۔ جب آسمان کے عدم پر کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کا وجود ظاہر ہے۔ تو اوس کا ہٹنا ممکن ہے۔ اگر اوس کا پھٹ جانا آپ خلاف عقل سمجھتے ہیں۔ تو آپ کے یہاں جو جوان اگنی اور وایو ۔شی وغیرہ زمین سے گاجر مولی کی طرح نکلیں گے۔ تو اوسوقت میں بھی دکھا دونگا۔ کہ آسمان اس طرح پھٹتا ہے بشرطیکہ آپ کے پاس موجود ہوں لیکن یہ سوال بھی آخر تک قائم رہا۔

(۳) ماسٹر صاحب نے گوشت خواری پر اعتراض فرماتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان بکری اور اور بہت نرم نرم جانور کو کھاتے ہیں۔ اور شیر و سوروں کو نہیں کھاتے۔ جو زراعت وغیرہ کو خراب کرتے ہیں اور درندہ ہیں۔ اگر ان پر بھی بہادری دکھلاتے تو مخلوق کو بھی فائدہ پہنچتا۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جیو جیو سب یکساں ہیں آریہ اوسوقت اعتراض کرنے کے مستحق ہیں۔ جب کسی جیو کی بھی وہ ہتیا نہ کریں حالانکہ پانی میں ہزارہا جیو ہیں ہوا میں بے شمار جیو ہیں۔ اور ہزارہا قسم کے جیو ہیں۔ جنکو آریہ صاحبان کھاتے پیتے اور مارتے ہیں مثلاً جب گئو ماتا کے زخم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو آپ تمہری صاحب کی خوشامد کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی دوا لگاؤ کہ ان کیڑوں کو ہم ماردیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔ کہ ایک جان کے لئے ہزارہا جانوں کا نقصان کیا جائے۔ پس آریہ صاحبان کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ اور اگر درندوں و نقصان رساں جانوروں کو بوجہ اُن کی ضرر رسانی کے مارنا اور کھانا جائز ہے اور ہم کمزوروں ہی پر بہادری دکھلاتے ہیں۔ تو اس کمی کو ہمارے بھائی آریہ صاحبوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور بڑے بہادروں میں نام لکھوائیں۔ اور اگر ہم اس کے مستحق نہیں ہیں۔ تو آپ اُن گائے کے وُدُوھ کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں۔ جو محض غریب بچھیا کے لئے قدرت نے پیدا کیا ہے۔ اوس بچھیا کی گردن مضبوط رسی سے جکڑی جاتی ہے۔ اور اسکو بیدردی سے گھسیٹا جاتا ہے۔ کہ وہ دودھ نہ پی سکے اور اسطرح نہایت بیرحمی اور ظالمانہ برتاؤ سے اوسکو اُس کے قدرتی حق سے محروم کیا جاتا ہے اور خود بال مقصود سے منہ اُٹھاتے ہیں۔ در اصل خداوند تعالی نے دنیا میں سب چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں اوسکو اختیار ہے کہ جس مصرف میں جسکو مناسب سمجھے لائے۔ اور جن چیزوں سے طبیب حاذق اوسکو منع کرے اون سے پرہیز کرے چونکہ خداوند تعالی حکیم مطلق ہے۔ اس لئے جن چیزوں سے اوس نے اپنے رسول مقبول کی معرفت ہمکو منع کیا۔ اوس میں ضرور ہماری لئے کوئی حکمت ہے۔ اور اُس سے ہمکو پرہیز لازمی ہے۔

ماسٹر صاحب نے کہا۔ کہ گوشت خواری سے عقل اور ذہن کو نقصان پہنچتا ہے۔ گوشت خوار لوگ ایجاد نہیں کر سکتے۔ جن لوگوں نے گوشت نہیں کھایا۔ دنیا میں اونھوں نے بہت ایجادیں کیں ہیں جیسے کہ افلاطون۔ سقراط۔ بقراط وغیرہ۔ اور یہی فونوگراف جسکا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا۔ ایک بھی شخص یعنی ایک بقولات خور کی ایجاد ہے۱؎۔

نوٹ۔ سقراط کا رسالہ تو خود گوشتوں کی تعریف میں موجود ہے معلوم ماسٹر صاحب نے سقراط کا نام کیوں شامل کر دیا۔ (اڈیٹر)

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ گوشت ایک غذا ہے اور ماسٹر صاحب کا یہ کہنا کسی طرح ٹھیک نہیں کہ گوشت خوروں میں قوت ایجاد نہیں ہوتی دیکھو تمام یورپ اور امریکہ عموماً گوشت خوار ہے۔ اور اُن کی تمام ایجادیں دنیا کے پیش نظر ہیں۔ اور اس بات کی زندہ شہادت ہیں۔ کہ گوشت خوری مانع ایجاد نہیں اور ویجی ٹیرین کی تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ اون کے سالانہ جلسہ میں لنڈن جیسے بڑے شہر میں صرف چھیاسی روپیہ چندہ ہوا تھا۔

پس ظاہر ہے کہ یہ تمام ایجادیں بقولات خوروں کی نہیں ہیں اور نہ تمام بقولات خور موجد ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اس کا کوئی جواب شافی نہیں دیا۔ لیکن سوال آخر تک قائم رہا۔

(۵) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ انسان ہر ایک کام صرف اپنی محدود عمر میں زیادہ سے زیادہ سو برس تک کرتا ہے۔ آپ کے

۱؎ تارکین گوشت

ahmadimuslim.de

یہاں اُس کی سزا میں دوزخ کے اندر ہمیشہ کے لئے رہیگا۔ یہ کیا انصاف ہے۔ زیادہ سے زیادہ سو(۱۰۰) برس تک سزا کا مستحق ہو سکتا ہے۔

مولوی صاحب نے جواب دیا۔ اگر تم نے دنیا میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص واتما نیک عمل کرتا ہے۔ وہ پھر تناسخ کے چکر میں نہیں آتی یعنے ہمیشہ کیلئے مکتی ہو جاتی ہے۔ اس کے کیا معنی کہ اوس نے اپنی محدود عمر تک نیک کام کئے۔ اور ابدالاباد تک نجات اور آرام دیا گیا کیا آپ کے نزدیک اُن مجرموں، کو جو فرض کیجئے۔ زنا یا اغلام یا قتل کے مرتکب ہوتے ہیں اور اون کا یہ فعل چند منٹ کے لئے محدود ہوتا ہے۔ اون کو اسی قدر منٹ تک قید خانہ میں رکھنا چاہئے مثلاً گورنمنٹ انگریزی یا اور گورنمنٹیں دس دس برس اور دائم الحبس کی سزائیں ایسے جرموں میں دیتی ہیں۔ یہ سراسر ناانصافی اور بیوقوفی پر مبنی ہے۔ کیا ایک شخص جس نے دس یا پانچ منٹ زنا کا جرم سرزد ہوا۔ اوس کو دس منٹ سے زیادہ سزا دینا جبر و تعدی ہے۔ اگر یہی آپ کا انصاف اور عقل ہے۔ تو کیا کہنے ہیں۔ اور کیا اچھا اعتراض ہے جسے کوئی بھی آپکے سوائے ایک منٹ کیلئے تسلیم نہیں کر سکتا۔

(۶) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ آپکے یہاں جزائے اعمال نیک جنت ہے۔ اور جنت کی یہ حقیقت ہے کہ جس میں تمام نفسانی خواہشات کے اسباب مہیا ہیں۔ ایک ایک جنتی کے لئے ستر ستر حوریں ہونگی تو ایک ایک حور کیلئے ستر ستر آدمی ہونے چاہئیں پینے کیلئے شراب ہوگی۔ حالانکہ دنیا میں شراب حرام ہے۔ یہاں کا خدا اور یا اور ہو اور وہاں کا اور ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ہمارے یہاں خدا سے وصل ہو جانا نیک اعمال کا بدلہ ہے۔ جو روحانی خوشی کا باعث ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ ستر حوروں کا ثبوت قرآن شریف سے دیجئے۔ کیونکہ اس وقت مقابلہ وید اور قرآن مجید سے ہے اور ہمارے یہاں سب سے بڑی نعمت جسکا کلام مجید میں ذکر آیا ہے۔ جو جنتیوں کو دی جاوے گی وہ اللہ جلشانہ کی رضا مندی ہے۔ جو محض روح ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور وصل سے کہیں بڑھ کر ہے پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ محض نفسانی خواہشیں پورا کرنیکا نام ہمارے یہاں نجات ہے۔ بہشت میں اون لذتوں کا ہونا اس لئے ہے کہ دنیا میں نیک اعمال میں جو تعلق جسم اور روح میں رہا ہو وہ اون کو راحت و شادمانی کے جو ذریعہ ہیں۔ وہاں کے آرام و خوشی میں بھی اس تعلق کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ رضوان الٰہی تو محض روح کے لئے ہے۔ باقی نعمائے جنت جنکو ماسٹر صاحب نے نفسانی خواہشوں سے تعبیر فرمایا ہے۔ جسم کے لئے ہیں۔ کیونکہ جسم کا کیا قصور ہے۔ کہ وہ نعمائے جنت سے محروم رکھا جائے۔

اور شراب جنت۔ وہ شراب نہیں ہے جو ماسٹر صاحب سمجھے ہیں۔ شراب عربی لفظ ہے۔ عرب میں ہر پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور کلام مجید میں وہاں کی شراب کی تعریف کر دی ہے (لا فیہا لغو الخ) یعنے نہ اس میں کوئی نشہ ہوگا۔ نہ اس کے پینے والے متوالے ہوں گے۔ پس شراب جس وجہ سے حرام ہے۔ جب وہ وجہ نہ رہی۔ اسلئے وہ حرام بھی نہ رہی

البتہ آپ کے یہاں نیک اعمال کی جزا بذریعہ تناسخ دنیا کی عیش و آرام اور نفسانی خواہشات کا پورا ہونا اور دولت مندی ہے آپ کے عقیدہ میں البتہ لکھنؤ اور بنارس کی رنڈیوں کی روحوں کو پچھلے جنم کے اعمال صالحہ کی یہ جزا ملی ہے کہ جسکے باعث وہ ریشمی لباس اور زیور و جواہرات سے آراستہ ہو کر دھن کما کر دیتی ہیں اپنے عشاق کو گرویدہ کرتی ہیں اور رات دن عیش و نشاط میں بسر کرتی ہیں۔ کیا اعمال صالحہ کا یہی پھل ہونا چاہئے۔ کہ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

ماسٹر صاحب نے تناسخ سے گریز کرکے یوں فرمایا۔ کہ واہ مولوی صاحب لکھنؤ کی رنڈیوں کی آپنے بہت اچھی نظیر دی۔ جو آپکے بہشت کے سامانوں میں سے ہے۔ اور اس جواب کے بھروسہ پر بھی اپنا اعتراض آخر تک قائم رکھا۔

(۷) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ بنی نوع انسان میں عورتوں اور مردوں کے حقوق برابر ہونے چاہئیں۔ دونوں کو برابر آزادی دی جائے اس کے کیا معنے ہیں۔ کہ مرد تو آزادانہ طور سے اپنی زندگی بسر کریں۔ اور کھلم کھلا سب جگہ پھریں۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مہم تبت میں پانچہزار فوج شامل ہے - ڈیڑھ ہزار فوج لاسہ پر پیشقدمی کرے گی -

مہم تبت کو محاصرے کے روز آگے بڑھنا تھا - جنرل میکڈانلڈ خود کمان پر ہیں -

تبتی سخت مقابلے پر تھے - چٹان کو سرنگ سے اڑا دیا - اسپر بھی تبتی خوف زدہ نہ تھے -

بندرگاہ کراچی کے مال گدام کو وسعت دینے کی تجویز درپیش ہے -

گورنمنٹ ہند ستمبر آئندہ میں ایک تجارتی مشن ایران کو بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے -

رنگون میں ایک مس نے جو ہوٹل میں مقیم تھی چھت میں رسا لٹکا کر خودکشی کرلی -

بڑودہ کے جینیوں کی درخواست پر گائیکواڑ بڑودہ نے ان اشیاء کا محصول معاف کر دیا ہے - جو آئندہ جین کانفرنس کے لئے بیرونجات سے شہر میں لائی جائے گی -

امسال بنگلور میں بھی طاعون کے پھیل جانیکا اندیشہ ہے چنانچہ ایک کیس اوٹکمنڈ میں اور دو الیجور میں ہوئے ہیں -

سناتن دہرم سبہا لاہور کا پندرہواں سالانہ جلسہ ۲۴ جون سے شروع ہو کر ۲۷ تک ہوتا رہا - آریہ سماجیو! کہاں ہو؟

امیر صاحب کابل نے افغانستان اور ترکستان کے ملحقہ حفاظتی قلعوں کو مضبوط کرنیکا ارادہ کیا ہے -

عدن کو طاعون سے آزاد قرار دیا گیا ہے -

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے - کہ ۲۷ جون کی خونریز لڑائی کے بعد افواج تلوکشن نے ایک بہت بڑی روسی فوج کو شکست دے کر درہ فنشولنگ پر قبضہ کرلیا ہے -

سینٹ پیٹرزبرگ میں یقین کیا جاتا ہے - کہ تشیاؤ کے نواح میں جنگ اٹل ہے - جہاں روسی فوجیں مقابلے کے لئے جمع ہیں -

مسٹر راجچندر آئر چیف جج میسور ہائیکورٹ نے سنسکرت زبان کی ترقی تعلیم اور کتب خانہ کے لئے دو لاکھ روپیہ دیا ہے (عربی کے شائقینو! سنتے ہو؟)

کوہاٹ میں گورنمنٹ ایک قطعہ زمین اس غرض سے لینے والی ہے - کہ سرحدی قبائل کے بزرگوں کے واسطے ایک پولیٹیکل سرائے بنائی جاوے -

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ برابر ہوتا رہا -

سالگرہ ملک معظم کی مبارک تقریب پر مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کو شمس العلماء کا خطاب ملا -

سلطان المعظم نے ایک فرمان کے ذریعہ آرمینین عورتوں کو سرخ کپڑے پہننے کی ممانعت کی ہے - کیونکہ ان کے ملک کے ضلع ساسون میں یہ خونریزی کی علامت سمجھی جاتی ہے -

فورمن کرسچن کالج لاہور کے نیوٹن ہال میں مسلمانوں کے بورڈنگ کے پاس ایک مسجد بنانے کی تجویز ہے - اس کے لئے بعض نیک دل نوجوان بڑی سرگرمی سے چندہ جمع کر رہے ہیں (نمازی بھی چندہ سے لائیں گے یا خود تکلیف گوارا کریں گے؟)

ریاست پالمپور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپیہ انعام مقرر ہوا ہے - اس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (کیوں؟ غمزدہ عشق)

جمعہ گذشتہ کو مری کے ایک ہوٹل میں کوئی شخص جو بمبئی تاجر و سیاح معلوم ہوا - رات بھر خوب مےنوشی کرتا رہا - اور نشہ میں بالکل مدہوش ہو گیا - تو استرہ سے اپنا گلا کاٹ لیا - خون کی ندی سی بہنے لگی - لوگوں کو پتہ لگا - ڈاکٹر اور ہوٹل کا مینجر گئے تو اسے تڑپتا پایا - گو اتوار تک زندہ اور ہوش میں تھا لیکن ڈاکٹر نے کہدیا ہے کہ بچیگا نہیں - (مےنوشو! سنتے ہو؟)

امیر صاحب کا خیال ہے کہ ایک قلعہ بند چھاونی کوہ ہندو کش میں بنائیں اور ایک قندہار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں - ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں -

ahmadimuslim.de

شریف مکہ نے صاحبزادہ کو دولت ایران سے تمغہ شیر و خورشید ملا ہے۔ اور باب عالی نے وقت ضرورت اسکے استعمال کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ (ایرانی حاجیوں کی خاطر کی ہوگی)

حکومت عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ جملہ معلمین کی تنخواہیں اضافہ کیا جاوے اور تنخواہ کی شرح فی گھنٹہ مقرر کی جائے (کیا فائدہ؟)

مشہد میں پچھلے مہینہ بڑی بہاری اور عجیب ژالہ باری ہوئی جو صرف پندرہ منٹ رہی۔ لیکن اُس سے شہر کے درخت ہائے میوہ جات کا نقصان عظیم ہوا۔ میووں کا قریباً ۳/۴ حصہ بالکل تباہ ہو گیا۔ خربوزہ اور خشخاش کو سخت ضرر پہنچا۔ بعض اولے چھوٹی نارنگی کے برابر تھے۔ اور ان کا وزن ۳/۴-۲ اونس تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ ان اولوں میں سوا سوا تولہ وزن کے کنکر بھی تھے۔

نینی تال کی چھاؤنی روہیلکھنڈ سے اودھ میں منتقل کر دی گئی ہے جس سے بریلی کا نقصان اور لکھنؤ کا فائدہ ہوگا۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ جون کی طاعونی رپورٹ سے اس عبارت میں نمایاں کمی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ کل ہندوستان میں صرف ۲۰۷۶۳ موتیں ہوئیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کے ۵۹۲۹ اموات کم ہیں۔ تفصیل پنجاب ۱۸۲۵۔ اضلاع بمبئی ۲۳۳۴۔ ریاست میسور ۲۶۱۴۔ ضلاع بنگال ۲۴۔ صوبجات متحدہ ۴۰۔ اور کشمیر میں صرف ۸ کیا

آجکل مینا کے باشندے مرزا صاحب قادیانی سے بیعت حاصل کر لیتے ہیں؟ اگر نہیں تو کمی کیوں ہوئی؟ اسکا جواب قادیانی دینگے؟

پورٹ آرتھر کے بندگاہ کے باہر ۲۳ جون گذشتہ کو جمعرات کے دن روسی اور جاپانی جنگی جہازوں کے بیڑوں میں ایک اور بحری لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں روسیوں کو شکست ہوئی اور ان کے چار جنگی جہازوں کا نقصان ہوا۔

جاپانیوں نے روسیوں کا ایک اول درجہ کا جہاز پرسویٹ کی قسم کا بیکار کر کے غرق کر دیا۔ اور ۳ جنگی جہاز اور جنمیں سے ایک تو اول درجہ کا جہاز سیواسٹوپول کی قسم کا تھا اور ایک دوسرا کروزر تھا۔ بیکار کر دئے۔

مرزا قادیانی کے مقدمہ گورداسپور کی تاریخ ۹ جولائی مقرر ہوئی ہے

مجرب ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں پوری ہیں جو انی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دفعہ میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان رقت انزال رقت سلسل البول تقطیر البول لقوہ اور رعشہ وغیرہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں عمہ

روح دافع بخارات نوبتی تجہ و جوتہیہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تجہ و جوتہیہ وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عمہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے شل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی قیمت شیشی ایک اونس مہ دو اونس عہ

جوہر مصفّی خون فی شیشی خورد عمہ کلاں للعہ فساد ات خون تر و خشک خارش خنازیر بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتی ایام امراض وبائیہ میں اس کا استعمال کرنا ضروری ہے:۔

بال اڑانیکا تیل پانچ منٹ میں میدان صفاچٹ شیشی خورد ۳ شیشی کلاں

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینجر کارخانہ ادویا انگریزی۔

حسب الارشاد مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSA

لہ الحمد

اہلحدیث

جلد ۱ — نمبر ۵۳

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ کا عالیہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے — ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری

آریہ و اہل اسلام کا مناظرہ بمقام نگینہ

گذشتہ سے پیوستہ

(۲۸) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ جو آیتیں آپ نے کلام مجید کی پڑہی ہیں ان سے اور نیز اور آیات سے والدین ہمسایہ وغیرہ کے حقوق کا لحاظ پاس رکھنا نکلتا ہے۔ لیکن کسی جگہ کلام مجید سے اوستاد کے حقوق ثابت نہیں ہوتے۔ حالانکہ ہمارے وید میں اوستاد کے حقوق ادا کرنے کی ہدایت ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اوستاد کے حقوق کا ذکر کلام مجید میں موجود ہے اور آیہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اس منشاء کو کافی طور پر ظاہر کر رہی ہے۔ کیونکہ علم کا سکھلانا بہت بڑا احسان ہے

لہٰذا اس احسان کے لئے ہمارا قرآن صاف لفظوں ہدایت کر رہا ہے۔ نہ صرف ایک علم کے سکھلانے کا احسان بلکہ یہ ایسی جامع و مانع آیہ شریفہ ہے۔ کہ جس میں تمام احسانات کے حقوق کا اظہار ہوتا ہے۔

(۹) ماسٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ آپ کے یہاں خدا کا توبہ قبول کر لینا بے انصافی پر مبنی ہے۔ انسان جو چاہے گناہ کرتا رہے اور توبہ کر لے معاف ہے۔

مولوی صاحب نے کلام مجید کی آیات سنائیں اور اُن کی تفسیر فرمائی۔ کہ قرآن شریف کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ توبہ کے بھروسہ پر جس قدر چاہے گناہ کئے جائے بلکہ ایسی توبہ قبول نہ ہونے کا فلاں فلاں ثبوت ہے۔ البتہ خداوند جل شانہ احکم الحاکمین اور قادر علی الاطلاق ہے۔ جہاں اُس میں اور صفات ہیں۔ وہاں وہ رحیم و کریم بھی ہے اور وہ مجبور و معذور نہیں ہے اور مختار کل ہے کیسے نقصان کی بات ہوتی اگر ایسا نہ ہوتا۔ ہم لوگ جو انسان ضعیف البنیان ہیں اپنے کسی ملازم یا تابعدار سے کوئی ناگہانی خطا سرزد ہو جاوے۔ اور وہ اپنے قصور کا اعتراف کرے۔ تو اوس پر رحم آجاتا ہے اور اوسکو معاف کر دیا جاتا ہے گو کیسا ہی ہمارا نقصان اُس نے کیا ہو۔ اس سے کوئی نا انصافی لازم نہیں آتی ہے اور خدا جو ہر طرح مالک اور خالق ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ضرور قصور سرزد ہو جاتے ہیں وہ ایسا بے رحم اور سنگدل ہو۔ کہ اُس کے سامنے کتنا ہی گڑگڑایا جاوے رحم کی التجا کی جائے اور اپنے عجز و قصور کا اظہار کیا جاوے۔ وہ عفو نہ کر سکے۔ عفو ایک اعلیٰ صفت ہے۔ اس سے محروم رہنا ایسی اعلیٰ ذات کیلئے عقل کے خلاف ہے بیشک ہمارا خدا تو رحیم و کریم ہے۔ آپکا خدا ایسا ہوگا جس میں مطلق رحم نہ ہو اور رحم نہ کرنے پر مجبور ہو۔ ہمارے یہاں حقوق عباد کے گناہ ضرور قابل بازپرس ہوں گے۔ دانت توڑنے کی مثال یہاں صادق نہیں آسکتی۔

(۱۰) ماسٹر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا۔ کہ ۹ برس کی لڑکی سے نکاح کیا۔ اور ہمبستر ہوئے۔ کیونکہ یہاں ہندوستان میں قانونی جرم ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ ماسٹر صاحب کی ناواقفیت ہے۔ اگر واقف ہوتے۔ تو ایسا سوال نہ کرتے۔ وہ عرب کی آب و ہوا سے ہر ملک کی آب و ہوا اور اُس کا اثر جدا ہے اسی پر بلوغ اور قویٰ کا ضعیف و قوی ہونا منحصر ہے۔ کابلیوں کی مثال سب کے سامنے موجود ہے۔ لڑکیاں یہاں جگہ اپنے ہم عمر لڑکوں سے پہلے بالغ ہو جاتی ہیں۔ عرب میں ۹ سال کی لڑکیاں عموماً بالغ ہو جاتی ہیں:۔

نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے۔ ماسٹر صاحب نے تمام ہندوستان بھر کی اُس ہندوانہ مخالفت سے تجاہل عارفانہ کیا جبکہ تعزیرات ہند کی اس دفعہ کی جسکی طرف ماسٹر صاحب نے اشارہ کیا ہو۔ ترمیم ہوتی تھی اور عمر رضامندی و ہمبستری شوہر زن پہ گورنمنٹ کے خلاف اس درجہ شور و غوغا مچا تھا۔ کہ تمام ہندوستان اُس سے گونج اٹھا تھا۔ اور اہل ہنود کے تمام تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ تمام اشخاص اور اہل ہنود کی تمام سبھائیں اور انجمنیں اور اخبارات نے زمین آسمان ایک کر ڈالا تھا۔ اور ولایت تک اُس کی مخالفت کی تھی اور گورنمنٹ کا ایسا کرنا مذہبی دست اندازی قرار دیا جاتا تھا اب سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جو امر کل مذہب ہنود کے موافق تھا وہ قانون انگریزی میں داخل ہونے سے اُس کے خلاف ہو گیا۔ اور مذہبی بحث میں قانونی استدلال سے کام لیا گیا۔

(۱۱) ماسٹر صاحب اور بہی اعتراضات قرآن شریف میں احکام متضادہ ہونے اور **استبدال زوج مکان زوج** جسکو ماسٹر صاحب نے تبادلۂ ازدواج سے تعبیر کر رکھا تھا۔ اور ایسے ہی بہت سے اعتراضات جنکا سمجھنا عربی لٹریچر کی واقفیت پر مبنی تھا پیش کرتے رہے۔

مولوی صاحب نے ان سب باتوں کے جواب بڑی خوبی اور وضاحت سے دئے۔ مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ عربی سمجھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس میں آپکو جو عرب اور عربی لغت پہ حاوی کی پابندی کرنا پڑے گی اور متکلم کے خلاف مقصود معنی بیان کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپکے سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ شخص بہت ضدی اگر

ahmadimuslim.de

جو متکلم کے خلاف مطلب بیان کرتا ہے - پس ان آیات کے یہ معنے اور مطالب ہیں - جنکو ہمارے مفسروں نے بیان کیا ہے - اور یہی آپ کو تسلیم کرنے چاہئیں اور اس صورت میں آپکا کوئی اعتراض قایم نہیں رہ سکتا - اور اگر آپ اپنی طرف سے مطلب پیدا کرینگے تو آپ کے سوائے جی آپکو مندی تبلائیں گے میں تو آپکو کچھ نہیں کہتا - چنانچہ لفظ ختم کا قرآن شریف میں جہاں جہاں استعمال ہوا ہے - اور اس اصطلاح سے جو معنی نکلتے ہیں - مولوی صاحب نے اس کا مشرح بیان کیا - جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ان معنوں سے قرآن شریف پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا - اسی طرح استبدال زوج مکان زوج میں لفظ مکان کے معنے سمجھائے کہ مکان کے لفظ سے طلاق مراد ہے اور دوسری آیۃ شریفہ سے اوسکو ربط دیا - اور فرمایا - کہ جب تم ایک عورت کو طلاق دیکر دوسری عورت کیساتھ نکاح کرو - تو مطلقہ عورت کو جو سامان از قسم زیور وغیرہ دیا گیا ہے وہ واپس مت لو - اور کہا - کہ عربی لٹریچر سے ناواقفیت کے باعث اس قسم کے اعتراض فرماتے ہیں - مگر ماسٹر صاحب آخر تک اپنی ہٹ پر قایم رہے -

(نوٹ) ہمنے ماسٹر صاحب کے بڑے بڑے اعتراضات اور مولوی صاحب کے جوابات کا خلاصہ ناظرین کے سامنے پیش کیا اب ناظرین خود فیصلہ کرلیں - کہ آیا یہ اعتراضات اصل بحث سے کسقدر متعلق ہیں -

اب ہم مولوی صاحب کے بعض اعتراضات کا خلاصہ درج کرتے ہیں - جو ابتدا بحث سے پیدا ہوئے - اور آخر تک اون کے جوابوں کے لئے اصرار رہا -

(۱) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کی بیان کی ہوئی تعریف الہام پر جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اول ہی یہ اعتراض کیا - کہ وید خود آپ ہی کی بیان کی ہوئی تعریف کے مطابق الہامی نہیں ہو سکتا آپ کو چاہئے - کہ وید کو اس سے کامل طور سے مطابقت کرکے دکھلائیں -

ماسٹر صاحب نے فرمایا - کہ جب تک ابتدائی تعریف نہ ہو جائے تب تک ثبوت دینا قبل از وقت ہے - اس کے بعد ماسٹر صاحب اس دن تک اس پہلو پر نہیں آئے کہ وہ اپنے دعوے کو ثابت کریں -

(۲) مولوی صاحب نے اپنی پہلی ہی تقریر میں تعریف بیان کردہ ماسٹر صاحب کے ثبوت کے لئے یہ سوال کیا - کہ اس تعریف کو وید سے ثابت کیجئے - یا یہ صاف صاف کہئے - کہ یہ تعریف وید میں نہیں ہے - ورنہ عقلی دلایل سے ثابت کیجئے - ماسٹر صاحب نے آخر تک اس کو ثابت نہیں کیا -

(۳) مولوی صاحب نے فرمایا - کہ آپ نے جو اپنی تعریف الہام میں الہام کو مطابق عقل ہونے کی شرط سے مشروط کیا ہے - اور نیوگ کا مسئلہ یعنے ایک شوہردار عورت کا اپنے خاوند کی اجازت سے غیر شخص سے نطفہ حاصل کرنا - اور اس سے جو بچہ پیدا ہو اوس کا شوہر کے خاندان میں شامل کرنا اور وارث جائز قرار پانا جو وید سے ثابت ہے - کسی طرح مطابق عقل نہیں ہو سکتا -

ماسٹر صاحب نے اس کے جواب میں فرما دیا - کہ آپ کے یہاں متعہ ہے مولوی صاحب نے جواب دیا - کہ متعہ کلام مجید سے ثابت نہیں اور دو آیات قرآت فرمائیں - جن سے اس مسئلہ کی تردید ہوتی ہے اور فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے - اس پر حجت نہیں ہو سکتی - تیسرے متعہ غیر شوہردار اور آزاد عورت سے متعلق ہے اور نیوگ شوہردار عورت سے تعلق رکھتا ہے - پس متعہ اور نیوگ میں زمین و آسمان کا فرق ہے سوال از آسماں جواب از ریسماں -

ماسٹر صاحب نے اس پر بحث کی - کہ بیج اور معاہدہ سے ملکر نیوگی بچہ وارث جائز ہو سکتا ہے -

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ بیج یعنے نطفہ یا خون حیض تو مادہ بن سکتا ہے - لیکن معاہدہ کیا چیز ہے یہ تو صرف ایک اقرار کا نام ہے - اس سے بچہ کا کونسا عضو بنتا ہے - باقی رہے تعلقات کی دو قسمیں ہیں - ایک خدا کا کیا ہوا تعلق جیسا باپ بیٹے بھائی بھائی کا تعلق - جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا - دوم انسان کے کئے ہوئے تعلقات جیسے میاں بیوی کا تعلق

ahmadimuslim.de

یہ مصنوعی تعلقات ٹوٹ سکتے ہیں۔ اور اُن کو قدرتی تعلقات کی مثل سمجھنا خدا اور پرمیشور کی سخت بے ادبی ہے۔ اسی لئے ہنود ہم میں عورت ورثہ نہیں پاتی۔ شوہر کا معاہدہ نہ اوس شخص سے ہے۔ جس سے نطفہ حاصل کیا گیا۔ نہ اوس بچہ سے شوہر کے نطفہ کا تعلق ہے۔ پس یہ کسی مصنوعی یا قدرتی تعلق میں نہیں آسکتا۔ اس لئے نہ نسل میں شریک ہو سکتا ہے نہ وارث قرار پا سکتا ہے
اسپر ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ کے یہاں بھی تو کسی بیوہ عورت یا بیاہی جسکے ساتھ بچہ ہو۔ نکاح کر لیا جاتا ہے۔ تو اوس بچہ کی غور و پرداخت کرتے ہیں۔
مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ نسل میں شریک نہیں ہوسکتا۔ نہ وارث بن سکتا ہے۔ اس کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ قرآن شریف کی ہدایت کے موافق۔ جس نے ہمکو بتلایا ہے۔ کہ یتیموں بے کسوں ضعیفوں کی مدد کرنی چاہیے۔
(۱۴) مولوی صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ آپکے بیان کردہ تعریف کی اس شرط کے موافق کہ الہام ابتدائے آفرینش میں ہوتا ہے وید الہامی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ رگ وید منتر کا صاف مضمون ہے۔ کہ اسی طرح صاحب علم قدیم کے دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے لایق فائق گذر چکے ہیں سائیور کے حکم کی تعمیل کر چکے ہیں تم بھی عمل کرو۔ اس منتر کا ترجمہ صاف بتلاتا ہے۔ کہ جب یہ منتر الہامیہ کے بندوں کو سنایا گیا۔ تو اوس سے پہلے بھی اور ایسے بندے گذر چکے تھے۔ جس کی تعریف اس منتر میں ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ وید ابتدائے آفرینش میں نازل نہیں ہوا۔ اور اس لئے وہ الہامی نہیں ہے۔ اسی طرح یہ مذکور ہے۔ کہ تم رؤیں تن فولاد بازو ہو تمنے پہلے بھی دنیا کو جیتا ہے۔ پس یہ ثابت ہو گیا۔ کہ وید الہامی نہیں۔ یا شروع دنیا میں الہام کا ہونا ضروری ہے۔
ماسٹر صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ رگ وید پہلے گئے قرآن شریف پر کیوں نہ چلے گئے۔ اور فرمایا۔ کہ منتر ۲ کا حکم اُن لوگوں کے لئے ہے۔ جو آئندہ ہوں گے۔
مولوی صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ منتر کے الفاظ میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کچھ لوگ پہلے گذر چکے ہیں۔ نہ وید میں اُن لوگوں کے اعمال کی تصریح ہے۔ جنکی پیروی کے واسطے ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ سوال آخر تک قایم رہا۔
(۱۵) مولوی صاحب نے اعتراض کیا کہ جب آپ فرماتے ہیں کہ وید مکمل کلام الٰہی ہے۔ تو آپ اپنے مسئلہ تناسخ کا وید سے اس طرح ثبوت دیجئے۔ کہ جس سے یہ صاف معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں عمل کرنے سے فلاں فلاں جون بدل جاتی ہے اور عبادات کی تفصیل وید سے دکھلایئے تاکہ بموجب آپ کی تعریف کے وید کا مکمل ہونا ثابت ہو۔ اور ساتھ ہی مولوی صاحب نے قرآن شریف کی بہت سی آیات متعلق تفصیل عبادات قرأت فرمائیں۔
ماسٹر صاحب نے اس کے جواب میں کچھ منتر پڑھے جن کا مطلب صرف یہی تھا۔ کہ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ لیکن صاف صاف یہ بیان نہ تھا۔ کہ کون سے عمل سے کون سا جون بدل جائے گا۔
ماسٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا۔ کہ بیشک آپ کی لسٹ بڑی ہے۔ ہمارے یہاں بھی منتر ہیں۔ دو تین منتر ماسٹر صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ لیکن اُن منتروں میں ایسی تفصیل نہ تھی۔ لہٰذا اعتراض آخر تک قایم رکھا۔
(۱۶) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کے اس بیان پر کہ قرآن مجید کی تعلیم سے وید کی تعلیم بدرجہا افضل ہے فرمایا۔ کہ وید سے وحدانیت کا ثبوت دیجئے۔ ماسٹر صاحب نے چند منتر پڑھے جس سے خدا کی وحدانیت نکلتی تھی۔ لیکن مولوی صاحب نے دیگر آیات وحدانیت کے ساتھ کلام مجید کی یہ آیہ پڑھی۔

لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا

اور فرمایا۔ کہ اس قسم کا ثبوت وحدانیت وید میں کہاں ہے بتلاؤ جو مع دلیل کے ہو۔ اور اس کا جواب دیجئے۔ کہ جب مادہ و روح میں صفت قدامت ملتی ہی ہے۔ جیسی پرمیشور میں۔ تو شرک لازم آیا۔ اور وحدانیت باقی نہ رہی۔ کیونکہ پرمیشور جن صفات سے متصف ہے۔ وہ صفات کسی دوسرے میں نہ ہونی چاہئیں
یہ سوال آخر تک قایم رہا۔

ahmadimuslim.de

(۷) مولوی صاحب نے اعتراض کیا جب الہام بقول آپ کے بندوں پر ہدایت اور تعلیم کے لئے نازل ہوتا ہے اور وید الہامی ہے تو فرض کیجئے کہ دو سو برس تک سب لوگ وید پر عمل کریں - تو آپ کے مسئلہ تناسخ کی رو سے دنیا کی یہ صورت ہو گی - کہ ایکدن تمام روحیں انسانی قالب میں ہوں گی نہ دودھ کے لئے گائے ملے گی نہ سواری کیلئے گھوڑا - نہ شکاری کو کتا نہ ہل جوتنے کو بیل - نہ شہد کو مکھی باقی رہے گی - اور چونکہ سب انسان ایک رتبہ اور حیثیت کے ہو گئے - تو کوئی حرفہ اور پیشہ اور احتیاج و استمداد باقی نہ رہے گی - تمام انسانی حوائج میں خلل واقع ہو گا - اور کاروبار دنیا کے معطل اور نظام عالم درہم و برہم ہو جائے گا - اور ایک بہت بڑی خرابی لاحق ہو گی - اور اس تمام خرابی کا باعث وید کی تعلیم اور اس پر عمل کرنا قرار پائے گا - حالانکہ الہامی تعلیم کسی خرابی کا موجب نہیں ہونی چاہئے - پس وید الہامی کسی طرح نہیں کہا جا سکتا - ماسٹر صاحب نے جواب دیا - کہ یہ عجیب بات ہے - کہ مولوی صاحب جو چاہیں فرض کر لیں - ہم فرض کرتے ہیں - کہ وید پر ۲۰۰ برس تک کوئی عمل ہی نہ کرے - تب مولوی صاحب کی فرضی بات قائم نہیں رہ سکتی - اس پر مولوی صاحب نے فرمایا - کہ ہمارا فرض تو اس کے منشاء و غرض کے موافق تھا - کیونکہ الہام عمل ہی کے لئے ہوتا ہے لیکن ماسٹر صاحب اس کو عمل کے لئے نہیں بتلاتے - اور فرض کرتے ہیں - کہ دو سو برس تک کسی نے عمل نہ کیا - تو اعتراض رہا - میں کہتا ہوں - کہ اس حالت میں بھی میرا اعتراض بدستور قائم ہے - آپ کے فرض کے موافق ہی اگر دو سو برس تک کسی نے وید پر عمل نہ کیا - تو تمام انسان کتے - بلی - گدھے - سور بیل گائے وغیرہ وغیرہ بن جائیں گے - اور نوع انسان جس کے لئے وید نازل ہوا تھا - عالم سے مفقود ہو جائے گی - خدا کی غرض و منشاء فوت ہو جائے گی - اور اس طرح بھی نظام عالم خراب ہو جائے گا - اور ان سب خرابیوں کا باعث وید کا نزول ہو گا -

(۸) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ روح کیا ہے اور یہ بیان فرما کر کہ ہمارے یہاں روح مخلوق الٰہی ہے … - اور اوس پر عبادت واجب ہے اعتراض کیا - کہ آپ کے یہاں روح اور مادہ انادی یعنی پرمیشور کی طرح قدیم ہے جیسا کہ پرمیشور - اور تمام جاندار ہستی روح اور مادہ سے ہی بنی ہے - اور پرمیشور نے ایک مال لاوارث سمجھکر اُن پر بلا کسی استحقاق کے قبضہ کر رکھا ہے - تو اس صورت میں پرمیشور ظالم اور غاصب قرار پاتا ہے - کہ ناحق ناروا روح کو پکڑ کر مادہ کے پنجرے میں ڈالدیا - دوسرے مادہ اور روح پر کوئی فرض عائد نہیں ہوتا - کہ پرمیشور کی عبادت کرے جبکہ وہ انکا خالق نہیں ہے - اگر تمام روحیں جمع ہو کر پرمیشور کے مقابلے میں نیشنیل کانگرس کریں - اور اپنی آزادی کا رزولیوشن پاس کر کے پرمیشور سے کہیں - کہ تیری عبادت اور فرمانبرداری ہم پر واجب نہیں ہے - تو پرمیشور اس کا کچھ جواب نہیں دے سکتا اور پرمیشور کو کوئی چیز باقی نہیں رہ سکتا - اور نہ کوئی چیز بنا سکتا ہے - پس آپ کی تعلیم وید کے موافق پرمیشور کی اتنی ہستی ہے ماسٹر صاحب نے جواب یوں فرمایا - کہ نیشنل کانگرس عجیب خیال ہے یہ قرآنی تعلیم کے علاوہ ہو گی - یہ تدبیر کہاں آ گئیں اور پنجرا کہاں سے - الختصر یہ اعتراض آخر تک قائم

(۹) مولوی صاحب نے ماسٹر صاحب کی عبادت کی کثرت کے متعلق اعتراض کیا - کہ آپ کے یہاں جو ہون عبادت میں شامل ہے - اوس میں فلاں فلاں اشیا کم از کم اتنے وزن کی درکار ہیں - جن کی قیمت ۲ ... ہوتی ہے - یہ ایک روزانہ ٹیکس ہے جو ہر فرد بشر پر … روپے ماہوار کے حساب سے عائد ہوتا ہے - دنیا میں کثرت سے کم آمدنی والے لوگ ہیں - جن کی آمدنی فرض کرو پانچ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں - پھر ان کے ساتھ بال بچے اور ہر قسم کی ضروریات انسانی ہیں - اس حساب سے انسانوں کی کثیر آبادی عبادت کرنے سے ہمیشہ مجبور رہے گی - کیونکہ اگر وہ اپنی تمام آمدنی ہون کی نذر کر دیں - تو بھوکے مر جائیں گے اور تمام خاندان کی طرف سے تو ایسے قلیل المعاش انسان کبھی بھی عبادت کا فرض ادا نہیں کر سکتے - غرض آپ کے وید نے ایسی عبادت تجویز کی - جو ناممکن العمل

ahmadimuslim.de

ہے - اور یہ پرمیشور کی عقل سے بعید ہے۔ بخلاف اسکے ہمارے یہاں غریب سے غریب بھی خدا کی بندگی کر سکتا ہے -

ماسٹر صاحب نے جواب دیا - کہ مولوی صاحب نے جو قیمت ہون کی تجویز کی ہے - وہ اس زمانہ کے نرخوں کے موافق گراں ہو گئی ہے - لیکن پیشتر ایسی نہ تھی جیسے گھی اور گوشت کی قیمت بڑھ گئی - آپکو بھی چاہئے - کہ گوشت کھانا چھوڑ دیں

مولوی صاحب نے فرمایا - کہ ہمارے یہاں گوشت کا کھانا فرض نہیں - لیکن ہون آپکے یہاں فرض ہے - اگر اب قیمت بڑھ گئی ہے - تو کیا قیمت بڑھ جانے سے ہون اب فرض نہ رہا - اور وید کے احکام پہلے ہی زمانہ کے لیے تھے اگر الہام کسی خاص زمانہ کے لئے ہو - تو آپ کے قول کے موافق وید الہام نہیں ہو سکتا -

ماسٹر صاحب نے فرمایا - کہ ہم ہون کا مصالحہ کم بھی کر سکتے ہیں -

مولوی صاحب نے جواب دیا - کہ سوامی دیانند سرستی صاحب کی ستیارتھ پرکاش میں اس کی تفصیل موجود ہے - جس میں کم از کم کا لفظ ہے - اور اس کی قیمت ۱۲ سے کم نہیں ہو سکتی - اور اس میں علی قدر حیثیت زیادہ کی کوئی حد نہیں غرض یہ سوال آخر تک قائم رہا -

(۲) مولوی صاحب نے تعریف الہام کی - اس شرط پر کہ مستحق بندوں پر الہام ہوتا ہے - اعتراض کیا - کہ وید جن پر نازل ہوا - اُن کے حالات زندگی بیان کیجئے - جس سے اُن پر نزول الہام کا استحقاق ثابت ہو -

ماسٹر صاحب نے جواب دیا - کہ ملہم کے علم کی صداقت کافی ہو اوس کے حالات سے کوئی تعلق نہیں -

مولوی صاحب نے کہا - کہ اگر اس کی ضرورت نہیں تو استحقاق کی شرط فضول ہوئی جاتی ہے - اور فرمایا - کہ ہدایت اخلاقی ہوتی ہے یا حکمی - ایک شخص ہمسے کہے - کہ اس راستہ پر نہ چلو - دیکھو وہ درندہ بیٹھا ہوا ہے ایسے شخص کی ہدایت بلا تردد مان لی جاویگی - کیونکہ اخلاقی ہدایت ہے - لیکن اگر ایک شخص کہے - کہ میں گورنمنٹ کی طرف سے مامور ہوں تمکو اس راستہ سے چلنے نہ دونگا - تو اس صورت میں یہ معلوم کرنے کی بڑی ضرورت ہے - کہ ایسا حکم دینے کا اُسکو کیا استحقاق ہے - اور وہ کون ہے ؟ اور اُس کے پاس گورنمنٹ کے حکم کی کیا علامت ہے اور آیا وہ ایسا منصب رکھنے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں - پھر آپ کو اگنی رشی کے حالات بیان کرنے ہوں گے - یقیناً آپ اون کے حالات اس لئے بیان کرنا نہیں پسند کرتے - کہ پبلک میں بیان کرنے کے قابل نہیں - لیکن آپ کو دعویٰ بغیر اس کے پورا نہیں ہو سکتا مگر ماسٹر صاحب آخر تک اس سے گریز فرماتے رہے - اور سوال قائم رہا -

نوٹ :- مندرجہ بالا اعتراضات اور اُن کے جوابات تمام مباحثہ کی باہمی تقریروں کا لب لباب ہے جس میں صرف وہی مسائل لکھے گئے ہیں جو اہم سمجھے جاتے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ کسی مسئلہ پر گو دس دن تک برابر فریقین کے خیالات ظاہر ہوتے رہے لیکن ہم نے ایک ہی جگہ کام کی باتیں لکھدی ہیں باقی اشعار اور فریقین کے تمثیلی قصص وغیرہ بیکار باتوں کو قلم انداز کر دیا ہے - ہم آریہ صاحبان اور اہل اسلام کو مبارکباد دیتے ہیں کہ یہ مذہبی جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا - چنانچہ خاتمہ کے وقت جانبین سے پریسیڈنٹوں نے ہر دو فریق کا شکریہ ادا کیا - اور سب سے آخر میں آریہ صاحبان کے اصرار سے منشی عنایت احمد صاحب منصر الیہ فریقین نے ایستادہ ہو کر آریہ صاحبان کا شکریہ ادا کیا - اور فرمایا کہ یہ باغ جس میں ہمیشہ اہل ہنود صاحبان کا نام لیا جاتا ہے - خدا کی شان ہے - کہ اس باغ میں دس دن تک برابر قرآن کا وعظ ہوتا رہا - اور فریقین نے نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ مباحثہ ختم کیا - باہم کوئی شکر رنجی کی نوبت نہیں پہنچی - مگر مباحثہ جس مبحث پر یعنی الہام پر

ahmadimuslim.de

شروع ہوا تہا۔ اُس کے چند شرائط پر بحث ہو سکی اور زیادہ وقت غیر متعلق اعتراضات میں صرف ہوا۔ آریہ صاحبان اصل بحث الہام کے متعلق جن باتوں کے ثابت کرنے میں قاصر رہے امید ہے۔ کہ وہ اونپر پھر غور کریں گے اور ایکسال کے بعد ممکن ہے۔ کہ پھر مناظرہ ہو۔ اس جلسہ میں گو جناب مولانا احمد حسن صاحب امروہی اور مولانا مولوی محمد حسن صاحب دیوبندی و صاحبزادہ حافظ احمد صاحب دیوبندی سلمہم اللہ تعالے نے تکلیف سفر گوارا فرمائی اور اُن کے برکات قدوم سے مسلمان مستفیض ہوئے بالخصوص حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب کا وعظ اپنی جامعیت اور فاضلانہ تقریر میں فی زمانہ اسلامی علماء کے لئے ایک نمونہ تہا جس نے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان اسوقت تک ہمارے ہاں موجود ہے اور حضرت مولوی صاحب سے جو قاسم ثانی کا لقب منسوب ہے وہ بالکل بجا ہے۔ لیکن اس جلسہ میں ان بزرگواروں کے تکلیف فرمائی کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوئی جناب ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری (مولوی فاضل) نے اس اسلامی خدمت کو نہایت اعلیٰ درجہ پر ادا فرمایا۔ جو ہر مسلمان پر شکریہ کا استحقاق رکھتے ہیں۔ اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب سیر ٹہی جن کی واقفیت وید بے مثل ہے۔ اس کے لئے نہایت کافی و معاون تھے چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے فرض کو کامل طور پر انجام دیا۔ اور بغلانہ مسجد جامع نگینہ میں وعظ فرما کر وید کی حقیقت سے مسلمان اور ہندوؤں کو آگاہ کر دیا۔ اور اہل اسلام نگینہ نے جلسہ کو نہایت خوش اسلوبی سے قائم بھی کیا۔ اور بڑی فیاضی و سیر چشمی کے ساتھ مہمانداری کی۔

سب سے بڑی بات

جو نتائج جلسہ پر شمار ہوتی ہے اور اُس سے کامیابی و ناکامیابی کا ثبوت ملتا ہے یہ ہے۔ کہ تین ہندوؤں نے بالاعلان جامع مسجد نگینہ میں اسی جلسہ کی تقریروں سے متاثر ہو کر مذہب حقہ اسلام قبول کیا۔ جس میں ایک شخص جو مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ ہو گیا تہا۔ وہ بھی شامل ہے (ایڈیٹر)

اہلحدیث ایام جلسہ میں تو تین ہی مسلمان ہوئے تھے لیکن اب گیارہ تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ اور آئندہ امید ہے۔ اللھم زد فزد

ایک اہل قرآن کا خط اہلحدیث کے نام

"ناظرین کو معلوم ہوگا کہ امرتسر کے بعض علماء اہلحدیث نے میرے مخالف ایک تحریر شائع کی ہے جس میں میری تفسیر عربی کی چالیس غلطیاں شائع کی ہیں نہ صرف غلطیاں بلکہ مہربانی کی ہے کہ میری الفاظ میں معنے آپ داخل کرکے میرا کا یہ مطلب قرار دیا ہے کہ مجھپر بہت سے افترایات بھی کئے اور میرے مضمون کو بگاڑ کر عوام کے ذہن میں پہنچایا۔ خیر اسکی شکایت کا تو محل نہیں۔ اسکا جواب تو الگ رسالہ کی صورت میں شائع ہونیوالا ہے۔ سردست میں اپنے ایک دوست اہل قرآن کی ہمدردی کا خط یہاں نقل کرکے اون کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں"

جناب مولوی صاحب سلام علیکم طبعم

مولوی صاحب! میں مولوی تو نہیں ہوں مگر آپ لوگوں کا خادم ہوں اور جہانتک مجھ سے غلطی سرزد ہو۔ وہاں پر مجھکو معاف کر دینا۔ میں پیشتر امرتسر آپ کی خدمت میں آیا تہا۔ آپکو یاد ہوگا۔ مگر اسوقت آپکی نسبت تحریریں امرتسر میں اتر رہی تہیں۔ اور اسی ارادہ کیواسطے آپکے پاس آیا تہا جو میں اسوقت ظاہر کرتا ہوں۔ آپنے جسقدر حصہ عمر کا بسر کیا ہے اس میں جو کچھ فائدہ اٹھانا تہا۔ اوٹھا لیا اور اب اگر زندگی اور ہے تو اور فائدہ اٹھا لو گے۔ اسیطرح سے میں اپنا حال ختم کرتا ہوں۔ میری عمر ۵۵ سال کی ہے جو کچھ اس عمر میں نفع و نقصان اٹھانا تہا۔ اٹھایا۔ اور آگے بقیہ زندگی جو منظور خدا کو ہوگا۔ وہ ہوگا۔ اب ارادہ میرا یہ ہے۔ کہ پینتیس ہزار کی جائداد اقل وقف کی ہو اور پندرہ ہزار کے اندر کرنے کا

ahmadimuslim.de

ارادہ پختہ ہے واسطے اشاعت قرآن کے ۔ مولوی صاحب! آپ اہل قرآن نہیں ہیں ۔ اور اہلحدیث محض اپنے آپکو ظاہر کر رکھا ہے ۔ جو میں تو اتنا جانتا ہوں ۔ کہ اسلام میں خالق کیساتھ مخلوق کا کیا حق ہو آپنی تحدید آپنے اہلحدیث بنکر قوم کی خدمت کی ۔ اور بہت مذہب کو پھیلایا اور اوسکی تائید کی ۔ مگر اصل جو مقصود تھا ۔ اُس میں میں بھی بھولا رہا ۔ اور آپ بھی ۔ تیرھویں صدی میں افواہ عام لوگوں کی زبان زد تھی ۔ کہ زمانہ ۱۴ صدی کا اچھا ہوگا ۔ جسکا نمونہ خداوند تعالیٰ نے مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو اتفاق سے بہیج دیا ۔ اور قرآن جو اصل کتاب آسمانی ہے جسکی تابعداری کرنیکا حکم رسول اسلام کو دیا ۔ اور کل قوم کو بھولا تھا ۔ اسکی اشاعت اور تبلیغ میں مصروف ہوکر بندگان خدا کو اسکا شوق دلایا اہل قرآن کے نام سے حجت لائی ۔ اور اسپر عمل کرنے پر خدا کی طرف متوجہ کیا ۔ اور لوگوں کو تاریکی میں سے نکالکر طرف نور کے لائے ۔ اب جو فتوی آپ پر مولوی لوگوں نے لگایا ۔ آپ ہوش کیجئے بالکل ہوشیار اور بیدار ہوجاؤ ۔ کیونکہ بہت وقت گذر گیا ۔ اور بھولا رہا ۔ اور دنیا سے بھی آپ خلاصی پا گئے ۔ کیونکہ آپنے بھی مذہبی لوگوں پر تمام عمر زور شور سے فتوے لگائے تھے ۔ جو آن سے تمکو حاصل ہوا ۔ ویسی دنیاوی وہ آپکو روشن ہوگیا ہے اب میں تو آپکو بھی ہی دعوت کرتا ہوں ۔ خدا واسطے اس دعوت والے کو مدد دو ۔ میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو ۔ اہل قرآن کی خدمت کیواسطے پچیس ہزار روپیہ آپکے ہاتھ میں لو ۔ اور خرچ کرو ۔ اور انتظام کرو ۔ اور خود مع آل و عیال کے لاہور تشریف لے آؤ ۔ میری جگہ پر کام ۔ متولی اور سرپرستی کا کرو ۔ کیونکہ یہ کام خدا کا ہے ۔ میرے اسوقت عیال میں ۲۰ ۔ آدمی ہیں ۔ اور سب اپنی جگہ پر کاروبار کرتے ہیں ۔ اور خوش و خرم ہیں غرض سب کے محتاج نہیں ہیں ۔ اور نہ کسیکا مذہب میں مجھسے اتفاق ہے سب کے سب سخت مخالف ہیں ۔ ایسے میں جانتا ہوں تمہارے بھی ہوں گے ۔ اور دین دنیا میں وہ ہمارا کچھ نہیں کر سکتے ہیں ۔ اگر میرا کہا مانو ۔ تو جسطرح تمنے دنیا کا رنگ دیکھا ہے ۔ ایسے ہی میں نے تمام رنگ دیکھکر سب کاروبار دکان کا چھوڑکر اشاعت قرآن کی فکر میں جان ۔ مال کو وقف کر چکا ہوں ۔ کہ کسی طرح اسکی ترقی ہو جیسے کتاب آپ کی تصنیفات میں سے جتنی اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں اُن کو غرق کر ڈالو ۔ اور فقط ایک کتاب اللہ کو اپنا معیار اور دستور العمل بناؤ ۔ میرے ہمراہ اسوقت عیالداری میں جملہ تین شخص ہیں ایک میں اور ایک بیوی ۔ اور ایک لڑکا خورد ہے ۔ جو دیوانہ ہے اور جسقدر عیال تمہارا ہے اول مقصد میں سے کھاؤ ۔ اور پیچھے کاروبار انجمن میں صرف کرو ۔ اور اپنی جائیداد کو اپنے عیال کے واسطے رکھو ۔ جواب خط کا مہربانی فرماکر جلد مرحمت فرما دیویں ۔ مگر شرط انصاف ضروری ہے انصاف مدنظر رکھکر جواب تحریر کرنا ۔ والسلام ۔

راقم شیخ محمد چٹو اہل قرآن ۱۴ ۔ جون ۱۹۰۴ء لاہور

(خاکسار کی طرف سے اس کا جواب)

کرمفرمائے بندہ وعلیکم السلام!

خاکسار آپ کی اس قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس کا جواب وہی دیتا ہے ۔ جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے زمانہ جناب نبوی میں ایک بادشاہ کے خط کا دیا تھا ۔ تفصیل اسکی یہ ہے ۔ کہ جنگ تبوک میں سب صحابہ شریک جنگ تھے ۔ مگر کعب بن مالک جو ایک نامور سردار تھا ۔ محض اپنی سستی سے جانا جاتا رہ گیا ۔ جب حضور واپس تشریف لائے ۔ تو منافقوں اور ضعیف الایمانوں نے تو جھوٹے سچے عذر کرکے معافی کرالی ۔ مگر کعب نے صاف کہدیا کہ حضرت میرا کوئی عذر نہ تھا ۔ میں صرف غفلت اور سستی سے رہ گیا ۔ اسپر آپ نے حکم دیا ۔ کہ جب تک خدا تیرا فیصلہ کرے گا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور تمام مسلمانوں کو بند کیا گیا ۔ کہ کعب سے کوئی شخص کلام نہ کرے کعب کہتے ہیں کہ میں اسی حال میں تھا ۔ کہ غسان کے بادشاہ کا خط میرے نام آیا ۔ کہ افسوس ہے ۔ آپ کی شان کے مناسب قدر نہ ہوئی آپ سے معزز آدمی ایسی حالت میں رہے یہ مناسب نہیں ۔ پس آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ۔ ہم آپ کی شان کے مناسب قدر کریں گے کعب کہتے ہیں کہ ۔ میں نے کہا یہ اور مصیبت آئی ۔ اس خط کا جواب میں نے یہ دیا ۔ کہ اس خط کو جلتے تنور میں ڈالدیا

شکر ہے کہ مغربانی میں اہلحدیث اس لئے نہیں ہوں کہ دنیاوی فوائد حاصل کروں ۔ اگر ایسا ہوتا ۔ تو دوسرے طریقوں میں زیادہ

فوائد ملسکتے ہیں بلکہ اس لئے ہوں کہ قرآن و حدیث کو واجب الاتباع جانتا ہوں۔ اس لئے آپ کی اس مہربانی کا شکریہ کرکے آپ کی عزت کو بحکم عطار شما بہ لقائے شما واپس کرتا ہوں۔ لیکن آپ کے پاس اگر اپنے مذہب کے دلائل ہیں۔ تو پیش کیجئے۔ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔ ہاں آپ کے اس عنایت نامہ سے ان معترضوں کا جواب ملسکتا ہے جو کہتے ہیں۔ کہ میں نے علیگڈھ سے دو سو روپیہ لیکر الیسی تفسیر لکھی ہے۔ ان عقل کے پتلوں اور آنکھ کے اندھوں کو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ علیگڈھ میں کون نیچری والا ہے اور اگر کسی نیچری نے دیا ہے۔ تو پھر نیچریوں کے خلاف مسائل کیا تفسیر میں لکھے ہیں۔ حضرت مسیح کی حیات و ممات۔ ولادت۔ معراج۔ معجزات وغیرہ وغیرہ

خدا نے آپ کے خط سے ان معترضوں کو جواب دلوا دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر میں روپیہ لیکر غلط راہ اختیار کرتا۔ تو آج آپ کی دعوت سب سے پہلے قبول کرتا۔

بہر حال میں مکرر آپکا شکریہ کرتا ہوں۔ اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم آپ کو اپنی راہ دکھاوے اور اوسی پر ساری آمین۔ (ابوالوفاء)

استفتاء

نمبر (۱): مندرجہ ذیل حدیثیں صحیح ہیں یا غلط اور موضوع۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ ایاک والمجامعۃ فی اول الشہر فان قضی بینکما ولد یکون مجنونا ولیلۃ النصف من الشہر یکون الولد عقیما عقوقا ولیلۃ العید الاضحی یکون الولد لیست اصابع ولیلۃ الاربعاء یکون الولد قتالا مسفاک الدماء وعونا [illegible] ولیلۃ الاحد یکون ولدا عاقا لوالدیہ ولا تجامع زوجتک فی الشمس فان الولد یاتی مجوسیا ولا تکشفن عورتہا فی النجوم فان الولد یاتی مشوما علی نفسہ واہلہ ولا تجامعہا تحت شجرۃ مثمرۃ فان الولد یاتی غیر مسلم ولا تنظر الی فرجہا اذا جامعتہا فان ذلک یورث العمی فی القلب والبلاہۃ فی الولد واذا وجدت السفر فلا تجامع تلک اللیلۃ فان الولد یاتی مبذرا ملہیا فی معصیۃ اللہ تعالی وقال علیہ السلام یا ابا ہریرۃ علیک بالمجامعۃ فی لیلۃ الاثنین فان قضی بینکما ولد یکون حافظا لکتاب اللہ تعالی راضیا بما قسم اللہ تعالی لہ ولیلۃ الثلثاء یکون الولد مؤمنا مخلصا ویوم الخمیس یکون الولد فقیہا ولا یجوز علیہ السحر ویوم الجمعۃ قبل الہاجرۃ یکون الولد عبدا صالحا ولا تجامع بین الہاجرۃ والعصر فان قضی بولد یکون الولد احول ولا تکثر الکلام عند الجماع فان قضی بولد یکون اخرس واجتمعا مع زوجتک وانت مستقبل القبلۃ فبہذا اوحانی جبرئیل علیہ السلام (مفتی سید عباس شاہ [illegible])

جواب نمبر ۱۔ میرے علم میں یہ حدیث نہیں علماء اہلحدیث اس کا پتہ بتلاویں گے۔ تو درج کیا جائے گا۔

سوال نمبر (۲): قربانی کا گوشت غیر قوموں ہنود وغیرہ کو دینا درست ہے یا نہیں؟ (عبد الغنی [illegible])

جواب نمبر (۲): درست ہے خدا فرماتا ہے أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ یعنی مانگنے نہ مانگنے والے سب کو کھلاؤ۔

سوال نمبر (۳): رمضان میں قضاء عمری کی دو رکعتیں پڑھنی جائز ہیں یا نہیں اس کا ثبوت کہاں تک تھا؟ (محمد خلیل از شہر سیالکوٹ)

سوال نمبر (۴): بعض لوگ ہر نماز کے ساتھ نماز ملا کر پڑھتے ہیں۔ (ایضاً)

سوال نمبر (۵): جناب رسول خدا کو کس نماز میں وحی بواسطہ جبرائیل آیا کرتی تھی؟ (ایضاً)

سوال نمبر ۶: وحی کی اقسام کتنی ہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر (۳): قضاء عمری کا کوئی ثبوت نہیں بدعت ہے بادشاہوں کے خوش آمدی ملانوں نے ان کی غفلت اور احکام شرعیہ میں سہل انگاری دیکھکر یہ نسخہ ایجاد کیا تھا۔ کہ تمام سال کی نمازیں دو رکعت قضاء عمری سے معاف ہو جاوینگی۔ جواب نمبر (۴) جو لوگ نماز کیساتھ نماز ملا کر پڑھتے ہیں وہ اس خیال سے پڑھتے ہیں کہ ہماری قضا شدہ نمازیں

ahmadimuslim.de

پوری ہو جاویں۔ سو اگر واقعی اُن کی نمازیں اتنی قضا ہوئی ہوں تو خیر ورنہ نوافل ہی سہی۔

نمبر ۵ - حدیثوں میں اتنا آتا ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں کہ نماز اچھی طرح پڑھا کرو۔ بہ بار رکوع سجود نماز میں مجھ پر مخفی نہیں ہوتا۔

نمبر ۶ - وحی کی اقسام دو ہیں۔ ایک جلی اور ایک خفی۔ جلی وحی تو قرآن شریف ہے۔ جن کے بعینہ الفاظ خدا کی طرف سے ہیں۔ وحی خفی سے مراد وہ ہے۔ جو آنحضرت کو بذریعہ خواب یا کشف کے القا ہوتا تھا۔

سوال نمبر (۷) :- یہاں کے لوگوں میں دستور ہے کہ آمدنی زمینداری وغیرہ کا اکیسواں حصہ خدا تعالیٰ کے واسطے پیشکش رسول مقبول یا نسبت پیر صاحب نذر مقرر کرتے ہیں۔ پھر اُس کا مالیدہ بنا کر برادری میں تقسیم کرتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سے نذر مقررہ ادا ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر یہ روپیہ کسی مسجد کی تعمیر پر لگایا جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟ (قادر دین از جہلم)

سوال نمبر (۸) :- میت کی طرف سے ملا لوگ اسقاط و کفارہ وغیرہ کرتے ہیں جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ایک قرآن شریف کو چند آدمی یکے بعد دیگرے دست گرداں کرکے میت کو بخشتے ہیں۔ اور اس کے عوض سمجھتے ہیں۔ کہ میت کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے یہ جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۷ :- نذر خداوندی جبھی پوری ہوگی کہ حسب الحکم شریعت خرچ کیجائے جس طرح اور جہاں شریعت نے حکم دیا ہے وہاں ہی لگائی جاوے یہ طریق بالکل خلاف سنت ہے صورت مذکورہ میں ایک تو عموماً ایسے لوگوں کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیر صاحب علیہ رحمۃ اللہ علیہ سے نفع و ضرر سمجھتے ہیں جو شرک ہے دوئم برادری کے لوگ محتاج نہیں۔ پھر اون کو اُس قسم کے کھانے کھلانے محض ایک رسم کا پورا کرنا ہے آج زید نے کر کے سب کو کھلایا کل عمر ایسا نہ کرے تو اُسے طعن تشنیع ملتے ہیں۔ کہ ہمارا کھانا کھایا جاتا تھا۔ اس لئے نذر مذکورہ جبتک شرعی طریق پر کسی ایسی جگہ نہ لگائی جائے۔ جہاں شریعت نے حکم دیا ہے پوری نہ ہوگی۔ مسجد کی تعمیر یا مرمت بیشک شریعت کے حکم کے مطابق ہے۔

نمبر ۸ - میت کی طرف سے اسقاط کرنا جاہل اور پیٹ پرست ملانوں کا کام ہے اور سخت ظلم اور شریعت پر دلیری ہے۔

سوال نمبر ۹ :- جب کوئی مرد فوت ہو جاوے۔ تو اسکی بیوی اسکو ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں۔ یعنی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۹ :- کوئی حرج نہیں۔ لوگوں میں ایک غلط خیال مشہور ہے۔ کہ مرنے سے عورت مرد کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے عورت مرد سے اور مرد عورت سے جدا ہو جائیں۔ حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو عورت مرد کی اور مرد عورت کا وارث کیوں ہو؟

سوال نمبر ۱۰ - محفل میلاد مروجہ جس میں شیرینی روشنی قیام بروقت ذکر ولادت آنحضرت جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ سمجھنا کہ اس مجلس میں رسول اللہ تشریف لاتے ہیں کیسا ہے؟

سوال نمبر ۱۱ - سوئم چہلم بعد وفات جائز ہے یا نہیں؟ **نمبر ۱۲** - فاتحہ مروجہ کہ طعام کو آگے رکھکر قرآن پڑھتے ہیں برائے ثواب مردہ جائز ہے یا نہیں؟ **نمبر ۱۳** - گیارہویں پیران پیر مروجہ ہند جائز ہے یا نہیں؟ **نمبر ۱۴** - اذان میں جب حضرت کا نام آتا ہے وہاں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز ہے یا نہیں؟

راقم - غلام رسول خاں جمعدار فلی آگرہ لوہ ریلوے

جواب نمبر ۱۰ :- مجلس میلاد جائز نہیں اگر یہ کوئی شرعی کام ہوتا۔ تو خود سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعلیم دیتے اور صحابہ کرام کرتے اور اسکو پھیلاتے یہ خیال کہ آنحضرت خود تشریف فرما ہوتے ہیں یہ تو بالکل غلط بلکہ شرکانہ ہے **نمبر ۱۱** - سوئم چہلم محض رسوم جو برادریوں کی دعوت ہوتی ہے محض رسوم و نمایش اور فضول ہیں البتہ ایصال ثواب کیلئے مساکین کو کھانا کھلانا جائز ہے **نمبر ۱۲** - فاتحہ مروجہ بدعت ہے زمانہ سرور کائنات میں اس کا عمل نہ تھا **نمبر ۱۳** - گیارہویں جس طریق سے دی جاتی ہے یہ ہے کہ پیر صاحب سے امداد کی توقع ہوتی ہے۔ اُن کے نام کا ورد کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ سو اسکو شرک ہونے میں

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSA

لہ الحمد

اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۲۶

امرتسر ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - للعہ

والیان ریاست سے - ہے

رؤساء اور جاگیرداران سے - للعہ

عام خریداروں سے - عہ ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ ڈاک الپیر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی - اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے - جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

مرزا صاحب قادیانی اور اسلامی اخبار

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

ومن عهدها الا یدوم لها عهد

قادیانی اخبار الحکم ، اسی میں پیشگوئی شائع ہوئی تھی - کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے - کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا - چنانچہ مرزا یعنی اسکو بڑی شہرت دیکر پبلک کی توجہ کو اس پیشگوئی کیطرف پھیرا جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے یعنی عام رائے کا رجحان اسطرف ہوا - کہ دیکھیں اب کی دفعہ بھی یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے - چنانچہ خدا خدا کرکے الہام کل پوری ہوئے - تو نا کہاں

خبر پہنچی - کہ ۲۵ جون کو امتہ الحفیظ پیدا ہوئی اسپر مصرعہ سرزا (ح الانبیاء)
چہلم یوں رقمطراز ہے ؎ ۔۔۔ کہ

لڑکے سے لڑکی ہوگئی

ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون کے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں - کہ مرزا جی نے شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہونیکا الہام کیا تھا - اور یہ الہام الحکم ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوچکا ہے - اب یہ خبر ناظرین کی بجید دلچسپی کا باعث ہوگی - کہ مرزا جی کے حرم سرا میں ۲۴ جون ۱۹۰۷ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوگئی - آج سا کنان دارالامان میں سخت اور اسی کا عالم بپا ہے - اب قادیانی کے اس الہام کی قلعی کھلنے پر گورداسپور میں خوب تمسخر ہو رہا ہے -

سبحان اللہ - قیافہ دانوں - منجموں - طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں - لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی سچی نہیں ہوتی - ہائے غضب پھر بھی مرزائی صاحبان نہیں سوچتے کیوں جی بتلائیے ؟ اب کیا تاویل ہوگی - بس یہی کہ "لڑکا پیدا ہوگا" استقبال کا صیغہ ہے - آخر کبھی نہ کبھی تو پیدا ہو ہی جاوے گا - لیکن بھائیو یہ تب سنا جاتا - کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شائع نہ کیا جاتا - اور جبکہ ایام معدودہ سے چند دن باقی ہیں اور پھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا - بجز اس کے اور کیا ہوسکتا ہے - کہ اسی حمل میں ہوگا - ہاں اب تو کہدیجئے - کہ الہام غلط ہوگیا اور بڑی صفائی سے غلط ہوگیا - اب مرزا جی کو اندیشہ کرنا چاہئے - کہ جب ایک الہام کا یہ حشر ہوا - تو بقیہ اوس کے ساتھ کے الہامات کا بھی یہی انجام ہوگا - انشاء اللہ تعالیٰ - بقیہ الہامات جو فتح و نصرت کے متعلق شائع کئے گئے ہیں - وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی بشارت کی طرح برعکس ہوتے نظر آتے ہیں - جب ستون گر گیا - تو پھر کڑیوں کا خدا حافظ -

او مرزا جی ! خدا کیلئے آئندہ باز آجائیے جانے دو - بہتیری جگ ہنسائی ہوچکی ہے - اب عاقبت کی فکر کیجئے - دنیا روز و چند آخر ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں - اور کیا کیا آئیں گی - ان بلاؤں سے بات سلسلہ بہ بلا - یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر - آمین ؎

مگر ہمارے خیال میں سراج الاخبار کی یہ جلد بازی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے اس الہام کو اوس نے جھوٹا لکھا - اگر سراج الاخبار شعر مندرجہ عنوان کو غور سے پڑھتا - تو کبھی ایسا لکھتا شعر مذکور کا اردو ترجمہ یہ ہے - کہ جب کوئی محبوبہ خلاف وعدہ کرے تو خلاف وعدہ نہ سمجھو - کیونکہ اوس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے - کہ وہ عہد کو پورا نہ کرے گی ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے؟
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ان معنے سے گو یہ پیشینگوئی ظاہر بینوں کی نظر میں پوری نہ ہوئی ہو - لیکن اہل باطن کے لئے اس میں بھی ایک راز ہے - کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوتا - تو پھر تو یہ ایک ایسا معجزہ تہا - کہ بین ثبوت رکھتا - پہر جو اوس کو نہ مانتا (بقول مرزا صاحب) اوس کی خیر نہ تھی - اس لئے خدا کی حکمت ہوئی - کہ مخلوق ایکدم نہ تباہ ہو جائے کیونکہ ایک تو پہلے ہی مرزا طاعون بیگ سے ہلاکت ہو رہی ہے دوسری یہ بلائے عام اگر بھیجی جاتی - تو خدا حافظ -

اس حکمت کرنے میں یہ نقصان تو ہوا - کہ مرزا جی کی پیشینگوئی پر زد پہنچی - سو خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے رسم چلی آئی ہے پہلے بھی کئی دفعہ لڑکے سے لڑکی ہوئی - زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ ہوا - پچھلے ہی سال تھا - جنوری کو مرزا جی نے پیشگوئی کی تہی - کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دئیے ہیں (حالانکہ چاروں خود اور سب زندہ ہیں) - اور پانچویں کی خوشخبری دی ہے - چنانچہ اوسی مہینے میں لڑکی پیدا ہوئی جس پر انجمن نصرت الاسلام لنگر کے زندہ دل سکرٹری حکیم محمد الدین کا اشتہار نکلا تہا - کہ اگرچہ لڑکی ہوئی - لیکن لڑکے کی بھی امید ہوئی - کیونکہ راستہ تو صاف ہوگیا - اسپر مرزا صاحب کو غاسق کا الہام ہوا تہا - یعنی وہ لڑکا گو اب کی دفعہ پیدا نہیں ہوا - لیکن ہوگا - کیونکہ وہ غاسق اللہ کے میں پہنچنے والا ہے - اسپر مرزا جی کے دوستوں کی

آئندہ کے لئے آنکھیں نکیں۔ چنانچہ آپ کے بھی منتظر ہیں گر افسوس ؎
یاں انتظار وصل۔ وہ آغوش غیر میں + قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں
اس لئے ہم نے کہا۔ کہ سراج الاخبار نے جلد بازی کی کہ حضرت کا کلام سمجھا نہیں ؎

ایکہ آگاہ نئی عالم درویشاں را
تو چہ دانی کہ چہ سودا و سر است ایشاں را

قابل عمل تجویز

محسن قوم جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث دام فیضکم!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اس پر فتن زمانہ میں جبکہ چاروں طرف سے اسلام پر مخالفین اسلام ہر ایک قسم کے جا و بیجا اعتراضات کر رہے ہیں خود اہل اسلام کا اسلام سے لاپرواہ رہنا کس قدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ چکلوں میں رنڈیاں ہیں۔ تو مسلمان۔ شراب خانوں میں بست شراب نوشوں کا زیادہ حصہ مسلمان۔ جرائم پیشہ (چوری وغیرہ) میں نسبتاً مسلمان زیادہ۔ جیلخانوں میں مسلمانوں کا نمبر اول سے بڑھکر۔ پھر فرمایئے ۔۔ کہ بہتری اگر مصلحان قوم صحیح سمجھتے ہیں تو کس قسم کی اور وہ ممکن ہے۔ تو کیونکر۔ فرض کیجئے کہ آپ لوگ قوم کو متمول دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر متمول ہو کر وہ دولت کو رنڈی بازی۔ شراب خواری وغیرہ عیاشیوں میں صرف کر دیگی (جیسا کہ آج کل اکثر متمول مسلمان کر رہے ہیں) تو کیا ایسے تمول سے ہو کیوں مفلسانہ بلکہ قوم کے ریفارمروں کا ڈوب مرنا اچھا نہیں؟ افلاس یک عیب و تمول صد عیب؟ میں کہتا ہوں ایسے تمول سے جو تمام فواحشات کا مخزن اور منبع اور جملہ شرارتوں کا سرچشمہ اس سے مسلمانوں کا غربت میں مگر شریعت الٰہی کا پابند ہو کر رہنا کروڑوں درجہ اچھا ہے کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

آج آپ کی توجہ کے قابل ایک طبع زاد تجویز بطور خدمت کرتا ہوں بپاہ نوازش اسکو اول سے آخر تک ملاحظہ فرماویں۔ بعد ازاں اگر مناسب ہو تو تمام درج اخبار کر دیں۔ ورنہ اسکے ضروری حصص بالخصوص اخیر پر ایک نیک تجویز کے ذیل کی عبارت کو درج کر کے اپنی تنقیدی رائے سے اہل اسلام کو مستفیض فرماویں۔ آپ کے سلسلہ اور اکلوتی اسلامی اخبار کے ذریعہ اس خیال کا اہل اسلام میں ہر دلعزیز ہو کر عمل پذیر ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگرچہ بعض لوگ اسے اختلاف کریں گے۔ کیونکہ یہ انکو تلخ معلوم ہوگی۔ مگر آپ جانتے ہیں۔ کہ نمک مرچ وغیرہ تلخ اور ترش اشیاء کی ترکیب سے جو چیز ہانڈی کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا نام مصالحہ ہے۔ والسلام مع الاکرام

(خادم اسلام حبیب اللہ منشی فاضل از لاہور)

اہلحدیث:۔ مطلب تجویز کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمان اسلامی احکام کی پابندی کا معاہدہ کریں۔ اور خلاف ورزی پر سزا تجویز کریں۔ مگر افسوس سوال یہ ہے کہ کون کرے۔ مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے۔ کُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ :۔ عوام کالانعام تو بجائے خود خواص ہی اس قابل نہیں۔ کہ ان کو اسلامی احکام کا پابند کہا جاوے۔ علماء کرام۔ ایڈیٹران اخبار۔ مالکان مطابع بھی تو مسلمان قوم کے اصناف ہیں۔ بتلایئے! انمیں کتنے ایک ہیں۔ جو نمونہ اسلام کہلانیکا حق رکھتے ہیں۔ حالات موجودہ کے لحاظ سے۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے لئے دم بزباں بیٹھے ہوئے ہیں (رشید)

اُمّ الامراض

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث بارک اللہ فیکم۔

تسلیم! پیشتر آپکے پرچہ میں حفظ صحت پر مضمون دیکھا تھا جسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ اپنے ناظرین اخبار کی صحت کا خیال بھی رکھتے ہیں۔ اسی لئے میں بھی مضمون ذیل ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اگر مناسب سمجھئے تو ایک گوشہ اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔

قبض

جسکو انگریزی میں کونسٹی پیشن کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ بیماری ۶۰-۷۰ فیصدی بیماریوں میں سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور ہر ایک کتاب طب انگریزی یا یونانی میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ لیکن مجھکو جو ذاتی تجربہ اس کے بد نتائج معلوم ہوئے ہیں۔ تحریر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں اوّل ہی اوّل بواسیر۔ سر درد۔ سر کا گھومنا۔ بدہضمی۔ غذا کا کم ہضم ہونا تھکاوٹ۔ اعضا شکنی۔ صفرا کا زور۔ مالیخولیا۔ بخار۔ بھوک کا نہ لگنا پیٹ میں نفخ۔ درد پیٹ۔ دل کا دھڑکنا۔ منہ کا بدمزا رہنا۔ کسی قسم کا خارجی مادہ خون میں جذب ہوکر جسم میں علامات زہر پیدا کرتا ہے جب ہاضمہ اور ہضم غذا میں فرق ہوتا ہے۔ تو جسم پر کئی قسم کے پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ انتڑیاں میں سخت سدہ ہو جانے سے بندھ پڑ جاتا ہے۔ اور بعض وقت بہت کمزور انتڑی پھٹ بھی جاتی ہے۔ کھانسی سل۔ نزلہ وغیرہ بھی کبھی کبھی اس سبب سے ہوا ہوتی ہیں۔ پیارے ایڈیٹر! قبض سے سل کا ہونا ممکن ہے ایک مریض کا حال ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ سل کا بڑا سبب قبض ہوا۔ ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں ہوئی۔ جب وہ اپنے سسرال جانے لگی۔ تو اوسکو غذا حسب معمول وہاں نہ ملنے کے سبب اول قبض کی شکایت رہنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی پیٹ میں درد اور نفخ بھی ہونے لگا۔ اور بخار کی علامات بھی ظاہر ہوئیں۔ جب تک بخار کم رہا۔ تب تک اوس کے رشتہ دار سسرال اور باپ کی طرف سے خیال نہیں ہوا جب بخار زیادہ ہوا۔ اور وہ بیچاری چلنے پھرنے سے عاجز ہو گئی تب ڈاکٹروں اور حکیموں سے مشورہ اور علاج کیا گیا۔ تو سب کی یہ رائے ہوئی۔ کہ پورانا بخار ہے۔ جب معمولی ادویات بخار سے فائدہ نہیں ہوا۔ تب اُس کی چھاتی کی طرف خیال ہوا۔ کیونکہ گاہ گاہ خشک کھانسی بھی آتی تھی۔ اخیر کو یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ کھانسی بخار روز بروز زیادہ ہوا۔ اور تب ڈاکٹروں نے بیماری کا نام گیلپ انگ تھائسس رکھا۔ یعنے گھوڑے کی دوڑ کی طرح بیماری آئی ہے۔ اور بیچاری مریضہ ایک ماہ کے اندر فوت ہو گئی۔

اب اس بیمار کے حال سے معلوم ہوا۔ کہ اوّل علامت قبض ہی کی بعد میں درد شکم اور نفخ پھر بخار اور اخیر میں کھانسی مع بخار اور علامات مثل اسہال و ورم وغیرہ نمودار ہوئیں۔ میرے نزدیک صغر سنی کی شادی اور کمی غذا باعث قبض ہو کر کتنی لڑکیاں اس ہندوستان میں مبتلائے سل ہو کر دنیا سے بغیر کھائے پیئے کے چل دیتی ہیں۔

اسباب قبض

کمزوری یا سستی عضلات انتڑیاں و کمی مواد جگر و انتڑیاں۔ اسباب مذکورہ بالا کے معاون حالتیں یہ ہیں:۔

(ا) عادت (کانسٹی ٹیوشنل) زیادہ حصہ دن کا گھر یا دوکان یا کچہری میں بیٹھنے سے انتڑیاں سست ہو جاتی ہیں اور اپنا کام اچھی طرح سے نہیں کر سکتیں۔ اچھی طرح سے پاخانہ نہ پھرنا۔ بسبب میلا اور غلیظ ہونے جائے ضرورت۔ جیسا کہ ٹٹی ریلوے اسٹیشن یا سرکاری ٹٹی شہروں میں ہوتی ہیں۔ اچھی طرح سے انتڑیاں خالی نہ ہونے دینا۔ جیسا کہ کہیں ایک اہلکار کچہری یا دوکاندار ۱۰ بجے صبح تک کئی بار پاخانہ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ کام کے وقت حاجت پاخانہ نہ ہو۔

(ب) خوراک۔ اکثر خوراک جو جلد ہضم ہوتی ہیں۔ اور جن کا فضلہ کم نکلتا ہے۔ قابض ہوتی ہیں۔

(ج) تمام کمزوری جسم اور بیماری جگر اور ریڑھ کی ہڈی

(د) ادویات جلاب۔ ان ادویات کا ہر روز استعمال کرنے سے انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور قبض کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ایک مریض نے مجھ سے کہا۔ کہ مجھکو بغیر ہڑ کھانے کے پاخانہ نہیں ہوتا۔ اور ہڑ کھانے سے عادت اسقدر ہو گئی ہے۔ کہ دو چھٹانک تک کھاتا ہوں۔ اور پھر بھی قبض رہتی ہے کیونکہ ایسا ہوا اسلئے کہ وہ ہر روز وہ قبض کشا دوائی کھاتا رہا۔ یہاں تک کہ انتڑیاں کمزور ہو گئیں اور پاخانہ خارج کرنے کی طاقت نہ رہی۔ اوس بیچارہ کو بواسیر بھی نہایت سخت تھی۔

(س) جب انتڑیاں میں زخم ہوتا ہے تو اکثر قرح ہو جاتا ہے جس سے

ahmadimuslim.de

قبض رہتی ہے یعنی پیٹ میں ہونیسے بھی قبض ہوتی ہے - بوجہ بیجو رسولی کو انتڑیوں پر -

علاج

علاج سبب پر ہر ایک بیماری کا ہوتا ہے - جیسا سبب ہو - ویسا علاج کیا جاوے - اگر بیٹھنے کی وجہ ہو - تو ورزش اور کھلی ہوا میں چلنے پھرنے کی ہدایت کریں - جس سے پیٹ کے عضلات حرکت کریں - جگر اور انتڑیاں کا اگر سواد کم ہو - تو مناسب ادویات دیں - اگر غذا میں کمی نباتات ہو - تو کیوجات اور سبزی بکثرت سے دیں - جلاب کی دوائی ہر روز کھانے سے منع کریں -

بہت سے علاج مریض کی حالت کے بموجب حکیم یا ڈاکٹر کو کرنی کا اختیار ہے - چونکہ میری توجہ کئی دنوں سے اس بیماری اور اس کے بد نتائج کی طرف تھی - تاکہ کوئی ایسا نسخہ تیار کیا جاوے جو مفید عام ہو - بقول شخصے جوئندہ یابندہ سنہ ۱۹۰۵ء میں مینے ایک نسخہ شربت جسکا نام نباتاتی مقوی شربت ہے تیار کیا - اور بہت مفید پایا - اور نیز گولیاں بھی سادہ ادویات کی تیار کیں - کہ جس سے قبض اور اسکے بد نتائج رفع ہوں -

راقم ڈاکٹر رام جنداس ایل ایم ایس سابق اسسٹنٹ سرجن (حال پنشنر) امرتسر - کٹرہ سنت سنگھ

منشی فیاض الدین دہلوی

کی کسی تحریر کا جواب ایک صاحب نے بھیجا ہے - مگر چونکہ اہلحدیث کے مذاق کے خلاف اوس میں ذاتی اور شخصی حملے ہیں اس لئے درج نہیں ہو سکا - نامہ نگار اگر کسی کے یا اہلحدیث کے خلاف کوئی مضمون لکھا کریں تو بصورت مضمون مخالف - لکھا کریں تو مفید ہو سکتا ہے مثلاً کسی صاحب نے قرات خلف الامام کا مسئلہ لکھا - تو دوسرا اوس کے خلاف لکھ سکتا ہے - اور اسی میں فریق اول کے دلائل کے جواب دے سکتا ہے - مگر نہ کسی دل آزار طریق سے ہے نہ کسی پر حملہ کرنے سے (ایڈیٹر)

انوار الاسلام سیالکوٹ

کی ناصفائی معاملگی بابت ہمارے پاس شکایات آتی ہیں - مگر ہم نے مناسب سمجھا کہ اپنے معاصر دوست کو سہ معرفی متنبہ کریں - کہ ایسی طرح برتاؤ کرے - کہ کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ ملے - آئندہ اختیار

ذخیرہ معلومات

سارے بچے ایک طور پر نہیں بڑھتے - لیکن بسال اول عام طور سے ۸ - انچ بڑھتے ہیں - اور بسال سوم ان کی قد تقریباً اوس سے نصف ہوتا ہے - اور جبکہ ۱۵ سے ۱۸ سال کے ہوتے ہیں - تو بچے بڑی سرعت سے بڑھتے ہیں - بخلاف اس کے بعد سال ہشتدہم افزائش میں کمی ہو جاتی ہے اور جب ۲۰ برس کی عمر ہو جاتی ہے - تو درازی قد موقوف ہو جاتی ہے -

سنہ ۱۹۰۱ء میں ہندوستان نے اپنی تجارت برآمد میں ساڑھے چھ کروڑ روپیہ کی روغنیات اور تخموں میں اور ۳ کروڑ کی غلہ گندم میں اور آٹھ کروڑ کی کپاس اور سوت میں ترقی کی - اور سوا کروڑ کی چاء میں ترقی ہوئی - اور ایک کروڑ کی افیون میں اور ۳ کروڑ روپیہ کی چرم میں ترقی ہوئی -

علاوہ بریں بعد استثنار چاندی صرف ڈھلے ہوئے سفید کپڑوں میں پونے چار کروڑ روپیہ کی ترقی ہوئی -

یہ بات قیاس سے ثابت ہوئی ہے - کہ دنیا میں فی منٹ ۶۷ - ۱۸ اموات اور ۷۰ پیدائش ہوتی ہیں - اگرچہ پیدائش کی زیادتی بہت کم ہے تاہم ختم سال میں آبادی دنیا میں ۱۲ - لاکھ آدمیوں کے اضافے ہوتے ہیں -

دس کروڑ آدمی میں ۳ کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۳ ہزار ۳ سو ۳۳ ہر سال اور ۹ لاکھ ۱۲ ہزار ۲ سو چالیس ہر روز اور ۳ سو ۲۷ ہر گھنٹہ اور ہر منٹ

ahmadimuslim.de

اور ایک ہر سکنڈ میں مرتے ہیں۔
مگر ایسا خیال نکرنا چاہئے۔ کہ پیدائش و ممات میں اس سے زیادتی
و کمی نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے جب
جسطرح اُس کی خواہش ہوتی ہے۔ حکم فرماتا ہے۔
جو رپورٹ کہ سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ اوس سے معلوم ہوا
کہ یورپ میں زنا کے بچوں کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے۔
فرانس میں ۱/۵ حصہ بچوں کی قانوناً و مذہباً ناجائز ہوتے ہیں پیرس
دار السلطنت فرانس میں ۲۹ فیصدی زنا سے بچے پیدا ہوتے ہیں
شہر ویانا اور وارسا میں اس طور کے بچوں کی تعداد ۳۳ و ۳۲
فیصدی ہیں۔

راقم ابو الحامد محمد باقری

ہم اور ہماری طرز معاشرت

(ماخوذ از عصر جدید)

یہ تو زمانہ کا قدرتی مذاق ہے۔ کہ تمام چیزوں کو نہایت ہی سرعت
کیساتھ اپنی جانب متوجہ کر لیتا ہے۔ اور نہ صرف متوجہ کرتا ہے
بلکہ اپنا اثر ڈالتا ہے۔ کہ اس سے بچنے کی کوئی مفر نہیں رہجاتی
مگر سمجھدار اور دور اندیش اور نتائج اخذ کرنیوالی قوم کا فرض یہی ہوتا ہے کہ
وہ زمانہ کی رفتار پر بخوبی غور کرے اور اپنے کو اُس کے ساتھ چلنے
کے قابل ثابت کرے۔ ورنہ ترقی کرنا ایک امر محال ہے۔ مگر
اُس کے ساتھ ہی کبھی اس بات سے مطمئن نہ ہے۔ کہ تازہ داب
اور خوشبودار پھولوں کی ٹہنیوں میں صرف روح کو تروتازہ اور لبھانیوالا
مادہ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض پھول ایسے ہیں۔ جن کی تیز خوشبو ہر دماغ
اور روح پر یکساں نتائج نہیں پیدا کرتی۔ ان پھولوں میں خار بھی
ہوتے ہیں۔ جو کہ اپنی آوزی اعلے دلخراش نتیجہ دکھلاتی ہیں چنانچہ
یہی حالت زمانہ کی بھی ہے۔ کہ زمانہ بدلتا ہے گرگٹ ہے۔ طبیعت ہر
ٹھوکریں کھاتا ہے۔ ہر زمانہ میں جہاں پچاس باتیں ایسی ہوتی ہیں
کہ انسانی ترقی کو سرسبز و شاداب کریں۔ بہت سی باتیں ایسی بھی

ہیں۔ کہ گذشتہ عمدگیوں کو مٹا دیتی ہیں۔
اِس مختصر تمہید کے بعد مجھکو یہ عرض کرنا ہے کہ ہم کو اس امر پر
غور کرنا چاہئے۔ کہ جو معاشرت ہمنے اختیار کی ہے وہ ہمارے لئے
کس حد تک مفید ہے۔
چونکہ اصلاح تمدن (جس کا ایک ناچیز رکن میں بھی ہوں) میں
یہ بات طے پاگئی ہے۔ کہ ہماری جدید معاشرت قابل اصلاح ہے۔
اور غالباً اس تحریک کے پیش کرنے کا فخر مجھی کو حاصل ہو اس
لئے ضعیف کے ہر رکن کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ اس پر غور کرے۔
اور نہ صرف غور کرے بلکہ جو بات کہ آپس کے مباحثہ سے طے
ہو جاوے۔ اُس پر عملدرآمد کرے۔

پوشاک

انگریزی تعلیم یافتہ فرقہ میں اسی فیصدی حضرات ایسے ہیں جنہوں نے
کہ اپنی پرانی پوشاک کو ترک کر کے انگریزی پوشاک اختیار کی ہے
مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس پوشاک کے اختیار کرنے
میں کیا مصلحت سمجھی گئی ہے۔ ہمارے خیال میں بجز ایک چھوٹی
شیخی کے اظہار کے اور کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر خیال یہ ہو
کہ یہ پوشاک زیادہ باعزت اور شاندار ہے۔ تو ہماری رائے
میں یہ خیال محض غلط ہے۔ کیونکہ اُس کی عزت اگر کچھ ہو سکتی ہے۔
تو اُسی قوم کی نظروں میں ہو سکتی ہے۔ جس کی یہ پوشاک ہے
مگر اکثر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ عزت اور وقعت کا ہونا تو در کنار وہ
قوم ان لوگوں کو ذلت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ بلکہ اکثر
انگریزوں نے اس کا اظہار نہایت حقارت آمیز لہجہ اور طریقے سے
کیا ہے۔ یہ گئے پرانے زمانے کے لوگ اُن کو جو نفرت ہے
وہ ظاہر ہے اور بعض حضرات جو ابھی اس متنفر نگاہوں میں اس حد
تک بڑھ گئے ہیں۔ کہ اونہوں نے اُن کو کفر کا فتوی دیا۔
غرضکہ کوئی فرقہ اس پوشاک کو عزت اور وقعت کی نگاہ سے
نہیں دیکھتا۔ ہاں صرف دو فرقے ایسے ہیں۔ جن کی نظروں
میں کچھ وقعت اور رعب ہے ایک فرقہ تو وہ مغلسوں کا ہے
جس کے دلوں میں وقعت نہیں بلکہ ایک قسم کا رعب ہے اور

یہ اُس قدرتی تعلقات کی وجہ ہے جو کہ فاتح اور مفتوح کے درمیان ہوا کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر مسلم الثبوت ہے - کہ فاتح کی ہر چیز مفتوح کی مختلف جماعتوں میں عجیب حالات پیدا کرتی ہے اور ہندوستان کا دہقانی فرقہ جو کہ ہر طرح سے ذلیل اور دبا ہوا ہے - اُس کی دل میں فاتح کی ہر چیز کی وقعت اور رعب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کے دلوں میں انگریزی پوشاک کی جانب سے ایک قسم کا رعب اور وقعت ہے - دوسرا فرقہ جو کہ اس پوشاک کی قدر و منزلت کر سکتا ہے - وہ وہی فرقہ ہے - جس نے کہ یہ روپ اختیار کیا ہے - لہذا اُس کی نسبت کچھ کہنا عبث ہے کیونکہ یہی فرقہ انکو روپ کی قدر نہ کرے - تو پھر کون کرے گا - اب اگر خیال یہ ہو - کہ پوشاک بہ نسبت اور پوشاکوں کے زیادہ آرام دہ ہے تو یہ بھی غلط ہے - کیونکہ اس پوشاک میں بڑے بڑے مصائب ہیں - جن کو کہ ہندوستانی صاحب بہادر برداشت کرتے ہیں اور اُن کا دل خوب جانتا ہوگا - اس مقام پر میں چند مصائب کا ذکر بھی کئے دیتا ہوں - سب سے بڑی مصیبت اس پوشاک کے اختیار کرنے سے یہ ہے - کہ ہندوستانی جماعت ابھی بالکل اس پوشاک سے نامانوس ہے اس لئے انگرکھا اور زیادہ تر کو زیادہ شیروانی اور اچکن پہننے والی جماعت میں اس پوشاک کو اختیار کرنا اپنے کو ہنسوانا ہے - کیونکہ جس مقام پر پچاس آدمی اُس پوشاک کے ہوں - وہاں ایک آدمی اگر انگریزی پوشاک پہنکر پہنچ جائے - تو کیا کیا دقتیں ہوں گی - اول تو اُن لوگوں کو خود نفرت ہوگی - دوسرے یہ صاحب بہادر اکڑے ہوئے اور حقارت آمیز نگاہوں سے اُن وحشیوں پر غور کریں گے - اور اگر بیٹھنا بھی چاہیں گے - تو نہ بیٹھ سکیں گے - کیونکہ اُن کا تنگ اس قدر کسا ہوگا - کہ فرش اور پلنگ پر اگر بیٹھیں گے - تو پتلون کے بوتام الفقط ہو جائیں گے - دوسرے کوٹ پتلون کی عزت کے خلاف ہے - کہ کرسی چھوڑ کر چارپائی یا دری پر بیٹھیں اس وقت اُن کو مجبوراً دو باتیں کرنی پڑیں گی - یا تو کھڑے رہیں یا چل دیں - امر اقل الذکر کو ہندوستانی آداب ہرگز منظور نہیں کر سکتے - اور اُن کا جلدی چلا جانا بھی ناگوار ہوگا +

اس کے علاوہ اس میں اسراف بھی بہت زیادہ ہے - صرف ایک ایک کوٹ کی سلائی بعض اوقات سو سو دو دو سو دی جاتی ہے غرضکہ جس پہلو سے آپ غور کریگا - انگریزی پوشاک کو ہرگز ہندوستانی جماعت کے لئے موزوں نہ خیال کریگا +

میری اس تحریر سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے - کہ میں اُس وقیانوسی جماعت کا ایک رکن ہوں - جسکا خیال ہے - کہ لباس کا تعلق بھی مذہب سے ہے - اس لئے ہمکو کفاروں کا لباس نہ اختیار کرنا چاہئے - میرے خیال میں لباس کا کوئی تعلق مذہب سے نہیں ہے - بلکہ عادت سے - میری مخالفت صرف ہماری موجودہ تہذیب کی رو سے ہے*

آب سوال یہ ہوتا ہے - کہ پھر ہمکو کونسا لباس اختیار کرنا چاہئے آیا کوئی نیا لباس ایجاد کرنا چاہئے یا پُرانا اسلامی لباس اختیار کرنا چاہئے -

قبل اس کے کہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں یہ کہدینا مناسب خیال کرتا ہوں - کہ اسلام کا کوئی مقررہ لباس نہیں ہے اور جو لباس کہ پیش کیا جاتا ہے - یا جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ شرعی لباس ہے یہ محض غلط ہے -

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی جدت پسند طبیعت کا تقتضا تھا - کہ انھوں نے بزمانہ خلافت بغداد علماؤں کے لئے یہ لباس اختیار کیا ہے - جو کہ آج کل عام مسلمانوں کیلئے پیش کیا جاتا ہے - ورنہ حضور سرور کائنات نے مجوسیوں اور رومیوں کا لباس زیب بدن فرمایا ہے اور اکثر صحابہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا - پس اس لباس کو اسلامی لباس قرار دینا غلطی ہے -

ہماری رائے میں مسلمانوں کو کوئی نئے لباس کی اختراع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ زمانہ کی رفتار اور رجحان ہم کو امام صاحب کے اختراع کردہ لباس کو اختیار کرنے دیگا - لہذا نہائت مناسب ہوگا - کہ ممالک اسلامیہ کے مروجہ لباس پر غور کیا جائے اور اُس کو اختیار کیا جائے +

ہماری رائے میں مسلمانوں کی اُس جماعت کیلئے جو کہ اعلیٰ اور

* اس کی کیا ضرورت ہے ہندوستان میں جو مسلمانوں کا لباس ہے - وہ کافی ہے (ایڈیٹر)

متوسط درجہ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ لباس زیادہ موزوں ہوگا ترکی ٹوپی۔ ترکی کوٹ قمیص۔ پاجامہ جس کی مہریاں تنگ ہوں (جس کو اکثر لوگ علیگڈھی پاجامہ کہتے ہیں۔

طرز زندگی

ہماری رائے میں طرز زندگی میں گو لباس بھی شامل ہو سکتا ہے مگر میں نے ایک خاص وجہ سے اس پر علیحدہ بحث کی ہے اور اس مقام پر صرف حسب ذیل باتوں سے بحث کرنا مقصود ہے۔

مکان

جو قطع اور وضع پرانے مکانوں کی ہوتی تھی۔ اس کی نوعیت ہی بدل گئی۔ وہ کمرے کے لمبے لمبے کمرے دالان در دالان بارہ دریاں وغیرہ وغیرہ جو کسی زمانہ میں شان عمارت تھیں اب بیکار ہیں اور ہرگز باعث آرام نہیں ہو سکتیں۔ موجودہ معاشرت کے لحاظ سے مکان کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ بڑی کوٹھیاں ہوں۔ یا دو منزلہ سہ منزلہ اور دس دس گز کے لمبے چوڑے کمرے ہوں۔ مکان ہوں۔ چھوٹے اور کمرے بھی چھوٹے ہوں۔ مگر کمرے متعدد ہوں۔ موجودہ معاشرت کے لحاظ سے ایک آدمی کیلئے کم سے کم نہایت ہی ضروری ہیں سونے غسل خانہ۔ سونے کا کمرہ۔ دفتر۔ کھانے کا کمرہ۔ ملنے کا کمرہ مہمان کے لئے۔

ہر مکان میں ایک چھوٹی سی پائیں باغ ہو جس کے درخت اور پھول صاحب خانہ کے پسند اور مزاج پر موقوف ہوں۔

آرائش

مکان کی آرائش زیادہ تر ہر شخص کی پسند پر ہے اور آرائش کچھ لازمہ زندگی نہیں ہے۔ مگر ہاں جو اشیاء لوازمہ زندگی ہیں۔ وہ پلنگ میز۔ کرسی۔ الماری۔ نہانے کا کنگال وغیرہ وغیرہ ہیں۔

ملنے جلنے کے آداب

ہمارے مضمون میں اس قدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ ہم اُن آداب پر گفتگو کریں۔ گو انگریزی آداب کی اکثر کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر ان آداب پر کامل طور سے عملدرآمد کرنا یا اُن کا رواج پانا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تمام آداب ہمارے لئے ہرگز موزوں نہیں ہو سکتے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس امر پر غور کیا جائے۔ کہ کون کون سے آداب ہمارے لئے مناسب ہیں۔ اور کون کون سے نہیں ہیں۔ اور پرانے آداب بھی بالکل ترک کر دینے لائق نہیں۔ لہذا ان پر بھی اسی طور سے غور کیا جائے میری رائے یہ ہے۔ کہ دونوں آداب پر غور کرکے ایک مجموعہ تیار کیا جاوے۔ اور منتخب جلسے کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اس امر میں مجھ سے جو امداد ہوگی۔ وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔

استفتاء

سوال نمبر ۱۔ ایک مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ جو مرد اور عورت دونوں بے نماز ہوں تو ان کی اولاد حرام ہوگی اور اگر مرد پڑھتا ہو اور عورت نہ پڑھتی ہو۔ تو اس سے صحبت حرام ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

سوال نمبر ۲۔ عورت کے نماز پڑھنے سے مرد بھی گنہگار ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر ۳۔ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۴) - اس طرح سے درود پڑھنا کیسا ہے؟ (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ)

سوال نمبر (۵) - جو شخص قرآن شریف غلط پڑھتا ہو۔ اور مولود مروجہ کو ثواب کہتا ہو۔ اور آنحضرت کی شان میں ندائیہ نعت پڑھتا ہو (جیسے مدینہ میں بلا لو) اس کی امامت درست ہے۔

سوال نمبر (۶) :- یہ بات کہ ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے سے چار ہزار گناہ کبیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۷) :- وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے تعداد رکعات و دعائے قنوت کہ کونسی اور کس وقت پڑھنی چاہئے اور کے سلام اور کئی قعدوں سے پڑھی جاوے۔

ahmadimuslim.de

سوال نمبر (۸) :۔ نماز جمعہ کی تعداد رکعات کیا ہیں اور کتنی رکعت ایک ایک سلام سے پڑھنی چاہیئے۔

سوال نمبر (۹) :۔ عورتوں کو رنگا ہوا کپڑا پہننا درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر (۱۰) :۔ شراب ساز اور سود خوار کے ساتھ سودا بیچنا درست ہے یا نہیں؟

راقم منشی محمد یامین کوہ چکراتہ

جواب نمبر (۱) :۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ مولوی صاحب نے بے نمازوں کی تنبیہ کرنے کو کہا ہوگا۔

جواب نمبر (۲) :۔ مرد پر فرض ہے۔ کہ عورت کو احکام شرعیہ خصوصاً نماز روزہ کی تاکید کرتا رہے۔ نہ کرنے پر گنہگار رہوگا۔ اور اگر کرتا ہے۔ مگر عورت اسے قبول نہیں کرتی۔ تو سختی سے کہے معمولی زد و کوب بھی کرے۔ پھر بھی اگر نہ مانے۔ تو پھر مرد کو گناہ نہیں۔

جواب نمبر (۳) امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب تجویز کیا ہے۔ کہ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے۔ خواجہ حسن بصری کا قول ہے کہ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ یعنے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اوس کی بدعت اوس کی گردن پر ہے۔

جواب نمبر ۴ ۔ اس طرح کا درود اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ کو حاضر ناظر جان کر پڑہتا ہے۔ تو شرک ہے۔ اور اگر اس خیال سے نہیں۔ بلکہ محض ایک عاشقانہ طرز سے ندا کرتا ہے۔ پھر شرک تو نہ ہوگا لیکن خلاف سنت ضرور ہے۔ کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود امت کو سکہایا ہے۔ وہ سب سے افضل ہے۔

جواب نمبر ۵ ۔ مولود کو ثواب جاننے والا بدعتی ہے اوس کی اقتدا کا حکم پہلے آچکا ہے۔ البتہ اگر قرآن غلط پڑہتا ہے۔ تو اوس کو امام مقرر نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر وہ مقرر ہے۔ تو پھر اوس کی غلطی دیکھی جائے گی۔ کہ اگر فساد نماز تک پہنچتی ہے تو جائز نہیں۔ اور اگر معمولی مخرج حروف میں غلطی کرتا ہے تو خیر۔ الیاہی نعت ندائیہ سے اوس کی غرض عاشقانہ سوز ہے تو خیر۔

جواب نمبر ۶ ۔ میرے علم میں اس مضمون کا کوئی ثبوت نہیں۔ البتہ مسلمان ہوتے وقت جو کلمہ پڑہا جاتا ہے اوس کی بابت حدیث ہے۔ الاسلام يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ یعنے اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو میٹ دیتا ہے۔

جواب نمبر ۷ ۔ وتروں کا مفصل قاعدہ یہ ہے۔ کہ ایک رکعت پڑہے تین پڑہے۔ پانچ پڑہے۔ سات پڑہے۔ نو۔ گیارہ تک پڑہ سکتا ہے۔ تین پڑہنے کی صورت میں درمیان کا قعدہ بیٹھک بہی پڑہ سکتا ہے۔ اور بغیر قعدہ بہی اور پر سلام دیکر ایک رکعت الگ پڑہ سکتا ہے۔ اور ایک ساتھ بہی۔ مگر دعا کے قنوت پڑہنے فصل کرو۔ دعاء قنوت سنت ہے۔ کوئی دعا پڑھ لے۔ جس میں اپنی بہتری جانے اہل حدیث بعد رکوع پڑہتے ہیں۔ حنفی قبل از رکوع پڑہتے ہیں۔

جواب نمبر ۸ ۔ جمعہ کی رکعتیں حنفیہ کے نزدیک پہلی چار رکعتیں سنت ہیں مگر اہلحدیث جمعہ کی پہلی دو رکعتیں بطور تحیۃ المسجد کے سنت مانتے ہیں۔ فرض کی دو رکعتیں تو سب کے نزدیک مسلم ہیں۔ فرضوں کے بعد چار رکعتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ دو بھی آپ نے خود پڑہی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ دو دو رکعتیں ایک سلام سے پڑہیں۔

جواب نمبر ۹ ۔ رنگا ہوا کپڑا عورتوں کو جائز ہے مردوں کو بعض رنگ زعفرانی اور معصفر منع ہے۔

جواب نمبر ۱۰ ۔ شراب ساز اور سود خوار۔ اگر کوئی جائز کام نہیں کرتا۔ تو اوس سے سودا کرنا جائز نہیں۔ اور اگر کرتا بہی ہے۔ تو جائز ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک پمفلٹ چہ ورقہ شایع کیا ہے جس میں مولوی کرم الدین صاحب سے مصالحت کے واقعات لکھے ہیں مگر افسوس کہ اون میں راست گوئی سے پوری عداوت کا اظہار کیا ہے جس کی ایک ہی مثال کافی ہے لکھتے ہیں کہ یہ مسودہ جناب خاں بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے بہی پسند کیا۔ حالانکہ شیخ صاحب سے ہمنے خود سنا۔ کہ وہ اس مسودے کو ناپسند فرماتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ میں نے کہدیا ہے کہ صلح کرنی ہے تو اتنا کافی ہے کہ دونوں فریق دعوی چھوڑ دو۔ چنانچہ مولوی کرم الدین صاحب نے منظور کر لیا تہا۔ مگر مرزا جی نے منظور نہ کیا۔ یہ بہی فرمایا کہ ہمنے اونہوں نے اس واقعہ کے چہاپنے کا ذکر کیا۔ تو ہمنے سخت منع کیا۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر کے ڈاکخانہ کا ایک پوسٹمین پانسو روپیہ کے غبن کرنے میں ماخوذ ہے اوس کا بیان ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کو ساتھی بنایا تھا۔ ایک جگہ میں ایک مکان کے اندر گیا۔ اور روپیہ کی تھیلی اوسکو ہاتھ میں دی تو لیکر گم ہو گیا۔ (خدا کو معلوم)

مرزا صاحب قادیانی پر جو مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے ازالہ حیثیت عزت کا دعوی کیا ہوا ہے۔ جو عرصہ ڈیڑھ سال سے مقدمہ چل رہا ہے۔ اس ہفتہ بھی ہوتا رہا۔

امرتسر میں ایک اسلامی کتبخانہ قائم کرنے کی تحریک ہو رہی ہے ہم اس کی بابت آئندہ مفصل لکھینگے سردست ہم محض نیک نیتی سے اتنا مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جناب مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم کے کتب خانہ کو استعمال میں لانے کی کوئی جائز صورت نکالی جاوے تو سب سے مقدم ہے۔ اس کی بابت مولوی غلام مصطفےٰ صاحب برادر زادہ مرحوم اور شیخ غلام صادق صاحب اور میاں غلام نبی صاحب سوداگر غور کریں۔ تو نتیجہ عمدہ ہونے کی توقع ہے۔

ایک برہما کی عورت ریل کے تیسرے درجہ میں اپنا ہاتھ جس میں زیور تھا باہر نکالے ہوئے سفر کر رہی تھی۔ کسی بدمعاش نے پائے دان پر آکر چلتی ریل میں تلوار سے ہاتھ صاف اڑا دیا (کیا فائدہ!)

شاہ حبش نے خاص سفیر کے ہاتھ چند بیش قیمت تحائف سلطان المعظم کو بھیجے ہیں۔ ان تحائف میں چند نادر طیور کچھ نہایت قیمتی بوٹیاں اور ایک سالم ٹکڑا ہاتھی دانت کا ہے۔ جو لمبائی میں تین گز ہے۔

ترکی حکومت میں ٹیکس رسوم التمغہ کے متعلق جدید قواعد نافذ کئے گئے ہیں۔ ان میں اس ٹیکس کی مقدار کسی قدر بڑھا دی گئی ہے۔ اس ٹیکس کو ہندوستان کے ٹیکس اسٹامپ کے مطابق سمجھنا چاہئے۔

امیر کابل نے سردار غلام خاں بارکزئی سابق گورنر غزنی کو گورنر اسمار کے معزز عہدہ پر جنرل بہادر خاں کی جگہ مقرر کیا ہے۔

عدن اب طاعون سے بالکل پاک ہو گیا ہے۔ (مرزا صاحب قادیانی سے بیعت کر لی ہو گی)

واشنگٹن وغیرہ میں جاپانی ایجنٹ دس ہزار ٹن آٹا خرید رہے ہیں۔ جو آئندہ چھ ہفتے میں پورٹ آرتھر بھیجا جائے گا۔ آج کل جاپانی فوج موتیلنگ سے لیاؤینگ کی جانب بڑھی چلی آ رہی ہے تاکہ روسیوں کا راستہ کاٹ دے۔ اور روسی جنرل کروپٹکن اپنی فوج کو سیکے ہینگ کے علاقے میں پہنچاتا ہے۔

روسی اندازہ کرتے ہیں۔ اب تک ۲۷½ کروڑ روپیہ جنگ پر خرچ ہوا۔ خرچ روز افزوں ہے (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!)

سلطان المعظم نے ارمنی مستورات کو سرخ بلوار پہننے کی ممانعت کی۔ یہ نشان خونریزی کا ہے۔

ملا سے سومالی لینڈ نے سر اوٹھایا۔ جنوب نوگل میں آٹھ ہزار پیرو جمع ہو گئے۔ ان میں دو ہزار رفلوں سے مسلح ہیں۔ مجرتائن لوگ جوق جوق اسکے ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں (آخر کیا ہوگا)

اپنے بہائی سوڈانیوں کی طرح مرمٹ جائیں گے

چو گروہی باکلوخ انداز پیکار سر خود را بنادانی شکستی

آہ! خدا تو مسلمانوں کو راہ پر لا+

۲۹ جون تک ممالک متحدہ کہ موسم اچھا تھا۔ تمام صوبوں میں پانی برسا۔ سو ضلعوں میں ۹۔ انچ تک پانی برسا۔ اودھ اور نیل کی زراعت اچھی ہے (پنجاب ابھی رحمت کا منتظر ہے)

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک گارڈ کو جو مسافروں کا مال اڑاتا تھا۔ ۳ سال قید کی سزا ہوئی۔ ۱۴-۱۵ ہزار کی مالیت کا مال اسکے گھر [illegible] (برے کام کا انجام برا ہوتا ہے)

سئول سے خبر آئی کہ ۲ جون سے ڈالنی پر جاپانی فوجیں اتر رہی ہیں۔

یہ **قطعی** حملہ پورٹ آرتھر پر کمال جوش سے کیا جائے گا۔ امید کہ اس کا نتیجہ یکسو کر نیوالا ہو گا۔

ٹوکیو سے خبر آئی سوموار کو روسی فوج نے درہ موتائن لنگ پر حملہ کیا۔ اسوقت غبار کی تاریکی بہت تھی۔

جاپانیوں نے بزور مقابلہ کرکے شکست دی ۸۰ روسی قتل ہوئے ۵۰ جاپانی کام آئے۔ بوقت صبح۔

جاپان میں پانچ فوجی افسروں کو مارشل کا اعزاز دیا گیا۔ وائیس ایڈمرل ٹوگو بھی پورا ایڈمرل ہوا۔

پایہ تخت چین میں بھی ایک چینی اخبار روس کی طرف سے جاری کیا گیا۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں نافذ ہوا۔ لڑائی کیلئے اور ۴۴،۳۰۲ سپاہ طلب کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بحری فوج کیلئے بھی سپاہ طلب کی گئی ہے اور جنوبی صوبوں سے بھی فوج منگوائی گئی ہے۔

جنگ روس و جاپان کے متعلق ۴ جولائی کو ٹلہوزری میں ایک مباحثہ ہوا۔ تمام فوجی افسروں کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور باشندوں کو مدعو کیا گیا (نتیجہ اپنا سبق)

جاپانیوں نے ۲۹ جون کو قلعہ جات چکوانتش سیچانشن اور ساکوتشن پر قبضہ کرلیا۔ روسی فوج ۱۶۰ نعشیں میدان جنگ میں چھوڑ کر مغرب کو پسپا ہوگئی۔ جاپانیوں کے سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔ علاوہ دیگر سامان حرب کے دو توپیں بھی ہاتھ آئیں۔

۲۸ جون کو ہیچینگ سے ۱۵ میل جانب مشرق روسیوں کو شکست ہوئی اور اس خطرے سے کہ ان کی لیاپاؤ کا راستہ منقطع کردیا جائے گا۔ وہ نشیجاؤ سے شمال کی طرف ہٹ رہے ہیں۔

روسی جاپانیوں کے ایک بری اور بحری حملے کی خبر دیتے ہیں جو جاپانیوں نے ۲۶ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے بیرونی قلعوں پر کیا۔ روسی (۲۰۷) آدمیوں کے نقصان کے ساتھ پسپا ہوگئے۔ جاپانیوں کا نقصان نسبتاً زیادہ تھا۔

ایک تار کے مطابق جو سینٹ پیٹرزبرگ میں موصول ہوا ہے بوجہ بارش کے ابھی لڑائی کی توقع نہیں ہے منچوریا میں خوب پانی برسا ہے۔ کاروبار بند ہے۔ اور فوجیں خشک مقامات کو جا رہی ہیں۔

لاہور میں دو آدمیوں کو مٹی کی پختہ اینٹیں چرانے کے جرم میں پانچ پانچ ضرب بید کی سزا ہوئی۔

پونہ کے ایک یورپین کو جعلسازی اور دھوکہ دہی کے جرم میں ۱۸ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

ریوٹر پایہ تخت روس سے تار خبر دیتا ہے۔ کہ بندرگاہ ولاڈی واسٹک سے تمام عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو چلے جانے کا حکم ہوگیا ہے۔

نامہ نگار ریوٹر ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ جاپانی قیدیان جنگ کی نسبت چونکہ روسیوں نے کوئی اطمینان بخش اطلاع نہیں دی۔ اس واسطے پایہ تخت جاپان میں اس کے متعلق سخت بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اور جاپانی خیال کرتے ہیں۔ کہ روسی ہمارے آدمیوں کے ساتھ سخت گیری و تشدد کا برتاؤ کر رہے ہوں گے۔ اس لئے پتہ نہیں دیتے۔ کہ ان کا کیا حال ہے اب غالباً امریکن گورنمنٹ سے استدعا کی جاوے گی۔ کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں ان اسیران حرب کی بابت خاص طور پر تحقیقات اور کوئی ایسا انتظام کرے۔ کہ جاپان کو ان کی خیر خبر برابر پہنچتی رہے۔

دریائے کابل میں جلال آباد سے نیچے پچھلے مہینے سخت طغیانی آئی لالپورہ (ڈکہ) کے چوبی پلوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

امیر صاحب کا خیال ہے۔ کہ ایک قلعہ بند چھاؤنی ڈکہ میں بنائیں اور ایک قندھار و چمن کے درمیان اسلام آباد میں ان دونوں کے نقشے تیار ہو رہے ہیں۔

تازہ ترین خبر ہے۔ کہ امیر صاحب کو حادثہ شکار کی چوٹ سے اب بالکل آرام ہوگیا ہے۔

ریاست پالم پور میں ایک قاتلہ عورت کی گرفتاری کے لئے سو روپے انعام مقرر کیا گیا ہے اس نے اپنے شوہر کو ہلاک کر ڈالا (عشق کا فساد ہوگا)

بمبئی ہائیکورٹ میں ایک شخص نے جی۔ آئی۔ پی ریلوے پر اس وجہ سے ۲۰۸۹۳۵ روپے ہرجانہ کی نالش کی ہے کہ ریلوے مذکور کی غفلت سے ریل کے پلیٹ فارم سے اترتے وقت اس کے کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی (بہت مناسب چلتی گاڑی سے اتری ہوگی)

افسوس امرتسر کے رئیس الحکما حکیم عزیز الدین بعارضہ ذات الجنب ۱۱ جولائی کو فوت ہوگئے مرحوم اپنے فن میں یگانہ تھے۔ یونانی طب کے ایک محافظ تھے فن طبابت کو شرافت سے برتتے تھے۔ حضرت مولوی غلام علی صاحب مرحوم سے مرحوم کو بڑی حسن عقیدت تھی۔ اسی لئے وصیت کر گئے تھے کہ مولوی صاحب مرحوم کا صاحبزادہ جنازہ پڑھاوے۔ خدا بخشے

التشهير

کتاب قیام اللیل وکتاب قیام رمضان وکتاب الوتر ثلاثتها لابی عبد اللہ محمد بن نصر المروزی المتوفی بالحرم الحرام سنہ ۲۹۴ھ المعاصر للمفسر محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہما باجود الکتب وجمعها فی ھذا الباب جزی اللہ عنا مولفها خیر الجزاء + حیث یسر لنا طریق الاھتداء واوضح لنا سبیل العمل فی ذالک علی حسب ما اقتضتہ الملۃ البیضاء + ذکر رحمۃ اللہ علیہ فی کل باب من الابواب الاحادیث التی رواھا باسنادہ عن سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبعها آثار الصحابۃ و التابعین ومن تبعهم رضوان اللہ علیہم اجمعین - وحقق المسائل وفصل الدلائل + ولکن وجدناها بعد العلامۃ المحدث الشیخ احمد بن علی المقریزی صاحب الخطط وتاریخ الخ وکتاب تجرید التوحید المفید المتوفی سنہ ۸۴۵ھ واختصرها بحذف المکرر من الاحادیث المسندۃ والآثار وحذف اسانید الآثار فقط دون الاحادیث ولم یتصرف فیها سوی ذالک فلکثرۃ فوائد ھذا الکتاب و جامعیتها ودعائها الی طریق السلف الصالحین وھدایتها لاتباع سبیل المومنین - احببنا ان نحلیها بحلیۃ الطبع - لتعم الفائدۃ ویکمل النفع - وینکشف الغطاء وزول النفع والتصحیح وضبط حرکات الاسماء وایضاح لبعض المشکلات والتوضیح - قررنا من السعر للورق البیاض ۱۰ وللورق بعض المتان الاعلی ۱۲ ومن اشترہ مناسبۃ نسخ جملۃ واحدۃ اعطینا الثامنۃ مجانا ومن ارسل الینا نقول خمسین نسخۃ جملۃ واحدۃ اعطینا ستین ولیس لہ علینا حق فیما بین ذالک الثامنۃ بعد کل سبیع ثم الحقنا باخر ھذہ الکتب رسالۃ اخری لابی الفرج الحافظ عبد الرحمن بن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ فی شرح حدیث سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها

ثم الجزء من رسالۃ الحمد لله ... النفع والله الموفق للعمل وقد جعلنا فی اوائل ... رحمہم اللہ تعالی والخوف علینا ان نحمد
رب العالمین المستعین الی ربنا عبد السلام من بلغ ملتان باب الاھواری

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دوا آتشہ اعضائے رئیسہ وشریفہ - حرارت غریزی و وقوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں - بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری - تقویت حواس خمسہ ظاہری وباطنی - تفریح دل ضعف باہ تسکین نگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب بہی وبہشتی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر وجوان بچہ و زناں بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے - قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل للعہ تین بوتل صہ

تقویت النسا حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیان سستی بیخوابی - استہالِ حیض - اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دُور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائی ہیں - قیمت ایک شیشی ۲ - اونس بے ۴ - اونس صہ

طلا جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اس کے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی سے روپیہ (تین روپیہ)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضلِ خدا ایک ہی دفعہ کو استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی - تھوڑی عرصہ کی ہو - تو صرف ۲ یا سو رنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۲ روپیہ عہ تین پڑیاں للعہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات
انگریزی ویونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	للعہ
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ٹکٹ واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

اہلحدیث کی گذارش

کچھ دنوں سے ہمارے قدردانوں کی رفتار ترقی پہلے کی سی تیز نہیں۔ جس کی وجہ بجز اس کے کیا ہوگی۔ کہ چونکہ کئی دنوں سے مہربانوں کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ اسلئے ان کو خیال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ اخبار کی اشاعت اب ایک قابل اطمینان حد تک پہنچ گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں۔ بلکہ ابھی تک یوں کہئے کہ اہلحدیث کا اخباروں میں شمار ہونا بھی مناسب نہیں۔ اس لئے اپنے کرمفرماؤں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ خریدار بہم پہنچانے کی فکر کریں۔ جو ملنے والے ہوں اون کو ترغیب دیں اور جو دور دراز رہنے والے ہوں۔ مگر مذاق رکھتے ہوں۔ ان کو

اسمار مبارکہ کی فہرست لکھکر بھیجدیں - تو کچھ مشکل نہیں بہت سے بے خبروں کو خبر پہنچ جائے گی -

آئندہ ہفتہ اشتہار بھی بھیجا جاوے گا - وہ اپنے احباب کو دکھا کر کسی نمایاں جگہ مسجد وغیرہ میں چسپاں کراویں - تو باعث مشکوری ہوگا

ہندؤں میں چھوت کا مسئلہ

ہندؤں میں کم و بیش چھوت کا رواج عموماً پایا جاتا ہے - گو اس کی بابت میں ملکی رسم و رواج کو بھی بہت کچھ دخل ہے - مگر معلوم ہوتا ہے - کہ ان میں مذہبی طور پر اس کی کچھ اصل ہے - گو بانیان مذہب نے اس کی بنا کچھ ہی سمجھی ہو - جو اس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق ایک حد تک عمدگی رکھتی ہو - مگر چونکہ اسقدر تشدد اور بنی نوع انسان سے نفرت صریح عقل اور انصاف کے خلاف ہے اس لئے زمانہ حال کی روشنی کے سامنے لازمی ہے کہ اس میں تنزل ہوتا - اس کے کئی ایک باعث قدرتی طور پر پیدا ہو گئے - ملک میں انگریزی تعلیم کا عام رواج ہوا - سیر و سفر کا لازمی نتیجہ میل ملاپ دوستانہ تعلقات سفر کچہری اور ریل - برف اور لیمونیڈ - سوڈا واٹر کا رواج جس کی بوتل کو ہر ایک قوم کا آدمی منہ لگا کر پی لیتا ہے - ان سب اسباب کے علاوہ بڑا بھاری سبب جس نے چھوت کے مسئلہ کو بہت کچھ نقصان پہنچایا - یا واٹر ورکس ہے یعنی نلکوں کا جاری ہونا - گو یہ قدرتی عمل سے نہ سہی - مگر اس خیال سے کہ جس طرح قدرتی اشیاء میں سب مخلوق کا برابر حصہ ہے دھوپ - ہوا - سردی - گرمی وغیرہ اشیاء سے جس طرح ہندو فائدہ اٹھاتے ہیں - اسی طرح مسلمان بلکہ دوسری کل اعلی ادنی قومیں بھی مستفید ہوتی ہیں - اسی طرح چونکہ سرکار کو بھی اپنی تمام رعیت کو ایک ہی نظر سے دیکھنی ہے اس لئے جہاں جہاں ہندؤں کے بڑے بڑے شہر مثل بنارس وغیرہ کے لئے ہیں - وہاں بھی یہ تمیز نہ ہو سکی مگر نہ معلوم امرتسر کے ہندو بھائیوں کے لئے کس نے صلاح دی کہ انہوں نے درخواست کر دی - کہ نلکوں کے پانی میں ہمارے لئے تمیز کی جائے یعنی ایک نلکہ اگر مسلمانوں کے ہو - تو ایک دوسرا مقام پر ہندؤں کے لئے الگ ہو - ہم اس مسئلہ پر سر دست معقول طرز سے بحث کرنا نہیں چاہتے - بلکہ یہ غور کرتے ہیں - کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ ہندؤں کا نلکہ مسلمانوں سے الگ ہو ہمارے خیال میں معزز ہمعصر وکیل نے بہت ٹھیک کہا - کہ دو نلکوں کا ہونا بہت سے فوجداری مقدمات اور مار کٹائی کا باعث ہوگا - کیونکہ بعض لوگ جو بیرونجات سے آویں گے ان کو کیا معلوم کہ ہندؤں کا نلکہ کون ہے اور مسلمانوں کا کون - وہ تو مثل دوسرے شہر والوں کے جہاں جہاں نلکے ہیں ایک سے سمجھکر پانی پی لینگے - جس پر فریق ہندو کی چونکہ وہ غرض و غائت جو اس علیحدگی سے ملحوظ تھی - پوری نہ ہوگی - تو خوب سوئیم سونٹا چلیگا - شائد اس انتظام میں پولیس بھی زائد کرنی پڑے - پولیس کیا موجودہ مجسٹریٹوں سے مقدمات بھی فیصل نہ ہوں گے - آخر کار مجسٹریٹ زائد بڑھانے پڑیں گے - اس وجوہ سے تو ہم متفق ہیں - کہ بہت سے لوگوں کے لئے ایک روزگار کی صورت نکل آوے گی - مگر ہاں اپنے ہندو بھائیوں کی علیحدگی کا بیشک ہمکو رنج ہو گا ۔

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا * ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اس دعوی کی دلیل ہم ایک آریہ اخبار سے پیش کرتے ہیں - جس نے ایک دو واقع اسی قسم کی چھوت کے متعلق نقل کئے ہیں - اور خوب ہی چٹکیاں اڑائی ہیں -

آریوں کا معزز اخبار ست دھرم پرچارک ہردوار مورخہ ۱۵ - اساڑھ یوں لکھتا ہے :-

از جنگ جین مصنفہ ٹھاکر گدادھر سنگھ جی

روٹی پانی کے بارے میں دو چٹکلے بھی سن لیجئے *

ایک ہوکے میں دو تین راجپوتوں نے اپنا کھانا جا کر تیار کیا - اور باہر نکل کر ٹھنڈے ہونے لگے - کہ ذرا دم لے کر بھوجن کریں گے اتنے میں ایک امریکن سپاہی آگیا آہستہ سے چولھے کی آنچ میں اپنا چرٹ سلگانے لگا -

ہرے ہرے رام رام یہ کیا کیا یہ کیا ہوا !!! بیچارہ امریکن سپاہی حیران ہے کہ یہ کیا بات ہوئی وہ سمجھا کہ شاید یہ لوگ روٹی چرائینگی

ahmadmuslim.de

تہمت لگاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کوٹ ٹوپ پھاڑ کر دکھاتا ہے۔ کہ دیکھ لو۔ میں نے روٹی نہیں لی۔ صرف چرٹ سلگا لیا ہے۔ پر یہاں معاملہ ہی دیگر تھا۔ سپاہی نے تو ان کو جھیلا کرتے دیکھ کر اپنا رستہ لیا۔ اور اون دہارک ہندوؤں کو بجز اس کے کہ کل پیوڈل کو کرشن ارپن یا دریائے بیاس کے حوالے کرتے اور چارہ ہی کیا تھا
ایک دوسرے چوکے میں بھی روٹی بن کر تیار ہوئی تھی۔ روٹیوں کی بڑی تھالی میں چوہلے کے پاس رکھی تھی۔ کہ ایک جاپانی سپاہی نے ایک ڈالر تھالی کے پاس رکھ دو روٹیاں اوٹھالیں ہائے رے اچکا تو چھوت ہو گیا۔ اتنی محنت کری کرائی خاک میں مل گئی راجپوت جاپانی پر بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ اور وہ غریب کھڑا منہ تک رہا ہے کہ یہ کیا ہوا۔ یہ کیوں بک رہے ہیں۔ کہ میں نے تو روٹیوں کے واسطے بہت زیادہ پہلے ہی دیدیا ہے۔
ایک اور بھلے مانس راجپوت نے دیکھا کہ اب کہنا سننا فضول ہے سب روٹیاں جاپانی کو دینے لگا۔ اور اس کا ڈالر بھی لوٹا دیا۔ جاپانی نے سمجھا۔ کہ شاید یہ لوگ دام دینے سے چڑ گئے ہیں جو کہ نامناسب حرکت تھی اوسنے نہایت انکساری کے ساتھ ڈالر واپس لے لیا اور چاہتا تھا۔ کہ تھوڑی سی روٹیاں لیجائے۔ باقی ان کے لئے رہنے دے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ آخر کار جاپانی بصد مشکل کل روٹیاں ہی لیگیا۔ اور ڈالر بھی۔ راجپوت اپنے دہرم کو پیٹ کر بیٹھے بھوت سے لگنے لگے۔
مگر افسوس کہ اخبار مذکور نے چھوت پر پھبتیاں تو اڑائیں۔ لیکن جیسے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج بھی باوجود دعویٰ آن وآن وغیرہ کے ایسی غیر معقول الجھن میں پھنسا ہوا ہے۔ آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے گو ہندوؤں کی بہت سی رسم ورسوم بلکہ مذہب میں اصلاحیں کی ہیں۔ مگر چھوت کے مسئلہ کو بالکل وہ بھی نہ صاف کر سکے اونہوں نے بھی صاف لکھا۔ اور آریہ سماج کو بھی سبق دیا۔ کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا مت کھاؤ۔ اسی لئے ماسٹر آتما رام صاحب جیسے آریہ نے نگینہ کے مباحثہ میں بطور فخر کے کہا تھا۔ کہ میں سرحد پنجاب پر گیا۔ تو وہاں کے پٹھان میرے لئے پانی لسی وغیرہ لائے مگر میں نے نہ پیا۔ کیونکہ وہ گوشت خوار ہیں کیا ہی معقول وہم پرستی ہے۔ آریہ سماج اور یہ وہم پرستی معقول ہو تو ہو۔ مگر اس خیال سے کہ آریہ سماج کے اور کونسے خیالات میں پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ جو اس میں نہ ہونے سے اعتراض ہو۔ تمام پاکیزہ سے پاک اور بہتر نیوگ کیا گیا ہے۔ جسکو بڑی چمک دمک سے مہذب دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسپر بھی افسوس نہیں ؎

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جا
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا۔

امرتسر میں ایک ممبر کمیٹی کا انتقال

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے ÷ کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام وسحر ÷ کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

اشعار مذکورہ اور نیز یومیہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں سبق دیتا ہے۔ اور ہر آن الرحیل الرحیل کی آواز سے کان بھر رہا ہے اس لئے کسی کا مرنا جینا ہمارے لئے ایک معمولی مشغلہ بن رہا ہے۔ مگر جن لوگوں کے کان حق سے آشنا ہیں۔ ان کو تو چاروں طرف سے نصیحت ملتی ہے کسی اہل دل نے کیا سچ کہا ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی ÷ گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

میاں امیر بخش مرحوم ممبر میونسپل کمیٹی جس تکلیف دہ بیماری سے مرا ہے اہل شہر سے مخفی نہیں ہے جو دنیا کی بے ثباتی کا پورا نقشہ بتلانے کو کافی ہے۔ ہمیں اس موقع پر مرحوم کی سوانح عمری کا لکھنا مقصود نہیں بلکہ ممبران کمیٹی کو ایک وعدے کا یاد دلانا منظور ہے۔ گو ان کو خود ہی یاد ہوگا۔ اسلئے ہمارے یاد دلانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ پبلک بڑی بے صبری سے اوس وعدہ کو دیکھ رہی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ مسلمان ممبران میونسپلٹی کو عموماً اور سردار جیون صاحب تحصیلدار صاحب امرتسر کو خصوصاً جن کی موجودگی بلکہ انہی کی کوشش سے میاں فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر الیکشن کی صلح کے موقع پر ہوا تھا۔ یاد دلاتے ہیں کہ

ahmadimuslim.de

جسوقت تمام حاضرین نے بعد منت مولوی احمد اللہ صاحب سے گذارش کی تھی - کہ اس موقعہ پر آپ اپنی درخواست ممبری واپس لے لیں - اگر کوئی جگہ خالی ہوئی - تو آپ کو پہلے داخل کرلیا جاویگا -
اس موقع پر مولوی صاحب موصوف نے اپنے دوستوں اور موکلوں کی خوشنودی کو بالائے طاق رکھکر تحصیلدار صاحب کی سفارش اور مسلمان ممبروں کی درخواست کو منظور فرمایا تھا - پس اب انتظار ہے - کہ ممبران کمیٹی ایفائے وعدہ کرکے آئیندہ کو اپنا اعتبار پیدا کریں گے - یا اس کے خلاف (خدا نہ کرے) حسب ضرورت ہم آئیندہ بھی کچھ لکھینگے -

ایک مخلص دوست کی نصیحت

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا - کہ امرتسر کے بعض علماء نے میری عربی تفسیر کے خلاف ایک چھوٹا سا رسالہ اردو میں شائع کیا ہے جس کے جواب میں کئی ایک مضامین آئے - مگر مناسب یہی سمجھا گیا - کہ اخبار میں درج نہ ہوں - مگر آج ایک مخلص دوست جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ کے ایک خط کا درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے - نہ اس لئے کہ وہ مخالفین کی کسی تحریر کا جواب ہے - بلکہ اس لئے کہ مجھ خاکسار کو ایک نصیحت دوستانہ ہے جس کی بابت میں مولوی صاحب موصوف کا دل سے شکر گذار ہوں وہو ہذا -

خط مذکور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولوی صاحب دام فیضہ - السلام علیکم! اگرچہ مجھکو جناب کی زیارت کا موقع نہیں ملا - مگر غائبانہ عقیدت ضرور رکھتا ہوں - اس لئے کہ جناب کی کوششوں کا ذکر اکثر سنتا رہتا ہوں - جو تردید مذاہب غیر میں آپ کی ذات سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں - کیونکہ اس قحط الرجال کے زمانے میں جبکہ اسلام پر ہر چہار جانب سے نہایت خطرناک حملے ہوتے رہتے ہیں اور اسلام کے حمایت کرنیوالے بیشتر خواب خرگوش میں مبتلا ہیں

ایسے نفوس طیبہ کا وجود جو اپنے اوقات گرامی کو خدمت دین میں صرف کریں بس غنیمت ہے - مگر اسوقت جو میں عریضہ لکھ رہا ہوں اس کا باعث اپنا اظہار عقیدت یا جناب کی تحسین مصرح نہیں کیونکہ آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض حسبۃً للہ کرتے ہیں اور اس کا اجر جو کچھ اس منعم متعال کی جانب سے ملیگا - وہی بس ہے - کسی اور کے احسان و شکر کی ضرورت نہیں - اور مجھ پر جو بشرت آپ کی مساعی جمیلہ سے حاصل ہوتی ہیں - وہ بھی خدا کے لئے ہے جسکے اظہار کی حاجت نہیں بلکہ اسوقت عریضہ لکھنے کا سبب ایک تحریر ہے - جو میری نظر سے گذری اور اس میں بتصدیق اکثر علمائے ہند آپکو مذہب اہلسنت سے خارج کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے - اسوقت مجھے اس سے بحث نہیں کہ علماء کی تحریر درست ہے یا آپ حق پر ہیں اور نہ میں ایسے محاکمہ کی لیاقت رکھتا ہوں ہاں البتہ اسقدر جانتا ہوں - کہ جو شخص اسلام کی تائید اور اغیار کے اعتراضوں کی تردید کا بیڑا اٹھائے وہ شخص علمائے گذشتہ کے تمام و کمال خیالات اور سلف کے مختلف الآراء تفاسیر کی ہر بات کا مقلد بنکر اس مباحثہ میں عہدہ برآ نہیں ہو سکتا - اور ضرور ہے کہ وہ شخص متقدمین کے مختلف خیالات میں سے جس امر کو غلط سمجھے اس سے صاف انکار کرے اور اپنے کامل غور و خوض کے ساتھ صرف احکام خدا و رسول کو پیش نظر رکھکر ایک مستحکم رائے قائم کرلے اور پھر اس اصول پر اسلام کی حمایت میں مصروف ہو - اور اس طرح کرنے پر ضرور ہو کہ بعض کوتاہ نظر یا وہ حضرات جن کے گوشہ خلوت اور عبادت خانوں تک اسلام پر حملہ کرنے والوں کی آواز نہیں پہنچتی اور وہ لوگ جو صرف اندرونی مخاصمتوں میں مصروف رہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور غیروں کو صرف کافر کہدینے میں اسلام کی فتح جانتے ہیں - غرض ان خیالات کے لوگ اس شخص کے مخالف ہو جائیں گے اور میں خیال کرتا ہوں کہ غالباً آپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی ہوا - اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے آپ کے خلاف صدا بلند رہی - جس سے مجھے اندیشہ پیدا ہوا - کہ مبادا آپ ان علماء کی جواب دہی میں مصروف ہو جائیں - اور اس طرح ایک تو اندرونی مخالفت میں جو بدقسمتی سے پہلے ہی نہایت شدت سے ہے ایک اور اضافہ ہو جائیگا - اور

ahmadimuslim.de

اہلحدیث میں جو پہلے ایک فرقہ تھا - اب ثنائی اور شاید غزنوی نام کے دو گروہ پیدا ہو جائیں گے اور دوسری جو خدمت اسلام کہ صرف تنہا آپسے یا شاید ہندوستان میں دو چار اور بزرگواروں کی ذات سے ہوتی ہے - اُس کا دروازہ بند ہو جائے گا - اور یہ وہ صدمہ ہے جس کے خیال سے دل میں اگر کسی کے پہلو میں دل ہو - ایک رعشہ پیدا ہو جاتا ہے - اور اسی اندیشے نے مجھے جرأت دلائی - کہ آپ کی خدمت میں عرض کروں پس بپاس اُس خدا کے لئے جسکے بھیجے ہوئے سچے دین کی جو آپ اسوقت تک خدمت کرتے رہتے ہیں آپ علماء کے جواب اور اُن سے بحث کرنے کی طرف ہرگز ہرگز متوجہ نہ ہوں کیونکہ اس طرح یہ جھگڑا اسقدر طول پکڑیگا - کہ نہ صرف آپ کی تمام عمر تک بلکہ آپ کے متبعین اور نیز فریق ثانی کے معتقدین میں یہہ بحث ایک غیر محدود زمانے تک جاری رہکر بھی ختم نہ ہوگی - آپ صرف تنہائی میں ان اعتراضوں پہ غور کریں - اور جو باتیں اُن کی آپ کو حق معلوم ہو - نہایت جوانمردی سے اُن کی نسبت تسلیم کا اظہار کر دیں جن باتوں میں آپ اون کی طرف سے زیادتی سمجھتے ہیں یا ان کے پیش کردہ تفسیر کو آپ سچے دل سے غور کرنے کے بعد حق نہیں سمجھتے اس کی نسبت ان کو کچھہ جواب نہ دیں اور مخالفین کے طعن و تشنیع کھانے کے بازاری پھبتیوں کی کچھہ پرواہ نہ کریں - اور اپنے اُس فرض میں جسکے واسطے خدا نے آپکو موزوں بنایا ہے - اور جس کا ادا کرنے والا کم از کم پنجاب میں آپ کے سوا اور کوئی نہیں - اُس میں مصروف رہیں اور اسلام کے بیرونی حدود کو بے محافظ چھوڑنے کے خطرناک غلطی کے مرتکب نہوں - خدا نے چاہا - تو آپ کے مخالفین کی بکواس جہک چند روز میں خود بخود بند ہو جائے گی -

میں امید کرتا ہوں - کہ میری گذارش آپکو ناگوار نہ ہوگی - اور اپنی فرصت کے وقت اسپر غور فرما کر کوئی مناسب رائے قائم فرمائینگے

نسأل الله لنا ولكم التوفيق للسواء على سبيل الرشاد -

(راقم - محمد علی پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ)

(خاکسار) رسالہ مذکور کا جواب طیار ہونے کو ہے بیشک توجہ نہ چاہئے تھی - مگر بموجب فرمان نبوی اتقوا مواضع التهم (تہمت کی جگہ سے بچتے رہو) کچھ لکھنا ہی پڑا کیونکہ میرے عنایت فرماؤں نے کئی ایک مواقع پر تو میرے کلام کے معنے غلط کئے ہیں - اور کئی ایک جگہ بیجا تہمتیں لگائی ہیں - اور بعض جگہ خود غلطی کھائی ہے اس لئے چند روز کی توجہ سے جواب طیار کیا گیا - جو عنقریب شائع ہوگا - طوالت نزاع کا خطرہ یہاں بھی بعض دوستوں کو ہوا تھا چنانچہ اُن کے کہنے سے میں نے ایک اشتہار یکم جولائی کو دیا تھا - کہ کوئی ثالث منصف مقرر کیجئے - جو فیصلہ دے - فریقین منظور کریں تاکہ آئندہ نزاع ختم ہو جاوے - مگر افسوس کہ فریق ثانی نے تسلیم نہ کیا - آپکے اس خط نے مجھپر ایک خاص اثر کیا - اگر شروع میں آتا - تو تعجب نہ تھا - کہ میں بالکل اسپر عمل کرتا - مگر اب تو رسالہ مذکور طیار ہو گیا ہے لیکن آپ مطمئن رہیں - کہ خاکسار اپنے فرائض منصبی میں کمی نہ کرنے دیگا - انشاء اللہ ۵

دست از طلب ندارم تا کام من برآید * یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

(دنیا زبسر ابوالوفا [illegible])

نفاق

بیروں کنم ز دل همه دُودِ نفاق را
یا گل کنم ز دست چراغِ وفاق را

پہلے ہیں [illegible] نظم جو شت نفاق میں — مضموں بھی منتشر ہیں یہ افتراق میں
ابھی [illegible] نظم ہوائے فراق میں — فرق آگیا ہے آج نظامِ وفاق میں

نخل نفاق کھنچ گئی ہے گیسو دراز پہ
باندھے ہیں کہ گیسو مضامین فراز پہ

مضموں ہیں ہم جہاں خاک کدورتِ نفاق ہو — یاں ذکرِ اتفاق تو بالائے طاق ہے
رجحانِ طبع نظم کا سوئے فراق ہو — اظہارِ جورِ گردشِ نیلی رواق ہو

انجم کی طرح نظم کے گوہر ادھر ادھر
بکھرے ہوئے ہیں صفحۂ دلپر ادھر ادھر

مصرع ہر اک جدا ہے ہوئے اتفاق سے — بندش بھی کاغذ سے ہے جدائی نفاق سے
سہے [illegible] کا نخ نظم بھی پائے نفاق سے — دردِ سخن فضول ہے دعا نفاق سے

ahmadimuslim.de

کھلتے ہیں ہونٹ بند بیان پائو دست کو
نقطے جدا ہیں لفظ سے بالا و پست کے

طرز بیاں ہو آج سراپا فراق پر — خنداں ہے افتراق اسید خاق پر
پرواز کا ہے قصد جو چرخ نفاق پر — کھولا ہے مرغ فکر نے مانند داق پر

چل پھر رہا ہے خامۂ رنگیں بیاں مرا
میداں میں ہے نفاق کے اب امتحاں مرا

اے شاہباز فکر و دماغ رسا ادھر — ہو شفق شکار مضامین پہ آ ادھر
مضموں نفاق ہی میں پڑے جا بجا اودھر — ہو جائیں صید ہو نہ کوئی دوسرا ادھر

صیاد دہر کو ہے تلاش شکار آج
مرغ سخن بھی بھولے ہیں راہ فرار آج

برہم زن وفاق دلارام ہو نفاق — پیدا کن مصائب آلام ہے نفاق
غارت گر اخوت اسلام ہو نفاق — دور جہاں میں گردش ایام ہو نفاق

سب لوگ مبتلا کو مصیبت اسی کی ہیں
آلودۂ بلا و اذیت اسی سے ہیں

ہے دو دلوں میں باعث رنج و عنا نفاق — ہے افگن کلاہ کو سر پر عنا نفاق
ہے کار و بار دہر میں نقش زناں نفاق — آخر بلا عمارت دل کی بنا نفاق

اعراب دل ۔ تحرک تحریک ضم نہیں
مفرد حروف دل کے ہیں دیکھو بہم نہیں

ہے واسطہ ہو داغ دل وا عدا آئینہ — لبریز لام خون سے ہو لالہ زار ہیں
دو نقل ملینگو کیا چمن روزگار ہیں — ممکن نہیں ہے جو ہوں کبھی شاد ہم کبھی

یاں دال سے دلالت دوری نفاق ہے
اور لام سے لطیفۂ ملا لیاق ہے

اُجڑا ہے کیا نفاق کو عشرت سرا دل — آرام اس الم کو بھلا خاک پائو دل
تھا اتحاد جب کبھی حاجت روائے دل — چلتی تھی صبح و شام ہوائے ولائے دل

دل خوش تھا ۔ جان زار تھی مسرور عیش سے
سیر جہاں بھی کرتے تھے ہم فرد عیش سے

دلہائے خلق کرتی تھی دل بل کو تیم آ سیر — تھے اتفاق و لطف سے خود شاہ خود وزیر
بیعت کناں تھی قوم تو تھے ہم بھی دستگیر — تھی خلق سب مرید تو ہم بھی تھے اسکے پیر

شاہنشہ زمانہ بھی گویا غلام تھے

دن رات ہم ہے ۔ اونکو سلام و پیام تھے
اونچا کیا ہو دست ستم کو نفاق نے — نیچا دکھا دیا ہو کرم کو نفاق نے
دلدادۂ حسد کیا ہم کو نفاق نے — دل میں بڑھایا اور بھی غم کو نفاق نے

قدرت کہاں کہ دور کریں ہم نفاق کو
روشن کریں اگر خاک ۔ چراغ وفاق کو

آپس میں پھوٹ تجھ سے پڑی اتفاق دل — کیونکر مقام ہو گیا تیرا رواق دل
گل ہو چکی ہے روشنی اتفاق دل — چھوٹا ہوا ہے دامن مہر و وفاق دل

یا رب بھٹکتے پھرتے ہیں ہم لوگ سب مدام
تاریکی نفاق سے ہو روز و شب مدام

دن رات ہو قوم ہاتھی پہ کثرت سے وارداتا — ہوتے عدالتوں میں ہیں کیا کیا مقدمات
دنیا میں اے نفاق بلا کی ہو تیری گھات — لگے تیرے ستم سے ہو فتنۂ محشر کی جا بجا بات

پہلے نہیں کسی کو دیا تو کسیکو رہا کیا
کس طرح ہم کہیں کہ روا نا روا کیا

ہے قوم اس نفاق سے آفت میں مبتلا — سو طرح کی بلا و مصیبت میں مبتلا
دن رات ہو جہاں کی نحوست میں مبتلا — ہی طرفہ یہ کہ پھر بھی ہے نخوت میں مبتلا

مغرور و دل پسند ادھر ہیں امیر قوم
فاقوں سے جاں بلب ہو ادھر ہر فقیر قوم

دشمن ہماری قوم تو ہم قوم کی عدو — کھوئی ہو ہم نے ایسے ہی جھگڑوں میں آبرو
کرتے ہیں اتحاد کی جو لوگ جستجو — راہ وفاق ڈھونڈھتے پھرتے ہیں جا بجا

ہے حب قوم اونکو ۔ روش اونکی پاک ہو
واں اڑ رہی عداوت قومی کی خاک ہو

آپس کی اس لڑائی نے مفلس بنا دیا — اجڑا کو ڈگریوں میں تو گھر بار بک چکا
نفرت ہے قوم قوم میں ہمدرد گر سوا — جنگ و جدال ہو ہر کوئی ہو دل نما ہوا

وہ بد نواشی ہے اسے نیچا دکھایئے
اس کی مذلتوں کا تماشا دکھایئے

اٹنا اٹنا جمیع و مساوی ناکام ہے — آفت میں ڈالدیں یہ کیسو تو نام ہو
خرچ مقدمات میں صرفہ تمام ہو — اس صرف فضول کو اپنا سلام ہو

کیا کیا خسارتیں نہ ہوئیں اس فضول سے
پھر دیکھتے ہیں سب اسے نظر قبول سے

ahmadimuslim.de

دل میں وہی ہے جوش نکلنے کا ٹھہر نہیں
پھر یہ ہوس ہے قرض بھی مل جائے گر کہیں
اور سے خرید لیں کوئی ہم حصہ نہیں
لا کے پھر دکھائیں ہم شکل ہو سکیں

شاید اسی سے ہی لڑینگے عدالت میں جا کے ہم
پھر لا نینگے ستم نئے ڈگری کو پا کے ہم

گر ابتدا میں ہار گئے ہم تو ہو اپیل
جج میں جا کے کریں تو دینگے نہ ڈھیل
اور ہا پیروی کریں بیرسٹر اور وکیل
پھر محنتانہ کی بھی کرینگے کوئی سبیل

لے کے قرض کھائینگے اور دیں گے اونکو بھی
خوش وقت ہم رہینگے بھی رکھینگے اون کو بھی

ہاں گر اپیل سے بھی ہوا فیصلہ خلاف
ہائیکورٹ تک مرافعہ ثانی کرینگے صاف
بیرسٹروں وکیلوں کے گھر ہو اتفاق
بیٹھیں گے بحث کیلئے تا کریں اعتراف

ان سے ہی یہ امید ہے سب کو جتائیں گے
ڈگری فریق پر اسی کوشش سے پائینگے

گر اس اپیل نے بھی دکھائیں جو ہار لیا
ہیں یار لیا انشاء اور ہو ڈسمس کر لیا
لے لے کی بار قرض کا جھیلنگا
بڑھ بڑھ کے اور دکھائینگے ہم چالیں

اس پیروی سے ہی کبھی ہست [illegible]
صرف خلیفہ سے کبھی ڈر نا نہ چاہئے

جیتا اگر مقدمہ لندن تک گیا عجب
کل ہو جائیں [illegible]
صرفہ کثیر ہو گیا گرچہ بلا سبب
لیکن خوشی یہ ہے کہ [illegible]

اب فکر ہے کہ قرض ہو سب پیش و کم ادا
ڈگری کو بیچیں یا کریں اجراء ہم ادا

پہلے خیال یہ ہوا ڈگری فریق پر
جاری کریں برائے حصول زمین و زر
لیکن بلا وکیل کے ممکن نہیں مفر
درخواست کیسی دیتے ہیں ہمکو نہیں خبر

اسوقت بھی ضرورت زر ہے برائے خرچ
لائیں کہاں سے حاجت زر ہے برائے خرچ

ڈگری کو بیچ دیں ہوا پیدا یہ پھر خیال
کم ہی زر نقد سے ملجائے نقد مال
قرضہ کو ہم ادا کریں جس سے برا ہے حال
باقی جو بچ رہے اسے کھائینگے ہر دل

لیکن کیا حساب تو باقی بچت نہیں
قرضہ کو سب ادا کریں اتنی سکت نہیں!
چندے تو مبتلا ہیں اس میں کہ کیا کریں؟
خود کھا لیں یا کوئی قرضہ ادا کریں

اب کیا عجب کہ قرض دہندہ جفا کریں
ہم خاک کچھ غنچۂ دہاں نما کریں
ڈگری کریں گے جاری جو وہ مال و ذات پر
ہوں گی نصیب ذلتیں ہر ایک بات پر

دیوانے نہیں یہ خیال آخر آ گیا
چارہ نہیں ہے ہمکو بجز اسکے دوسرا
ڈگری کو پیش کر کے صدا لبیک بلا
پیچھا چھڑائیں اپنا کہ ہے یہ بڑی بلا

پیدا کریں گے رزق کو محنت سے زور سے
کھائینگے گھر میں بیٹھ کے عزت کے طور سے

کیا کیا نفاق سے نہ اٹھائیں خسارتیں
پامال جب قوم کی ہیں سب عمارتیں
کرتے ہیں برملا وہ ہماری حقارتیں
بڑھتی چلی ہیں غیر کی ہم پر جسارتیں

سب جان کے حقیر دباتے ہیں برملا
ذلت میں اپنی عمر گنواتے ہیں برملا

ملے دل کریگا قوم کی کب تک شکایتیں
طول عمل ہے غمزدہ دل کی حکایتیں
باہم بھلا دو دل سے خدارا عداوتیں
بنجائیں بگڑی قوم کی اسمیں جو حالتیں

بس آج اختتام پر ذکر نفاق ہو
اور ہر بشر کے دل میں امید وفاق ہو

لنڈن سے پاس کر کے جو بیرسٹری ہیں آئے
بیمار قوم کے لئے کوئی دوا بھی لائے
مانا یہ بھی اونکی سند مستند ہیں پاس کئے
دار و مریض قوم کو یاں بانٹتے رہے

قائل کے کارآمد آپ کی نہیں اس دم مشاورت
صحت کے بعد سب کیجئے باہم مشاورت

ہے عرض میری آپ سے یہ زبان قوم
ہو جائیں آپ قوم کی بنجائے شان قوم
امداد ہو گی آپ سے تھا بیان قوم
لیکن خیال خام تھا جو تھا گمان قوم

ہاں آپ دستگیر ہوں اسوقت قوم کے
ارشاد وقت میں پھر ہوں اسوقت قوم کے

لڑوا کے دو سروں کو اگر کچھ بلا تو کیا
لے لے کو اپنی قوم سے گھر میں بھرا تو کیا
اسطرح نفع آپکو گر کچھ ہوا تو کیا
عاجز کو اور اپنے عاجز کیا تو کیا

پھر قوم سربلند ہو کام ایسا کیجئے
نام آور زمانہ ہو نام ایسا کیجئے

ہر قوم کو مقدمہ بازی کا شغلہ
ہم ہوں کہ ادس سوں نصیحت کہ اسکے [illegible]
آبائی دولت کو بھی دیتے ہیں سب مٹا
حاصل کریں سے کے قوت بازو سے [illegible]

ahmadimuslim.de

دن رات عیش میں رہیں ان کا یہ کام ہو
آوازۂ حدوث اثر کو پیام ہے

دل سے ہی آج گزشتہ آلام ساقیا! | اور غم فزا ہے گردش ایام ساقیا
میخانہ کھول دے یہ سرِ شام ساقیا | ہوں منتظر۔ ادھر بھی کوئی جام ساقیا

وابستہ سب امیدیں ہیں تیری نگاہ سے
امیدوار در پہ پڑا ہوں پگاہ سے

جاتا ہے آج تیری بزم سی ناشاد ساقیا | تاہم دعا ہے تو رہے آباد ساقیا!
ہے قوم اب نفاق کو برباد ساقیا | ہے سلطنت و منصب وقت کی افتاد ساقیا

ساقی وہ مے پلا کہ زمانے میں نام ہو
دورِ نفاق دور ہو اور یہ کام ہو

منعم ہر غفلتوں کے سبب گوش قوم کر | کیا کر رہا ہوں قوم کی اصلاً نہیں خبر
هذا الكلام اطيب من بيضة البشر | نوازش کار شوان مسلم سید ماسٹر

Livein door din wartd
Said my master

ہاں اے صبا بگو بہ جہاں ایں پیام ما
بشنو بہ گوش ہوش و خرد ایں کلام ما

راقم

فرصت اگر جو فکر زمانہ سے پائیں گو
رنگ۔ اتفاق قوم کا ہر سو جمائیں گو
(البنیم)

تقریظات

برق اسلام بر ترکِ اسلام۔ یہ وہی کتاب ہے جس کا مدت سے اشتہاری اعلان کیا جاتا تھا۔ اس کے مضامین کی بابت اس سے زیادہ کیا کہا جاوے کہ انوار الاسلام سیالکوٹ کے کہنہ مشق اڈیٹر کے قلم کا نتیجہ ہے جس کی طرزِ تحریر سے ناظرین آگاہ ہیں۔ ترکِ اسلام کے ایک سو پندرہ سوالوں میں سے ۳۰ سوالوں کے جواب سر دست حصہ اول میں دئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ترکِ وید کا ایک حصہ لگایا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ ۳۰۰ صفحوں کی تعداد کو محدود رکھنے کے لئے خط بہت ہی باریک کرایا گیا۔ جس سے کتاب کے مضمون کا لطف جاتا رہا۔ قیمت ۴ دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ سے مل سکتا ہے۔

فتح الموحد۔ اس کتاب میں مصنف علام نے مجلس مولود شریف کی تاریخ اور اس کا نشو و نما پانا اور رواج پھر اس کی شرعی تحقیق نہایت بسط سے کی ہے۔ جس کی نظیر کسی اور کتاب میں شاید مشکل سے ملے قیمت ۸ جو کسی قدر زیادہ ہے ہماری درخواست ہے کہ اگر نہیں تو محصول ڈاک وغیرہ خرچ اسی میں محسوب کیا جاوے۔ پتہ مولوی عبد الخالق خان حنفی موحد مقام بریلی۔

فیصلہ قرآنی۔ تکذیب قادیانی۔ مضمون نام سے ظاہر ہو۔ مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی تردید ہے مصنفہ حکیم حافظ محمد الدین صاحب اسٹیشن کاہنا کچھ ضلع لاہور قیمت ۸ ہماری رائے میں مصنف موصوف نے چونکہ بغرض تجارت تصنیف نہیں کی۔ اس لئے قیمت میں کمی کر دیں۔ تو بہت مناسب ہو کل صفحات ۹۲ ہیں۔

بابو **عبد الغفور** (دھرمپال) پر فوجداری مقدمہ کرنے کی اجازت صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی سے مانگی گئی۔ اونہوں نے بغرض منظوری گورنمنٹ پنجاب کے پاس بھیجدی ہے (کرزن گزٹ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء) دیدہ باید۔ ہماری رائے اس بارے میں کچھ بھی ہو بہرحال اہالی دہلی نے جو کچھ کیا ہے۔ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہوگا۔ تاہم ہم اس امر سے خوش نہیں۔ کہ عبد الغفور مذکور کے ترکِ اسلام کی متعدد جوابات ہونے کے بعد قانونی کارروائی ہونے سے آریوں کا یہ عذر رہا۔ کہ مسلمان جواب دینے سے عاجز ہیں اس لئے سرکار میں دوڑتے ہیں بلکہ مسلمان جیسے کہ اپنے علم سے کام لیتے ہیں قانونِ سلطنت سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ گو ہم کسی حد سے اسکے

مباحثہ نگینہ۔ نگینہ میں جو مباحثہ ہوا ہے جن صاحب کو ضرورت ہو۔ وہ حکیم ارتضےٰ علی صاحب مقام نگینہ ضلع بجنور سے خط و کتابت فرماویں +

فتوے

سوال نمبر ۱ :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولی میت نے ایکبار نماز جنازہ کی بعض لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بامامت شخص آخر نماز جنازہ پڑھی۔ تو یہ تکرار نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر ولی اس مسئلہ سے ناواقف ہے اور بسبب اصرار کسی عالم کے اوسنے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ تو وہ گنہگار ہوگا۔ یا وہ عالم یا دونوں یا کوئی نہیں؟

سوال نمبر ۲ - نماز جنازہ تین روز تک متواتر جائز ہے یا نہیں۔ حدیث و فقہ سے مدلل جواب تحریر فرماویں؟

سوال نمبر ۳ - فی زمانا جو مروجہ خطبہ [illegible] پڑھا جاتا ہے اس کے جواز کی کیا دلیل ہے؟ (ایک طالب العلم از مدرسہ احمدیہ آرہ)

جواب نمبر ۱ - نماز جنازہ میت کے لئے دعا ہے [illegible] ہے حدیث شریف میں ہے اخلصوا له بالدعاء۔ پس دعا اگر متعدد دفعہ کی جاوے تو کیا منع ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ تین روز تک پڑھا گیا صاحب ہدایہ نے کہا ہے۔ کہ ایک دفعہ پڑھنے سے فرض ادا ہو گیا۔ اور نفل مشروع نہیں۔ مگر اسپر کوئی آیت یا حدیث دلیل نہیں لاسکے بلکہ شراح ہدایہ کو آنحضرت کے جنازے کی بابت بہت کچھ تکلف کرنا پڑا۔ جو خواہ مخواہ کا بوجھ اپنے ذمہ لیتا ہے اور اگر یہ بات محقق ہو جائے کہ تعدد نماز جنازہ منع ہے۔ تو صورت مرقومہ میں ولی میت کو گناہ نہیں کیونکہ وہ عامی ہے اُس نے ایک عالم کے کہنے سے کام کیا ہے۔ فمذہبه مذہب مفتیه

جواب نمبر ۲ - اس کا جواب آگیا۔

جواب نمبر ۳ - خطبہ میں وعظ کہنا سنت ہے حدیث شریف میں ہے کان یقرء القرآن و یذکر الناس (مشکوۃ) یعنی آنحضرت خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے در مختار میں ہے بکرہ تکلم فیہا الا الامر بمعروف لانہ منہا یعنی خطبہ میں بات کرنا منع ہے سوائے امر معروف یعنی وعظ و نصیحت کے کیونکہ یہ اسی خطبے میں داخل ہے۔ ہدایہ میں ہے ولو خطب قاعدا او علی غیر طہارۃ جاز لحصول المقصود۔ کفایہ شرح ہدایہ میں اس مقصود کی تشریح کی ہے وھو الوعظ والتذکیر مفصل بحث رسالہ اہل حدیث کا مذہب میں ملاحظہ ہو۔

سوال نمبر ۴ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جہاں بیماری مذکور ہو۔ وہاں سے بھاگ کر دوسرے شہر یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں یا ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانا جائز ہے یا نہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ کتب تاریخ مثل ابن خلدون وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت ابو عبیدہ کو ملک شام کیطرف سپاہ سالار کرکے حضرت نے روانہ فرمایا۔ جب فوج مرسلہ وہاں پر پہنچی۔ تو وہیں مرض وبا پڑی اور حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی آپ نے سپاہ سالار مذکور کو فرمان لکھا کہ جس جگہ تم ہو۔ وہ جگہ مرطوب ہے فوج کو لیکر پہاڑ کی طرف چلے جاؤ۔ مگر اونہوں نے اوسپر عمل نہ کیا۔ اور فوت ہو گئے۔ پھر اون کی جگہ اُن کا بیٹا سپاہ سالار ہوا۔ پھر حضرت عمر نے اوسکو بھی فرمان سابقہ پر توجہ دلائی۔ مگر اُس نے بھی عمل نہ کیا آخر وہ بھی فوت ہو گیا۔ پھر اُن کی جگہ ایک اور صحابی سپاہ سالار ہوئے۔ پھر اون کو اوسی فرمان کی طرف امر ہوا۔ لیکن اونہوں نے اوسپر عملدرآمد کیا۔ اور فوج کو پہاڑ میں منتشر کیا۔ اس سے بیماری رفع ہو گئی۔ کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہ اور اس روایت سے لوگ مستند ہو کر بیماری کے مکان سے مفرور ہونا جائز جانتے ہیں اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ جیسے اور دوائی ہر مرض کیلئے کیجاتی ہے۔ اسی طرح آب و ہوا کا بدلنا بھی ایک دوا ہے اور یہ بھاگنا ہمارا بدلانا آب و ہوا کا ہی جواب اس کا ساتھ دلائل قویہ کے بالتفصیل عنایت فرماویں۔ تاکہ عوام الناس کے شکوک رفع ہوں (راقم خریدار)

جواب نمبر ۴ - مرض طاعون سے بھاگنا منع ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی زمین میں طاعون پڑے۔ تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ابن خلدون میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کو حکم بھیجا تھا کہ کسی اونچی جگہ پر چلے جاؤ۔ اونہوں نے ابو موسیٰ کو مناسب جگہ کی تلاش کیلئے مقرر کیا

ahmadmuslim.de

مگر اُس جگہ جانے سے پہلے ہی فوت ہوگئے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں۔ کہ اوسوقت اوس جگہ پر طاعون بھی تھا۔ ممکن ہو کہ اوس شہر میں طاعون ہو۔ مگر چھاونی میں جہاں ابوعبیدہ کی فوج رہتی تھی طاعون نہ ہو۔ مگر احتیاطاً حضرت عمرؓ نے نقل مکانی کا حکم دیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہو کہ حضرت عمرؓ کو بھی اوسوقت تک اس حدیث کا علم نہ ہو۔ چنانچہ اُسی صفحہ ابن خلدون پر جہاں ابوعبیدہ کے نام حکم جاری کیا گیا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایکدفعہ سفر میں گئے جہاں کا قصد تھا۔ وہاں طاعون کے ہونے کی خبر آئی۔ تو آپ نے مشورہ کیا۔ کہ کیا جاویں چنانچہ واپسی کی رائے حضرت عمرؓ کو پسند آئی۔ اُس پر عبدالرحمن بن عوفؓ نے حضرت عمرؓ کو یہ حدیث سُنائی کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جہاں طاعون ہو وہاں نہ جاؤ۔ نہ وہاں سے نکلو (ابن خلدون لقیہ جزء ثالث صفحہ ۲۱۴) اس سے غالب گمان ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جسوقت انتقال مکانی کا حکم ابوعبیدہ کو دیا تھا۔ اوسوقت تک اس حدیث کی خبر آپکو نہ ہوئی ہوگی اور یہ ممکن ہے۔ مگر اسلئے حدیث مذکور کا حکم صریح ہے اوس کو خلاف نہیں چاہئیے۔ ہاں صفائی مکان ولباس نہایت ضروری ہے ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ ابوعبیدہ نے حضرت عمرؓ کا حکم نہ مانا۔ امیرالمومنین کے حکم کی تعمیل نہ کرنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ بلکہ اسی وقت ابوعبیدہ نے مکان مناسب کی تلاش کے واسطے ابوموسی کو حکم دیدیا تھا۔ مگر خود انتقال کر گئے۔

سوال نمبر ۵- ایک شخص مرگیا۔ اُس کے تین بھائی حقیقی اور دو لڑکیاں اور عورت اوس کی زندہ ہے اُن کے کس طرح حصے ہونگے

(محمد پناہ خریدار اخبار)

جواب نمبر ۵- ۲۴ عدد پر حصہ ہو کر ۳ بیوہ کو ۱۶ لڑکیوں کو باقی تینوں بھائیوں کو ملینگے۔

سوال نمبر ۶- ایک شخص حج کو جانا چاہتا ہے۔ مگر اُس کی والدہ اسکو روکتی ہے۔ اب شخص مذکور کیا کرے؟

سوال نمبر ۷- کوئی شخص اپنی بیٹی کے نکاح پر داماد سے روپیہ لیسکتا ہے۔ تو ہندوؤں اور ایسے مسلمانوں میں کیا فرق ہو؟

سوال نمبر ۸- بے اختیار وسواس جو دل پر گذرتے ہیں اونپر بھی مواخذہ ہوگا؟ حالانکہ ہم اونکو بُرا بھی جانتے ہیں۔

جواب نمبر ۶- والدہ کو بھی ساتھ ہی حج کو لیجاوے۔ اگر وہ اسپر بھی راضی نہ ہو۔ تو اس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے حدیث شریف میں ہے لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق یعنے خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔

جواب نمبر ۷- بیشک لے لینا جائز ہے ہندوؤں کا دستور ہے۔ کہ نہیں لیتے۔ بس یہی فرق ہے۔ اور جو لے لیتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایسے امور میں فرق کرنا جائز نہیں۔ اسکو ضد کہتے ہیں حدیث شریف میں ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ حضرت ہمیں تو قرآن مجید میں حکم آیا ہے۔ کہ عورتوں سے حیض میں علیحدہ رہا کرو۔ اسپر یہودی کہتے ہیں۔ کہ محض ہماری مخالفت کے لئے یہ حکم بنایا گیا ہے افلا نخالفهن یعنے کیا پھر ہم پوری طرح اُن کی مخالفت نہ کریں۔ کہ اون سے جماع بھی کر لیا کریں آپکو سخت رنج آیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ ناحق کی ضدمت کیا کرو۔

جواب نمبر ۸- بے اختیار وسواس جو گذرتے ہیں۔ اونپر مواخذہ نہیں۔ بلکہ اگر انکو بُرا سمجھتا ہے۔ تو اس کی بابت حدیث شریف میں صریح الایمان کا لفظ آیا ہے ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ ہمارے دلپر ایسے خیالات آتے ہیں۔ کہ ہم اونکا ظاہر کرنا ایسا بُرا جانتے ہیں۔ کہ ہماری زبان آگ سے جل جائے تو اچھا ہے۔ اوسپر آپنے ارشاد مذکور فرمایا۔ کہ یہ تو صریح ایمان کی علامت ہے۔

سوال نمبر ۹- نماز میں خیال کس طرف رکھے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ خیالات یکسو ہوں۔

جواب نمبر ۹- حدیث شریف میں آیا۔ کہ جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے۔ تو خدا اسکے جواب میں حمدنی عبدی کہتا ہے۔ اسیطرح جب الرحمن الرحیم کہتا ہے۔ تو خدا جواب دیتا ہے۔ پس ہر لفظ کو جو منہ سے نکالے۔ دل میں خیال رکھے کہ خدا نے مجھکو یہ جواب دیا ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ ہمعات میں لکھتے ہیں کہ اسطرح سے نماز پڑھنا دل پر ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے۔ واللہ ولی التوفیق

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

پنجاب میں ۱۷ ضلعے ۸۰ تحصیلیں اور پانچ دیسی ریاستیں اب تک طاعون سے آلودہ ہیں (مرزا قادیانی سے پوچھو)

امیر کابل نے ڈھکہ میں ایک مسلخ سرائے بنانے کا حکم دیا۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں جاری ہے ۲۲ جولائی تاریخ مقرر ہے

نواح کاؤنپنگ میں پوری شکست کھا کر بھی روسیوں نے ایک دوسری لڑائی کی رو سے بھی نیچا دیکھا۔

خواجہ حسن نظامی دہلوی بقول پیسہ اخبار فوت ہو گئے تھے۔ اب بقول وکیل امرتسر زندہ ہو گئے کیا مرزا صاحب مسیح قادیانی کا معجزہ ہے

بقول جنرل اکمیہ لڑائی دوپہر کو بند ہو گئی تھی۔ لیکن روسی توپخانہ بند نہ ہوا بلکہ جاری رہا۔

تعاقب کرنے والی جاپانی فوجوں پر روسی توپخانہ گولے برساتا تھا۔ ۳ بجے وہ بھی خاموش کیا گیا۔

اس لڑائی کے نقصانات ہنوز زیر حساب ہیں پانچ روز تک جنگ رہی تھی۔

جاپانی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کو ران میں گولی لگی ہے۔ [illegible] پورٹ آرتھر سے براہ راست خبر بالکل بند ہے۔ [illegible] کئی دن ہو گئے ہیں۔

کہتے ہیں روس کی ۴۰ ہزار نہیں بلکہ لاکھ سے زیادہ فوج پورٹ آرتھر میں محصور ہے و مضبوط ہے۔

وہ تین ماہ تک بافراغت کاٹ سکتے ہیں کمک کے امیدوار ہیں جو جبر پر توڑ سے توڑ کا جوڑ ہے۔

چیفو سے خبر آئی۔ سوموار شام کو پورٹ آرتھر کی طرف دو مہیب آوازیں سنائی دیں۔ چونک پڑے

سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ آئندہ سے جامع مسجدوں کے اماموں۔ مؤذنوں اور دیگر تمام خدام کی تنخواہیں ٹھیک وقت پر ملا کریں۔ (غنیمت ہے)

نواب صاحب رامپور کربلائے معلےٰ وغیرہ کی زیارت کو جاتے ہیں۔ ہمراہی ۵۰۰ ہیں۔ (کیمل ؟)

لاہور کی وہ خوبصورت مسجد کہ جسمیں مدت تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کا دفتر رہا اور جسکو لارڈ کرزن کے خاص حکم سے ریل والوں نے خالی کر دیا۔ اب مسلمانوں کو پوری طور سے دیدی گئی۔ مسلمانوں نے اس مسجد میں قالین اور جانمازیں عمدہ طور سے بچھا دی ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد جولائی کو جمعہ کے روز اس مسجد میں مسلمانوں نے سب سے اول نماز جمعہ ادا کی۔ ریلوے کے ۸۰۰ مسلمان ملازم جمعہ کی نماز میں اس مسجد میں موجود تھے نماز جمعہ کے بعد تمام مسلمانوں نے لارڈ کرزن کے لئے دعا خیر مانگی جنکی حکم کی کوشش سے یہ مسجد مسلمانوں کو واپس ملی۔ اس مسجد میں امام اور مؤذن روزانہ پنجوقتہ نماز پڑھانے کے لئے مسلمانوں نے مقرر کر دئے۔ مسجد کے احاطہ میں ایک بہت بڑا کنواں اور ایک حوض بھی نکل آیا ہے

نگینہ کے آریہ اور مسلمانوں کے مباحثوں کے نتیجہ میں اس ہفتہ اور خوشخبری ہے۔ کہ ایک صاحب نے جو ۳۰ سے زیادہ پنشن پاتے ہیں مع اپنے صاحبزادے اور صاحبزادی کے اسلام قبول کیا۔ آپ رڑکی کے رہنے والے ہیں (سراج الاخبار)

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف نے ہندوستان میں فوج کو از سر نو تقسیم کرنے کی جو تجویز کی ہے کہ جسکے موافق زیادہ تر فوج سرحدی مقامات پر رکھی جاوے گی اور بہت سی چھاؤنیاں نئی قائم ہوں گی اور بعض پرانی چھاؤنیاں چھوڑ دی جاویں گی۔ اس تجویز پر آجکل انگلستان کی ڈیفنس کمیٹی غور کر رہی ہے ڈیفنس کمیٹی بہت احتیاط کے ساتھ اس تجویز کی ایک ایک بات پر خیال کرے گی۔ ہندوستان میں فوج کو از سر نو تقسیم کرنے کی تجویز کے موافق گورہ فوج کی عظیم تعداد موسم گرما میں پہاڑوں اور سرد مقاموں میں بھیجدی جایا کرے گی۔

ڈاکٹر لسنی کانٹ پٹرجی کی بابت جو حال میں بمقام حیدرآباد مشرف باسلام ہوئے ہیں رئیس لکھتا ہے کہ آپ بنگالیوں میں ایک ممتاز فاضل ہیں انگریزی بنگالی سنسکرت۔ عربی۔ فرنچ۔ سندھی اور جرمن زبانوں میں اعلیٰ قابلیت رکھتے

اشتہار بشارت آثار

مجموعہ کتاب قیام اللیل

جس میں سارے تراویح کی تحقیق بہت عمدہ طور پر زمانہ قدیم سے درج ہے چھپی ہے کاغذ عمدہ خط عمدہ قیمت کاغذ سفید صرف ۱۲ آنے حنائی صرف ۱۰ دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ رقم کیا چیز ہے ۔ ایسی عمدہ غیر متوقع نعمت کے سامنے ۔ لاریب جس نے نہیں دیکھی ۔ وہ دیکھکر افسوس کریگا کہ میں نے اسکو پہلے کیوں نہیں دیکھا ۔ مصنف اس کا امام بخاری کا ہمعصر زمانہ ہے اس نے ۲۹۴ھ میں وفات پائی ہے۔ نصیب اُن کے جنہوں نے یہ کتاب چھپوائی ۔ اور پھر جنہوں نے یہ کتاب خریدی۔

لوگو! ایسی کتابوں کو خریدو ۔ جو موجب رضاء الٰہی ہیں ۔ اور موجب وصول جنت ہیں ۔ اللھم انی اسئلک الجنۃ وما قرب الیھا من قول او عمل و اعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول او عمل الٰہ الحق آمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین والسلام۔

نوٹ:۔ اس کتاب کے سوا اور ہر قسم کی کتابیں مطبوعہ مصر و استنبول وغیرہ عربی فارسی اردو بیٹھے بٹھائے ایک کارڈ لکھنے پر کتب مطلوبہ ارسال خدمت کیجاتی ہیں فقط ۔ پتہ یہ ہے ۔

حافظ عبد السلام مالک کتبخانہ اسلامیہ اندرون بوہڑ دروازہ شہر ملتان

نوٹس

مجھکو کتابوں کا بڑا شوق ہے ۔ کتب فروش نمونے اور فہرستیں میرے پاس بھیجا کریں ۔ تو پسندیدہ کتاب منگوایا کرونگا ۔

المشتہر

مولوی سیف اللہ ابو الفضل شاہ عباسی اسٹیشن بانوالی تعلقہ ضلع لاڑکانہ سندھ

عجیب ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں ۔ کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے ماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے ۔ جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصر ۔ ضعف معدہ جریان سرعت انزال رقت سلسل بول ۔ تقطیر البول ۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

روح دافع بخارات نوبتی تجیہ و چوتہیہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بالفضل خدا نوبتی تجیہ و چوتہیہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پا سکتے ہیں قیمت ۱۲ اٰ

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے اُن لوگوں نے جو یونانی ۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بالفضل خدا صحت پائی ہے ۔

بوٹیوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ کمزور ہو گئے ہوں ۔ تو اس کی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کرنے کی قیمت شیشی ایک اونس ۸ ؍ دو اونس عہ

جوہر مصفّیٰ خون فی شیشی خورد عہ کلاں عہ فسادات خون تر و خشک خارش ۔ خنازیر ۔ سبھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے ۔

المشتہر حکیم محمد ابراھیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک ستت سنگھ امرتسر

حسب الحکم ارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

[illegible]

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... ۵

رؤسا اور جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے

[illegible]

حسب وعدہ

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے دوست اور اہل حدیث کے قدردان ان اشتہاروں کو اپنے اپنے دوستوں اور باشناق احباب تک ضرور پہنچا دیں گے اور مسجدوں اور عام گذرگاہوں میں لگا دیں گے اور اگر اشتہاروں کی اور ضرورت ہو۔ تو طلب فرما دیں۔

نمبر سابق میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جن لوگوں کو آپ ایسے اخبار کا مذاق کا سمجھیں۔ ان کی فہرست بھیجئے کہ نام بھیجیں۔ احباب دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید کہ بہت جلدی توجہ فرما دیں گے + (مینیجر)

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ پتر

اخبار ہتکاری امرتسر نے مباحثہ کی کیفیت شائع کی۔ مگر افسوس کہ باوجود تبادلہ اہلحدیث کو کوئی پرچہ نہ بھیجا۔ مکرر تقاضا کا لکھا۔ تو وہ بھی بعضم محرر کو فوقیت دے کر بھیجا۔ تو جواب ملا کہ پرچہ نہیں رہا۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی کہ ماسٹر آتمارام جی نے حسب معمول آریہ سماج راست بیانی سے سخت عداوت کرکے کیفیت لکھی تھی۔ اس لئے اونہوں نے سوچا کہ اہلحدیث کی نظر سے گذرنا خیر نہیں۔ یہ آریہ سماج کی قدیمی عادت ہے۔ کہ مباحثہ میں شکست اُٹھا کر بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے غلط واقعات شائع کیا کرتے ہیں۔ جس کی زندہ مثال ایک تو مباحثہ دیورہے۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور پُرجوش لیکچرار اور ودوان پنڈتاں نے منہ کی کھائی۔ اور ندامت دہونے کیلئے آخری جب حسب قرارداد مباحثے کے پرچے پورے ہوگئے تو آریہ پریذیڈنٹ نے ایک رقعہ پیش کردیا۔ کہ مباحثہ جاری رکھا جائے۔ اسپر اہل اسلام نے کہا۔ کہ حسب شرائط مباحثہ بخیر و خوبی تمام ہوچکا ہے۔ پس ہمارے مہاشہ جی کو بات ملگئی۔ جھٹ سے اپنی کتاب مباحثہ کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھ مارا۔ کہ مولوی صاحبان کا مباحثہ جاری رکھنے سے صاف انکار۔ حالانکہ یہی مہاشہ جی اسی کتاب کے صفحہ ۲۲ پر شرائط میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک مضمون پر پانچ پانچ تقریریں ہوں گی۔ کہئیے مہاراج جب علمائے کرام نے اس شرط کے مطابق پانچ پانچ تقریریں پوری کردیں اور ان میں بفضلہ تعالیٰ آریوں کو کامل شکست ہوچکی۔ اور ثابت ہوچکا کہ آریہ مت میں بجز ایک نعمت غیر مترقبہ نیوگ کے کوئی فضیلت نہیں۔ تو پھر ناحق تضیع اوقات کیوں کرتے ہو۔ اسی طرح مباحثہ نگینہ میں مہاشوں کو جب بڑی عزت سے شکست ہوئی۔ ایسی کہ دس منٹ میں آپ اپنی مقررہ شرائط الہام کو ثابت نہ کرسکے۔ تو اخباروں میں مشہور کردیا کہ مولوی صاحبان نے تین روز پہلے ہی مباحثہ بند کرنے کی درخواست کردی۔ کیونکہ مباحثہ ۱۷ جون تک تھا اور ۱۴ ہی کو ختم کر بیٹھے (دیکھو اخبار ستدھرم پرچارک ہردوار ورنہ صـــــ)

حالانکہ اسی اخبار مورخہ ۳۰ جیٹھ صفحہ ۱ پر مباحثہ کا اشتہار سکرٹری آریہ سماج نگینہ کی طرف سے ہے کہ مباحثہ ۵ جون سے ۱۴ تک رہیگا۔ کہئیے مہاراج اس سیاہ جھوٹ کا کیا علاج! بہر کیف تحریری و زبانی دلائل سے جتنے آریوں کی ہزیمت اور شکست فاش کا ثبوت ملتا ہے اب تو خاص اندرونی شہادت:۔

اخبار مباحثہ بدایوں میں سوامی درشنانند نے نگینہ کے مباحثہ پر ریویو کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آپ آریہ سماج کی حمایت میں ایسے مدہوش ہوئے کہ اونکو خبر تک نہیں۔ کہ میں آریوں کے خلاف کہہ رہا ہوں یا تائید کر رہا ہوں۔ بحیثیت ریویو نویس آپکا فرض تھا۔ کہ واقعات اور فریقین کی تحریروں اور تقریروں کی شرح کرکے اون کا حسن و قبح بتلاتے مگر اونہوں نے کیا تو یہ کیا۔ کہ خود مدعا علیہ بن بیٹھے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی آریہ سپیکر (ماسٹر آتمارام جی) کی تقریریں کو قابل قبول نہیں جانتے۔ شاید اسی لئے وہ عین جلسہ سے نکل گئے تھے آپ نے پہلا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی کمزوری محسوس کرکے ویدوں پر اعتراض کرنے شروع کردئے جبتک تعریف الہام کا فیصلہ نہ ہولیتا۔ کسی فریق کا حق نہیں تہا۔ کہ دوسرے کی کتاب پر اعتراض کرتا۔

جناب من! بہت ٹھیک ہے مگر معاف رکھئے یہ غلطی بھی آریہ مباحث سے ہوئی کہ اس نے قبل از تصفیہ قرآن شریف پر اعتراض کرنا شروع کردیا وہ یہ سے کہنا کہ کمزوری ہے یا نہیں؟ ہاں مسلمان مباحث کا حق تہا۔ کہ تعریف الہام کا جتنا حصہ صحیح ہو۔ اوسے تسلیم کرے اور باقی کی صحت کا مطالبہ کرے۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا تھا۔ کہ الہام کی تعریف میں جتنے اجزاء صحیح قابل قبول تھے اون کو تو تسلیم کیا۔ باقی پر سوال اور مطالبہ کیا۔ کہئیے اسکیا غلطی کی ہاں جب آریہ سپیکر اپنی غلط بیانی ہی پر مصر رہا تو [illegible] نے تنبیہ کرنے کی غرض سے اوسکی تعریف کے لحاظ سے اعتراض کیا۔ کہ اگر تم اس تعریف کو صحیح جانتے ہو۔ تو اس تعریف سے خود وید بھی الہامی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ آپنے یہ قید لگائی ہے۔ کہ الہام شروع دنیا سے ہو۔ حالانکہ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ تم پہلے بزرگوں کی چال چلو۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا

ahmadimuslim.de

ہے کہ حدیث شروع دنیا سے نہیں ہیں۔ یہ سوال بیجا تھا۔ تو آریہ سپیکر کا فرض تھا۔ کہ فوراً اسکو بیجا کہتا۔ نہ کہ جواب کی طرف متوجہ ہوتا۔ اور پھر جواب بھی ایسا جسکو آپ بھی کہتے ہیں۔ کہ ماسٹر جی کی جوابات سے مولوی صاحب کی تشفی نہ ہوئی"۔ (باقی دارد)

قرآن کی شکایت اہل قرآن سے

یوں تو خدا نے مجھے تمام عالم پر فخر دیا ہے۔ اور میں خود مفخر عالم ہوں مصحف عزیز میرا نام ہے۔ اس شخص کو میرے ہی باعث عزت ہے احترام ہے اور کیوں نہ ہو۔ کہ میں ہی خاص کلام پاک مالک العلام ہوں۔ (لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید) میری ہی صفت خاص ہے۔ ان اوجہ آیتہ کریمہ ولیحکم اهل الانجیل بما انزل اللہ فیہ کے جیسے مجھے انجیل شریف پر غبطہ ضرور تھا۔ کہ دنیا میں اوسکے اہل تو موجود ہوں۔ اور میری اہل مفقود و اہل مفقود اس چودہ سو برس کے زمانہ میں بھی کوئی میری اہل خاص کے نام سے پیدا نہ ہوا۔ اگرچہ قیامت سے قرآن نے اہل قرآن پکارے جانے کا وعدہ اہل ایمان سے فرمایا۔ وہ آیتہ (یوم ندعوا کل اناس بامامہم) سے ظاہر ہے۔ اس میں بھی مفسرین نے میرے سہیم و شریک کردئے۔ کسی نے آئمہ اطہار کو کسی نے رسول کو کسی نے پروردگار کو کسی نے ائمہ فقہا کو کسی نے علی الکل کسی نے امہات کو کسی نے مجھکو نہیں لیا۔ لیکن میری خوشی یہ تھی۔ کہ اس دنیا میں ہی میرے اہل پکارے جانے کا استحقاق کسی کو حاصل ہو۔ اگرچہ اہلحدیث اہل تقلید اہل تجوید اہل تنزیل اہل کلام وغیرہ وغیرہ سب ہی میرے خادم ہیں۔ اور میں سب کا مخدوم لیکن خاص اہل قرآن پکارے جانے کا شرف انمیں سے کسیکو بھی حاصل نہیں ہوا۔ اور ان میں سے کسی نے بھی اپنے واسطے یہ لقب مبارک پسند نہیں کیا۔ بارے اس چودھویں صدی میں ایک گروہ چکڑالوی نے اپنے حق میں خاص اس پیاری لقب کو پسند کیا اور اپنے گروہ کو اہل قرآن کر کے مشہور کیا۔ ہر چند کہ یہ آرزو مجھ دیرینہ تو بر آئی۔ لیکن افسوس کہ

میرے اس اہل نے میرے چودہ سو برس کے رفیق و ہمدم کو مجھ سے جدا کر دیا اور مجھ میں اور میرے حبیب میں باہم جدائی ڈالدی۔ حالانکہ میرے مالک صاحب نے مجھے آیات اللہ اور میرے ہمدم کو الحکمۃ کا خطاب عطا کیا تھا اور ہر جگہ میرا اور میرے حبیب کا باہم ساتھ کردیا تھا یعنے انہوں نے خاتم رسالت کے طریقہ انیقہ کو اسوہ حسنہ فرماکر میرا ہمدم اور رفیق و خادم میرے غوامض کا منکشف میرے حقائق کا محقق میری دقائق کا مدقق میرے اجمال کا مفسر میرے حالات کا مبین۔ میری تعریف کا معرف میری خوبیوں کا مظہر وغیرہ وغیرہ کردیا تھا۔ خیر یہ شکایت تو بجائے خود ہے سردست مجھو بہت بڑی شکایت اہل قرآن سے یہ ہے کہ باوجود میری اہل ہونے کے اور اہل قرآن کہلانے کے آج تک اونہوں نے اون افتراؤں کی نسبت (جو آریہ) کارہ و عادی سمجھے گروہ آریہ نے غلط ملط میری نسبت کئے اور میری عمدہ تعلیم کو بُرا کرکے پبلک پر ظاہر کیا، کچھ بھی لکھا اور میری بریت نہ کی۔ بلکہ اولٹا میرے رفیق و ہمدم (یعنے حدیث) پر وہ وہ دریدہ دہنی کی اور الزامات قائم کئے۔ کہ الامان والحفیظ جو کسی آریہ و دیانندی و عیسائی سے بھی ایسی امید نہ ہوسکتی تھی اور غضب یہ کہ میرے ہی نام سے اور میری ہی اشاعت کے رسالہ میں کہ جس میں بغرض خدام کا قدردان ہوں اور رشتہ کا گذارہ بھی کہ اونہوں نے میری حمایت متعدد رسائل لکھے اور میرا بول بالا کیا۔ اور میرے دشمنوں کا منہ...... کیا۔ اگرچہ میرے میرے خدام اپنے کو اہل حدیث یا اہل تقلید وغیرہ کرکے مشہور کرتے ہیں اون سب کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں اور قیامت کے روز اونکی اپنی شفاعت کی امید والا ہوں خاص کر میرا افخر خادم صاحب اعلام علم و میدان وفا شرکیسائیم ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسری اور صاحب ترک اسلام مولوی عبد الحمید صاحب پانی پتی اور ایڈیٹر انوار الاسلام اور ردّ تبدیل الاسلام قاضی غلام امیر صاحب۔ صاحب اسلام اور اور محقق حق مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی میرے بد خواہوں کو اچھی گرانقدر ... منہ توڑ جواب کردیا۔ کاش میرے اہل بھی اس طرف توجہ کرتے اور اپنے سے اس بار گراں کو ٹالتے۔ لیکن کیونکر ممکن ہو اور آنکو میری دوستوں سے خلاف و جنگ ہے گروہ بہم کو نہیں ہے مجھکو کیا امید ہوسکتی ہے۔ کہ اون کے نزدیک تو میں قرآن صاحب

ahmadimuslim.de

ہوں - لیکن اون کو یاد رہے کہ میں اور عترت یعنے اہل بیت ہم پلہ ہیں
میری مدد عین اہلبیت کی معاونت ہے ؎

اوائے خاص سے غالبؔ ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئو

واقف قرآن شریف (لقبلو - ممتاز احمد از بنارس)

(اہلحدیث) اصل نیابت نبوت تو یہی تہی کہ قرآن شریف کی تبلیغ کفار میں ہو - اُن کے شکوک و اعتراضات رفع کئے جاویں - مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اُن کے علما ایسے بھی ہیں - جو نہ خود یہ کام کر سکتے ہیں نہ اس کو شخص جانتے ہیں ؎

ہرکس از دستِ غیر نالہ کند
سعدی از دستِ خویشتن فریاد

بدعتی کی امامت

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پرچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ جولائی میں چند سوالات مع جوابات میری نظر سے گذرے جیمیں سے چند جواب بندہ کی فہم کے موافق غیر صحیح معلوم ہوتے ہیں - للہذا یہ جواب مع سوال درج اخبار فرما کر مشکور و ممنون فرمائیگا

سوال (۱) بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟ الجواب - مجیب صاحب نے تو اسپر گول گول بیان کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز گاہے گاہے ادا کرنا جائز ہے - مگر بدعتی کو امام مسجد بنا لینا جائز نہیں - بلکہ صحابہ کرام نے بدعتی کو مسجد سے نکال دیا ہے - چہ جائیکہ اسکو امام مسجد مقرر کیا جاوے - بہت دور بات ہے - اور حدیثوں میں تو خود موجود ہے - کہ بدعتی کا روزہ نماز وغیرہ کوئی شئے قبول نہیں - پس ایسے لوگوں سے احتیاط چاہیے - سوال (۲) اسطرح کا درود پڑہنا کیسا ہے ؟ (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ) الجواب مجیب صاحب نے حاضر ناظر جان کر پڑہنے کی مند ظاہر کی ہے اسپر اعتراض یہ ہے کہ ایسے الفاظ کی بابت اعتقاد اور خیال کی قید لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے - یہ کسی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس قدر الفاظ ہی شرک ثابت کرتے ہیں جو جواب اہلحدیث کے خلاف ہے یا کا لفظ سوائے خدا کی ذات کے دوسری غائب کو ہرگز ہرگز لائق نہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے تو تلقین کردہ آنحضرت صلعم کے التحیات میں تبدیل کر دی تہی - السلام علیک ایہا النبی آنحضرت نے تلقین تمام صحابہ کرام کو کیا تہا - مگر عبد اللہ بن عمرؓ نے بعد وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو یوں بدل لیا کہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ - موطا امام مالک میں یہ روایت موجود ہے اور جیسی کچھ محبت اونکو حضرت سے تہی - ویسی کچھ تو فی زمانہ مسلمانوں میں شمہ بھی نہیں - سوال (۳) وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے ؟ الجواب مجیب صاحب نے اسپر بہی چھپی چھپی باتوں میں جواب ادا کیا ہے مگر زیادہ تر افسوس اس جملہ کا ہے کہ درمیان کا قعدہ بیٹھکر بھی پڑھ سکتا ہے - اسپر اونہوں نے کیا دلیل سوچی - صاف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے - کہ وتروں میں ایک قاعدہ اخیر سے وتر کو پورا کرے اور ایک وتر سے لیکر گیارہ تک ادا کر سکتا ہے - مگر ایک کو فضیلت اور ثواب ہے - کیونکہ حدیث میں اللہ وتر یحب الوتر آ چکا ہے - اگر فقہا کے بیان کرنے سے یہ لکھا ہے - تو وہ بہی بے دلیل ہے کہ تین وتر کو دو قعدہ اور ایک سلام سے ادا کرے اور مجیب صاحب کا اسی سوال کے جواب میں آگے چلکر یہ فرمانا کہ دعا قنوت سنت ہے کوئی دعا پڑھ لے جسمیں اپنی بہتری جانے - اہلحدیث بعد رکوع پڑہتے ہیں حنفی قبل از رکوع پڑہتے ہیں کچھ مفید نہیں - کیونکہ شارع سے قنوت کا پڑہنا وتروں میں اور نہ پڑہنا بھی ثابت ہے - جب نہ پڑہنا بھی ثابت ہے تو کسی دعا کا اختیار کر لینا اپنی طرف سے کب جائز و درست ہے یہ آیت شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله کا مصداق بنتا ہے اور اہلحدیث کا دعا قنوت بعد از رکوع پڑہنا تو حدیث سے استدلال ہے اور حنفی لوگوں کا وتروں میں قبل از رکوع رفع یدین کرکے ادا کرنا کس دلیل سے ہے ؟ اسپر مجیب صاحب نے کچھ غور نہیں کیا - اگر غور کرتے تو حق بات کہتے ہوئے کبھی شرم ولحاظ کسی کا نہ کرتے - کیا شارع کی پیروی واطاعت کے روبرو کسی اور کی بہی قید ہے کہ فلاں فلاں مذہب کی بہی بات مان لیا کرو - یہ ہرگز نہیں - پس ہم سب کو لائق ہے کہ قرآن وحدیث

کے ہوتے ہوئے کسی کے مذہب کی قید کرلینی اچھا نہیں اور آیت کا مصداق بنتا ہے۔ لِمَ تقولون مالا تفعلون الخ یعنے مت کہو وہ بات جو تم نہیں کرتے ہو۔ فقط

راقم محمد شفیع الحسن عباسی عفی عنہ سکندرآباد

اہل حدیث:۔ فتوی میں بدعتی کے پیچھے نماز کا جواز لکھا تھا جاتا کو بھی منظور ہے۔ رہا دائمی امام بنانا نہ تو یہ سوال تھا نہ جواب دیا۔ کا لفظ بطور عبادت کے کسی کے حق میں سوائے خدا کے جائز نہیں۔ بطور سوز و محبت کے منع نہیں۔ وتروں کی بابت اتنا ہے کہ مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کرو۔ اس سے بعض علماء بتلایا کرتے ہیں۔ کہ درمیانی قعدہ نہ بیٹھو۔ مگر مشابہت رفع کرنے کے لئے دعاء قنوت بھی کافی ہے۔ دعا قنوت کا پڑھنا بھی جب آپ مانتے ہیں کہ شارع سے ثابت ہے۔ تو پھر سنیت میں کیا کلام ہے۔ کیا سنت اسے ہی کہتے ہیں جو ہمیشہ کام کیا ہو۔ حنفیوں کا قبل از رفع یدین کرنے کا ذکر بے تعلق ہے۔ علاوہ اس کے لا ترفع الایدی والی حدیث سے اون کا استدلال ہے۔ باقی باتیں آپکی جوش پر مبنی ہیں۔ جو اپنی حد تک مبارک ہے۔

اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

قابل توجہ اعیانِ اسلام

خروس اور شہباز سب اوج پر ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں!

افسوس کہ اسلام جس طرح دنیاوی ترقی میں غیر اقوام سے ہٹے ہوئے ہیں اسی طرح تبلیغ مذہب میں مخالفین سے بہت پیچھے ہیں۔ تو وہ عیسائی ہندو۔ برہمو۔ دیانندی وغیرہم کے مذہبی حمایت و اشاعت کی حیرت انگیز کوششوں کا نقشہ ہماری پیش نظر ہے کوئی فرقہ کسی پہلو پر اشاعت مذہب سے غافل نہیں۔ ایک جاہل سے فاضل تک ادنی سے اعلے تک دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے میں نت نئے طریقوں سے

کام لیتا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ عیسائی صاحبان بالعموم نہایت ارزاں بلکہ مفت کتابیں کیوں تقسیم کرتے ہیں اپنے اسکولوں میں قلیل فیس پر کیوں تعلیم دیتے ہیں۔ گلی گلی وعظ کیوں کہتے ہیں۔ اُن کی عورتیں گھر گھر سوتا کوٹہ ناتی یا موزہ گلوبند کیوں سکھلاتی پھرتی ہیں۔ اُن کا اصلی مقصد عیسائی بنا کر آپ کی مذہبی خیالات کا تبدیل کرنا ہے۔ اخباروں کی فائل اوٹھانے سے صدہا مثالیں اس کی ملیں گی۔ کہ جب کوئی عورت ان کی جال میں پھنس گئی ہے تو معاً اوس کو اڑا لے گئی ہیں۔ میں یہاں مختصراً عیسائیوں کی مذہبی انتظام کی حالت لکھتا ہوں۔ شائد آپکو معلوم ہو کہ یورپ کے عیسائیوں میں صرف تین مذہب بڑے شمار کئے جاتے ہیں۔ اول گریک چرچ یعنے یونانی کلیسا جو زار روس کو اپنا مذہبی پیشوا اور خلیفہ مسیح سمجھتے ہیں اور تمام دینی اور دنیوی امور میں اُس کا حکم واجب التعمیل جانتے ہیں۔ دوسرا رومن کاتھولک یا رومی کلیسا جو پوپ کو اپنا رہنما اور پطرس کا خلیفہ خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے اب اس کلیسا کے معتقد ہیں۔ مگر فرانس کی ایک زبردست سلطنت اس کی حامی ہے۔ اس کلیسا کے پادری ایسے مقامات پر زیادہ ملینگے۔ جہاں بت پرستی اور امام پرستی پیر پرستی کا زور ہوگا۔ تیسرا پراٹسٹنٹ جسکو آج کل زیادہ عروج ہے۔ چھوٹی بڑی کئی سلطنتیں اس کی معتقد ہیں خصوصاً انگلستان و جرمن ان دو بڑی سلطنتوں میں ہمیشہ اسبات پر رقابت رہتی ہے کہ دیکھیں۔ کون غیر مذاہب کو عیسائی بنانے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ ان کی شاخ در شاخ فرقے مثلاً چرچ آف انگلینڈ و کلونسٹ ولوتھرن و اِیوَنجیلیکل چرچ و پرسبٹیرین وغیرہم۔ ہزار ہا لایق فایق مناظر و ذی علم مع زرکثیر پادری ہندوستان کو عیسائی بنانے کی غرض سے بھیجتے ہیں۔ اور ہر مذہبی گروہ نے کل ہند کو اشاعت دین عیسوی کے لئے باہم تقسیم کر رکھا ہے۔ یعنے پنجاب میں اسکاٹلینڈ کا پرسبٹیرین چرچ اور راجپوتانہ و ہندو ریاستوں میں آئرلینڈ کا رومن کاتھولک و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں میتھوڈسٹ چرچ اور فوجوں میں چرچ آف انگلینڈ علی ہذا القیاس یورپ کے عیسائی جماعتیں ہندوستان میں حسب ذیل ہیں۔ جو غریب ہندیوں سے اُن کا پیارا مذہب چھڑانے کی کوششوں میں رات کا سونا اور

ahmadimuslim.de

ماں کا کھانا انکے لئے حرام سمجھتے ہیں:-

(۱) بپٹسٹ مشنری سوسائیٹی (۲) بپٹسٹ زنانہ مشنری سوسائیٹی
(۳) باسل اونجیلیکل مشنری سوسائیٹی (۴) کرسچین ورنیکولر ایجوکیشن سوسائیٹی
(۵) چرچ مشنری سوسائیٹی (۶) چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائیٹی
(۷) چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن (۸) چرچ آف اسکاٹلینڈ لیڈیز ایسوسی ایشن
(۹) ڈینیش لوتھران مشن (۱۰) انگلش پریسبٹیرین چرچ
(۱۱) فیمیل ایجوکیشن سوسائیٹی (۱۲) فری چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن
(۱۳) جنرل بپٹسٹ مشن (۱۴) گاسنر مشنری سوسائیٹی
(۱۵) ہرمینس برگ مشن (۱۶) انڈین نارمل اسکول سوسائیٹی
(۱۷) آئرش پریسبٹیرین مشن (۱۸) لیپزگ لوتھر مشن
(۱۹) لندن مشنری سوسائیٹی (۲۰) مورا وین مشن
(۲۱) اسکاٹش اونجیل ایسوسی ایشن (۲۲) سوسائیٹی فار پروپیگیشن آف گاسپل
(۲۳) الیبرٹ وی جی لیڈیز ایسوسی ایشن (۲۴) سوسائیٹی آف فرینڈز
(۲۵) سویڈش اونجیلیکل لوتھرن مشن (۲۶) یونائیٹڈ پریسبٹیرین چرچ
(۲۷) ویلیس کالونسٹک میتھوڈسٹ مشن (۲۸) ویسلے ان مشنری سوسائیٹی
(۲۹) ملکی فوج

امریکہ کی طرف سے ہندوستان میں حسب ذیل جماعتیں قائم ہیں

(۳۰) بپٹسٹ مشنری یونین (۳۲) کینیڈین بپٹسٹ ٹیلوگو مشن
(۳۱) بورڈ آف کمشنرز فارن مشنس (۳۳) فری بپٹسٹ مشن
(۳۴) کینیڈین پریسبٹیرین مشن (۳۵) جرمن ریونجیلیکل مشن
(۳۶) لوتھرن مشن (۳۷) میتھوڈسٹ اسکوپل چرچ
(۳۸) پریسبٹیرین چرچ (۳۹) ریفارمڈ چرچ امریکا ٹ مشن
(۴۰) یونائیٹڈ پریسبٹیرین چرچ (۴۱) زنانہ مشن
(۴۲) رومن کاتھولک مشن اسٹیشن

یہ مختصر فہرست بڑی جماعتوں کی ہے - لیکن پرائیویٹ اور لوکل جماعتیں انکی ماسوا سینکڑوں کی تعداد میں ہیں - ہر جماعت نے کتنی مشنیں قائم کی ہیں - اور کیا انتظام کیا ہی مشنیوں کی فہرست اور انتظامی حالت دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے - صرف ایک شاخ امریکن میتھوڈسٹ کے ۲۵۰ مشن اسکے مختلف مقامات پر قائم ہوچکے ہیں - ان مشنوں کا قابل تعریف انتظام اس

لائق ہے - کہ اگر دیگر اہل مذاہب اس کے تقلید کریں - تو بجا ہے -

ہندوستان کی ہر ضلع میں ایک مشن یعنے عیسائی انجمن ہے جسکا مہتمم یہ یجرا نچارج ایک یورپین پادری ہوتا ہے مہتمم نے اپنی ماتحت ضلع کو چند سرکلوں پر تقسیم کررکھا ہے اور ہر سرکل میں حسب ضرورت مذہبی عہدہ دار پریچر وغیرہ اشاعت مذہبی و فراہمی چندہ میں سرگرم ہیں - انکو حکم ہے کہ میلہ بازار وغیرہ ہر مجمع میں وعظ کہیں اور ہر صورت سے عیسائی بنانے کی کوشش کریں - عیسائیوں کی فوتی پیدائشی و فراری کا رجسٹر رکھیں - ہر معاملہ کی اپنے افسر کو اطلاع دیں - ہر سرکل یعنے حلقہ میں ایک سہ ماہی انجمن جسے کوارٹرلے کہتی ہیں - ضلع کے کسی صدر مقام پر منعقد ہوتی ہے - جسمیں عموماً تمام عیسائی اور خصوصاً تمام مذہبی عہدہ دار جمع ہوکر لیسر پرستی میر انجمن کل باہمی معاملات کا فیصلہ اور تجاویز اشاعت مذہب پر غور فکر کرتے ہیں اور سہ ماہی رپورٹ پیش ہوتی ہی پھر انہیں مقاصد کی غرض سے ہر ضلع میں ایک سالانہ انجمن ڈسٹرکٹ کانفرنس کہلاتی ہے جس میں ہر حلقہ کی سہ ماہی انجمنوں کے طرف سے دو دو وکلا شریک ہوا کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس ہر ضلع کے دو دو وکلا سے ایک ملکی انجمن ملک کے کسی بڑی حصے میں قرار پاتی ہے - ہندوستان میں اس طرح کی چند انجمنیں ہوتی ہیں یعنے صرف میتھوڈسٹ چرچ کے تین ہیں - ایک نارتھ انڈیا کانفرنس جسمیں ممالک مغربی و شمالی اودھ کے (بجز میرٹھ سہارنپور - ڈیرہ دون مظفرنگر) ہر ضلع کے وکلا شریک ہوتے ہیں - دوسری سوتھ انڈیا کانفرنس اس میں سندھ گجرات احاطۂ بمبئی وغیرہ کے وکلا شرکت کرتے ہیں تیسرے بنگال کانفرنس جسمیں بنگال برہما اور وہ تمام اضلاع جو مذکورالصدر کانفرنسوں سے مستثنےٰ ہیں شامل ہوتی ہیں اور ان سہ انجمنوں کے وکلا کی شرکت سے ایک سنٹرل کانفرنس ہر دوسرے سال تمام ہندوستان کی جانب سے کسی بڑے شہر میں جو بالاتفاق قرار پاتا ہے - منعقد ہوتی ہے اسی طرح چند ممالک مثلاً ہندوستان و چین و جاپان و امریکہ کے وکلا سے ایک چہار سالہ کانفرنس امریکہ کے صدر مقام پر جو تجویز ہوتا ہے - منعقد ہوتی ہے اور ایسے تمام چہار سالہ کانفرنسوں کے وکلا سے تمام دنیا کے عیسائیونکو

ahmadimuslim.de

ایک یونی ورسل کانفرنس کسی بڑے مذہبی مقام پر جو پہلے سے تجویز ہو جاتا ہے منعقد ہوا کرتی ہے۔ ان کانفرنسوں کے مذہبی اثر سے ایک عیسائی شاہنشاہ سے لیکر گداگر تک متاثر ہوتا ہے۔

عیسائیوں کے ہر فرقے کے مفصل مذہبی حالات لکھنے کے واسطے میرے پاس کافی وقت نہیں۔ مگر اس مختصر تحریر سے آپ بہت کچھ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(خادم المسلمین موحد رائے بریلوی)

(اہلحدیث) ہمارے علماء مختلف خیالات والوں کا ایک جگہ جمع ہونا بھی حرام جانتے ہیں۔ آپ ہم سے کفار کی ریس کرانا چاہتے ہیں ڈوب جائیں مر جائیں۔ پر ایسا نہ کریں گے۔

ایک مخلصانہ اپیل

ہمارے ناظرین عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور سے واقف ہوں گے۔ آپ کو قومی دلسوزی میں ہمیشہ سے ایک حصہ وافر ہے۔ امرتسر کے نزاع کے متعلق آپنے ایک عنایت نامہ لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

میرے معظم حضرت مولانا صاحب! السلام علیکم۔ میں نے جناب کی اخبار اہلحدیث کے مطالعہ سے جناب سے تعارف نہیں بلکہ نیاز حاصل کیا ہے۔ جس پر میں ناز کرتا اور خداوند تعالیٰ کا نہایت شکر کرتا ہوں۔

میں نہایت خلوص اور عقیدت دلی بلکہ نیازمندانہ بوجہ تعلق اخوت اسلامی سے ایک عرض کرتا ہوں۔ اگر براہ مہربانی اسکو قبول فرماویں اور اس میں میں جناب کے اس آخری پرچے کے اس آخری شعر کو اپنے ساتھ حمایت میں لیتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ؎

فرصت اگر جو فکر زمانہ سے پائینگے
رنگ اتفاق قوم کا ہر سو جمائینگے

قوم کے اتفاق کا اول انحصار قوم کے پیشوایان کے اتفاق پر ہے گویا علماء کا اتفاق ایک مقدمہ ہے اور قوم کا اتفاق اس کیلئے علاقہ لازم ملزوم محتاج بیان نہیں۔

پس امرتسر کے نفاق کے ارتفاع میں اول جناب ہی سبقت فرماکر قوم کو شہادت دیویں۔ تو کیا اچھا ہو۔ ذات باری سے اجر کے علاوہ قوم میں بھی آپ کا نام نامی قابل مشکوری ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ باہمی تنازعات نے یہاں تک فروغ پایا۔ کہ ایک دوسرے کی عزت آبرو ریزی میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ کیا خدائے جلیل کے دست قدرت و عدل سے مایوس ہو گئے۔ کہ اب باہم عدالتہائے انگریزی اور ادنیٰ میں بھی دیگر قوم کے اشخاص سے محاکمہ طلب کرنے لگے۔ میں نے جناب سے اس لئے عرض کیا ہے۔ کہ جناب سے اس عرض کے قبول کی زیادہ توقع ہے۔ کہ آپ بہ نسبت متعدد اشخاص کے جلد قبول فرما دیں۔ اگر بغرض باہمی اتفاق اور مصالحت کے میری حاضری کی ضرورت ہو۔ تو میں اس خدمت کے لینے کو عزت دارین سمجھتا ہوں۔ زیادہ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔ اگر امید مصالحت و اتفاق معدوم و مفقود ہو چکے تو انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں نے دوسری طرف کیلئے ایک دوست کو لکھا ہے۔

جواب

جناب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے کن کن طریقوں سے اس فتنے کو بند کرنا چاہا۔ پہلے تو بصد منت ملتجی رہا۔ کہ میری غلطیوں سے مجھے بطور خود آگاہ کرو۔ جو بات قابل قبول ہوگی۔ وہ مان لونگا۔ اور جو قابل جواب ہوگی اوسکا جواب دونگا۔ وہ آپ تسلیم کرلیں۔ بہ محرم کو اسی مضمون کا ایک اشتہار بھی دیا۔ مگر فریق ثانی نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور رسالہ اربعین شائع کر دیا۔ جس میں بے طرح میرے مطلب کو بگاڑ بگاڑ کر ایک جعلی فتویٰ حاصل کیا گیا جس کا ثبوت میں اپنے جواب میں دونگا۔ باوجود ایسے صریح ظلم کے پھر بھی میں نے یکم جولائی کو اشتہار دیا۔ کہ باہمی تصفیہ کے لئے کسی عالم کو منصف کر لیا جاوے۔ تاکہ آئندہ کو سد باب ہو۔ مگر افسوس کہ آج ۲۹ جولائی تک بھی جواب نہ آیا۔ مگر میں اب بھی بحکم لا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون مایوس نہیں ہوں۔ آپ جیسے مخلص بزرگ درمیان میں آئیں تو امید قوی ہے کہ کوئی صورت مصالحت کی پیدا ہو جائیگی۔ باقی جس مقدمہ کی طرف آپنے اشارہ کیا ہے اس میں میں مستغیث نہیں بلکہ مستغاث علیہ ہوں میں اوس اللہ کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں جس کے قبضے میں تمام دنیا کی حکومت

ahmadimuslim.de

ہے۔ میں نے دو دفعہ مستغیث کو منع کیا۔ مگر چونکہ میرا مقلد نہیں اس نے ایک نہ سُنی اور مولوی عبد الغفور اور مولوی عبد الاول اور مولوی عبد [illegible] صاحب غزنوی پر استغاثہ کر دیا۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی عبد الرحیم صاحب غزنوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو گواہ طلب کرایا۔ جس کی بابت ہر ایک بہی خواہ قوم کو سخت رنج ہے۔ مگر ع ہر چہ ہست از ماست۔

مختصر یہ کہ اگر آپ تشریف لاویں۔ تو بہت کچھ امید ہے۔ میرا تو مذہب ہی یہ ہے کہ ع

بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

(ابو الوفاء)

قبول اسلام

انّ الدّین عند اللّٰہ الاسلام

(مرقومہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جب سے اللہ عزوجل نے اس خادم سنت کی توجہ کو دین حق کی خدمت کی طرف منعطف کیا ہے تب سے بہت سے غیر مسلم لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر دین آبائی سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہو گئے ہیں۔ جن کی تفصیل تو درکنار شمار بھی میرے علم سے باہر ہے۔ مگر مارچ ۱۹۰۲ء میں ایک ہندو جوان لڑکی کے مسلمان ہونے پر ہندوؤں خاصکر آریہ صاحبوں سے بڑا بھاری مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مہر نیمروز کی طرح علو اور ظہور مطابق آیہ وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللّٰہ ھی العلیا۔ کفار کو عدالت میں سخت ہزیمت ہوئی۔ اور مسلمان لوگ لڑکی کو ساتھ لئے ہوئے نعرہ اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تب سے خیال ہوا۔ کہ ایک رجسٹر نو مسلمان تیار کرنا چاہیے۔ جو وقت پر کام آئے۔ بفضلہ تعالیٰ تب سے بہت سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اب آپ کے پرچہ میں اکثر نو مسلموں کا ذکر جو دیکھا جاتا ہے۔ تو دل میں ایک نادر خوشی ہوتی ہے۔ لہٰذا مناسب جانا۔ کہ جو لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوں۔ اُن کی فہرست آپ کی خدمت میں بھیجا کروں تاکہ آپ درج اخبار فرما کر میری طرح دیگر مسلمانوں کو خوش کیا کریں۔ واللّٰہ التوفیق اللّٰھم انت نصیری وعضدی بک اصول وبک احول۔ فہرست آگے ملاحظہ ہو۔

اخبار پائونیر پرچہ نمبر ۱۲ جولائی ۱۹۰۲ء میں آرک ڈیکن آف لنڈن کی رائے لنڈن کی مذہبی حالت پر بعنوان (London a pagan city) درج ہے۔ جس میں اونہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ لنڈن ایک بے دین شہر ہے اور اس میں گرجا جانیوالوں اور مذہبی علم کے سیکھنے والوں کی فیصدی اوسط بہی بتائی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اسے ترجمہ کروا کر اور اپنے ساتھ میں ڈالکر درج اخبار فرماویں۔ ایک عجیب لطف ہوگا۔ اگر آپ اس کے ترجمہ کا بندوبست نہ کر سکیں۔ تو مجھے جلدی اطلاع دیں۔ میں اسے ترجمہ کر کے خدمت سامی میں بھیجدوں۔* والسلام

فہرست نو مسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت	عمر تخمیناً
	۲۶ فروری ۱۹۰۲ء	فاطمہ	وہن دیوی قوم اروڑہ ساکنہ موضع بہبانوالہ ضلع سیالکوٹ	۲۳ سال
۱۳ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ	۲۵ مارچ ۱۹۰۲ء	رحمت اللہ	کہر سنگھ قوم سکھ موضع دودوے تحصیل قصور ضلع لاہور	۲۰ سال
۱۶ "	۲۷ "	محمد حسین	سنت رام قوم برہمن موضع مانسر متصل پنڈل علاقہ جموں	۲۴ سال
۲۶ "	۶ اپریل ۱۹۰۲ء	عائشہ	بہاگونتی قوم جیوار چھاؤنی سیالکوٹ	۳۰ سال
یکم صفر ۱۳۲۰ھ	۹ مئی ۱۹۰۲ء	فاطمہ	مہتاب بی بی قوم خاکروب ساکنہ چک تیار تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲۰ "
۱۳ صفر	۲۳ "	فاطمہ	میہتو قوم مہنگ (قوال) ضلع اودہم پور علاقہ ریاست جموں	۳۲
۱۳ ربیع الاول	۲۳ جون ۱۹۰۲ء	حبیب اللہ	لالو قوم چمار ساکن کاہنہ چک علاقہ جموں	۳۲
"	"	محمد حسین	بھگتو پسر لالو مذکور	
۱۹	۲۷	عائشہ	مساۃ بسنت [illegible] قوم مہنگ (قوال) ساکن [illegible] علاقہ ظفروال	۲۲

* بہت خوب ورکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ (اڈیٹر) ملہ یہ وہ لڑکی ہے جس کا مقدمہ ہوا تھا ملہ ایسے شخصوں کی بابت مجھے مشورہ دیں کیونکہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ کیا اولاد کو بھی درج رجسٹر کیا کروں (منہ) مرقوم شماری کا طریق تو یہی ہے کہ سب ہوں (اڈیٹر)

فہرست نومسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت	عمر نومسلم
۹ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ	۲۷ جون ۱۹۰۲ء	محمد یوسف	کنہیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں	۲۵ سال
"	"	عائشہ	زوجہ کنہیا لال مذکور عیسائی	۳۲ "
"	"	فاطمہ	جانیا دختر کنہیا لال مذکور عیسائی	۱۹ "
"	"	زینب	ببیبی دختر کنہیا لال مذکور عیسائی	۹ "
"	"	فضل کریم	سوہنو قوم ٹھاکر ساکن بہٹو تحصیل ادہم پور علاقہ ریاست جموں	۲۵ "
۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ	۲۸ جون ۱۹۰۲ء	علی جان	[illegible] قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع موڑہ بہٹیاں	۱۸ "
۳ صفر ۱۳۲۲ھ	۲۰ اپریل ۱۹۰۴ء	زینب	زینیاں بنت گلاب قوم ماچھی ساکنہ موضع کوٹ منڈیاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ	۳۰ "
۴ "	۲۱ "	فاطمہ	پنناں بنت کاہنہ قوم مینگ ذات … موضع ڈب متصل کانہ چک علاقہ جموں	۳۰ "
۱۰ ربیع الاول	سنہ ۱۹۰۳ء	رحمت بی بی	کنگی قوم مینگ ذات … موضع کھٹوا علاقہ ریاست جموں	۲۱ "
۱۰ ربیع الآخر	۷ جولائی	عبدالغفور	فقیر چند ولد گوہر قوم کھوکھر ساکن موضع ریوڑی ضلع ریاسی	

پچھلے چار مرد و عورت جب میں حج سے واپس آیا ہوں۔ داخل اسلام ہوئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام حسب آپ کی بعض تحریروں کے عبدالغفور رکھا گیا ہے (ایڈیٹر) او پیارے عبدالغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے۔ کہ ایک سے بدلے کئی آ گئے۔ مگر۔

فتوے

سوال نمبر(۱) ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر رکھ لے۔ تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے۔ ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھ لے کوئی حرج تو نہیں۔ یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے۔ تو نماز ہوگی یا نہیں۔ (از کراچی)

جواب نمبر(۱): سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے سر نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے۔ تو ضرورتاً تو بطریق اولیٰ جائز ہوگی۔ گھر میں پڑھیگا۔ تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ جماعت نبی کی سنت موکدہ ہے۔ اگر تم اسکو چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں۔ امیر آدمی ہے۔ تو سہل ہے کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے۔ جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے۔ اور آپ نماز با طمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا

سوال نمبر(۲) خطوط میں مخدوم۔ مکرم۔ معظم۔ مہربان۔ عنایت فرما غریب پرور۔ غریب نواز۔ بندہ نواز۔ خداوند نعمت۔ قبلہ و کعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو۔ تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (امید علی)

جواب نمبر(۲) بہ نیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں۔ قبلہ و کعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے۔ جیسے بڑے آدمی کو ابا یا چچا کہدیا کرتے ہیں۔ برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ۔ باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے۔ مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے۔

سوال نمبر(۳) (آ) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں؟ (ج) اگر امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں۔ تو انکو کچھ گناہ ہو یا نہیں؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہوگا یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر(۳) (آ) اسماء مذکورہ منع ہیں۔ جن کی تبدیلی کر دینی چاہئے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے۔ تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے جو تبدیل نہیں کرتا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت ناپسندیدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و

ahmadimuslim.de

جواب نمبر(۱) - سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آتا ہے - کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے - تو ضرورتاً تو بطریق اولی جائز ہوگی - گھر میں پڑھیگا - تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے - کہ جماعت نبی کی سنت موکدہ ہے - اگر تم اسکو چھوڑ دوگے تو گمراہ ہو جاؤ گے - غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں - امیر آدمی ہے - تو سہل ہے - کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے - جو نماز کے وقت پنکھا کرتا ہے - اور آپ نماز با طمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

سوال نمبر(۲) خطوط میں مخدوم - مکرم - معظم - مہربان - عنایت فرما غریب پرور - غریب نواز - بندہ نواز - خداوند نعمت - قبلہ وکعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں ؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو - تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (امید علی)

جواب نمبر(۲) بہ نیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں - قبلہ وکعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے - جیسے بڑے آدمی کو آبا یا چچا کہدیا کرتے ہیں - برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے - کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے - مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے -

سوال نمبر(۳) (آ) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں ؟ (ج) امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں - تو ان کو کچھ گناہ ہے یا نہیں ؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر ؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہے یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں ؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر(۳) (آ) - اسماء مذکورہ منع ہیں - جن کی تبدیلی کرنی چاہئے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے - تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے - جو تبدیل نہیں کرتا - حدیث میں آیا ہے - کہ آنحضرت ناپسند یدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے - جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و

فہرست نومسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بقید ولدیت وسکونت وقومیت	عمر تخمینا
۹ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ	۲ جون ۱۹۰۳ء	محمد یوسف	کہنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں	۲۵ سال
"	"	عائشہ	زوجہ کہنیا لال مذکور عیسائی	۳۲ "
"	"	فاطمہ	جالیا دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۱۹ "
"	"	زینب	ہیمی دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۹ "
"	"	فضل کریم	سوہنو قوم ٹھاکر ساکن بہشو تحصیل اودہم پور علاقہ ریاست جموں	۲۵ "
۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ	۲۸ جون ۱۹۰۳ء	علی جان	سنت سنگھ قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع [illegible]	۱۸ "
۳ صفر ۱۳۲۲ھ	۳۰ اپریل ۱۹۰۴ء	زینب	زنیاں بنت گلاب قوم [illegible] ساکن موضع [illegible] تحصیل وضلع سیالکوٹ	۳۰ "
۴ "	۲۱ "	فاطمہ	چنتاں بنت کاہنہ قوم مینگ [illegible] موضع [illegible] متصل کاہنہ چک علاقہ جموں	۳۰ "
۱۰ ربیع الاول	سنہ ۱۹۰۳ء	رحمت بی بی	گنگی قوم مینگ [illegible] موضع گھنڈا علاقہ ریاست جموں	۳۰ "
۱۹ ربیع الآخر	۲۰ جولائی	عبدالغفور	فقیر چند ولد گوہر قوم [illegible] موضع [illegible] ضلع [illegible]	۲۱ "

پچھلے چار مرد عورت جب حج سے واپس آیا ہوں - داخل اسلام ہوئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام حسب آپ کی بعض تحریروں کے عبدالغفور رکھا گیا ہے (ایڈیٹر) او پیارے عبدالغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے - کہ ایک کے بدلے کئی آئے - مگر -

فتوے

سوال نمبر(۱) - ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے - اگر رکھ لے - تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے - ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھنے کوئی حرج تو نہیں - یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے - تو نماز ہوگی یا نہیں - (از کوہاٹ)

مضامین اور فتووں کی کثرت سے کسی صاحب کے جواب میں دیر ہو - تو قابل معافی ہے - (ایڈیٹر)

بھنگ پینے والا فاسق ہے اگر وہ امام مقرر ہے تو نماز اوس کے پیچھے ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنے ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

سوال نمبر ۴: - امام مسجد بد خلق ہے - اور جماعت کیواسطے ڈکار مارتا ہے - میں اوسکو دل سے برا جانتا ہوں - میری نماز اُس کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ (خریدار ۱۰۳)

جواب نمبر ۴: مذکورہ بالا حدیث کے مطابق نماز درست ہے - ڈکار مارنا بے اختیاری فعل ہے - ہاں امام مذکور کو چاہئے کہ حتی المقدور ایسا نہ کرے - جس سے مقتدی کشیدہ خاطر ہوں -

سوال نمبر ۵: - ایک شخص کو مبلغات کی ضرورت ہے وہ زیور بیچنا چاہتا ہے - مگر اوس کی والدہ اوس زیور کو گرو رکھکر روپیہ لینے کو کہتی ہے - اب شخص مذکور کیا کرے ماں کی فرمانبرداری کرکے سودی روپیہ لے یا بے فرمانی کرے؟

سوال نمبر ۶: - ایک شخص کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے پر ریا کا خوف ہے - تو وہ کیا کرے - یعنے نماز گھر میں پڑھے یا مسجد میں جائے۔

سوال نمبر ۷: - زیور پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۸: - زمین کی زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹: - درخت جو دوسروں کے قبضے میں ہوں - بکریں والے اُن سے پتے اتار لیں - گناہ تو نہیں؟

سوال نمبر ۱۰: - حقہ کی بابت کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۱۱: - خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے یا لنگڑے کو؟

(راقم عبدالحکیم ہیراج پور ضلع گوجرانوالہ)

جواب نمبر ۵: - ماں کی فرمانبرداری کا جواب آچکا - کہ حدود شرعیہ کے اندر اندر ہے -

جواب نمبر ۶: - نماز مسجد میں پڑھے - ریا کا خوف ہے تو نفس کو سمجھاوے - اگر نہ باز آئے - تو ہر نماز کے بعد چند نوافل اپنے پر لازم کر لے انشاء اللہ درست ہو جاوے گا۔

جواب نمبر ۷: - زیور کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے خاکسار کی رائے میں واجب نہیں -

جواب نمبر ۸: - زمین کی زکوٰۃ عشر یا نصف عشر ہے جو حدیثوں میں آئی ہے - جو بادشاہ اسلام وصول کرتا ہے -

جواب نمبر ۹: - اگر خود رو درخت ہیں - اور عرف عام میں اون درختوں کے پتوں کو اتارنے پر کوئی اعتراض نہیں - تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک ناراض ہے - تو منع ہے -

جواب نمبر ۱۰: - حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہیں دیکھی ہاں ایک عالم سے میں نے سنا تھا - کہ ایک حدیث میں ہے کہ نہی عن کل مسکر و مفتر یعنے نشہ لانیوالی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے - سو اگر یہ حدیث ہے - تو کچھ شک نہیں کہ حقہ منع ہے - کیونکہ اس میں نشہ نہیں - تو فتور دماغی تو ضرور ہے جو اس کا عادی نہ ہو - وہ پی لیوے - تو ایکدفعہ تو فتور ضرور آ جاتا ہے - پینے والے کو بوجہ عادت کے نہ آوے - تو اور بات ہے -

جواب نمبر ۱۱: - خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے - کیونکہ وہ سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔

سوال نمبر ۱۲: - عورت کو جو زیور بوقت نکاح والدین کی طرف سے ملے وہ اس کے مرنے کے بعد کسکا حق ہے سسرال کا یا ماں باپ کا؟

سوال نمبر ۱۳: - ایک شخص عرصہ تین سال سے سفر میں ہے اوس کے بھائی نے اپنی بھاوج سے بدکاری کی جس سے لڑکی پیدا ہوئی - اب اوس کے ساتھ برادری کی طرف سے کیا سلوک کیا جاوے -

راقم شیخ عبداللہ ازرڈ کی مغلاں ضلع ہوشیارپور

جواب نمبر ۱۲: - عورت کا زیور عورت کی ملک ہے - جو اوسکے جائز وارثوں میں برابر تقسیم ہوگا - ماں باپ خاوند - اولاد کو حصہ رسدی پہنچیگا - اگر خاوند نہیں تو سسرال کا کوئی حق نہیں -

جواب نمبر ۱۳: - شخص مذکور کو برادری الگ کرے - افسوس ایسے بدمعاش کی پوری سزا تو نہ علماء کے اختیار میں ہے - نہ برادری کے - جبتک بھری مجلس میں ناک رگڑ رگڑ کر توبہ نہ کرے - اوس سے کوئی نہ ملے - کلا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ

تفسیر ثنائی اردو جلد اول چھپکر تیار ہو گئی ہے شائقین جلدی درخواستیں بھیجیں

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR.

الحمد للہ

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۵ اگست سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✢

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ✢

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✢

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بہ ٹکٹ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں لشکریہ درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

گذشتہ سے پیوستہ

آپ لکھتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب علمی طور پر گر چکے ہیں۔ کیونکہ سب سے پہلی دنیا کا ماننا کسی طور پر صحیح نہیں۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے خدا قدیم ہے۔ دنیا کا سلسلہ بھی قدیم ہے۔ کیا اتنے بڑے دعوے پر کوئی معقول دلیل آریہ مباحث نے مجلس مناظرہ میں دی اگر دی ہے۔ تو تاریخ اور پرچہ کا حوالہ دیجئے۔ ہاں آپ نے اس نقلی دلیل کی طرف توجہ کی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مباحثہ پر ریویو نہیں کرتے بلکہ آریہ مباحث کا عجز دیکھ کر آپ خود مدعی بن بیٹھے ہیں۔

بحیثیت پریزیڈنٹ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ آریہ مباحث کی تقریر بتلاتے کہ اوس نے اس دعوے پر یہ دلیل دی تھی۔ ہاں اس کی تشریح کردینا بھی آپ کو جائز تھا۔ نہ یہ کہ آپ نہ خود کوئی دلیل بتلاتے جس سے مباحث کی کمزوری اور مغلوبی آپ نے گویا خود ہی تسلیم کرلی۔ ہمارے بیان کا عنوان ثابت ہوگیا۔ کہ آریوں کی معقولیت بقول آریہ اخبار آپ نے ایسے زبردست دعوے پر کہ سلسلہ دنیا قدیم ہے۔ خدا خدا کرکے ایک دلیل پیش کی ہے جسے سن کر ہمیں بہت خوشی ہوئی اس لئے کہ آریہ سماج نے اتنا تو سیکھا۔ کہ دعوے پر دلیل بھی دیا کرتے ہیں۔ آج تک تو ہم نے آریہ سماج کے کل اصولوں میں یہی دیکھا ہے۔ کہ مذہب کا بنیادی پتھر یہ ہے۔ کہ دوسروں پر اعتراضات کئے جاؤ۔ اپنے ثبوت سے مطلب نہیں جہاں تک ہو سکے اپنی طرز سے تقریر کرو۔ کہ مخالف لاجواب ہو کر اپنی راہ لے۔ عجب ہے آریہ سماج کا ایک ممبر اس وقت زندگی میں فخر و کمال ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود آریہ لیڈروں کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ جتنے بدمعاش ہیں۔ وہ آریہ سماج میں آنے کو تیار ہیں۔ جتنے بے اصول آدمی ہیں۔۔ وہ آریہ سماج میں نام لکھا کر دوسروں کو برا کہنے کو طیار رہتے ہیں (رسالہ سناتن دھرم گزٹ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۴ء منقول از ست دھرم پرچارک)

اس لئے ہماری آرزو ہے۔ کہ خدا وہ دن دکھائے کہ آریہ سماج دلیل سے کام لینا سیکھے:۔

آپ کی دلیل کی تشریح یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے جو دنیا کو پیدا کیا ہے۔ ارادہ سے نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک خدا فاعل بالارادہ نہیں۔ (اس غلطی کی تفصیل و اس پر بحث کرنے سے سر دست مجھ کو مطلب نہیں آگے چلکر بتلاؤں گا) بلکہ فاعل بالطبع ہے جیسے سورج کی روشنی سورج کے لئے لازمی ہے۔ ارادی نہیں۔ بلکہ جب سے سورج ہے تب سے روشنی اس کے ساتھ ہے۔ اسی طرح پیدا کرنے کا وصف خدا میں ہے۔ اوس کی ذات کو لازم ہے کوئی وقت ایسا نہیں کہ وصف اس میں نہ ہو۔ جیسے کوئی وقت سورج پر بے روشنی کے نہیں۔ اس کا نام اپنی اصطلاح میں فاعل بالاضطرار رکھتے ہیں۔ مگر ذرا غور کیجئے! آپ نے اس دلیل میں بڑی ہی غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ لازم ملزوم میں اگر ابتداء میں علیحدگی نہیں تو درمیان یا انتہا میں بھی تو نہیں ہو سکتی۔ جیسے سورج کی مثال اس کے لئے کافی ہے۔ کہ اگر شروع سے دھوپ اور سورج میں تلازم چلا آیا ہے۔ تو درمیان یا اخیر میں بھی تو کبھی علیحدگی ممکن نہیں۔ حالانکہ آپ کا یہ مذہب نہیں بلکہ آپ کا مذہب تو یہ ہے۔ کہ چار ارب سال بعد ایک مہا پرلے آتا ہے جس میں مادہ عالم جو غیر مخلوق ہے۔ اپنی اصلی حالت پر منتشر ہو جاتا ہے اور مدت دراز تک لیا پڑا رہتا ہے۔ کہ پرمیشور اور نجات یافتہ روحوں کے سوا اوس کو جانتا بھی کوئی نہیں (ستیارتھ صفحہ ۱۸۰) بتلایئے ادہنیم و دہرم سے بتلایئے۔ کہ اس پرلے کے وقت پرمیشور کا خاصہ لازمہ جو پیدائش تھا۔ کہاں گیا۔ اس مدت دراز میں کون چیز اس کی مخلوق موجود ہے۔ اگر کوئی ہے۔ تو اس کا نام لیجئے۔ نہیں تو تسلیم کیجئے کہ اس وقت پرمیشور سے پیدائش کا وصف جو خاصہ لازمہ تھا منفک (علیحدہ) ہوگیا۔ کہو جی کون دھرم ہے

اب میں آپ کے دوسرے حصہ پر آتا ہوں۔ جو آپ نے فاعل بالارادہ ہونے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر فاعل بالارادہ مانو تو ارادہ اس شے کا ہوتا ہے۔ جو حاصل نہ ہو اور مفید ہو۔ چونکہ مالک کل پرمیشور کے واسطے کوئی شے بھی ایسی نہیں۔ جو حاصل نہ ہو۔ اور نہ ہی بغیر خدا کے واسطے کوئی شے مفید ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ فاعل بالارادہ ہو نہیں سکتا۔

سبحان اللہ کیا ہی معقول دلیل ہے۔ آخر آریہ سماجی ہیں نا دلیل میں بھی چالبازی کا ہے۔ اس لئے اگر دھوکے کھائے تو تعجب نہیں اس دلیل کا پہلا حصہ کہ ارادہ غیر موجود شے کا ہوتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایسا تھا کہ

جب کچھ نہ تھا تب خدا کا ارادہ ہوا ۔۔ خلقت کو [illegible]

ہم ہی نہیں بلکہ آریہ سماج بھی اگر ضد اور ہٹ دھرمی کو نہ چھوڑے۔ تو اسے بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ پرمیشور تو تھا۔ مگر مخلوق نہ تھی۔ کیونکہ آریہ سدھانت (ویدبھاشیہ) کے مطابق یہ تینوں چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح اور مادہ

ahmadimuslim.de

یہ تینوں غیر مخلوق ہیں۔ روح تو بھلا ایک حد تک (ذی شعور) ذی قوت ہے۔ مادہ ایک غیر ذی شعور اجزا لا یتجزی ہیں۔ یعنی ایسے باریک باریک ذرے جو نہ کٹ سکیں۔ نہ چر سکیں۔ ایسے کہ بقول سوامی دیانند جی مذکور بالا اوسکو کوئی جان ہی نہیں سکتا۔ پس اگر مخلوق کا بھی کوئی فرد قدیم ہے سو تو کچھ شک نہیں۔ کہ چار چیزیں قدیم ہو جائیں گی۔ خدا۔ روح۔ مادہ۔ اور مخلوق جو مادہ کی ترکیب سے مرکب ہو کر وجود پذیر ہوئے تھے۔ حالانکہ آریہ سماج کسی چوتھی چیز کو قدیم نہیں مانتا۔ اسی لئے ہم نے کہا۔ کہ اگر آریہ سماج غند ہمیں آ کر اپنے دھرم سے الگ ہو جاوے تو اسے بھی ماننا پڑیگا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ خدا کے ساتھ کوئی مخلوق نہ تھی۔ علاوہ اسکے یہ بھی غلط کہ مالک کل پرمیشور کے لئے کوئی شے بھی ایسی نہیں جو حاصل نہ ہو۔ کیا آپ بھی جو خدا کی مخلوق ہیں۔ ہمیشہ سے ہیں یا اتنی مدت سے کہ اس سے پہلے نہ تھے۔ اگر یہ کہیں کہ کوئی وقت نہ تھا۔ مگر میری طرح تھے۔ تو براہ مہربانی اس کلیہ کی ترمیم کر دیجئے گا۔ ورنہ کوئی حرج نہیں میں دوسری طرح سے حاضر ہوں۔ کہ آپ نے ایسا اصول کیوں [illegible] کیا۔ بیشک خدا کے لئے کوئی شے ایسی نہیں۔ جو حاصل نہ ہو۔ مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی شے جس کے نہ ہونے سے اوس کی ذات یا صفات میں کوئی نقص لازم آتا ہو۔ مخلوق بذات خود خدا کی صفات سے نہیں۔ بلکہ صفت خلق خدا کی صفات سے ہے۔ جو ہر وقت اور ہر آن اوس میں موجود ہے اور ارادہ کے تابع ہو کر اوس کا ظہور ہوتا ہے۔ اس کی مثال بعینہٖ آپکے قاعدہ کے مطابق الہام ہے۔ جو خدا کی علمی صفت ہے۔ حالانکہ بقول آپکے شروع دنیا میں ایک دفعہ اس کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر نہیں تو کیا وہ صفت معدوم ہو جاتی ہے۔ نہیں بلکہ موجود ہے جب اپنا وقت اور محل پائیگی ظہور کریگی۔ اسی طرح خلق جو فعل ہے وہ خدا کی صفت ہے مخلوق صفت نہیں۔

واسطے احسنہ دلیل کا بھی غلط کہ ارادہ اوسی شئے کا ہوتا ہے۔ جو مفید ہو۔ مہربان من آپ جیسا مدعی ہمہ دانی کے قلم سے ایسے بے معنے الفاظ بلکہ جملے نکلکر آپ کے دعویٰ کی تصدیق نہ کریں گے۔ یہ کہاں کا قاعدہ ہے۔ کہ ارادہ ہمیشہ مفید چیز ہی کا ہوتا ہے۔ اگر ایک معقول سچ ہے۔ کہ اوس سے بتانا مقصود ہو گا کہ اس کا مخلوق کا اطلاق کرتا ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ایسی بہت سی مہاتما پرش ہیں جو دوسروں کے فائدہ کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو خدا تو رحیم مجسم ہے اوس نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ بندوں کے فائدے کیلئے پیدا کیا چنانچہ قرآن مجید اسی کا گر بتاتا ہے۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (خدا نے تمہارے فائدے کو سب چیزیں پیدا کی ہیں) پس ہم مانتے ہیں۔ کہ ان معنے سے ارادہ ہمیشہ مفید چیز کا ہوتا ہے۔

(باقی دارد)

مرزائے قادیانی کا دعویٰ اور اُس کا بنیادی پتھر

مرقومہ منشی غلام احمد صاحب اختر [illegible]

شیخ غلام احمد نامی ایک مرزائی تلاش روزگار گذشتہ سے پیوستہ برس میں کلکتہ آیا۔ اور وہاں بعد حصول ملازمت اوس نے مرزائی مشن کے لئے اپنے آپ کو مشنری بنا لیا۔ ہر چند کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہا تاہم بعض جاہل لوگ اس کے دام فریب میں آگئے پھر کیا تھا۔ شیخ مذکور نے کلکتہ میں لاف زنی شروع کر دی۔ کہ کلکتہ بھر میں اگر کوئی عالم فاضل ہو اور وہ میرے سامنے آوے تو چند باتوں میں اوسکو تسلیم کرا دوں گا۔ کہ مرزا صاحب کا دعوے سچا ہے۔ کلکتہ کے علماء کرام کے کانوں تک ایسی آوازوں کا پہونچنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ شیخ مذکور کے دام افتادہ عموماً اہل پنجاب تھے۔ اور ایسے لوگ علماء سے واقفیت نہیں رکھتے۔ البتہ نیاز مند کے کان ایسی آوازوں سے نا آشنا نہ تھے۔ مگر محض اس خیال سے سکوت کیا جاتا تھا۔ کہ شیخ مذکور کوئی مشہور ذی علم نہیں۔ اس لئے آپ کو مخاطب بنانا اور اس سے مباحثہ کرنا فضول ہے۔ لیکن اس سکوت نے اس کا حوصلہ اور بھی بڑھا دیا۔ چنانچہ گذشتہ عید الفطر کے دن (جب کہ اہل پنجاب و کشمیر حسب معمول کلکتہ کے چڑیا خانہ میں جمع تھے) شیخ مذکور مرزائی مشن کا واعظ بنا اور تبلیغ مذہب مرزائی کے فرض کو ادا کرنے لگا۔ چند اشخاص نے جب مخالفت کی آواز

ahmadimuslim.de

نکالیں۔ تو جیسے زور سے کہا گیا۔ کہ کوئی ذی علم شخص اگر ہے۔ تو اس کو لاؤ۔ ہم چند باتوں میں اس کو ساکت کر دینگے۔ یہ سنکر میرے بعض دوستوں نے چوپڑیا خانہ میں تلاش کی۔ اور مجھکو پاکر انہوں نے سب قصہ سنایا۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ جب شیخ مذکور کے پاس پہونچے پہلے تو انہوں نے یہ کہکر ٹالنا چاہا کہ اب وقت تنگ ہے۔ بعد ازاں صاف انکار کیا کہ میں ان سے (راقم سے) مباحثہ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر یہ لوگ کب ماننے تھے۔ انہوں نے اس کو سخت شرمندہ کیا۔ اور کہا کہ ابھی تو آپ لاف زنی کر رہے تھے۔ اور ابھی وہ لہجہ ہی جا رہی ہے۔ یہ کشمکش چند منٹ تک رہی آخر شیخ مذکور کو سوائے اقرار مباحثہ کے کچھ بن نہ پڑی۔ مگر یہ کہکر اس وقت پیچھا چھوڑایا۔ کہ آیندہ اتوار کو دن رات کو مباحثہ کروں گا۔

آیندہ اتوار کو شام ... میاں نادر شاہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسری نے کہ حافظ محمد صاحب کے مکان واقع چوڑا گلی میں بلا کر لے گئے۔ جہاں ۶-۷ آدمی شیخ مذکور کے ہمراہ موجود تھے اور اہل اسلام کی طرف سے ذمہ داری میاں نادر شاہ صاحب آگے بیٹھے فریقین کی طرف سے دو کاتب تقریریں لکھنے کیلئے مقرر کئے گئے۔

شیخ نے چند مختصر الفاظ میں خواہش ظاہر کی کہ مرزا صاحب کے دعوے مامور من اللہ پر بحث کا دار مدار رکھا جاوے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں صادق ہیں۔ تو ان کے مسائل مختلفہ خود بخود واجب التسلیم ہوں گے۔ لیکن اگر وہ اپنے دعوے میں ہی کاذب ہیں۔ تو کسی فروعی مسئلہ پر بحث کرکے وقت ضائع کرنا فضول ہوگا۔ چونکہ یہ امر شیخ موصوف کے لیے بہت مشکل تھا۔ اس لئے اس نے اسی پر بحث شروع کر دی۔ کہ مسئلہ زیر بحث نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر بحث ہو۔

چار تقریریں نیاز مند کی ہوئیں۔ اور تین تقریریں شیخ مذکور کی ہوئیں۔ اور میری آخری تقریر کے ختم ہونے پر رات کے گیارہ بج گئے۔ اور وقت گذر گیا۔ جو شیخ مذکور کی استدعا پر صدر مجلس نے مقرر کیا تھا۔ میری تقریر کے ختم ہونے پر شیخ مذکور بہت چیخ پٹا یا۔ کہ اب میں ہی تقریر کروں گا۔ مگر صدر مجلس نے اجازت نہ دی۔ کیونکہ ہم سے تمام رات بیٹھے رہنے پر رضا مندی ظاہر کی تھی

مگر شیخ مذکور نے خود ہی صدر کے وقت مقرر کرایا تھا۔

اس کے بعد شیخ مذکور نے دوسری اتوار پر جواب دینے کا وعدہ کیا۔ دوسری اتوار کو وہ نہ آئے۔ تو منتظمان مجلس مباحثہ نے ان کو بلوایا اور بحث کے ختم کرنے پر اصرار کیا۔ پہلے تو چند روز تک یہ کہا جاتا تھا۔ کہ تقریریں قادیان بھیجی گئی ہیں۔ وہاں سے جواب آ جاوے گا۔ لیکن آخر کار شیخ صاحب ایسے غفرلہ ہوئے کہ پتہ ہی نہ رہا۔

میں ان تقریروں کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ہر چند کہ اس بحث میں کسی اختلافی مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ناظرین ضرور اس سے لطف اٹھاویں گے۔

خاکسار کی پہلی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ بہت سے مسائل مختلفہ فیہ ہیں۔ اور ان سب مسائل کا فیصلہ ... مرزا صاحب کی تصدیق یا تکذیب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ صرف اس امر کی تحقیق کی جاوے۔ کہ آیا مرزا صاحب من جانب اللہ ہیں۔ یا مامور من اللہ نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے دعوے میں سچا ہے تو ان کے مسائل اختلافیہ واجب التسلیم ہیں۔ لیکن اگر اس کے برعکس ہے۔ تو کسی دوسرے مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

شیخ غلام احمد مرزائی کی پہلی تقریر

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

چونکہ علاوہ ... دعوے مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام مبنی ہے اس بات پر کہ مسیح ناصری علیہ الصلوۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آئیں گے۔ بلکہ ان کے قول پر ایک شخص امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فخر حاصل ہے۔ آیت استخلاف کے وعدہ ... کے مطابق بمقتضائے اولی الامر کے رسول اللہ کا سلسلہ موسوی سلسلہ کے ہمرنگ ہے جس پر آیت اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ ... مصداق ہے ایسے وقت میں جبکہ اسلام کی روحانی حالت نہایت تنزل پر ہوگی مبعوث ہوگا۔ پس جبکہ اصلی بنیاد دعوے مامور من اللہ وفات مسیح کے ساتھ لازم پڑی

ahmadiyyamuslim.de

سوال ہے۔ اور جزو لاینفک کی طرح ہے۔ اول وفات مسیح کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نیز کسی مامور من اللہ کے دعوے کے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مامور من اللہ ہے یا نہیں۔ کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اللہ کی شہادت کافی ہے۔ اور تمام اہل اسلام کا یہ متفق مسئلہ ہے۔ کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوتا پس تفہیم دعوے مامور من اللہ ہر شخص کے لئے علیحدہ رنگ رکھتی ہے۔ اور ہر ایک فرد بشر تصدیق کے مختلف معیار رکھتا ہے۔ وقت کی ضرورت اسلام کا تنزل مامور کا دعوے خدا کی شہادت تفہیم دعوے کے لئے کافی ہیں۔ پس سب سے اول مگر میں یہی کہتا ہوں۔ کہ [illegible] چونکہ فریقین کی سب سے پہلے مسیح ع کی حیات یا وفات پر بحث ہو۔

خاکسار :۔ سلام بر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد پس پردہ تقریر سب تو شیخ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے۔ وفات مسیح پر اور اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وفات مسیح ان کے نزدیک بمنزلہ ایک دلیل کے ہے ہر چند کہ یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب بوقت تصنیف براہین احمدیہ جبکہ وہ مسیح مہدی ہونے کے دعوے کر چکے تھے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا اور ان کا واپس آنا تسلیم نہ کرتے اگر وفات مسیح میں کسی دوسرے مسیح کے آنے کا پتہ چلتا ہو تو نیچری جو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ یا معتزلہ بھی بلا چون و چرا مرزا صاحب کو مسیح مان لیتے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ اس لئے وفات مسیح کا مسئلہ دلیل کا حکم نہیں رکھتا ہے۔ اور بہرحال دعوے وہی رہا جس کی تحقیق کے لئے میں نے اشارہ کیا تھا۔ یہ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ دعوے کی دلیل میں صرف مسئلہ وفات مسیح پیش کریں۔ یا اور کچھ دلائل اور میرا اختیار ہے۔ کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے مرزا صاحب کے اس دعوے کو اور دلائل سے غلط ثابت کروں۔ شیخ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں۔ لیکن یہ مرزا صاحب کے قول کے خلاف ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نشانہائے آسمانی کا ذکر سنایا کرتے ہیں۔ اور انہی نشانوں کو اصطلاح شرع میں خوارق یا معجزات کہا جاتا ہے

علاوہ ازاں میں نے کب معجزہ طلب کیا تھا۔ میں تو دعوے کی دلیل مانگتا ہوں۔ اور اوسکی تردید کرنی چاہتا ہوں۔ عام اس سے کہ دلیل مسئلہ وفات مسیح ہے۔ یا اور کچھ بہرحال مسئلہ وفات مسیح ایک دلیل کا حکم رکھتا ہے۔ اور بلا تعیین دعوے دلیل پر بحث کرنا خلاف اصول مناظرہ ہے۔ فقط

شیخ صاحب :۔ اگر مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا تذکرہ کیا ہے۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اور اب اس کی وفات بتلاتے ہیں۔ تو اس سے اول کی صاف باطنی کے لئے کھلی کھلی دلیل ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور من اللہ نہیں مقرر ہوئے تھے۔ تو ان کا وہی اعتقاد تھا۔ جس کا براہین احمدیہ میں ذکر ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ مامور من اللہ مقرر ہوئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اعتقاد مندرجہ براہین احمدیہ کی نسبت ان کو کہا گیا کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ اور تو مثل عیسیٰ ہے۔ جس کا وعدہ ہے۔ تو پھر انہوں نے وہی مسئلہ اختیار کیا۔ جس کی بابت انہوں نے خدا کا ایما پایا۔ اس سے تو ان کی صاف باطنی معلوم ہوتی ہے۔ فریق ثانی یہ یا معترض کی عدم شناخت مامور من اللہ کی تکذیب نہیں کر سکتی۔ ہر ایک شخص کو کسی مامور من اللہ کے دعوے کو تسلیم یا انکار کرنے کا اختیار ہے اور ان دونوں کا تذکرہ کرنا تکلیف بالایطاق ہے۔ دیکھو جب تک شراب کے لئے قرآن شریف میں صریح ممانعت کا حکم نازل نہ ہوا۔ اس کا استعمال جاری رہا۔ کیا نعوذ باللہ اس پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے۔ یا جب تک [illegible] متعہ کی رسم جاری رہی یا جب تک سود کی ممانعت کا صریح حکم نہ ہوا۔ استعمال ہوتا رہا۔ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب تک مامور من اللہ کو کسی امر کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے صراحت نہ کرائی جاوے۔ وہ برابر رسم و رواج خواہ وہ غلط اصولوں پر ہی مبنی ہو۔ یا بطور تقلید کے رواج پا گیا ہو۔ چھوڑنے یا ترک کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ وما ینطق عن الھوی الی آخرہ

صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر فریق مناظرہ اول مسیح ناصری کی وفات

ahmadimuslim.de

کو نہیں تھا۔ تو پھر مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق بحث کرنا تحصیل[1]
لاحاصل ہوگی۔ اگر مسیح ناصری نے دوبارہ آنا ہے۔ تو پھر بحث کا اختتام
ہے۔ کیا بحث کرتے ہوئے اول قدم ہی پر یہ سوال پیدا نہ ہوگا۔ کہ مسیح
ناصری نے آنا ہے۔ یہ صرف بحث سے ایک گریز کا طریق ہے۔ ورنہ
مسیح کی آمد ثانی کو حل کرنے کے لئے اول مسیح ناصری کی حیات و وفات
کا فیصلہ کر لینا نہایت ضروری پڑا ہوا ہے۔ اور معجزات دلیل نبوت نہیں
ہوتے اس سے یہ مراد تو نہیں ہے۔ جو انبیا معجزات نہیں دکھلاتے
دکھلا سکتے ہیں۔ اور ضرور دکھلاتے ہیں۔ مگر کسی نبی کی شناخت کے
لئے یہ ضروری معیار نہیں ہے کہ وہ ضرور ہی معجزہ دکھلا دے
پس بجائے اس کے کہ ہم تمہیدی عبارتوں کو لمبا کرتے جاویں۔ اور
حاضرین کا اوقات عزیز ضائع کریں۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں
کہ میرے فریق ثانی کو مسیح ناصری کی حیات و وفات پر بحث کرنا منظور
ہے۔ یا نہیں؟

خاکسار — یہ تعجب ہے۔ کہ باوجود میرے ان الفاظ کے
کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے میں دوسرے دلائل سے بھی تردید کروں گا
بحث سے گریز کا فتویٰ دینے لگا اپنا تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کا خیال
نہ رکھا گیا۔ زیادہ تعجب ہے۔ کہ اپنے پہلے بیان کو ترک کرکے شیخ صاحب
اپنے بیان میں اقرار کر چکے تھے کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے وفات مسیح پر۔ اگر
شیخ صاحب نے یہ صحیح فرمایا تھا۔ تو وفات مسیح کو بمنزلہ دلیل کے
تسلیم کرنے میں کونسی وجہ مانع ہے۔ میں نے یہ نہیں دریافت
کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب کا مافی الضمیر بوقت تصنیف براہین احمدیہ آپکو مافی الضمیر کے بتلانا کیوں
بلکہ میری مراد صرف یہ ہے کہ بوقت تصنیف براہین احمدیہ اپنے آپ کو
مسیح موعود مہدی معہود اور ملہم من اللہ ظاہر کر چکے تھے۔ ان کے
اشتہارات موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ

براہین احمدیہ بذریعہ الہام لکھی گئی۔ اس لئے یہ کہنا کہ مرزا صاحب
اس وقت مامور من اللہ نہیں تھے۔ یا وفات مسیح کے متعلق انکو
الہام نہیں ہوا تھا۔ صراحتاً مرزا صاحب کی تصدیق نہیں کرتے۔ کسی
الہامی کتاب میں کسی واقع کا خلاف اصل لکھا جانا خود اس امر کی دلیل ہے
کہ وہ الہامی نہیں لیکن شیخ صاحب کو مناسب تھا۔ کہ مرزا صاحب کی بعد کی
تحریرات پر بھی خیال رکھیں مرزا صاحب نے یہ عذر پیش نہیں کیا۔ جو شیخ
صاحب پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے عدم فہم الہام کا اعتراف کیا ہے
اور اپنی غلطی کا اقرار۔ اس لئے شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ اس وقت
مرزا صاحب نے بلا ایماء الٰہی حیات مسیح کو تسلیم کیا۔ نہ صرف غلط ہے بلکہ
مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ مرزا صاحب ہمیشہ الہام کا
دعوے کرتے رہے مگر مسیح کے متعلق ان کو بہت ہی الہام غیر صحیح
ہوتے گئے۔ نہ صرف انہوں نے حیات مسیح کو اپنی الہامی کتاب میں
تسلیم کرکے وفات کا الہام سنایا بلکہ ان کی وفات کے متعلق بھی انکو
الہام مختلف ہیں۔ پہلی تصانیف میں تو انہوں نے مسیح کو سولی پر مارا
تھا۔ اور بیت المقدس میں انکو دفن کیا تھا۔ چنانچہ شہادتی خط بھی
شائع کئے گئے۔ انکو بعض الہاموں سے مسیح کو گلیل دفن کیا۔ اور آخری
الہام جو آجکل مروج ہے ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کشمیر میں
دفن ہوئے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ باوجود ان سخت اختلافی
کے ان الہاموں کو معیار صداقت ٹھہرایا جاوے۔ یا ایں ہمہ شیخ صاحب
کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کی مجددی مامور من اللہ کی دلیل میں اپنے پہلے
بیان کے مطابق وفات مسیح کو ہی دلیل پیش کریں۔ بالآخر میں یہ عرض کرنا
ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جس صورت میں شیخ صاحب اوامر و نواہی
اور قصص کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ اور قصص ماضیہ کو مثل حکم شراب سود
وغیرہ کے سمجھتے ہیں۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر
کس طرح حاوی ہو سکیں گے۔ ایک آدمی کی نسبت بیان کیا جاوے۔ کہ وہ
فلاں سنہ میں تندرست تھا۔ اور پھر کہا جاوے۔ کہ وہ اسی سنہ میں مر گیا۔ تو
کیا احکام کا ہم رنگ ہو سکتا ہے۔ تغیر پر تو شیخ صاحب کی خوش فہمی کی دلیل ہے
حاضرین خود اسکا اندازہ لگا سکینگے۔ مجھے شیخ صاحب کے پہلے ہی بیان
کے مطابق منظور ہے۔ کہ مرزا صاحب کے دعوے مامور من اللہ کی

[1] تحصیل لاحاصل شیخ صاحب کی علمیت کا نمونہ ہے۔ بایں خیال کہ کہیں کاتب کی غلطی نہ ہو لکھ لیں۔ میں نے منشی غلام محمد صاحب اختر امرتسری ریلوے میاں جان محمد مرزائی کو جو اس مجلس میں موجود تھے شاہد رکھا ہوا ہے۔ پڑھ کر مقابلہ ہو چکا ہے۔ اور ان کے کاتب نے بھی جو سنا لکھ لیا۔ خاکسار

دلیل میں وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کریں۔ مجبور اختیار ہوگا۔ کہ اثبات حیات مسیح کے ساتھ ہی ہیں اور قطعی دلائل سے ثابت کرونگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں :-

شیخ صاحب بیشر پہلے اپنے بیان سے کنارہ کشی نہیں کی میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ...... کہ اس بحث کو اگر عمارت فرض کیا جاوے۔ تو وفات مسیح اس کا بنیادی پتھر ہے۔ اور براہین احمدیہ کو اگر فریق ثانی ...... اس لحاظ میں الہامی کہا ہے۔ کہ اس میں بعض الہام درج ہیں۔ تو درست ہے۔ لیکن وہ کل کتاب الہامی نہیں ہے۔ اس لئے سوال فریق ثانی میں اشتہار کا ذکر ہے۔ اس سے پبلک کو مغالطہ دینی مراد ہے۔ اور نہ میں نے یہ کہا کہ مرزا صاحب اسوقت ملہم نہیں تھے۔ انبیا یا مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ کہ قبل دعوے نبوت یا مامور من اللہ ہونے کے ملہم ہوں۔ میرے کہنے کا صرف یہ مطلب تھا۔ کہ بوقت تحریر براہین احمدیہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے صراحت نہیں کرائی گئی تھی۔ اسی براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کا مسیح بھی نام رکھا۔ مگر چونکہ ہر ایک کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انکو نہ بتلایا کہ اس نام کا تو ہی مصداق ہے۔ اور حیات مسیح کی نسبت جو براہین میں درج ہے۔ وہ انکی اپنی اجتہادی رہے ہے۔ یہ صرف ایک نمایاں امر کو وضع کرتا ہے کہ تصنیف اور الہامی کتاب کے الفاظ استعمال کرکے جیسا کہ فریق ثانی نے استعمال کئے ہیں۔ دو نوں الفاظ کو ایک معنے کرکے دکھلایا ہے۔ کل کتاب براہین الہامی نہیں ہے۔ وہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک اجتہادی اور دوسرا الہامی۔ الہامی حصے میں خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کا نام مسیح رکھدیا ہے۔ گو انکو اس وقت نہیں بتلایا گیا۔ کہ تو ہی اسکا مصداق ہے پس اس میں واقع کا اختلاف نہیں ہے۔ اور اسی لئے فریق ثانی نے جو تشکیل بیان کی ہے۔ اس واقع پر چسپان نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے الہام غیر صحیح ہوتے گئے۔ یہ اس وقت فریق ثانی کو کہنے کا حق پہنچتا تھا۔ جب بحث الہام کی شروع ہوتی اور اسی لئے جو تضاد یا تین نسبت

مسیح کے شولی پر مارے یا کشمیر میں دفن کئے جانے کے فریق ثانی نے بیان کئے ہیں۔ یہ قبل از وقت ہیں۔ اور علاوہ اس کے بے محل ہیں۔ مثال دے کر سمجھانے سے جو قصص اور امر کو فریق ثانی نے ایک رنگ میں سمجھا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ تجاہل عارفانہ کیوں کیا جاتا ہے۔ ایسا سے غرض صرف سمجھانے کی تھی۔ کسی شخص کی نسبت اس کے معلومات کا پہلے ہی غلط خیال دل میں قائم کریں جیسا کہ میرے قرآن فہمی کی نسبت کیا گیا ہے۔ بعید از انصاف ہے۔ بار بار فریق ثانی کا یہ کہنا اگر گفتگو میں وفات و حیات مسیح کے ... اس ... بے سمجھنا اور اس کے ساتھ ہی دیگر دلائل کا دربارہ اثبات دعوے مرزا صاحب لانے کی حجت کرنا عجب ہے۔ کہ اول بڑی بھاری دلیل جو اس تمام عمارت کے بنیادی پتھر کی طرح ہے فیصلہ نہ پا جاوے۔ صرف تضیع اوقات ہے۔ ہاں فریق ثانی حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسرے دلائل کی طرف جا سکتا ہے۔ نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لایا جاوے۔ اگر فریق ثانی کی واقعی نیت صاف ہے ...... کیوں اول حیات وفات کی نسبت فیصلہ نہ کیا جاوے۔

خاکسار :- شیخ صاحب انصاف کریں۔ کہ تصفیہ دعویٰ کا ہوا کرتا ہے۔ یا دلیل کا۔ فن مناظرہ کے بانیوں اور اسکے مطابق مناظرہ کرنیوالوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے۔ کہ ایک فریق اپنا دعوے معین کرتا ہے اور اس دعوے کے اثبات کے لئے دلائل سناتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ دعوے کا تو نام ہی نہ ہو۔ اور دلائل کا تذکرہ کیا جائے۔ جب دعویٰ نہیں تو دلائل سے کیا نتیجہ نکلیگا سخت افسوس ہے۔ کہ باوجود اس اقرار کے کہ دعوی مامور من اللہ مبنی ہے۔ وفات مسیح پر (دیکھو شیخصاحب کا پہلا بیان) دعوے اور دلیل کو بہ پابندی قواعد مناظرہ کیوں بیان نہیں کیا جاتا میں باربار شیخصاحب کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کے دعویٰ کی دلیل میں وہ اسی مسئلہ کو پیش کریں۔ جس کو کہ وہ اس عمارت کا بنیادی پتھر سمجھتے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ پھر بھی یہی کہا جاتا ہے۔ کہ فریق ثانی تنقیح مباحثہ وفات و حیات میں منکر ہے۔ حاشا و کلا ہاں اسمیں شک نہیں۔ کہ شیخصاحب اپنے پہلے بیان سے ضرور کنارہ کش ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے وہ الفاظ کہ مرزا صاحب کا دعوے مبنی ہے مسئلہ وفات

ahmadimuslim.de

مسیح پر خود ہی اس امر کا ناطق فیصلہ ہے کہ مسئلہ وفات و حیات
مسیح زیر دلیل کے ہے اور جب اگر شیخ صاحب نے اس مسئلہ کو دلیل قرار دیا
میں نے بطور دلیل کے سننا منظور کیا پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ خواہ مخواہ کیوں
پیچیدگیاں پیدا کی جاتی ہیں:-

شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ واقع کا اظہار معلومات کی بناء پر ہے۔
اور مرزا صاحب کا اقرار حیات مسیح اجتہادی رائے ہے۔ اور اس کے
بعد الہامات بایماء الٰہی ہیں۔ البتہ غور طلب ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے
خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی آیت ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کی تفسیر میں مسیح کا دوبارہ
آنا اور کافروں پر غالب ہونا جب لکھا تو کیا خدا کے غیور کی غیرت کا یہ
تقاضا نہ ہوا۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو اس کے کلام پر الہام ظاہر کرتا ہے۔
ایک صریح اور صاف غلطی سے بچا دے۔ غلطی بھی کسی دنیاوی معاملہ میں
نہیں تھی۔ کسی انسانی کلام کے مطلب بیان میں بھی نہیں تھی۔ بلکہ اس پاک
کلام کی تفسیر کے متعلق تھی۔ جو دنیا میں بطور معجزہ کے قیامت تک
موجود رہے گی۔ ہرچند کہ مرزا صاحب خود تو الہام کے سمجھنے کا عذر
کرتے ہیں لیکن مان لیا جاوے۔۔۔ کہ شیخ صاحب کا یہ فرمانا صحیح
ہے۔ کہ اقرار حیات مسیح کو الہام سے کچھ تعلق نہیں۔ تو بھی سوال
پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب شیخ صاحب کتاب براہین کے بعض حصے کو
الہامی مانتے ہیں۔ تو ضروری تھا۔ کہ خدا ملہم کے اقوال کا خیال
رکھے۔ جیسا کہ خود شیخ صاحب بھی اپنے ایک بیان میں وما ینطق
عن الہویٰ سے تعبیر کر چکے ہیں۔ شیخ صاحب کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا
صاحب نے اپنے حق میں ایک الہام لکھا ہوا ہے۔ کہ انا کفیناک
المستہزئین مگر افسوس کہ اس الہام کی صریح مخالفت مستہزئین تو متضاد
اور متناقض الہاموں پر ہنسی اڑاتے ہی ہیں۔ مگر وہ لوگ
جو سلیم الطبع ہیں وہ بھی استہزا سے رک نہیں سکتے۔ کیا رسول اللہ
کے وقت مبارک کا نابینا کا تذکرہ آپ کو معلوم ہوگا۔ مامور من اللہ
اگر تقاضائے بشریت کسی امر میں رائے صائب نہ رکھتا ہو۔ تو فوراً
وحی الٰہی کے ذریعہ سے اس کی تفہیم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدا کی
پاک کلام میں سے اس بیان کی تائید ہوتی ہے۔ عبس وتولیٰ ان
جاءہ الاعمیٰ الی آخرہ۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ جس مسئلہ کو پیروان
مرزا صاحب مرزا صاحب کی عمارتی دعوے کا بنیادی پتھر قرار دیں اور جس کو
اسی دلیل پر مبنی ٹھہرا دیں۔ اور اس دلیل کو دعوے سے بھی بڑھ کر
قرار دیں۔ اسی کے اظہار میں ملہم صریح اور بین غلطی کرتا ہے
اور اس پر طرفہ یہ کہ الہام کا سلسلہ جاری ہو۔ پھر بھی دس برس یا
اس سے زیادہ زمانے تک اس کی اصلاح نہ ہو شیخ صاحب کا
اختیار ہے۔ کہ میرے ان دلائل کو قبل از وقت قرار دیں۔ یا غیر
محل بنا دیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ یہ مسئلہ ہرگز
دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قاعدہ ہے۔ کہ دلیل دعوے کے
قائم ہوتے ہی پیدا ہوتی ہے۔ مگر جس دعوے کے وقت اس
دلیل کا نام و نشان بھی نہ ہو۔ بلکہ اس دلیل کی تردید کی جا رہی ہو
اور اس سے ایک طویل مدت تک یعنی ایام الصلح کی تصنیف تک
یا ازالہ کی تصنیف تک وہ زیر تردید رہا ہو۔ اور کسی ضرورت یا
مصلحت کے لئے اس مسئلہ کا پہلو بدل گیا ہو۔ اس کو دعویٰ کی
دلیل قرار دینا نہ صرف غلطی ہے۔ اور نہ صرف فن مناظرہ سے
مخالفت اور نہ صرف تحقیق حق سے انحراف ہے بلکہ انصاف کا
خون کرنا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ تو اس امر کی بین دلیل ہے
کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہو سکتی
بلکہ اس دعوے کے دلائل کا وہی حال ہے۔ کہ مسکین ملاح در
چین است و کشتی در نہنگ باوجود ان زبردست دلائل
کے میں نے اختیار دیا تھا۔ کہ وہ بعد تشریح دعوے کی دلیل
اس مسئلہ کو قرار دیں۔ مگر ان کو بعد از علم کیوں دلیل نہیں قائم کی جاتی
اور پھر کیوں بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ زبردست دلیل ہے ؎

تصنیف اور الہامی کتاب کی نسبت شیخ صاحب نے کچھ لفظ لکھوائے
ہیں۔ جو صریح تو نہیں۔ مگر میں نے ان کا ماحصل یہ سمجھا ہے۔
کہ میری نسبت کہا گیا ہے۔ کہ میں الہامی کتاب اور تصنیف کو ہم رنگ
قرار دیتا ہوں۔ اگر شیخ صاحب کی یہی مراد ہے۔ تو میں عرض کرتا
ہوں۔ کہ تصنیف ایک جنس ہے۔ جو شامل ہے۔ اپنے افراد پر
الہامی کتاب، تصنیف کا ایک فرد ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر ایک کتاب

دعوے نہیں کرتی بلکہ نسلاً بعد نسلاً افغان یہی دعوے پیش کرتے رہے ہیں۔ انکے نسب نامے انکے دعوے کی تائید کرتے ہیں۔ پس انکا یہ دعوے بے بنیاد نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ بنی اسرائیل نہیں ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ یہ قوم قدیم سے بالاتفاق بنی اسرائیل ہونے کا دعوے کرتی چلی آتی ہے۔ پھر جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ روئے زمین پر کوئی اور ایسی قوم نہیں ہے۔ جو گم شدہ اسرائیلی قبیلوں کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتی ہو تو یہ امر افغانوں کے دعوے کو اور بھی تقویت پہونچاتا ہے۔ اگر ہم افغانوں کے دعوے کو رد کردیں۔ تو ہمیں کوئی اور قوم بتلانی چاہیئے۔ جو کہ گمشدہ اسرائیلوں کی نسل میں ہونے کا دعوے کرتی ہو۔ اسرائیلی تو بیابان فارس میں قید ہو کر آئی تھیں۔ اور افغانستان فارس کی سرحد پر واقع ہے۔ یہ بہت قرین قیاس ہے۔ کہ وہ مشرق کی طرف بڑھتے گئے اور افغانستان اور کشمیر میں آباد ہو گئے ہونگے۔

بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاہان فارس ان سے بہت بدسلوکی کرتے تھے۔ ضرور وہ ان کے ظلم سے بچنے کے واسطے مشرقی بلاد میں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی پس انکو اسلئے ضرور تھا۔ کہ وہ اپنے رہنے کے لئے اور گھر تلاش کریں :۔

(۳) ظاہری خط و خال کی شہادت :۔ ایکطرف تو افغان اپنی زبان سے بنی اسرائیل ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے خط و خال بزبان حال بیان کر رہے ہیں۔ کہ ہم بنی اسرائیل ہیں۔ اور کشمیریوں کے خط و خال افغانوں کی نسبت اور بھی زیادہ یہودیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ان میں پڑوس میں چینی اور ہندو ہیں۔ مگر ان کے خط و خال افغانوں اور یہودیوں سے نہیں ملتے۔ ایک یہودی ایک پٹھان اور کشمیری کو ایک صف میں کھڑا کرو۔ تو تم ضرور بول اٹھو گے۔ کہ یہ اپنی ظاہری شکل و شباہت میں بالکل مشابہ ہیں :۔

(۴) لباس کی شہادت :۔ افغانوں اور کشمیریوں کا لباس بھی اس نتیجہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے۔ کہ یہ قومیں بنی اسرائیل ہیں۔ یہ برخلاف ہندوؤں اور چینیوں کے لمبے اور کھلے چغے پہنتے ہیں۔ جس کا رواج بنی اسرائیل میں تھا۔ جیسا کہ اناجیل سے بھی ظاہر ہوتا ہے :۔

(۴) رسم و رواج کی شہادت :۔ ان کی بہت سی رسومات یہودیوں کی رسومات سے مشابہ ہیں۔ مثلاً افغان منگنی اور شادی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور شادی سے پہلے اکثر لڑکا اور لڑکی میں بے تکلفی رہتی ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ شادی سے پہلے عورتیں حاملہ بھی ہو جاتی ہیں :۔

(۵) اخلاق و اطوار کی شہادت :۔ یہودیوں کی طرح افغان بھی زود رنج خود غرض سرکش۔ کند ذہن۔ جاہل تند مزاج۔ خونخوار۔ سخت دل۔ کج رو وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں :۔

(۶) اسماء کی شہادت :۔ افغان صرف بنی اسرائیل ہونے کا دعوے ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے قبائل ان کے پہاڑوں اور ان کے دریاؤں کے نام بھی۔ بزرگان اسرائیل کے نام رکھے گئے ہیں مثلاً موسیٰ خیل۔ تخت سلیمان۔ کوہ مری۔ کوہ سلیمان۔ زئی۔ داؤد زئی۔ یوسف زئی۔ درہ خیبر وغیرہ وغیرہ علاوہ ازیں ابتک افغانوں اور کشمیریوں میں اسرائیلی ناموں کا بہت رواج پایا جاتا ہے :۔

(۷) شہروں کے ناموں کی شہادت :۔ گو یہ شہادت نمبر ۵ کے نیچے آسکتی ہے۔ مگر چونکہ یہ نہایت ضروری ہے۔ اور اسکا طرز نرالے طرز کی ہے۔ اس لئے میں نے اسکو ایک نئے عنوان کے نیچے رکھا ہے۔ افغانستان اور کشمیر میں بہت سے ایسے شہر ہیں جنکو نام شام کے قدیمی شہروں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں۔ جب ایک ملک کے لوگ کسی دوسرے ملک میں جاکر آباد ہو رہتے ہیں۔ تو وہ اپنے نئے قرارگاہ میں ایک مصنوعی وطن بنا لیتے ہیں۔ اپنے وطن کے خیال کو اپنے دماغ میں تازہ رکھنے کے واسطے وہ اپنے نئے شہروں اور دیہات کے نام اپنے اوطان مالوفہ کے ناموں پر رکھتے ہیں۔ جن میں کہ وہ پہلے آباد تھے اور جنکی یاد کو وہ اپنے صفحہ سینے سے محو کرنا نہیں چاہتے ان کے نئے ملک کے مقامات کے نام بتلاتے ہیں کہ وہ کس مقامات سے نکل آئے تھے۔ اس کی ایک عمدہ مثال امریکہ کی آبادیوں میں ملتی ہے۔ جہاں اہل فرنگستان جاکر آباد ہوئے ہیں

۴ بقیہ ... کالم

یہ لوگ اپنے عزیز شہروں کے نام بھی اپنے ساتھ لیگئے اور جہاں جہاں گئے گئے وہی نام رکھے جو ان کے قدیمی گھروں کے نام تھے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جہاں کہیں آدمی جاتے اپنے ملک کے نام بھی وہیں ساتھ لیجاتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دس بنی اسرائیلی قوموں نے بھی اسی حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے۔ افغانستان اور کشمیر میں بہت سے شہر اور ضلع ایسے ہیں جنکے نام ملک شام کے قدیمی شہروں کے ناموں سے ملتے ہیں۔ ہم یہاں ایسے ناموں کی ایک فہرست دیتا ہوں۔ اور امید ہے کہ اگر اس مسئلہ کی طرف توجہ کی جاوے۔ تو اور بھی ایسے بہت سے نام نکل آویں گے:-

کشمیر و افغانستان کے مقامات کے نام	کہاں واقع ہیں عرض البلد شمال	کہاں واقع ہیں طول البلد مشرق	قدیمی مقامات کے نام	قدیمی شام کے شہر کہاں واقع ہیں عرض البلد شمال	قدیمی شام کے شہر کہاں واقع ہیں طول البلد مشرق	بائبل میں کہاں ذکر ہے
کابل	۳۴٫۲۹	۶۹٫۲۵	کابل	۳۳٫۵۱	۳۵٫۱۲	سلاطین اول ۹ باب ۱۳ آیت
پانچھ	۳۳٫۵۲	۷۴٫۱۳	قرشا	۳۳٫۳۰	۳۵٫۲۵	
دیدا	سرحد پر لداخ کے نزدیک		زبیدہ اور تکمیل	۳۲٫۴۳	۳۵٫۲۲	۲۰ آیت سلاطین ۲۳ باب ۳۶ آیت
حس			حسن	۳۴٫۱	۳۵٫۱۳	
			ممت	۳۴٫۴۷	۳۵٫۳۵	
			حس	۳۴٫۵۰	۳۶٫۳۹	
گلگت	۳۶٫۰	۷۴٫۱۲	گلگوتھا	۳۱٫۴۷	۳۵٫۱۶	متی ۲۷ باب ۳۳ آیت
			گلگال	۳۲٫۲۹	۳۵٫۵۹	یشوع ۱۹ باب ۲۳ آیت و ۱۵ باب
			گلگال	۳۲٫۵۰	۳۵٫۲۰	قاضیوں ۳ باب ۱۹ آیت اور دوسری جگہ
تبت	۳۲٫۰	۸۹٫۵	تبتھ			۸ باب ۸ تواریخ
لاسہ	۲۹٫۴۰	۹۲٫۱	لاشایش	۳۳٫۱۰	۳۵٫۲۰	۱۰ باب ۱۹ آیت ۲۰ و ۲۹ و ۳۰ کتاب پیدائش
لداخ	۳۴٫۰	۷۷٫۳۰	لادسح			۲ باب ۳۱ آیت تواریخ
لیح	۳۴٫۱۲	۷۷٫۳۹	لیحی ایک چشمہ			۱۵ باب ۹ و ۱۴ آیت قاضیوں
سورو			شور	۳۰٫۵۵	۳۳٫۵	۱۶ باب ۷ آیت و ۲۰ باب ۱ آیت
سکیت	۳۰٫۱	.....	سکوتھ حال سکوت	۳۲٫۵۱	۳۵٫۳۶	پیدائش ۳۳ باب ۱۷ آیت اور دوسری جگہ پر

(۸) اناجیل کی شہادت :- اس بات کی اناجیل بھی تائید کرتی ہیں۔ کہ افغان کشمیری گمشدہ اسرائیلی قبیلوں کی اولاد ہیں۔ کیونکہ اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح پیدا ہوئے تو مشرق سے چند حکماء ایک ستارہ کی رہنمائی سے ملک شام کو حضرت مسیح کی زیارت کو آئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرق میں ایسے لوگ موجود تھے۔ جنکو حضرت مسیح کے آنیکا انتظار تھا۔ اور انہوں نے انکے ظہور کے لئے بعض نشان بھی مقرر کر رکھے تھے۔ سوائے بنی اسرائیل کے کسی قوم کو مسیح کے آنیکا وعدہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حکما بھی بنی اسرائیل میں سے تھے۔ جو ایک ستارہ دیکھکر ملک شام کو مسیح کی زیارت کے لئے گئے۔ جب انہوں نے ستارے کو دیکھا۔ تو انہوں نے نتیجہ نکالا کہ وہ مسیح جسکو ظہور کا یہ ستارہ نشان ہے ملک شام میں پیدا ہو گیا ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل کا اصل وطن ہے۔ اس لئے انہوں نے سفر کرکے مسیح کی زیارت کو آئے۔

(۹) مشہور محققین کی شہادت :- میں اخیر میں چند محققین کی رائے درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ افغان اور کشمیری بنی اسرائیل ہیں۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۸ء میں ایک مضمون سواتیوں اور فریدیوں کی بابت شائع ہوا تھا جسکا اقتباس نہایت ہی قیمتی اور دلچسپ مضمون بیان کیا ہے۔ اس مضمون کا نکتۃ الاشارہ یہاں اس طرح پر لکھتا ہے " افغان اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ اگر اس قوم کا بنی اسرائیل کے ساتھ قدیمی تعلق نہ مانا جاوے تو پھر یہ بیان کرنا مشکل ہوگا۔ کہ ان میں عام طور پر بنی اسرائیلی نام رائج ہیں۔ ان کا قول کسی سچی بنیاد پر قائم نہیں ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ انہیں بعض یہودیوں کی رسومات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً عید فسح کا منانا وغیرہ افغانوں میں جو نہایت ہی تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ اپنا بنی اسرائیل ہونا بڑے اصرار سے بیان کرتے ہیں۔ میرے نزدیک افغانوں کا مسئلہ صحیح طور پر اسطرح حل ہوتا ہے۔ اگر یہ مانا جاوے کہ یہ بنی اسرائیل ہیں۔ جو قدیمی راہ چھوڑ کر نہیں ملے گئے "

ایچ ڈبلیو بلیو۔ سی ایس آئی اپنی تصنیف اقوام افغانستان کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں " ان لوگوں کی روایت ہے۔ کہ ہمارا اصل وطن

ملک شام ہے۔ جہاں سے بخت نصر ان کو قید کر کے لے آیا۔ اور فارس اور اسیریہ کے مختلف حصوں میں آباد کیا۔ ان مقاموں سے انہوں نے مشرق کی طرف نقل مکان کیا۔ اور غور کے پہاڑی علاقوں میں آباد ہو گئے۔ انکی تائید میں بنی اسرائیل کی بھی شہادت ہے۔ جو کہتا ہے کہ اسرائیل کی دس قوموں نے آرزرت کو ایک ملک میں پناہ لی۔ یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ آرزرت وہ علاقہ ہے۔ جسکو آجکل ہزارہ کہتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ساہی خاندان کے زمانہ میں افغانستان میں ایک قوم رہتی تھی۔ جنکو بنی اسرائیل کہتے تھے۔ اور ان میں بعض اردگرد کے ممالک کیساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے"

کرنیل جی بی فلیمن سی ایس آئی۔ اپنی کتاب تاریخ افغانستان میں اسطرح لکھتا ہے۔ عبد اللہ خان اور دوسرے افغان مصنفوں کی پیروی کر کے فیریئر صاحب کی یہ رائے ہے۔ کہ افغان دس گمشدہ اسرائیلی فرقوں کی اولاد ہیں۔ اور بھی کئی محققین اس رائے کیساتھ اتفاق رکھتے ہیں۔ چنانچہ سر ولیم جونز جیسا عظیم الشان آدمی بھی یہی عقیدہ رکھتا ہے :-

اے کے جونسٹن افغانوں کی مندرجہ ذیل روایت بیان کرتا ہے۔ "جب نادر شاہ پشاور میں پہونچا۔ یوسف زئی قوم کے سرداروں نے ایک بائبل اس کے آگے پیش کی جو کہ عبرانی میں لکھی ہوئی تھی۔ اور کئی اور چیزیں بھی پیش کیں جو کہ وہ اپنی قدیمی عبادت میں استعمال کیا کرتے تھے۔ جنکو انہوں نے حفاظت سے رکھا ہوا تھا۔ جو یہودی لشکر کیساتھ تھے انہوں نے ان چیزوں کو فورًا پہچان لیا" آئی بلفور ایل آر مصنف انسائکلوپیڈیا آف انڈیا لکھتا ہے "یہ افغانوں کی شکل یہودیوں سے ملتی ہے ایک رسم میں افغان یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں۔ کہ چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوہ کے ساتھ شادی کر لیتا ہے۔ ڈاکٹر ویمن بعض رسومات کا ذکر کرتا ہے جو یہودیوں کی رسومات سے ملتی ہیں۔ جو کہ درہ خیبر کے لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بال مشرقی یہودیوں کی طرح ہوتے ہیں"

جیمس بائی ایم اے ایف۔ جی۔ ایس۔ اپنی کتاب انسائکلوپیڈیا آف جاگرفی میں لکھتا ہے "تمام سیاح اس بات پر متفق ہیں۔ کہ افغانوں میں اور گردو نواحی قوموں میں بڑا فرق ہے۔ اور سب افغان ایک ہی نسل کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ اپنی شکل اور خط و خال میں یہودیوں سے بہت ملتے جلتے ہیں" وہی مصنف اہل کابل کی نسبت ذکر کرتا ہوا کہتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراز قد ہوتے ہیں سیاہ آنکھوں والے نمایاں خط و خال والے اور انکے چہرے بالکل یہودیوں کی طرح ہیں +

کرنل یول سی بی انسائکلوپیڈیا برٹانیکا میں افغانستان پر لکھتا ہوا کہتا ہے۔ کہ اس ملک کی عورتیں یہودیوں جیسی خوبصورت خط و خال رکھتی ہیں۔ اور یہی بات مردوں میں بھی پائی جاتی ہے :-

اے کے جیمیسن اپنی کتاب ڈکشنری آف جاگرفی میں کشمیر کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ پورے قد کی اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ ان کی ناک ترچھی اور خط و خال بالکل یہودیوں کے سے ہوتے ہیں :-

فرینکیس برنیئر اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے۔ کہ جب میں ملک کشمیر میں داخل ہوا۔ اور پیر پنجال سے آگے گذرا۔ تو یہ دیکھ کر میں بہت حیران ہوا کہ دیہات کے باشندے بالکل یہودیوں سے مشابہ تھے۔ انکے خط و خال اور اطوار اور وہ ناقابل بیان خصوصیت جس کے ذریعہ سے سیاح مختلف قوموں میں تمیز کرتے ہیں۔ تمام اس بات کی شہادت دیتے تھے۔ کہ یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ اور اسے صرف میرا وہم ہی نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان لوگوں کا یہودیوں سے شکل میں مشابہ ہونا ہمارے فادر ڈیبرو ایٹ کے پادری اور کئی اور اہل فرنگستان نے بھی میرے یہاں آنے سے بہت پہلے بیان کیا ہے۔ آرچیبلڈ کانسٹبل نے جس نے برنیئر کے سفرنامے کو فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے صفحہ ۴۳۰ پر لکھتا ہے۔ وہ سبب کہ اہل کشمیر کا اپنے خط و خال میں یہودیوں سے مشابہ ہونا جیسا کہ مسٹر برنیئر نے بیان کیا ہے وہ اسلام (ریویو آف ریلیجنز)

تقریظ

رسالہ الحجبہ گوشت خوری کے جواز میں ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے تصنیف کیا ہے رسالہ مذکور میں بہت سا حفظان صحت ڈاکٹری اصول پر مبنی ہے۔ قیمت نہایت کم لعنی ۲ پتہ امرتسر کرخانہ شفیعہ

ahmadimuslim.de

معلومات عامہ

گذشتہ سے پیوستہ

اس صدی میں اٹھارہ حکمران قتل کئے گئے۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں زار روس سنہ ۱۸۰۸ء میں سلطان سلیم سنہ ۱۸۳۱ء میں کپوڈیسٹریاس پریزیڈنٹ گورنمنٹ یونان سنہ ۱۸۶۵ء میں پریزیڈنٹ کارناٹ ۱۸۶۵ء میں ابراہیم لنکن ۱۸۷۲ء اکیڈور پریزیڈنٹ ۱۸۸۱ء میں پریزیڈنٹ گارفیلڈ ۱۸۸۱ء میں الیگزینڈر ثالث۔ ۱۸۹۶ء میں ڈیوک آف ایران ۱۸۹۶ء میں ملک کوریا ناصرالدین شاہ قاچار

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی کرسی پوپ کی ہے۔ یہ خالص چاندی کی بنائی گئی ہے۔ جس میں ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے ہیں۔

سویڈن میں ڈاکٹر لوگ مریضوں کے آگے بل نہیں پیش کرتے۔ جو کچھ مریض دیتے ہیں۔ اسکو قبول کر لیتے ہیں۔

حسن اتفاق سے شہنشاہ ہندوستان ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ کو تاریخ تاجپوشی مقرر کی تھی۔ اوسی روز منحوس ذیل فرمانروایان انگلستان کی بھی تاجپوشی ہوئی۔ آستنقص۔ جان۔ رچرڈ ثانی۔ چارلس اول۔ جیمس ثانی۔ میری۔ ملکہ وکٹوریہ۔ جارج چہارم۔ ولیم چہارم۔ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ آنجہانی ایمپرس وکٹوریہ۔

ساری فتوحات دنیاوی سے فتح اعظم تیمور شاہی ہے۔ جو ۳۲ سلطنتوں پر حاوی تھا۔ اور اسی نے ایران سے ۸۰ ہزار سوار سے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا۔ اور باوجود موجود پانچ لاکھ افواج کے سلطان بایزید یلدرم کو شکست ہوئی۔

دنیا کی تاریخ میں جنگ پلونا غازی سلیمان پاشا سے بڑھ کر کوئی جنگ ایسی نہیں ہے۔ جہاں کہ ستاون ہزار چار سو توپوں سے گولوں کا مینہ برستا رہا۔

تاریخ دنیا میں بجز شاہ عباس صفوی کے کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ خصم کے ساٹھ ہزار افواج میں اڑا اور اسکو نکال لایا۔

ہیرہ گرین ضلع مونگیر کے سید کہتے ہیں کہ قوم ملک (جو صوبہ بہار میں آباد ہیں) یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم سید ہیں یہ غلط ہے بلکہ یہ لوگ قوم چکوار کے خاندان سے ہیں۔ اسکا قصہ اسطرح پر ہے۔ کہ جب سید ابراہیم عرف ملک قدس سرہ جنکا مزار شہر بہار میں بالائے کوہ واقع ہے (بحیثیت) سپہ سالار مجاہدین کو علاقہ بہار میں فتح ہوئی۔ دو عورت قوم چکوار کی گرفتار ہوئی از انجملہ ایک عورت حاملہ تھی اور ایک غیر حاملہ۔ غیر حاملہ کا نکاح کسی مجاہد سے ہو گیا۔ اور عورت حاملہ سے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اس لڑکا کو سید ابراہیم نے متبنی کیا اور وہ ملک مشہور ہوا۔ اوسی سے ملک کا خاندان جاری ہوا۔ قوم سید بہ لحاظ ملک صوبہ بہار کی بستیوں کی حد بندی حسب ذیل بتاتے ہیں۔ پورب ندی کیول پچھم ندی سون۔ اوتر دریائے گنگ دکھن ضلع ہزاری باغ۔ میں کہتا ہوں۔ کہ میرے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ قوم ملک کے اخلاق و سیرت مثل دوسرے سیدوں کے نہیں ہیں۔ یہ لوگ بڑے خونی و فسادی مثل زمینداروں چکواروں کے ہوتے ہیں۔ اور ظالم و قتور بھی اسیطرح ہوتے ہیں۔ بخلاف اسکے سید لوگ منکسر المزاج اور یہ بات بھی صحیح ہے۔ کہ قوم ملک کی بستیاں ندی کیول سے پورب دریائے گنگ سے اوتر ضلع ہزاری باغ سے دکھن نہیں ہیں ندی سون کی پچھم کی تحقیق میں نے نہیں کی ہے۔ حضرات ملک اگر اسکو دیکھکے ناخوش ہونگے اور رد و قدح کرینگے تو اونکی یہ بات شہادت دیگی۔ کہ یہ لوگ سید نہیں ہیں اور اگر سید ہوتے تو ان اللہ مع الصابرین پر ضرور عمل کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کچھ تو اثر ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم ابوالمحامد سید محمد بانزمی

ھو القدیر

غزل در ترغیب سنت از منشی شیخ محمد ابراہیم صاحب حسب

سنت احمد پہ ہر دم ہمکو چلنا چاہئے
شرک و بدعت کے شکنجہ سے نکلنا چاہئے

[illegible] عشق
راستی میں مومنو تمکو سنبھلنا چاہئے

[illegible] عشق احمد [illegible]
خواب سے اے احمدی آنکھوں کو ملنا چاہئے

[illegible] غم میں مبتلا
[illegible] سنت [illegible] چاہئے

[illegible] عشق ہیں [illegible]
پھر بھلا سنت سے ہمکو کیوں پھسلنا چاہئے

چاہتا ہے امتی گر حشر میں نجات
سنت و قرآن پہ ہر دم ہمکو چلنا چاہئے

ہے تمنا عاجز ابراہیم کی یہ سدا
آتش عشق نبی میں ہمکو جلنا چاہئے

تمام شد

فتویٰ

سوال نمبر ۱۱: تمام چیزیں اپنے اپنے اسباب پر مبنی ہیں۔ آسمان کس چیز پر مبنی ہے؟ راقم سید غوث از مرارہ ضلع گورداسپور۔

جواب نمبر ۱۱: ہر ایک چیز کے لئے سبب اوس کے مناسب ہوتا ہے۔ آسمان کے لئے اوس کے مناسب سبب ہی ممکن ہے اور یہی کہ اندر کوئی طاقت ایسی ہو جو اوس کو روکے ہوئے ہے۔ زمین آسمان کا تعلق ایسا ہی ہے۔ جیسا مقناطیس کا لوہے سے ہوتا ہے ایک کی دوسرے سے کشش ہے۔ بس قدرت نے ان ہی دو کو باہمی سبب اور شیئت بنا دیا ہے۔

سوال نمبر ۱۲: اکثر لوگوں میں اس قسم کے قصے مشہور ہیں کہ فلاں شخص فلاں قبر پر گیا۔ اور دعا کی۔ وہ قبول ہوگئی۔ یا فلاں شہید کا تبرک شیرینی سے مراد پوری ہو جاتی ہے اس کی اصلیت کیا ہے؟

سوال نمبر ۱۳: کیا شہیدوں کی روحوں سے لوگوں کو فیوضات حاصل ہو سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۴: یہ جو مشہور ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے۔ اور مرنے کے اگر وہ نیک ہے۔ تو اوسکا ہمزاد قبر پر بیٹھ کر دعا کرتا ہے اور اگر بد ہے۔ تو لوگوں کو صدمہ پہنچاتا ہے۔ اس کی اصلیت کیا ہے۔
راقم شیخ احمد اللہ از دہلی

جواب نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴: تینوں باتیں فضول ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت شرع میں نہیں۔ مشرکانہ خیالات ہیں۔ قبروں کے مجاوروں کی مشہور کی ہوئی ہیں۔

سوال نمبر ۱۵: المسلم بنی مسجدا مضت علیه الازمنة ومات متولی المسجد الذی بناه واولاده قد انتقلوا من البلدة التی هم فیها وغلب علی اراضیهم الهنود من جهة الظلم والدعوی فی المحکمة فهدم سقفه وبعض جدره فعمر الهنود ثانیا هل یصلی فیه ام لا

سوال نمبر ۱۶: ما تقولون فی امساك الشعر والظفر فی عشر ذی الحجة هو واجب ام مستحب بینوا توجروا۔ عبد الواحد ضلع حیدرآباد سندھ

جواب نمبر ۱۵: یجوز الصلوة فی المسجد لان المسجد سطح الارض لا من الکعبة مسجد ابراهیم علیه السلام وقد بناها الکفار من قریش ثم من جاء بعدهم وصلی فیها بناء قریش النبی صلی الله علیه وسلم

جواب نمبر ۱۶: مستحب للحدیث

سوال نمبر ۱۷: شطرنج اور تاش کھیلنا منع ہے یا جائز اور شطرنج اور تاش کھیلنے والا بھی شریعت میں مفتی ہو سکتا ہے۔ (اللہ دتا از سہل گرداسپور)

جواب نمبر ۱۷: شطرنج وغیرہ کھیلنا حدیث شریف میں منع آیا ہے۔ شطرنج تاش وغیرہ یہ سب لہو ولعب ہیں شطرنج باز مولوی کو واجب ہے کہ یا تو ایسی حرکات خود چھوڑ دے۔ یا فتوی نویسی ترک کرے خدا فرماتا ہے فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایسے کام نہ کرو جن سے لوگوں کے عقائد میں تمہاری بدکرداری سے تذبذب آجائے۔ معروف فرمایا۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

سوال نمبر ۱۸: الحمد کا امام کے پیچھے پڑھنا کیا حکم ہے اسکی حدیث کس کتاب میں ہے اور مولوی عبد الحی صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کا کیا فتویٰ ہے اور رفع یدین کا کیا حکم ہے تراویح کتنی رکعتیں ہیں۔ (بندہ رونق علی ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۱۸: فاتحہ خلف الامام پڑھنے کو حنفی علما منع کرتے ہیں باقی حکم کرتے ہیں۔ اہلحدیث کے نزدیک فرض ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے۔ لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب یعنی نماز بغیر الحمد کے ہوتی ہی نہیں مولوی عبد الحی مرحوم اور شاہ صاحب مغفور کا فتوی بھی اس کی نسبت مستحب ہونے کا ہی ہے۔ امام الکلام مصنفہ مولوی عبد الحی اور شاہ عبد العزیز رفع یدین آمین مستحب ہے۔ حدیثوں میں آیا ہے۔ مولوی عبد الحی صاحب مرحوم بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب بھی رفع یدین کو مستحب فرماتے ہیں (حجة اللہ باب الاداب) تراویح آٹھ رکعت ہیں۔ بخاری وغیرہ میں یہ حدیث آئی ہے۔

ahmadimuslim.de

ہر مسئلہ کی اہل حدیث کا مذہب ہیں۔ دیکھو (لقیت ہم دفتر اہل حدیث سے ملتا ہے)

سوال نمبر ۹:۔ ذبح کے وقت غلطی سے بجائے بسم اللہ اللہ اکبر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر ذبح کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں؟ (از ناگپور)

جواب نمبر ۹:۔ جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ مومن اگر بسم اللہ دانستہ بھی نہ پڑھے تو درست ہے۔ چہ جائیکہ بھول کر دوسرا کلمہ اوس کے قائم مقام پڑھے۔

سوال نمبر ۱۰:۔ دف تو آنحضرت کے وقت بھی بجاتے تھے۔ نقارے۔ ڈھول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے؟

سوال نمبر ۱۱:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کے واسطے جو حکم دیا ہے بزرگوں کی خانقاہ پر جانا خواہ کتنی دیر ہوں۔ کیوں منع ہے۔ (حزب اللہ از احمد پور)

جواب نمبر ۱۰:۔ ڈھول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث سے ثابت نہیں

جواب نمبر ۱۱:۔ قبور کی زیارت بہ نیت سنت کرنا موجب ثواب ہے کی قید مسافت کی اس میں نہیں۔ لیکن چونکہ جاہل تارک کو جا مزاروں پر جا کر قبر کی زیارت کے فوائد سے غافل خود اونہی سے استمداد حاجات کرنے لگ گئے مسنونہ بتایا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی جگہ پر نہ جانا چاہئے۔

— نابالغ بچہ کو بھی قبر میں سوال ہوتا ہے؟

نمبر ۱۳:۔ جس شخص نے عورت کی عدت کے اندر ہی اسکا ح کرا دیا۔ منع کرنے سے بھی باز نہ آیا۔ اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اوس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔ برادری میں اوس سے نا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد پناہ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۱۲:۔ اس کی بابت صریح تو کوئی آیت یا حدیث نظر سے نہیں گذری۔ البتہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ نابالغ بچہ جبکہ شرع میں مکلف نہیں تو سوال کیسا؟ سوال تو اس لئے ہے کہ عدم تعمیل پر سزا ہو۔ سزا ہی نہیں تو سوال بھی نہیں۔

نمبر ۱۳:۔ جس نکاح خواں نے باوجود اطلاع کے ایسا کیا ہو تو بہت برا کیا۔ جس طرح توبہ کرے کراؤ۔ برادری سے الگ کر دو یا نماز چھوڑ دو۔ مگر صرف اسی نیت سے کہ توبہ کرے۔

سوال نمبر ۱۴:۔ مقتدی مقیم نے امام مسافر کی اقتدا کی امام نے دو رکعت پر قعدہ اولی میں بعد تشہد درود۔ دعا وغیرہ پڑھی جس سے مقتدی کو قیام میں تاخیر ہوئی۔ اس سے مقتدی مذکور پر سجدہ سہو لازم آیا یا نہیں؟ (سید ابو الفضل باقرانی سیٹھ)

جواب نمبر ۱۴:۔ مقتدی کے اٹھنے کا وقت وہی ہے جب امام فارغ ہو۔ اس لئے تاخیر نہیں ہوئی۔ علاوہ اس کے اصول ہے کہ مقتدی کو کسی ایسے فعل کی وجہ سے جو حالت اقتدا میں اوس کے امام سے یا خود اس نے کیا۔ سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

سوال نمبر ۱۵:۔ زید۔ عمر۔ بکر تین بھائی اپنے باپ خالد کے ترکہ کے وارث ہیں۔ ان میں سے دو (زید اور عمر) نے جبراً کل جائداد پر قبضہ کر لیا۔ بکر تیسرے نے ان دونوں کا کچھ قرضہ بھی دینا ہے۔ اب زید اور عمر بکر کو اس شرط پر قلیل حصہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارا قرضہ ادا کرے۔ چنانچہ بکر چونکہ نادار شخص ہے۔ اوس نے مصلحتاً انکی حق تلفی منظور کر لی۔ بنا بر حدیث بریرہ کے جس میں عائشہ صدیقہ نے بریرہ کے مالکوں کی ایک ناجائز شرط مان لی تھی۔ جو بعد میں حضور نبوی نے قائم نہ رکھی۔ اس نیت سے تھوڑا سا حصہ لے لیا کہ جب میرا باقی حصہ دینگے۔ تو میں قرضہ دونگا۔ ورنہ باقی ترکہ قرضہ میں محسوب کر دونگا۔ مطلب یہ کہ باطنی خیال ظاہر کے خلاف رکھا ہے اب وہ حصہ کا حقدار ہے یا نہیں؟ (مولوی عبد الغنی از کیتھل)

جواب نمبر ۱۵:۔ چونکہ اس نے اپنا حق واجب عفو سے ساقط کر دیا۔ اس لئے قضاءً تو اس کا حق نہیں ملیگا۔ ہاں چونکہ بظاہر وہ ایک طرح سے مجبور کیا گیا ہے۔ اس لئے عند اللہ اس کا حق ثابت ہے۔ بریرہ کی حدیث پر قیاس صحیح نہیں۔ کیونکہ اوس میں کسی حق ثابت کا اسقاط نہیں تھا۔ کیونکہ اولاً کوئی حق ثابت نہیں۔ بلکہ اوس کا تو وجود بھی محتمل ہے۔ مگر چونکہ وہ شرط خلاف شرع تھی اسلئے نامنظور ہوئی۔ اور عفو کرنا یا کرانا ناجائز نہیں۔ اگرچہ وجہ ہے تو اوس کی مجبوری ہے۔ سو بلحاظ قانون مروجہ وہ اوس درجہ پر

ahmadiyyamuslim.de

انتخاب الاخبار

کرکی کے قصابوں نے اتفاق کر کے گوشت بیچنا چھوڑ دیا ہے۔ اور اب پونہ سے گوشت منگانے کی ضرورت پڑتی ہے (کیا آریہ یہ چاہتے ہیں)

میرٹھ میں خوب بارش ہو رہی ہے اور موسم خنک ہے۔ (امرتسر میں بھی یکم اگست کو خاصی بارش ہوئی۔ الحمد للہ)

فیروزپور سے لودیانہ تک بڑی ریلوے لائن کے لئے محمد سلطان صاحب ٹھیکیدار کی سرائے میں قلی بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سمالی لینڈ سے ملا کی نقل و حرکت کے متعلق ابھی کوئی پختہ خبر موصول نہیں ہوئی۔ نہ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اُس کی فوجی تعداد کس قدر ہے۔

جاپانیوں نے انگریزی سٹیمر ہیپنگ کو گرفتار کیا ہے۔ جو شانگہائی سے نیوچوانگ کو جا رہا تھا۔

ایک ڈیلی میل کا تار آمدہ عدن مظہر ہے۔ کہ انگریزی سٹیمر رود کا ک اور والمیشیا روسیوں نے بحیرہ قلزم میں تین گھنٹے روک رکھے تھے۔ سینٹ پیٹرزبرگ کا صیغہ خارجہ بیان کرتا ہے کہ جہاز ملاکا کو سیباسٹوپول میں بغرض تحقیقات لیجاینگے۔

رویٹر کا نامہ نگار مقام چیفو سے بیان کرتا ہے کہ بندر آرتھر سے آنیوالے چینی راوی ہیں۔ کہ ۲۰ ہزار چینیوں نے قصبہ کے ایک شرقی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن کمک پہنچنے سے پہلے روسیوں نے حملہ کرنے والوں کو کاٹ کر الگ کر دیا۔ اور سرنگوں میں آگ لگا کر سب کو اڑا دیا۔ (عجیب)

رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو لکھتا ہے۔ کہ جنرل کرمکی نے واکو کیاو منگ پر ایک سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا۔ روسی قلعہ بند تھے اور ساو منزلیا نے اپنی جگہ کی زور سے حفاظت کی جاپانیوں کا نقصان ۳۰۰ آدمی کا ہوا۔

اس وقت بھی بعض ہندو فقیروں کے پاس ایک بچہ لاہے جس کی چار ٹانگیں تو نیچے اور دو ٹانگیں اوپر ہیں۔ (ان اللہ علی کل شئ قدیر)

رویٹر کا نامہ نگار جو جنرل کروکی کے ہمراہ ہے۔ بیان کرتا ہے کہ چھناؤ کی لڑائی سو تیا منگ کے جنوب کی طرف ایک اور روسی شکست ہے روسیوں کی زیادہ ڈویژن مصروف جنگ تھی۔ اُن کے مُردے دفن کرنے سے زائد تھے جو جلا دئے گئے۔

رویٹر کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو جنگ لیوڈنگ کی۔ جو انپنگ کے شرق میں ہے تصدیق کرتا ہے۔ یہ لڑائی ۱۸ تاریخ کو شروع ہو کر ۱۹ کو ختم ہوئی۔ جس میں جاپانیوں کے ۴۲۰ اور روسیوں کے ۴ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

انگریزی گورنمنٹ کے اعتراض پر سلطان المعظم نے روسی سفیر کو مطلع کیا ہے کہ اب کسی والنٹیر کروزر کو ڈارڈنلز سے نکلنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

روسی نیوچوانگ کو خالی کر رہے ہیں (خوش قسمتی)

جنرل کروکی نے رپورٹ کی کہ ۱۷ تاریخ کو ہماری فوج نے قبضہ کرنے کی کارروائی شروع کی۔ دشمن نے [illegible] کی صبح کو لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن بے گیا۔ اور ۱۳ مشین سیدان میں چھوڑ گیا۔

ایک جاپانی کو کسی جرم میں پھانسی کی سزا ملی۔ تلاشی لینے پر اس کی جیب میں تین روپے پائے [illegible] ملزم مذکور کو کہا۔ کہ ان روپوں کا جو کچھ چاہو منگا لو تو اس نے کہا کہ یہ روپیہ اپنے پاس امانت رکھئے۔ اور جنگ جاپانیوں کے لئے جو چندہ کھلا ہوا ہے۔ اُس میں بھی داخل کر دیجئے گا۔ یہ کہہ کر اگلے روز یہ ملزم ہنستے ہنستے پھندا گلے میں ڈالکر لٹک گیا۔ (ماوریتی [illegible] صاحب [illegible])

ویدو ڈیسٹی نامی ایک اخبار ظاہر کرتا ہے۔ کہ ۶ ماہ تک کے لئے کافی مقدار میں سامان خوراک فراہم ہو گیا ہے۔ نہ لکھا ہے کہ روسی سپہ سالار [illegible]

اہلحدیث امرتسر

کیلئے اب ہر طرف سے روسی سپاہ آرہی ہے اور آئندہ وہ رہنے
جو روسی سپہ سالار نے سینٹ پیٹرز برگ کی روانگی کے وقت کہا تھا کہ
ایک ہی جاپانی پنچوریا سے سلامت نہ جائے گا۔ اس کے ایفا کرنے پر
روسی جنرل مستعد معلوم ہوتا ہے۔ اُس کا ارادہ ہے۔ کہ منچوریا جاپانیوں
کا مدفن بنایا جائے (دیدہ باید)

ٹوکیو سے روٹر کا نامہ نگار بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں نے
نیو چانگ پر قبضہ پا لیا ہے۔ اور جاپانیوں کی اس کارروائی پر روسیوں
نے مقابلہ تو در کنار مزاحمت بھی نہ کی۔ روسی جنرل سسکروف اپنے
ایک تازہ رپورٹ میں ظاہر کرتا ہے۔ کہ ۱۲ تاریخ کی صبح کو ٹیبا ٹشا ۴
مقام (جو ٹاشی ماؤ کی جانب مشرق ۳ میل پر واقع ہے) کو مشرقی
معبے پر جاپانیوں نے سخت گولہ باری کر دی۔

نیو چوانگ سے تازہ خبر موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ چہار شنبہ کو
صبح ہوتے ہوتے جاپانی جاسوس نیو چانگ کی جنوب میں ۲ میل تک
جا گھسے تھے۔

تاریخ کو جاپانیوں نے مقام ٹوالنی پر مزید ۲۰ ہزار سپاہ

جنرل کیروکی کے صدر مقام سے خبر دیتا ہے
میدان کارزار بھی حدت آفتاب سے خشک

موصول شدہ ایک تازہ تار برقی میں ظاہر کیا گیا ہے کہ
ح جاپان کے زیر صدارت ایک جلسہ مجلس وزارت کا منعقد
ہمیں نامور مدبر مارکوئیس اویاما بھی شریک تھا اس
رائے قرار پایا تھا۔ کہ پورٹ آرتھر کی کامل فتح اور لاؤ یانگ
پر قبضہ جمانے کے بعد روسی سپاہ سالار جنرل کیروپاٹکن
یں گذری ہے۔ کہ مزید روسی بربادی و پائمالی سے بچنے کا اب
نا نہیں تو یہ ہے کہ روسی جنرل جاپان کی اطاعت قبول کرلے۔
سنر ایجی نے ایک نقل دعل غیر کے سفیروں کے نام ارسال
بھی بھیجی ہے اور کہا گیا۔ کہ اگر جنرل اس امر کو گوارا
نا اسپر منع مانے کے لئے کچھ گیا گذرا نہیں ہے (وہ

بھی تجا روس ہے اور اس نے جاپان جیسے کی دیکھے ہیں۔ قرب سے دن اور
بات ہے)

انگریزی کے اخبارات یکزبان ہو کر زور دے رہے ہیں۔ کہ روسی
بیڑہ بحر احمر میں موجودہ کارروائیوں سے کیا مقصد رکھتا ہے اس
کے دلی مطالب کی تحقیقات کی جائے (کہ دو جانا نہ پائے کی)
مدراس میں ایک اہیسے گلاسے کے نیچے کو سہ آب دار رکھا
تھا۔ پندرہ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ (بہت کم ہے)
بہت سے لڑکی افسر کہتے ہیں۔ کہ وہ طرف منچوریا میں جنرل کروپاٹکن
کے آخری شکست کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد بالکیہ جنگی و ہلا
کیا جائے گا۔ (کیونکہ اسکا حامی روس کمزور ہو چکا ہوگا)
ایک آنہ والے سکہ کے مروج کرنے پر کل گورنمنٹ غور کر رہی ہے
گذشتہ جمعہ کو سیلون کے ایک موضع میں ۱۲ میل مچھلی نمودار ہوئی
گولی سے شکار کی گئی۔ بلیس آدمیوں نے صرف اس کے اوپر کا
حصہ اٹھایا تھا۔ ڈھانچہ عجائب خانہ میں رکھی گئی ہے (ایک حدیث کی تصدیق ہو گئی)
کراچی کی بندرگاہ چھوٹا ہے ہزاروں من گیہوں باہر پڑا ہوا ہے گورنمنٹ
مال گودام کی توسیع فکر کر رہی ہے۔ (آسمان سے کمی بارش کا فیصلہ
کر دیا ہے)
راجہ کوچین نے ایک شخص کو اپنے خرچ پر مدراس میں فنون لطیفہ
کی تحصیل حاصل کرنے کو بھیجا ہے۔
جاپان میں ملک پر قربان ہونے والوں کی قدر:۔ موجودہ جنگ
روس و جاپان میں ایک جاپانی زخموں سے مر گیا جب اس کی موت
کی خبر اس کے باپ کو ملی۔ تو اس نے گھر کے کل آدمیوں کے
جمع کر کے کہا۔ بچو! تمہارے بڑے بھائی نے ہمارے اور
ہمارے وطن کے لئے اپنی جان دیدی۔ اسلئے ہمیں اس کی موت
پر ماتم کرنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ اس کا مرنا ہمارے لئے باعث فخر ہے
اگر ہماری آنکھوں سے پانی گرے تو مرحوم کو صدمہ پہنچیگا۔
اتنا کہکر بڈھے باپ نے اپنے مذہب کے مطابق آگ میں کچھ خوشبو
ڈالی۔ اور گھر کے کل آدمی اس رسم میں شریک ہوئے
اور ایک بوند پانی تک ان کی آنکھوں سے نہیں گرا۔ مرقعہ کہیں

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی شام مطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر

AHL-I-HADIS, AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر مورخہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ۸؎

والیان ریاست سے ... ۶؎

رؤسا اور جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک الپس

شکریہ اور شکایت

کئی ہفتوں سے تحریک کی جاتی ہے کہ پرچہ اہلحدیث کے قدردان توجہ کرکے اس کی اشاعت کریں اشتہار بھی بغرض اشاعت روانہ کئے تھے بیر بھی بتلائی کہ جن احباب تک یہ اشتہار پہونچا سکیں۔ خود بہنچادیں اور جن کو اس لائق کا جانیں۔ اُن کی فہرست لکھ بھیجیں۔ مگر چند ایک دوستوں کے بہت ہی کم توجہ ہوئی۔ میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری منشی عنایت احمد صاحب پٹیالوی منشی وکیل احمد صاحب بھوپالی وغیرہ وفقہم اللہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ لہٰذا مکرر سہ کرر توجہ دلائی جاتی ہے اخبار کی جتنی کثرت اشاعت ہوگی اسیقدر عمدہ اور مفید ہوگا۔ بعض دوست خریدار تو بنتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ ارشاد ہوتا ہے کہ قیمت میں اتنی تخفیف ہو۔ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت نرخ بذریعہ خط و کتابت مقرر ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

ahmadiyyamuslim.de

سال بھر کی خدمت سے محض للہ اگر عذر کیا گراں ہے؟ جن دوستوں کو پہلے سال کی قیمت میں تخفیف کی گئی ہے۔ وہ صرف ایک وعدہ کی پابندی تھی آیندہ کو بالکل گنجائش نہیں۔ اخبار بھی ڈیوڑھا ہے اور اخراجات بھی زیادہ۔ اس لئے تخفیف قیمت کا ہرگز خیال نہیں ہونا چاہئے۔

مسلمانوں کی جائیداد

ہمعصر [illegible] اخبار [illegible] میں ایک مضمون ایک ہمدرد قوم کا نکلا ہے۔ گو بعض الفاظ میں سلطنت یعنے اسلامیہ کے حق میں شوخی تیکھی ہے مگر چونکہ ایک اخلاص بھرے دل سے نکلا ہے اسلئے بہر حال قابل قدر ہے۔

مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی ریاستیں اور جاگیریں بوجہ تقسیم ترکہ کے قریب بعدم کو ہو جاتی ہیں مثلاً باپ کے پاس اگر لاکھ روپیہ کی جاگیر ہے۔ تو چار پانچ بیٹوں میں مساوی تقسیم ہونے کر ایک ایک کے پاس بیس بیس ہزار کی رہ جاتی ہے۔ پھر دوسری پشت میں اسی طرح دس دس ہزار کی اگر کسیقدر اور آگے چلیں۔ تو بس خیر اللہ۔ مضمون اور فاضل ایڈیٹر پیسہ اخبار استدعا کرتے ہیں۔ کہ قومی اخباروں میں اس مسئلہ پر کافی بحث ہو۔ تا کہ مسلمان اس تباہی سے بچ سکیں۔

واقعی بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں عزت کے ساتھ رہنا ہو۔ تو سب سے پہلے اپنے مال کا انتظام بدستور شریعت ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والدین یعنے سرور کائنات کفر اور قرض سے ہمیشہ پناہ مانگا کرتے تھے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ جناب آپ قرض کو کفر کے ساتھ ملاتے ہیں۔ فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی قرضدار ہو جاتا ہے۔ تو وعدہ کر کے خلاف کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔ غرض مختلف قسم کے بدنتائج قرض سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنے محتاجی قریب کفر کے ہے۔

اسوقت جتنے مسلمان عیسائی ہیں۔ بلا مبالغہ اور یقینی بات ہے۔ کہ شروع میں عموماً محتاجی ہی ان کے لئے باعث ہوئی ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یعنے مسلمانوں کو حکم ہے کہ دینی و دنیاوی بھلائی خدا سے مانگیں۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کے دونوں گروہ یعنے اولڈ فیشن اور نیو فیشن پا لئے گئے ہیں۔ کہ بعض مولوی صاحبان اور اکثر جنٹلمین تعلیم یافتگان اس پاکیزہ اصول سے بالکل الگ تھلگ جاتے ہیں۔ بعض واعظان نے تو یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ دنیا کی بعض جائز آمدنی کو بھی بے پروائی سے دیکھتے ہیں اور لوگوں کو بے رغبت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے بہت ہی کم سنا ہے۔ کہ کوئی واعظ اپنے وعظ کا بہت سا حصہ یا کم از کم اوسیقدر حصہ جتنا کہ وہ اپنے مخالف مسلمان بھائیوں کی تردید میں لگاتے ہیں۔ سامعین کو کسب کمالی بعد تجارت زراعت وغیرہ کی ترغیب پر لگائیں۔ حالانکہ سلیقہ کی فارغ البالی سے وہ بھی فارغ البال ہو سکتے ہیں یا کسی قسم کا [illegible] اور عالی حوصلگی ان کے کانوں میں ڈالیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں جہاں کہیں آیا ہے۔ وابتغوا من فضل ربکم۔ وہاں مفسرین تجارت سمجھتے ہیں۔ ایسا ہی دوسرے فریق یعنے نیو فیشن اصحاب کی غلطی [illegible] ہے۔ کہ وہ [illegible] کرتے ہیں۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

وہ غلطی یہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے علم سے جس کے حصول پر ۱۵-۱۶ سال کی پیاری عمر یقیناً خرچ ہوتی ہے۔ اس کے فوائد زیر نظر صرف وہ سمجھتے ہیں جو موہوم اور نقش بر آب ہوں جسکی تفصیل کی طرف خود قرآن مجید نے صاف اور کھلے لفظوں میں نہایت برائی کے ساتھ اشارہ کیا ہے غور سے سنو!

فاعرض عن من تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا ذلک مبلغہم من العلم یعنے منہ پھیر لے اے رسول پاک جو لوگ ہماری ذکر اور نصیحت سے منہ پھیرتے اور صرف دنیا کو چاہتے ہیں۔ تو ان سے منہ پھیر لیا کرو وہ داناؤں سے مخاطب ہونے کے قابل نہیں یہی ان کے علم کا مبلغ اور انتہا ہے۔

اس آخری لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت ان لوگوں کے

ahmadimuslim.de

حق میں ہے۔ جو اپنے علم سے صرف دنیا کے فوائد حاصل کرنیکا خیال رکھتے ہیں۔ اور خدا کی یاد اور اوامرِ احکام سے غافل رہتے ہیں۔ ایسے ہی علماء اوروں کو قرآن مجید میں گدھا کہا گیا ہے۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی ٭ چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند ٭ چارپایہ برو کتابے چند

ہمارے خیال میں چونکہ مسلمانوں کی تباہی کا یہی ایک راز ہے۔ کہ ہمارے دونوں قسم کے اصحاب یعنی علم قرآن مجید کی تعلیم سے بے خبر ہی نہیں بلکہ تارک ہیں۔ اسلئے ہم نے اوپر تمہید اس کا مختصر ذکر کیا اور تفصیل کو کسی دوسرے موقع پر چھوڑ کر اصل مطلب بیان کرتے ہیں۔

راقم مضمون چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی جاگیریں وراثت کے انتشار سے بچکر ایک جگہ محفوظ رہیں۔ تاکہ سارا خاندان اپنی بنی بنائی عزت سے دیکھا جائے۔ سو اسکی تجویز شریعت میں یوں ہو سکتی ہے کہ شخص اپنی تمام جائداد کو اپنی اولاد پر وقف کر دے۔ جسکو کتب فقہ میں الوقف علی الاولاد کہتے ہیں۔ اور اس سے بعد اسکی اولاد اس جائداد کے فوائد سے متمتع ہو۔ مگر تقسیم اور انتقال نہ کر سکیں۔ متولی کے لئے جو شرائط چاہیے لگا دے۔ اس مسئلہ کی طرف جہاں تک ہمارا علم ہے سب سے پہلے اہل حدیث کے ایڈیٹر جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے توجہ فرمائی تھی۔ نہ صرف باتوں میں بلکہ عملی طور پر اپنی اراضی وغیرہ کے لئے وصیت شائع کر دی تھی۔ اور قومی لیڈروں سے استدعا کی تھی۔ کہ اس طرف توجہ کریں۔ تاکہ بعد مناسب گفتگو کے گورنمنٹ کے حضور ایک میموریل بھیجکر وقف علی الاولاد کا قانون بنانیکی درخواست کی جاوے۔ مگر افسوس کہ ان دنوں کسی صاحب نے اس طرف توجہ نہ کی شائد بحکم کل امر مرهون باوقاته اب اسکا وقت آ پہنچا ہو۔

چنانچہ اخبار کے لائق ایڈیٹر سے امید ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو ادھورا نہ چھوڑیں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم تفلحون۔

اہل قرآن کی قرآن دانی

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا

اہل قرآن یعنی مولوی چکڑالوی لاہور نے جسنے تمام دنیا کے سامنے ایک بڑا زبردست دعوی پیش کیا تھا۔ کہ سوائے قرآن کے کسی کتاب حدیث وغیرہ کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا تھا کہ علمائے اسلام قرآن کو نہیں سمجھتے اسلئے اور کتابوں کے محتاج ہوتے ہیں اسلئے ان کے دعوے سنکر جی خوش ہوا تھا۔ کہ الحمد للہ کوئی تو ایسا شخص ہے جو قرآن شریف کے سمجھنے کا دعوی کرتا ہے اور نہیں تو سیر میں ادھ سیر ہی سچا ہوگا۔ مگر افسوس جب عملی پہلو ان کا دیکھا تو وہی کہنا پڑا کہ ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہو انفعال ٭ اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

اہل حدیث کے پرچہ سے ان کے رسالہ اشاعت القرآن کا تبادلہ تھا۔ چنانچہ ناظرین دیکھتے رہے ہیں۔ کہ ان کے اعتراضات کے جواب وقتاً فوقتاً [illegible] کرتے رہے ہیں۔ جوابات اہلحدیث دیکھکر یا شاید اسلئے یا کسی اور وجہ سے ناگہاں پچھلا پرچہ واپس آیا اور ایک کارڈ بھی پہنچا کہ تبادلہ بند۔ کیونکہ قرآن شریف کے خلاف مضامین کا دیکھنا حرام ہے۔

اللہ اکبر ایسی قرآن دانی پر تمام دنیا کے علماء کرام کو ڈانٹ بتلائی جاتی تھی

ہمارے مکرم دوست حاجی ممتاز احمد صاحب بنارسی کا مضمون کسی پہلے پرچہ میں نکلا تھا جسکا عنوان تھا قرآن کی شکائت اہل قرآن سے جس میں حاجی صاحب موصوف نے اہل قرآن حضرات سے التجا کی تھی کہ آپ بھی قرآن شریف کی حمایت کو کمربستہ ہوں اور مخالفوں کو جوابات دندان شکن دیں۔ مگر آج یہ خط پڑھکر حاجی صاحب کو کیسی مایوسی ہوئی ہوگی۔ کہ ان اہل قرآن کے نزدیک تو کوئی مضمون کسی اہل حدیث کا لکھا ہوا بھی دیکھنا حرام ہے چہ جائیکہ کفار کی کوئی تحریر دیکھیں اور جواب دیں۔ حالانکہ خود قرآن شریف میں حضرات انبیاء علیہم السلام کا مناظرہ

ahmadimuslim.de

مذکر میں پہلا صاحب جبوقت نمرود نے حضرت ابراہیم سے پوچھا تہا۔ کہ تیرا پروردگار کون ہے تو حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ (میرا پروردگار وہ ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے) اسپر نمرود نے کہا أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ (میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں) کیا نمرود کا یہ کلمہ حضرت ابراہیم نے سنا تہا یا نہیں۔ اگر سنا تہا۔ تو خلاف شریعت کیوں سنا؟ اور اگر نہیں سنا تہا۔ تو اس سے آگے کی آیت میں جواب کسطرح دیا۔ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ جبتک مخالفین کی بات سنی نہ جاویگی۔ جواب کیونکر دیا جاویگا۔ کیا آپ نے جو ترک اسلام کا جواب کسیقدر لکھا تہا۔ وہ بے دیکھے ہی لکھدیا تہا۔

ہاں یاد آیا۔ کہ یہ تو کوئی معقول وجہ نہیں البتہ وجہ معقول یہ ہے کہ اہلحدیث کا ڈنڈا زبردست ہے کہ اسکی زد برداشت نہیں ہو سکتی آپ سے پہلے عیسائیوں کا اخبار نور افشاں اوسکی تاب نہ برداشت نہ کرکے تبادلہ بند کر بیٹھا۔ اوس سے پہلے قادیاں کا اخبار البدر انکاری ہوا۔ مگر سب سے زیادہ افسوس البدر کے حال پر ہے۔ کہ اوسکو لکھا گیا۔ کہ تمہارے پیر بلکہ نبی اور رسول خود بدولت اہلحدیث سے تبادلہ کرتے ہیں اور تمہارا ایک رفیق الحکم بھی تبادلہ میں آتا ہے۔ پس تمکو بھی ان کا اتباع کرنا چاہئے مگر افسوس کہ صاف ہی جواب دیا۔ کہ وہ جانیں۔ میں تو نہ کرونگا۔ کیا مرزا جی اپنی مریدوں پر بہروسہ کیا کرتے ہیں۔ جو اُن کے خلاف مضامین کو دیکھیں ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو قادیاں میں سکونت پذیر ہیں۔ کسی دینی خدمت کے لئے نہیں بلکہ کسی دنیاوی غرض سے ہیں ؎

لیس ہمہ انسپلٹ آفت کہ از سے خواہد

مرزا صاحب قادیانی

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم!

اخبار البدر قادیان ۱۲ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا۔ کہ میں حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کہا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی نے ہمکو الہام ہوا کہ حافظ صاحب اپنی باتوں پر قسم کہائیں۔ ایک تو آیت لما توفیتنی سے وفات ثابت نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ پہر یہی یہ کہ ہم (مرزا جی) ۲۴ سال سے مفتری ہیں۔ اصل قصہ صرف اتنا ہے۔ کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بہتیجے نے جو مرزا کا مرید ہے اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا۔ کہ اگر حافظ صاحب اس بات پر قسم کہائیں۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں۔ تو میں مرزا سے ہٹ جاؤں گا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا۔ تو حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ حق بات پر قسم کہانے میں حرج نہیں بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکہی۔ تو مرزائی صاحب رفوچکر ہو گئے اور قادیان دار الزور والبہتان کو لکہ مارا۔ جسپر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں۔ کہ مرزا جی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چلکر کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر اون کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بہروسہ ہے تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کرکے مرزا جی کا اقرارنامہ چہاپ دیگا۔ تو ہم بہی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگرچہ یہ امر کسی خفا میں نہیں رہا۔ تاہم آپ اس کو بدیہی جانکر بطور تنبیہ کے قسم کہا لیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جہوٹا ہے۔ بلکہ اور بہی بہت سے۔ پس اگر مرزا جی یا کوئی اور مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کہانے کی تکلیف بہی دی جائے اور پہر نزاع بہی بدستور قایم رہے۔ اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہو۔

ہاں ناظرین! مرزا جی کی قسمیں سنکر تعجب نہ کریں۔ کہ کس ایچ پیچ سے سیدہے سے معاملہ کو اولجہن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی ہمیشہ کی عادت شریف ہے۔ کہ ہر ایک سیدہی بات کو بہی الجہن کی کہیر

ahmadimuslim.de

کی طرح ٹیڑھا کیا کرتے ہیں جیسے ڈپٹی آتھم ان کی پیشگوئی کی رو سے بچ رہا تھا۔ تو اوسکو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے۔ جو عام زبان زد ہے۔ مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزاجی فن الہام فریبی میں کہاں تک چُست و چالاک ہیں۔

آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر آتھم کو یہ یقین ہو کہ مسیح سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگا لیں۔ سبحان اللہ۔ کیا ہوشیاری سے گرو کری ہے۔ بھلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو۔ کہ خدا مجھے تین روز کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے۔ تو کیا اسپر بھروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام ہے۔ کہ اسی سال تک زندہ رہیگا تو کیا آپنے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس رکھنے کی درخواست نہ کی تھی؟ جو خیر سے بالکل لیکھو کی سینگ کی طرح کامیاب ہو کر رہی؟

مختصر یہ ہے کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں۔ کہ آئے دن کی فسادات بھی طے ہو جاویں۔ مرزاجی اور حافظ صاحب کا معاہدہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو۔ جسکا مضمون یہ ہو۔ کہ اگر حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی قسم کھا جاویں کہ میں مسیح موعود نہیں۔ تو میں اپنا دعوےٰ چھوڑ دونگا۔ اور ادھر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا ما فی الضمیر اظہار فرماویں۔ تو مسلمانوں پر اُن کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزاجی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم اُن کی خدمت میں بھی عرض کریں گے۔ کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کر لیجئے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فائدہ؟ ہ

ریشا! نہ ہنسے دو جھگڑے کو یار تو باقی + کہ ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

الہام اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ تازہ تصنیف ہے جس میں الہام کی تعریف، تقسیم اور آریوں سے دو چار ہاتھ کئے گئے ہیں قیمت صرف ۱؎ منیجر کتب خانہ ثنائی امرتسر

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

پہلے نمبروں میں ہم سوامی درشنانند کی تحریر کے جوابات دیتے آئے ہیں۔ مگر اس نمبر میں اسکو صرف ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کرکے آریہ مسافر کی فضول غلط گوئی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہمیں اور تو نہیں۔ مگر اس بات کی سخت حیرانی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کو جھوٹ کی گھٹی کون دے گیا۔ اللہ اللہ کس دلیری اور بہادری سے ایک ایسے واقع کی نسبت رائے لگانے کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو فریقین کی دستخطی قلم بند ہو چکا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جاوے۔ تو کچھ تعجب بھی نہیں۔ جنکی دیانت ہی نگ جیسے شریفانہ برتاؤ کی اجازت دیتی ہے۔ اون سے ایسی حرکات کیا تعجب ہیں۔

آریہ مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب بجائے اسکے کہ معقولیت کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے اصل مضمون کو چھوڑ چھاڑ کر ادھر اودھر بغلیں جھانکنے لگے۔ لیکن ماسٹر آتمارام جی نے ایسا دبایا اور حدیثوں کے متعلق مولوی صاحب کے اعتراضات کا نہایت معقولیت سے جواب دیتے ہوئے الزامی اعتراضات کی وہ بوچھاڑ کی۔ کہ مولوی صاحب کے ہوش خطا ہو گئے۔

کیوں نہ ہو۔ آریہ سماج کے جواب اور اعتراضات مولوی صاحب کے کان میں اوسی روز پڑے تھے اسلئے اگر اُن کے ہوش خطا نہ ہوتے۔ تو کیا ہوتا۔ حالانکہ تمہارا اخبار ست دھرم خود لکھتا ہے کہ دونوں مباحثوں نے اس سے پہلے بھی ایک دوسرے کی قوت آزمائی ہوئی تھی۔ علاوہ اسکے دیانند جی کی لاثانی کتاب ستیارتھ پرکاش کا جسنے ایسا دندان شکن جواب دیا ہو۔ کہ آریہ سماج سے آج تک جواب نہ بن سکا۔ حالانکہ اسی آریہ مسافر میں ایکدفعہ جواب نکلنا بھی شروع ہوا۔ مگر افسوس کہ بہت جلد دوسری جون میں چلا گیا۔ کیا ایسے مباحث کو ماسٹر آتمارام کے اعتراضات سننے سے ہوش خطا ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اسکے مباحثہ تحریری ہے جو عنقریب چھپکر پبلک کے سامنے آنیوالا ہے۔ حاضرین جلسہ کو جا…

ahmadimuslim.de

خاطرین خود فیصلہ کر لیں گے۔ اسلامی مباحثے کے کسی سوال کا جواب
آپ لوگوں سے نہ ہو سکا۔ رشیوں کی سوانح عمری کو ابتدائی
خدا کی عقل سے کیا مطابق کیا؟ وید کے منتر جس سے حدوث
وید ثابت ہوتا تھا۔ جس سے آریہ سماج کی بیخ و بنیاد ہی کٹ جاتی
ہے کیا جواب دیا؟ وید کی تعلیم کے عام نہ ہونے کا کیا جواب دیا؟
بات کے سچے اور قول کے اچھے ہو۔ تو وہ ہم سے بتلانا مگر ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

افسوس ان لوگوں کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں پھر دوسروں کو جھوٹا بتلاتے ہیں۔ شکارپوری جسکا اڈیٹر خود مباحث اور حاضر جلسہ تھا۔ وہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۲۔ تاریخ کو مولوی احمد حسن صاحب نے مقابلہ میں وعظ کیا۔ نہیں معلوم اس روز مولوی ثناء اللہ کیوں کنارہ کش ہو گئے واہ رے بھولے مہاشہ کیا آپ کو اتنا بھی یاد نہیں رہا۔ کہ آپ ہی کے پریذیڈنٹ کی درخواست پر مولانا صاحب نے تکلیف گوارا فرمائی تھی۔ ورنہ مولانا صاحب کو کیا حاجت تھی۔ کہ جس صورت میں اون کے شاگرد خدام اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے تھے وہ تکلیف کرتے۔ تشریف لے جانا ہی صرف سماج کی خاطر تھی۔ کہ اون کے پردھان نے درخواست کی تھی کہ ہم آپ کی تقریر سننے کے شائق ہیں۔ آریہ مسافر کا اڈیٹر شرمندگی کو چھپاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ اہلحدیث نے تو صرف دو کا مسلمان ہونا لکھا ہے مگر اندیشہ سے بڑھا دیا۔ حالانکہ اہلحدیث ہی کے نمبر ۲۰ میں گیارہ آدمیوں کا مسلمان ہونا لکھا ہے۔ بھلا ایسے سیاہ جھوٹ کا کیا علاج اور اخبار وکیل امرتسر میں آٹھوں کے نام بھی درج ہو چکے ہیں بہر حال ناظرین آریہ سماج کی شکست کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے رسالہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ گو حاضرین جلسہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ گئے تھے۔ اور آریہ سماج بھی بزبان حال کہہ رہا تھا ؎

تماشہ دیکھنے آئے ہیں میرے دم نکلنے کا
ٹھہر جا دے اے قضا مشکل کہ ان کا جی بہلتا ہو

۲ الہامی کتاب ۱۲ تقی پولکش ۶ جنگ اسلام

اہلحدیث کا [illegible]

بخدمت شریف مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (ایڈیٹر اہلحدیث)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible] کو ایک اہل قرآن (چکڑالوی) سے ختنہ کی بابت [illegible] سوال کیا۔ کہ جب تم حدیث شریف کو معتبر نہیں سمجھتے [illegible] تو حدیث سے ثابت ہے۔ تو تم ختنہ کیوں کراتے ہو یا قرآن شریف سے ثابت کرو۔ تو موصوف نے جواب دیا۔ کہ میری گھر لڑکا [illegible] پیدا ہوا ہے اگر لڑکا پیدا ہوا۔ تو قرآن شریف میں [illegible] حکم دیکھا ورنہ نہیں [illegible]
لکھا مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرف [illegible]

"مولوی صاحب [illegible]
"کہ تحریر فرماویں کہ اللہ صاحب [illegible] حکم [illegible]
"کہ اے رسول لوگوں کو کہہ دے [illegible]
"یا یہی گذشتہ کو حکم اللہ صاحب کی طرف [illegible]

مولوی صاحب نے کارڈ کے [illegible] کئی روز غوطے کھاتے رہے۔ آخر کار [illegible] مصداق ہوئے بعد انتظاری کے [illegible] اگست کو مولوی صاحب کا کارڈ آیا۔

"آپ نے جو مسئلہ کارڈ میں تحریر کیا [illegible]
"روز کے بعد لاہور تشریف لایا کریں۔ جب آپ تشریف
"لاویں گے بتا دیا جاوے گا۔

افسوس مولوی عبد اللہ صاحب [illegible] لیکن ایک معمولی سوال کا جواب کارڈ میں [illegible] تب تک مولوی صاحب کچھ [illegible] اور حاجی [illegible] حاجی صاحب کے کان میں [illegible] کاش مولوی صاحب جس طرح لام سے بعض مسئلہ نکال لایا کرتے ہیں [illegible] مصباح المنیر کو [illegible] نکال لیتے فقط

راقم بدر الدین دریائی باغ والہ [illegible] محمد دریائی باغ [illegible] امرتسر [illegible]

(ایڈیٹر) جواب تو آسان تھا۔ مگر ملا قرآنی صاحب سے خوب ہے کام نہیں لیا ہوگا۔ اگر کچھ نذرانہ دینے کا وعدہ کریں۔ تو بتلا تو ہیں۔ نہایت مختصر اور معقول کہ قرآن میں ثابت نہیں۔ لہٰذا ختنہ بند

ع ہر کہ شک آرد کافر گردد

مرزا صاحب قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل

بحوالہ [illegible] مرزا صاحب [illegible] مقدمہ لائبل میں راجہ چند لال [illegible] صاحب مجسٹریٹ [illegible] فرد قرارداد جرم عائد کر ہی دی تھی لیکن مرزائی [illegible] کیونکہ مرزا جی کی غیر حاضری میں فرد جرم لگی تھی۔ اور مرزا جی بیماری ظاہر کرکے خانہ نشین ہو گئے تھے۔ اور ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھیجتے تھے اور عدالت کو [illegible] نظر آتی تھی۔ آخر مرزا جی کی درخواست پر [illegible] مجسٹریٹ موصوف کو (بقول ان کے مریدوں کے) تبدیل کرا دیا۔ اور ان کی جگہ بابو [illegible] لال صاحب تشریف لائے۔ مرزا جی نے دفعہ ۳۵۰ ضابطہ فوجداری کی آڑ میں دوبارہ تحقیقات ہونے کی درخواست کی اور خیال کیا کہ اس لمبی دوڑ میں ممکن ہے کہ فریق مقابل تھک جائے اصل مقدمہ سے نجات ملے۔ لیکن بہادر حریف نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا۔ اور مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ آخر شہادت استغاثہ دوبارہ ختم ہوگئی اور وہ مرحلہ پہنچا۔ جہاں مرزا جی مارے ڈر کے مرض شدید میں مبتلا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۲۹ جولائی مولوی غلام محمد صاحب آخری گواہ استغاثہ کی شہادت ختم ہو گئی۔ تو مرزا جی کے وکلا نے درخواست کی۔ کہ ملزمان کو اسی مرحلہ پر بری کیا جائے۔ اور صفائی طلب نہ ہو۔ اس بارہ میں ملزمان کی طرف سے ایک درخواست بھی گذری۔ اور ایک لمبا چوڑا تحریری بیان بھی داخل کیا گیا۔ اور علاوہ ازیں مرزا جی نے خود بھی اس زور سے بیان لکھوایا اور بہت کچھ معذرت ظاہر کی۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا نیک نیتی سے لکھا۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے لکھا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم مرتبہ مجسٹریٹ سابق مرزا جی کو سنا دی۔ اور جواب بھی لے لیا اور وکلاء ملزمان کو کہا۔ کہ میں آپ کو بحث کا موقع دوں گا۔ چنانچہ بحث کے لئے ۳ اگست کو مناسب حکم ہوگا۔

اس تاریخ کو دور دراز مواضعات سے بہت سے مرزائی صاحبان جمع ہو گئے تھے۔ کیونکہ مرزائیوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آج مرزا جی بری ہو جاتا ہے (شاید کوئی الہام ہوا ہوگا) لیکن برعکس اس کے اس تاریخ کو صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم کی تکمیل کرکے ملزمان کا بیان لے لیا۔ کہ صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہ۔ ملزمان نے لکھایا۔ کہ صفائی پیش کریں گے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھایا کہ گواہان استغاثہ پر بھی مکرر جرح کرنا چاہتے ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری گواہان ذیل مکرر جرح کے لئے طلب ہوئے مولوی برکت علی صاحب بی اے منصف بٹالہ۔ مولوی غلام محمد صاحب قاضی چکوال۔ مولوی محمد دین صاحب قاضی جہلم تاریخ پیشی مقدمہ ۱۵-۱۸ اگست مقرر ہوئی۔ اس کے بعد گواہان صفائی کے لئے تاریخ ہوگی +

اب سنا جاتا ہے۔ کہ مرزا جی اپنے اہل و عیال کو بھی گورداسپور میں منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور مستقل رہائش گورداسپور میں ہوگی۔ چنانچہ مرزائی صاحب کے لئے ایک علیحدہ مکان تجویز ہو لیا ہے۔ اے دار الامان (قادیان) تیری بدنصیبی اب خدا کے رسول (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کا تخت گاہ تجھ سے منتقل ہوتا ہے۔ اور یہ سزا تجھے اس لئے ملی ہے۔ کہ باوجود تیرے حق میں ومن دخلہ کان آمنا کی بشارت ملنے کے تو خود حضرت اقدس کو امن میں نہ رکھ سکی۔ اور باوجود اس کے کہ انی احافظ کل من فی الدار کا بھی وعدہ تیرے متعلق ہوا لیکن تو کسی طرح کی حفاظت نہ رکھ سکی۔ جا اب تیرے حق میں عفت الدیار محلہا و مقامہا کا الہام پورا اترتا ہے۔

اور قادیان کے مسیحی منارہ تیری بنیاد کسی ایسے وقت میں شروع ہوئی ہوگی کہ تو نے ساری بنی بنائی عمارت (دیکھنا)

ع ۱۳ اگست کو صاحبہ گورداسپور پہنچ گئیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کری بہاؤ کردیا جا اپ تو ہمیشہ کے لئے سرنگون رہے گی ۔

(بقیہ اخبار)

مرزا صاحب قادیانی عدالت میں

جناب ایڈیٹر صاحب

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵- اگست کو گورداسپور پہنچا۔ اور زہے قسمت کہ عدالت کے کمرے میں بنچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی اسپیچ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ جس کا مدعا عنوان ہذا بتلا رہا ہے۔ یعنی جس وقت مرزا صاحب بحیثیت ایک ملزم کے کچہری میں ایک خاص ممتاز جگہ پر کھڑے تھے۔ اور ادن کے مقابل ادن کے حریف مستغیث گویا دونوں زبان حال سے کہ رہے تھے ۔ خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اتنے میں تیسرے حریف یعنی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری بلائے گئے۔ مولوی صاحب موصوف پر مثل جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے۔ باقی تھی۔ اس لئے حاکم نے اونکو پہلی وقت کہا تھا۔ کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا چنانچہ ۱۵ اگست کو مولوی صاحب موصوف بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے۔ تو حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے دنوں کا ارادہ کرکے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے ایک ایسا جواب دیا جو اس مضمون کی جان ہے۔ نہایت ہی عمدگی سے جس وقت دائیں جانب ادن کے مرزا صاحب تھے۔ اور بائیں ادن کے دو وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی۔ سب کے سامنے مولوی صاحب نے حاکم کو جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے۔ جاؤنگا۔ یہ کہکر یہ لطیفہ (مگر نہایت ہی پر معنی۔ جو اپنے اندر ایک نہایت غامض راز رکھتا ہے) کہا کہ میرا آنا تو آپکی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اگر بیٹے کی پیشگوئی ہوتی۔ تو پوری نہ ہوتی۔ بس یہ کہنا تھا کہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے فریاد کی۔ کہ حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طعنہ کرتا ہے۔ ہم یہ کرینگے وہ کرینگے ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ جب بہت ہی اونچے اونچے بولنے لگے ہم حیران تھے۔ کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو اتنا طیش ہوا آخر معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب نے سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی اوس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء میں ہوا تھا کہ مرزا جی نے بیٹے کی ولادت کی پیشگوئی کری تھی۔ جو آخر کار بیٹی سے متبدل ہوگئی۔ آخر جب وکیل صاحب بہت ہی چھلا رہے تھے۔ کہ ہماری ذات پر حملہ کیا ہے۔ تو عدالت نے نہایت ہی انصاف سے مگر بڑی ہی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ بتلائی۔ کہ اونہوں نے میرے سوال کا جواب دیا۔ تمہیں اس سے کیا۔ نہ تمہارا نام لیا۔ نہ تمہارا ذکر کیا ۔

اس لطیفہ کے علاوہ اور ایک لطیفہ یہ ہوا۔ کہ خواجہ کمال الدین نے کہا۔ کہ اربعین عدالت میں پیش ہونی چاہیئے۔ اوس پر مستغیث نے عذر کیا کہ اوسکو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ بعد کسیقدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا۔ کہ وہ نہیں پیش ہوسکتی۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کو کئی ایک پے در پے فاش ذلتیں ہوئیں۔

آخر کار اس کا سبب سوچا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنے مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا۔ کہ جو تیری اہانت کرنا چاہیگا۔ خدا اوسکی اہانت کریگا۔ مرزائیو سمجھتے جاؤ۔

اربعین پیش نہ ہوئی ایک ذلت۔ بیٹے کی پیشگوئی کا ذکر عدالت میں ہوا دوسری ذلت۔ تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت۔ حاکم نے اوسپر ڈانٹ بتلائی چوتھی ذلت۔ کیا پھر بھی کہتے جاؤ گے۔ کہ انی مہین من اراد اہانتک الہام مذکور مرزا جی کے حق میں ہے۔ یا اونکے مخالفوں کے حق میں سچا ہے ۔

(حکیم محمد الدین امرتسر)

ahmadimuslim.de

فتویٰ

نمبر ۱ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کے مرنے کے بعد عمل مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ صرف جو کہ اوس سے بوقت حیات کے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ باقی رہتے ہیں۔ مثلاً اولاد نیک، شاگردان رشید، مریدان صالح، تعمیرات عمارات مفید عام۔

اگر زید کسی غیر مردہ شخص کے واسطے عمل کرے۔ مثلاً حج، نماز، روزہ وغیرہ یا صدقہ کرے۔ تو اس آیت کے مطابق مردہ شخص کو کچھ نہیں پہونچتا ہے۔

البتہ اگر زید اپنے والد یا استاد یا پیر و مرشد کیلئے کوئی عمل کرے تو وہ سعی نیکی میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زید بھی بصورت مرید یا شاگردی وغیرہ کے اوس کے اپنی سعی میں داخل ہے۔ ورنہ کسی غیر شخص کو جس کا زید سے کوئی تعلق نہ ہووے۔ اوس عمل سے مطابق آیت متذکرہ بالا کے کچھ فائدہ نہیں ملتا ہے۔ اور احادیث میں جو مشہور ہیں۔ وہ اولاد کی نسبت ہی ہیں۔ اگر قرآن شریف سے آپ یا اور کوئی صاحب علم کسی غیر شخص لاتعلق کے لئے نیکی کرنے اور اوس کو پہونچنے کی نسبت تحریر فرما کر مطمئن کرے۔ تو باعث مشکوری ہوگا۔

یہ بھی واضح رہے کہ دعا یا جنازہ اس میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک قسم کی سفارش ہے اور .... سفارش کا قبول یا عدم قبول خداوند کریم کے اختیار میں ہے اس لئے اس مسئلہ کا قیاس نہیں ہونا چاہیئے۔

رحیم بخش از حضرو

جواب نمبر ۱ اس آیت میں اون مساعی جمیلہ کا ذکر ہے جو اصل ایمان سے متعلق ہیں یعنی ایمانیات میں ہر آدمی کو اپنی ہی سعی مفید ہوگی۔ کیونکہ فروعات میں یعنی ایمان داروں کو دوسرے ایمان داروں سے فائدہ پہونچنے کا ذکر خود قرآن شریف میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مومن جسکو کوئی تعلق نسبی یا قومی یا شاگردی پیری وغیرہ کا بھی نہ ہو دوسرے کے حق میں دعا خیر کرے۔ تو اسکو فائدہ پہونچتا ہے۔ حالانکہ آیت سورہ نجم میں سلب عام ہے۔ دوم فرشتوں کی دعا مومنوں کے حق میں خود قرآن شریف میں مذکور ہے ویستغفرون للذین آمنوا یعنے فرشتے ایمانداروں کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ پھر اگر وہ استغفار فرشتوں کا کچھ مفید نہیں۔ تو بے سود ہے خلاصہ کہ آیت مذکور عموم ایمانیات میں ہے اس لئے حدیثوں میں جو ایصال ثواب کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ اس عموم کے خلاف نہیں بلکہ منکرین حدیث (نیچری چکڑالوی اور معتزل) کی غلط فہمی ہے۔ سائل کا دعا کے فائدہ کا

نمبر ۲ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ان آیات کا تقاضا ہے کہ سوائے مسلمان اور دوسرا نام نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ مسلمان کے بغیر دوسرا نام رکھنا موجب تفرقہ ہے۔ کہ جس کی نہی آیت بالا میں آ چکی ہے۔ پس اہلحدیث نام رکھنا اس کا مخرج قرآن کی کونسی آیت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے کونسا مذہب ان مذاہب سے جو کہ فی زمانہ مروج ہیں (یعنی اہلحدیث اہل قرآن حنفی شافعی وغیرہ مذاہب) لیکر آئے تھے اور اس کا نام کیا تھا۔

نمبر ۳ احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال مقرر ہوئی ہیں پھر ایک حدیث کا معیار کیا ہے ہم کیسے معلوم کریں۔ کہ فلاں مذہب کی حدیث ضروری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور اس کے مخالف کی جعلی ہے۔

نمبر ۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مکرم اصحاب

اور کل اہل اللہ اپنے خاتمہ ایمان پر خود بذاتہ مستقل متیقن باللہ نہیں۔ الخوف والرجا سے۔ اگر یہ لوگ اپنے خاتمہ ایمان پر مطمئن ہوتے۔ تو پھر قل لا ادری ما یفعل بی ولا بکم اور صحیح بخاری کے واللہ لا ادری وانا رسول اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم واھدنا الصراط المستقیم تاحیات آخری دم تک پڑھتے رہے۔ اگر آپ کو اطمینان ہو چکا تھا۔ اور یہ درجہ حاصل کر چکے تھے۔ تو پھر تحصیل حاصل لازم آگئی۔ اور ایسا ہی ہو گا۔ کہ جیسا کسی کو درجہ گورنری کا مل چکا ہو۔ اور پھر جیسے وہ شاہی دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ یہی درخواست کرتا ہے۔ کہ مجھکو درجہ گورنری عطا کیا جاوے۔ تو کیا ایسا شخص عند العقلاء کیا درجہ رکھتا ہے۔

نمبر ۵ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کے ہے ایک شخص ہی مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ یا کل امت محمدیہ اس سورت کی مخاطب ہے۔ اگر ایک ہی ہے۔ تو اوسکی دلیل کلام اللہ سے کیا ہے۔

(قاسم علی از دہلی)

جواب نمبر ۲:۔ آیات موصوف کا مطلب بالکل ٹھیک ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیونکہ اسلام نام ہے۔ اطاعت اللہ و اطاعت الرسول بلکہ یوں کہیئے کہ بحکم من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اطاعت رسول ہی کا نام اسلام ہے۔ کیونکہ وہ مستلزم ہے۔ اطاعت اللہ کو پس اہلحدیث کا نام معنے کے لحاظ سے تو مسلمان کے ہم معنے ہے۔ مخالفت جب ہو کہ معنوی یا التسمیتی تغیر آتا ٹھیک ہو جیسا کہ بحکم وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا انسان مختلف اصناف میں منقسم ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی مسلمان اپنے مختلف اصناف میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ مگر جس طرح سید شیخ مغل پٹھان کو الگ الگ ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ مگر انسانیت کسی سے مسلوب نہیں نہ انسانیت کا مسلوب ہونا اونکو منظور ہے۔ اسی طرح ان ناموں میں اسلام خود ماخوذ ہے۔ مگر ان میں یہ بیشک صحیح ہے۔ کہ اہل حدیث کا نام اپنی اصل کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ حدیث سے حدیث نبوی مراد ہے۔ اور باقی نام ایسے نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی قسمت اچھی ہوتی۔ تو یہ نام دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ بلکہ اصل نام ہی سے مسلمان پکارے جاتے۔

جواب نمبر ۳:۔ احادیث کی صحت کی پہچان راویان حدیث کی دیانت اور امانت پر ہے۔

جواب نمبر ۴:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور جنکی بابت آپنے خبر دی تھی فلان فی الجنۃ اون کے خاتمہ نیک ہونے کا یقین تھا۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے:۔ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ۔ اس آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ قیامت کے روز پیغمبر خدا اور ان کے ساتھ والے مسلمان ہر طرح کی عزت سے ہوں گے۔ پس جو آیت سائل نے نقل کی ہے اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ مجھے نہیں معلوم کل اس دنیا میں مجھ پر اور تم پر کیا آرام یا تکلیف پہنچنے والی ہے جیسے دوسرے مقام پر فرمایا قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ ایک جگہ فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء یعنی تو کہہ کہ مجھے تو اپنے نفس کیلئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں۔ اور نہ میں غیب دان ہوں۔ اگر میں غیب دان ہوتا۔ تو مجھکو تکلیف نہ پہنچتی بعض مفسرین کی رائے ہے کہ آیت لا ادری پہلے کی ہے۔ اس کے بعد آنجناب کو معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ آیت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم میں ارشاد کیلئے ہے بلکہ استمرار کیلئے ہے یعنے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمکو سیدھی راہ پر قائم رکھ۔ چنانچہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا آمنوا۔ پس تحصیل حاصل نہ ہوا۔

نمبر ۵:۔ تمام امت مامور ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں مصرح ہے۔ ثم کان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جنگ روس وجاپان

پورٹ آرتھر پر جاپانیوں نے اب بہت سختی سے حملہ کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ بحری جنگ کا موقع ہوا۔ تو بحری جنگ اور میدانی جنگ کا موقع ہوا۔ تو خشکی پر روسیوں سے لڑائی کر کے جاپانی فوج برابر پورٹ آرتھر کی طرف بتدریج بڑھتی چلی جا رہی ہے جاپان میں پورٹ آرتھر کی فتح کی خبر کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ چونکہ جاپانی فوج اب پورٹ آرتھر کے اصلی قلعے کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ پورٹ آرتھر کے فتح کرنے میں جاپانیوں کو اب زیادہ عرصہ نہیں لگیگا۔

پورٹ آرتھر کے فتح ہو جانے اور روسی بیڑہ جہازات موجودہ پورٹ آرتھر کے غرق کر دینے یا گرفتار کر لینے کے بعد جاپانی جنگی جہازوں کا بیڑہ جو آج کل پورٹ آرتھر کو محصور کئے ہوئے ہے موجودہ محاصرے کے کام سے فارغ ہو کر اس قابل ہو جائے گا۔ کہ جہاں مناسب اور ضروری ہو۔ وہ وہاں جا کر روسیوں کے برخلاف جنگی کارروائی کرے غالباً پورٹ آرتھر میں روسی بیڑہ کو گرفتار یا غرق کرنے کے بعد جاپانیوں کا یہ جنگی بیڑہ بندرہ لاڈیوسٹاک کو جا کر روس کے ولاڈیوسٹاک والے بیڑہ کو غرق یا گرفتار کر لینے کی کوشش کریگا اسوقت جاپان کو سمندر میں روس پر پوری پوری برتری حاصل ہو جاوے گی۔ اس لئے پورٹ آرتھر کا جلد فتح ہونا نہایت ضروری ہے اور اسی لئے جاپانیوں نے مکمل تیاری کرنے کے بعد پورٹ آرتھر کو فتح کرنے کے لئے آخری کارروائی شروع کر دی ہے۔

امیر البحر نے زار روس کو یہ رپورٹ بھیجی کہ ۲۶ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے قریب جاپانی اور روسی جنگی جہازوں میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اس خفیف لڑائی میں جاپانیوں کے ۳ جہازوں کو نقصان پہنچا منجملہ ان تینوں جہازوں کے ایک جاپانی جنگی کشتی تھی۔

پورٹ آرتھر کے قریب جاپانیوں نے وولفزول پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور اب جاپانی فوج پورٹ آرتھر کے قلعہ سے ایک میل کے فاصلے پر پہنچ گئی ہے اور وہ مورچے بنا کر مقیم ہو گئی ہے یہ پہاڑی پورٹ آرتھر میں جزیرہ نما ٹائیگرز ٹیل کے انتہا جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کی اندرونی حفاظتوں میں شامل ہے چند روز گزرے یہ خبر آئی تھی کہ جاپانی فوج نے تیشان ائی کا فورٹ پر قبضہ کر لیا ہے کہ یہ پورٹ آرتھر کی حفاظتوں میں ایک بہت فائدہ مند پوزیشن ہے یہ جگہ نقشوں میں ٹاٹیل پک پہاڑی کے قریب گویا پورٹ آرتھر سے ۲ میل شمال کی طرف دکھائی گئی ہے۔ لیکن ۱۹ ماہ جولائی گذشتہ کو لنڈن کے ایک نہایت معتبر اور مقتدر اخبار ٹائمز نے پورٹ آرتھر کا جو نیا نقشہ شائع کیا ہے اس نقشہ میں یہ جگہ پورٹ آرتھر کے عین شمال میں پرانے شہر پورٹ آرتھر کے مغرب میں اور نئے شہر پورٹ آرتھر کے شمال میں دکھلائی گئی ہے نئے شہر پورٹ آرتھر کو روسیوں نے حال ہی میں آباد کیا ہے یہ جگہ انٹزی شان اور الٹسی شان کے عظیم الشان قلعوں کے دائرہ میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کے قریب پریڈ گراؤنڈ کے عین جنوب میں واقع ہے۔ اگر جاپانیوں نے حقیقت میں پورٹ آرتھر کی حفاظتوں کے اس حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ وولفزول پہاڑی پر مقیم ہو گئے ہیں تو پورٹ آرتھر اب بہت جلد فتح ہو جائے گا۔

لیکن جب تک کہ جاپانی جنرل نوگی سرکاری طور سے کچھ رپورٹ نہ کرے یا اخبارات کے تار نگاروں کو پورٹ آرتھر کی خبریں بھیجنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسوقت تک پورٹ آرتھر کے متعلق ہمکو کسی خبر پر پورا پورا یقین نہیں آسکتا۔ سوائے اس بات کے کہ جاپانی ہمت اور شجاعت کے ساتھ پورٹ آرتھر پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور روسی فوج جس کی حالت پورٹ آرتھر میں نہایت نازک ہو رہی ہے بے جگری اور ثابت قدمی کے ساتھ جاپانیوں کے حملوں کی مدافعت کر رہی ہے۔ (سول)

جاپانیوں کی ثابت قدمی۔ جنرل کوروپاٹکن نے زار روس کو اطلاع دی ہے۔ کہ جاپانی فوج پیش قدمی کرتی ہوئی ہائی چینگ کے

ahmadimuslim.de

شمال میں ۔۔ میل تک پہنچ گئی ہے۔

ہیونوانگ سے نامہ نگار روئٹر نے خبر دی ہے۔ کہ جاپانی تارپیڈو کی چھوٹی کشتیوں میں ایک عظیم بحری فوج دریا لیاؤ کے چڑھاؤ کی طرف جا رہی ہے۔ دریا لیاؤ کی چڑھاؤ کی طرف ہلکی کشتیاں سو میل تک جاسکتی ہیں۔ روسی فوج کے مغرب کی طرف پسپا ہونے کو یہ بحری فوج روکیگی۔

لیاؤینگ سے ۵ ماہ حال کو خبر آئی کہ جاپانی فوج موکڈن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اغلب ہے کہ جاپانی موکڈن اور لیاؤتنگ پر ایک ہی وقت حملہ کردیں یقین ہے کہ موکڈن یا لیاؤتنگ میں روسیوں اور جاپانیوں کی جو لڑائی ہوگی۔ وہ ایک قطعی فیصلہ کرنے والی لڑائی ہوگی۔

قبول اسلام ۹ ماہ جولائی کو مسی برجو مرٹ قوم گنگوہ ساکن مکن پور بقانہ بھیر ضلع جالندھر مع اہلیہ اور دو لڑکوں کے مشرف باسلام ہوگئے۔ جو ماشاء اللہ خوشحال ہیں اسلام کی خوبیاں ان کے دلوں میں نقش ہوگئی تھیں خوشی تمام جناب مولوی امیر احمد خان صاحب [illegible] کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعد اسکے از سر نو موافق شریعت محمدی کے احتیاطاً نکاح بھی پڑھا دیا گیا۔ اسلامی نام اور سابق نام حسب ذیل ہے۔

ہندو نام	اسلامی نام	ہندو نام	اسلامی نام
رمو مرٹ	جان محمد	شرو بیب	طہیبہ
جنگو	قمر دین	مسماۃ سرنیاں	مریم

قصبہ بارہ گام میں مولوی ابو رحمت صاحب [illegible] کے حسن بیان سے دو کس مسلمان ہوگئے۔ کفری نام مسمات [illegible] بنت [illegible] اسلامی نام آمنہ۔ دوسرا [illegible] اسلامی نام عبد اللہ۔ (ابو الیاس)

بہاگلپور میں پچھلے جمعہ کو ایک بہت خوشحال ہندو مع بیوی اور بچوں منشی [illegible] مشرف باسلام ہوا ہے۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب فوج کے واسطے کپڑے خریدنیکا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کو روس کا کپڑا پسند آیا ہے۔ روسی بوٹ بھی فوج کے واسطے خرید کئے گئے ہیں (کیا افغانستان اپنی ضرورتوں کو آپ پورا نہیں کرسکتا؟)

قاہرہ میں ایک لیڈی [illegible] انگریز نے دین اسلام قبول کیا۔

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دوآتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل۔ ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب ہے یہ مبہی اعلےٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزاء سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کرسکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱۲ تین بوتل [illegible]

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیاں آنے بیخوابی۔ تھہاں جپیش۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عزیز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہوکر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوگی چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کرکے اپنی تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ تولہ [illegible] اونس سے ۴ اونس [illegible]

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کو استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے ہیں۔ اس کے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی [illegible] کو صرف پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ [illegible] دو پڑیہ [illegible] تین پڑیہ [illegible]

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل۔ بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ [illegible] بالوں کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں فی بوتل [illegible] نصف بوتل [illegible]

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی [illegible]

ahmadimuslim.de

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹری ایل نمبر ۱۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد لله

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۰ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..

والیان ریاست سے

رؤسا اور جاگیرداروں سے

عام خریداروں سے

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

مرزا صاحب قادیانی پر بیجا اعتراض

مرزاجی نے کہیں لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۹۳ء میں جب ڈپٹی آتھم سے میرا مباحثہ تھا میری عمر ۶۴ سال کی تھی اب اپنے خود ایک بیان میں عدالت کے کمرے میں حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ سال کی ہے اس پر بعض اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ مرزاجی کا بیان غلط ہے کیونکہ سنہ ۱۸۹۳ء میں جب انکی عمر ۶۴ سال کی تھی تو سنہ ۱۹۰۴ء تک گیارہ سال ہوئے ۷۵ سال کی ہونی چاہئے تھی مگر یہ کیا غضب ہے کہ ابھی تک ۶۵ سال کی ہوئی گویا گیارہ سال میں مرزاجی صرف ایک سال بڑھے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں یہ اعتراض ٹھیک نہیں بلکہ ہم*

* پیسہ اخبار

ahmadimuslim.de

کی قلت تدبر اور اصل راز سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ اصل راز یہ ہے کہ مرزا جی اللہ والے ہین اُن کے جو کام ہین خدائی قانون کے مطابق ہین اسلئے اُن کی عمر بھی خدائی قانون کے مطابق ہوگی اور یہ تو سب مسلمان جانتے ہین کہ خدا کے ہان ایک دن سال بھر کے برابر ہوتا ہے۔ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ پس اس حساب سے یعنے ہماری معمولی عمر سے تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کے ختم ہونے پر مرزا جی کی عمر ایک سال ترقی کر سکتی ہے اس سے پہلے نہین سنہ ۱۹۰۳ء مین ۶۴ سال قریب ختم ہونگے سنہ ۱۹۰۷ء مین پینسٹھوان سال شروع ہوا ہوگا۔ جو مرزا جی نے ۶۵ سال کی عمر لکھا دی تو کونسا جرم کیا اور کیا غلط کہا۔ ؟

اے کہ آگاہ نۂ عالم درویشان را
تو چہ دانی کہ چہ سوداست سر ایشان را

مرزا جی کے الہام

ہرچند مرزا جی کی الہامی مشین کے پرزے ایک دراز عرصہ سے سخت بگڑے ہوئے ہین اور جو الہام ہوتا ہے وہ الٹا ہی پڑتا ہے۔ لیکن حضرت ملہم بھی کچھ ایسے شرم مجسم ہین کہ پھر بھی کوئی نہ کوئی الہام ٹھونس ہی دیتے ہین۔ الحکم مطبوعہ ۱۷-۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مین چند نئے الہام شایع ہوئے ہین۔ جو ۲۷ر و ۲۹ر جولائی کے مابین خاص گورداسپور مین مرزا جی کو القا ہوئے ہین اور جنکی اشاعت اخبار مذکور مین بڑی اہمیت سے کسی نیک نتیجہ کے انتظار مین کی گئی ہے لیکن افسوس کہ یہ سب الہام مثل گذشتہ زٹلیات کے مرزا جی کے حق مین ٹھیک نہین ہوئے۔

الہامات حسب ذیل ہین

۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء۔ ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہو پھر الہام ہوا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔ (یہ نظارہ غالباً وہی ہوگا جو فرد جرم سُننے کے وقت مسیح کو اپنی عمر بھر مین پہلی دفعہ دیکھنا نصیب ہوا۔ ہائے یہ نظارہ واقعی منحوس نظارہ ہے جو

ایک رئیس اعظم آف قادیان کی شان کے ہرگز شایان نہین کہ وہ حکومت کی طرف سے ایک جرم کے الزام قایم ہونے پر عامیون کی طرح جواب دینے کو کھڑا ہے اور عدالت اُسکا عذر سماعت نہین کرتی۔)

(۲) ۲۹ر جولائی۔ مبارک۔ سو مبارک۔ آسمانی تائیدین ہمارے ساتھ ہین۔ (بیشک مبارک سو مبارک بلکہ ہزار مبارک اور آسمانی تائیدون کی حقیت کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ باوجود ہزار طرح کے حیلے بہانے کرنے کے بھی جرم سے برأت نصیب نہ ہوئی اور فرد جرم کا داغ لگ ہی گیا۔ ایسا مبارک دن دشمنون کو بھی نصیب ہو مرزائیو عبرت)۔

(۳) ایک پچھلا الہام جو شایع ہونے سے رہا ہوا ہے۔ مین تجھے بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔ (جی ہان بہت بڑا معجزہ ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد)

مرزائی صاحبان سے باادب التماس ہے کہ سچے دل سے بتائین کہ مرزا جی کی ملہمیت اب بھی قابل تسلیم ہے۔

(نامہ نگار از گورداسپور)

مباحثہ نگینہ مین آریون کی مغلوبی

(مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب انبہروی)

صاحبان دانش و بینش سے یہ بات مخفی نہین ہے کہ مخالفین اسلام شیران اسلام کے مقابلہ پر نہ کبھی غالب ہوئے ہین اور نہ ہو سکتے ہین جملہ مذاہب مروجہ اہل اسلام کے نزدیک تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہین مناظرون مباحثون مین کوئی مخالف آجتک اسلام کے مقابلہ پر سرسبز و شاداب نہین ہوا غیر ولایت کے مباحثون کو نظر انداز کر کے صرف ہندوستان کے اُن مباحثون پر نظر ڈالیئے جو خاص آریون کے گرو اور دیگر بڑے بڑے پنڈتان آریہ سماج اور اہل اسلام کے مابین ہوئے ہین۔ آریون کو پنڈت دیانند نے جس وقت زندگی مین ہی چونکہ اسلام پر زہر اُگلنا بیہودہ بکنا شروع کیا تو وہان کے علماء و فضلائے اسلام مباحثہ پر آمادہ ہوئے۔ پنڈت صاحب موصوف نے فرمایا ہم مولوی قاسم

ahmadimuslim.de

سے مباحثہ کرینگے جبپر وہان کے اہل اسلام نے فاضل اجل عالم باعمل مولینا
بالفضل اولنا مصداق بحدیث شریف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مغفور کو اطلاع دی مولینا موصوف اطلاع
پاتے ہی باوجود نا سازی مزاج کے شبا شب راہ طے کرکے صبح صادق
کو رڑکی مین داخل ہوگئے اور فوراً پنڈت صاحب کو مباحثہ کا چیلنج دیا
پنڈت صاحب حیلہ حوالہ کرتے رہے تھے کہ مجسٹریٹ ضلع نے حکم صادر
کیا کہ رڑکی مین مباحثہ نہو پھر تو کیا تھا پنڈت صاحب کو انکار کا موقع ملگیا
اہل اسلام نے ہر چند کہا کہ اگر مجسٹریٹ نے رڑکی مین مباحثہ کرنے کو
منع کیا ہے تو عیدگاہ کے میدان مین کرلو۔ مگر وہان تاب مقابلہ کہان
تہی۔ حیلہ حوالہ ہی سے مولانا صاحب کے ہاتھ دیکھے ہوئے تھے
مولینا صاحب نے فرمایا کہ اگر مباحثہ نہین کرتے تو ہمارا وعظ ہی سن لو
مگر وہان اس کی بہی تاب نہ تہی خفیہ خفیہ کسی طرف کا راستہ لیا۔ اور
میرٹھ مین جا پہنچے مولینا صاحب مرحوم خبر پاتے ہی وہان بہی جا موجود
ہوئے اور پنڈت جی کو کہلا بہیجا کہ رڑکی سے تو آپ بلا مباحثہ ہی غائب
ہوگئے تھے اب یہان مباحثہ کر لیجیے مگر پنڈت جی وہان سے بہی
حسب عادت قدیمہ حیلہ حوالہ کرتے ہوئے کافور ہوگئے۔ غرضکہ پنڈت
صاحب بہاگے بہاگے پہرتے تھے اور مولینا صاحب برابر تعاقب کرتے
تہے۔ پنڈت جی مولینا مرحوم کی صورت فرشتہ سیرت دیکھتے ہی کانپتے
تہے مباحثہ کرنا کیا معنے کہین سامنے بہی نہ آئے مفصل کیفیت میلہ خدا
شناسی و انتصار الاسلام مین دیکھو۔

پہر آویہ مذہب کے بڑے بہاری حامی آریہ مقتول کو دیکھو کہ مولوی
ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام ماہر وید و شاستر میرٹھی کی
مقابلہ سے کیسا حیران و سرگردان و پریشان پہرا کیا خاصکر مولانا ابو رحمت حسن
صاحب عالم سنسکرت کی تحریر و تقریر تو ان کے واسطے شمشیر بران
کا حکم رکہتی تہی مولینا صاحب نے آریہ مقتول کے وہ گہر سے
اکہاڑے تہے جس سے ایک عالم اہل انصاف خوب واقف ہے
مفصل کیفیت اکثر کتابون مین مذکور ہے پنڈت کرپا رام صاحب
کو جیسی کچہ شکست مولینا حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب کے
مقابلہ پر اٹہانی پڑی تہی اس سے کئی درجہ بڑھکر پنڈت سنت رام

لعل و مراری لعل و وزیر چند کو آریہ مقتول کے دم سے اڑانے
والے مولانا ابو رحمت حسن صاحب سے مختلف مقامات پر بلی حکیم
سنت رام آریہ میری پیشین گوئی مندرجہ انوار الاسلام جلد ۴ نمبر ۱۳
کے مطابق طاعون کے شکار ہوئے۔ ماسٹر آتما رام و ڈاکٹر سنگت رام
وغیرہ نے فوٹو اسلام مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب کو
مقابلہ پر امرتسر مین شکست پائی اور نیچا دیکہا ہے اسی طرح گذشتہ
سال مین جب تحصیل دیوریا ضلع گورکہپور مین مباحثہ ہوا تہا آریون کی جانب
سے پنڈت ورشنا نند صاحب مباحث مقرر ہوئے تہے اہل اسلام
کی طرف سے وہی ترک اسلام سینہ سپر ہوئے تہے پہلا ہی ترک نے اپنی
پر زور تحریر و تقریر سے پنڈت جی کی کایا پلٹ دی ناک مین دم کردیا
پنڈت جی کو دعوے پر وہ وہ جرحین کین وہ وہ جوابات دیئے جس
سے پنڈت جی کے اوسان خطا ہوگئے مجبوراً مباحثہ کو اصول کی
گرادیا مگر پہر بہی ہر طرح سے زک ہی اٹہایا کیئے چونکہ شروع ہی سے
پنڈت جی کو ناکامی کا منہ دیکہنا نصیب ہوا اسلیے جب چہٹے روز ہر دو
فریق کے پانچ پانچ پرچے ختم ہوگئے تو حسب شرط نمبر ۱۳ دوسرا مسئلہ پر
بحث نہین شروع کی حالانکہ علماء اسلام نے بہتیرا کہا تہا کہ اگر تحریری
مباحثہ سے گہبراتے ہو تو آو تقریری کر لو مگر وہان تاب مقابلہ کہان
تہی اسوقت کی حالت حاضرین جلسہ سے تو پوشیدہ نہین تہی غیر حاضرین
اصحاب کے واسطے روئداد مباحثہ دیوریا موجود ہے۔ مگر آریہ
اخبارون نے وہ دون کی لی تہی کہ اللہ کی شان یاد آتی تہی اور
شعر ذیل انہین کے حسب حال معلوم ہوتی تہی ؎

واہ صناع ازل تیری عجب قدرت ہے
کل کو ترشے ہوئے بت آج خدا بنتے ہین

ابہی کہ دو جون سنہ رواں کو اہل نگینہ نے مباحثہ کی ٹہانی اور
ہر دو فریق نے اپنے اپنے علماء کو دعوت مباحثہ دیکر بلایا آریون کی طرف
سے پنڈت ورشنا نند ماسٹر آتما رام۔ لالہ گوبند رپال لالہ وزیر چند
پنڈت مراری لعل پنڈت بہوجدت بابو کرپا شنکر پنڈت بہگوان دین جتا
وغیرہ جمع ہوئے۔ بجانب اہل اسلام مولینا مولوی محمود الحسن صاحب
مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند مولینا حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند

ahmadimuslim.de

مولینا مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ امروہہ مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ مراد آباد مولینا حاجی احمد علی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ مولینا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب شیر اسلام مولینا ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام میرٹھی مولینا حافظ ابوالفرح محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی وغیرہ تشریف لائے تھے علمائے اسلام لانبے لانبے جُبّے پہنے زیب تن کئے ہوئے بشکل نورانی جلسہ مین فروکش تھے اور پنڈتان آریہ سماج وہی پچہا کتا کوٹ پا ننگے بدن صرف دہوتی باندہے ہوئے داڑہی مُنڈ بعضوں کی مونچہین بہی غائب سب اس شعر کے مصداق ہ

دیکھ کا مُنہ ہے نہین نام و نشان
پہر بتا ابلغ کہون یا ابوالحان

جلسے مین بیٹھے تھے آریہ صاحبان علمائے اسلام کی نورانی شکلون فرشتہ سیرتون کو دیکھکر پریشان ہوئے۔ پنڈت کرپا رام صاحب فوراً پہچان گئے کہ ان نورانی چہرون فرشتہ سیرتون سے بازی لینا غیر ممکن ہے اگر مین مقابل ہوا سخت مین خجالت نصیب ہوگی۔ فوراً ماسٹر آتما رام امرتسری کو اپنے سے تیز سمجھکر مباحثہ کو کہڑا کردیا مگر اہل اسلام نے باوجود موجود ہونے بڑے بڑے علما کے اسی مرد میدان شیر اسلام مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کو ایستادہ کردیا جنہون نے کئی ایک مقام پر سربرآوردگان آریہ سماج کو فاش شکستین دی ہین

پہر تو کیا تہا خوب دونون مین دو دو ہاتھ ہوئی مگر جیسا کہ شیر اسلام نے پہلے کئی ایک موقع پہ پنڈتان آریہ سماج کو زک دی تہی اسی طرح یہان بہی غلبہ حاصل کیا اور مد مقابل کو اپنی پر زور تقریر سے فاش شکست دی جس سے تمام حاضرین جو ہزارون کی تعداد مین تہے واقف ہین۔ اُمید کہ اب آریہ سماج اہل اسلام سے مباحثہ کرنیکا نام نہین لینگے۔ جیسا کہ اخبار ستیہ دہرم پرچارک ہردوار مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۱۲ء سے ظاہر ہوتا ہے مگر چونکہ جہوٹ بولنا جہوٹ کی اشاعت کرنا آریون کی قدیمانہ عادت ہے اسلئے ایسی فاش شکست کہاتے ہوئے بہی وہ اپنی عادت سے باز نہین آتے مباحثہ دیوریا کے مانند یہان بہی اخبار آریہ مسافر مراد آباد وسبہا کاری امرتسر آریہ مسافر مرادہ اخبار مباحثہ بدایون نے خوب بے پر کی اُڑائی

گویا کہ ابون کے بہی کان کترے ہین اور مخلوق خدا کے ورغلانے مین کسی طرح ابوالحان سے کم کوشش نہین کی ہے اسلیئے ارباب انشر و بینش کی خدمت بابرکت مین یہ خادم اسلام العبد عجز التماس کرتا ہے کہ عاجز از ابتدا تا انتہا مباحثہ نگینہ مین شامل رہا اور کل کیفیت کا نقشہ میری آنکہون کے سامنے ہو بہو گہوم رہا ہے اور یہ واقعہ العبد ز و شور مجہکو کہہ رہا ہے کہ پہلے مجہکو صفحہ قرطاس پر جگہ دیکر آریونکے دروغ کو طشت از بام کرو گو کہ روئداد مباحثہ نگینہ مفصّل شایع ہوگی لیکن مین مختصر فوٹو آپ صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہون اور جملہ اخبارات آریہ سماج کا دروغ طشت از بام کرتا ہوا اُمید کرتا ہون کہ آپ غور سے دیکہینگے اور ماسٹر آتما رام جی کو مخاطب کرکے اسطرح خامہ فرسائی شروع کرتا ہون کہ کیا آپ واقعات ذیل بالکل بہول گئے جو اسطرح بے پر کی اُڑا رہے ہین۔

اوّل ۔ جسوقت شیر بہادر شیر اسلام کی دہوان دہار تقریر وا اور حجتون سے بیتاب ہوکر آپ اپنے دعوی قدامت وید سے اسطرح دست بردار ہوگئے تہے کہ غیر مسلمہ شرائط کو چہوڑ دیجئے اور مسلمہ شرائط پر بحث شروع کیجئے جیسا آپکے محرر بابو کرپا شنکر آریہ آگرہ نواسی نے یہ چالاکی کی تہی کہ آپکی کمزوری محسوس کرکے آپکی تقریر سے ان الفاظ کو قلمی اُڑا دیا تہا مگر شیران اسلام کے آڑے ہاتہون لینے پر آپنے دبی زبان سے اقرار کیا تہا کہ ہان مینے ایسا کہا تہا کہ غیر مسلمہ شرائط کو نظر انداز کر دیجئے۔ فرمائیے کیا ان الفاظ سے ناظرین یہ نتیجہ نہین نکالینگے ضرور نکالینگے کہ آپ اپنے دعوی قدامت وید کے ثابت کرنے سے سخت عاجز ہوگئے تہے۔

دوم ۔ جب شیر اسلام نے آپکی درخواست کے بموجب مسلمہ کسوٹی الہام خاص مستحق بندے پر ہوناچاہئے کے مطابق ملہمان وید کا استحقاق معلوم کرنے کے واسطے ملہمان وید کی سوانح عمری طلب کی تہی تو کیا آپ نے بیان فرمائی تہی یا کوئی معقول جواب دیا تہا سوائے اسکے کہ فضول باتون مین قیمتی وقت کو ضایع کردیا تہا۔

ahmadimuslim.de

سوم - جب مہان وید کی سوانح عمری بتلانے سے بھی آپ عاجز ہوئے تو ترک اسلام نے دوسری شرط مسلمہ "الہام قانون قدرت کے خلاف نہو" کے بموجب آپ کا پاک وید پوتر مسئلہ نیوگ پیش کر کے فرمایا تھا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جائز وارث کیونکر ہو سکتا ہے اس کی کیا فلاسفی ہے فرمائیے آپ نے اسکا کیا جواب دیا تھا بجز اسکے کہ نیوگ کی قلعی کہلاتے رہے اور ہزارہا آدمیوں کو ہنساتے رہے۔

چہارم - کیا وہ یوم آپ کے خیال سے قطعی اتر گیا جس روز کہ آپ کے محسنے آپ کی کمزوری کو محسوس کر کے آپ کی تقریر کو بالکل بدل دیا تھا اور بھری محفل میں شیران اسلام کے کہنے سے اقرار بھی کیا تھا جسکے ہندو مسلمان عیسائی سب گواہ ہیں۔

پنجم - پنڈت کرپا رام عین ایام جلسہ میں کیوں چلدیئے تھے۔ اسی واسطے کہ آپ ترک اسلام کے حملوں کو دو نہیں کر سکتے تھے۔ وہ آپ کو سمجھاتے تھے آپ ناکمل ہونے کی وجہ سے ان کی ایک نہ مانتے تھے جو کچھ خود دیتا تھا کہتے تھے وہ ناراض ہو کر فرار ہو گئے۔

ششم - آریہ مسافر کے اڈیٹر لالہ وزیر چند کا چلا جانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی تقریر ترک اسلام کے مقابلہ میں بہت ہی کمزور تھی۔

ہفتم - لگندیال گرسی چھوڑ چھوڑ کر کیوں بھاگتا تھا صرف اسی وجہ سے کہ آپ کی تقریر بالکل کمزور ہوتی تھی نیز گم خود کچھ آپ کو سمجھاتا تھا آپ اس کی تقریر کو بوجہ درجہ انسانیت سے گری ہوئی ہونے کے تسلیم نہ کرتے تھے وہ ناراض ہو ہو جلسہ سے فرار ہوتا تھا اور بصد مشکل رکتا تھا آپ خود بھی سخت پریشان ہو رہے تھے مقابلہ سے ہٹنے کو کسر شان سمجھتے تھے اگر ہٹ جاتے تو بجائے آپ کے کوئی اور منہ کی کھاتا۔ ترک اسلام ہر وقت آستینیں چڑھاتے ہوئے اسطرح للکارتا تھا۔ ؎

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو
آج دیکھیں ہاتھ تیری ابروئے خمدار کا

ہشتم - وہ دن بھی مت فراموش کیجئے جبکہ آریہ صاحبان نگینہ نے صاف طور پر مباحثہ سے انکار کر دیا تھا کیوں صرف آپکی کمزوری محسوس کر کے آپ ترک اسلام کے حملوں کو روک نہیں سکتے تھے آریہ سماج کی سخت ناموسی تھی جبکہ اہل اسلام کے پریذیڈنٹ جناب مولوی حافظ احمد صاحب نے بلند آواز سے فرمایا تھا کہ اگر آریہ صاحبان کو مباحثہ جاری رکھنے سے انکار ہے تو لکھدیں کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ سے ہار گئے اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا تھا کہ یہ ایک ثبوت ہے آریوں کی ہار کا اسوقت آریوں کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ سب کے چہروں پر مایوسی کی حالت طاری تھی رونق وہ میں قابل دید تھا جسقدر آریوں کو تشویش اور مایوسی تھی اسی قدر بلکہ اہل اسلام کو خوشی اور مسرت تھی مجبوراً آپ کے پریذیڈنٹ پنڈت بھگوان دین صاحب نے کہا کہ اگر آریہ لوگ مباحثہ سے انکار کرتے ہیں تو ہم خود مناظرہ کرینگے اسوقت صرف پنڈت مراری لعل سکند[illegible] نے ان کا ساتھ دیا آپ اور دیگر فضلائے آریہ سماج خاموشی کے ساتھ اس سین کو دیکھ رہے تھے پنڈت بھگوان دین صاحب کا یہ فقرہ "ہم خود مناظرہ کرینگے" ظاہر کرتا ہے کہ دراصل آریہ صاحبان نگینہ کو مباحثہ سے انکار نہیں ہے بلکہ آپ کو۔ خیر جب بصد مشکل آریہ صاحبان راضی ہوئے تو صرف ایک دن مباحثہ کر کے بند ہی کر دیا حالانکہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب واعظ نے ڈنکے کی چوٹ پر بھری مجلس میں بلند آواز سے یہ فرمایا تھا کہ ہم آپ جم کر مباحثہ کرینگے جبتک ایک فریق مباحثہ سے بھاگ نہ جائے یا ہار نہ مان لے مباحثہ بند نہ ہو۔ کیا آپ نے یا کسی دوسرے ودوان آریہ سماج نے آمادگی ظاہر کی تھی یا کوئی جواب دیا تھا ہرگز نہیں۔

نہم - وہ دن بھی یاد کر لیجئے جبکہ آپ نے ترک بہادر کے حملوں سے پریشان ہو کر تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق غصے میں ہو کر لال پیلا چہرہ کر کے غضب کی حالت میں نا استقلال تقریر کی تھی جسکو آپ کا محرر بالکل نہیں تحریر کر سکتا تھا اس تقریر کا ماحصل اعتراضات کے سوا اور کچھ نہیں تھا اس پر ترک اسلام نے کیسے صاف و شستہ مدلل فی البدیہہ تقریر کی تھی جس سے سارا جلسہ متاثر ہوا تھا۔

دہم - آپ کی کمزوری ہی کی وجہ سے آخری دن بھی آریہ لوگ آپکو تانگے ہی میں بٹھا کر قیامگاہ تک لائے تھے اور اہل اسلام اپنے ترک بہادر کو ہاتھی کی سواری پر فتح کے نعرہ ہائے بلند ا[illegible]

ahmadimuslim.de

ہو کو بغرض تمام قیامگاہ کو لائے تھے۔

یازدہم۔ آپ کی کمزوری کو محسوس کر کے گیارہ ہندو آریہ جنکے سلمان ہونے

دوازدہم۔ آپکی کمزوری کو محسوس کر کے محمد عمر کیتہ پوری آریہ ہو کہ اسلام مین واپس آ گیا۔ جیسیر ہماری جہ ران لاہ دوزینو و نٹیر آریہ مسافر نے بہت ہی پیچ و تاب کہا کر یہ فقرہ لکہا ہے "ہم اپنے محمدی بہائیونکو چیلنج کرتے ہین کہ اگر وہ اپنے دعوی مین سچے ہین تو ہمارے مقابلہ مین آکر اسکو پایہ ثبوت کو پہونچاوین" (آریہ مسافر ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء) حالانکہ خود اخبار ہتکاریری مین شخص مذکور کا مشرف باسلام ہونا تسلیم کیا ہے اخبار مذکور ۵ اجولائی پہر نہ معلوم آریہ مسافر کا اڈیٹر کیون ایسا بدحواس ہوا جاتا ہے کیون جامہ سے نکلا پڑتا ہے ہمین اس سے بحث نہین کہ آریہ صاحبان نے انکو کس نام سے یاد کیا ہے آریہ مسافر کا اڈیٹر دیدہ و دانستہ انہون خاک میں ملک تعلق نہ دے۔ راستی کو لوٹا چاہتا ہے محمد عمر کیتہ کی غیرت پوری جو علمائے اسلام کی زبردست تقریرونسے پیدا ہوکر اسلام مین واپس آیا تہا اسکا ذکر مولوی ابو رحمت حسن صاحب نے جلسہ مین بہی کیا تہا۔ جیسیر پنڈت مراری لعل صاحب نے کہا تہا کہ اگر مسلمان ہو گیا تہ ہو جائے تو کیا حج ہے یہ تو ہوا ہی کرتا ہے اگر پنڈت مراری لعل جیسا مین کچہ بہرم کی بو ہے تو اب بہی کہہ سکتے ہین کہ ہان مینے ایسا کہا تہا۔ سو اس جہوٹ کے ایک یہ بہی جہوٹ آپ لوگون کا ہے کہ نگینہ میرٹہ دو تین چار مسلمان ہو گئے دوسرے چار یا پانچ درخواستین شدہی کی آئی ہین مگر بوجہ کاروبار کے شدہ کرنے کی فرصت نہین۔ اول تو یہ نہین ظاہر کیا کہ وہ درخواستین ہندؤن کی ہین یا مسلمانون کی اگر ہندؤن کی دوم اگر مسلمانون کی ہین تو کمال تعجب ہے کہ ابہی تک اُن کو شدہ نہین کیا۔ گوجرانوالہ مین جو ایک جولاہا اُن کے پہندے مین پہنس گیا تہا تب تو بہت ہی ڈہیر مین پہیلائے تہے مگر اب جبکہ چار یا پانچ آدمی شدہ ہونے کی درخواست کرتے ہین تو آپ لوگ ابہی تک شدہ نہ کرتے۔

اے آریہ صاحبان ایسے سفید جہوٹون کو بالائے طاق رکہیئے راستی سے رشتہ الفت جوڑیئے اور غور سے سنیئے کہ معمولی سے معمولی لیاقت کا مسلمان بشرطیکہ اُسکو کسی قسم کا لالچ نہ ہو عقل سے خالی نہو اسلام کی گود مین پلا ہوا اسلام سے کچہ بہی

واقفیت رکہتا ہو قطعی طور پر کامل وثوق سے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتے ہین کہ نہ کبہی آریہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ بعض آریہ کہتے ہین کہ دیکہو منشی عبدالغفور صاحب بی اے کیسے آریہ ہو گئے وہ بہی غور سے سُنین کہ عبدالغفور نہ اسلام کی گود مین پلا نہ اسلام سے کچہ واقفیت رکہتا ہے نہ عقل سے سروکار رکہتا ہے اسلئے کہ قوم کا جولاہا ہے لالچ نیوگ نے مارلیا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ جولاہے کی عقل گدّی مین ہے اسکے ثبوت مین چند لطیفے جو اُن لطیفون مین موجود ہین یہ چند ہم بہی نقل کرتا ہون۔ غور سے دیکہیئے۔

لطیفہ اوّل۔ چند جُلاہے برات بیاہنے چلے راستہ مین شب نے جلوہ دکہلایا اور صبح صادق کو منزل مقصود پر پہونچنا جو وہان سے بیس کوس اور باقی بہی بیس ہی تہے سب یہ صلاح کر کے رہے کہ بیس کوس جانا ہے اور ہم بیس ہی آدمی ہین رات بہر آرام سے سوئین تم سبکے اُٹہہ کر جلد چلینگے صبح صادق کو منزل پر پہونچ جاینگے صرف ایک ایک کوس حصہ مین پڑیگا دیکہا وقت مقررہ پر پہونچ گئے ہونگے ہرگز نہین!۔

لطیفہ دوم۔ کسی بادشاہ کے وقت مین ایک جماعت جُلاہون کی نماز ادا کر رہی تہی دریا کے کنارہ پر اتنے مین دریا مین کچہ شور ہوا ایک مقتدی بول اُٹہے "دروریا گربہ حیست" ایک عجیب سنکے تمامی باخدا خرگوش مقتدی سے مقتی سبنے "در نماز بولیدن خوب نیست" امام صاحب کمال عقلمندی سے اس طرح گویا ہوئے "شکر خدا من نہ بولیدم" سچ ہے اگر ایسے نہ ہوتے تو کیون سٹ کی سٹ تار کے بہیر مین بڑتے اور کیون نلی ننک سلاکر آرام رہتے۔

لطیفہ سوم۔ ایک جولاہے کا اونٹ کہو گیا وہ شکر کرنے لگا لوگون نے شکر کا سبب پوچہا جواب دیا اگر مین سوار نہ تہا ورنہ مین بہی کہو جاتا۔ (خوب کیون نہو بڑے عقلمند ہو)۔

لطیفہ چہارم۔ ایک جولاہے نے سردار کے دربار مین ایک شخص نے فریاد کی کہ اس ظالم نے میری عورت کے پیٹ مین لات ماری حمل ساقط ہو گیا ہے سردار نے بہت سوچ وچار کر کے یہ سزا دی ظالم کو کہ اسکی عورت کو لیجاؤ اور جیسی تہی ویسی کر کے دیجاؤ۔

ahmadimuslim.de

دیگا یا عبد الغفور کی مانند بی اے بنکر سردار بنے ہونگے۔
لطیفہ پنجم۔ تین جلاہے دریا کے کنارہ سے سیر کر رہے تھے ایک سائل نے کہا جب دریا میں آگ لگتی ہوگی تو مچھلیاں کہاں جاتی ہونگی دوسرے نے جواب دیا کہ کنارہ پر جو درخت ہیں انپر چڑھ جاتی ہونگی تیسرے بولے کیا مچھلیاں گائے بیل ہیں جو درختوں پر چڑھ جاینگی
(واہ رے جلاہو اصل بات کسی کو نہ سوجھی)

حضرات انہیں پانچ لطیفوں پر اکتفا کرتا ہوا میں اپنے آریہ دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپنے جلاہوں کے لطائف سن لیئے۔ اب آپ لوگوں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ لوگ کس عقل کے ہوتے ہیں انہی میں سے ایک عبد الغفور ہیں جو آریہ بنے ہیں اگر کوئی آریہ کہے کہ وہ تو بی اے ہیں انکا شمار معمولی جلاہوں میں کیونکر ہو سکتا ہے تو غور سے سن لیں کہ بی اے ہونے سے عقل کو کچھ مطلب نہیں وہ تو جلاہا جلاہا ہے ہیں بی اے بن کر کیا عقل حاصل کرینگے میں آپکو ایک بی اے پنڈت کا لطیفہ سناؤں جس پر آریہ بھی ہنستے ہیں یہ لطیفہ آریہ سماچار میرٹھ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۲ء میں مرقوم ہے معہ اڈیٹر کی رائے کے نقل کرتا ہوں آجودھیا میں ایک بی اے صاحب نے اپنی استری کو دان کر دیا جیسا کہ انکے پتا نے انکی ماتا کو کیا تھا۔ استری خوبصورت تھی جب اسکی حقیت حسب دستور خاندان ایک ہزار روپیہ دیکر واپس لینا چاہا تو پنڈت جی نے دینے سے انکار کیا یہانتک کہ دس ہزار روپیہ تک قبول نہیں کیا آخر ڈپٹی کمشنر تک معاملہ پہونچا جنہوں نے بی اے صاحب کی عقل و دانش پر ترس کہا کر بڑی مشکل سے وہ استری انکو ایک ہزار روپیہ میں دلائی (اڈیٹر آریہ سماچار فرماتے ہیں) ہائے جہاں استریوں کی یہ درد شا ہو وہاں ملک و قوم کی بہتری و بہبودی کا کہاں پتہ جہاں کے بی۔ اے ایم۔ اے۔ (جو سائنس اور منطق وغیرہ جانتے ہوئے ہیں) ایسی لغو حرکت کریں تو اوروں سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ راقم بھی بیشک ہے آپ کا افسوس بجا ہے۔ آریو بی اے صاحب کی عقل کا کرشمہ دیکھیا جب پنڈت لالہ وغیرہ بی اے کی ڈگری حاصل کر کے عقل سے خالی رہے تو بیچارہ عبد الغفور جلاہا ہے بی اے کی ڈگری لیکر کیسے عقلمند ہو سکتا ہے۔

پس ان لطائف سے جلاہے اور بی اے دونوں کی عقل و دانش معلوم ہو گئی لہذا ہمارا دعوے بہت صحیح ہے کہ مسلمان اگر کوئی آریہ ہوگا تو وہ جاہل ہوگا جو اسلامی عقائد سے قطعی جاہل ہوگا۔ یا کوئی جلاہا نیوگ کا دلدادہ ہوگا پڑھا لکھا عاقل بالغ عالم فاضل مسلمان تا قیامت آریہ نہ بنیگا انشاء اللہ العزیز آریہ فاضلوں کو مناسب ہے کہ دروغگوئیوں سے باز آئیں خلق خدا کو صراط مستقیم سے نہ ڈگائیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ آتش پرستی نیوگ پرستی تثلیث پرستی وغیرہ کو چھوڑیں خدا کے نیک بندوں سے رشتہ جوڑیں خوف خدا کے دل میں جگہ دیں نگینہ کی شکست فاش کو یاد کریں۔ اہل اسلام سے مقابلہ نہ کریں بلکہ مسلمانوں میں آملیں۔ آمین فقط۔

مرا دہ نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

سلسلہ نمبر ۳۸ جلد ا

ہندوؤں میں متعدد فرقے ہیں او کم و بیش ہر فرقہ اپنی تبلیغ مذہب میں سرگرم ہے صرف برہمو سماج کے ۹۰ مندر ۴۲ کالج ۲۲۹ سبھائیں ۴۳ سکول ۳ بورڈنگ ہوس ایک شفاخانہ ۳۰ وغیرہ قابل ذکر ہیں جنکی اہم کوششیں سالانہ بہت کچھ کامیابی حاصل کرتی ہیں ہندوؤں کے سب فرقوں میں آریہ ضرورت سے زیادہ پرجوش ہے جو ایک گروہ دیانندی خیالات کا معتقد ہے اس کے بانی پنڈت دیانند جی کا ظہور چند سال پیشتر ہوا اس نے ہندوؤں میں گویا ایک جوشیلی روح پھونکدی یہ ان لوگوں کو سب مذاہب خصوصاً اہل اسلام سے زیادہ خصومت ہے اس فرقے نے امید سے زیادہ ترقی حاصل کی اگرچہ پنجاب میں اس گروہ کے لوگ زیادہ ہیں لیکن قریب قریب ہندوستان کے ہر ضلع میں انکی سماجیں قائم ہو گئی ہیں یا ہوتی جاتی ہیں اخبارات ست

ahmadimuslim.de

جہانتک معلوم ہوتا ہے اُن کے کالج اسکول بورڈنگ یتیم خانے مستقل طور پر نہایت خوش انتظامی کیساتھہ چل رہے ہین۔ اس گروہ کے ہر متنفس مین دوسرون کو اپنا ہمخیال بنانے کی ہمیشہ فکر رہتی ہے -

متعدد اخبار میگزین توسیع مذہب کی غرض سے شایع ہوتے ہین اسلام پر بیہودہ ناجایز حملے کرتے ہین اس کی کیفیت آریہ مسافر وغیرہ اخبارات اور ستیارتھ پرکاش و تصانیف آریہ مسافر سے ظاہر ہے -

یہ حملے اگرچہ نہایت کمزور ہی ہین لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دو چار کم علم مسلمان جو اپنے مذہبی علوم و فلاسفی سے ناواقف تہے کسی وجہ سے اُن کو دام مین آگئے اور ہمارے معزز علما مسجد کے حجرہ مین مسلمانان پر کفر کا فتوے ہی لکہتے رہے - خانہ جنگیون سے اُنکو فرصت نہ ملی کہ آریون کو کلمہ بکلمہ جواب دیتے -

ابتداً ۲۲ جون سنہ ۱۸۱۳ء کو ولیبر فورس Wilberforce صاحب ممبر پارلیمینٹ کی سرتوڑ کوشش سے جب ہوس آف کامنز (دیوانِ عام) مین اس مضمون کا ایک بل پاس ہوا کہ اہل ہند کے عیسائی بنانے کو پادری اگر ہندوستان جانا چاہین تو اُن کو اجازت ہی اس حکم کے ساتہہ ہی کسقدر تعداد عیسائیون کی ہندوستان مین لگی اور اُنہون نے ہندیون کو عیسائی بنانا کیا فکرین کین اسکی نہایت مختصر کیفیت مین گذشتہ نمبر مین لکہہ چکا ہون جب ان تدبیرون سے مسلمانون کے گروہ کے گروہ عیسائی ہونے لگے اور بعض اہل علم مثل پادری عماد الدین وغیرہ نے بہی عیسائی مذہب کو اختیار کر لیا - اور اِن نو عیسائیون کا گروہ پُرانے عیسائیون سے بہی پُرجوش ثابت ہوا - اُس نے اسلام کی مخالفت مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکہا اسلام پر بیجا اعتراضات - بانیِ اسلام کی توہین کلام الٰہی کی تحقیر علانیہ شروع اور کتابین و اخبارات بہ غرض سے شایع کئے عام مسلمانون پر یہ نہایت مصیبت کا وقت تہا مگر خدا کا شکر ہے کہ بہت جلد بعض علمائے اسلام خواب غفلت سے چونکے اور ضرورت محسوس کرکے چند علما اس طرف جہک پڑے -

عیسائیون سے دوبدو تحریری و تقریری مناظرہ کرنے کو مستعد ہوگئے چنانچہ بکثرت مسلمانون اور عیسائیون کے مناظرے ہوئے جنمین پادری فنڈر اور امام المناظرین مولینا رحمت اللہ و پادری فنڈر و ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب و پادری عماد الدین و مولوی رکن الدین و پادری الطاف مسیح و مولوی محمد سلیم و پادری نولس و مولوی محمد قاسم مرحوم و پادری نیلڈر و چودہری مولا بخش کے مناظرے قابل دید ہین ان خدا کے مقبول بندون نے عیسائی جماعت کا یہانتک پیچہا کیا کہ اسلام کے خلاف ہر کتاب کے پریس سے نکلتے ہی تین تین چار چار جواب شایع کردیتے تہے مثلاً پادری فنڈر کی مشہور کتاب میزان الحق کے تین جواب شایع ہوئے اور پادری عماد الدین کی ہدایۃ المسلمین کے چار اور نغمہ طنبوری کے چار حل الاشکال کے دو - اعجاز القرآن کے دو تفتیش الاسلام کے تین - مفتاح الاسرار کے دو تحقیق الایمان کے تین - شریف نسبتین کے تین - نیاز نامہ کے تین امہات المومنین کے چار - علے ہذا القیاس عیسائیون کی کوئی کتاب ایسی نہین جس کے متعدد جواب مسلمانون نے نہ دیے ہون ۲۱۷ کتابین اس قسم کی آجتک میری نظر سے گذر چکی ہین اور اکثر موجود ہین صرف مناظرہ یا تصنیف کتب ہی پر اس قلیل جماعت نے صبر نہین کیا بلکہ جب عیسائیون نے کتابون اور رسالون کی علاوہ اخبارون مین بہی اعتراضات کرنا شروع کئے تو اسکے دفعیہ کیواسطے مسلمانون کی طرف سے بہی اخبارات جاری ہوگئے منجملہ اُن کے ایک مشہور اخبار منشور محمدی ہے جو سنہ ۱۸۷۲ء مین اسی غرض سے جاری ہوتا تہا اس کے پرزور تحریر سے کتنے عیسائی اخبار لاجواب ہو کر بند ہوگئے اور کتنے گمشدہ راہ راست پر آگئے اسلامی انجمنین بہی عیسائی مشن کے مقابلہ پر جابجا قایم ہوگئین - ان تمام کوششون کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی لاجواب ہوکر ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئے اور مسلمانون کا عیسائی ہونا قطعاً بند ہوگیا بلکہ اُلٹے مسلمانون کو عیسائیون سے واپس لے لیا مثلاً سنہ ۱۹۰۵ء مین ۹۳ عیسائی اور ۳۲۲ ہندو مشرف باسلام ہوئے - ماسوا اسکے ایک بہت بڑی جماعت آبائی عیسائیون کی لورپول و امریکہ مین مسلمان ہوگئے ان نو مسلم یورپینون کی پرجوش کوشش سے پادریون کی اور بہی کمر ہمت ٹوٹ گئی -

میرے خیال مین اگر ہماری علماء کی یہ قلیل اور بے سروسامان

ahmadimuslim.de

جماعت اس مستعدی کیساتھ عیسائیون کے مقابلہ مین کھڑی نہوتی تو ایک ہزار ہا خدائے وحدہٗ لاشریک کے بندے دام تثلیث مین پھنسگئے ہوتے۔

اسی طرح مین یقین کرتا ہون کہ اگر ہمارے مقدس علماء آریون کو جواب دینے سے پہلوتہی کرینگے تو چند روز مین بہت سے جاہل مسلمان نیوگ کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔

الحمد للہ کہ بعض دور اندیش علماء کو یہ خیال پیدا ہو چلا ہے اور اُنہون نے دوچار قابل قدر مناظرے بھی کئے ہین چند کتابین بھی اُنکے جواب مین شائع کی ہین جنمین آریون کی تمام اعتراضات کے دندان شکن تحقیقی نیز الزامی جوابات ہین چند اخبار بھی اسی غرض سے شائع ہونے لگے ہین۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ بجائے ہمدردی و اعانت سے حوصلہ افزائی کرنے کے بعض علماء و اڈیٹران اخبار نے تنگ نیتی سے مخالفت کر کے اُنکی تمام کوششون پر پانی پھیر دیا اور اُنکے علمی مباحثون کو توتو مین مین کہکر بازر کہنا چاہا اور اُس مخالفت و دلشکنی کی وجہ صرف مساوات فی العلم ظاہر کی گئی یعنے ہم بہت بڑے عالم و فاضل و حکیم و فلاسفر ہین آریہ جاہل بے وقوف ہین۔ میرے خیال مین بقول آریہ مسافر اس دلیل مین عجز کی بو ہے۔ ؎

وائی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

تکلف یہ کہ دنیاوی مباحث اور فروعی جھگڑون مین ہمارے صلاح کارون کی یہ حالت ہے کہ اخبار کے اخبار سیاہ کر ڈالتے ہین ابھی اُردو ہندی کے جھگڑون مین انہین سند ہو تو اُنکو مقابلہ مین ایک ایک اخبار نویس نے اکیس اکیس مضمون لکھکر اُردو کی حمایت کی ہے۔ علیگڈہ کالج کے عہدہ ٹرسٹی کی بحث مین کالم کے کالم بھر دیئے جاتے ہین۔ خبرون کی تصدیق و تکذیب یا دوسرے اخبار کے اعتراض کا جواب متعدد پرچون مین دیا جاتا ہے۔ بیجا و بندہ الفاظ پر اعتراض کرنے والے کے جواب کے واسطے اور متعدد اخبارون سے استدعا کی جاتی ہے۔ ہمارے مقدس

علماء تقلید شخصی قرأت خلف الامام آمین بالجہر رفع الیدین ختم محفل مولود مروجہ و عرس وغیرہم کی بحث مین تفخیم ضخیم کتابین لکھ ڈالتے ہین اپنی اخبارون مین دل کھول کر اسپر بحث کرتے ہین مخالفین کو نہایت سختی و درشت الفاظ مین جواب دیتے ہین کتنے مناظرے ان فروعی مسائل پر ہو چکے کتنے مقدمے دایر ہو کر پریوی کونسل تک پہونچے کتنے کفر کے فتوے تیار ہو گئے بالآخر مسلمانون کے ایک گروہ نے اپنی فروعی مسائل کی بنیاد پر دوسرے گروہ کو خارج از اسلام سمجھکر جانی دشمن ہو گیا یہ سب مساوات فی العلم کی برکت ہے اسکو تو تو مین مین کہنے سے شاید ہمارے نازک مزاج علمائے کرام فوراً اکفر کا فتوی لکھدین۔ مگر کتنی شرم کی بات ہے کہ اصل مذہب اسلام و بانی اسلام و کلام الٰہی پر اعتراض کرنے والے مخالفین مذہب کو جواب دینا یا اُنسے دو بدو بحث کرنا تو تو مین مین ہو اب مین بطور نمونہ آریون کا ایک مضمون جسکو اُنہون نے حال مین مناظرہ دیو ریا مطبوعہ ستیہ دہرم پرچارک ہر دوار کے آخر مین صفحہ ۱۴۵ سے ۱۴۷ تک شائع کیا ہے لکھتا ہون۔ وہو ہذا

بکہ زنا کاری کے لئے خفیہ طور پر یا خرچی لے دیکر رنڈی بازی کے طور پر جو کہ قرآن کی تعلیم ہو دیکھو سورہ نساء آیت ۲۸ واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن فریضۃ اور حلال کی گئین تمہارے لئے ماسوا اُن کے (مذکرہ بالا کے) اور عورتین جنکو طلب کرو تم مال دیکر اور نیک ارادہ سے نہ شہوت سے اور جب تم اُن سے لذت اُٹھا چکو دیدو مال مقرر شدہ اگر بقول مولوی صاحب کے تعلیم نیوگ کو مذموم بھی سمجھ لین تب بھی قرآنی تعلیم سے افضل ہے جسکے لئے کچھ حوالجات اوپر آچکے ہین اور ایک نہایت دلچسپ اور درج کرتے ہین۔ دیکھو سورہ نساء آیت ۲۴ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج یعنے تم اپنی بیبیون کا تبادلہ آپس مین کر سکتے ہو۔

ahmadimuslim.de

دیکھیں ہمارے مسلمان صاحبان کب اسپر فیاضی سے عمل شروع کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت زینب رضی اللہ عنہا اُمہات المومنین کی شان اقدس میں اپنی قلم سے نہیں لکھ سکتا۔

انصاف کیجیو کہ حمیت اسلامی کا مقتضا کیا ہے اس غلط اتہام کی تردید کیجائے یا نہیں اور آریوں کو اسکا کوئی الزامی یا تحقیقی جواب دیا جائے یا صرف جاہل و کافر کہکر سکوت کیا جائے مگر اسپر بھی غور فرما لیجئیگا کہ اس سکوت کا معترض یا جاہل مسلمانوں پر کیا اثر پڑیگا۔ دیکھئے آپکی ادنے مخالفت کا آریوں نے کیا نتیجہ نکالا آریہ مسافر نمبر جلد ۶ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر یہ مضمون شایع ہوا ہے۔

دونوں سچے ہیں:- لاہور کا پیسہ اخبار لکھتا ہو کہ ہمارا شحنۂ ہند میرٹھ نے بالکل صحیح لکھا ہو کہ ان مناظرات کی تو تہین میں شرمناک ہو گیا علمائے اسلام کو پرہیز کرنا چاہیے کہ ان کے مقابلہ میں جہلار کا گروہ جو انکا ہم پلہ نہیں ہی فضول باتیں بنائے اور وہ اُسکے مقابلہ ہو کر سامنے آئیں: حالانکہ مناظرہ کیلئے مساوات فی العلم کی شرط ضروری ہو اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اخبار اہلحدیث میں یہ حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ یہ عذر بے دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا مناظرہ فرعون اور حضرت موسیٰ کا مناظرہ قرآن میں اور سید الانبیاء و مسیلمہ کا مناظرہ حدیثوں میں مذکور ہو پھر یہ عذر کیا ہی ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ ہماری رائے میں دونوں سچے ہیں۔ اڈیٹر شحنہ تو اسلیے کہ وہ انگریزی تعلیمیافتہ ہیں زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے ہیں اور دل سے خوب جانتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اسلیٔے وہ ایسی فضول بحثوں سے علمائے اسلام کو مناظروں اور مباحثوں سے باز رکھنا چاہتے ہو تاکہ مقابلہ میں جو اسلام کی پول کھلتی ہو نہ کھلے اور مولوی ثناء اللہ صاحب بھی سچے ہیں کہ اُنکی دوکان ہی اسوجہ سے چل رہی ہے ورنہ کس نمو پہ سہ کہ بہتیا کون ہو۔ محمدی علماء تو اُنپر کفر کا فتویٰ پاس کر چکے ہیں مباحثے بند ہو جائیں تو مولوی صاحب کی پانچوں

گھی میں کیسے ہوں اڈیٹر پیسہ اخبار نے محمدی ملاؤں کو عالم فاضل اور فریق مخالف کو گروہ جہلا ٹھہرانے کی تو ایک ہی کہی اور مولوی ثناء اللہ نے رسالہ کس میں دین اسلام کیطرف سے ان پڑھونکو بطور نظیر کے پیش کر کے اور بھی لطف کیا نہ معلوم اڈیٹر پیسہ اخبار... علمیت کسکو سمجھے ہوئے ہیں۔ کیا اپنے مولویونکو محض عربی فارسی جاننے کی وجہ سے علامۂ یکتا قرار دیتے ہیں اور فریق مخالف میں عربی فارسی کے علاوہ سنسکرت انگریزی وغیرہ زبانوں کے بڑے بڑے عالم و فاضل ہوتے ہوئے بھی جہلا کا گروہ کہکر سے پکارنا اڈیٹر پیسہ اخبار جیسے انصاف پسند ہی کا کام ہے۔ حضرات مخالفین جواب دیجیئے۔

ان مباحث کے ابتدا بھی آریوں ہی کی ہوئی سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش میں دیانند نے گالیاں سنا کر مسلمانوں کو چھیڑا۔

شاید ہمارے علماء کو خانہ جنگیوں میں زیادہ مزا آتا ہے اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں وہ صرف جاہل کہدینا کافی سمجھتے ہیں اُنکو اثبات توحید و رسالت میں دلچسپی نہیں گستاخی معاف زمانے کی رفتار پہچانیئے یہ طویلہ میں لتھاڑ کرنے کا وقت نہیں ہے خانہ جنگیاں چھوڑیئے اور بیرونی حملوں کو روکنے کی فکر کیجیئے۔ ہم حنفی ہیں یا شافعی مقلد ہیں یا موحد یا وہابی ہیں یا پھر حنفی اہلحدیث ہیں یا اہل الرائے اہل فقہ مگر ہیں مسلمان خدا رسول کتاب اللہ کے ہم آپ دونوں دلدادہ ہیں رہا فروعی مسائل کا اختلاف یہ خانگی معاملات باہم ملکر طے ہوا کرینگے۔ ہمارا پہلا فرض ہے کہ متحدہ قوت سے اُن اعتراضات کا جواب دیں جو اصل مذہب اور بانی مذہب پر ہوتے ہیں گو یہ کوئی جدید اعتراض نہیں ہیں بلکہ پرانے وہی کہنہ کجبحثیاں ہیں جنکے صدہا جواب علمائے اسلام دے چکے ہیں۔ نئی زمانہ نئے لباس میں پیش کی جاتی ہیں اسلیئے ضرور ہے کہ ہم بھی نئے طریقوں سے اُن جوابات کا اعادہ کریں۔

سب سے پہلے اہل قرآن و اہل قرآن کا شور سنکر مجھے خیال ہوا تھا کہ یہ ضرور قرآن کی حمایت میں غیر مذہب کے مقابلہ میں سیدان مناظرہ میں آئینگے مگر وہ تو سب سے زیادہ بودے نکلے پیدا ہوتے ہی

ahmadimuslim.de

وہ بھی انہیں خانہ جنگیوں میں اُلجھ گئے اور بقول شخصے طویلہ کی بلا
تنہا کو شروع کر دیئے۔ سر منڈاتے ہی پہلی بسم اللہ آپ کی یہ ہوئی
کہ ایک طرف سے احادیث نبویہ پر بیہودہ اعتراض کرنا شروع کر دیئے
اور بعینہٖ یہی اعتراض جو انکے قرآن پر ہو رہے ہیں اُسکی خبر نہیں ہے۔
سچ ہے اعتراض کرنا آسان ہے مگر جواب دینا مشکل ہے۔
حضرات اہل قرآن ذرا اپنے اس نام ہی سے شرما کر قرآن شریف
کی حمایت کیجئے اور اعتراضات کا معقول جواب دیجئے منکرین قرآن
سے ایک آدھ مناظرہ کیجئے تو ہم سمجھیں کہ آپ نے اپنا نام ٹھیک
تجویز کیا ہے ورنہ نام سے کیا ہوتا ہے کام چاہیئے۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

آپ کا فرض تھا کہ ستیارتھ پرکاش و رنہ ترک اسلام ہی کا معقول جواب
شائع کرتے۔ مگر افسوس۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

(خادم المسلمین محمد ابراہیم بریلوی)

فتوے

(معذرت) فتوے اس کثرت سے آتے ہیں کہ انکو
جوابات کے لئے ایک مفتی صاحب الگ رکھے جائیں بلکہ ایک
اخبار بھی الگ اسی کام کے لئے ہو تو شاید کافی ہو سکے۔ پھر
بعض دوست ایسی تندی سے جواب طلب کرتے ہیں کہ بس گویا
سب سے پہلے انہی کا حق ہوتا ہے ذرا دیر ہوئی نہیں کہ خفا ہوئے
اسلئے اپنے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ذرہ صبر سے
کام لیا کریں اور اگر کسی سوال کا جواب جلدی ہی لینا ہو تو جواب
کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجا کریں تاکہ قلمی جواب انکو بھیج
دیا جائے۔ اگر ان کے جواب میں کچھ تاخیر ہو تو دوسروں کو
جوابات سے فائدہ حاصل کر لیا کریں۔ بعض صاحب اہلحدیث
کے ایسے شیدائی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جزوں کی بجائے ہی

مضمون ہی لکھے جائیں مگر ان کو معلوم نہیں کہ جو اخبار اور رسالے
وقت مقررہ پر نکلنے والے ہیں ڈاکخانہ کو قانون سے انہیں خبردار
کا ہونا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

تعاقب۔ اخبار نمبر ۳۰ مورخہ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ میں ایک صاحب نے
سوال ہے۔ کہ حقہ کی بابت کیا حکم ہے۔ جسکے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں
میں کہ حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہیں۔ دیکھو ایک عالم سے
سے سنا ہے کہ ایک حدیث میں ہے نہی عن کل مسکر و مفتر
یعنے نشہ لانے والی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت
نے منع فرمایا ہے تو اگر یہ حدیث صحیح ہے تو کچھ شک نہیں کہ حقہ منع ہے
اسلئے بہت ہی ادب سے گذارش ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد کی
بروایت ام سلمہ مشکوٰۃ کے باب بیان الخمر و وعید شاربہا کی تیسری
فصل میں ہے۔ (بیشک ہے۔ ایڈیٹر)

دوسری گذارش یہ ہے کہ اخبار مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ
میں ایک سوال ہے کہ دف تو آنحضرت کے وقت میں ہی بجاتے
تھے نقارہ ڈھول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے۔
جسکے جواب میں آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ڈھول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث
سے ثابت نہیں۔

بنا برین التماس ہے کہ حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے "ایک قوم
اس اُمت کی کھا پی کر شراب لہو و لعب میں رات بسر کرے گی صبح کو بندر
سور بنجائیگی جو لوگ گانیوالیاں اختیار کرینگے انپر قوم عاد کی طرح تیز
عقیم آئیگی اور ہلاک کر دے گی۔ الحدیث رواہ احمد۔
علی مرتضےٰ نے رفعًا کہا ہے جب یہ اُمت گانا بجانا اختیار کریگی قینات
و معازف لیگی تو ان پر بلا اُترے گی یا خسف یا مسخ ہوگا۔ رواہ
الترمذی و قال غریب۔
ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ
تعالیٰ نے مجھکو رحمت و ہدایت عالم کر کے بھیجا ہے اور مجھکو یہ حکم
دیا ہے کہ میں مزامیر و کبارات یعنے بربط و معازف و اوثان کو
جو جاہلیت میں پوجے جاتے تھے مٹا دوں۔ رواہ احمد بطولہ۔
اس حدیث کی شرح میں نواب بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

ahmadimuslim.de

بربط کہتے ہیں عود کو معازف سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجا ہی ہو طبلہ سارنگی ڈھول چنگ وغیرہ وغیرہ ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے۔

عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شب بسر کرینگے کچھ لوگ میری امت کے اشر و بطر و لہو و لعب پہ پھر صبح کو وہ بندر سور ہو جاوینگے اس لئے وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا رکھینگے اور گانے والیاں اختیار کرینگے اور شراب پئینگے و ریشمی کپڑے پہنینگے اور سود کھاینگے۔ رواہ الامام عبداللہ ابن امام احمد۔

ابومالک اشعری نے سنا حضرت کو فرماتے تھے کچھ لوگ میری امت کے شراب پئینگے اور اسکا کچھ اور ہی نام رکھینگے انکے سروں پہ باجا بجیگا گانے والیاں گائینگی اللہ انکو زمین میں دھنسا دیگا۔ کچھ لوگوں کو بندر بنا دیگا۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان۔

عمران بن حصین رفعاً کہتے ہیں اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے کہا کہ اے رسول خدا یہ کب ہوگا فرمایا جبکہ گانے والیاں اور طرح طرح کا باجے ظاہر ہونگے اور شراب پی جاینگی۔ رواہ الترمذی۔

ابومالک اشعری سے روایت ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسی قومیں ہونگی جو شراب و ریشم اور آلات سرود کو حلال جانینگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور دوتار اور مزامیر کی حرمت میں اس حدیث کو لائے ہیں۔ (سائل اور مجیب کا مطلب شادی کے موقعہ پہ ہے اور ان حدیثوں میں جو منع آیا ہے بطور لہو و لعب کے ہے۔ شادی کے موقع پر گانا بجانا۔ باب بحوالہ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح علاوہ دوسرا سوال آپکا آیندہ پرچہ میں مولوی عبدالمجید صاحب کے مضمون میں آئیگا کیونکہ انہوں نے بھی وہی سوال مدلل طریق سے کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱ - ایک شخص سے کوئی سواری کا جانور عاریتاً مانگ کر کسی مسلمان نے لیا اور وہ جانور اسکے پاس مرگیا تو مالک کو اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں؟

(شیخ محمد ابراہیم از اوون مالک پیارا)

جواب نمبر ۱ - جو عاریت بغیر مستعیر کی زیادتی کے ضایع ہو جاوے اسکے وجوب ادا میں اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک اسکا ادا کرنا واجب نہیں اہل حدیث اور شافعیہ وغیرہ کے نزدیک واجب ہے حدیث میں آیا ہے علی الید ما اخذت یعنے جو چیز لی جائے اسکا ادا کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر ۲ - ایک لڑکی کا نکاح نابالغی کی عمر میں اسکی والدہ نے کرا دیا جب وہ سسرال کے ہاں گئی تو پندرہ سال کی عمر میں اسکو حیض آیا تو اسوقت اسنے کسی کے سکھانے پر اپنے خاوند کو پاس رہنے سے انکار کر دیا کیونکہ سسرال میں اسکو تکلیف تھی اب سوال یہ ہے کہ لڑکی مذکورہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ ایک خریدار

جواب نمبر ۲ - نکاح مذکور فسخ نہیں ہوگا کیونکہ پندرہ سال تک وہ سسرال کے ہاں رہی جو نکاح کے اختیار کی دلیل ہے عورت کا بالغ ہونا عمر پر بھی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب لڑکی ۹ سال کی عمر کو پہونچ جائے تو وہ عورت ہے یعنے بالغ ہے پس جب وہ پندرہ سال کی عمر تک خاوند کو پسند کرتی رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اب انکار کرنے سے فسخ نکاح ہو سکے۔

سوال نمبر ۳ - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شے زمین سے برآمد ہو بلا تعین اندازہ دسواں حصہ زکوٰۃ اسمیں سے دینی واجب ہے لیکن انکے شاگرد مثل دیگر اشیاء غلہ وغیرہ کا بھی نصاب بتلاتے ہیں مگر امام صاحب فرماتے ہیں کہ نہ دینے سے دینا اچھا ہے جس میں مواخذہ کا خوف نہیں مطلب یہ کہ اسمیں گڑبڑ ہے صاف اور صریح حکم سے مطلع فرمائیے۔

(خریدار اہل حدیث از [illegible])

جواب نمبر ۳ - ہر اختلاف کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ ایک اصول میں اختلاف ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث خبر واحد سے جائز ہے یا نہیں جمہور حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں اور دیگر ائمہ کے نزدیک جائز ہے یعنے جو حکم قرآن شریف میں عام آیا ہو اسکو کوئی حدیث خبر واحد مخصوص نہیں کر سکتی اسلئے امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو حکم آیا ہو

ahmadimuslim.de

وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْاَرْضِ یعنے زمین کی پیداوار سے خرچ کرو چونکہ یہ عام بے قید حکم ہے اسلیئے عام ہی رہیگا مگر دوسرے علماء کہتے ہین کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہین اس حدیث کو وہ اپنے قاعدہ کے موافق آیت قرآنی کا مخصص بناتے ہین اسلیئے عموم قرآنی کو نصاب سے مقید کرتے ہین خاکسار راقم کے نزدیک بھی حدیث عموم قرآنی کی مخصص ہوسکتی ہے دلیل کی تفصیل رسالہ آیات متشابہات وغیرہ مین کی ہوئی ہے۔ پس آپ نے جو امام صاحب کا یہ فقرہ لکہا ہو کہ زکوٰۃ دینے سے دینا اچہا ہے گو انکا یہ مذہب نہین تاہم آپ نے خود ہی فیصلہ کردیا۔

سوال نمبر ۴۔ (الف) امام قرأت مین ولا الضالین پڑہے تو آمین کہے یا نہ۔ (ب) داڑہی منڈانیوالے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ (ج) گیارہوین دینے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔ (د) تیجہ چوتہا کرنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے (ہ) مسح عمامہ مغیرہ بن شعبہ والی حدیث صحیح ہے (و) کہنی اور ٹخنہ دہونے فرض ہین یا غیر فرض (ز) مولود مروجہ پڑہنے والے اور قیام کرنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہین۔ (ظہور احمد از نگینہ)۔

جواب نمبر ۴۔ (الف) قاری کی لغزشون مین ایسی باتین معاف سمجھی جاتی ہین کیونکہ عام طور پر ضاد مشابہ دال پڑہتے ہین اسلیئے آمین بدستور کہے اور نیت (دعا) رکھے جو اس دعا سے مقصود ہے۔ (ب) داڑہی منڈانے والا بسبب گناہ کبیرہ کو فاسق ہے۔ (ج) گیارہوین دینے والا بدعتی ہے (د) تیجہ چوتہا فاتحہ مروجہ کرنے کہانے والا مولود مروجہ پڑہنے والا بدعتی ہے ان سب اقسام کے پیچھے نماز جائز ہے حدیث مین ہے۔ صلوا خلف کل بر و فاجر صحیح بخاری مین باب تجویز ہے کہ مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یہ مسئلہ پہلے نمبرون مین آچکا ہے بعض دوستون کو شبہ ہوتا ہے کہ بعض حدیثون مین آیا ہے کہ بدعتی کی نماز قبول نہین ہوتی تو پھر ایسے آدمی کے پیچھے کیونکر نماز جائز ہوگی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کے معنے یہی ہون تو بھی اقتدا کو مانع نہین کیونکہ ایسے اور بھی بہت سے لوگ جنکی بابت حدیثون مین آتا ہے کہ انکی نماز قبول نہین مگر اقتدا سے کوئی مانع نہین مثلاً غلام آبق۔ وہ بیاہی جو آپسمین لڑے ہون وغیرہ انکی بھی کوئی قبول نہین حالانکہ اقتدا اُن کی جائز ہے (ہ) مغیرہ بن شعبہ والی حدیث جسکے الفاظ ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح علی ناصیته و علی العمامة و الخفین صحیح مسلم کی روایت ہے (و) کہنی اور ٹخنون کا دہونا فرض ہے۔

تقریظ

مُسَدِّسِ قیس۔ مولوی حکیم محمد ضمیر الحق صاحب آرہ ضلع شاہ آباد کی تصنیف ہے جو مذاکرہ علمیہ آرہ کے بارہوین جلسہ مین پڑہی گئی تہی۔ مسدس حالی کے طرز پر زمانہ کی نیرنگیان عجب لطف خیز پیرایہ مین بتلائی گئی ہین۔ کاغذ عمدہ لکہائی چہپائی نفیس۔ قیمت ۴ر اگر قیمت مین تخفیف ہو تو بہتر ہے ہماری رائے مین اگر ۲ر کئے جائین تو بہت مناسب ہے۔ پتہ: حافظ عزیز الحق۔ آرہ محلہ چوک مسجد۔

التجا بدرگاہِ الٰہی

طبعزاد مولوی خیر الدین صاحب املانویس کمرہ کمرم شملہ المتخلص

(ثابت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی مین ترا بندہ گنہ گار — کہ بہاگا در سے تیرے مین سو بار
الٰہی نفس شیطان نے ستایا — نہ جانا تہا جہان رستہ بتایا
الٰہی بخشدے میرے گنہ تو — مین بندہ ہون ترا اور ہے خدا تو
الٰہی اب مجہے اپنا بنانا — مجہے یارب عذاب [illegible]
الٰہی اب مری رکہ لیجیے لاج — نہ کر یارب مجہے غیرون کا محتاج
مین عاجز ہون ترا اک بندہ ناچیز — پڑی الٹی مری ساری تجاویز
بہت اپنا ارادی پر اڑا مین — بہت تقدیر سے اپنی لڑا مین

ahmadmuslim.de

مری تدبیر کچھ نہ کام آئی ۔ نہیں ملتی مجھے غم سے رہائی
سر اب رنج و غم تو دور کر دے ۔ خوشی سے میرا دل معمور کر دے
کروں میں رات دن تیری عبادت ۔ ذکر کرنا ترا میری ہو عادت
ترے در کو الٰہی جس نے چھوڑا ۔ عبادت سے تری منہ اپنا موڑا
گیا جس وہ پہ کچھ عزت نہ پائی ۔ ملی سب خاک میں اسکی کمائی
الٰہی تیرے در کا جو ہو محتاج ۔ وہ بے شک ہے شہنشاہوں کا سرتاج
وہ ہے کاہے کو بے سیری سے ہمان ۔ شکایت کب کرے تیری زبان سے
وہ تنگی اور خوشحالی سے خوشحال ۔ رضا پر ہے تری راضی بہر حال
مجھے توفیق دے تو یا الٰہی ۔ بجا لاؤں اوامر سب کما ہی
نواہی سے میں باز آؤں خدایا ۔ بچیگا وہ جسے تو نے بچایا
مجھے تو راہ سیدھی پر چلانا ۔ مجھے نار جہنم سے بچانا
مجھے ختم الرسل کا کر تو پیرو ۔ [illegible] کر رہا ہوں عرض رو رو
تو مجھ سے تنگدستی دور کر دے ۔ میری بیفاقہ مستی دور کر دے
مری عزت کی کرنا پاسداری ۔ نہ ہو مجھکو تنک ہرگز نداری
بلائے قرض سے مجھکو بچا کر ۔ مجھے دنیا میں سیم و زر عطا کر
تری راہ میں خرچ ہر دم کروں میں ۔ ملامت سے کسی کی نہ ڈروں میں
نہ ہو تو اسقدر بیتاب ثابت ۔ نہیں ہے مومن کا یہ داب ثابت

دعا تیری ہوا چاہتی ہے منظور
ابا جنہ ہو گئی بس ہو نہ رنجور

میونسپل کمیٹی امرتسر

گو ہماری اغراض سے خارج ہیں لیکن ہماری عادت کے خلاف ہے کہ ہم ایسے مضامین لکھیں مگر افسوس کہ شہر کی حالت اور صفائی دیکھکر بہت ہی کہنا پڑتا ہو کہ گورنمنٹ کا بڑا احسان ہو اگر اس صیغہ کو بھی اپنی نگرانی میں لے لے۔ بازاروں میں تو کسیقدر ظاہری صفائی نظر آتی ہے لیکن کوچوں کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ ہمارے محلہ میں جو ہم ہر روز دیکھتے ہیں کئی کئی دن ڈھیر خالص پاخانے کے لگے رہتے ہیں کیا مجال کہ کوئی اٹھا لے یا ہٹوا دے۔ ممبران کمیٹی بھی جانتے ہی نہیں کہ ہمارے کیا فرائض ہیں۔ افسران صفائی کو تو شاید کوچوں سے بدبو آتی ہے کہ اُن میں گھستے ہی نہیں پیر انکو نام انتظام ہے کہ بھنگی کو ہو نہیں کہ کوچوں سے میلا اٹھا کر لیجایا کرے مگر افسوس کہ انکا یہ حال ہے کہ یہ ہی بھلی۔ اول تو وہ بھنگی تغییر اور جو بڑی مہربانی کبھی ہوئی اور آئے تو تک ہوں چھوڑ کر آدھا اٹھا لیجائینگے اور آدھا وہاں رہ جائیگا۔ کوچوں کی نالیوں کی صفائی کا حال تو یہ ہے کہ نہ ہو تو اچھا ہے بھنگی نالی نکالتا ہے مگر وہ دوپہر کی نکالی ہوئی شام تک بدبو دیتی ہے یہ پوچھو کہ سقا کہاں گیا ہو تو جواب ملتا ہے کہ سقا تو کسی کو پتہ میں ہی نہیں۔ یہ تکلیف جو نالیوں کی صفائی کرنے کے وقت محسوس ہوتی ہے ایسی ہے کہ جبتک خاص وقت پر مشاہدہ نہ کیجائے اُسکا پورا اندازہ لگ نہیں ہو سکتا۔ پس ان وجوہ سے ہم مجبور ہو کر ان چند سطور کے ذریعہ ممبر صاحبان کو اُنکے وعدے یاد دلاتے ہیں اور اُن کے فرض منصبی کی طرف توجہ دلاتے ہیں خصوصاً اپنے علاقہ کے ممبر شیخ محمد [illegible] صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے علاقہ کو اسی نگاہ سے دیکھیں جس نگاہ سے الیکشن کے بعد کچھ دنوں تک دیکھا کرتے تھے اور اگر اپنے علاقہ میں کبھی تشریف لائیں تو مفصل حال ڈاکٹر ارجن داس صاحب چشمہ ہوگ سنت سنگھ سے دریافت ہو سکتا ہے۔ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی توجہ فرماویں تو حسب ضرورت آئندہ۔

اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر

میں تین روز تک جہاد پر بحث ہوتی رہی آخیر روز مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ جس لڑکے کا مضمون سب سے عمدہ ہوگا اُسکو میں ترک اسلام انعام دونگا۔ چنانچہ سراج الدین طالب علم اسلامیہ ہائی سکول کو انعام مقررہ دیا گیا آئندہ جلسہ میں نیوگ پر بحث ہوگی۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہے آئندہ ہفتہ نیوگ پر جو آریہ عمدہ تقریر کریگا اُسکو رسالہ حق پرکاش انعام دونگا۔

خاکسار فرید [illegible] اسسٹنٹ سکرٹری اسلامی
مجلس مناظرہ امرتسر

انتخاب الاخبار

جنگ روس و جاپان

پورٹ آرتھر کا محاصرہ برابر جاری ہے۔ ابھی تک اُس کے سر ہونے کی خبر نہیں ہے۔

۶۵ ہزار جاپانی فوج مصروف محاصرہ ہے اور دو سو بیالیس توپیں جاپانی ہیں۔

بمقام [illegible] جنرل کروپاٹکن کی ماتحت ایک لاکھ ۳۲ ہزار فوج اور ... سو توپیں ہیں۔

بمقابلہ اسکے جاپانی فوج کی تعداد دو لاکھ ۲۰ ہزار ہے اور توپیں بھی ۶۰۰ ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ ۵ ستمبر کو ہوگا۔ گواہ صفائی طلب ہوئے ہیں (دیدہ باید)۔

الحمد للہ کہ مدرسہ دیوبند کا فساد رفع دفع ہوکر باہمی مصالحت ہو گئی۔ ۴ جولائی کو اہالی دیوبند نے جو منتظمان مدرسہ سے کسی خاص وجہ سے ناراض رہتے تھے مدرسہ کی جائداد و کتب خانہ وغیرہ پر حملہ کیا۔ جو بلوہ کی صورت میں ہوکر عدالت تک پہنچا مگر شکر ہے کہ انجام بخیر ہوا۔ ہم منتظمان مدرسہ کی خدمت میں یہ التماس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ حضرت حاجی صاحب کو بعد منت و سماجت شورائی میں شریک کیا جاوے۔ امید ہے کہ اہالی مدرسہ کو اس کا پہلے ہی خیال ہوگا۔

میاں ویدا بخش امرتسری کے استغاثہ بنام مولوی عبد الحق مولوی عبد الغفور، عبد الاول غزنوی کی ۲۲ اگست کو مصالحت ہو گئی۔ مستغاث علیہم سے عدالت نے اقرار لیا کہ ہم نے مستغیث کی بابت جو لکھا ہے اُس پر ہمیں افسوس ہے کہ غلطی سے ایسا لکھا گیا یعنی ہم معافی مانگتے ہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

لارڈ کرزن انگلستان سے روانہ ہوکر ۱۵ اکتوبر کو بمبئی میں جہاز سے اُترینگے۔

ماہ اپریل ۱۹۰۵ء تک لارڈ کرزن کو ہندوستان کے عہدہ وائسرائلٹی کی توسیع دیگئی ہے۔

کلکتہ کے قریب دریائے ہوگلی میں ایک کشتی کے ڈوب جانے سے ۱۸ چینی بڑھئی ڈوب گئے۔

پنجاب کے بہت سے ضلعوں میں ابھی تک بارش کی نہایت ضرورت ہے (منجملہ اُن کے امرتسر و لاہور گورداسپور)

ریلوے کنفرنس۔ اگلے مہینے شملہ میں جو ریلوے کنفرنس منعقد ہوگی اُسمیں بمبئی پنجاب میل ٹرین کی اُس ڈاک گاڑی کی تیز رفتاری کی بھی تجویز کی جائیگی کہ جو بمبئی سے پنجاب کو آتی ہے۔

طاعون بمقابلہ سابقہ ہفتہ کی ۴۷۹۴ موتوں کے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان میں ۵۸۴۹ طاعونی اموات ہوئیں اُنمیں سے احاطہ بمبئی میں ۳۳۰۷۔ میسور میں ۸۱۴۔ احاطہ مدراس میں ۴۱۳۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۳۶۸۔ بنگالہ میں ۲۶۶۔ ریاست حیدرآباد دکن میں ۲۱۷۔ سنٹرل انڈیا میں ۹۵۔ راجپوتانہ میں ۱۶۵۔ اور پنجاب میں ۳۱ موتیں ہوئیں۔ (مرزا صاحب قادیانی کی طفیل!)

حجاج کو ہدایت۔ گورنمنٹ بمبئی نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے:— جو حاجی عازم حجاز ہو کہ وہ ایک افسر کے پاس جسکو گورنمنٹ اسکو جہاز پر سوار ہونے کی بندرگاہ میں مقرر کریگی اپنی واپسی کا ریلوے کرایہ اپنے مکان تک کا یا جہاں تک ریلوے ہو جمع کردے یا اُسے اسوقت کو قبل جمع کرنا ہوگا جب صحت و تندرستی کی جانچ کیلئے کیمپ میں رکھا جائیگا۔ ہندوستان کو اس کرایہ دینے سے وہ حاجی کسی خاتمہ ریلوے سے ہندوستان کی کسی خاص بندرگاہ تک کی ریلوے ٹکٹ پانیکا مستحق ہوگا۔ اور جب اس امر کا قابل تسکین ثبوت پہنچیگا۔ کہ زر مذکور جمع کرنیوالا فوت ہو گیا ہے۔ تو وہ روپیہ واپس لیگا اور اگر وہ سہ سالہ سال کے زمانہ تک اُس روپیہ کا دعوی نہ کیا گیا تو یہ روپیہ مفلس حجاج کی اعانتی فنڈ میں داخل کردیا جائیگا۔

لوکل

شہر امرتسر میں عجیب طوفان بے تمیزی ہے - کہ بازاروں میں گائے بچھڑے اس طرح پھرتے ہیں - جیسے بندر ابن یا دہلی میں بندر پھرتے ہیں - عام بازاری دوکان دار اس سے سخت تکلیف میں ہیں امرتسر میں چونکہ ہندوؤں کی کثرت ہے - اس لئے کسی دوکان دار نے کسی گائے بچھڑے کو بازار سے ہٹانا ضروری نہیں سمجھا - ایک روز ۳ بجے شب کے ہم لاہور سے واپس امرتسر پہنچے - تو بازاروں کے کنارے بیل بچھڑوں کی کثرت سے گاڑی نہ چل سکتی تھی - مالک بغرض پرورش انکو چھوڑ دیتے - جب پرورش ہو جاتیں تو مالک چھپا لیتے جن میں ہندو اور مسلم ارتھ شمال چار پاے گائے بچھڑے وغیرہ چھوڑ دیتے ایک دفعہ ہمارے محلہ میں دو سانڈوں کے لڑنے سے ایک عورت تو بالکل مر گئی ایک نیم جان ہو گئی ایسی اور بھی شکایتیں بکثرت پیدا ہوتی تھیں - کہ ناگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے گوش گذار ہو گئیں - ہیں صاحب ممدوح نے ۱۳ اگست کو ایک اشتہار دیا اور ایک منادی کرا دی کہ ۳۰ - اگست تک مالکان گائے کا اپنا اپنا انتظام کر لیں ۳۱ - اگست کو جو گائے بازار میں پھرتی ہوئی پکڑی جائیگی اگر اس کا کوئی مالک نہ ہوا تو نیلام کر دی جائیگی اور اگر مالک بنا تو قانونی سزا کا مستوجب ہوگا چنانچہ اس حکم سلطانی کے سننے کی دیر تھی کہ ہر ایک نے اپنا اپنا انتظام کرنا شروع کر دیا تمام اہالی شہر صاحب ممدوح کے شکر گذار ہیں

قبول اسلام

۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۶ء بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ ۳ - اشخاص اہل ہنود نے اسلام قبول کیا ان میں سے ایک صاحب جہلم کے آریہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں انکا بیان ہے کہ میں نے قرآن شریف اور چند تفاسیر کو پڑھکر دیگر مذاہب کی کتابوں سے بغور و انصاف مقابلہ کیا اور بعد تحقیقات اسلام قبول کیا دیپ نام عبدالغفور رکھا گیا

مجربات ادویات

عرق ماء اللحم انگوری تیار شدہ - اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی - تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ و ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب تو ہے ہی مگر اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزاء سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک بچہ جوان بوڑھا سب بلا خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱۲ - تین بوتل للعہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثلاً ان سے بے قاعدگی اسہال تحمیض اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے محروم ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چنانچہ آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس ہے ۴ اونس عہ

طلاء جو لوگ جوانی کی نادانیوں اور بد اعمالیوں کے سبب شادی کرنیکو ناممکن خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اس کے ہمراہ ہماری لاثانی (حبوب شباب) کے استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اگر خاص کر دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی حضور طبعیہ کی ہو تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں - قیمت فی پڑیہ ۸ر دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے پھلیل یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بہت بہتر ہے دماغی بیماریاں نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل نصف بوتل عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

لہ الحمد

اہل حدیث

امرتسر ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء — ۶ — جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ عہ

والیان ریاست سے ۔۔ للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ عا

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بغیر ٹکٹ ڈاک روانہ نہیں

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی — اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت کے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(بقول پنڈت درشنانند)

پنڈت جی اپنے اخبار مباحثہ بداؤں مورخہ ۸ اگست میں ہماری سابقہ مضامین سے ناراض ہو کر لکھتے ہیں کہ آریہ سماج کا دعوےٰ مسلمہ فریقین ہے اور اہل اسلام کے دعوے محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے آریہ جو کہتے ہیں کہ شروع دنیا ہی میں الہام ہوتا ہے اسے تو مسلمان بھی مانتے ہیں کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے اور مسلمانوں کا جو دعوے ہے کہ درمیان میں بھی ہو سکتا ہے یہ آریوں کا مسلمہ نہیں اسکا ثبوت بذمہ مسلمانان ہے

اس سے پہلے ہم پنڈت درشنانند جی کی منطق دانی کے

شنیدہ قایل تھے کیونکہ بعض آریوں نے بعد مباحثہ یہ کہا تھا کہ ماسٹر آتما رام جی نے تو یونہی وقت کھویا تھا مان پنڈت درشنانند جی اگر مباحثہ میں ہار کہا جائیں تو ہم بھی اپنے خیالات کی تبدیلی کر لینگے۔ کیونکہ بقول ان کے پنڈت جی موصوف نیایہ درشن (منطق) سے بخوبی واقف ہیں۔ ہم بھی خوش تھے کہ آریہ سماج میں کوئی لائق آدمی ہے جو منطق دان ہو تا کہ جو دقتیں دعویٰ و دلیل کی تطبیق بتلانے میں ہمیں پیش آتی ہیں نہ آئیں۔ کیونکہ آریہ سماج کے لیکچراروں کی عادت ہے کہ دلیل بازی میں ہمیشہ عمل کیا کرتے ہیں کہ زمین گول ہے کیوں اسلئے کہ چاول سفید ہیں۔ یہ صرف کوئی مثال اعتراضی مثال نہیں بلکہ واقعی بات ہے۔ ماسٹر آتما رام جی سے مباحثہ نگینہ میں جب سوال ہوا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جسکو عورت کے اصلی خاوند سے کوئی تعلق نہیں اُسکا بچہ اور وارث کیونکر ہو سکتا ہے جسکی خلاصی کیا ہے کیونکہ آریہ سماج کا دعوےٰ ہے کہ جو مذہب عقل سے مطابق نہ ہو وہ مذہب غلط ہے تو اسکا جواب دیتے ہیں کہ نیوگ پر کیا اعتراض ہے نیوگ تو صرف عورت کو دوسرا خاوند کرا دینے کا نام ہے۔ لو صاحب فیصلہ شد ایک خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند۔ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ سرکار انگریزی کی عملداری میں ازدواج ثانی کی تعلیم دینا بڑے گھر کی نہیں سوجھتی۔ غرض اسی قسم کی دلیلبازیاں کیا کرتے ہیں وید کیوں الہامی ہیں اسلئے کہ سب سے پرانی کتاب دنیا کی لائبریری میں رگ وید ہے۔ چلو جی چاول سفید ہیں تو زمین گول ہے۔ ان سب خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ آریہ سماج کے اپدیشک اور لیکچرار علم منطق اور قواعد مناظرہ سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں تو دانستہ وقت ضایع کرتے ہیں ان وجوہ سے ہم خوش ہوتے تھے جب ہم سنتے تھے کہ پنڈت درشنانند جی منطق دان ہیں۔ گو ہمنے مباحثہ دیوریا میں انکی شان بھی دیکھی ہوئی ہے مگر پھر بھی خیال تھا کہ شاید اب پھر گئے وقفہ میں کچھ ترقی کر گئے ہوں مگر افسوس سے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

پرچہ مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنڈت جی تا حال اُسی ہونگے جن میں جس میں وہ ایام مباحثہ دیوریا میں تھے۔ ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ پنڈت جی نے اس تقریر میں کیا غلطی کھائی ہے۔

پنڈت جی اسلئے ہر ایک ماہیت کے تین مرتبے ہوتے ہیں ایک تو اسکو بغیر کسی لحاظ کے دیکھا جاتا ہے مثلاً حیوان کی ماہیت جسکے معنی زندگی والی چیز کے ہیں عام لحاظ سے انسان اور گدھے وغیرہ پر بولا جا سکتا ہے اور جب اسکے ساتھ ناطق کا وصف شامل کیا جائے تو گدھے پر نہیں بولا جا سکتا۔ پہلی قسم کو منطقی اصطلاح میں لابشرط شئے کہتے ہیں تو دوسری کو بشرط شئے کہتے ہیں ان کے سوا تیسری قسم ایک اور ہے جسکو بشرط لا کہتے ہیں یعنی اُس میں عدم ماخوذ ہوتا ہے۔ مثلاً حیوان جس میں فصول ناطق صاہل وغیرہ کا عدم ملحوظ ہے یہ ایک ماہیت حیوانیت اور عدم فصول سے مرکب ہونے کی وجہ سے پہلی دونوں قسموں سے الگ ہے گو لابشرط شئے کی قسم ہے تاہم اُس سے خاص ہے اور اسکا وجود ہی خارج میں نہیں ہو سکتا کیونکہ خارج میں جتنے حیوان ہیں سب کے سب کسی نہ کسی فصل سے مرکب ہو کر پائے جاتے ہیں کوئی فرد ناطق ہے تو کوئی صاہل وغیرہ وغیرہ بس بتلائیے کہ آپکا دعوےٰ بشرط شئے ہے یا بشرط لا۔ یا لابشرط شئے لابشرط شئے تو مقسم ہے اسکا وجود تو کسی نہ کسی قسم کے ضمن ہی میں ہوگا۔ الگ نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ دونوں قسموں بشرط شئے یا بشرط لا شئے میں سے ہوگا۔ کیونکہ آریہ سماج کہتا ہے کہ شروع دنیا میں الہام ہوا ہے اسکے بعد نہیں ہو سکتا جسکو ان لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شروع دنیا ہی میں ہوتا ہے یہ "ہی" کا لفظ بھی شروع کے لئے قید ہے۔ اسلئے آریہ سماج کا دعوےٰ دو جزوں سے مرکب ہوا ایک جزو وجودی دوسرا عدمی۔ وجودی جزو تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا اور عدمی جزو یہ ہے کہ بعد میں نہیں ہو سکتا ہے جسکو "ہی" کے لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے پس اب بتلائیے کیا مسلمان آریہ سماج کے دعوے کو مانتے ہیں۔ ہم وہ ہم سے بتلا نا اپنے جو تھے اصول کو یاد کر کے بتلانا۔

منقولی اصطلاح میں سنا ہوگا سنو اسلامی بشرط شئے کے قائل ہیں

ahmadimuslim.de

اور آپ بشرط لاشے کے یہ دونون قسم آپس مین متضاد ہین - ان مین
فرق نہ کرنے سے آپ کی منطق دانی اور نیا شاستری کا تار و پود لوٹ جائیگا
اسی لئے آریہ سماج کو مخاطب کر کے کہا جایا کرتا ہے ؎

سنبہل کر پانوں رکہنا میکدہ مین آریہ جیا
یہاں پگڑی اچہلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین

ایسے اشعار سن کر آپ لوگون کو جب کوئی جواب نہین آتا تو کہدیا کرتے ہین
کہ مولوی صاحب نے جواب تو کچھ نہ دیا صرف شعر خوانی مین وقت کہو دیا -
دیوان ذوق پڑہتے رہے مشاعرہ کر دیا مگر یہ نہین جانتے کہ شعر خوانی
اگر بری ہے تو رشیون نے ویدون کو نظم کی صورت مین کیون پرکاش کیا -
جسپر ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی وغیرہ فخریہ کہا کرتے ہین کہ وید
نظم مین ہین اور قرآن نثر مین (دیکہو مباحثہ الہامی کتاب)
مختصر یہ کہ آریہ سماج کا دعوی دو جزون سے مرکب ہے یعنے
ایک تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے دوسرا جزو یہ کہ شروع
کے بعد نہین ہوتا - بلکہ نہین ہو سکتا جو مسلمانون کا مسلمہ نہین اسکو مسلمہ
قرار دینا صریح دہوکہ دہی یا دہوکہ خوری ہے -
اس مسئلہ کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ آجکل نکلا ہے - جسکا
نام ہی الہام ہے قیمت صرف ۱؎ رسالہ مذکورہ مین الہام کی تعریف
تقسیم وغیرہ مسائل کا ضروری بیان ہے ناظرین اسکو دیکہکر حظ
اٹہا سکتے ہین - (باقی باقی) -

کلام المبین فی جواب الاربعین

اربعین نمبر ۴ کا جواب چہپکر نکلنے والا ہے جو قریبا دو سو (۲۰۰)
صفحہ کا ہوگا علاوہ غلط تصدیق کردیا ہے قیمت صرف ڈیڑہ آنہ ہے
بیرونی ناظرین اخبار مع محصول ۲؎ ار جلد دو آنے کے ڈاک کے
ٹکٹ بہیجدین - تو بہیجدیا جاویگا - دیر صرف یہ ہے کہ ایک اشتہار
پہلے حکیم جی لالی کو جینے دیا تہا اور ایک آج دیا ہے جسکا ایک پرچہ
ناظرین کی نظر سے بہی گذریگا کہ خاندان عزت نبویہ جواب اربعین کے مصنف

مین کسی عالم کو منصف منظور کر لین جو وہ فیصلہ کر دے منظور کرین -
تاکہ آئندہ کو ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن گمان غالب ہے کہ پہلے اشتہار کی طرح اس اشتہار کا
بہی جواب نہ آئیگا - اسلئے آئندہ جمعہ تک انتظار کر کے رسالہ شائع
کیا جاویگا - شائقین ایک نسخہ کے لئے ۱؎ آنہ کے ٹکٹ بہیجدین -

تلی کا مجرب نسخہ

زعفران - نوشادر - سہاگہ - شیر مدار -
۱ تولہ ۱ ماشہ ۲ تولہ ۱ ماشہ

ایک بڑی ماٹ یعنے گہڑے کا منہ توڑ کر اور اسمین پانی بہر کر ایک
گڑہے مین جو اسکے ناپ کا کہودا ہوا اسکو رکہہ دو اسطرح کہ زمین
کی سطح کے ساتھ ملا رہے ایک بڑے منہ والی بوتل اسکے درمیان
اسطرح رکہو کہ منہ پانی سے باہر رہے ادویات مذکورہ بالا
کو رگڑ کر ٹکیا بنا کر ایک کوزہ گلی مین جس کے نیچے ایک سوئی سے
ذرا زیادہ سوراخ کیا ہو رکہکر سرپوش دے کر اس کوزہ کو بوتل کے
منہ پر رکہہ دین - اور اب اس تمام کو ایک دوسرے بڑے
ماٹ (منہ توڑ کر) سے ڈہانپ دو اور گل حکمت کر دو ایک
من اپلے اوپر چن دین اور آگ لگا دین جب ٹھنڈا ہو جاوے
سب علیحدہ کر کے اندر سے بوتل لے لین جسمین تیل ہوگا -
ایک بوند بتاسہ مین ڈالکر صبح و شام کہلا دین غذا چنے کی دال پانی
نان گندم - ۱۲ دن کے اندر تلی کو بہت ہی آرام معلوم ہوگا - ممکن
ہے کہ ۱۲ دن کے اندر ہی اپنی جگہ پر آجاوے -
(ٹہاکر دت شرما وید مالک ویش آیورویدک اوشدہالیہ و اخبار لاہور)

التماس افریقہ جانے والے کہان بہرتی ہوتے ہین - ناظرین براہ
مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماوین - (راقم ایک خریدار)

طبابت کی درد شا

(مرقومہ جناب ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب پنشنر)

واہ واہ کیا اوّل پرفیشن ہے یعنے کیا عمدہ پیشہ ہے۔ جسکا شہنشاہ سے لیکر گداتک بچہ سے لیکر بوڑھے تک۔ کیا مرد کیا عورت سب اسکے محتاج ہین۔ پوری صحت ایسی کمیاب ہے۔ جیسی پوری خوبصورتی۔ یہ سب وصف اُسی کی ذات پاک مین پورے ہین۔ کیا حکیم اور کیا ڈاکٹر اور بیٹھے والا جس کام مین ماہر ہونا چاہے اُسکی پوری تحقیقات کرکے اُس کے نیک و بد نتائج سے واقف ہو۔ جیسا کہ ایک سوداگر غیر ملک مین سوداگری کے لئے جانا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ پہلے اُس ملک کے جغرافیہ اور تاریخ زبان لباس اور مختلف اشیاء کے کارخانون (جو کام کہ وہان ہوتے ہون) وغیرہ سے واقفیت پیدا کرے۔ کیونکہ وہان جاکر ہر ایک امر کی بابت دریافت نہ کرنی پڑے ایسا ہی حال طبابت کا ہے۔ پیارے اڈیٹر و ناظرین۔ جو صاحب طبیب یا ڈاکٹر بننا چاہے اُسے چاہیئے کہ باقاعدہ و تشریح جسم انسان سے واقف ہو اور بغیر تعلیم حاصل ہونا ایسا مشکل ہے جیسا کہ ایک صرف جیسے روپیہ پیسہ کی شکل نہین دیکھی لیکن زبانی حساب کتاب مین ہوشیار ہے جب اُسکو روپیہ اور اسکی جز دکھلائے گئے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ تو جواب ملا کہ مین نہین جانتا کیونکہ اسلیئے کہ اُس نے دیکھا نہین۔ مجھکو ایک دلچسپ بات یاد آئی ہے کہ جب مین گجرات کے مدرسہ مین طالبعلم تہا وہ ایک انگریزی خوان ماسٹر صاحب نے اسطرح بیان کی تہی کہ ایک پیدائشی اندہا تہا اُسکو کسی نے کہا کہ حافظ جی یا سورداس جی! کہیر کہاؤ گے؟ تو اُسنے جواب دیا کہ بہئی کہیر کیسی ہوتی اُسنے کہا کہ سفید ہوتی ہے اندہا جو کہ سفید رنگ بہی نہ جانتا تہا پوچھا کہ سفید رنگ کیسا ہوتا ہے پہر اُسنے جواب دیا کہ بگلے جیسا تب پہر اندہے بیچارہ نے حیران ہوکر کہا کہ بگلا کیسا ہوتا ہے تب اُس شخص نے اپنے بازو کو ٹیڑہا کرکے اندہے کا ہاتہہ پکڑ کر اسپر پہیرا تب اندہے نے کہا کہ مین ایسی کہیر نہین کہانی چاہتا کیونکہ یہ میرے حلق مین اڑ جاویگی۔ پیارے ناظرین کتابی صرف اور حافظ بیچارے سچے مین کیونکر نہین۔

کیا خبر ہے کہ روپیہ پیسہ اور بگلا اور سفید رنگ کیسا ہوتا ہے۔ اسی طرح جسم حکیم صاحب نے نبض کی شکل تک نہین دیکھی اور یہ معلوم نہین کہ کہان سے آتی اور کہان کو جاتی ہے۔ آہین کیا چیز ہے۔ تو وہ کیا ہاتہہ مین ہاتہہ لیکر معلوم کریگا۔ اسلیئے میری نزدیک بغیر تعلیم علم تشریح ہونا مشکل ہے۔

طبابت کا کام نہایت نازک اور جوابدہی کا ہے اس دنیا مین بہی اور دوسری دنیا مین روز قیامت خدا کے سامنے۔ اس دنیا کا ایک کیس بہت برس شاید ۳۰ برس ہوئے ہونگے کہ ایک اسسٹنٹ سرجن سے سہواً ایک زہریلی دوائی ایک عیسائی کے بچے کو دیدی اور اس سے بچے کو تکلیف ہوئی لیکن مرا نہین۔ اُس عیسائی نے سول سرجن کی رپورٹ کی اور سول سرجن نے گورنمنٹ مین۔ اس سے اسسٹنٹ سرجن ۳ ماہ کیواسطے معطل کیا گیا ولایت مین آئے دن اس قسم کے مقدمے عدالت مین ہوتے ہین لیکن افسوس ابہی تک ہندوستان مین گورنمنٹ نے اس طرف توجہ نہین کی کہ آئے سال وٹنری نئے حکیم اور ڈاکٹر بڑے بڑے شہرون مین جیسے لاہور اور امرتسر اور ہر جگہ مین (یہی شاید یہی حال ہوگا) بغیر کسی سند کے بن بیٹہتے ہین اور اُن کے مطب کا خدا حافظ وٹنری نئے حکیمون کی بابت میری ہی رائے نہین بلکہ مجہکو یہ حال ایک حکیم صاحب بابا بادا الہا سنگہ مرحوم عرف ہلکا حکیم بازار دو امرتسر مین رہا کرتے تہے۔ بادا صاحب مرحوم نہایت خلیق ملنسار خوش لباس اور شیرین کلام تہے افسوس موت نہایت بُری بلا ہے اُنکے پیچہے سے کوئی نہین بچا۔

"اسباب موت" (Causes of Death) بشرط زندگی کسی آئندہ پرچہ مین ناظرین کے پیش کرونگا۔ جب کبہی مین اُن سے ملتا اور مزاج پرسی کرکے شہر کا حال دریافت کرتا تو کہتے کہ بابو صاحب حکمت کی بہلی کہی۔ ہر سال وٹنری کی آمد ہے ۱۰ - ۲۰ - ۵۰ نئے جو اینٹ دیوار کہیلنے والے ہین جا بجا اسی طرح سمجہا۔ بالکل اور دوائی بیماری کی آمد پر حکیم۔ سچ کہتے تہے اب کے طاعون کی وبا مین امرتسر مین بہت سنے دس روپے فی ڈاکٹر سنے اور روپیہ روپیہ رولا بہتان مشہور ہے۔ کہ کاٹہ کی ہنڈیا ایک ہی بار چڑہا کرتی ہے۔

ahmadimuslim.de

ہمارے ناظرین مین آپ کا قیمتی وقت ادہر ادہر کی باتین سنا کر لے رہا ہون لیکن آپ اسکا نتیجہ نکالینگے تو عمدہ ہوگا۔ مریض کیواسطے اور آپ کے واسطے ایک بیمار کے علاج کے واسطے دو حکیم یا ڈاکٹر ہون انکا مشورہ یا صلاح کرنا اچہا نہین۔ اگر دونون کی صلاح آپس مین متفق نہوئی تو مریض کا نقصان۔ دوسرے حکیمون مین گالی گلوچ لاٹہم لاٹہی جوتا پیزار اور عدالت تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہندوستان مین ہی نہین بلکہ ولایت مین بہی۔ راجہ بکرم کو بیتال نے کیا خوب کہا ہے کہ مندرجہ ذیل چیزون یہ دو دو اکٹھے ہوئے اچہے نہین:۔

دو دوستی نہ تتم بہیین۔
دو راجہ نہ دل سمیین۔
دو نرکی ایک میان۔
دو پرس ایک ناٹ بہیاۓ۔
ایک وکی دو دو بیدکرین دنا اوس کو۔
کہے بیتال سن بکرم یہ دو دو ہلے نہ ایک گہر۔

ترجمہ۔ دو ہاتہی ایک کہونٹے نہین باندہ سکتے۔
دو راجہ لڑائی مین ایک طرف ہوتے نہین اچہے لگتے۔
ایک میان مین دو تلوارین نہین سماتین۔
دو مردون کے پاس ایک عورت کبہی نہین تعریف کے لائق ہوتی۔
ایک بیمار کے لیئے دو حکیم۔ اس سے ضرور نقصان پہونچتا ہے۔

مین آپکو ایک دو مریضون کا حال سناتا ہون۔ عرصہ قریبًا دو سال کا ہوا ہوگا کہ ایک مسلمان بہائی شام کے وقت میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا لڑکا بیمار ہے آپ چلکر ملاحظہ فرمائین مینے کہا بہت بہتر اور پوچہا کہ کیا بیماری ہے اُس نے کہا کہ بخار ہی نہین کچہ عجیب ہی بات ہے۔ اُسکو پانی اور ہوا سے نفرت ہے اور کسی وقت اکڑ ہی جاتا ہے مین اُسکے ہمراہ اُسکے مکان پر گیا اور مریض جسکی عمر دس بارہ برس کی ہوگی دیکہا چونکہ پہلے اُس نے پانی اور ہوا سے نفرت بیان کی تہی اور میری تشخیص سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے کی تہی اور دریافت کیا کہ کبہی کتے نے کاٹا ہے۔ تو اُسکے وارثون نے کہا کہ چہہ ماہ ہوئے کہ کتے نے کاٹا تہا۔ سو میری تشخیص درست ہوئی کہ اُسکو بیماری (Hydrophobia) یعنے ہلکاؤ کی ہے مینے اپنی رائے اُسکے وارثون سے ظاہر کی کہ یہ بیماری سخت اور مہلک ہے۔ اتنے مین ایک حکیم صاحب تشریف فرما ہوئے۔ اور آتے ہی کہا کہ اسکو بخار ہے مینے کہا کہ اُسکو پانی سے نفرت ہے اور گاہ گاہ تشنج بہی ہوتا ہے۔ تب فرمایا کہ یہ بخار اسی قسم کا ہے کہ اسمین پانی سے نفرت ہوتی ہے۔ مینے حکیم جی کے بیمار کے واسطے دعا مانگی کہ یہ بیمار آپکے علاج سے بچ جائے۔ اور روانہ ہوا اگر مین اُن سے اصرار کرتا کہ یہ کیس ہلکاؤ کا ہے اور وہ کہتے کہ بخار تو ضرور جوتم جوتا اور لاٹہم لاٹہی ہوتی۔ دوسرے دن سنا گیا کہ بیمار اُسی رات کو مرگیا کئی روز بعد اتفاق سے میری ملاقات حکیم صاحب سے ہوئی مزاج پرسی کے بعد مینے پوچہا کہ آپکا بیمار کیسا ہے۔ کہا کہ وہ تو اُسی رات کو مرگیا تہا اور وہ کیس ہلکاؤ کا ہی تہا اب میری اور اُنکی خوب ملاقات ہے جبکہ ملتے ہین خندہ پیشانی سے اور دست پنجہ لیکر مزاج شریف دونون طرف سے پوچہی جاتی ہے۔ اتفاق بڑی چیز ہے۔

کلینکل تہرمامیٹر (مقیاس الحرارت) اور سٹیتھس کوپ (آلہ سینہ بینی) یہ دونون اوزار تو ہر ایک حکیم و ڈاکٹر لیئے پہرتے ہین۔ اگر انکی بناوٹ اور استعمال پوچہا جاوے تو بس۔ غرضیکہ تعلیم چاہیئے ورنہ عذر صرف اندہے (حافظ) والا اگلی درگاہ مین نہین سنا جاویگا۔

اگر کوئی اب سوال جراحی کا کرے تو اُسکا جواب یہ ہوگا کہ اُسکا بہی حال ایسا ہی ہے جیسا کہ دوائی کا۔

عرصہ پندرہ یوم کا ہوا ہوگا کہ ایک میرے غایت فرما کا لڑکا میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا نانا کرسی پر چڑہ کر طاقچہ مین سے کوئی چیز دیکہو نکالتا تہا تو نیچے سے کرسی پہسل گئی اور وہ گر پڑا آپ چلکر ملاحظہ کرین چنانچہ حسب ارشاد مین روانہ ہوا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ دہنی ٹانگ کی ران کی ہڈی گردن سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ چونکہ سپلنٹ اور بینڈیج جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندہنے کے لئے ہوتے ہین۔ انگریزی دوا فروشون کی دوکان سے ملتی شکل مین۔ اور اگر بکہاتی دیر ہتی بلا کر بنوائی جاتی ہین تو بہی شکل نظر آتا تہا۔ مینے کہا اگر ارشاد ہو تو سینیر اسسٹنٹ سرجن سول ہاسپٹل امرتسر کو بلا کر فیس دی جاوے

اور کل اشیاء ہڈی باندھنے کی ساتھ لے آوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ تشریف لائے اور ہڈی باندھی گئی اور انکی تشخیص بھی ہڈی ٹوٹی ہوئی کی ہوئی۔ دوسرے روز مریض نے لیٹے رہنے کی شکایت کی۔ اور کہا کہ مجھکو مرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ مین لیٹا رہون۔ مجھکو لیٹے رہنے سے سخت تکلیف ہے اُسوقت اُسکا ایک رشتہ دار جسنے کہ ابھی حال ہی مین حکمت سیکھنی شروع کی ہے بولا آہا ہڈی وغیرہ کچھ نہین ٹوٹی صرف گوشت پیٹا ہوا ہے۔ اسسٹنٹ سرجن نے دیوار پر ہڈی ران اور چولہہ وغیرہ کا نقشہ بنا کر بہتیرا سمجھایا مگر وہان کون مانتے تھا۔ آخر تیسرے دن اُس بیچارے کی ٹانگ کہول اور تیل کی مالش اور پٹی باندہ کر اسپر تیل ڈالنا شروع کیا مجھکو اپنے مریضون سے فرصت نہونے کے سبب مین دو تین یوم تک وہان جا نسکا ایک ہفتہ یا دس روز بعد وہی لڑکا جو پہلے روز آیا تھا آیا اور کہا کہ آپ نے میرے نانا کو بہت دنون سے نہین دیکھا اب اُسکا علاج بدل دیا ہے۔ غرضیکہ مین شام کو گیا اور مریض کو لکڑی کے تخت پوش پر پڑے پایا۔ اب مجھسے پوچھتے ہین کہ آپکی کیا رائے ہے میرے ڈاکٹر ہڈی ٹوٹی ہوئی کہتا ہے اور آپکے حکیم گوشت پیٹا ہوا بتاتے ہین اب تیسرا آدمی فیصلہ کیوا سطے چاہیے۔ اتنے مین مریض بولا کہ کیا مین کھڑا بھی ہوسکونگا اور چل پہر بھی سکونگا یا نہین؟ مینے کہا۔ ہان۔ جب ہڈی جڑ جاویگی۔ اور پیران پڑ جاینگی تو آپ لکڑی کے سہارے لنگڑے ہو چل سکینگے۔ اگر گوشت پیٹا ہوا ہے تو کھڑے ہو جاوین۔ مریض بہتیرے نہین مین کھڑا نہین ہوسکتا کھڑا ہونا تو درکنار کہ ٹانگ جب کچھ ہلتی ہے تو اسقدر درد ہوتی ہے کہ بیان نہین۔

اب جراحی اور دوائی کا حال یکسان ہی ہے۔

التماس ۔قرآن شریف مین حکم ہے کہ جو شخص جہوٹے کی مدد کرتا ہے وہ بھی جہوٹا ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک جو اخبار نیم حکیم یا نیم ڈاکٹر کا اشتہار درج کرتے ہین وہ بھی جہوٹے کی مدد کرتے ہین۔ چاہیے کہ اخبار نویس اس آمدنی کو بند کرکے مخلوق کو نیم حکیم یا نیم ڈاکٹرون سے بچاوین اور ہر ایک اخبار بغیر سند یافتہ حکیم یا ڈاکٹر کا اشتہار یا آرٹیکل متعلقہ حکمت نہ چہاپین۔ کیون پیارے

ناظرین یہ طریقہ پبلک کو اُن کے دہوکہ اور رنگین عبارت اشتہارات کی استعمال سے بچانیکا ہے یا نہین؟

اہلحدیث اس معاملہ مین اول نمبر ہوگا۔ اگر اور اخبارون کی طرح ادہر اُدہر کے اشتہار روپیہ اکٹھا کرنے کے واسطے لکھیگا۔ تو سعدی کے شعر کا مصداق بننا پڑیگا۔ ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

خدا رزاق ہے میرا کہنا غرض تہا اب آگے آپ کو اختیار ہے۔

سوال اول ۔ کیا طبابت کی آجکل وہی حالت ہے یا بُری-؟

" **دوم** ۔ اشتہاری بازاری اور سند یافتہ ڈاکٹرون کی کیا شناخت ہے۔ ؟۔ بیان

" **سوم** ۔ گورنمنٹ کیون دخل نہین دیتی-؟

بجواب دوائی کی طلب ہائے

ا تولہ نوشادر۔ ا تولہ گوزہ مصری۔ ۶ ماشہ قلمی شورہ گیگو ار کی ایک شاخ مسلم ایکتر اشین۔ سب ۳ ادویہ کوزہ بالا کو باریک کرکے تمام شیدہ ٹکڑہ بند لگا آپس مین جوڑ دین دہوپ مین لٹکا دین نیچے اُسکے ایک پیالہ چینی کا رکھین۔ ایک گہنٹہ مین جسقدر پانی پیالہ مین جمع ہو۔ سبز رنگ والی شیشی مین ڈال کر شیشی کو کارک سے بند کرین خوراک دو بوند سے ۴ بوند تک مصری کے شکر پر یا بتاشہ مین ڈالکر۔ خوراک حسب دلپسند۔

پرہیز۔ لسی دلیئے چاول تیل کی پکی یا تلی ہوئی چیزین۔ ہوا خوری اور ورزش ضرور کرین۔ اگر اس سے بہی جلد فائدہ مطلوب ہو تو میری تیار کردہ حبال کی دوائی قیمتی پہ منگوا لین۔

(راقم حکیم محمد ابراہیم بشتی چوک سنگھ امرتسر)

تلی کی دوا ۔ خاکسار کے پاس ایک دوا مجرب ہے مگر بیمار اپنی مفصل کیفیت بذریعہ خط و کتابت جوابی ٹکٹ کو ذریعہ بتلا دیں۔ اور عمر بھی

(حکیم محمد جمال الدین امرتسر چوک لونگدہ)

سلہ جہوٹ ثابت ہونے پر یہ حکم ہے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فتوے

تعاقب

(مرقومہ مولوی عبد الحمید صاحب از سودرہ ضلع گوجرانوالہ)

بخدمت شریف مکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب سلمکم اللہ تعالی وعافاکم بعد تحفہ و تحیہ سلام مسنون الاسلام کے معروض ہو کہ اگرچہ خاکسار اس لائق نہیں کہ جناب کے کسی مضمون پند مشحون کی کسی قسم کی حرف گیری کرے اور نہ یہ اسلامی خصلت ہی ہے مگر چونکہ مومن دوسرے مومن بھائی کا آئینہ قرار دیا گیا ہے کا ورد فی الحدیث اور نیز آنمکرم نے بھی اجازت بخشی ہوئی ہے کہ اہل حدیث میں اگر کسی استفتاء کا جواب خلاف صواب معلوم ہو تو اسکی اصلاح سے مجھے اطلاع دینے کا ہر شخص مجاز ہے لہذا مسائل ذیل کی نسبت عرض پرداز ہوں کہ ان مسائل کے جوابات میں حضور کی طرف سے ضرور تسابل واقع ہوا ہے ولاحرج فیہ لان الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔

(۱) سوال نمبر ۹ کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ ذبیحہ میں اگر بسم اللہ بھول کر یا عمداً بھی نہ پڑھے تو ذبیحہ درست ہے اسکے متعلق گذارش یہ ہے کہ صحیح میں اس قسم کا مضمون خاکسار کی نظر قاصر سے کہیں نہیں گذرا جناب کو معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں۔ وعند بعض السلف ان ذبیحۃ ترکت التسمیۃ علیہا عمدًا او سہوًا حرام۔ والآیۃ دلیلہم وعند بعض التسمیۃ مستحبۃ۔ و قالوا الآیۃ فیما ذبح بغیر اللہ وعند کثیر من السلف ان ترک نسیانا لا یضر او عمدًا فالذبیحۃ حرام (جامع البیان باختصار یسیر) غور کرنے کے بعد راقم کے نزدیک تو کثیر من السلف کا مذہب ہی قوی اور راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مسئلہ میں تو قطعی فیصلہ آیت لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ نے ہی کر دیا ہے مگر چونکہ بعض احادیث میں ذبیحہ متروک التسمیۃ علیہا نسیانًا کی حلت پائی جاتی ہے اس لئے وہ احادیث اس آیت کی تخصیص ہو جائیگی جیسے دار قطنی کی یہ حدیث جو ابن عباس سے مرفوعًا مروی ہے المسلم یکفیہ اسمہ فان نسی ان یسمی حین یذبح فلیسم ولیاکل۔ وفی

اسنادہ محمد بن یزید بن سنان وہو صدوق ضعیف الحفظ (بلوغ المرام) باقی رہا ابو داود کی یہ حدیث ذبیحۃ المسلم حلال ذکر اسم اللہ علیہا او لم یذکر اور غالبًا میرے مکرم نے اسی حدیث کو مدنظر رکھا ہوگا۔ سو اسکو دو جواب طریق مذکور نے دیئے ہیں اول تو یہ حدیث مرسل ہے اور محققین فن کے نزدیک مرسل حجت نہیں کما صرح فی کتب الاصول ثانیًا ان دو نو حدیثوں میں تطبیق و توفیق باسانی ہو سکتی ہے یا بایں طور کہ ابو داود کی حدیث مجمل ہے اور دار قطنی کی حدیث اسکی مبین۔ اور مجمل کو مقید پر حمل کرنا ضروری ہے تو ابو داود کی حدیث کے یہ معنی ہونگے کہ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے خواہ اسپر اللہ کا نام ذکر کیا جاوے خواہ بھول رہ جاوے اور قطع نظر ان دیگر دلائل محل نزاع میں صرف آیت مرقومہ ہی کافی فیصلہ ہے اگرچہ اس آیت کے مطلب بیان کرنے میں طرح طرح کی تاویلات کی گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ تاویلیں ظاہر کے خلاف ہیں بالآخر یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر مختصر بیان سے حضور کو اطمینان نہ ہو تو بمقتضائے فرمان واجب الاذعان دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ کے بھی احتیاطًا یہ ضروری ہے بخصوصًا عوام الناس کیلئے اس قسم کے فتاوے سخت مضر اور نفتی پر بدظنی کا باعث ہو جاتے ہیں۔

(۲) آیت ماکی کچھ شک نہیں کہ آیت موصوفہ کو اس مدعا کیلئے عمومًا لایا جاتا ہے مگر انصاف یہ ہے کہ اس آیت کے صحیح معنے یہ نہیں کیونکہ ان معنی سے ما کا لفظ جو عام ہے مخصوص بحیوانات ہو جائیگا۔ حالانکہ اس تخصیص کے لئے کوئی مخصص نہیں کیونکہ ما جسکے معنے وہ چیز کے ہیں سب قسم کی چیزوں کو حیوان ہو یا دیگر قسم ماکول سب کو شامل ہے پس آیت کے صحیح معنے یہ ہیں کہ جن چیزوں پر اللہ کے غیر کا نام لیا جاوے حرام ہے صرف غیر ذکی ہو یا مع اسم اللہ ہو بہرحال میں حرام ہے اور یہ معنے بعینہ آیت ما اہل بہ لغیر اللہ کے ہیں تفسیر القرآن بکلام الرحمن اور نیل الاوطار باب وجوب التسمیۃ اور باب الذبح ملاحظہ ہو نیل میں اس دعوے پر فریقین کے دلائل لکھے ہیں اور لکھا ہے و عکس ہذا الخطابی فقال فیہ دلیل علی ان التسمیۃ غیر شرط علی الذبیحۃ۔ و ہذا ہو المبنا دمن سیاق الحدیث۔ الخ حدیث دع ما یریبک ہی بجائے خود واجب العمل ہے لیکن اسکا یہ محل نہیں ہے۔ (دوسرا سوال آئندہ)

* آپ ہی کی عبارت منقولہ اسکے خلاف ہے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کئی دنون سے لاہور مین ایک جلسہ کو نفی گی غرض سے ٹھہرے ہین جسکا ذکر اہلحدیث نمبر ۱۳ مین ہمنے لکھا تھا۔ لیکن خود ہی ہوا جو ہمنے پیشگوئی کی تھی کہ اگر جلسہ مین آپ اپنا ہی مضمون سنانا چاہینگے تو مسلمان آپکی مزاحمت کرینگے چنانچہ ۲۸ اگست کا دن مرزا جی کے لیکچر کا مقرر تہا جو صاحب ضلع کے حکم سے بند ہو گیا۔ (دفتر یہ کلام الہامی یا تحریر؟)

اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر مین اس ہفتہ نیوگ کے مسئلہ پر بحث تھی مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ جو آریہ اس مضمون پر جرأۃ تقریر کریگا اسکو رسالہ حق پرکاش فونگا چنانچہ ایک آریہ آیا اسکو انعام مذکور دیا گیا لیکن اسکی تقریب سے عدم حجی آسنے صاف کہدیا کہ نیوگ سے پہلے جو عورتیں ہیں یا تو عورت بے اولادی پہ صبر کرے یا بے پالک بنالے اگر یہ دونون کام نہ کرے تو برادری مین جیکر نیوگ کرائے سوکون ایسی بے غیرت استری ہوگی جو ایسا کام پسند کرے گی۔ مولوی صاحب نے فرمایا بس ہمارا مدعا یہی ہے انکا نیوگ بیکار ہو گیا۔ (فیروز دین اسسٹنٹ سکرٹری)

سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے کعبہ شریف کی اصلاح مرمت کا حکم دیا ہے۔

لاسہ صدر مقام تبت لامہ مین بہادر ہوئے قریب مسلمان آباد ہین۔ دو تین مساجد بھی ہین۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو۔

امیر صاحب کابل اپنے ملک مین ہر طرح کی بیرونی دست اندازی کو روکنے کے لیے بعزم و استقلال ساعی ہین چنانچہ ریلی فوج مین بہت بہاری ایزادیان کرنے کا ایک سکیم تیار کیا ہے جو افغانستان کیلیے ورسیانی ملک کے واسطے بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

بمبئی مین بارش کا موسم گذر گیا ہے مگر بارش نہین ہوئی قحط کا اندیشہ ہے۔ (یہی حال امرتسر لاہور کا ہے)۔

جنگی پولیس کی تعلیم کیلئے سائوتھ کا مین ایک کالج کہولدیا گیا ہے۔

مجرب ادویات

لائف پلز (محبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور بکثرت محنت سے درماندہ نہ ہون اور پیری مین جوانی کا حظ اٹہائین تو اسکو اپنی جیب مین رکہیے لائف پلز مین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چہہ دنون مین بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف جگر ضعف معدہ جریان سرعت انزال۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول تقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیان عیر

روح دافع بخارات نوبتی۔ تپ لرزہ۔ تیجہ وچوتہیہ وغیرہ:۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ وچوتہیہ وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ صحت بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے بیمار مریض صحت پاتے ہین۔ قیمت ۱۲ ار

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ۔ اس عجیب الاثر روح سے اُن لوگون نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تہے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بوڑہون کا مقوی شربت اصفہانی زبیدہ شریفہ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کر دیتا ہے اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے یا تنزل نسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون تو اسکی ایک بوتل سارے کنبے کی اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کردیگی قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو روپیہ عہ

شیشہ جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلان عہ فساد خون آتشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اس سے استعمال سے جملہ امراض نزدیک نہین آتی۔ ایام امراض متعدیہ مین اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

محبوب گوہر جسم جسکا استعمال ہو سرخی۔ بیاض رنگ ناسور۔ ناخنہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویات چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا +

ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۲۴

امرتسر ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا
	۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بزنگٹ ۱/ کی آنے پر۔

نامہ نگاروں کے مضامین و تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے خریدار کو نمبر چٹ بتانا ضروری۔

الاسلام دواؤنا الوحید

صرف اسلام ہی ہمارے مرض کی دوا ہے

ان ھذا القران یھدی للتی ھی اقوم

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہر ایک قوم جو دنیا میں زندہ اور باقی رہنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے ایک خاص سمت معین ہونا چاہیئے جس پر وہ اپنی رفتار کا سلسلہ جاری رکھے اور ایک خاص غائیت ہونا چاہئے جس کے حاصل کرنے کے واسطے مسلسل کوشش کرتی رہے۔ اور ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے لئے کوئی خاص سمت اور غائیت

قرار نہیں دے سکتے اگر ہم آج ضلالت میں سرگرداں ہو رہے ہیں جس طریقہ پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ دینی یا دنیوی سعادت و فلاح تک پہنچانے والا نہیں ہے اور بحث کے اس سلسلہ میں ہم معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے لئے ایک خاص سمت اور رفتار ہونا چاہئے۔ پس کیا یہ امر ممکن ہے۔ کہ اسلام ہمارے لئے سمت ہو سکے جیسا کہ وہ ہمارے اسلاف کے لئے تھا۔ اور کیا وہ ہم کو اس اصلی معیار پر پہنچا سکتا ہے۔ جس پر ہمارے اسلاف کو پہنچایا تھا؟ ہمارے نزدیک ان سوالات کا جواب کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ مگر ذیل کی تمہید پر کسی قدر تدقیق کے ساتھ نظر ڈالی جائے:-

انسان اپنے اقتضاؤں کی مجبوری سے زندگی کے مختلف طریقوں پر چلنے کے لئے مجبور ہے۔ خالق نے بڑی حکمت والاہیہ سے انسان کی جبلت میں ایسے متباین مؤثرات اور عالم خارجی میں جو انسان کو محیط ہے۔ ایسے فطرتی قوانین رکھے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت اور التیام رکھتے اور وہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ انسان کے محبوب مقاصد ہیں انسان ظاہری اور باطنی ترقی کے اس درجہ پر پہنچتا ہے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کیا ہے علمائے انسان نے ان باہمی فعل و انفعالات اور ان کے نتیجہ کو ناموس ترقی یعنی قانون ترقی کے نام سے موسوم کیا ہے یہ قانون اگرچہ افراد میں پوری طرح نمایاں نہیں ہیں لیکن وہ قوموں میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے کسی طویل استقراء کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کسی قدر تکلیف گوارا کر کے اس غرض و غایت کی غور و خوض کریں۔ جو انسان کو اپنی اس طول طویل جہاد میں مدنظر رہی ہے۔ جو دنیا کی نامعلوم باتوں کے معلوم کرنے میں کرتا ہے۔ تو آپ کو ثابت ہوگا۔ کہ وہ غرض و غایت انسان کا صرف وہ فطری میلان ہے۔ جو اس کو ان مؤثرات کے مناسب حال ہیں۔ موافقت پیدا کرنے کی طرف ہے۔ بس اس بنا پر کوئی قوم صرف اسی نسبت کے ساتھ ترقی کر سکتی ہے جس قدر کہ اس نے انسانی اور کونی مؤثرات کے درمیان موافقت پیدا کی ہے اور اس کے اعلیٰ جس قدر ان دونوں قسم کے مؤثرات کے درمیان بعد ہوگا اسی قدر قوم ترقی سے دور ہو گی جب یہ امر قرار پا چکا تو ہم کہتے ہیں۔ کہ قوموں نے اپنی دوڑ

اسے تاریخی میں اضطراب اور سکون۔ اور مسابقت اور محاربت ترقی اور تنزل، زندگی اور موت کی بیشمار منزلیں طے کیں۔ اور زندگی کے انواع و اقسام کے شیریں اور تلخ ذائقے چکھے اور اپنے اس طویل جہاد کے نتیجہ کے طور پر علوم و معارف اور عقائد اور ادیان کا ایک معقول ذخیرہ جمع کیا۔ وہ انہیں حادثات کے ساتھ مصروف کار رہا تھیں۔ کہ ساتویں صدی میں عالم ملکوت کے ایک منادی نے یہ آواز لگائی جس کی صدا روئے زمین کے اطراف میں گونج اوٹھی:-

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا فاما الذین آمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ و فضل و یہدیہم الیہ صراطا مستقیما

لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حجت آچکی اور ہم تمہاری طرف چمکتا ہوا نور (ہدایت یعنی قرآن) بھیج چکے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسی کا سہارا پکڑا۔ تو اللہ بھی انکو عنقریب اپنی رحمت کے ساتھ اور فضل کی پناہ میں لے لیگا۔ اور ان کو اپنے حضور تک پہنچنے کا سیدھا راستہ بھی دکھا دیگا:-

اس آسمانی آواز کی طرف ابھی قوموں کو التفات بھی نہ ہوا کہ انہوں نے دیکھا کہ آواز لگانے والے کے گرد کچھ ایسے لوگ جمع ہو گئے ہیں جنہوں نے اس عہد کو جو خدا کے ساتھ کیا تھا۔ پورا اتارا ہے اور خدا کے اس عہد پیمان کو دہرا رہے ہیں:-

"وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم"

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک ان کو ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت کریگا جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی۔ جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں:-

بعض قومیں ان کے ساتھ تمسخر کرنے لگیں۔ اور بعض نے اعراض کیا مگر وہ خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ اور ۵۰ برس کا زمانہ نہ گذرا تھا کہ وہ قلیل جماعت جو محض بے سر و سامان تھی مذہب

ahmadimuslim.de

علم سیاست ۔ تجارت ۔ صناعت ۔ زراعت ۔ حریت ۔ عدالت اور مساوات میں ان تمام قوموں میں جو صاحب عظمت و اقتدار تھیں ۔ تابعین ہو گئی ۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ۔ اس اہم حادثہ اور اس عظیم الشان انقلاب کا کیا باعث ہے جس کی نظیر نوع انسان کی تاریخ میں نہیں مل سکتی ۔ ہم اگر ہم جاہلوں کی طرح صرف اس قدر کہکر چھوٹ جائیں ۔ کہ یہ واقعہ محض اتفاقی ہے اور ہم کو عقلاء کی طرح یہ سمجھنا چاہئیے ۔ کہ واقعہ اصول اور قواعد پر مبنی ہے ۔ اور اگر امر دوم عقلاء کے نزدیک قابل بحث ہے ۔ تو وہ اصول اور قواعد کیا ہیں ؟ کیا اب بھی ان اصول و قواعد میں قوموں کے زندہ کرنے اور ہمتوں کو ابھارنے اور اولوالعزمیوں کو اکسانے کی صلاحیت باقی ہے ۔ جو یوروپین تمدن کی بنیاد کن اصول و قواعد پر ہے اور کیا وہ اسلامی اصول کے موافق ہیں یا مخالف ؟ اور کیا مسلمانوں کی فوری ترقی سے اس بات پر استدلال کیا جاسکتا ہے ۔ کہ مسلمانوں کا تمدن یوروپین تمدن سے افضل ہے ؟ کیونکہ اہل یورپ ایک طویل جہاد اور سخت خونریزی کے بعد جس کا سلسلہ صدیوں اور قرنوں تک جاری رہا ۔ اپنی موجودہ حالت پر پہنچے ہیں ۔ یہ تمام مباحث اس قدر اہم بالشان ہیں ۔ جن میں سے ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے ۔ مگر ہم نہایت اختصار کیساتھ ان کی طرف صرف ایک اجمالی اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں ۔

ہم گذشتہ فصل میں ثابت کر چکے ہیں ۔ کہ خداوند تعالیٰ نے مادی اور روحانی ترقی کے لئے ایک ہی شاہراہ بنایا ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ کائنات اور نفس پر صحت کیساتھ نظر کی جائے ۔ لوگ اس شاہراہ سے صرف اس لئے برگشتہ ہو گئے ہیں ۔ کہ انہوں نے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی جو علم کے منافی ہیں ۔ اطاعت کی خدا نے فرمایا ہے " بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم " اور دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ جو قوم کسی ایک قسم کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اس شاہراہ پر چلتی ہے وہ دوسری قسم کی سعادت بھی بلا طلب حاصل کر لیتی ہے کیونکہ نتیجہ کے لحاظ سے ان دونوں میں باہم ارتباط ہے ۔ ہم نے بیان کیا ہے ۔ کہ

صحابہ کرام کا دنیوی سعادت حاصل کرنا حالانکہ ان کے نصب العین صرف روحانی سعادت تھی ۔ اور موجودہ متمدن قوموں کا روحانی سعادت کے قریب پہونچ جانا حالانکہ وہ صرف مادی سعادت حاصل کرنے کے الحاد کا نام لیکر اٹھے تھے ۔ بالکل بدیہی واقعات ہیں ۔ جن سے ہم کو اس فطری طریقہ کا انکشاف ہوا ہے ۔ جو تمام انسانی قوتوں کو جامع ہے اور جس کی نسبت خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے ۔

" وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بھم عن سبیلہ " اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ یہی ہمارا سیدھا راستہ ہے ۔ تو اسی کو چلے جاؤ اور دوسرے رستوں پر نہ پڑ لینا ۔

" قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی " اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو ۔ میرا طریق تو یہ ہے کہ سب کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں ۔

حالانکہ کثرت کے ساتھ قرآن مجید میں دنیا کی ترغیب دیگئی ہے ۔ مگر کسی مقام پر یہ نہیں کہا کہ ان دونوں طریقوں کا اتباع کرو ۔ جو مادی اور روحانی سعادت تک پہونچانے والے ہیں بلکہ ان دونوں کو جمع کر کے فرمایا ہے ۔

" من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ " جس کو اپنے اعمال کا بدلا دنیا میں درکار ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے اجر موجود ہیں ۔

" فاتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ " تو اللہ نے ان کو دنیا میں بدلا دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلا دیا ۔

یعنی جب وہ اس فطری طریقہ پر جو " ان ھدینا السبیل " سے تعبیر کیا گیا ہے چلے ۔ تو ان کو دنیوی اور اخروی دونوں قسم کی سعادت حاصل ہوئی ۔

ہم علمی تحلیل سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں ۔ کہ یوروپ نے مادیات میں صرف اس وقت ترقی کی ہے ۔ جبکہ مادی

ahmadimuslim.de

حوادث نے اس کو رہنمائی کی۔ اور اس طریقہ پر چلنے کیلئے مجبور کیا۔ وہ علم کے نام سے اس طریقہ پر چلا حالانکہ سعادت حاصل کرنے کا صرف وہی ایک طریقہ ہے۔ اب زمانہ کے حادثات اس کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے روحانی نقص کی تکمیل کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریگا۔ تو وہ اس کو پیس ڈالیں گے۔ جیسا کہ دیگر اقوام کو مٹا چکے ہیں۔ "واللہ عزیز ذو الانتقام"۔

(۲) ہم اوس طریقہ پر غور کرتے ہیں۔ جو یورپ نے مادی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا تھا۔ تاکہ لوگوں کو ثابت ہو جاوے کہ وہ اوس طریقہ کا مقدمہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے تیرہ صدیاں پیشتر ہم کو رہنمائی کی ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے یورپین تمدن کی بنیاد ایسے اصول و ارکان پر رکھی گئی ہے جن میں سے کوئی رکن ایسا نہیں ہے۔ جو قرآن مجید نے صراحت کیساتھ موجود نہ ہو۔ ہم ان اہم اصول کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کے مقابلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت لکھتے ہیں۔ اس سے ہمارے دو مدعا ثابت ہونگے۔ اول یہ کہ مسلمانوں کا تمدن محض اتفاقی نہ تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد ایسے اصول اور قواعد پر تھی۔ جو انسان کی طبیعت اور قوانین فطرت کیساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ اس نے اعلیٰ اصول کے قرار دینے میں بقدر دس صدیوں کے پیشقدمی کی ہے۔ دوم یہ کہ تمام لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ مسلمانوں کو تمام انسانی امور میں کسی دوسرے کی تقلید کی مطلق ضرورت نہیں۔ سوا صنائع صناعت کے۔ جو عالم کی میراث ہے۔ اور ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہوتی ہے ہم نے اس کو غیر قوموں سے لیکر اہل مغرب کے حوالہ کیا ہے۔ اور اس بحث سے ناظرین کو بطور نتیجہ کے یہ بات معلوم ہو گی کہ یورپ کبھی نہ کسی دن اپنے تمدن کی تکمیل کی غرض سے ہماری کتاب کی تقلید پر مجبور ہوگا:۔

یوروپین تمدن کے اہم اصول جیسا کہ ان کے علوم شہادت دیتے اور ان کے علما اقرار کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) انسان تمام زمینی کائنات میں اشرف اور افضل ہے۔ خدا نے فرمایا "[1] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"

(۲) انسان دنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ طبیعت سے خدمت لے اور اس کی اصلاح کرے اور اس سے فائدہ اٹھاوے خدا نے فرمایا ہے "[2] وسخر لکم ما فی السمٰوات وما فی الارض جمیعا منہ"

(۳) انسان چونکہ تمام کائنات میں اشرف ہے۔ اس لئے اس کو واجب ہے۔ کہ وہ صرف اچھی چیزوں کو لے خدا نے فرمایا ہے "واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین" "[3] قل لا یستوی الخبیث والطیب"

(۴) انسانی کمال بغیر علم کے پورا نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے "[4] قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون" "لا یستوی الاعمی والبصیر"

(۵) انسان کو مناسب نہیں ہے کہ وہ اوہام کی پیروی کرے اور بغیر شواہد اور براہین کے کسی کی تصدیق کرے خدا نے فرمایا ہے "وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ہم الا یخرصون" "[5] ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا"

(۶) عالم میں قوانین فطرت نافذ ہیں اور کائنات کی چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ ارتباط رکھتی ہیں۔ انسان جسقدر ان کو پہچانتا ہے ان کے مطابق کوشش کرتا ہے۔ اسی قدر ترقی کرتا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے "[6] فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا" "انا کل شیء خلقناہ بقدر"

[1] ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت پیدا کیا۔
[2] اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اسی نے اپنے کرم سے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔
[3] اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ گندی چیز حرام اور حلال چیز درجہ میں برابر نہیں ہو سکتی۔
[5] جس بات کا تجھکو علم یقینی نہیں۔ اس کے پیچھے نہ ہولیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہونی ہے۔
[6] اے پیغمبر تم خدا کے قاعدہ کو ہرگز بدلتا ہوا نہ پاؤ گے۔
ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کیساتھ پیدا کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

(۷) مشورہ جس سے وہ تمام آزادیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو انسان کے لئے ضروری ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے۔ " وامرھم شوریٰ بینھم " " وشاورھم فی الامر "۔

(۸) تمدن کی عمارت کے باقی رہنے کے لئے مشارب کا اختلاف ایک ضروری چیز ہے خدا نے فرمایا " ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقھم "

(۹) مذہبی کینہ کا ابطال۔ خدا نے فرمایا ہے۔ " لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین "

(۱۰) اعتدال ہر قسم کی فلاح کی بنیاد ہے۔ خدا نے فرمایا ہے " ان اللہ لا یحب المعتدین "

(۱۱) اعمال میں ثابت قدمی کامیابی کا راز ہے۔ خدا نے فرمایا ہے " واصبر وما صبرک الا باللہ " " ان اللہ مع الصابرین "

(۱۲) عدالت کاملہ خدا نے فرمایا ہے۔ " واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ " " اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ "

(۱۳) مساوات۔ خدا نے فرمایا ہے " یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا "

(۱۴) اخوت " خدا نے فرمایا ہے۔ انما المومنون اخوۃ "

(۱۵) بغیر فضائل کے کسی کو امتیاز حاصل نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے۔ " ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم "

(۱۶) سیاحت اور قوموں کے عروج و زوال کے اصول سے واقفیت " خدا نے فرمایا ہے۔ " قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبل "

(۱۷) علم ایک محدود چیز ہے اور انسان کو اس کا ایک تھوڑا سا حصہ دیا گیا ہے خدا نے فرمایا ہے " وما اوتیتم من العلم الا قلیلا " " وقل رب زدنی علما "

یہ اصول جو ہم نے بیان کئے ہیں موجودہ تمدن کے اہم اصول ہیں۔ آپ نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ ان میں کوئی اصول ایسا نہیں ہے جو صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں بیان نہ ہو چکا ہو۔ ان لوگوں کی حالت پر سخت تعجب ہے جو سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کیساتھ معاوضہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ وہ کیونکر اوس کی طرف کھچے چلے آئے۔ لیکن سخت تکلفین اٹھا کر اور سخت مصائب جھیل کر وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ مگر آپ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تمدن روحانی حیثیت سے ابتک بہت کچھ ناقص ہے مثلاً استحضار ارواح کی نسبت جو شور و شغب یورپ میں پھیلا ہوا ہے اور ہزاروں علماء ان عجیب و غریب مذاہب میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور صحیح کتابیں اس کے ثبوت میں تالیف کر رہے ہیں۔ ایک ایسی تحریک ہے۔ جو اہل یورپ کو اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور کریگی۔ جس کا وہ اس وقت تک انکار کر رہے ہیں۔ ہماری قوم کے جو لوگ سیاحت یا کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ سے ان کے حالات سے واقف ہو گئے ہیں۔ انکو معلوم ہے کہ وہاں۔ دو سو سینکڑوں ایسے ہیں جنکو سوائے اثبات روح و معاد کے کوئی کام نہیں ہے۔ وہ استحضار ارواح اور ان کیساتھ مکالمہ کے متعلق علماء کی تحقیقیں نقل کرتے ہیں۔ ہم ایک فہرست میں زمانہ حال کے سینکڑوں علماء کے نام لکھ چکے ہیں۔ جو اس روحانی مذہب کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جو ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جو گروہ اس تحریک کا بانی ہے وہ کم عقل اور کم علم نہیں ہے۔ بلکہ اس گروہ میں یورپ کے بڑے بڑے زبردست عالم اور علوم طبعی کے متقدمین شریک ہیں۔

یہ تحریک بقول خود اہل یورپ کے اقوال کے مطابق انیسویں صدی کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ اہل مصر کے علم میں ابتک نہیں پہونچی۔ اس تحریک سے صرف یہی غرض ہے۔ کہ وہ عقائد ثابت کئے جاویں۔ جنکو خدا نے انسانی نفوس میں فطرتی طور پر رکھا ہے۔ اور وہ خدا کا اعتقاد اور روح کے وجود اور اس کے خلود کا اعتقاد ہے اگر یورپین تمدن میں یہ کمی پوری ہو جاوے گی تو اس کے اصول اپنی انتہا میں ہمارے تمدن کے متماثل ہو جاوینگے۔ اور قرآن مجید ان دونوں کے درمیان امن اور سلامتی کا قاصد اور جسمانی اور روحانی مطالب میں

ahmadimuslim.de

اعتدال قائم رکھنے کی وجہ سے تمام متمدن اور شائستہ قوموں کا دستور العمل اور عقل اور احساسات کے درمیان موافقت پیدا کرنے والا اور روحیت اور انسان کے درمیان آخرت کی بنیاد ڈالنے اور مادی اور روحانی ترقی کے طریقہ کو ایک کرنے والا ہوگا۔ ولتعلمن نبأہ بعد حین ۔

(علیگڑھ گزٹ)

اربعین پر ریمارک

کاسہ لیسوں کا اپنی طرف سے کی فتوے دائر ہو چکیں۔

ان دونوں فتووں سے بازیاں کچھ ایسی سستی ہیں کہ کاجرین بھی اتنی نہ ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء میں یہ قوت تو رہی نہیں۔ کہ کافروں کو مسلمان بنائیں۔ اس کے برعکس یہ ہو رہے لگا کہ مسلمانوں کو کافر بنانے لگے ہیں۔ مسلمان بھی کون جو اسلام کے سینہ سپر ہیں۔ ان ہی میں سے پنجاب کے ایک اجڑے دیار کے رہنے والے مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ جن پر اندنوں بعض علماء نے محض دل کی کدورت سے جو کسی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے ایک فتوے شایع کیا ہے۔ جس پر آریہ سماجین آج کل گھی کی بغلیں بجا رہی ہیں۔ اس فتوے کی صحت یا غلطی سے ہم کو سروکار نہیں۔ کیونکہ اوس کا جواب مولوی صاحب کی طرف سے عنقریب نکلنے والا ہے۔ بالکل طیار ہے۔ صرف اتنی دیر ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتے۔ اور خانہ جنگی کو مٹانے کی غرض سے یکم جولائی کو ایک اشتہار دیا تھا کہ میرے مخاطب یعنے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی بانی فتوی کسی عالم کو منصف منظور کرلیں۔ میرا جواب سنکر جو فیصلہ کریگا منظور کرونگا۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔

ہمارے خیال میں کیا کل اہل الرائے کے خیال میں بھی عین انصاف ہے۔ مگر تعجب ہے کہ فریق ثانی نے آج تک اس کو کیوں قبول نہیں کیا خیر ہمیں اس سے بھی مطلب نہیں۔ نہیں کیا تو دنیا خود دیکھ لیگی کہ فریقین کی نیت کیا ہے۔ میں فتوے کے مفتیوں کی ذرہ کیفیت بتلانا چاہتا ہوں۔ میں اپنی ضرورت کے لئے میرٹھ ہوتا ہوا دہلی گیا۔ میرٹھ میں ایک فاضل اہلحدیث سے نیاز حاصل ہوا۔ جو کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی متفکرین میں داخل ہیں۔ اون سے مولانا صاحب کے کفرنامہ کی گفتگو کی جواب معقول تو کیا دیتے لگے بیہودہ الفاظ بکنے جو لکھنا محض فضول ہے۔ میں نے اونکو قابل خطاب نہ سمجھ کر خاموشی کو بہتر جانا۔ ایک بات اون کی دیانت داری کی نقل کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہئیے مولانا آپ نے جس پر کفر کا فتوے دیا ہے۔ اس کی کوئی کتاب کبھی دیکھی ہے یا فتوے پر دستخط ہی کر دیئے تو آپ کس صفائی سے بولے کہ کوئی نہیں۔ ناظرین اس دیانت داری پر تحسین کیجئے۔ دوسرا غضب یہ کہ فتوی پڑھ لکھ کر تو اس کی تمہید او مہر ونکی بڑھانے کی غرض سے دستخط کرا دئے۔ بعض ان میں بلوغ المرام پڑھتے ہیں۔ اور بعض مشکوۃ اور نحو میر اور بعض میزان یہ لیاقت اور یہ مکھن (میاں مٹھو کی بھی نہ کلام ہوا) میرے بھائی کے جو کہ میزان منشعب پڑھتا تھا دستخط کفرنامہ پر کرا لئے گئے۔ میں اوسے ناراض ہوا اور فاضل پنجابی کو بھی معقول کیا اور اون سے صاف کہدیا کہ اگر تمنے اسکا نام درج کرا دیا۔ تو یاد رکھنا کہ عام طور پر مشتہر کرونگا۔ غالباً اسی خوف سے کفرنامہ میں اسکا نام معلوم نہیں ہوتا۔ اس اور باقی ان کفرنامہ میں موجود ہیں۔ اگر مکفرین نے اپنی اس حرکت ناشائستہ سے توبہ کی میں انشاء اللہ کسی خاص وقت پر وہ کل نام شایع کرونگا۔ فاضل پنجابی نے مجھکو کفرنامہ بھی دکھایا اور ہدایت کی تھی کہ تو کسی سے ذکر نہ کرنا مولانا عبدالجبار صاحب نے سخت منع کر دیا ہے۔ واہ رے دیانت داری اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی قسم کا فریب کیا گیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس سے بیخبر ہیں۔ اور کفرنامہ میں یہ لکھنا کہ ہمیں بار بار اطلاع کی محض بہتان اور افترا ہیں۔ خیر یہ وہ جاہلین اور فاضل پنجابی ہم کو کیا غرض وہاں سے میں دہلی گیا۔ تو ایک مولوی نابینا سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو بخیلا بہت کچھ سنایا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ بھی کوے ہیں۔ آپ نے بھی مولانا صاحب کی کوئی تصنیف نہیں سنی۔ نہ دیکھی دیکھتے کیا وہ تو نابینے ہیں۔ مگر انہوں نے جو مولانا صاحب پر بہتان صاف کی تو شکایت نہیں۔ وہ حضرت بڑے فاضل ہیں۔ امام اعظم صاحب کو اپنے شاگرد کے برابر تصور نہیں کرتے۔ اور دن میں پچاس مرتبہ توہین کرتے ہیں ان حضرت نے بھی کفرنامہ کے ذکر کو

ahmadimuslim.de

پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی۔ ناظرین اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا دل خود فتوی کی تکذیب کرتا تھا۔ مگر جب نفسانیت زائد غالب آگئی تو شائع کر دیا گیا۔ فاضل پنجابی کی لیاقت ملاحظہ ہو۔ آپ ایک مرتبہ فرمانے لگے کیا مرغی انڈا بھی دیتا ہے؟ واہ صاحب آپ اور مولانا ثناء اللہ صاحب پر کفر کا فتوے، "این خیال است و محال است جنون"۔

ہمارے خیال میں یہ فتوے کفر کسی عناد اور نفسانی غرض سے دیا گیا ہے۔ کیونکہ نہایت مکر و زور سے کام لیا ہے۔ ورنہ اس کو پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور مکفرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے واسطے اسلام پر رحم کرو اسلام روز بروز تنزل پذیر ہے اور یہ سب کچھ آپس کے فساد اور ان فتووں سے ہے کیا مگر آپ لوگ اب بھی باز نہیں آتے کیا خدا کو منظور کیا نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ بجائے ان جھگڑوں کے مرزا قادیانی کی ایک ایک کتاب لیکر تردید لکھ دیتے۔ تو کیوں اسکی جرات بڑھتی۔ اگر ہر شہر کا عالم آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کر سکتا۔ تو کیوں وہ اتنی ترقی کرتے مگر کرے کون۔ انکو تو اسی سے فرصت نہیں کہ فلان مسلمان بھائی کافر ہے فلان کافر ہے۔

راقم محمد رفعت اللہ خان از شاہجہان پور محلہ تاجو خیل نمبر ۵۷

مرزا قادیانی کا لیکچر

۳ ستمبر کو لاہور میں مرزا صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جس کا کئی دنوں سے شور و غوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کو تسلی نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے۔ کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں۔ جو بجائے خود گناہ ہے آریوں میں یہ خرابی ہے۔ کہ وہ وید ودوں کے

تمام دنیا کو مکالمہ الٰہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاقی پر بحث کی ہے۔ یعنی نوگ۔ دوسرے حصے میں لیکچرار نے اپنے دعوے کا ثبوت دیا۔ کہ میں مسیح موعود کیوں ہوں۔ باقی دلائل تو جو ہیں وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے۔ کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا اس کا مطلب ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کریں گے تو مسیح موعود آئیگا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں مسیح موعود ہوں یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۴۵ صفحوں پر چھپ کر قیمتاً تقسیم ہوا اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے۔ کہ یہ دلیل بعینہ اس مشہور دلیل کی طرح جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے۔ کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی ہوئی مشہد ۳ کو لیکچر دیکر ۴ کو گورداسپور پہنچے ۵ کو دو گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھی باقی ۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱ کو ان صفائی گذرنے ہیں پھر امید ہے فیصلہ حکم سنایا جائیگا۔ غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ العلم عند اللہ۔

غزل در منقبت چہار یار کبار علیہم الرضوان اللہ الغفار

طبع زاد منشی عبد الرؤف صاحب بسمل (بزاز)

انصار دین احمد مختار چار یار — اسلامیوں کے قافلہ سالار چار یار
سرسبز ان سے گلشن دین محمدی — مقبول نزد ایزد غفار چار یار
تائید حق میں جان تک اپنی نہ کی دریغ — حامی دین و قاتل کفار چار یار
باہم رحیم اور بکفار تھے شدید — ممدوح حضرت ودود اور چار یار
اول ابوبکر ہیں صدیق اکبر است — عمرؓ و علیؓ و حیدر کرار چار یار
ہیں وہ عماد اربعہ ایوان دین کے — دین محمدی کے ہیں معمار چار یار
فخر کائنات نے انکو سلاطین و تمام — فاتح مصر و فارس و تاتار چار یار
دنیا میں ان سے پھیلا ہے دین محمدی — دین حنیف کے ہیں یہی یار چار یار
انجام کے شفیق و اہل کو خیر خواہ — بکھلاتے یکساں عطا بار چار یار

اونکا عہد و پیمانگہ تم کا ہیں و قو و
ذکر خدا اور ذکر رسول خدا کیساتھ
قائم کیا زمانہ میں اسلام کا تمام
تعمیر از سوف دل میں جو اتم کا غم رکھا

ہیں دوست متفق جبار چار یار
آتے ہیں یاد مجھکو ہر بار چار یار
اسلام کے ہیں پاسبان علمبردار چار یار
شافع تیرے رسول ہیں زنہار چار یار

تمام شد

معلومات عامہ

گزشتہ سے پیوستہ

تاج محل آگرہ کی تیاری میں بیس ہزار کاریگر برابر سترہ برس تک مصروف رہے۔ اس کی تیاری میں بہت اہتمام کئے گئے تھے۔ اسی وجہ سے باوجود گزرنے زمانہ مدید کے ابھی تک یہ عمارت کہنہ نہیں ہوئی ہے۔

اس میں نو سو عقیق دو سو چالیس من فیروزہ ۳ سو چالیس من لاجورد اور سو من مرجان اور دو سو من یشب اور سنگ سلیمانی اور ۵۰ من دو دو پیہ پتھر لگائے گئے ہیں۔

اس میں قیمتی جواہرات کی تعمیر کے لئے دس ہزار دو آفتکار افسر مقرر تھے جن میں ایک ایک شخص کا مشاہرہ ہزار ہزار روپیہ سے کم نہ تھا۔ اور اوس کی تعمیر کے لئے کاریگر بھی منتخب روزگار رہتے تھے۔

دنیا بھر کی موجودہ دار السلطنتوں میں پہلی دار السلطنت اصفہان اور سب سے پہلی مملکت ایران ہے۔ جہاں کہ اس وقت شاہ کجکلاہ مظفر الدین قاچار حکومت کرتے ہیں۔

لنڈن میں بورڈنگ اسکول میں ہر ایک لڑکے کی تعلیم کے لئے ۲۰۰ پونڈ سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے تیز بہنے والا دریا ستلج فی الپنجاب ہے۔ اس کا اخراج ۱۲ ہزار فٹ ایک سو بیس میل تک ہے۔

دنیا کے سارے جنگلوں میں تقریباً روزانہ تین ملین ٹن لکڑی قیمتی ۸۰ لاکھ پونڈ کے کاٹے جاتے ہیں۔

لنڈن میں بوقت ضرورت ۲۰ خاص ہوٹلوں میں ہزار چار

مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہے۔

بینک انگلینڈ ہر ہفتہ ۳ لاکھ پچاس ہزار نوٹ برباد کرتی ہے اور بجائے اوس کے مطبوعہ جدید نوٹیں قائم کرتی ہے۔

جرمن کے متحرک انجینیر ہر دس سال میں ایک گولڈ میڈل قیمتی سو پونڈ کا بدون کسی واقعہ عجیبہ کے پاتے ہیں۔

ملک المعظم کنگ ایڈورڈ ایمپرر ایڈورڈ ہفتم کے پاس روزانہ تین ہزار اخبار اور ایک ہزار خطوط پہونچتے ہیں۔

ساری دنیا میں سو پونڈ کا غذ میں چہار پونڈ کا غذ صرف کتابوں میں صرف کئے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

رقمہ ابو الکلام سید محمد فرخ سید احسن مانوی بہاری۔

عبد اللہ چکڑالوی کی بے سروپا باتیں

مرقومہ مولانا عبد الجبار صاحب عمر پوری از کلکتہ

چکڑالوی صاحب نے اس امر کا بیڑہ اوٹھایا ہے۔ کہ جہانتک ہوسکے دینی امور میں کافہ اہل اسلام کا خلاف کیا جاوے اور جسطرح اہل یورپ نے دنیاوی امور میں کل جدیدہ کو دستور العمل قرار دیا۔ اسیطرح خود بدولت دینی و اسلامی امور میں بھی جدت اختیار کریں۔ حدیث کا انکار تو نئی بات نہیں کیونکہ نئی روشنی والے اس انکار میں سبقت لے گئے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی نسبت آپنے نرالی اور انوکھی بات کہی وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کو صحابہ کرام نے مجتمع اور مرتب نہیں فرمایا بلکہ آنحضرت صلعم کے زمان سعادت نشان میں جمع ہوچکا تھا اور جس ترتیب اور ہیئت کیساتھ قرآن مجید تمام دنیا میں موجود اور مشہور و معروف ہے۔ اوسی ترتیب و تالیف کیساتھ حضرت جبرائیل کے ذریعہ سے آنحضرت پر نازل ہوا جیسا کہ رسالہ اشاعۃ القرآن مطبوعہ نولکشور پریس لاہور کے صفحہ ۔ میں مذکور ہے حاصل اسکا یہ ہوا کہ قرآن مجید کو بتدریج حق تعالی نے اسطرح پر نازل فرمایا کہ اول سورہ فاتحہ نازل فرمائی پھر سورہ بقر

چکڑالوی صاحب نے بات تو خوب نکالی لیکن یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ
نے سورہ مائدہ میں ارشاد فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ
جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اس وقت دین کے تمام احکام مکمل اور
کافی طور پر بیان ہو چکے تھے یا نہیں۔ اگر ہو چکے تھے۔ تو اس کے بعد
چوبیس پاروں میں جس قدر احکام مہمات بیان کئے گئے وہ بالکل لغو و
فضول قرار دئے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث کی نسبت چکڑالوی کا
خیال ہے۔ معاذ اللہ کیونکہ جب چکڑالوی نے حدیث کو اسوجہ سے لغو قرار دیا
کہ قرآن مجید میں سب مسائل و احکام مفصل طور پر مذکور ہیں۔ تو قرآن کے
۲۴ پاروں کو بھی لغو قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ آیۂ اکملت لکم سے معلوم ہوتا
ہے۔ کہ سورہ مائدہ تک تمام احکام پورے طور پر بیان کئے گئے اور
اگر نزول آیۂ مذکورہ کے وقت تمام احکام دینی معرض بیان میں لائے
گئے تھے۔ تو چکڑالوی کا یہ کہنا کہ قرآن مجید ترتیب موجودہ کیساتھ
آنحضرت صلعم پر نازل ہوا ہے بالکل غلط ہو جائیگا اور صفحہ ۴۷ پر
آپ نے آیہ کریمہ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبہا نقل کی ہے اور ترجمہ
اس طرح کیا اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلے لوگوں کے قصے
ہیں جنکو یہ محمد لکھوا لیتا ہے۔ اب اگر سوال کیا جائے کہ اکتتاب
کے معنے لکھوا لینا کہاں سے اخذ کئے گئے تو غالباً حواس باختہ ہو جاوینگے
پھر ترجمہ کے بعد لکھا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کفار عرب
بھی یہ جانتے تھے۔ کہ محمد کے پاس قرآن لکھا ہوا ہے یہاں پر چکڑالوی
بہادر نے اپنے مدعا پر کافروں کے قول سے خوب استدلال کیا ہے۔
یہ خیال نہ کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اوس وقت تمام قرآن نازل
ہو چکا تھا۔ اور لکھا گیا تھا یا نہیں اگر تمام قرآن نازل ہو کر لکھا گیا تھا
تو اس آیت کے بعد بارہ پارے معاذ اللہ لغو اور قرآن سے خارج قرار
دئے جائینگے۔ اور اگر تمام قرآن نہیں لکھا گیا تھا۔ تو چکڑالوی کا استدلال
غلط ہوگا۔ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کافر لوگ محمد پر افترا کرتے
ہیں۔ اور قرآن کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے بلکہ یوں کہتے ہیں۔ کہ محمد نے پہلی
کہانیاں لکھوا لی ہیں۔ گر کافر لوگ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ قرآن محمد کے پاس
لکھا ہوا ہے تو وہ لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ آنحضرت خود لکھتے ہیں۔
اور لکھنا جانتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ بھی کہتے تھے۔ کہ محمد صاحب
آدمی سے قرآن حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سورہ نحل میں فرمایا ولقد نعلم
انھم یقولون انما یعلمہ بشر چکڑالوی نے اسی خیال سے یہ غلطی کی
کہ اکتتب کا معنی لکھوایا لکھا اور جو معنے واقعی ہیں یعنی لکھا اسکو ہضم کیا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

باقی آئندہ

فتویٰ

تعاقب بجواب مرقومہ مولوی عبدالحمید صاحب از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ
نمبر ۱ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قبور کی زیارت بہ نیت ثواب ہے خواہ
کہیں ہوں کوئی قید مسافت کی اس میں نہیں الخ جناب کے تمام جواب کا
ماحصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبور کی زیارت مطلقاً سنت ہے خواہ کتنی
مسافت پر واقع ہوں اور زیارت قبور کے لئے سفر طے کرنا جائز ہے
بلکہ سنت ہے مگر جو لوگ وہاں افعال شرکیہ کے مرتکب ہوں انکو حرام ہیں
ناجائز ہے فقط تو آپ خاکسار کا مدعا یہ ہے کہ زیارت قبور کے لئے
مطلقاً سفر طے کرنا منہی عنہ ہے خواہ کوئی بہ نیت ثواب سفر کرے یا بہ نیت
طلب حوائج اور جمہور سلف صالحین و علماء محققین کا بھی یہی مذہب ہے۔

اڈیٹر مراد یہ تھی کہ بعض جگہ قبرستان میل میل یا دو دو میل بلکہ اس سے
بھی زیادہ مسافت پر ہوتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو بھی جائز ہے۔ کہ
اپنی دور کے قبرستان پر جاکر زیارت قبور بہ نیت سنت کر آویں۔ یہ نہیں
مراد تھی کہ امرتسر والے باوجودیکہ یہاں بہت سے قبرستان ہیں۔
لاہور کی قبروں کی زیارت کرنے جاویں۔ اور لاہور دہلی کی حالانکہ
جو مقصود زیارت قبور سے ہے وہ یہاں بھی حاصل ہے۔

نمبر ۲ اہلحدیث مورخہ ۷ جمادی الاول میں سوال نمبر ۷ کے جواب
میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بے شک بیٹی کا باپ اپنی بیٹی کے نکاح
پر روپیہ لے سکتا ہے اور یہ جائز ہے الخ خادم کی گذارش
یہ ہے۔ کہ تمام فقہاء اس قسم کے روپیہ لینے کی ممانعت پر متفق ہیں اور

ahmadimuslim.de

بیٹی کے نکاح پر روپیہ لینے کو آزاد کے فروخت کرنے کے مشابہ تحریر کرتے ہیں۔ جناب کے پاس اس کے جواز کی کونسی دلیل ہے اور حدیث میراث احق ما اکرم المتقی سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ فی زمانہ جیسا یعنی لڑکی کے والدین جبراً یہ اکرام کراتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کا اکرام داماد کے ذمہ ضروری نہیں اور نیز نکاح سے پہلے نہایت قت دے سے لیتے وصول کرتے ہیں جو بعینہ بیع حر کے مشابہ اور بیٹی کا مول کھانا کی مانند ہے اور بیع وغیرہ کی مشابہت تو خود نکاح میں ایجاب قبول موجود ہے اور اگر غور کریں تو اس میں شک ہی کیا ہے کہ نکاح بھی بیع ہے مگر نہ بیع ذات بلکہ بیع منافع بضع کی آپ نے فقہا کا ذکر کیا ہے۔ مگر فقہا اوس استدلال کو نہیں دیکھا جو دس درم مہر کے لزوم پر کیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ہاتھ بھی دس درم میں بقول ان کے قطع ہوتا ہے۔ جو ایک عضو ہے اس لئے عوض بضع بھی دس درم چاہیئے فافہم ولا تعجل

سوال نمبر ۱۔ بیعت مروجہ فی زمانہ یا بیعت مسلسلہ شرعاً کیا ہے فرض یا سنت یا واجب یا مستحب ہے۔

نمبر ۲ اگر نا واقف اس بیعت میں داخل ہو گیا ہو اور مرشد پر بے سبب بد اعتقادی ہو جاوے تو اس کی بداعتقادی کی سزا وغیرہ اس شخص کو دنیا یا آخرت میں کچھ ملے یا نہیں۔

نمبر ۳ ایسی بیعت میں بیعت کنندگان طالب مطلوب کے حقوق باہم دیگر بیشتر کیا ہیں۔

نمبر ۴ جناب دوازدہ امام و ہر چہار مجتہد کس کس کی بیعت ہوئی اور نیز اسماء چند اشخاص جو ان حضرات کے بیعت ہوئے اگر کہیں سے ثابت ہو تو تحریر فرماویں۔

نمبر ۵ آیت کریمہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم کس کی نسبت ہے اور بیعت مروجہ کو کسی طرح ہو سکتی ہے۔ یا نہیں

جواب نمبر ۱ بیعت دو قسم پر ہے۔ ایک تو پیری مریدی کی بیعت کہ ایک شخص ایک خاندان کا مرید ہے۔ تو اس کا بیٹا بھی اوسی خاندان سے بیعت کرتا ہے۔ ایسا نہ کرے تو گناہ گار سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بے پیرا بھی کہلاتا ہے یہ تو محض فضول ہے۔ دوم بیعت یہ ہے کہ کسی نیک بخت متبع سنت کے ہاتھ پر اقرار کرے۔ کہ میں آئندہ کو احکام شرعیہ کا پابند رہونگا اس قسم کی بیعت میں بھی گو علماء اہلحدیث کا اختلاف ہے مگر راقم خاکسار کے نزدیک مستحب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ایسی بیعت لی ہے۔ گو بعد زمانہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیعت کا رواج نہ ہوا ہو مگر جو فعل رسالت سے ثابت ہو اوس کے سنت یا مستحب ہونے کے لئے کسی زمانہ کا عملدرآمد ضروری نہیں

نمبر ۲ اگر بد اعتقادی کسی شرعی کی وجہ سے ہے یعنی پیر کسی گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اس صورت میں گناہ نہیں اور اگر بلا وجہ ہے تو مسلمان خصوصاً پیشوا سے بدگمان ہونا سخت گناہ ہے۔

نمبر ۳ ایسی بیعت میں وہی حقوق ہیں۔ جو ایک محسن کے ہوتے ہیں کہ اوس کا ادب کیا جائے مگر ناجائز اور خلاف شرع امور میں کسی بات کا لحاظ نہیں حدیث شریف میں ہے کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق

نمبر ۴ اس کا مجھے مفصل علم نہیں اپنے اپنے بزرگوں کے بقتے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر صادق سے تھے۔

نمبر ۵ آیت موصوفہ بالخصوص تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اس کو اگر کوئی تعلق ہے تو اسیقدر ہے کہ نفس فعل مسنون ثابت ہے اس سے زائد کیا۔

سوال نمبر ۱: نیت شوکت اسلام مسجد کو سفیدی کرنا اور نقش و نگار وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں سعدالدین از بھیرہ۔

جواب نمبر ۱ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من بنی مسجداً للہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ یعنی جو کوئی مسجد بناوے اللہ تعالی اوس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد کو خوب مزین بنایا تو صحابہ کے اعتراض پر آپ نے یہی حدیث پڑھی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث کمیت اور کیفیت دونوں کو شامل ہے پس بہ نیت نیک کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر ۲ مفقود الخبر کی بیوی کتنے سال انتظار کرے شجاع الدین ننگری

جواب نمبر ۲ اہلحدیث میں مسئلہ کئی دفعہ آچکا ہے کہ حضرت عمرؓ کے فیصلہ کے مطابق چار سال چار ماہ دس روز انتظار کرے صاحب رد المختار نے بھی اسپر عمل جائز کہا ہے۔ اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی نے بھی اسی پر فتوی دیا ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مشن تبت لہاسہ سے ۱۵ ماہ حال کو واپس روانہ ہو جائیگی اور غالباً ۵ ہفتہ میں اپنا سفر پورا کرکے ہندوستان پہنچیگی۔

پرنس جارج نے اہل کریٹ سے اقرار کیا۔ کہ جہانتک میرا بس چلیگا۔ سب سلطنتوں کو متفق کرکے کریٹ کو سلطنت یونان میں شامل کرنے کی کوشش کرونگا۔ (آپ سے یہی امید ہے)

لیاؤ ٹنگ کی کہ جسکو روسی جنرل نے اپنا صدر مقام بنایا ہوا تھا روسیوں نے نہائت مضبوط مورچہ بندی کر رکھی ہے بہت دنوں سے یہ امید تھی۔ کہ جاپانی اور روسی فوج میں نہائت خونخوار اور قطعی فیصلہ کرنے والی جنگ اسی مقام پہ ہوگی۔ چنانچہ آجکل لیاؤ ٹنگ ہی کے آس پاس روسیوں اور جاپانیوں میں جنگ ہو رہی ہے اس جنگ کی اہمیت صرف اس ایک بات ہی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دو لاکھ جاپانی فوج لیاؤ ینگ کے قریب روسی فوج سے برسر مقابلہ ہے غالباً اس موقع پہ روس کی فوج بھی ڈیڑھ لاکھ آدمیوں سے کم نہیں ہے۔

روسی جنرل نے زار روس کو ایک بہت طول طویل اور وحشت خیز مراسلہ بھیجکر اطلاع دی ہے۔ کہ لیاؤ ینگ کے جنوب مشرق میں ۲۳ ماہ گذشتہ کی صبح سے ۲۵ ماہ گذشتہ کی شام کے ۵ بجے تک روسی اور جاپانی فوج میں برابر جنگ ہوتی رہی۔ جاپانی فوج روسی فوج کو ان کے مورچوں پہ سے ہٹا کر مقام لیان ڈیان سیان پر بڑھ آئی کہ جو لیاؤ ینگ سے جانب جنوب مشرق ۲۳ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس لڑائی میں روسی توپخانہ نے ۴ مرتبہ جاپانی توپوں کو خاموش کر دیا۔ ظاہراً جاپانیوں کا سخت نقصان ہوا۔

روسی جنرل نے تار دیا ہے کہ ۲۶ ماہ گذشتہ تمام دن جاپانی فوج نے روسی فوج سے لڑائی جاری رکھی۔ اس تاریخ کو سب سے زیادہ سخت لڑائی لیاؤ ینگ کے مشرق میں ہوئی۔ جس لڑائی میں روسیوں کے ۱۴۵۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔ روسیوں نے ۲۲ جاپانی توپیں بیکار کر دیں۔

جاپانی جنرل نے ۲۰ ماہ گذشتہ کو انشانجان پر اور جنرل کوروکی نے اپنگ پر حملہ شروع کر دیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲ لاکھ جاپانی فوج جنرل کوروپاٹکن سے لڑنے کے لئے موجود ہے۔ روسیوں نے اپنی مجتمع فوج کی نہائت احتیاط کیساتھ مورچہ بندی کر رکھی ہے یہ یقین بڑھتا جاتا ہے۔ کہ لیاؤ ینگ میں بہت بڑی اور قطعی فیصلہ کرنیوالی لڑائی ہوگی۔

جاپانی فوج نہائت جلد جلد پیش قدمی کرکے لیاؤ ینگ سے ۱۰ میل کے اندر اندر پہنچ گئی۔

روسی جنرل سکھاروف نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک تار بھیجا ہے کہ ۲۶ ماہ گذشتہ کو روسی اور جاپانی فوج ایک دوسرے سے اتنی قریب پہنچ گئیں۔ کہ دونوں فوجوں میں سنگینوں کی نوبت پہنچ گئی۔ اور اسی وجہ سے روسی فوج کا زیادہ نقصان ہوا۔ (کیوں نہ ہو۔ بہادروں کی یہی شان ہے)

انشانجاں کو ۲۷ ماہ گذشتہ کو روسیوں نے خالی کر دیا انشانجاں پر ایک روز تک لڑائی ہوتی رہی۔ روسیوں کے ۳۰۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

روسیوں نے انشانجان کو اس لئے خالی کر دیا کہ جاپانیوں نے مشرق کی طرف سے انشانجان پر پیشقدمی کر دی تھی۔ اس لڑائی میں روسیوں کا سخت نقصان ہوا۔ روسی فوج نے اس جگہ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ جاپانی فوج کے حملوں کی مدافعت کی اور روسی توپخانہ نے بھی بہت اچھا کام دیا۔ لیکن آخر کار میدان جاپانیوں ہی کے ہاتھ رہا۔ روسی فوج ہمیشہ پسپا ہوتی ہوتے اکتا گئی۔ اس لئے جنرل کوروپاٹکن سخت پریشان ہے۔

جنرل سکھاروف نے زار روس کو تار دیا کہ ۲۷ ماہ گذشتہ کو روسی فوج نے پسپا ہوتے ہوئے جاپانی توپوں کو میدان جنگ میں ہی چھوڑ دیا۔ اس روز پندرہ سو سے زیادہ روسی مقتول اور مجروح ہوئے۔ روسی زخمیوں کے بہت سے زخم تلوار سنگین اور ریوالور کے تھے اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس بے جگری سے

ahmadmuslim.de

جنان السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے۔ جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمایل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پاتا ہو۔ یہ کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں۔ قصہ نہیں اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے۔ امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے ذریعہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی زبان میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کبھی دیکھی نہ سنی۔ دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحئی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جسکی مختصر فہرست مضامین کی یہ ہے۔ چمن اول انوار نبوت اس میں ابتداء خلقت نور محمدی سے قصۂ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت سے [illegible] سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان کرسی جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک احوال ہے۔ ایضاً جلد دوم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے۔ لفظ لفظ ایک کشش میں ایسی اثر رکھتا ہے [illegible] کوئی لبتی [illegible] لاجواب ہوگا جسمیں یہ کتاب [illegible] روشن نہ کرے [illegible] سال ہو یہ کتاب [illegible] نایاب ہو گئی تھی اور [illegible] چھپنا بھی دشوار تھا [illegible] مالک مطبع کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی۔ تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فایدہ رسانی

قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸ اور بے جلد تین روپیہ ۲

[illegible] بہتیرے نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا بحسب سابق دشوار ہو جائیگا [illegible]

کتاب ملنے کا پتہ :- لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجرّب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری قوۃ ۳ آتشہ اعضاء رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب مشتہی و مبہی اعلےٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بخطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل عہ تین بوتل صہ

تقویت النسا جو حیض اور رحم کی سارے بیماریاں غشیاں تے بخوابی استحاضہ عجیش۔ انتشاق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کا باعث علاوہ گونا گوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنے والے اصحاب نے اس کو مفید کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت۔ ایک شیشی ۲ اونس سے ہر۔ ۳ اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں انکے ہمراہ ہماری لا ثانی پلز (محبوب حیات) کا استعمال سوانہ [illegible] اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (سے)

دافع لیکوریا سیلان الرحم اور ہر قسم کا [illegible] بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی [illegible] ورنہ دو یا تین پڑیاں کھائی جاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہو دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو ... سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد للہ
اہلحدیث

امرتسر ۵ رجب ۱۳۲۱ھ ہجری المقدس مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء روز جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
روساء اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

ایک آریہ کی سرگذشت

میں کون تھا اور اب کون ہوں!

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں پہلے ہندو تھا پھر آریہ بنا۔ اب خدا کے فضل سے مسلمان ہوں کیوں ہوں؟ اس کا جواب تفصیل چاہتا ہے مگر میں مختصر سی گذارش کرتا ہوں۔ کہ عرصہ ایکسال کا ہوا کہ میرے بڑے بھائی لالہ موہن لال پریزیڈنٹ آریہ سماج سکوئی ضلع جہلم حال شیخ محمد الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ اب کی ماسٹری بعد تحقیق مسلمان ہوئے انہوں نے خاکسار کو بھی ترغیب دی مگر ان دنوں میں نے اس

تحریک کو ایک معمولی سمجھا مگر تحقیق کے درپے رہا قرآن شریف مترجم دغیرہ دین اسلام کی کتابیں دیکھتا رہا۔ آریہ دھرم کی کتابیں بھی دیکھیں سب سے پہلا مسئلہ یہ زیر نظر ہوا کہ ان دونوں الہامی کتابوں کے لانے والے کون صاحب تھے۔ اور انکی زندگی کے حالات کیسے تھے

اس پہلے مسئلہ میں میں نے قرآن شریف کو پاس شدہ پایا اور وید کو فیل کیونکہ ان کے لانے والوں کے حالات معلوم نہیں۔ اس کے بعد دونوں کے احکام کا اندازہ کیا تو آریہ مت کے دو مسئلے میری تحریک دلی کے کافی سبب ہوئے۔ ایک تو ہون جس میں خواہ مخواہ کی ٹیکس لگائی گئی ہے۔ کہ آریہ اتنا ہون کرے یعنے گھی وغیرہ جلاوے جس پر ادنیٰ خرچ ۳ روپیہ کا ہو میں سچ کہتا ہوں مجھے یہ حرکت ایسی فضول معلوم ہوئی کہ میں نے کئی ایک آریوں سے پوچھا کہ اگر یہی خرچ کسی نیک کام پر کیا جائے تو کیا اچھا ہو لیکن مجھے سخت افسوس ہے کہ اس کا کوئی معقول جواب نہیں ملا ناظرین بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ایک غریب جس کی ۲ روپیہ ماہوار کی بمشکل آمدنی ہو ایک بیوی دو ایک بچے بھی وہ ایسا بھاری ٹیکس کیونکر اٹھا سکتا ہے۔ دوسرا حکم بھی ایسا فضول معلوم ہوا کہ آریہ مت کے تمام دعوے کہ ہمارا مذہب فلاسفی پر مبنی ہے غلط معلوم ہوئے وہ دوسرا مسئلہ ہے اس حکم نے توڑ کر دیا ہے۔ وہ ہے ایک اور پوتر حکم جس کا پیارا نام نیوگ ہے جسے بھرے ذلتی مشغلہ زنا بنیاد کو گرانے کے لیے بڑا موید ہوا میں نہیں جانتا کہ اس کی فلاسفی کیا ہے۔ کہ ایک مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ بیلی پالس جا اور دوسرے سے ... اولاد لا اور میرا جائز وارث بنا خدا کی پناہ ایسی بھی کیا دنیا کی نعمت اس کے مقابلہ میں میں نے اسلام کو پایا سیدھا سادہ توحید اور عبادت خداوندی کو حکم دیا اور نہایت ہی نیک اخلاق کی تعلیم عفت اور پاکیزگی کے احکام اس لئے میں نے سمجھا کہ کسی مذہب پر آدمی سچے دل سے آ کر کوئی مذہب قابل قبول ہے۔ تو اسلام ہے۔ چنانچہ بحمد اللہ ۲ ستمبر کو میں بمقام لاہور آ کر کلمہ مسلمان ہوا اور اپنے بھائی صاحب کو میرے چلے جانے والا کیا تھا کہ میرے دوست مولوی عبد الجبار صاحب ولد مولوی حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی سے محض واقعہ تحقیق کیلئے

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں اخبار وغیرہ بھیجا اور میں نے آنجناب کی خدمت میں حاضر ہو کر کئی ایک باتوں کی مزید تحقیق کی اور اپنی مختصر سی سرگذشت بغرض اندراج اخبار اہلحدیث لکھکر ایڈیٹر کو روانہ کی ہوا۔ ـ اڈیٹر

خدا خود میر سامانست ارباب توکل را

بقلم خود حبیب اللہ ام حال عبد الرحمٰن

مُباحثہ نگینہ کا مُبارک نتیجہ

۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۰ء کو نگینہ میں اندر منڈی کلاں قوم براہمہ میں ایک کمیٹی ہوئی ہے کہ کوئی شخص برہمن مذہب کا آریہ نہ ہووے۔ اگر آریہ ہو جاویگا خارج از برادری کر دیا جاویگا۔ چنانچہ جو کچھ برہمن یہاں ہیں سب تائب مذہب آریہ سے ہو کر دھرم سماج میں داخل ہو گئے صرف دو آدمی مذہب آریہ میں برہمن قوم کے باقی رہ گئے ہیں انکو برادری سے خارج کر دیا ہے اور سب برہمنوں کے دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ بھی تجویز ہوا ہے۔ کہ کوئی برہمن کسی آریہ کا نیوتہ یا کسی مذہبی رسم کے ادا کرنے کو نہ جاوے۔ جو جاویگا۔ وہ برادری سے خارج سمجھا جاویگا۔ اب اس تجویز قومی سے نگینے کے لشنوی آریوں میں ہلچل مچ رہی ہے۔ اور سب کا یہی خیال ہے کہ مذہب آریہ کوئی چیز نہیں ہے مباحثہ نگینہ نے آریہ مذہب کے ایسے پول کھول دئے کہ جس سے خود قوم ہنود میں تہلکہ ہو گیا۔ اور مذہب آریہ کو خیر باد کہ کر سناتن دھرم پر واپس آنے لگے۔ اور جنکو ہدایت نصیب ہونی تھی وہ مسلمان بھی ہو گئے۔ یہ بھی حقانیت اسلام کی روشن دلیل ہے۔

حکیم ارتضیٰ علی از نگینہ۔

کلام المبین جس کا دو ہفتوں سے اعلان ہو رہا اس ہفتہ میں بھی تیار نہیں ہو سکی کیونکہ علماء کی تصدیقات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے آئندہ جمعہ تک انشاء اللہ کتاب قریباً دو سو صفحہ کی ہے اھ

قیمت مع محصول ۲ کے ٹکٹ ملفوف کرکے بھیجیں منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہائے شراب!

الحمد للہ کہ ڈیرہ دون میں اہل اسلام مسلمانوں میں شراب خوری کے انسداد کے لئے تحریک ہو رہی ہے۔ توقع ہے کہ اس کا نتیجہ عمدہ و اثر ہونے کی امید کیجا رہی ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی پنچائتیں ہو رہی ہیں، ہر اتوار کو عام جلسہ ہوتا ہے۔ قصائی۔ کنجڑے۔ درزی۔ گھوسی وغیرہ قوموں نے پنچائتیں کر کے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اگر کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہو تو اس کے واسطے مقرر کی گئی ہیں یعنی جرمانہ اور برادری سے علیحدہ کر دینا۔ اور حقہ پانی کل مسلمانوں سے بند کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ بہت سے آدمیوں نے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اور بعض کہ جنہوں نے علانیہ شرابخوری کی بعض کو مار پیٹ کر چھوڑ دیا گیا۔ بعض کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ چنانچہ دو شخصوں کو چالان ہو کر ایک ایک ہفتہ کی قید ہوئی۔ بعض نے جرمانہ ادا کیا بعض کو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا اور کل مسلمانوں سے حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ بہشتیوں نے بھی پنچائت کر لی ہے کہ شرابی کے یہاں کوئی پانی نہ بھرے۔ دھوبی نائی بھنگی وغیرہ کے انتظام کی تجویز بھی ہو رہی ہے۔ کہ کوئی شرابخور سے ساتھ کسی طرح کا معاملہ نہ رکھے۔ شرابخور کا مردہ اور جنازہ بھی کوئی مسلمان نہ اٹھاوے اور نہ پیش امام مسجد اس کے جنازہ کی نماز پڑھاوے جو شخص کسی شرابخور کی رعائت یا طرفداری کرے۔ وہ بھی اسی کے موافق سزا کا مستحق ہوگا۔ اکثر لوگوں نے تو شرابخوری چھوڑ دی ہے۔ اور جو کچھ چوری سے پیتے بھی ہونگے۔ تو امید ہے۔ کہ انشاء اللہ وہ بھی چھوڑ دیںگے۔ یہاں کی شرابخوری بڑے بڑے شہروں سے بڑھی ہوئی تھی۔ چنانچہ پچھلے سال کی شراب کی آمدنی قریب ڈیڑھ لاکھ سنی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کل مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس آفت ناگہانی کو قطعی چھوڑ دیں۔ آمین ثم آمین

بندہ محمد یامین از ڈیرہ دون۔

اڈیٹر صاحب نسل گانڈا امرتسر خبردار۔

وہ بھاگا

جناب من۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ قریب چار ماہ کے گذرا کہ میں علیگڈھ کوٹھی ڈاگی والی پر مقیم تھا حسن اتفاق سے ایک آریہ صاحب مسمی لالہ کشن لال سپرنٹنڈنٹ آریہ ویدک آشرم علیگڈھ سے گفتگو پیش آئی۔ آریہ موصوف نے اسلام کے متعلق (جیسا کہ ان لوگوں کا عجیب وغریب طرز تقریر ہوتا ہے اور اور جہاں تک تجربہ ہوا بے اصول اور بے سروپا باتوں سے اپنے کو یہ لوگ فرد خیال کیا کرتے ہیں۔) ہمارے اس سوال پر وہ جیسا کہ ہمیشہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں محقق ہوں۔ اور یہ کہ بے تعصبانہ طریقہ سے مذاہب کی صداقت تحقیق کرنا عمدہ بات سمجھتا ہوں اس قدر عرصہ کی تحقیق کے بعد اب انکو دائرہ اسلام میں داخل ہونیکے متعلق جو جو اعتراضات بیان کئے ہیں وہ محض معمولی اور بلاشبہ کیا کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ وہ طفلانہ اقوال سے کم نہ تھے۔ اور وہی معمولی باتیں تھیں۔ کہ جو صدیوں سے اور یورپ والے بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جن کے بکثرت جوابات ان رسالوں میں جو ان کے رفع اعتراضات کے متعلق قاطع اور بالکل تسکین بخش تھا اسلام کی طرف سے کہے گئے بلکہ اسلام کے ایک عجیب معجزہ کے طور پر بھی انہیں کی قوم میں سے بکثرت محققین مثل مسٹر گبن وغیرہ اور حال ہی میں مسٹر آرنلڈ وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف پریچنگ آف اسلام وغیرہ میں ان مہملات اور بہتان کا ایسے محققانہ طریقہ سے جواب بیکر کلام کرنے کی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ بالکل مطابق اور صحیح ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ یہ وہی معمولی باتیں ہیں۔ کہ جو ابتدائے اسلام سے کفار مکہ سے لیکر اس وقت ہر زمانہ میں مخالفین کہتے اور سنتے چلے آتے ہیں منجملہ ان معمولی باتوں کے کہ جو بکثرت تصانیف یورپ وغیرہ سے پائی گئیں یہ عجیب اعتراض ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا۔ جو آریہ صاحب موصوف نے بیان کیا۔ جسکا جواب پانے اور ثابت نکر سکنے پر انہوں نے

ahmadimuslim.de

مہلت چاہی جس پر راقم نے عرض کیا کہ کچھ مشروط ہو جانے پر پھر آپ جس قدر عرصہ کی چاہیں مہلت لے سکتے ہیں چنانچہ وہ آمادہ ہوگئے اور فریقین نے مبلغ دو سو روپیہ یکطرفہ شرط منظور کرکے اونکے ان کے قلم سے تحریر کرا کر یادداشت کا پرچہ دیدیا گیا یہ کہ راقم مبلغ دو سو روپیہ ادا کریگا۔ اگر وہ آپ اس قول مذکورہ بالا کا آیہ قرآنی یا احادیث کتب صحاح سے دیدیں۔ غرض ایک عرصہ اس گفتگو گذرنے کے بعد لالہ صاحب موصوف کو چند لیے جوابی کارڈ کے اطلاع دیگئی کہ وہ ایفائے وعدہ کریں لالہ صاحب موصوف سے بجز ایک کارڈ کی ضبطی کے کچھ جواب نہ ملا اس پر ایک جوابی رجسٹری شدہ تحریر کے لالہ صاحب سے عرض کیا گیا رجسٹری بھی ... لاجواب تھا۔ ایک ماہ انتظار کرنے کے بعد ... آتا ہوں کہ اس معاملہ کو مع اپنی تھوڑی سی ادنی ناچیز تحریر کے قدیمی اعتراض کے متعلق ہوا اخبارات میں شائع کرا دوں۔ تاکہ ہر شخص پر واضح ہو جاوے اور اسمٰعیل دلیری سے معلوم ہو کہ بے بنیاد اصول پر دلیری کیا فقط کرلینا اور پھر جناب کے نام سے جیسا کہ تحریر ہو چکا قطعی لاجواب کے پہلو سے خموشی سے کام لینا کیسی شرمناک بات ہے۔

الراقم محمد حامد علیخان از ... ضلع ایٹہ ۲۹ راگست ۱۹۱۹ء

خانہ جنگی

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم | کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

(نامہ نگار اپنی تحریر کے خود ذمہ دار ہیں)

اس اخبار کے معزز ناظرین سے مجھے امید ہے کہ آپ ایک نظر اس طرف بھی دیکھکر میرے ... میں شریک ہونگے اگرچہ میری اس تحریر سے آپ لوگوں کی ہرگز ہرگز دلچسپی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں نہ تو لکھنؤ کی زبان ہے نہ مزیدار اشعار ہیں جس سے عموماً طبیعت کو دلچسپی ہوتی ہے۔ اور نہ اتنی قابلیت ہے کہ جو قابلوں کو پسند ہو بلکہ اس وجہ سے امید ہے کہ میں اس وقت اپنے پیارے اسلام کا رونا رو رہا ہوں۔ اور اس کی پردرد کہانی سنا رہا ہوں۔ جس کا سننا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

پیارے ناظرین! آپ لوگوں نے تو ضرور جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (مالک اخبار) کا نام نامی سنا ہوگا اور قصد ضرور سنا ہوگا اور کیوں نہ ہو آپ نے اسلام کا کیسا بول بالا کیا اور کیسے کیسے مقابلوں پر غیر ملتوں کو شکستیں دیں۔ واہ واہ ماشاء اللہ آج ہمارے ہند میں آپ کا مشہور ہے ہر بچہ بچہ آپکا دعا گو اللہم متع المسلمین بطول حیاتہ آمین۔ ... سے سنا گیا تھا کہ آپکی تفسیر (المسمی بتفسیر القرآن) پر اعتراض کئے گئے ہیں۔ اور نعوذ باللہ آپ پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے میں نے سمجھا کہ علمائے کرام کی نیت خالص ہے۔ اور پاک قرآن کی حفاظت کے درپے ہیں۔ انشاء اللہ تعالی یہ گھر کی بات صلح سے صاف ہو جاویگی۔ مگر حضرات نے ان میں شائع ہی کر دیا گرچہ ہزار مولوی موصوف نے سر مارا اور اخباروں میں اشتہار شائع کیا کہ صلح کر لیجیے صلح کر لیجیے مگر بقول صدے نہ برخواست والا مضمون ہوا اب آہ اس معاملے نے اس قدر طول کھینچا کہ یہ رائی کا دانہ پہاڑ ہو گیا اور مولوی صاحبوں میں ٹولا بٹ گیا کچھ ادہر اور کچھ ادہر جس کے یہ حضرات خواہاں تھے کہ جہاں تک ہو گروہ میں شکار کھیلیں حضرات مرد میدان بن کر مخبوط بیان ... کا مقابلہ کیجیے تو معلوم ہو۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ خلوص ان سے کوسوں دور ہے۔ ع

بھر گیا تھا۔ آہ کی کیسی لگی درد جگر میں اٹھا۔

اور یہ پیارے اسلام کی بیکسی پر سخت صدمہ ہوا کہ اے یہ لوگ جو اسلام کے رکن کہلاتے تھے انکی یہ حالت افسوس صد افسوس ہزار افسوس کیوں میرے مکرم علمائے کرام کیا آپ کو اسلام کے اتفاق نے ایکی اجازت دی ہے ہرگز نہیں کیا صحابہ کرام میں اختلاف مسائل نہیں ہوتا تھا۔ اور یونہی جھٹ سے کفر کا فتوے لگا دیتے تھے حاشا ہرگز ایسا نہیں۔ پیارے علما آپکی شان اور یہ اختلاف کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کاش آپکو یہی خیال مانع ہوتا کہ

تبرک
بابو عبد الغفور
تبرک اسلام
قیمت
حق
آریوں
قیمت
الہامی
وید اور قرآن
آریہ عالموں
قیمت
مقابلہ
توریت انجیل
مقابلہ اور قرآن
قیمت
اہل حدیث
قیمت
منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

ہم خانہ جنگیوں سے اسلام کو ذلیل و کمزور کر رہے ہیں تو مولوی صاحب موصوف کے پاس جا کر بلا کر تصفیہ کرنے اور یہاں تک بات نہ ہوتی مولوی صاحب ذرا چشم عبرت کو کھول کر دیکھئے کہ آپکی اس حرکت سے غیر اقوام کیسے کیسے مضحکے اوڑا رہے ہیں۔ شرم شرم شرم ہاں حضرات یہ تو اس وقت تھا کہ واقع میں کفر کی کلمات بھی ہوتے مگر میں ایک مسلمان کی حیثیت سے سچ عرض کرتا ہوں کہ قطع نظر صحت و غلطی کے کیونکہ قدرت نے غلطی انسانکی جزو کر دی ہے۔ کہ یہ جو کفر کا نتیجہ نکالا گیا ہے۔ ہرگز ہرگز صحیح نہیں اور سراسر انصاف کا خون کیا گیا ہے۔ میرے معزز علمائے کرام اب کہاں تک اسلام کو رسوا ان لبس اتنی التجا دست بستہ ہے کہ میری تحریر میں بعض الفاظ جو ظاہراً سخت ہیں۔ اور وہ فقط جوش تقریر میں نکل گیا ہے معاف فرما کر آپس میں برضامندی فریقین صلح کر لیجئے۔ اور غیر ادیان کہ جو ہر وقت آپ لوگوں میں پھوٹ کے خواہاں اور منتظر ہیں ذلیل اور مایوس کر ڈالئے۔ حضرات آپ لوگ اور یہ پھوٹ چھی چھی چھی۔ بس اب اسے خدا میری دلی آرزو ہے کہ اگلے اخبار میں میری آنکھیں صلح کی خبریں دیکھیں پھر چلتے چلتے اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ حضرات اسلام ہی کی خیال سے صلح کر ڈالئے اور ضرور۔ — الراقم

کیا کہوں کسے کہوں درد کہاں اوٹھتا ہے۔
جی جو جلتا ہے تو پہلو سے دہواں اوٹھتا ہے

بہاری طلبہ مدرسہ احمدیہ آرہ

اخلاقی نظم

قد کا ہے کام ہو بر پے تعظیم بنے
قلم کاتب مطلب و دم تسلیم بنے
منہ بنے عین بنے غین بنے جیم بنے
دال ہو ذال بنے واو بنے میم بنے
ماہ نو ہو مہر کامل سے کمان تیر سے ہو

بڑھ کے ایام جوانی میں قد پیر سے ہو۔

سر کا ہے کام ہر اک وقت کمان بنکو جھکے
حق کے سجدے کیلئے کلک روان بنکے جھکے
قدر مردم کرے ابروئے بتان بنکے جھکے
موقع شرم پہ محراب مکان بنکے جھکے
آستان ادب و عجز سے اٹھے نہ کبھی
کلہ کبر و رعونت کو جگہ دے نہ کبھی

کام ماتھے کا ہے چومے در معبد کی زمین
کبھی ہونے نہ دے ہوگا م غضب جلوہ چین
سجدہ حق کرے سنے بوسۂ قرآن مبین
قشقہ عجز کو چہرے کی بنائے تزیین

خندہ قیمت میں جو تحریر ہے مانے اسکو + کرے وہ کام جو سونپا ہو خدا نے اسکو
کام ابرو کا ہے غصہ نہ اظہار کرے + فتنہ غیظ نہ بل ڈال کر بیدار کرے
بن سکے تلوار نہ انسان پہ کبھی وار کرے

مردم دیدہ جو ہیں ان سے یہ گفتار کرے
بہر تسلیم زمانہ میری صورت خم ہو۔
مائل سجدہ حق میری طرح عالم ہو۔

کام ہے آنکھ کا کیفیت دنیا دیکھے۔
رات دن قدرت خالق کا تماشا دیکھے۔
اشک ڈالے جو بتر حال کسی کا دیکھے۔
نہ کرے لالچ اگر مال پرایا دیکھے۔
صبح کو جب کتابیں پڑھے سوئے شبکو
دیکھے جس طرح بنے ایک نظر سے سب کو

کان کا کام ہے احکام خداوند سنے
اچھی باتوں کو سنے وعظ سنے پند سنے
شعر دلچسپ سنے مصرع دلبند سنے
سخن عاقل تقریر خردمند سنے
چاپلوسی کو سماعت نہ کرے بہرا ہو
نہ سنے غیبت احباب نہ سچ ہو یا ہو

ناک کا کام ہے خوشبوئے گل تر سونگھے
عبیر و لخلخہ و عنبر و زعفر سونگھے
فرحت دل کے لئے عطر معطر سونگھے
غیر عورت کا نہ گیسوئے معنبر سونگھے
آپ کو غصہ کی صورت سے نہ بدنام کرے
کٹنے پائے نہ کسی بات سے وہ کام کرے

کام ہے گال کا پھولے نہ غضب سے زنہار
نہ کرے خندۂ بیجا کا ذرا بھی اظہار
نہ بنے بوسہ گہ دشمن و یار و اغیار
گرمی غیظ سے ہو سرخ نہ مانند انار
موقع شرم جو دیکھے عرق آلودہ ہو
کرے اظہار مسرت جو دل آسودہ ہو

کام ہے منہ کا نہ پھولے کبھی ہنگام غضب
نہ بنے سعد ایسا کہ دیکھیں دم بیماری سب
منہ چڑھائے نہ کسی کا کرے تقریر ادب
کھائے وہ چیز کہ جو کھانے کو دے مرضی رب
غیر ہے حق کے سوا طالب امداد نہ ہو
نہ کہے بات وہ جس سے کوئی دل شاد نہ ہو

لب کا ہے کام کرے یاد خدا پند کرے
سخن لطف کو شیریں صفت قند کرے
خوش بیانی سے فصیحوں کی زبان بند کرے
گفتگو عیب کرے دلکش کرے دلپسند کرے
دھیان رکھے نہ کسی بات کی پیچ ہونے پائے
سچ نہ ہو جھوٹ کبھی جھوٹ نہ سچ ہونے پائے

کام ہے دانت کا نکلے نہ کبھی بے موقع
نہ کرے خواہش اظہار خوشی بے موقع
چاہیے جو کچھ ہو نہ آئے وہ ہنسی بے موقع
نہ کرے ہونٹ چبا کر خفگی بے موقع
جب کبھی موقع غیرت ہو تو انگلی داب لے

نصیحت ہے فقط آئین تو چبینا چاہیے

کام ہے نوک زبان کا کہے انصاف کی بات
اپنی تقریر کو شیریں کرے مانند نبات
خوش بیانی سے کرے بلبل شیراز کو مات
کرے تصحیح بدی کی کرے نیکی کی صفات
مشاغل یاد الٰہی ہو جہالت نہ کرے
بد زبانی کرے جھوٹ و کالت نہ کرے

کام گردن کا ہے ممنون خدا ہر دم ہو
دست اطلاق زمانہ کی سدا ہمدم ہو
طوق زندان سے عدم واقف و نامحرم ہو
بار عصیاں سے نہ خم عجز و ادب سے خم ہو
کوئی احسان ہو تو بار نہ لینے اسکو بنائے
طوق منت ہو تو اپنے لئے اسکو بنائے

کام بازو کا ہے پیدا کرے قوت سے معاش
اپنے بہتے پہ کرے قوت کے اسباب تلاش
نہ کرے خواہش روزی گر دہ او باش
نہ کرے زعم میں طاقت کی برا کہے خراش
تحمل تند جو آگے چڑھے اکھاڑے اسکو
خود سری جو چڑھے سر تو پچھاڑے اسکو

ہاتھ کا کام ہے ہرگز نہ چھوئے غیر کا مال
زور تحریر سے ظاہر کرے خوب خیال
دے اسے نقد تمنا کرے سائل جو سوال
پونچھے آنسو رخ غمناک کے بن کر رومال
آستین سے نہ ہو باہر نہ جفا کو اٹھے
سجدہ گردان ہو کرے عجز دعا کو اٹھے

کام سینے کا ہے ہنگام مصیبت ہو سپر
کرے ماتم جو ملے رنج احبا کی خبر
بنے فانوس پئے شمع فن و علم و ہنر
دے کھل او صاف صفائی کو جگہ مثل جگر

عقل وحکمت کے لئے سینہ سینا بنجائے
جلوہ نور خدا کے لئے سینا بنجائے

کام ہے پشت کا رخ سوئے بزرگان نہ کرے
فعل جو اہل ادب کو ہوں نہ شایان نہ کرے
بات ہو بے ادبی جس سے نمایاں نہ کرے
آپ کو زیر گراں بار ہی احسان نہ کرے
غم ہو سجدے کے لئے پشت کمان کی طرح
ہو خمیدہ دم تسلیم قد زال کی طرح

دل کا ہے کام کہ ہمدردی غمخوار کرے
اپنے آئینہ اعمال کو شفاف کرے
گرد اکراہ سے دامان شرف صاف کرے
رحم و دانائی و فیاضی و انصاف کرے
نرم ہو نور الہی کے لئے گھر بن جائے
آفت آئے جو کوئی موم سے پتھر بنجائے

پیٹ کا کام ہے بے بھوک نہ کھانا کھائے
سیر خوری سے تنفر کرے تھوڑا کھائے
نہ ضرورت سے زیادہ ہو پئے یا کھائے
ہضم جتنا کرے معدہ فقط اتنا کھائے
لقمہ غیر کو معدہ کے تو پاس آنے دے
اپنی تعالی میں تو بیست کو بھی کھانے دے

پاؤں کا کام ہے آہستہ روی یاد کرے
فکر ثابت قدمی صورت شمشاد کرے
خاک ٹھوکر سے نہ ہم جنس کی برباد کرے
شے جو ہے زیر قدم اُسپہ نہ بیداد کرے
قدم اس راہ میں رکھے نہ ہوں رہزن جسمیں
چاک کانٹے نہ کریں کھینچ کے دامن جسمیں

عضو یہ جن کا ہوا ذکر انہیں کام کے ہیں۔
فعل جو کرتے ہیں یہ مستحق انعام کے ہیں
یہی بانی طرب و عشرت آرام کے ہیں۔
یہی موجد محن و کلفت آلام کے ہیں۔
بھولکر فرض کسی سے جو بدی کرتے ہیں۔
اپنے ہاتھوں سے یہ حال اپنا ردی کرتے ہیں

ہے سراپا یہ سراپائے افق مضمون خیز
پند خیز اس کو کہیں ہم کہ نصیحت آمیز
اچھی ہو جس کی سمجھ عقل ہو جس شخص کی تیز
کرے افعال قبیحہ سے اسے پڑھ کے گریز
کام جو اس میں ہیں ہر عضو سے وہ کام کرے
آپ کو پیش خدا لائق انعام کرے
(عام)

صلح

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتکم

آپ کا اخبار اہلحدیث ہے - اور میں بھی اہلحدیث ہوں اس لئے شائد میرا بھی اس میں حق ہوگا۔

میرے اشتہار بنام مولوی عبدالحق عبدالغفور عبدالاول غزنویاں کی صلح ہوگئی تھی رنجا تو آپ نے بھی ۲۶ اگست کے پرچہ میں اس خبر کو شائع کیا تھا - اور روزانہ پیسہ اخبار لاہور میں بھی چھپا تھا مگر بعض شر انگیز طبیعتیں پھیل نہیں سکتیں - اور مشہور کر رہے ہیں کہ مقدمہ خارج ہوگیا اس لئے اصل نقل باضابطہ ارسال خدمت ہے - آپ اس کو درج اخبار کرکے مشکور فرما دیں۔

خاکسار رحیم بخش پٹولی از امرتسر

بیان مولوی عبدالجبار صاحب باقرار صالح

مولوی ثناء اللہ کو میں جانتا ہوں - انہوں نے قرآن شریف کی آیات کی تفسیر کی ہے وہ تفسیر انہوں نے کئی مقام پر جمہور اہل سنت کے برخلاف کی ہے - مولوی ثناء اللہ کو ہم خارج از اسلام نہیں کہتے

بیان مستغیث رحیم بخش باقرار صالح

ahmadimuslim.de

میں مولوی ثناء اللہ کا مقلد نہیں ہوں۔ اگر ملزمان یہ بیان دیدیویں۔ کہ جو رسالہ بخلاف اربعین کے صفحہ ۳۴ پر مقلد ثناء اللہ لکھا گیا ہے غلط فہمی سے لکھا گیا ہے میں استغاثہ چھوڑ دیتا ہوں۔ العبد وزیر بخش

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبدالحق ولد روشن الدین ذات افغان عمر ۳۵ سال حال امرتسر پیشہ تعلیم

میں پہلے سمجھتا تھا کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اس لئے میں نے اوس کی نسبت لفظ مقلد کا کتاب اربعین میں استعمال کیا تھا اب اوس کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ مقلد مولوی ثناء اللہ نہیں ہے اس لئے وہ الفاظ جو مستغیث کی نسبت کتاب مذکور میں لکھے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں۔ بقلم خود عبدالحق بقلم خود

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان مستغیث باقرار صالح میں رضامند ہو گیا ہوں۔

العبد وزیر بخش دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبدالاول ملزم میں نے کتاب اربعین چھاپی تھی ہم سمجھتے تھے کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے۔ اب چونکہ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں مقلد نہیں ہوں اس لئے جو وہ الفاظ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں العبد عبدالاول بقلم خود

بیان عبدالغفور ملزم میرا وہی بیان ہے جو عبدالاول نے ابھی لکھایا ہے العبد عبدالغفور بقلم خود۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

حکم عدالت

بمنظوری راضی نامہ ملزمان بری ہوں۔ ۲۴ ستمبر

دستخط رائے دوسوندی رام صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول بحروف انگریزی

اڈیٹر السلام خیال

فتویٰ

سوال نمبر ۱ ایک شخص گیارہویں مروجہ سے لوگوں کو تو منع کرتا ہے مگر خود کرتا ہے۔ اور مشرکوں کے نکاح بھی پڑھواتا ہے اور ان شادیوں میں شرک و بدعت کے کام بھی ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (احمد پناہ)

جواب نمبر ۲ شخص مذکور چونکہ منع کرتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسکا عقیدہ مشرکانہ نہیں۔ ہاں جو چھپ کر کرتا ہے۔ تو چونکہ عقیدہ اوسکا ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جائز طریق ہی سے کرتا ہوگا۔ اس لئے جب تک اوس کی نیت بد کا اظہار نہ ہو۔ نماز جائز ہے مشرکوں کے نکاح جن میں شرک و بدعت کے کام ہوتے ہوں شخص مذکور کو ناقابل امامت نہیں بنا سکتے جبکہ وہ خود کفر و شرک کا مرتکب نہیں۔ آج کل بہت جلد لوگ امامت کے ناجواز کا حکم لگاتے ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔ الحمد للہ خاکسار کا تو اسی پر عمل ہے

آفتاب دکن عدد اس کے سوالوں کے جوابات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مبین اس باب میں کہ زید کی بالغہ بی بی کسی سبب سے اپنے میکے گئی وقت روانگی زوجہ کے شوہر نے اس کو تاکید و ہی کہ غیر محرم کے سامنے جو تیرے والدین کے گھر میں رہا کرتے ہیں۔ ان سے ضرور پردہ کرنا۔ اور تو زیادہ ایک عرصے سے وہاں نہ رہے۔ عورت شوہر کی ہر ایک بات قبول کر کے روانہ ہو گئی بعد شوہر کو معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ عورت مذکور نے اپنے حکم کے برخلاف کارروائی کی۔ یہ سنکر شوہر مذکور وہاں گیا۔ اور لوگوں کی زبانی جو سنا تھا۔ اس کو بچشم اپنی آنکھوں سے دیکھا عورت کو اس نافرمانی کے لئے پوچھا۔ تو اس کے والدین دنگہ و فساد اور جنگ و جدال پر آمادہ ہو گئے یہ حال دیکھکر شوہر نے اپنی بی بی کو بلوایا تو اوس نے آنے سے انکار کیا۔

شوہر خود کو روہاں سے چلا گیا اور دوبارہ بذریعہ پیغام عورت کو بلوایا۔ تو عورت نے وہیں نارضامندی آنے کی ظاہر کی اور نہ اس کے والدین اس کو روانہ کرتے ہیں۔ اور شوہر خوف فساد سے وہاں نہیں جاتا ہے۔ اور عرصہ بھی ۷ ماہ کا ہو چکا۔ ایسی نافرمانبردار عورت کے لئے شریعت شریف میں کیا حکم ہے بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا

راقم خاکسار محمد عبدالوہاب ساکن مدراس

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین کہ کسی مسجد کا پیش امام نماز صبح خواب غفلت سے ہمیشہ قضا کرتا ہے لیکن ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز کے لئے مسجد کو آتا ہے ایسے امام کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں در صورت اقتدا مقتدیوں کی نماز فاسد ہوتی ہے یا کس درجہ میں ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص قابل امامت کے ہے یا نہیں بیان فرمایئے۔ بینوا توجروا

راقم عبدالوہاب بخاری ساکن مدراس۔

سوال اول کا جواب۔ خود قرآن مجید کی نص میں موجود ہے۔ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا۔ یعنے خاوند بیوی کی ناچاقی کے موقع پر دونوں کے کنبے والوں میں سے دو منصف مقرر ہو جائیں اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے۔ تو خدا اُنکو توفیق دیگا۔ اگر اس سے بھی بات بڑھ جائے۔ تو اخیر الحیل ابغض الحلال مبغوض مگر جائز فعل (طلاق) کی نوبت ہے۔

جواب سوال نمبر ۲ ایسے امام کی اقتدا جائز ہے۔ اگر کوئی نماز امام قضا کرتا ہے۔ تو امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ غفلت سے کرتا ہے تو گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں صلوا خلف کل بر و فاجر یعنے ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام مقرر سے سرتابی نہ کرو۔ جب تک اس کا صریح کفر نہ دیکھو۔

سوال اول ایک سرکاری ملازم ایک تھانہ پر متعین ہے اوس مقام سے اوس کو وقتاً فوقتاً دورے کی غرض سے اپنے علاقہ کے دیہات میں جانے کی ضرورت در پیش آتی ہے دورہ کرکے دو تین دن کے بعد وہ اپنے مقام متعینہ پر واپس آتا ہے پس درین صورت اس شخص کو نماز مقامی ادا کرنی چاہیئے یا سفری یعنی نماز قصر پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟

سوال دوم نماز تہجد کی کے رکعات ہیں اور اس نماز کا خاص وقت کونسا ہے اور حالت سفر میں نماز تہجد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال سوم اس ملک میں اکثر اہل ہنود لین دین کا پیشہ کیا کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ بغیر سود کے قرضہ نہیں دیتے مسلمان کو کوئی قرضہ حسنہ نہیں دیتا اور بغیر سود دیئے قرض کے دوسرا قرض اوس کو نہیں مل سکتا پس بوقت ضرورت وہ مسلمان ہنود سے سودی قرض لیسکتا ہے یا نہیں؟ اور اوس مسلمان کو قرض کی ضرورت سخت ہے۔ بدون قرض لئے کام نہیں چل سکتا ہے

سوال چہارم بوقت ضرورت ایک مرتبہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے گھوڑا یا ورکوئی سواری کا جانور مانگ کر لے گیا اور وہ مرکب اس کے پاس ضائع ہو گیا تو مالک مرکب کو مانگ کر لے جانے والے مسلمان سے اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں؟

سوال پنجم مرد مسلمان کو شغل فروشی۔ افیون فروشی یا دوسرے کسی اشیائے منشی فروخت کرنے اور شراب سیندھی تاڑی کا ٹھیکہ۔ اور بھنگ وغیرہ مسکرات کا ٹھیکہ و اجارہ لینا شرعاً جائز ہے یا ممنوع و حرام؟

المستفتی محمد ابراہیم از اوڈن ملک برار

جوابات (۱) صورت مذکورہ میں قصر کر سکتا ہے۔ کیونکہ سفر ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے افسروں کو دورہ کرنے پر بھتہ دسفر خرچ سرکار کی طرف سے ملا کرتا ہے۔ مگر قصر کے وجوب میں خود اختلاف ہے بعض علما کہتے ہیں ضروری ہے

ahmadimuslim.de

بعض کہتے ہیں جائز ہے۔

خاکسار راقم کے نزدیک بھی قصر کے وجوب کی کوئی دلیل ثابت نہیں اس لئے اگر اتمام کرے تو اچھا ہے۔

نمبر ۲ تہجد کے رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اوقات میں مختلف ثابت ہوئی ہیں۔ تیرہ۔ و۔ گیارہ مگر اکثر گیارہ ہوتی تھیں۔ اور عموماً بعد نصف شب کے پڑھتے تھے۔ سفر میں بھی وہی حکم ہے۔ جو حضر میں ہے۔

نمبر ۳ عموماً لوگ ناجائز ضروریات کے واسطے بہانہ بنا کر سودی روپیہ برداشت کیا کرتے ہیں۔ مثلاً بیاہ شادی پر فضول خرچی پوری کرنے کو ختنے کے اسراف کو اس لئے ایسی مجمل ضروریات کی جبتک تشریح نہ ہو۔ جواب یہی ہوگا۔ کہ سود منع ہے۔

نمبر ۴ یہ سوال پہلے نمبر دل اخبار میں آچکا ہے کہ مسئلہ اختلافی ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک مستعار چیز اگر مستعیر کی زیادتی کے بغیر ہلاک ہو جائے۔ تو کچھ عوض نہیں ملتا دیگر علماء کے نزدیک ملتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے علی الید ما اخذت۔

نمبر ۵ کسی مسلمان کو منشی چیز کا استعمال خرید و فروخت کسی طرح جائز نہیں۔ حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

سوال اول کسی مسلمان کی میت کے نزدیک قبل از غسل میت قرآن شریف پڑھنا اور نیز بعد تدفین میت قبر پر قرآن خوان متعین کرنا جائز ہے یا نہیں۔

سوال دوم جنازے کے آگے آگے مولود اور قصائد نعتیہ زور سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہوئے جانا۔ جیسا کہ فی زمانہ رواج پا رہا ہے درست ہے یا نہیں؟

سوال سوم اہل السنن کو اہل تشیع کے ساتھ راہ و رسم رکھنا اور سلام و کلام کرنا اور اونکی دعوتوں اور ضیافتوں میں جانا اور اونکے گھر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال چہارم یوم جمعہ کو ادائے نماز جمعہ کے لئے بعد اذان کے بطور اعلام آواز بلند الصلوٰۃ والصلوٰۃ پکارنا تاکہ اس آواز کو سنکر باقیماندہ نمازی مسجد میں آنکر جمع ہو جائیں۔ کار ثواب ہے یا بدعت؟

سوال پنجم بعد ادائے نماز پنجگانہ و عیدین و جمعہ باہم مصافحہ کرنا جیسا کہ اہل اسلام میں مروج ہے جائز ہے یا نہیں اور نیز کس وقت اور کس موقع پر مصافحہ کرنا چاہیئے؟ اور مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیئے یا ایک ہاتھ سے؟

بینوا توجروا۔

سائل عبد الرؤف از باسم نگر بہار

نمبر ۱ محض رسم ہے صحابہ کرام میں تو اس کا دستور نہیں ملتا۔ والعلم عند اللہ

نمبر ۲ بدعت قابل ترک ہے۔

نمبر ۳ اسلام کے نام لیوا ہیں جتنے حصے میں شرکت ہے وہ بہت ہے بہ نسبت اختلاف کے اسلئے جائز ہے اسی لئے شیعہ سنی میں توارث بھی جاری ہے کیونکہ دین ایک ہی ہے۔

نمبر ۴ بدعت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک شخص کو ایسا کہتے سنا تھا۔ تو وہاں سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے۔

نمبر ۵ بہ نیت لحاظ عید و جمعہ کے ناپسند ہے۔ بعموم ملاقات کے خیال پر جائز ہے۔

سوال خدا فرماتا ہے میں نے چھ دنوں میں آسمان اور زمینوں کو پیدا کیا ہے حالانکہ قبل پیدائش آسمان و زمین سورج نہ تھا جب سورج نہ تھا تو رات دن کا اندازہ کیسے ہوا؟ اقتدر تا خیاط آنحضرت صلعم کو رد ایسد [illegible]

جواب ایسے سوالوں کے جوابات متعدد کتب مباحثات میں مل سکتے ہیں۔ یوم سے مراد یہاں اتنا وقت ہے۔ جو آٹھ پہر و تین محسوب ہو سکتا ہے جیسے کہتے بعض علاقوں چھ مہینوں جتنا ایک دن ہے حالانکہ وہاں سورج ایک ہی دفعہ نکلا ہے اور مدت زمانہ چھ مہینے گنی گئی ہے کیونکہ واقع میں اصل صحیح اندازہ میں اتنا وقت گذرتا ہے۔ اس لئے اوسکو چھ مہینے کا ایک دن کر دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بیان پر اندازہ الٰہی کے اعتبار سے چھ یوم کیا گیا جب فرمایا ان یوما عند ربک کالف سنۃ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شریف مکہ کے مظالم کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن بھیجا گیا تھا۔ وہ بعد تکمیل کار واپس جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کمیشن نے آئندہ انسداد کی پوری ترکیبیں سوچ لی ہیں (خدا کرے سچ ہو۔ ورنہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی)+

بیت المقدس کا نائب گورنر حلب کا والی مقرر ہوا۔ اور سلطان المعظم کے کاتب خاص رشید بک بجائے اُن کے تعینات ہوئے+

باب عالی نے وزیر صیغہ جلیہ کے نام حکم جاری کیا ہے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان تار برقی کی حفاظت کیلئے فوج تعینات کرے۔ تاکہ بدو دست درازی نہ کریں+

امرتسر لاہور وغیرہ اضلاع پنجاب میں نہیں معلوم کس نے مشہور کر دیا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی ایک مہینے کے لئے قید ہو گئے حالانکہ ابھی مقدمہ درپیش ہے۔ گو اہل صفائی ختم ہو رہے ہیں دیکھئے کیا ہو۔ العلم عند اللہ + ۱۲ تاریخ کو مرزا جی بعارضہ شکستہ بیمار ہو گئے تھے

شکر ہے۔ کہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۴ء کو امرتسر میں بلکہ دور دور تک اچھی بارش ہوئی۔ جو آئت کریمہ **ینزل الغیث من بعد ما قنطوا** کی مصداق ہے۔

امرتسر کے ہندو مسلمانوں کے نلکوں کی تفریق نامنظور ہوئی+

سلطان المعظم نے محتاج خانہ کو ۳۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ اس میں اندھے۔ بہرے۔ گونگے رہینگے۔ اس کے علاوہ قصبہ غزا میں واقع درمیان شام و مصر کی تین مسجدوں کی مرمت میں ۲۴ ہزار قرش عنایت فرمائے ہیں۔ (ایک قرش قریب ۲؍)

سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال نے ریاست کی فوجوں کا کمان افسر اپنے دوسرے فرزند کو مقرر کیا۔ (غنیمت ہے)

جاپانی فوج میں برتن کاغذ کے ہوتے ہیں۔ استعمال کرنے سے پہلے اون پر تیل چھڑک دیا جاتا ہے۔ اور کھانا پکا لیتے ہیں۔ تو تہ کر کے جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ ہر ایک سپاہی کے پاس کل برتن اڑھائی سیر وزن سے زیادہ نہیں ہوتے+

ڈیلی ٹیلیگراف مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں کی عقلمندی ایک نہایت ہی عجیب سپہ گری کی چالاکی پر مبنی ہے جو شاذونادر ہی کسی قوم سے ظاہر ہوئی ہوگی۔ اور مشرقی دنیا کی تواریخ میں جاپان نے بھی تمام طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت ہونے کا دعویٰ ثابت کر دکھایا ہے+

رائٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ ۵ تاریخ کی سہ پہر کو روسی ین ٹائی کے پرے پسپا ہو گئے ہیں۔ جس پر جاپانی جنرل نوز نے قبضہ کر لیا ہے+

سینٹ پیٹرز برگ سے تار خبر آئی ہے۔ کہ ایک روسی نامہ نگار تار دیتا ہے۔ کہ جاپانی موکڈن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر موجود ہیں اور روسی مقام مذکور خالی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور خبروں کی نگرانی کا دفتر ہاربن کو تبدیل کر دیا گیا ہے+

نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ۴ ماہ حال کی صبح کو ۹ بجے لیاؤیانگ پر قبضہ کر لیا+

تبت مشن لاسہ سے یکم ستمبر کی خبر آئی ہے۔ کہ آج کرنل ینگ ہسبنڈ صاحب نے امبان کے محلات پر جا کر قومی مجلس کے کل ممبران سے ملاقات کی۔ اور آخری شرائط صلح نامہ پیش کیں۔ جس طریقہ سے کہ یہ مسودہ پیش کیا گیا۔ اس سے معاملات کی صورت اچھی نظر آتی ہے۔ جتنا کہ آج تک لاسہ میں امبان کی قدر و منزلت خیال کی گئی ہے۔ اس سے کئی درجہ ہائے زیادہ ہو اور وہ کونسل والوں سے زیادہ رسوخ کے ساتھ ملتا ہے اور اس کی ساتھ قواعد دان سپاہ ہوتی ہے۔ اور اسکی پولیس شہر میں پھرا کرتی ہے۔ تھوڑے سے دن ہوئے کہ جب لاسہ میں بغاوت ہو گئی تھی۔ تو امبان کے آدمیوں نے اس کو فرو کیا تھا۔ تبت کے باشندے شہنشاہ چین کو دلائی لامہ کی نسبت زیادہ عزت و وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کوئی شیر کونسل یا عبادتگاہ کا مجاور امبان کی منظوری کے بغیر مقرر نہیں ہو سکتا۔ امبان ظاہر میں ایک بڑی قابلیت اور زور کا آدمی ہوتا ہے۔ اور وہ دربار میں کسی خوف اور ڈر کو بنا گفتگو کرتا ہے۔

ahmadimuslim.de

جنان السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے؟ جو اپنی نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظر کی باغ و بہار میں شگفتگی اختیار نہ کرے۔ یہ مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے۔ امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نو دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہو اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے تعمید اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت آپکی ولادت باسعادت سے بعثت کے سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم آفتاب نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی جس فصاحت اور خوش اسلوبی سے احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے۔ لفظ بلفظ اسکا کشش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ پڑھنے والے کے دلوں پر وہ چھا جاتا ہے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا کہ جہاں یہ کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے نور روشن نکئے ہوں۔ چند سال سے کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی۔ اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ آخر کار مالک کتاب کو صدہا مشقت اجازت پائی۔ تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۳؎ اور بے جلد تین روپیہ ۳؎ رکھدی گئی ہے۔ بہتیرے نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

دیتا ہے **لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب**

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت نامیہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے۔ مقوی اعصاب شہوی و مبہی اعلےٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے ترتیب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بحیثیت فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عہ تین بوتل صہ۔

تقویت الفتا حیض اور رحم کی بیماریاں غشیاں قے بیخوابی اور استسقاء بچیش۔ خبث اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکو باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید پا کر اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے ۴ اونس صہ۔

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کو استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری الائف پلز (حبوب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (۳؎)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کا استعمال بالکل دور ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کو کھانے کی حاجت نہیں رہتی تھوڑے سے عرصہ کی ہے۔ تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیہ کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل ہمیشہ جنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں فی بوتل کلاں عہ نصف بوتل عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی تکیہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

اہل حدیث

امرتسر ۱۲ رجب ۱۳۲۲ ہجری المقدس مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۴ جمعہ مبارک

اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۱۰
والیان ریاست سے	۲۰
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عار

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت تصفیہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

مباحثہ نگینہ کی وجہ سے سوامی درشنانندجی مسلمان ہونیکو ہین

ہمارے مکرم دوست سوامی درشنانندجی سے ہمارے ناظرین واقف ہونگے یہی صاحب ہین جو مباحثہ دیوریہ مین آریہ سماج کی طرف سے مناظر تھے جنکی لیاقت آریہ سماج مین ایک مسلمہ بات اور علوم متعارفہ ناقابل الرد ہے آپ مباحثہ نگینہ مین تشریف فرما تھے اسلئے آپ نے اپنے پرچہ سوم مباحثہ بدایون مین لکھا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ مین مولوی ثناء اللہ اپنی کمزوری کو محسوس کر کے بجائے ثبوت

دیکھکے ویدون پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ جسکے جواب مین لکہا گیا تہا کہ یہ ناپسندیدہ فعل ہی پہلے آریہ مناظر نے کیا تہا یعنے ماسٹر آتما رام جی نے پہلے ہی پرچہ مین قرآن شریف پر اعتراض کیا۔ اسکے جواب مین ہمارے سوامی جی موصوف لکھتے ہین کہ اگر آپ اس تحریر مین سے یہ ثابت کر دین کہ آریہ مباحث نے قرآن پر اعتراض کیا ہے تو ہم اسلام کو سچا اور آپ کو فاضل ماننے کے واسطے تیار ہین (اخبار مباحثہ ۸ اگست) خاکسار کہتا ہے کہ آپ اپنا نیاز مند ہی جانئین اسکی تو کوئی حاجت نہین کہ آپ فاضل مانین البتہ پہلی بات ضرور ہے جسکے ہم (ثبوت مین) ہین وہ فقرہ جسکو ہمنے اعتراض کہا تہا یہ ہے۔ "چونکہ الہام خدا کا فعل ہے اسلئے مین نہایت ادب سے اپنے مخاطب کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو قرآن اس طرح پہ صحیح معنی مین کہلایا جا سکتا ہے یا نہین۔"

اس عبارت کا مدعا صاف ہے کہ ماسٹر جی اپنی تعریف کے مطابق قرآن شریف کو صحیح معنے مین الہامی نہین جانتے پس یہی انکی طرف سے اعتراض کی ابتدا ہے۔ مگر سوامی جی موصوف لکھتے ہین کہ اعتراض نہین بلکہ سوال ہے یہ بھی لکھتے ہین کہ آپ کو عربی زبان کا مولوی فاضل ہوتے ہوئے بھی کسی گرو سے نیائے درشن یا علم کلام کے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مہربانی کرکے اعتراض کی تعریف کر کے اس فقرہ کو اسمین لاکر دکھلا دیجئے۔

مگر افسوس ہے کہ سوامی جی نے خود ہی اس مین غلطی کہائی ہے۔ بیشک ہم مانتے ہین کہ سوال اسکو کہتے ہین جس سے متکلم کی غرض کسی ایسی بات کا دریافت کرنا ہو جسکو وہ نہ جانتا ہو اور اعتراض اسکو کہتے ہین جس سے کسی کلام کی تغلیط یا تکذیب منظور ہو۔ مگر افسوس ہے سوامی نے آریہ مباحث کو ایسا علم سے خالی اور عقل سے کورا سمجہا کہ اس عبارت کو آپ سوال بتلاتے ہین جسکے یہ معنے ہین کہ آریہ مناظر ایسا بے خبر تہا کہ انکو قرآن شریف کی صحت یا غلطی کا کوئی علم نہ تہا بلکہ بالکل بے خبر تہا اسلئے اس نے صرف دریافت کرنیکو لیا کہا تہا پہلے تو ہم حیران تہے کہ سوامی جی نے ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی جیسے ایک قابل مباحث کی نسبت ایسی ہتک آمیز رائے کا اظہار کیون کیا۔ کیا انکے نزدیک ماسٹر جی کو اسلام اور قرآن سے اتنی واقفی بھی نہین ہے کہ وہ میدان مناظرہ مین اپنے حریف اور مقابل سے محض علمی واقفی حاصل کرنے کو سوال کرین کیونکہ ہمارے نہین بلکہ تمام اہل الرائے کے نزدیک اس سے بڑھکر کسی عالم کی توہین اور ہتک متصور نہین کہ اسکو انہی امور سے ناواقف کہا جاوے جن پر وہ بحث کرنے کو آیا ہو۔ مگر سوامی درشنا نند اپنے تازہ پرچہ مورخہ ۱۲ ستمبر مین لکھتے ہین کہ "پنڈت ستیارتھ پرکاش کے مترجم خود آریہ شاسترون سے ناواقف ہین" حالانکہ ان مترجمون مین ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی کا سب سے پہلے بڑے فخر سے نام نامی لکھا جاتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی اس مباحثہ کو آریون کے حق مین شکست فاش جانتے ہین۔ بہلا جب بقول سوامی جی ماسٹر صاحب نہ تو آریہ کتابون سے واقف ہین نہ قرآن شریف سے کیونکہ وہ قرآن شریف پر اعتراض نہین کرتے بلکہ سوال کرتے ہین جو محض حصول علم کے لئے ہوتا ہے تو ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسے مناظر نے اپنی قوم کی وکالت کہانتک کی ہوگی۔ اسی مضمون کی مزید توضیح کرنے کو سوامی ۸ اگست کے پرچہ مین لکھتے ہین کہ "مباحثہ دہلی مین اسلامی فاضلون کے علم کلام کی واقفیت کا پتہ لگ چکا تہا اور مجہے منظور نہ تہا کہ علمی طرز کی بحث کو چہوڑ کر فروعات مین جاؤن اسلئے یعنے آپ سے بحث کرنے مین اپنا وقت فضول کہونا مناسب نہین سمجہا" بہت خوب ماسٹر جی کو اس فضول کام کے لئے چہوڑ کر سیدہے بیرنگ یک بینی و دو گوش بدایون سدہارے تہے۔ بہت خوب۔

آپکا خیال ماسٹر جی کی نسبت کیسا ہی ہو مگر معاف کیجیے

ahmadimuslim.de

ہم اس خیال مین آپ سے متفق نہین ہین کیا کوئی بھی شاہد ہوگا کہ ماسٹر جی ایسے گئے گذرے ہین۔ جیسے انکو آپ سمجھتے ہین۔ کہ نہ تو آریہ شاستروں سے واقف ہین نہ اسلامی کتابون کے آشنا۔ اسلئے ہمارے خیال مین بلکہ کل اہل الرائے کی رائے مین ماسٹر جی کا فقرہ سوال نہین بلکہ اعتراض ہے یعنے وہ بزعم خود قرآن شریف کو صحیح معنون مین الہامی نہین جانتے۔ پس ہم منتظر ہین کہ آپ اس امر کے فیصلے کے بعد اسلام کے سچا ہونے کا اعلان کرینگے۔ ع

یان کرآئینکا مقرر قاصد وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

کس نویدن شنودن گنہگو سمکینم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ[۵] اس آیت سے ثابت ہے کہ اللہ عز وجل نے اپنی مدد و نصرت کو بندونکی مدد کے ساتھ مشروط کیا ہے اور ثابت قدمی اور استقامت بخشنے کا انشاءاللہ وعدہ دیا ہے ظاہر ہے خدا یا خدا کا دین محتاج ہماری مدد کا نہین صرف بندون کی آزمایش منظور ہے۔ جیسے بلا تشبیہ باپ اپنے پیارے بچے کو براہ محبت کسی چیز کا ایک ٹکڑا دیکر اس سے مرغوب تر دیکھا کر کہتا ہے کہ وہ تم ہمکو دو ہم تمکو یہ دینگے وہ پیارا بچہ حسب طلب پدر مہربان حوالہ کردے تو باپ خوش ہوکر سر و ناصیہ کو بوسہ دیکر دونون چیزین اسی کو دیدیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس ارشاد خداوندی کی تعمیل مین بندون کی محض سعادت ہے وہ کیا یعنے اللہ کے دین کی مدد کرنا اور اسکے اجراء اور اصلاح مین جان و دل زبان دست و پا سے نیز اسی کے دیئے ہوئے مال سے کوشش کرنا اور اسکے صلہ مین واہب العطایا سے صحت و عافیت جان و دل اور برکت مالی و روز افزون ترقی اقبالی و اجلالی کا حاصل کرنا ہے زہے نصیب ان کے جو ایسا کرین بعد اس تمہید کے داعی خیر کی عرض ہے کہ تقتضائے زمانہ اور چال چلن روزانہ سے مشاہدہ ہوتا ہے کہ ہمارے حریف نصاریٰ اور مخالف آریہ اپنی ذاتی کوششون اور اعوانی و اخوانی مددون اور قومی ہمدردیون سے گوئے سبقت لیجاتے اور بہ تعیین دعات و لکچرار و واعظین و اپدیشکون کے فائز المرام روز افزون ترقی پر ہین اور ہم اہل اسلام باوجود صداقت دینی اپنی سستی اور کاہلی و عدم امداد اخوانی و اعوانی و قومی ہمدردی کے ہر طرح پیچھے رہ جاتے ہین نہ ہمارے علماء کو خیال ہے نہ ہمارے شرفاء امراء کو اسکا ملال ہے نہ متوسطین کو اس سے کبیدگی اور کلال ہے۔ علماء کو انکی نزاکت طبع اور علو شانی کب رخصت دیتی ہے کہ بازارون کے سرون پر کھڑے ہوکر داعی اسلام بنین اور منادی اسلام کی کرین اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوبیان کرکے بیدینون کو گرویدہ کرین اور کلام پاک کی توحید کا بیان فرماکر کجروون کو راہ راست پر لادین۔ اگر ہفتہ مین ایک روز کسی مسجد کے ممبر کو مزین فرمایا اور حاضرین خاص اور معتقدین باختصاص کو چند اتفاقی و افتراقی مسایل پر آگاہی بخشی تو کیا اسی کا نام دعوت عامہ ہے اور بس۔ اور ہمارے شرفاء و امراء کو ایسی محافل و مجالس مین تشریف لانا ہی عار و ننگ ہے انکی ریاست و امارت کب مقتضی ہے کہ کم مایہ و کمین و اراذل کے ہمزانو ہوکر بیٹھین۔ رہے متوسطین وہ اپنے کاروبار کے اشغال مین کچھ ایسے منہمک ہین کہ ذَرْھُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْھِھِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ کے مصداق ہو رہے ہین۔ ع

تمہین غیرون سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہوچکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

پھر ایسا کونسا وسیلہ و ذریعہ ہے جسکی وجہ سے اسلام مین ترقی ہو یہ جو کبھی کبھی صدا کانون کو سنائی دیتی ہے یا گوشزد ہو جاتی ہے کہ فلان شہر مین دو ہندو مسلمان ہوگئے یا کرستان ایمان لائے یا یورپ میں روز افزون ترقی اسلام ہے سچ پوچھئے تو یہ ہمارے دین کی صداقت کا اثر ہے نہ ہماری کوششون کا ثمرہ کاش اس صداقت کے ساتھ ہماری

ف ۵ اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمکو ثابت قدم رکھیگا۔

کوشش ہی ہوتی اور ہر کوچہ و بازار مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی منادی کی جاتی اُس واحد مطلق کی وحدانیت کے ثبوت پر نفی عن ما سوی اللہ ہوتی - پھر کیون نہ حسب وعدۂ ایزدی اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ کے ہمارے حال پر امداد خداوندی متوجہ ہوتی ہان ضرور ہوتی اور کیون نہ حسب ارشاد وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ کے ہمارے متزلزل قدمون کو دنیا مین ایمان کے ساتھہ اور حالت نزع مین بمقابلہ شیطان اور قیامت مین پلصراط پر ثابت قدمی میسر ہوتی - بیشک ہوتی لہذا یہ داعی خیر اپنے علماء و فضلاء نیز امراء و شرفاء و متوسطین کو عام طور پر اور انجمنہائے اسلام کو خصوصًا اور ندوۃ العلماء کرام کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہے - اور مودبانہ اُنکی خدمت بابرکت مین عرض کرتا ہے کہ ہرگز خادم کا یہ منشا نہین ہے کہ خود بنفس نفیس ہمارے علماء نامدار و فضلاء با وقار سڑکون پر کھڑے ہو کر وعظ فرمائین اور ہر کس و ناکس کے مقابل قرار دیئے جائین بیشک اسمین اُن حضرات کرام کی بیعزتی اور کسرشانی ہے خود اُنکی توہین نہین بلکہ ایک گونہ اسلام کی توہین ہے - اور یہ کب کسی مسلمان کو گوارا ہو سکتا ہے ہرگز نہین - ہان آرزوئے دلی اور مرکوز خاطر خیر اندیش یہ ہے کہ اہل اسلام کی اجتماعی کوشش سے ہمارے علماء کرام اور انجمنہائے ذوی الاحترام ایک مدرسہ خاص بنام نہاد مدرسہ دعاۃ الاسلام مقرر فرماوین - اور اسمین لوازمات ضروریہ کا انتظام اہتمام فرماوین نیز اُس مدرسے کے طلبا کے لئے ایک نصاب علمی تجویز فرماوین کہ وہ مقدار علم اُنکے لئے کافی ہو بعد امتحان اُنکو اسناد سے مستند فرما کر اُنکے وفود قائم ہون اور ہر شہر و قصبہ مین ہر جمعہ کو اُنکا دورہ ہوا کرے اور مخالفین کے حملات بیجا کا نہ کی روک سنبھال کرین نیز دین حق کی اشاعت کے لئے ہر شہر مین نہایت مناسب موقع و مقام پر ہال و کمرہ و مکان تجویز کئے جاوین اور ہر ہفتہ مین مختصر اور ہر مہینے مین ایک بڑا مجمع خاص علماء و فضلاء شہر و عمائد و شرفاء و متوسطین کا مجمع ہوا کرے اور علماء کے وعظ و لیکچر و آپس مین باہمی اتفاق و مسائل اتفاقیہ پر ہوا کرین جیسے خوبی اسلام و بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام و تحریص اعمال خیر و ترغیب استماع و اتباع قرآن شریف و دفع و منع اعتراضات معاندین وغیرہ عجب نہین ناظرین میری اس تحریک و تجویز کو خیالی پلاؤ یا دیوانے کی بڑ یا مجذوب کی بڑ تصور فرما کے کہدینگے ع

این خیالست و محالست و جنون

اور واقعی ہے بھی اسی طرح کہ ایسی آرزوئے دلنشین اور اُمید موہوم کا بر آنا مشکل ہی نہین بلکہ محال ہے کیونکہ تیرہ سال سے **مذاکرۂ علمیہ ارجمند** مین اور نو سال سے **ندوۃ العلماء** مین برابر جلسہ سالانہ مین اس امر پر یقین دلایا جاتا ہے نیز منجملہ اغراض مذاکرہ و ندوہ ایک غرض اشاعت دین و اسلام ہی قرار پائی ہے لیکن ہنوز روز اول ہے - ع

از شکوہ بس کنم کہ دل یار نازکست
خوئی کرشمہ نازک و بسیار نازکست

کچھہ دنون اہل قرآن کے نام نامی اور اسم گرامی اور اُنکی اشاعت قرآنی سے کامل بھروسہ ہوا تھا اور نہایت درجہ کا وسیع بندہی تھی کہ یہ حضرات چونکہ اہل ہین اور دیگر خدام ضرور ہے کہ دعاوی قرآنی اور معجزات فرقانی کو باحسن الوجوہ و عمدہ طرز و طریقہ پر سحر بیانی و جادو لسانی سے اہل وید و پنڈتان و دیگر ادیان باطلہ پر ظاہر و ثابت فرماوینگے اور عظمت و جلال کلام پاک ذو الجلال کو اُنکے دلنشین کرینگے - ع

لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قرآنی معجزات کا ثابت کرنا تو کجا وہ تو آجتک اُن اعتراضات سے جو خود قرآن پاک پر مخالفین معاندین کی جانب سے کیئے گئے سبکدوش نہین ہوئے باوجود قرآنی فوقیت کی بھی توجہ نفرمائی اور اُلٹے خفا ہو کر تبادلہ اہل حدیث کا بند

حق پرکا
آریوں گروہ ویان
الہامی کتا
عزت کی
لیکچر
قیمت
ahmadimuslim.de

کر دیا کیون ہو۔ ۵

سوال دوست کو نالا جواب چین ابرو سے
برات عاشقان بر شاخ آہو اسکو کہتے ہین
اِنَّمَا اَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

چہ بر خیزد از دست تدبیر ما
ہمین نکتہ بس عذر تقصیر ما
ہمہ ہیچ گردم تو بر ہم زدی
چہ قوت کند با خدائی خودی
نہ من سر ز حکمت بدر مے برم
کہ حکمت چنین میرود بر سرم

(ابو حمید از بنارس)

(اڈیٹر۔ مطلب یہ کہ آپ آیہ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پر عمل کرانا چاہتے ہین سو امید ہے کہ جن مجالس اور انجمنون کو نام آپنے لکھے ہین اسپر توجہ کرینگی)

عیاشی
اور
اسکے بدنتائج

مترجمہ جناب ڈاکٹر ارجند اس صاحب اسسٹنٹ سرجن ہیڈ کوارٹر امرتسر*

اسکو انگریزی مین { Luxury and its evil results

کہتے ہین اس کمبخت نے بھی مثل ٹمپرنس کے سینکڑون کو اپنی بدولت جیتے جی جہنم مین ڈالا ہے اور سینکڑون مبتلا ہو رہے ہین۔ اخیر نتیجہ ایک دن وہ بھی دیکھ لینگے عیاشی کے معنے کیا ہین۔ انگریزی:-

a free indulgence in costly food dress furniture or any thing which gratifies the appetite or tastes

یعنے فضول خرچی عمدہ خوراک پوشاک وغیرہ جو حسب منشا ہو

اسی طرح دنیا مین ہر ایک بشر اپنی خواہش منشا کے بموجب ایک نہ ایک طرف مائل ہے بعض شراب کو ہی عیاشی سمجھتے ہین اور بعض تمباکو کو بعض پتنگ بازی بٹیر بازی وغیرہ کو ہین اسکے بدنتائج ایک تمثیل دیکر دکہلاتا ہون۔ عیاشی کئی قسم پر منقسم ہو سکتی ہے۔ لیکن مین اسکو تین قسم مین رکھتا ہون۔

اوّل عمدہ خوراک و پوشاک (فضول خرچی)۔

دوم کثرت جماع۔

سوم کثرت شراب نوشی اور نشئی اشیا کا استعمال کرنا۔

اول قسم کی ایک تمثیل جسکو بیان کرتا ہون اور وہ اسطرح پر ہے کسی ایک شہر مین ایک ساہوکار رہتا تہا نہایت شریف اور بہلامانس دولت سے مالا مال غریب ہونیکے کا مائی باپ۔ اولاد کی طرف سے اسکے ایک لڑکا تہا نہایت حسین۔ سرو قد۔ اور خوش پوشاک کیون نہو جب خدا مہربان تو کل مہربان۔ ساہوکار عمر رسیدہ ہوکر اس دار فانی سے ملک جاودانی کو پہونچا اور اسکا لڑکا کل جائیداد کا مالک ہو کر اپنے کام کاج مین مثل اپنے باپ کے مشغول ہوا۔ مثل مشہور ہے زندگی تو رہنے دیتی ہے رنڈوے نہین رہنے دیتے۔ ساہوکار کو فوت ہوئے تہوڑے ہی یوم ہوئے تہے کہ چند ایک بدمعاش لنگوٹے دن جہوٹے خوشامد کرنے والون نے موقعہ پاکر اس لڑکے کو لالہ جی کا خطاب دیکر اپنی آ جائی اور ادہر ادہر کی باتین سنا کر کہ فلان شخص یون تہا او فلان یون۔ دنیا چند روزہ ہے۔ جو کہایا وہی سو اپنا۔ لالہ جی سب کچھ چہوڑ جاتا ہے۔ فلان ساہوکار

* اڈیٹر ٹمپرنس گائیڈ جنڈیالہ۔

یہ کام کرتا ہے۔ اور اُسکے دوست ہر وقت اُسکے پاس رہتے ہیں آپ بھی سیر کو اوروں کی طرح بیرون شہر چلا کریں۔ زندگی کا لطف یہی ہے۔ اُڑتے پہ آخر کار لگا ہی لیا اور باہر جانا شروع ہوا۔ پنجاب کے اکثر بڑے شہروں میں یہ رواج ہے کہ لوگ دوپہر کے بعد شہر کے باغیچوں میں جا کر سردائی یعنے بھنگ پیتے ہیں اُسی طرح سے اُن لنگاٹوں نے اُس لڑکے کو دوپہر کے بعد باہر لیجانا شروع کیا اور دودھ والی بھنگ کی تعریف کرکے اُسکو بھی بھنگ پینے کا عادی کیا۔ یہانتک کہ اب ہر روز اس کام کو مقدم سمجھا جاتا۔ اور پینے کے بعد نقل کی درخواست ہوتی۔ غرضکہ ۵-۱۰ روپے کا جوت ہر روز لگتا اور آمدنی ندارد۔ اب فرمایئے کہ بیکار بیٹھ کر اگر انسان کھانا چاہے تو خزانۂ قارون بھی خرچ ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب روپیہ پیسہ ندرہا اور رشتہ داروں دوستوں نے جواب دیدیا۔ خوشامد کرنے والے کہاپی کر الگ ہو گئے۔ تو لالہ جی نے مانگنا شروع کیا یہانتک کہ جو لوگ پہلے شکل دیکھکر خوش ہوتے تھے اب نفرت کرنے لگے کوئی پاس بیٹھنے نہ دیتا۔ ادھر ادھر پھر کر گذرتا رات کو کسی ٹھاکر دوارہ میں پڑ رہتے جب یہاں سے بھی جواب ہوا تو کسی ویران دوکان کے چبوترہ پہ رات کاٹتے سردی کے موسم میں ایک رات آپ تنور کے کنارے پر بیٹھے تاپ رہے تھے کہ اونگھ آگئی اور تنور میں گر پڑے سخت اور بری طرح سے بدن جل گیا۔ لوگ لاوارث سمجھکر ہسپتال چھوڑ آئے ایک دو دن جی کر راہی ملک عدم ہوئے۔ قصہ پاک۔

پیارے ناظرین جو شخص اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے یا آمدنی ندارد اور خرچ جائداد سے اُس شخص کا وہی حال ہوتا ہے جو لالہ جی کا بیان کیا گیا۔ خوشامد کرنے والے کہاپی کر الگ ہو جاتے ہیں لالہ صاحب یا میاں صاحب . . . . . . کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تنور میں جلکر مریں۔ یا سڑک کے کنارہ پہ یا غریب خانہ میں۔ یا ڈوب کر یا اور کسی قسم کی بری موت سے۔

اعتدال پر رہنا اچھا ہے۔ ہندی مثل مشہور ہے کہ جتنی چادر ہو اُتنے پیر پسارو۔ اے فضول خرچی کی عیاشی تیرا ستیاناس۔ توبہ۔ الامان۔

دوئم۔ کثرت جماع یعنے اُسکو دو قسم پر رکھا ہے۔ اول جائز۔ دوسرے ناجائز۔ جائز اور واجب وہ ہے جو اپنی بیاہتا ہے یعنے نکاح کی ہوئی عورت سے کیا جاتا ہے اُسکے ساتھ بھی اگر کثرت کی جائے تو بڑی بھاری بیماری ہونیکا اندیشہ ہے اور اکثر ہو بھی جاتی ہے وہ کیا ہے۔ جریان منی۔ اسکو انگریزی میں Spermatorrhoea کہتے ہیں۔ اس بیماری کی چند علامات لکھتا ہوں۔ منی کا خود بخود اخراج ہونا رات کا سوتے وقت یاد نہیں پتلون یا پاجامہ کی رگڑ سے۔ کمزوری بدہضمی۔ چہرہ زرد اور اداس۔ نسیان بعض وقت لکنت گفتگو میں۔ وہم۔ مالیخولیا۔ بعض وقت خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ میرے زیر علاج ایک مریض تھا جسکی عمر قریب ۴۰ سال کے ہوگی کثرت جماع کے سبب اُسکو بڑی استقدر شرم تھی کہ اگر کوئی شخص بازار میں اور وہ اُوپر بیٹھک میں بیٹھا ہوتا گھبرا جاتا اور کہتا کہ خدا کیواسطے اسکو بند کرو۔ جب وہ مجھ سے گفتگو کرتا تو مجھے خیال ہوتا کہ اسکو مالیخولیا ضرور ہوگا یا کوئی بیماری دماغ۔ چنانچہ ایک سال یا کچھ عرصہ کے بعد اُسکو لقوہ ہو گیا۔ گو اب قدرے اچھا ہے لیکن بالکل صحت نہیں ہوئی۔ ناظرین گھر میں بھی کثرت اچھی نہیں۔ دوسرے ناجائز۔ یہ وہ ہے کہ اپنی نکاح کی ہوئی عورت چھوڑ کر دوسری بازاری عورت یا کسی کی بہو بیٹی کو اشتعال کر روپیہ پیسہ کا دیکر زنا کرنا اُسکے کرنے سے بھی ذیل کے امراض کا اندیشہ ہے جریان جسکا ذکر ہو چکا۔ سوزاک اور آتشک ان سے بھی بہت بشر واقف ہیں اور ان کے نتیجہ سے بھی قرحہ یعنے Stricture urethra سوزش خوطہ یعنے Orchitis مردوں میں * سوزش رحم یعنے Uterus عورت اور فیلوپی ان ٹیوبز - ovaries

ahmadimuslim.de

عورت مین Fallopian tubes جسکا نتیجہ بہت بُرا یہ ہے کہ عورت بانجہہ ہوجاتی ہے اور یہ مرد بہی ناقابل حمل کرنے کے۔ تیسرے آتشک یہ دو قسم کا ہوتاہے۔ نرم یعنے Soft chancre یہ بیرونی دوائی لگانے سے مثل اور زخمون کے اچہا ہوجاتاہے۔ دوسرا دین یعنے Hard chancre یہ کمبخت بڑی بلا ہے۔ گویا سان تک پیچہا نہین چہوڑتا۔ اول تو خود ہی اچہا ہونےمین دیر کرتا ہے اور اگر ہو بہی گیا تو اُسکا زہر خون مین مل کر دوسرے درجہ کی علامتین چہرہ پر ظاہر کرتاہے سُرخ یا کالے رنگ کے نشان (rashes) اگر اِس درجہ مین معقول علاج نہوا تو تیسرا درجہ سال چہہ ماہ کے بعد نمودار ہوتا ہے یعنے ہڈی وغیرہ اندرونی اعضا مین اثر ہوجاتاہے اور زخم پڑجاتے ہین اس درجہ کو اکثر لوگ جذام کہتے ہین۔ لیکن بغیر دریافت حال مریض ایسی رائے ظاہر کرنی اچہی نہین جو مریض کو مجالس وغیرہ کے لایق نہین رہنے دیتی ذیل کی تمثیل سے آپ کو معلوم ہوگا کہ جلد کی بیماریان اکثر جذام کی سی معلوم ہوتی ہین سنہ ۱۹۰۵ء مین پاتہنکلہ میں بعہدہ مشیر طب (Medical adviser) رائے بہادر سیٹہہ رام رتن بنسی دہر صراف کا ہوکر گیا تہا۔ سیٹہہ صاحب کے سبب سے میرے پاس ہر ایک حصہ شہر سے مریض آنے شروع ہوگئے چنانچہ ایک روز صبح کیوقت جب مین بیمار دیکہہ رہا تہا ایک ہندو سنگتراش جسکی عمر ۳۵ سال کی قریب ہوگی آیا اور آن کر دو تین گز کے فاصلہ پر اور بیمارون سے بیٹہہ گیا جب اُس سے کہا گیا کہ ورے آؤ تو بولا کہ جی نہین۔ تب دو بیمار آپسمین کہنے لگے کہ یہ کیونکر نزدیک آوے اسکو تو بیماری جذام کی ہے۔ مینے کہا تمہہرو مین وہان ہی آتا ہون۔ اسکو مین نے اُسی جگہہ دیکہا تو معلوم ہوا کہ اسکو بیماری جذام نہین بلکہ جلد کی ایک بیماری Psoriasis guttata ہے جسکا نام

ہے مینے اُسکو ہاتہہ لگایا اُسکے کپڑے اُتار کر دیکہا۔ تب اور بیمار آپسمین کہنے لگے کہ ہا ہا یہ تو جذامی ہے کیون ہاتہہ لگایا۔ واپس آنکر اُنکو کہا گیا اور سمجہایا کہ یہ بیماری چمڑے کی ہے نہ جذام۔ یہ اچہا ہوسکتاہے چنانچہ اُسکو کہا گیا کہ تو اچہا ہوجائیگا اگر دوائی کہاتا رہے گا۔ اُسنے ایساہی کیا اور ۳ ماہ مین بالکل اچہا ہوگیا۔ اچہا ہونے کے بعد ایکدن میرے پاس آیا اور کہا کہ اب میرے رشتہ دار میرے ساتہہ کہا پی لیتے ہین مین بڑا ہی خوش ہوا اور بیمار دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ اس درجہ مین اور بہت تکلیفین ہوتی ہین۔ آنکہہ کی بیماری۔ دماغ کی بیماری۔ غرضیکہ جیتے جی مرنا ہوتا ہے Syphilitic Ozaena [ناک کا بیٹہہ جانا] Rhinitis [حلق کا پک جانا] اسی درجہ والے ایک بیمار کا حال بیان کرتا ہون۔ سنئیے۔ عرصہ تین سال کا ہوا ہوگا کہ ایک عورت میرے مکانپر آئی اور بیان کیا کہ میرا لڑکا پٹواری ایک گاؤن مین ہے اور سخت بیمار۔ آپ مہربانی کرکے چلکر دیکہین۔ چل پہر نہین سکتا۔ ٹانگون مین درد اور فوطے ورم کئے ہوئے ہین۔ مین حسب درخواست اُسکے گاؤن مین گیا اور بعد حال بیمار معلوم ہوا کہ عرصہ ایکسال کا ہوا ہے کہ مین ریاست الور بندوبست مین نوکر ہوکر گیا تہا اور وہان ایک عورت سے صحبت کرنے کے بعد آتشک کی بیماری ہوگئی بہت علاج کئے صحت نہین ہوئی اور یہ نوبت ہوگئی ہے۔ حالت بیمار بروقت ملاحظہ حسب ذیل تہی:-

نہایت دُبلا اور کمزور۔ چہرہ زرد۔ بہوک ندارد۔ اُٹہہ نہین سکتا۔ ایک فوطہ بہت ورم کئے ہوئے۔ یعنے سوجا ہوا اور سخت دونون ٹانگ کی سامنے کی ہڈی پر نوڈز یعنے آتشک کے سبب سے سخت گرہ۔ پیشانی کی ہڈی مین درد اور nodes۔ غرضیکہ تیسرے درجہ کی علامات نمودار تہین علاج کرنے پر وہ اس لایق ہوگیا کہ گہوڑے پر سوار ہوکر دوسرے تیسرے روز میرے پاس آیا کرتا اور

…یر القرآن
…رحمٰن
…شریف کی تفسیر
…د قرآن سے
…طلبا اور غریب
…ے صرف عہ
…د دنیا
…قنہ ہو سکتے ہیں
…بحث
…م اسلامیہ
…حث ار
…بر اہل حدیث

ahmadimuslim.de

پیدل بہی چل پہر سکتا - چونکہ اب اُسے معلوم ہوگیا کہ مجھے آتشک ہے اور اُسکے واقفونکو بہی - تب انہون نے اپنا علاج شروع کیا - جسمین پہر وہ آنکھ کی بیماری مین مبتلا ہوکر سخت بیمار ہوگیا اور رخصت لیکر اپنے گہر جاکر سنا گیا کہ مرگیا - نہایت افسوس کہ عین شباب کے وقت یہ بیماری ہوتی ہے - ایسے بیماری سے بچو - کثرتِ جماع بہی مہلک ہے - خدا سب کو بچائے -

فضول خرچی کا نتیجہ تو آپ نے سن لیا - اب کثرتِ جماع کا بہی حال قدرے معلوم ہوگیا ہوگا - پہر وہ پرہیز نہ کرنے - اور ہمیشہ اعتدال سے کام لیجئے آتشک سوزاک وغیرہ پر اگر مفصل تحریر کیا جائے تو سوا ئے ڈاکٹرون حکیمون کے اور کسی کو فایدہ نہین ہوگا اور نہ کوئی ناظر اخبار اُسکو پڑہتا ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ یہ تو ڈاکٹری کے متعلق ہے سینکڑون رسالے اس مضمون پر تیار ہوئے ہوئے لایق حکیمون اور ڈاکٹرون کے موجود ہین اسلئے مین سمجہتا ہون کہ اگر خلاصہ حال کسی قسم کی بیماری کا درج اخبار ہو تو پبلک کو خالی از فایدہ نہین ہوگا - اب تیسری قسم عیاشی کی ماری ہے جو سنئے - کثرتِ شراب نوشی اور نشئی اشیا کی -

کثرتِ شراب کے نقصان اور مضر تین تو آپ نے کئی رسالجات مین پڑہے ہونگے - اور یہ بہی دیکہا اور سنا ہوگا کہ سینکڑون گہر اسکی بدولت اور سینکڑون جانین اسکے سبب ہر سال ضایع ہوتی ہین - باوجودیکہ قیمت بہی زیادہ سال بسال ہوتی جاتی ہے اور ٹمپرنس سوسائٹیان - آریہ سماج - سناتن دہرم سبہا اسلامیہ انجمن و کلب وغیرہ بہی سر دیس مین دن بدن قائم ہوتی جاتی ہین لیکن اسکی بجائے تنزل کے ترقی -

اکثر لوگ اسکو ہاضمہ کے واسطے پیتے ہین کہ یار ایک پیگ تو لے لو لیکن بڑی غلطی پر ہین بجائے ہاضمہ بڑہانے کے بدہضمی پیدا ہوتی ہے - سردی کے موسم مین - کہ یار ایک پیگ لیلو سردی دور ہوجاویگی کیسی نادانی اور خام خیالی ہے یہ بجائے گرم کرنے کے دوران خون کو کمزور کرتی ہے -

اول درجہ مین دوران خون تیز کرتی ہے Stimulant
دوسرے مین کمزور ,, Depressant
تیسرے مین ینندلاتی ہے Narcotic

تہوڑی سے تہوڑی مقدار مین بہی کسی نہ کسی طرح اندرونی اعضا مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور اُس سے بیماری - ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ اگر شراب پینے سے موٹا پن ہوتا ہے تو گہوڑون کو شراب کیون نہین دیتے اور مرغی وغیرہ موٹا کرنے کیواسطے کیون نہین استعمال کی جاتی - ایک صاحب کی رائے ہے کہ اسکا چمکا را مثل روشن آگ کے ہے جو آخر کو خاک ہوجاتی ہے

a fire makes a brilliant sight but leaves a desolation

اسی طرحسے یہ اول درجہ کی کمبختی - گناہ جرم - پاگلپن اور بیماری پیدا کرتی ہے - اکثر کی رائے اسکے برخلاف ہے لیکن یہ دن دونی اور رات چوگنی ہوتی جاتی ہے - اس سے جو بیماری ہوتی ہے ایک سے ایک بڑہکے - جگر مین پہوڑا - Liver abscess ڈی لیریم ٹریمنس یعنے رعشہ ہاتہہ پاؤن معہ بکواس واہیات - اسمین بیمار کا چہرہ زرد نبض کمزور نیند کا نہ آنا (باوجودیکہ دوا بہی دی جائے) آخر کو غنودگی کی حالت مین ہوجاتا ہے - پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے - سانس تکلیف سے آتا ہے - اور سانس رُک کر مرجاتا ہے - واہ واہ کیا عمدہ طریقہ موت کا ہے - بہائیو - بجائے اسکہ اعتدال بہی اچہا نہین اس سے تو کنارہ ہی بہتر ہے - دہرم شاستر اور شرع کی رو سے بہی بُری چیز ہے - لیکن آجکل کے ہندو و مسلمانزادون نے ان دونون پر پانی پہیر دیا ہے - تعلیم یافتہ سویلین اور جنگی محکمہ والے اسمین مبتلا ہین یہ تماشہ تو ہر روز آپ ملاحظہ کرتے ہین تمثیل کی کیا ضرورت ہے - کہ افیم چرس مدک کا بہی ایسا ہی حال ہے لیکن جسکو آپ ناچیز

ahmadimuslim.de

سمجھکر و نزات استعمال کرتے ہین اور آئے مہمان کی خاطر بہی خیال کیگئی ہے - وہ کیا ہے وہ تمباکو ہے - جناب یہ بہی کچھ کم نہین اس سے بہوک مرجاتی ہے - سر درد - سر چکر کہاتا ہے - آنکہہ کی پتلی پہیل جا نیسے عارضی بینائی مین فرق آجاتا ہے Temporary amaurosis اسکا ایک مریض عرصہ ایک ماہ کا ہوا ہوگا جو میرے زیر علاج آیا دجسکی عمر قریب ۲۵ سال کے ہوگی ذات کا برہمن دست شے (اچہا) اور بیان کیا کہ دفعتہ میری نظر بند ہوگئی ہے - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ تمباکو پینے کا بڑا شوق ہے ایک دم خوب لگایا اور اسکے بعد سر چکر کہا گیا اور نظر بند ہوگئی - تمباکو پینا بند کیا گیا دوائی پینے اور آنکہہ مین ڈالنے کو دیگئی اب نظر اچہی ہے لیکن بالکل صحت نہین ہوئی -

اسکے پینے سے ایک اور بڑی بہاری قباحت ہے اور وہ یہ ہے کہ متعدی بیماری contagious منہ سے یا نڑی کے ذریعے سے ایک منہ سے دوسرے منہ مین جاسکتی ہے - اس سے کچھ دہرم یا ایمان پکا نہین ہوتا اگر ایسا شوق تمباکو کا ہے تو جدا جدا حقہ رکھیں - میری رائے تو اسکے بالکل برخلاف ہے - سوائے بیماری کو یا جو ہٹہ کہانیکے اور اس مین کیا فائدہ ہے کیا دہرم ایمان پکا ہوتا ہے یا محبت بڑہتی ہے نہین نہین ہرگز نہین - یہ ناواجب رواج ہے - برہمن جسکا ذکر کیا گیا ہے اسنے تو حقہ پینا اسی روز سے چھوڑ دیا ہے اور کئی ایک صاحبان سے قباحتین اسکی بیان کین اور انہون نے بہی اقرار کیا کہ ہم بہی چھوڑ دینگے - لہذا التماس ہے کہ اگر ناظرین اہلحدیث بہی اسکا پینا چھوڑ کر اطلاع دین تو ہمین خوشی ہوگی اور شرع مین بہی مکروہ* ہے - اس سے بیماری کا اندیشہ اور جو ہٹہ کہانا تو ہے - اپنی تسلی ڈاکٹر یا حکیم سے صلاح کر لو وہ کیا کہتا ہے - مین اپنا فرض کہہ دینا ہی سمجھتا ہون آگے ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار - فقط زیادہ سلام -

*(سچ ہے اڈیٹر)

طعن فی الانساب

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم - آپ کے اخبار مطبوعہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۸ء نمبر ۴۴ مین ایک تحریر مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب ہردوئی والی کی بعنوان (مباحثہ نگینہ مین آریونکی غلط بیانی) نظر سے گذری تہی جسمین طعن فی الانساب جو منہی عنہ فی الشرع ہے اس سے کام لیا گیا ہے - مجھے بار بار تعجب یہ آتا ہے کہ شیخ احمد اللہ تو خیر اپنی شیخی مین مغرور ہونگے اڈیٹر اہل حدیث جسکی اخبار کا مقصد اعلائے حمایت دین و اشاعت اسلام ہے کیون اس نے منہی عنہ تحریر کے اندراج مین کچھ تامل نہ کیا اور حسب عادت کوئی نوٹ بہی اسکے متعلق نہ لکہا کیا وہ چند الفاظ مدحیہ (مرد میدان ترک اسلام مولانا ابو الوفاء الخ) اڈیٹر کو بہلے معلوم ہوئے جو ایسی غیر مہذب تحریر جو کسی طرح اس اخبار کے شایان نہ تہی درج کر دیا چہ خوش سہ

گر ہمین مکتب و ہمین ملا ست ✤ کار طفلان تمام خواہد شد -

یا شاید یہ طعن فی الانساب اڈیٹر کے نزدیک بہی امر جاہلیت سے نہ ہو اور معتبر فی الشرع ہو - مگر یہ بات سب پر روشن ہے شیخ سید مغل پٹہان جولاہے قصائی موچی چوڑہے چمار دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک بد کافر مسلمان سب لوگ ایک ماں باپ آدم و حوا سے پیدا ہین پہر ہر کسی نے ایک ایک پیشہ اپنی اپنی گذران کے لئے اختیار کر لیا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام خود کپڑا بنتے تہے کہیتی کرتے تہے - حضرت ادریس علیہ السلام کپڑا سیتے تہے - حضرت نوح علیہ السلام بڑہئی کا کام کرتے تہے حضرت ابراہیم و لوط علیہما السلام کہیتی کرتے تہے حضرت صالح و ہود علیہما السلام تجارت کرتے تہے حضرت داؤد لوہاری کرتے زرہ بناتے تہے - حضرت سلیمان پنکہے بنتے بوریا ٹوکرا بناتے تہے - حضرت شعیب علیہ السلام بکریان بہیڑین پالتے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بزازی کرتے تہے اسی طرح ہر ایک نے اپنی گذران کیلئے ایک ایک

ahmadimuslim.de

صورت اختیار کر لی تھی تو اگر شرافت محض پیشہ و حرفہ پر ہوتی تو آج شرافت کا نام ونشان بھی نہ ہوتا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے اور یا وجود باقی انکی ثابت ہے پھر کہاں ہین وہ حضرت جو اپنے شیخ سید وغیرہ ہین پھولے نہین سماتے جو خدا جانے انکے اجداد نے اس مفتوحہ ملک ہندوستان مین کن کن قومون کی لڑکیون کو بیاہ لیا ان با رکھا ہوگا جنکی نسل مین اس طرح کا افتخار سمایا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امر جاہلیت سے قرار دیا ہے اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب الحدیث یا شرافت اگر اس امر پر موقوف ہو کہ اُسکے اسلاف مین کوئی ولی یا پیغمبر یا بزرگ گذرا ہو تو اس طرح کی شرافت مین ہر ایک برابر ہین آدم کا نبی و خلیفۃ اللہ ہونا مسلم ہو اور تمام آدمی انہین کی اولاد سے ہین علاوہ اسکے ہر ایک کسی نہ کسی ولی صالح یا پیغمبر کی اولاد سے ضرور ہے غایت ما فی الباب قرب وبعد کا فرق نکلیگا اور اسکو قرب وبعد کو شرفیت کے لئے کوئی دخل نہین ہے اس اعتبار سے ہر ایک شریف النسب ہونا محقق ہوگا۔ لیکن وہ شرافت جو معتبر عند الشرع ہے اور شرفیت کا دارومدار ہے وہ تقوا ہے اور علم ہے تو جو شخص بالتخصیص متصف بصفات مذکورہ ہوگا وہی شریف ہے ورنہ رذیل اگرچہ وہ نبی ہی کی اولاد کیون نہو۔ (الاتم یکے از ناظرین اہلحدیث عفی عنہ)

آپکا فتویٰ واقعی طعن فی النسب شرع مین منع ہے آپنے بہت اچھا کیا کہ اس مضمون کی تلافی کردی۔ جزاک اللہ لو لا علی لہلک عمر

الکلام المبین فی جواب الاربعین

پوری دو سو صفحہ پر شایع ہوئی ہے قیمت ۱؎ محصولڈاک ۱؎ شائقین جلد طلب کرین ورنہ ختم ہو جائیگی۔ (المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر)

انتخاب الاخبار

بنارس بنک کا افتتاحی جلسہ ۱۴ ستمبر کو ہوا۔ مہاراجہ بنارس شریک تھے۔ مسٹر بالیشر پرشاد نے عمدہ تقریر کی۔

احمد آباد مین امساک باران اسی شدومد سے ہے۔ سرکاری افسر علاقون مین برابر گھوم رہے ہین ریونیو ممبر صاحب ضلع کو بھیج رہے ہین جن جن مقامات مین قحط زدگان کیلئے کام جاری ہونیوالے ہین انکی فہرستین مرتب ہو رہی ہین۔ اگر ۱۵ تک بارش نہ ہوئی ہوگی تو ان مقامات مین ۱۹ سے کام شروع ہو گئے ہونگے۔ یعنی سانند۔ راجپل۔ ویرام گم۔ جہنڈا گوگا۔ ڈکسروئی۔ بیچپور۔ دہولکا۔ انبالی دہولکا۔ والمتہبا صرف گودھرہ۔ ودھدرہ سے رپورٹ آئی ہے کہ کچھ بارش ہوئی ہے۔

جنرل کوروپاٹکن نے تار دیا ہے کہ ۶ ماہ حال کو جاپانیون سے کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ جاپانی فوج ابھی بالکل خاموش ہے بارش اسقدر سخت ہوئی ہے کہ سڑکون کی مرمت نہین کی جاسکتی۔ (واللہ غالب علی امرہ)۔

جاپانیونکا نقصان لیاؤنگ کی لڑائی مین جاپانیون کا نقصان جاپانی سرجنون کی رپورٹ کے موافق حسب ذیل ہوا۔

جنرل کوروکی فوج مین ۴۸۶۶ جنرل نوذو کی فوج مین ۴۹۹۲ اور جنرل اوکو کی فوج مین ۱۷۶ جاپانی افسر مقتول و مجروح ہوئے اور ۴۳۶۴ زخمی ہوئے۔ جاپانیونکا اندازہ ہے کہ لیاؤنگ کو فتح ہوتے تک ۲۵ ہزار روسی فوج ضایع ہوئی۔

روسی نقصان سینٹ پیٹرس برگ مین غیر سرکاری طور سے یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ لیاؤنگ کی لڑائی مین اور اُسکے بعد کی چھیڑ چھاڑ مین چالیس ہزار روسی فوج ضایع ہوئی۔ روسی کمکون پر کمکین اس نقصان کے پورا کرنے کے لیئے میدان جنگ مین آرہی ہین۔ روسی جنرل اسٹاف کا بیان ہے

کریانگپ کی لڑائی کے بعد سے دو آدمی گورنر جنرل کوریا کے پاس پہنچ چکی ہین۔ اور اب جنرل کورو پاٹکن کے پاس ۴۰۰ ضرب اقواب ہو گئی ہین۔

شملہ مین یکایک موسم پلٹ گیا پچھلے جمعہ سے متواتر پانی پڑ رہا ہو۔

کابل مین ملیشیا فوج۔ امیر عبد الرحمن خان مرحوم نے اپنی فوج مین ملیشیا کا طریقہ جاری کیا تہا جس سے سمجہا گیا تہا کہ انکی باقاعدہ فوج زیادہ مضبوط اور طاقتور ہو جائیگی۔ انہون نے یہ حکم دیا تہا کہ ہر ایک خاندان کے سات آدمیون مین سے ایک آدمی رکروٹ کے طور پر افغانی فوج مین حاضر ہو کر مختصر عرصہ تک فوجی تعلیم حاصل کیا کرے۔ انہین سے ہر ایک آدمی کو یہ استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنے پاس اپنے گاؤن مین ایک رائفل رکہہ سکا کریگا۔ افغان لوگون نے دل سے یہ فوجی خدمت قبول کی لیکن انکو رائفلین نہین دیگئین گو انکو فوجی تعلیم باقاعدہ طور سے دیگئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے خاندانون نے بڈھے اور بیکار لوگون کو رکروٹ کے طور پر بہیجنا شروع کر دیا اور اس سے اس تدبیر مین ناکامی ہوتی گئی۔

اب امیر حبیب اللہ خان نے یہ حکم دیا ہے کہ ملیشیا کیلئے تمام رکروٹون کا ملاحظہ کیا جائے اور اگر ضرورت ہو تو دیہات کے سب سے طاقتور اور مضبوط آدمی کو فوجی تعلیم کیلئے منتخب کر لیا جائے۔ ظاہرا امیر صاحب نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ فوج ملیشیا مین خاص مضبوط اور طاقتور آدمی کے اور کسی کو نہ رکہا جائے (یہی طریق خلفاء راشدین کے زمانے مین تہا۔)

طاعون۔ ہفتہ گذشتہ مین کل ہندوستان مین ۱۱۷۹۱ موتین طاعون سے ہوئین۔ اس سے پہلے ہفتہ مین ۱۰۱۹۹ موتین ہوئی تہین گذشتہ سال کے اسی ہفتہ مین طاعونی اموات کی تعداد ۸ ۸ ۱۳۰ تہی منجملہ ۱۱۷۹۱ کے اضلاع بمبئی مین ۶۵۱۸ سنٹرل انڈیا مین ۹۲۹۔ ممالک متحدہ ۲۷۴ - احاطہ مدراس مین ۷۳۵ - راجپوتانہ مین ۵۳۲ بنگال مین ۵۰۰ ممالک متوسط مین ۳۴۳ - ریاست حیدر آباد مین ۲۸۷ - پنجاب مین ۱۰۲ موتین ہوئین۔ (مرزاجی کو طاعون مبارک)

مہدی سوڈانی۔ آجکل دو سیدانی واقعہ نیل ارزق پر ترکتازیان کر رہا ہے اسکی سرکوبی کے لئے فوجین بہیجی گئی ہین۔ (ہمارے قادیانی مہدی نے تو آجتک کوئی ہاتہہ نہ دکہایا۔ شائد آئندہ؟)

مصر مین ایک لڑکی چہت سے گر کر بظاہر مر گئی۔ اسکو بعد معائنہ ڈاکٹری دفن کر دیا گیا مگر ابہی پوری طرح مٹی نہ دی گئی تہی کہ اُس نے چیخ ماری۔ (ہمارے مرزا صاحب کا معجزہ ہوگا۔)

امرتسر مین زیر نگرانی آریہ سماج ایک بیوہ عورت کی شادی کی گئی۔ (قرآن شریف کی تائید انکحوا الایامی منکم)

دریائے گنگ کی طغیانی کیوجہ سے سون پور اور ضلع پٹنہ کے دیگر بڑے حصون مین جانون اور مکانات کا سخت نقصان پہنچا۔

جنرل ہاسپٹل کلکتہ کے ایک درخت کی جڑہ مین سے بودھ کی تصویر برآمد ہوئی ہو ۶۰۰ فٹ بلند۔ ۲۴ انچ چوڑی اور ۵۰۔ ۱ انچ محیط پتہر پر کہدی ہوئی ہے۔

۸ تاریخ کو لارڈ کچنر بہادر شملہ واپس تشریف لے آئے۔ لارڈ کرزن بہادر مع جناب ویسرائی صاحب ۱۷ اکتوبر کو شملہ پہونچ جائینگے۔

کوئٹہ مین ضروری عمارت تیار ہونے تک غالبا انڈین اسٹاف کالج کے لئے ”دیولالی“ کی عمارت کام مین لائی جاویگی۔

رائٹر کا نامہ نگار ٹوکیو تحریر کرتا ہے کہ غالبا جنرل ناسیگاوا کی جگہ امپیریل گارڈ منچوریا کے گورنر بنائے جائینگے۔

لندن سے خبر ملی ہے کہ فی الحال حدبندی کی اور کاروائی نہوگی۔ لہذا اگر کوئی خاص وجہ پیش نہ آئی تو اب ضرورت نہین ہے کہ شمالی مغربی حصہ مین خط حدبندی کی کہینچے جائین۔ اور انیگلو رشین کمیشن کا اجلاس ثانی منعقد ہوا۔

عدالت خفیفہ کلکتہ کو اختیار سماعت ۵ ہزار روپے تک بڑہا دینے کی تجویز تہی۔ ایوان تجارت سے اس امر مین رائے دریافت کی گئی تہی۔ اُسنے خلاف رائے دی۔

لف حسبہ عدالت مع مولوی صاحب سند نقد فتوے نہین لکہے گئے خدا عافیت بخشے۔ (کاتب)

جنان السیر فی احوال سید البشر

دو جلد کامل

وہ کون آنکھہ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار مین شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بینظیر کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے اشعار نگین ہین۔ ہر چمن روحانی لذت دیتے ہین گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہین ناول نہین قصہ نہین بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال ہے جو اشعار مین جسکے پاس بجز ان معلومات کے یہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانون کی تصنیفون سے بہرہ مند ہوتے ہین مگر اپنے ملک کی بولی مین ایسی دلکش نظم سیر مین نہ کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے مین دو جلدین ہین مگر دو سو کتابون کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبدالغنی دہلوی نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دیکر دریا کو کوزہ مین بند کر دیا ہے جسکی فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اسمین ابتدائے خلقت نور محمدی قصص اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہین چمن دوم گلزار نبوت اسمین ولادت باسعادت سے نبوت تک یا آسمان نبوت کے ساتھ احوال کامل حالات ہین۔ چمن سوم بہار نبوت اسمین معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم اخبار نبوت اسمین ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ جب فصاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب مین مندرج ہین دیکھنے پر موقوف ہے لفظ بلفظ اسکا جو گوشہ گوشہ مین عشق کی اثر کرتا ہے پڑھنے والون کو دل سے پوچھا چاہیئے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہوگا کہ جس مین یہ کتاب پہنچکر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہون چند سال سے یہ کتاب جو عقاصفت نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا دیکھئے مالک کتاب کو رشاد ہو شفقت اجازت پائی تو خوشی سے چھپوا کر بلحاظ فایدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپئے ۳ اور بیجلد تین روپے ۳ رکھدی گئی کم نسخے فروخت ہوئے اور چند باقی رہ گئے ہین تمنا یقین جلد ہی کرین ورنہ یہ کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنیکا پتہ

لشکر منگلو تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

ادویات مجرب

لالف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہون یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہون اور پیری مین جوانی کا حظ اٹھانا ہین تو اسکو اپنی جیب مین رکھیے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھہ دن مین بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان کثرت انزال۔ رقت منی۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیان عہ

روح دافع بخارات نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ و چوتھیہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کیساتھہ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہین قیمت ۱۲

روح دافع طحال۔ قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر دوا سے ان لوگون نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

لوہیون کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہوکر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہین۔ اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس ۸ سرد و اور

مصفی خون فی شیشی عہ دود سر کلان عما۔ فسادات خون تر خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ۔ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے دوبارہ مرض نزدیک نہین آتی۔ ایام امراض وبائیہ مین اسکا استعمال کرنا ضروری ہے حبوب کو سر چشمہ تو استعمال ہو سکتی یا فیض رہنا تو۔۔۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویات چوک منت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

لہ الحمد

اہل حدیث

امرتسر ۱۹ رجب ۱۳۲۲ ہجری المقدس مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۵
والیان ریاست سے	۵
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بذریعہ ڈاک روانہ ہوگا

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت بمہر تصفیہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک شائع ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

تبدیل نام

اہل حدیث کا سال تمام ہونے کو ہے گو حساب کا تخمینہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سو ڈیڑھ سو روپیہ سال بھر میں خسارہ ہوا۔ کیوں ہوا۔ اسکی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ سب سے پہلے عدہ خریداروں کو رعایتی قیمت دینا تھا جو برابر انکو اس رعایت پر پہونچتا رہا جو ایک ہی سال کیلئے تھی۔ دوئیم یہ کہ اشاعت بہت ہی کم رہی جسکی وجہ بعض دوستوں کے خیال میں یہ ہے اخبار کے مضمون تو عامہ اہل اسلام سے تعلق رکھتے ہیں مگر نام اخبار کا ایک خاص فرقہ سے مخصوص اسلئے اخبار کا نام تبدیل ہونا چاہیے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اپنے اپنے منشا سے مطلع فرماویں۔

مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ

"ہمارے مسیح ہندوستانی یعنے مرزا صاحب قادیانی "
"کے حالات سے تو ہندوستانی واقف ہیں مزید "
"واقفیت کے لئے رسالہ چودہوین صدی کا مسیح کا ایک "
"کریں جو مطبع اہلحدیث میں چھپ رہا ہے بہر دست حقیقی "
"واقفی ہندوستانی مسیح کی حاصل ہے اسکو کافی جانئے "
"ایرانی مہدی محمد علی باب بانی فرقہ بابیہ کے حالات کو "
"ذیل میں ہم علیگڈھ گزٹ سے نقل کرتے ہیں:۔

باب اور فرقہ بابیہ

کے مختصر حالات ہم لیسٹ اینڈ ویسٹ کے ایک مضمون سے اقتباس کرتے ہیں جو انگلستان کے مشہور عربی و فارسی دان عالم مسٹر ایف۔ ... براؤن کی دریافت کا نتیجہ ہے۔

مرزا علی محمد جو باب کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے ، ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء کو شیراز میں پیدا ہوا۔ اسکی تاریخ ولادت کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ خاص مقالہ میں (وہ کتاب جو باب کی ایک تاریخ ہے) تاریخ ولادت سنہ ۱۸۱۹ء بیان کی گئی ہے مگر زیادہ صحیح یہی ہے کہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۲۰ء میں پیدا ہوا۔ باب کی اوائل عمر کا حال اچھی طرح سے معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کی پرورش اسکے ماموں نے کی اور جب علی محمد کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ماموں نے خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ بوشہر میں بھیجدیا تاکہ تجارت کی تعلیم ملے اور تجارت پیشہ ہو سکے۔ علی محمد نہایت خاموش سنجیدہ اور متین نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ ایسی بات تھی کہ جس سے ملتا تھا اُسپر اُسکا اثر ہو جاتا تھا۔ تجارت ایسی طبیعت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی اور تجارت میں دل نہ لگنا ظاہر ہے۔ چنانچہ تجارت سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور وہ مزارات کی زیارت کے قصد سے

کاروبار چھوڑ کر چلا گیا۔ غور و فکر کی عادت بہت تھی۔ عارف باللہ ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حاجی سید کاظم رشتی کی شاگردی اختیار کی۔ اُن بزرگ کے علم و اخلاق کی شہرت دور دور تھی۔ اور اُن کے پاس دور دور سے بوڑھے اور نوجوان مرید اور شاگرد اُن کے جمع ہوتے تھے۔ اور اُن کی صحبت اور تعلیم سے مستفیض ہوتے تھے۔ مرزا علی محمد کی بھی شہرت ہونے لگی اور علماء اس نوجوان شیرازی سے مذہبی مسائل کی تحقیق و دریافت کرنے لگے اور قرآن شریف کی وہ خوبیاں جو نظر ظاہر بین سے پوشیدہ ہیں۔ ان باتوں سے مرزا علی محمد کو اپنی بزرگی اور علم پر ایک فخر سا ہو گیا۔ اور عارف باللہ ہونے اور دنیا سے کنارہ کشی کے شوق نے جو عام لوگوں سے پوشیدہ نہ تھا علی محمد کی پر جوش طبیعت پر ایک نیا اثر پیدا کیا اور اس نئے اثر نے یہانتک قوت حاصل کی کہ مئی سنہ ۱۸۴۴ء میں اُس نے اپنے باب النجاۃ اور خدا کی تجلی ہونیکا اعلان کیا۔ گویا نجات ابدی اور خدا کی تجلی سے دیدہ و دل کو مشرف و منور کرنا انسان کو اُسکے توسل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اپنی کتاب بیان میں اُس نے اس اعلان کی تفصیل سے قرآن شریف نازل ہونے سے تشبیہ دی ہے نعوذ باللہ من ذالک اور باب النجاۃ ہونے کے دعوے کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہئے تھا مخالفت شروع ہوئی۔ مگر چند لوگ مرزا علی محمد کے معتقد بھی ہو گئے۔ اُن معتقدوں کی تعداد باب کے اُستاد حاجی سید کاظم رشتی کے انتقال کے بعد زیادہ ہو گئی۔ اور اُن لوگوں میں باب نے وعظ اور تلقین شروع کی۔ مذہب تصوف اور فلسفہ و دینیات میں بہت تھوڑی تعلیم پائی تھی مگر اُسپر یہ حال تھا کہ وعظ نہایت پُر اثر ہوتا تھا۔ اور بڑے بڑے مولویوں سے مسائل مذہبی میں مقابلہ کرتا تھا اور اُنکو قائل معقول کر دیتا تھا۔ اُسکی شہرت رفتہ رفتہ صفہان پہونچی اور اصفہان سے آگے تبریز اور ایران کے دیگر امصار و دیار میں پہونچی۔ یہانتک کہ گورنمنٹ ایران کو بھی اطلاع ہوئی۔ معتقدین کی تعداد بھی روز بڑھتی

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم
ساتھ نیک نامی
بڑی فہرست طلب
ہوگی
ناگر تیل
یہ تیل خاص
کے ایجاد ہوا
ہونے سے
آنکھوں سادہ
ہے قیمت
المشتہر
او ...

گئی - اور پہلے چند معتقدین نے باب کے مذہب کی اشاعت شروع کی - اور اُس نئے مذہب کے عقاید کا وعظ اور تعلیم کرنے لگے - لوگون کو یہ سمجھایا گیا تھا کہ وہ شخص جسکی توریت اور انجیل اور فرقان مجید مین بشارت ہے مرزا علی محمد ہے - اور نام کا فرق کوئی فرق نہین اسلئے کہ مختلف ملکون مین مختلف زبانین اور مختلف نام ہوتے ہین - بہرحال مہدی موعود ہونے کا ثبوت کسی ڈھب سے ہو یا - اور مولوی اس نئے مذہب کے بطلان اور بیوقوفی دکھانے پر آمادہ ہوئے - حاکم فارس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس مذہب کی حالت اور شورش کی تحقیق کرے - ایسا نہو کہ اسلام جو بارہ سو برس سے زندہ چلا آرہا ہے اُسکو نقصان پہونچے - اور خود گورنمنٹ ایران کو نقصان پہنچے - جو ایک اسلامی سلطنت ہے - اور مولویون کے غیظ و غضب کی آگ بھڑک گئی مرزا علی محمد کے مکان پر یورش کی - اسکو گرفتار کیا اور اُسکی فضیحت کی - ایک مولوی صاحب نے اُسکے منہ پر گھونسا مارا مگر اُسکو آخر مین اس وعدہ پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فساد نہین بڑھائیگا - لوگ بہت کم اس قدر کی بات کو سمجھتے ہین کہ کسی نئے اعتقاد کی سخت مخالفت کرنی اس طرح جسطرح مرزا علی محمد کے مذہب کی کی گئی - اور جسطرح علی محمد کی رسوائی و فضیحت ہوئی اُس اعتقاد کو تقویت اور قوۃ اور زیادہ اشاعت دیتی ہے -

زنجان مین بھی جو فرقہ بابیہ کا دار الاقامت اور مامن و ملجا بنتے والا تھا باب کے عقاید اور باب پر مظالم ہونے کی خبر پہنچی - وہان ایک شخص پیر مرد علامہ وقت ملا محمد علی کے نام سے مشہور تھا اُسکو حیرت ہوئی تھی اور حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہوا - اور اُسنے اپنے ایک خلیفہ کو بھیجا کہ جائے اور عینی شہادت لائے اور حقیقت حال آکر بیان کرے - ملا محمد علی کا خلیفہ باب سے ملنے گیا - اور باب کا سلام و پیام اور چند تحریرین لیکر آیا - اسکے چند روز بعد ملا محمد علی نے یکایک بحالت شوق و وجد عقیدہ بابیہ کی تلقین شروع کی - اور بہت سے آدمیون کو سلسلہ بابیہ مین منسلک کر لیا اُسکے روز افزون اثر اور معتقدین کی روز افزون تعداد کی اطلاع شاہ ایران کو ہوئی - اور اُسپر شاہی فرمان صادر

ہوا کہ فوراً طہران کو روانہ ہو جائے ؎

باب کو زنجان مین ایک زبردست اور با اثر معتقد تو ملا ہی تھا ایک اور شخص سید یحیی نامی حسن اتفاق سے اُسکا معتقد ہو گیا - سید یحیی کو محمد شاہ نے شیراز بھیجا تھا کہ عقائد بابیہ کی تحقیق کرے اور اُسکے جھوٹ اور ریاکاری کی تبلیغ کرے پس سید یحیی آیا اور مرزا علی محمد باب سے کئی بار خلوت و جلوت مین ملاقات کی - باب قرآن شریف کی مشکل سے مشکل آیتون کے معانی اسقدر عمدگی اور روانی کے ساتھ بیان کر جاتا تھا اور وہ معانی اس قدر معقول ہوتے تھے کہ سننے والے حیران منہ تکتے رہ جاتے تھے - سید یحیی پر باب کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ محمد شاہ کے لئے رپورٹ تیار کرنے کے ساتھ ہی اُس نے کھلم کھلا باب کا مذہب اختیار کر لیا - سنہ ۱۸۴۵ء مین اُسنے یہ نیا مذہب اختیار کیا اور اپنے انتقال سنہ ۱۸۵۰ء تک نئے مذہب کی تعلیم جابجا بڑے جوش سے کرتا رہا - اور سینکڑون کو باب کا معتقد بنا لیا - مولویون کا فرقہ جو سید یحیی پر بہت بڑا بھروسا کرتا تھا اُسکو دیوانہ سمجھنے لگا - یہانتک کہ اُسے یزد مین قید کرا دیا - مگر وہ یزد سے بھاگ نکلا اور شیراز سے بھی پرے جا کر وہی تعلیم و تلقین کا کام شروع کر دیا - وہان کے گورنر نے اُسکو گرفتار کرنا چاہا اور مولوی آمادہ پرخاش ہوئے - سید یحیی معہ ہمراہیون کے ایک قلعہ مین محصور کر لیا گیا - اور شیراز سے فوج طلب کی گئی مگر فوج کی بھی نہ چلی - آخرکار دھوکے سے کام نکالا گیا - اُسکو امن قایم رکھنے اور خاموش رہنے کے وعدہ پر نجات دیگئی مگر پھر قتل کر ڈالا اور ساتھ ہی اُسکے ہمراہیون کو بھی قتل کر ڈالا اور اُنکی نعش کی بیطرح بیحرمتی کی گئی - یہان سید یحیی کا خاتمہ ہوا اور اُدھر باب کی مخالفت پر مخالفت ہو رہی تھی - مرزا اعتکا سی وزیر ایران کا حکم ہوا کہ علی محمد کو قید کر لیا جائے چنانچہ وہ شیراز مین چھ ماہ کے قریب قید رہا - مگر منوچہر خان گورنر اصفہان کی مدد سے قید سے بچ نکلا - اور سنہ ۱۸۴۶ء مین اصفہان کی طرف کوچ کیا - منوچہر خان بہت اخلاق سے پیش آیا اور کئی مجتہد کو جمع کر کے باب سے مباحثہ و مناظرہ کرایا - اس مباحثہ

متعلق مختلف باتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مباحثہ میں کبھی باب اپنے مقابل کو دبا لیتا تھا اور بڑی زبردست بات کہہ جاتا تھا اور کبھی باب کوئی مضحکہ آمیز حماقت کی بات کہہ دیتا تھا۔ بہر حال یہ یقینی ہے کہ باب وہاں باطمینان کچھ زیادہ قیام نہ کر سکا۔ گورنر کو فتنہ و فساد کے آثار نظر آئے اور اس نے یہی مناسب و ضروری خیال کیا کہ باب کو دار الخلافہ کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ چنانچہ باب سواروں کی حراست میں طہران کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں جب طہران کوئی تیس میل کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ باب کو ایک گاؤں پر ٹھہر جانے کا حکم ملا۔ یہاں سے باب نے شاہ ایران کو پاس ایک خط بھیجا اور حضوری میں حاضر ہونے کی درخواست کی۔ کوئی مناسب حال عذر کر دیا گیا اور باب کو حکم ملا کہ ماکو روانہ ہو۔ ماکو کے راستہ میں وہ تبریز ٹھہرا اور یہاں اس کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا گیا۔ ماکو میں سختی کی قید نہ تھی بلکہ ایک گونہ آزادی بھی تھی کہ اپنے مریدوں اور معتقدوں سے خط و کتابت کی اجازت حاصل تھی۔ ماکو میں نظربندی کی مدت چھ ماہ سے اوپر بیان کی جاتی ہے۔ اور یہ زمانہ فرقہ بابیہ کے لئے خاص تاریخی وقعت رکھتا ہے۔ یہیں اس نے اپنی مشہور روحانی تصنیف خصوصاً "بیان" اور "صفت اثبات" لکھیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں اس نے وزیر اعظم کے نام ایک خط جو پند و نصائح کا بھرا ہوا تھا لکھا۔ گو یہاں کی قدرے قلیل آزادی اور اطمینان زیادہ مدت تک نصیب نہ ہوا۔ شہر میں اس کے عقائد پھیلنے مخالفت کا جوش بڑھا اور مخالفت کے ساتھ ہی بہت سے وفادار اور جوشیلے معتقد بھی پیدا ہو گئے۔ مجبوراً اس کو ماکو سے بھی نکالنا پڑا۔ اور وہ چہریق میں سخت مزاج یحییٰ خان کی نگرانی میں بھیج دیا گیا۔ یہاں اس نے اپنی تصانیف کو مرتب کیا اور بدقت تمام اس کو اپنے مریدوں اور معتقدوں سے جو اس کے مذہب کی اشاعت میں سرگرم تھے تعلیم کی جابجا تلقین کرتے پھرتے تھے نامہ و پیام کا سلسلہ رکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے معتقدوں کی ہر جگہ نہایت دشواری کی جا رہی تھی۔ لوگوں کو ایمان کے مار ڈالنے میں بھی تامل نہ تھا۔ اختلاف

کی یہ حالت تھی۔ آخر کار معتقدین بھی مجبور ہو گئے۔ اور زنجان۔ مازندران۔ اور یزد وغیرہ مقامات میں شورشیں برپا ہونے لگیں۔ مرحوم شاہ نصیر الدین اسوقت آذربائیجان کے گورنر تھے۔ وہاں کے مجتہد نے انہیں مجبور کیا کہ باب کو یہاں بلوا لیں اور اس کو سخت سزا دیں۔ باب تبریز میں گرفتار ہو کر آیا۔ اور یہاں بھی اصفہان کی طرح مباحثہ کا بازار گرم ہوا۔ مگر انسانیت کے ساتھ مباحثہ نہ ہو سکا۔ باب کی بے عزتی کی گئی اور اس کو پٹوایا۔ اور پھر چہریق واپس بھیجا۔ اس نے ان تمام تکالیف و مصائب کو صبر اور مردانگی کے ساتھ برداشت کی اور خدا پر بھروسہ کیا۔ ان باتوں کا اثر خلق اللہ پر پڑا اور بہت سے آدمی اس کے گرویدہ ہو گئے۔ اسی عرصہ میں باب کا حکم معتقدوں کے پاس پہنچا کہ صبر کرو اور شکر کرو قسمت کی شکایت نامناسب ہے۔ لڑنے بھڑنے پر آمادۂ فساد ہونا شہادت کی بزرگی اور شان کھو دیتا ہے۔ معتقدین پر اس کا بہت بڑا اثر پڑا۔

شاہ ایران مریض تھے گنٹھیا کا عارضہ تھا۔ بیدست و پا تھے سلطنت میں پورا اختیار وزیر اعظم کو تھا۔ ستمبر ۱۸۴۸ء میں شاہ محمد شاہ ایران کا انتقال ہوا۔ اور نصیر الدین تخت سلطنت پر متمکن ہوئے۔ میرزا تقی خان کا عروج شروع ہوا۔ اور ان پر بابیوں کا خوف اس قدر چھایا کہ اس فرقہ کو نیست و نابود کرنا شروع کیا۔ بابیوں نے نہایت مردانگی کے ساتھ زنجان وغیرہ مقامات میں مرزا تقی خان کے ظلم و تعدی کی برداشت کی اور تلوار و توپ کے آگے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ مقالہ میں لکھا ہے کہ ایک پارسی نے اس صبر و استقلال کو دیکھ کر کہا کہ یہ باتیں مذہب کی سچائی کا ثبوت دیتی ہیں۔ اب وہ وقت آ گیا کہ باب کی تصانیف جمع کی جانے لگیں اور ان کی ترتیب ہونے لگی۔ مرزا علی محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خوبصورت طغرا ہے جس میں ایک انسان کی شکل بنی ہوئی تھی۔ مذہب بابیہ کا خاص نشان بن گیا۔ چہریق سے باب معہ چار حواریوں کے تبریز آیا۔ یہاں علماء نے آخر فیصلہ اس کے لئے تجویز کر دیا تھا۔ اور اس سے سوال کیا گیا

کو اپنے عقائد پر لعنت ملامت کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ اگر عقاید چھوڑ دیگا تو اسکی جان بخشی ہو جائیگی۔ اُسے ایک تنگ کوٹھری میں بند کر دیا اور اس تیرہ و تار کوٹھری میں معتکف ذات بے چون و چرا کے خیال میں محو وہ خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا۔ علماء کا فتویٰ پیام اجل لایا اور اسکو تین دن تک اپنے خاص یار معتقدوں کی صحبت کی اجازت ملی۔ اُس نے اپنے دو معتقدوں کو جن کے قتل کا حکم بھی ساتھ کے ساتھ صادر ہوا تھا۔ کہا کہ مجھ کو میری قسمت پر چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ۔ مگر پیر اور مرشد اور رفیق کا ساتھ کس دل سے چھوٹ سکتا تھا۔ ایک نے تو کہا کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کر لیتا ہوں اور دو سال بعد طہران میں جا کر مر [illegible]۔ دوسرا مرنے کے لئے تیار ہے اپنے پیر کے ساتھ راہی ملک بقا ہونا اور درجہ شہادت حاصل کرنا اسکو دنیا کی ہزار زندگیوں سے بہتر ہے رات کو پیر اور مرید کامل اطمینان کے ساتھ خدا پر بھروسہ کر کے سو گئے اور صبح کو جان دینے کے لئے تیار ہو گئے یہ دن ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ ہجری یا ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کا ہے۔ باب اور محمد علی زنجانی یا زیجیر گورنر کے محل میں آئے ہیں رسی کو سروں پر دونوں کو لٹکایا جاتا ہے اس طرح کہ محمد علی کا سر باب کے سینہ پر ٹکتا ہے دونوں [illegible]

[illegible]

کے جوش پیدا [illegible] ختم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے [illegible] کے شہید ہونے کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو [illegible] شیرازی کی قسمت پر افسوس کر رہے ہیں۔ اور کچھ وہ لوگ ہیں جو منتظر ہیں کہ یہ مغضوب روح اس دنیا سے جائے۔ یکایک حکم ہوا اور بندوقیں چلیں مظلوموں پر [illegible] کی چادر [illegible] مگر جب یہ چادر ہٹی تو عجب ایک معجزہ نظر آیا۔ رسی کے ایک سرے پر مرید با عقیدت گولیوں سے چھدا ہوا لٹک رہا ہے۔ مگر باب کا پتا نہیں۔ مجمع پر عجیب حیرانی اور سناٹا طاری ہوتا ہے۔ سپاہی ادھر اُدھر دیوانہ وار دوڑتے ہیں۔ شہر تبریز [illegible] حیرت اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر باب کا وقت آچکا تھا۔ وہ اپنے تیرہ و تاریک قید خانہ کے پاس ملا۔ پکڑا گیا۔ اور پھر اُسی رسی کے سرے سے باندھ کر لٹکایا گیا۔ سپاہی تعینات تھے اور پھر گولیوں کی ایک باڑ چلائی گئی۔ دھوئیں نے ہٹ کر شہید کی صورت دکھائی اور معلوم ہوا کہ وہ روح جو آلام و مصائب میں مبتلا تھی رخصت ہو گئی۔ نعش خندق میں پھینک دی گئی۔ وہاں دو دن تک پڑی رہی پھر کچھ معتقد ملکر اٹھا لائے۔ باب کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور نجات کا دروازہ خاک و خون میں مل گیا۔ اور اسیر موت کا پردہ پڑ گیا کیسی جوان موت تھی مرزا علی محمد کی عمر شہادت کے وقت صرف تیس سال کی تھی۔

کہتے ہیں کہ باب کے بہشتی دروازہ کھولنے کی پیشین گوئی حاجی سید کاظم رشتی نے کی تھی اور جب باب اُن سے درس لیتا تھا تو سید کاظم کو اسکی بزرگی کی بشارت ہوتی تھی۔ باب کی شہادت کی خبر شہر بشہر اور گاؤں در گاؤں گئی اور سلطنت کے دور [illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ بھڑکایا جاتا ہے۔ چنانچہ [illegible] خونریزی کے [illegible] بابیوں کا [illegible]

فرقہ بابیہ کے دو حصے ہیں پہلے [illegible]

ahmadimuslim.de

ہی کہلاتے ہیں۔ باب کی ۔ وہ تصانیف ہیں جنہیں سے بعض تلف ہو گئیں۔ مختلف خطاب اور القاب اختیار کئے۔ شروع میں باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا۔ پھر نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوے کیا۔ مگر جب زندگی زیادہ معلوم نہ ہوئی اور دیکھا کہ اب تھوڑی دیر بعد خاتمہ ہو جائیگا تو اعلان کیا کہ میں اُس ذات کی بشارت دینے والا ہوں جسکو خدا ظاہر کرے گا - اسکا ذکر اُسنے اپنی کتاب "بیان" اور دیگر آخری تصانیف میں بار بار کیا ہے اپنا عجز ظاہر کیا ہے اور بکی بشارت دی ہے اُسکی بزرگی اور عظمت بیان کی ہے۔ اُسکے ایک لفظ کو ہزار "بیان" پر ترجیح دی ہے جو اُسپر ایمان لائیگا اُسپر رحم و کرم ہوگا اور جو نہ لائیگا اور کفر کرے گا اُسپر خدا کی لعنت ہوگی۔ باب کے مرنے کے بعد کئی آدمیوں نے دعوی کیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسکی باب نے بشارت دی ہے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ بابیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ باب نیریز میں آرام کر رہا ہے اور اُسکے معتقد اُسکی اُمت کے لوگ اُس کا ذکر ملک در ملک لئے پھرتے ہیں۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

(از مولوی محمد شفیع صاحب از سکندرآباد)

الٰہی خوب تو نے یہ سو جدائی | الٰہی استجب منی دعائی
مجھے قید الم سے ہو رہائی | الم تسمع بفضلك یا منائی

دعائی من ضعیف مبتلائی

دعا کرتا ہوں میں وقتاً فوقتاً | نگاہ لطف کر دی مجھپہ فوراً
عدو آئے نظر میں فوج فوجا | غرایق فی بحور الغم حزنا

اسیر بالذنوب و بالخطائی

مجھے تو مت دکھا درد سقیم | تو کر سیری مری اب بالنعیم
الٰہی اعطنی بالعلم فہما | اُنادی بالتضرع کل یوم

مجد بالتذلل و الدعائی

ہوئی بیجد گنہ مجھسے بجبر ا | ہمیشہ گذری و فسق و فجورا
تو ہی واقف مرا فی الضمیرا | لقد ضاقت علی الارض طرا

و اھل الارض ما عرفوا دوائی

تو ہے یارب کریم یارحیم | رکہوں میں یاد تجھکو یاغفور
تو ہی ہے ناصر ہم نعم نصیر | فخذ بیدی فانی مستجیر

لعفوك یا عظیم و یا رجائی

تیری ہو جستجو ہر دم الٰہی | ہو وام نفس سے بہی اب تباہی
الٰہی استجب منی دعائی | اُتیتك باکیا فارحم بکائی

حیائی منك الثمین خطائی

ہمسے بدنفس نے کیا کیا سوائی | کمائی ساری بد مجہسے کرائی
کٹی یہ زندگی واہی تباہی | فابکی حسرۃ دمعی ابکی

اذا المرض من قلبی دوائی

گنوائی عمر ساری ہو کر گن | لیا دل سے نہ تیرا نام اکدن
بقاء عمر ہے اب غیر ممکن | جزائی ان تعذبنی و لکن

اعوذ بحسن عفوك من جزائی

قیامت میں ہو جب پیشی ہماری | دعا ہے یہی ہو اب ہماری
الٰہی غفر لنا من کل ذنبی | و لی دہشۃ و انت الکشف ہمی

و لی داء و انت دوا دوائی

گنہ مجہسے ہوئے دنیا میں کیا کیا | کہوں کیا شرمندہ تجھسے میں بیمار ہا
رہا میں خواب غفلت میں ہمیشہ | و ایقظنی الرجاء و فعلت الٰہی

رجائی ان تحقق لی رجائی

سناؤں کیا کسی کو اپنے غم کی | کہ دنیا سے نہیں مہلت یہ دم کی
شفیع حزنی حتی اسمی | تفضل سیدی بالعفو عنی

فمالی من بلاء فی بلائی

جناب احباب نے میری علالت کی خبر پاکر عیادت کی خطوط روانہ فرمائے ہیں۔ اُنکی ہمدردی و عنایت کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ اب بفضل خدا صحت ہے۔ (ابو الوفاء)

ahmadimuslim.de

آریون کا اعتقاد خداوند تعالیٰ کی نسبت

(نامہ نگار اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۳۶ مین (سوال) کیا ستتی (حمد وثنا) وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر ستتی پڑھنا کرنیوالے کا پاپ دور کردیگا۔ (جواب) نہین ✦

اور صفحہ ۲۵۰ مین ہے (سوال) ایشور اپنے بھگتون کو پاپ معاف کرتا ہے یا نہین ✦ (جواب) نہین ✦ کیونکہ اگر وہ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے۔ ف ای آریو ذرا اوہر کان تو دہرو۔ جب بقول پنڈت دیانند آپ کا خدا حمد و ثنا کرنے والون کے بہی پاپ دور نہین کرتا اور نہ معاف کرتا ہے تو پہر تم صبح وشام اُس سے دعائین کیون مانگتے ہو یہ تمہاری عقلمندی ہوئی یا نادانی۔ بیشک ...... ہے۔ کیونکہ عقلمند گداگر ایسے شخص سے ہرگز نہین مانگتا جسکو وہ جانتا ہو کہ اسمین تو دینے کی طاقت ہی نہین ہے۔ اور کوئی مجرم ایسے حاکم سے معافی کا طلبگار ہرگز نہین ہوتا جسکو معاف کرنیکا اختیار نہین ہوتا پہر تم صبح وشام ہون کرنے کے وقت خدا سے کیون دعائین مانگتے ہو افسوس ہے تمہاری ایسی ...... پر

دیکھو مسلمانون کا خدا فرماتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ ترجمہ۔ جو کوئی کرے تم مین سے برائی نادانی سے پہر اُسکے بعد توبہ کرے اور سنوار پکڑے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۔ ش سورہ انعام ✦

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۴۲ مین ہے (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہین بنا سکا۔ (جواب) نہین ✦ کیونکہ جو نیست ہے یعنے جسکا وجود نہین اُسکا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے ✦ ف آئے آیئے آپکا خدا بقول پنڈت دیانند نیست سے ہست کر ہی نہین سکتا تہا جبمین نیست سے ہست کرنیکی طاقت ہی نہین تو پہر وہ کیسا خالق ہوا۔

دیکھو لالہ آتما رام صاحب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۰۲ یجروید کا حوالہ دیکر لکھتے ہین۔ پہلے ہرنیہ گربھ جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تھا۔ ف لالہ آتما رام کی عبارت بالا سے دو باتین صاف ظاہر ہین (الف) خدا جہان کا پیدا کرنیوالا ہے (ب) خدا جہان کے پیدا کرنے سے پہلے واحد موجود تہا۔ مگر پنڈت دیانند صاحب نے روح اور مادہ کو بہی پرمیشور کی طرح ازلی لکہا ہے۔ اب آریو پنڈت جی سچے ہین یا لالہ آتما رام۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۸۳ مین۔ ہونا۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی کال (زمانہ) اور اکاش۔ اور جیو جو ازلی ہین موجود ہوتے ہین اُنسے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اگر اُنمین سے ایک بہی نہو تو دنیا ہی نہو۔ ف اس عبارت سے بقول پنڈت دیانند صاحب دو باتین صاف ظاہر ہین۔ (الف) پرکرتی۔ (زمانہ) اکاش اور جیو پرمیشور کی طرح ازلی ہین۔ یعنے خدا نے اُنکو پیدا نہین کیا (ب) آریون کا خداوند بجز مادہ و روح کے کچہہ بنا ہی نہین سکتا یعنے وہ کسی چیز کے بنانے کے واسطے مادہ و روح کا محتاج ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آریون کا خدا مادہ اور روح کا خالق ہی نہین ہے اور نہ اُنپر اُسکا کسی قسم کا حق ہے۔ اُس نے زبردستی اُنپر قبضہ کیا ہوا ہے جیسے زبردست کمزور پر کر لیتا ہے ✦

دیکھو مسلمانون کے خدا کی شان۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا۔ ترجمہ پیدا کیا ہر چیز کو اور اندازہ کیا اندازہ کرنا۔ قولہ تعالیٰ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ✦ ترجمہ نہین کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنیوالا ہر شے کا پس عبادت کرو اُسکی اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے۔ ف مسلمانون کا خدا جیسے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے ویسے ہی وہ ہر چیز کے فنا کرنیپر بہی قادر ہے جیسے اُسنے فرمایا۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ جو کوئی اُوپر زمین کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور صاحب انعام کی۔

ahmadmuslim.de

قولہ تعالیٰ کل شیءٍ ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون ؎
ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اُسکی دائم اُسکے ہے حکم اور طرف اُسی کی پھر جاؤ گے۔ ف پس ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا خدا ہر چیز کے پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قادر ہے اور آریوں کا خدا روح اور مادہ کا خالق نہیں ہے وہ دونوں بھی اُسکی طرح ازلی ہیں اور نہ وہ اُنکے فنا پر قدرت رکھتا ہے۔ بلکہ جو کچھ جیو یعنے جو کچھ روح کرتا ہے بقول دیانند صاحب خود مختاری سے کرتا ہے مگر سزا بھگتنے میں روح خدا کا محتاج ہے۔ آئے آریو کوئی تو بتاؤ کہ روح جب پرمیشور کا پیدا شدہ ہی نہیں ہے تو پھر اُسکو سزا دینے کا کیا حق ہے۔ جیسے بانی اینڈ کو۔ (اللہ دتا از بہاولپور)

اڈیٹر خدا تو سب کا ایک ہی ہے الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین حیدٔ معلوم نہیں کہ یہ انسانیت خاصہ کہ فلاں قوم کا خدا ایسا ہے ہمارا خدا ایسا ہے کہانتک صحیح ہے اس قسم طرز بیان کی بانی بھی ہماری تعلیم یافتہ پارٹی آریہ سماج ہے گو ہم اسے پسند نہیں کرتے۔

تقریظات

{ کیا اسلام کی اشاعت بزور تلوار ہوئی ہے } اس کتاب میں مصنف نے کئی ایک دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے نہ کہ تلوار کے زور سے جیسا بدگمانوں کا گمان ہے۔ گو بعض مقامات پر جیسا کہ طبیعت انسانی کا لازمہ ہے سامحات ہو گئے ہیں۔ تاہم مجموعی کیفیت سے رسالہ مفید ہے لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۸ ملنے کا پتہ۔ (شیخ جمال احمد صاحب علوی رئیس کرا ضلع الہ آباد مصنف)

{ سرعت المآء } اس رسالہ میں مصنف نے سرعت انزال کی بیماری کی تشخیص کر کے اپنے مجرب بمجرب نسخے لکھے ہیں۔ اصل نام کتاب کا بھی سرعت انزال ہے قیمت ۳ ۰ /

پتہ :- (پنڈت بشاکر دت شرما مالک اخبار ریش اُپکارک لاہور)

{ صراط الماھر فی علاج الطاعون } اس رسالہ میں مصنف نے طاعون کے اسباب علامات۔ حفظ ما تقدم۔ علاج وغیرہ لکھے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ا ر ہے معہ محصول ا ۔ پتہ :- مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب موضع رمضان پور ڈاکخانہ برگہ ضلع منگیر۔

{ تحفۃ المسلمین فی بیان التامین } اس رسالہ میں مصنف نے آمین بالجہر کا ثبوت دیا ہے بہت بڑی بسیط بحث کی ہے رسالہ ۶۶ صفحہ کا ہے قیمت مرقوم نہیں غالباً ۴ ر ہوگی۔ پتہ :- مولوی محمد انصاری صاحب مقام تحصیل دیوریا ضلع گورکھپور ؎

لوکل

۱۰ اگست میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر نے اشتہار دیا تھا کوئی گائے بیل شہر میں آوارہ نہ پھرے۔ ۳۱ اگست کے بعد جو آوارہ پھرتا پایا جائیگا ماخوذ کیا جائیگا۔ اگر کوئی اُس کا مالک ہوا تو اُس سے قانونی سلوک کیا جائیگا۔ جسپر تمام اہل شہر صاحب موصوف کے شکر گذار ہیں مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اُس حکم کی کماحقہ تعمیل نہیں ہوئی۔ پھر بدستور گائے سانڈ وغیرہ آوارہ پھرتے ہیں اور دوکانداروں اور راہ رَوں کو تکلیف دہ ہوتے ہیں چنانچہ ۲۵ ستمبر کو چوک لوگڑہ میں دو آوارہ سانڈوں کے لڑنے سے ایک دوکاندار کی تمام دوکان حلوے وغیرہ کی برباد ہو گئی۔ جسکی تمام پرہ رقم پر پانی پھر گیا۔ ہم صاحب ممدوح کو اُس حکم کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اُسکی تکمیل کرائے

اہل شہر کو اپنا
ممنون
بنائیں

تبرکات
بابو عبدالغفور
کے ترک اسلام
قیمت بہائی

حق پرکا
آریوں کے گروہ
جی شیعیار
شریف پر اعتراض
انکا مفصل
قیمت ۱۲

اس
بطرز
منیجر اہل

فتوے

سوال اوّل آنحضرت کا سینہ مبارک چیر اگیا تہا یا نہیں۔ کس غرض سے چیر اگیا تہا۔ (منشی فتح محمد از بٹالہ)

جواب نمبر (۱) حدیثوں اور تاریخوں مین یہ مضمون آتا ہے کہ آنحضرت کا سینہ خورد سالی ہی مین جبرئیل فرشتے نے چیر کر آلائش انسانی جو فطرتی طور پر ہوتی ہے نکالدی تہی اور انوار برکات سے سینہ کو منور کر دیا۔ یہ ایک راز اور سر روحانی ہے۔ گو آپ بدو فطرت سے پاک و صاف تہے مگر پہر بہی اس مین تو کسی طرح شک نہین کہ آپ بنی آدم سے تہے۔ لیکن وہ آلائش انسانی جسکی وجہ سے بنی آدم گناہ کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین۔ آپ کے سینہ مبارک سے نکالی گئی تہی یہی معنے ہین اُس حدیث کے کہ جس مین ارشاد ہے کہ خدا نے میری مدد کی ہے تو مین شیطان سے سالم رہتا ہون۔

سوال نمبر (۲) سلطنت انگریزی مین عشر کا دینا فرض ہے یا نہین اور جو لوگ عشر کو لگان سرکاری مین داخل کرتے ہین اسی طرح ہے یا نہین۔ دیگر جس کے گہر کی زمین نہین اور غیر کی زمین بٹائی سے اسکو تین چار حصہ مین غلہ خداوند کریم نے عطا کیا اُسکے عشر ادا کرنے مین کیا حکم ہے۔

سوال نمبر (۳) بوقت سبق پڑہنے قرآن شریف کے اگر لڑکا ہاتہ باندہ کر اُستاد کو سبق سنائے تو کیا حکم رکہتا ہے شرک و بدعت ہے یا نہین۔

سوال (۴) حیوان زنا کردہ سے نفع اٹہانا جائز ہے یا نہین۔ بدلیل مطلع کرین۔

سوال (۵) اگر کوئی غیر اسلام مسلمان کو کوئی چیز خوردنی سے یا تحفہ دیدے تو جائز ہے یا نہین۔

سوال (۶) جب ہم لوگ عالم ارواح مین تہے اُس حال کی غم و خوشی حالت سفر و قیام کی اب ہمکو کچہ خبر نہین کیا قیامت کو بہی اسی طرح دنیا کی خبر یاد نہ ہوگی جواب عقلی و نقلی چاہیے۔ (مولوی عبد الحق ضلع انگری)

جواب (۲) اس زمانے مین عشر دینے کے متعلق پہلے دنوں علمائے پورب مین کسی قدر اختلاف اٹہا تہا خاکسار کی رائے ناقص مین سوائے لگان سرکاری کے عشر دینا واجب ہے۔ لگان سرکاری عشر کے قائمقام نہین کیونکہ عشر مسلمانون پر بطور زکوۃ کے واجب ہے اور لگان کا مواخذہ بطور زکوۃ کے نہین بلکہ سرکاری محصول واجب الادا ہے۔ پس جتنا غلہ بعد ادائے لگان وغیرہ کے بچے اُس مین سے بیسوان حصہ بطور زکوۃ کے ادا کرنا چاہیئے۔ زمین اپنی ہو یا اجارہ پر ہو۔

جواب (۳) لڑکے کو مثل نماز کے ہاتہ بند ہوا کر کہڑا کرنا جائز ہے بشرطیکہ کہڑا کرنیوالے کی نیت یہ ہو کہ اس لڑکے کو امامت کا طریق آجائے اپنی تعظیم مقصود نہ ہو۔

جواب (۴) ایسے حیوان کا قتل کرا دینا حدیثون مین آیا ہے۔ ابو ہریرہؓ سے یہی سوال ہوا کہ اُس حیوان کا کیا قصور ہے فرمایا کہ آنحضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے شاید کہ آپنے اُس حیوان سے (جسکے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہے) کسی قسم کا نفع حاصل کرنا پسند نہین فرمایا۔

جواب (۵) کوئی غیر مسلم مسلمان کو تحفہ دے تو لے لے بشرطیکہ کوئی حرام چیز (مثل خنزیر، شراب وغیرہ) نہو۔ آنحضرت بہی کفار کے تحفے قبول فرمایا کرتے تہے بلکہ عوض بہی دیتے تہے۔

جواب (۶) قیامت کے دن ایک دوسرے کو ہم پہچانینگے۔ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ۔ وغیرہ آیات اسپر شاہد ہیں۔

سوال (۷) دو ساڑو بہائی ہین اُنکی بیویان بہی سگی بہنین ہین انکی اولاد مین سے ایک کی لڑکی دوسرے کا لڑکا ہے تو انکا نکاح ہو سکتا ہے۔ (عبد اللطیف از سیدو بجنا)

جواب (۷) ساڑو بہائی سے مراد اگر ہمزلف ہے تو دونون کی اولاد خالہ زادے ہوئے جنکا نکاح درست ہے۔

سوال (۸) جب کوئی آدمی زیادہ بیمار ہوتا ہے تو اُسکے متعلقین [illegible]

اور قرآن کا مقابلہ
کی فضیلت
القرآن
الرحمن
ہی آسان طرز
ایک آیت پر دوسری
ضروری ہے
اور طلباء سے
اہلحدیث امرتسر

ایک دو بکرے قربانی کر کے اسکا گوشت غریب محتاجوں کو کھلا دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ جان کے عوض جان قربان ہونی چاہیے یہ درست ہے یا نہیں۔ (منشی عبدالحکیم از گورکھپور)

جواب (۸) یہ ایک جاہلانہ رسم ہے جسکا شرع شریف میں کوئی ثبوت نہیں۔ ہان اتنا مضمون تو آیا ہے کہ صدقہ سے خدا کے غضب کی آگ سرد ہوتی ہے مگر یہ طریقہ صدقہ کا نہیں صدقہ یہ ہے کہ جانور خدا کے نام پر ذبح کر کے مساکین کو کھلا دیا جائے اور جان کا عوض جان سے خیال میں نہ لایا جائے۔

سوال (۹) سود خوار کے ہان کی دعوت کھانا جایز ہے یا نہیں۔

سوال (۱۰) امام جب ولا الضالین کہے تو آمین بالجہر کہنا چاہیے یا آہستہ اور رکوع جاتے ہوئے اور سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین چاہیے یا نہیں۔

سوال (۱۱) کسی شخص نے نابالغ لڑکی سے نکاح کیا تو کسی اتفاقی سے اسکو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔ (از ناگپور)

جواب (۹) سود خوار اگر صرف سودی کا کاروبار کرتا ہے تو اسکی دعوت نہ کھائی جائے اور اگر کوئی کام (مثل ملازمت تجارت وغیرہ) بھی کرتا ہے تو جایز ہے۔ ہان اگر قطعی معلوم ہو جائے کہ اس دعوت میں سود کی آمد خرچ ہوئی ہے تو نہ کھانی چاہیے۔

جواب (۱۰) آمین رفع یدین کے مسائل مشہور ہیں کہ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آمین آہستہ کی جائے مگر اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک بالجہر کہنا سنت ہے حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ کرام کی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تھی (ابن ماجہ) لیکن یہ جو تشدد ہے کہ آمین بالجہر کہنا مفسدہ صلوٰۃ سمجھا گیا ہے کسی امام کا مذہب نہیں حنفی بھی اسکے قایل نہیں۔ بلکہ بعض حنفی امام بھی بالجہر کے قایل تھے۔ امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں تسلیم کیا ہے کہ آمین بالجہر سنت ہے۔ متاخرین میں سے مولوی عبدالحی مرحوم دونوں (آمین بالجہر اور رفع یدین) کو سنت مانتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ بھی حجۃ اللہ میں رفع یدین کو سنت اور اپنا مختار مذہب مانتے ہیں۔

جواب (۱۱) اگر ضرورت ہو تو جایز ہے۔

انتخاب الاخبار

حجاز ریلوے معان کی لائن پر سب سے بڑا پل بڑا خوبصورت بنا ہے۔ یہ ہشتوں پر ٹھہرا ہوا ہے ہر ستون سنگ سفید کا ۲½ ۱ فیٹ چوڑا اور ۶۰ فیٹ بلند ہے۔ بنیاد میں ۱۹ سے ½ ۹ فیٹ گہرائی ہے یہ پل تمام لائن کی عمارت میں رفیع الشان ہے اور معان سے ۲۸۶ میل کے فاصلہ پر وادی اسمعان میں واقع ہے۔

کریٹ کے مسئلہ پر برابر بحث چلی جاتی ہے اور اُسکو یونان کے ماتحت رکھنے کی تجویز زور شور سے پیش ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ۳۰ ہزار مسلمانان کریٹ کو یونانی مظالم جلا وطن نہ کر دینگے۔ (خدا شر سے برانگیزد کہ در وے خیر ما باشد)۔

امیر صاحب نے حال میں جو فوجیں بہرتی کی تہیں وہ سب فن سپہگری سیکھنے کے لئے افغان ترکستان کو بہیجدی گئیں۔ امیر صاحب کو فوجوں کی طرف خاص توجہ ہے۔ (نیک فال ہے)۔

آگرہ میں ایک شخص نے اپنی بیٹی اور اُسکے آشنا کو باہم دیکھکر قتل کر ڈالا۔ اور حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا پائی۔

مارشل اویاما (جاپانی) نے رپورٹ کی ہے کہ لیاؤ ٹینگ میں روسیون سے جسقدر مال غنیمت چھینا گیا اُسکی پوری تفصیل ابھی تک قلمبند نہیں کی جا سکی ابھی اُسکی تحقیق اور شمار کیا جا رہا ہے لیکن ۱۹ ربیع الثانی تک جسقدر مال غنیمت شمار ہو چکا اسکی تفصیل حسب ذیل ہے:-

رائفل ۸۸۰۰ ۳۵ معہ ۳۰۰ ۱۶۳۸۷ کارتوس۔ قفل کے گولے ۱۰۰۵۶۔ سامان جنگ کے چھکڑے ۱۲۶۶۔ بیلچے ۱۶۹۸۵۔ کل ۵۶۳۹۔ کلہاڑی ۲۵۷۰۔ سنگ کی کلین ۳۔ ٹیلیفون ۶۔ گائے کے گوشت کے پیپے ۱۸۹۱۵۔ تہتیر جنکا قطر ایک

ادب
عربی صرف
بغیر استاد
لیاقت ہو
نامی جاناماہ
قیمت
حدوث
دنیا کی پیدائش
بحث تنا
الہامی کتب
وید اور قرآن
الہامی ہونے
بحث
منیجر اہل حدیث

ahmadimuslim.de

فٹ ۵ انچ ہے) ۲۵۰۰ - چاول ۸۰۰۰ من - گھوڑون کیلئے دانہ نخود ۱۲۴۸۰ ۵ من - آٹا ۴۰۰۰ من - اور کوٹ ۲۴۰۰ - گھوڑے ۴۰ - اسکے علاوہ ملکی ریلوے بنانیکا سامان - کوئلہ کی کانون کے آلات - ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار اور مٹی کے تیل کے پیپے - اسکے علاوہ ۱۳۰ روسی اسیر جنگ گرفتار کئے گئے - جو ۱۲۰۰ من - چونکہ ۴۲ ہزار من چینی چاول ۴ ہزار من - جو کا دانہ ۴ ہزار من باجرہ ۲۰ ہزار من - مٹی کے تیل کے ۱۸۰۰ پیپے جلانیکی لکڑی ایک لاکھ من - کوئلہ ۳ ہزار اور اسی من - مصری کو ایک ہزار آٹھ سو پیٹے -

اسکے سوا ۳۵۳ روسی مکانات اور ۲۱۴ گودامون پر کہ جو ریلوے سٹیشن کے قریب تھے جاپانیون نے قبضہ کر لیا - جنرل کروکی (جاپانی) نے ۵۷۰۰ من کوئلہ اور ۲۵۶ سیٹر شرائی گرفتار کئین -

پورٹ آرتھر کا عنقریب فتح ہو جانا اب یقینی سمجھا جاتا ہے - ۲۵ ماہ حال کی رات سے جاپانی پورٹ آرتھر پر برابر بم کے گولہ باری کئے جا رہے ہین - جاپانیون نے شہر پورٹ آرتھر کی فصیل مین اندر ہی اندر سرنگ کھود کے راستہ کر لیا ہے - جاپانیون نے ۵۰۰ روسی سوارون کو قتل کر ڈالا - اور بہت سی توپین چھین لین -

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ کا فیصلہ یکم اکتوبر کو ہوگا - ۳۰ ستمبر کو مرزا صاحب پیش ہو سکتے ہوا مخالف تو ہنسی اڑاتے ہین مگر پھر بیٹھینگے خر موسیٰ صعقا -

مقامی گورنمنٹون نے اپنے مسودہ ہائے قانون قحط پر نظر ثانی کر لی ہے - اور اب وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر نظر ہین -

جالندھر مین ایک بکری نے عجب قسم کے دو بچے دیئے ایک بچہ صرف سراپا آنکھ تھا اور دوسرا پاشنہ تھا - اناری بازار مین ایک کھتری کی دوکان پر بہت سے آدمیون نے یہ تماشا دیکھا - ([illegible] قدرت کے کرشمے ہین -)

حجاز ریلوے کے چیف انجینیر نے ہمراہی نجیب بک سپرنٹنڈنٹ انجنیر معائنہ کیا یعنے عقبہ بطن غول - درنج ہنوک ۳۵۴ میل وین کو دیکھا - کچھ نقص نہ تھا -

لارڈ کچنر ۱۰ ماہ حال کے اختتام پر شملہ سے روانہ ہو کر ریاست گینوخص کے علاقہ مین دو روز تک شکار کھیلین گے -

مہم تبت تبت مشن اور اسکارٹ ۲۳ ماہ حال کو لہاسہ سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوگئے ہونگے - مہم تبت کی فوج جب سلیگوری مین واپس آجائیگی تو وہان سے حسب ذیل تاریخون پر اپنی اپنی مقررہ جگہون پر روانہ کی جائینگی :- سپیرز کی ۲ کمپنی یکم اکتوبر کو - ۲۳ پانیرز رجمنٹ ایک ونگ ۳ اکتوبر کو - ۱۷ نیٹو فیلڈ ہسپتال کا سیکشن ڈی ۹ اکتوبر کو - ۲۲ برٹش فیلڈ ہسپتال کا سیکشن ای ۱۰ اکتوبر کو - ۳۲ پانیرز کا ایک ونگ ۱۵ اکتوبر کو - ۳۲ پانیرز کا دوسرا ونگ ۱۷ اکتوبر کو -

شہر دہلی مین اسلامی جلسہ بڑی دھوم سے ہونیوالا ہے جس مین سماجی دوستون سے بھی دو چار ہونگے -

جنگ روس و جاپان

تمام دنیا کو اس جنگ کے نتیجہ کا انتظار ہے - مقامات جنگ کی کیفیت کیوجہ سے مخصوص اردو دان و بعض انگریزی دان اصحاب بھی خبرون کا پورا لطف نہین اٹھا سکتے جنگ کے خفیہ اسرار بھی اسوقت تک ناظرین کو نہین معلوم ہین اسلئے ہمنے مفصل جنگ کی تاریخ تیار کی ہے جسکا حصہ اول کے مطالب ذیل کی تاریخ سات ہاف ٹون عکسی تصویرون کی نقلون سے کی گئی ہے - قیمت ۸/ - فرہنگ یا لغات جنگ - جنگی جہازون کے اقسام و ہیئت جنگ وزرا روس - جنگ و ہندوستان - اسباب جنگ - بانی جنگ - جنگ کی صعبتین - میدان کارزار - پہلا گولا - حملہ پورٹ آرتھر - روسی بربادی خود اپنے ہاتھ سے جاپانی کوریا مین - روسی بربادی - سے پہلا ایڈیشن مفصل مکمل تاریخ

المشتہر منیجر و سپرنٹنڈنٹ ذخیرۂ معظم بک ایجنسی مرادآباد (ممالک متحدہ)

جنات السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہو جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمایل دیکھنے کی مشتاق نہو۔ اور وہ کونسا دل ہو جو نظم کی باغ و بہار مین شگفتگی اور تازگی نہ پاوے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہی جسکے آٹھ چمن ہین۔ ہر چمن روحانی لذت دینے مین گلزار بہشت کا نمونہ ہی۔ کہانی نہین ناول نہین قصہ نہین بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال ہے اُمت مرحومہ کو پاس بجز ان معلومات کو مایۂ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو اُن زبانون کی تصنیفون سے بہرہ مند ہوتے ہین مگر اپنے ملک کی بولی مین ایسی دلکش نظم سیر مین نہ کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ یہ آٹھون چمن دو جلد مین ہین مگر دو سو کتابون کا خلاصہ جناب مولٰینا الحاج شاہ عبد الغنی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی دادو دریا کو کوزہ مین بند کر دیا۔ جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے۔ چمن اول انوار نبوت ہے جس مین ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصۂ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت ہے جس مین ولادت باسعادت نبوت سے گیارھوین سال تک کل احوال ہو۔ چمن سوم بہار نبوت ہے جس مین معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہو۔ چمن چہارم اخبار نبوت ہے جس مین ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایضاً جلد دوم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جن مناحت و خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب مین مندرج ہین دیکھنے پر موقوف ہین لفظ بلفظ اسکا ہو کشش مین مقناطیسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والون کے دلون سے پوچھنا چاہیے کوئی بستی کوئی قریہ کوئی شہر ایسا ہو کا کہ جس مین کتاب جسکے عشاق نے بھی کہ سینہ بسینہ نہ رکھی ہو۔ چند سال سے یہ کتاب مثل صفت نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا چھپنا بھی دشوار تہا ایکدفعہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف سے ۔ اور بے جلد ... رکھدی گئی بہتیرے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہین شائقین جلدی کرین ورنہ پھر کتاب کا ملنا بمصداق دشوار ہو جائیگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ :-

شیخ محی الدین صاحب تاجر کتب بنگلور (ہند)

مجربات دو بیان

عرق ماء اللحم انگوری دوا آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہین۔ بڑھاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ بھی رنگ۔ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے۔ مقوی اعصاب مشتہی اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان۔ بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ مع پورپی۔ بوتل عہ تین بوتل صہ۔

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریان۔ غثیان قے۔ بیخوابی۔ اسہال تحش اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگون تکالیف برداشت کرنے کے بہت ہی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہین۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست و لاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہین قیمت ایک شیشی ۲-اونس ۔۳ عہ ۴-اونس عہ۔

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریون اور بیجا سے عقد الیون کو سبب شادی کرنیکو تو کا سامنا خیال کرتے ہو اس بیخطر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہین۔ انکو ہمارہ ہماری لائف پلز جو بیحیات کے استعمال ہو اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ ہے۔

دفع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال ہو بالکل دفع ہو جاتا ہو اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی ورد و دوائی کی حاجت نہین پڑتی ہو۔ تصرف کیجیے ... بیماریان کہانی چاہیے قیمت فی ... بالون مین لگانیکا تیل خوشبودار ... کا لگانا بدرجہا بہتر ہو دماغی بیماریون مثل نزلہ و ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہین قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عہ۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی ... کارخانہ ادویہ ... انگریزی

حسب الارشاد مولٰینا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا۔

ahmadmuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

۱۰ شعبان ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عہ/

والیان ریاست سے ۔ ؁

رؤسا اور رعایا گراں قدر سے للعہ

عام خریداروں سے ۳/۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ہے بجز ٹکٹ ...

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے ... ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے۔

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات

آج کل بہت روز ہوئے کہ آتے ہیں کہ مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں بھی گرما گرمی سے سنائی جاتی ہیں مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے ہیں۔ حقیقت ان مقدمات کی یہ ہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی جس کی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی۔ اور در پے فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو۔ چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے اتنے میں ...

ahmadimuslims

تخص مسمی شہاب الدین کا جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کا شاگرد ہے خط مرزا جی کو بہیجا تہا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جسکی مدد سے پیر مہر علیشاہ صاحب نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکہی ہے۔ بس پہر تو کیا مرزا جی نے جہٹ سے ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین [illegible] کو بہیجا کہ وہ کتاب لے آوین۔ خیر حکیم جی گئے اور کچہ نذرانہ دیکر وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزا جی نے اُس کتاب کو قبضے مین کیا تو ایک محشر بپا کر دیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہو گا خوار ہو گا۔ یہ ہو گا۔ وہ ہو گا بلکہ زندہ درگور ہو جاویگا جب اُنکا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑہ گیا تو سراج الاخبار جہلم ۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء مین ایک مضمون نکلا جسکا راقم کرم الدین لکہا تہا۔ جسکا خلاصہ یہ تہا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال کی تہی سیف چشتیائی کی عبارتین بیشک اُن کتابون کے حاشیون پر مرقوم ہین۔ مگر یہ صحیح نہین کہ سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ منقول عنہ ہے۔ یعنی ہم نے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچہ عبارتین ایک زشت خط شخص سے لکہوا دی تہین تم خود اسکا اندازہ کر سکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوشنویس تہے حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن مین مرزائی اخبار الحکم کے اڈیٹر کو بہی کسی بات کے جواب مین سخت سست کہا تہا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزا جی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو اُلٹی پڑی لینے کے دینے پڑ گئے آخر انہون نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوے کرا دیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔ ادہر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بہائی مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کی طرف سے دعوے کیا کہ مرزا نے میرے بہائی کو بُرا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعوی تو بدیں وجہ خارج ہو گیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق دعوے کا ہے وہ کرے مگر مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمن مین خود مولوی صاحب موصوف کو بہی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے دعوے مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے

استغاثہ ہتک عزت کا دائر کر دیا کچہ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی مولوی [illegible] کبہی مقدمہ جہلم مین رہے۔ مرزائی پارٹی کے گورداسپور مین [illegible] مرزا جی کا ضلع ہے آخر مقدمات ضلع گورداسپور مین پہنچ رہے اس [illegible] مقدمہ کے ضمن مین مولوی صاحب نے ایک کتاب تازیانہ عبرت مصنفہ مرزا صاحب پیش کی جو ابہی شائع نہین ہوئی تہی تو جہٹ سے مرزا جی نے اُس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ مین چوری کتاب کا دعوی کرا دیا۔ دو ہوئے تیسرا دعوے اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔ خیر مقدمات برابر چلتے رہے۔ مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب تہا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم [illegible] مین نے نہین لکہا معلوم نہین کسی نے میری طرف سے لکہوا دیا ہے [illegible] نہین کیا بلکہ جو کتاب دکہائی تہی وہی دیدی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب دغا اور چوری کے دعوے سے تو پہلے ہی بری ہو گئے۔ مگر مرزا جی پر جو دعوے تہا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوے برابر چلتے رہے دونون پر فرد جرم لگایا گیا۔ اتنے مین حاکم کی تبدیلی ہو گئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سر سے کارروائی ہوئی مولوی صاحب نے اپنے صفائی کے گواہون مین خود مرزا جی [illegible] کے باپ کو لکہایا۔ مرزا جی [illegible] کے بیانات سے بہی [illegible] ہو چکا۔ اور اڈیٹر کے والد کو تو اسلئے لکہایا تہا کہ وہ اپنی قومیت کا ٹہیک پتہ نہین بتاتا تہا۔ آخر اسکے والد کے نام پر جو سمن گیا تو اُسپر لکہا تہا جہو ولد تانا قوم میراسی ساکن جالندہر ضلع جالندہر۔ اس شہادت نے بہی مولوی صاحب کو بہت کچہ فایدہ پہنچایا۔ مگر مقدمات نے اسقدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تہک گئی اسی اثنا مین کئی دفعہ خبر اُڑی کہ مرزا صاحب قید ہو گئے اس سارے مختصر بیان سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چہیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کار اُن کے گلے کا ہار ہو گئی۔ مفصل روئداد مطبع سراج الاخبار جہلم [illegible] قیمت [illegible]

کلام المبین بجواب رئیس [illegible] جسکی ضخامت ۲۰۰ صفحہ اور قیمت ۱۰ محصول [illegible] بہت تہوڑے نسخے رہ گئے ہین۔ (ملنے کا پتہ مطبع اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اسراف اور تبذیر

(ماخوذ از عصمت جلد ۲)

ہم اول دونوں مندرجہ عنوان لفظوں کے لغوی معنے بتائینگے۔ پھر ان کے مورد محل پر بحث کرینگے۔

سَرف بالفتح درخت کے پتوں کو سرفہ کا کہا جانا اور بالضم ایک کیڑا ہے جو لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ریزوں سے بناتا ہے اور اسی میں مرجاتا ہے یگانہ اسی قسم سے ہے اور سَرف غافل کرنا اور خطا کرنا اور مال و جاہ کے خرچ کرنے میں زیادتی کی خبر کی۔ اور کسی شے کی حرص کا عادی ہوجانا اور حوض سے پانی بکثرت گرانا۔ اور سَرِف بمعنی بیہودہ شے اور سِرف بالفتح وکسر یا نادانی اور خطا کرنا

یہ اس باب سے الی بجز ... اور رجیب اسکو باب افعال میں لے گئے۔ تو چونکہ افعال کا ایک خاصہ بیان الغرض بھی ہے۔ لہذا اسراف بالکسر کے معنے بے اندازہ خرچ کرنے اور بیہودہ کام کرنے کے ہوئے۔ اسی بنا پر قرآن مجید میں جناب باری نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ سبحان اللہ عجیب بلاغت ہے کہ یہ صفت مسرف کی ذات پر تمام لغوی معانی جو اوپر مذکور ہوئے صادق آتے ہیں۔ یعنی وہ کیڑا کی طرح حریص ہے جو درخت کے پتے کھاتا کھاتا آخر (اسی گھر تک) مرجاتا ہے۔ مسرف غافل ہوتا ہے یعنے انجام کی خبر نہیں رکھتا۔ تباہ کاری میں خطا کرتا ہے وہ اپنے بیہودہ کاموں میں روپیہ برباد کرتا اور اپنی نام وری اور شہرت پر تمام لطف اپنی خودغرضی سے سمجھتا ہے۔ اُسکی عقل خیرہ (چکاچوندیا اندھی) ہوتی ہے۔ وہ حریص بننے کا عادی ہوتا ہے وہ روپیہ کو اندھادھند اسطرح خرچ کرتا ہے جس طرح کوئی شخص بلاوجہ پانی گرائے جسکی ممانعت حدیث شریف میں ہے۔ لاتسرف فی الماء وان کنت علی شط نھر جار یعنے پانی کو میں اسراف نہ کر اگرچہ تو جاری نہر کے کنارہ پر بیٹھا ہو۔

یہ حدیث آیہ بالا کے مطابق ہے۔ اللہ اکبر نبی کریم صلعم نے مسلمانوں کو کیسی پاک تعلیم فرمائی ہے اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ جب پانی کے اسراف سے بھی ممانعت ہے۔ جو کثرت سے ہر جگہ مفت ملتا ہے تو روپیہ وغیرہ کے خرچ کرنے میں کسقدر احتیاط لازم ہے۔ اگر ایک سچے مسلمان کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوگا اور وہ آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ میں غور اور تدبر کریگا۔ تو اُس کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔ جب خدائے تعالی مسرفین کو دوست نہیں رکھتا تو ظاہر ہے کہ وہ خدا کے دشمن ہوئے جنکا ٹھکانا جہنم ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو محض ہوائے نفس کیلئے غارت کیا۔ وہ کافر نعمت اور ناشکرگذار ہوگئے۔ انہوں نے بیش قیمت آدمی کی تمدن کی زندگی سے یہ عمل خلاف مرضی خداوندی دولت خرچ کی وہ خائن ٹھہرے۔ انہوں نے ان تؤدوا الامانات الی اھلھا الآیہ کی مخالفت کی۔ یعنے امانتیں اُن لوگوں کو دو جو امانت کے اہل ہیں۔ قرآن پر عمل اور اخراج تو مسلمان اسراف کی بلا سے یہ سے اس طرح بہا گئے جس طرح بھیڑ بکریاں بھیڑئے سے اور ... سے اور انسان موت سے۔

تبذیر لغوی اسکا مادہ بذر بالفتح ہے جسکے معنے بیج بونا اور وہ تخم جس سے غلہ پیدا ہو اور وہ گھاس جو تازہ اُگی ہو۔ اور بذیر گھاس کا اُگانا اور رجیب اسکو باب تفعیل میں لے گئے چونکہ اس باب کا خاصہ بھی ہے۔ لہذا تبذیر کے معنی پراگندہ اور پریشان کرنا اور بے اندازہ خرچ کرنا فضولیوں سے اصل سرمایہ کو برباد کرنا ہوا۔ اسی بنا پر جناب باری نے فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ یعنے فضولیوں میں اپنا سرمایہ تباہ کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں اسی پر اکتفا نہیں فرمایا وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا پوری شکل اول اور حد اوسط ذکر کرکے اسکا نتیجہ یوں ہوا کہ تمام مبذرین شیطانوں کے بھائی ہیں اور تمام شیاطین خدا تعالے کے ناشکرگذار یا اس سے بیگانے ہوئے۔ پس مبذرین خدا تعالی سے بری ہوجاتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے کہ مسلمان کلام الٰہی کے منطق اور فلسفہ پر تدبر اور غور نہ کریں حالانکہ خدائے تعالی فرماتا ہے:

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا - یعنے قرآن پر کیونکر تدبر نہین کرتے کیا انکے دلون پر قفل لگ گئے ہین - بیشک تمام مبذرین شیطانون کے بھائی ہین - انکا سے کے سارے کام شیطانی ہین - تبذیر کی بان درحقیقت ہوا پرستی ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ یعنے اے محمد تو نے اُس شخص کو دیکھا ہی جسنے اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنالیا ہے۔

ایک سچے مسلمان کے لئے اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ وہ ایک معبود واجب الوجود کو چھوڑ کر دوسرا معبود اپنے ہی وجود سے گھڑ لے غور سے دیکھا جائے تو تمام فضولیان اور بربادیان ہوائے نفس سے پیدا ہوتی ہین جنکا القا کرنے والا شیطان ہے - وہ طرح طرح کی رنگ آمیزیون سے ایک نظر فریب طلسم تیار کرتا ہے جو چند روز مین ہوا ہوجاتا ہے -

اسراف اور تبذیر مین عیاشی اور شراب خواری ہی داخل نہین - بلکہ قمار بازی - پتنگ بازی - بٹیر بازی - مرغبازی - تیتر بازی - چکور بازی وغیرہ جسقدر بازیان ہین - اور جن مین سے بعض کا ذکر خلاف تہذیب ہے داخل ہین اور سب مین ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ قوم کا برباد ہوتا ہے - جانورون کا بازیان بڑھ بڑھ کر ایسا انا رہی خاصی قمار بازی ہے لڑانے والے اور تیار کرنیوالے استاد نوکر رہتے ہین جو سال بھر تک جانورون کو تیار کرتے ہین - اور انکے جوڑ بہتر کائے جاتے ہین اور بازی بدی جاتی ہے اور شہرت ہوتی ہے کہ نواب کلنگ بازخان کا مرغ یا تیتر صاحبزادہ تفنگ بازخان کے مرغ یا تیتر سے لڑے گا - انہین دوسرے بوالہوس ہی بازیان بدتے ہین - جیسے گھوڑ دوڑون کی لاٹریان ہین -

اگر ان بازیون مین کسی بیلے مکر ہونا نفیے رئیس کے مرغون نے بازی ہانگ کر پالی سے باہر ہوکر لکڑیون گون کی ناک لگائی - تو خحیاب خرق سے وہ چہرا اٹھا پا کہ الٰہی توبہ - قبلہ دیکھنا میرا مرغ لڑتے لڑتے کانا نہین اندھا ہوگیا - اسکا جبڑا پھٹ گیا بھیجا نکل پڑا مگر منہ نہین پھیرا - اور فی الحقیقت یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جانور لڑتے لڑتے لہو لہان ہوجاتے ہین آٹھہ آٹھہ روز تک برابر لڑے جا[illegible] ہین مگر ظالمون کو انکی حالت زار پر مطلق رحم نہین آتا مذہب اسلام [illegible] ایسے وحشیانہ لہو ولعب اور ظالمانہ بازیون کی مخالفت ہے - مہذب ممالک مین ایسی بازیون کا کہین پتا نہین اور غور سے دیکھئے تو قانوناً بھی جرم ہے - مگر لحاظ نہین کیا جاتا - ہزار ہا رو[illegible] سال بھر تک مرغون کے تیار کرنے مین برباد ہوتا ہے اور [illegible] ہزار ہزار روپیہ کی بازی بدی جاتی ہے اور بالآخر [illegible] واہ واہ اور پیٹ پیٹ کی خاطر دیوالہ نکلتا ہے - مگر کیا [illegible] مال مفت دل بے رحم جا پڑا داگر اپنے قوت بازو [illegible] پیدا کرتے تو اسکا درد ہوتا سینکڑون رئیسون کی قدر [illegible] ایسی تباہ کاریون مین مقروض ہوکر نیلام پر چڑھ گئے ہین [illegible] رہپر غرق لنگوٹی بھی نہ رہی -

[illegible] نہین قوم اور برادری مین ناک کٹ جانے [illegible] بیاہ [illegible] ہین [illegible] کے خوف [illegible]

مین گر سے اپنا بیاہ ہوتا ہے جس مین تمام رسوم اسی طرح ادا ہوتی ہین جس طرح اولاد کی شادی مین - کیونکہ وہ سوسائٹی نے مباح کر دئیے ہین - بات یہ ہے کہ دولت ابلی پڑتی ہے - کوٹھی کھلے مین سما نہین سکتی پس دلون کا چاؤ اور ارمان نکالنا ضروری ہے - ساتھہ ہی دیوالہ بھی نکل جائے تو کیا غم -

دوسری قومین مہذب ہوگئین - ہندوستان مین ہندو سے بڑھکر مسلمان ہرگز متمول نہین - مگر ہندو کانفرنسون کے ذریعے بیاہ شادی وغیرہ فضولیون کی اصلاح کر رہے ہین - ویش کانفرنس نے تمام تقریبون کے مصارف محدود کر دیئے ہین کہ فلان فلان تقریب مین اسقدر رقم سے زیادہ ہرگز خرچ نہ ہونے پائے - ورنہ تاوان لیا جاویگا - افسوس ہے کہ مسلمان بظاہر ایک ہی دین و دنیوی قانون (قرآن مجید) پر ایمان رکھتے ہین مگر اسپر عمل نہین کرتے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اور اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ قرآن مجید ہی کی آیتین ہین مگر بدبختی سے انکو پس پشت ڈالا جاتا ہے اور ایک معنی سے گویا قرآن کا صاف انکار ہے کیونکہ

ahmadimuslim.de

عمل نہ کرنا بمنزلہ انکار کے ہے۔

جو اسرافات اور تبذیرات محض ہوائے نفس سے مذہب میں داخل کئے گئے ہیں اور جنکا وجود قرآن کریم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اُن کے لئے وعید ہے۔ ہم عصر جدید میں اُن کا رکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ عصر جدید مذہبی رسالہ نہیں بلکہ طرز جدید معاشرت و تمدن کا مسلم ہے وہ مذہبی جنگ کا جولانگاہ نہیں صرف آشنا کر ... سینے میں ... نہیں کہ فضولیات کو مذہبی رسوم اور شعائر میں داخل ... تازیادہ خطرناک ہے کیونکہ یہ ایک جدید شریعت پیدا کر لینا اور ... مسلمانوں کو قرآن سے بہر کر وہم پرستی کی جانب مائل کرنا ہے۔ ... صرف وہ تین ... پیش کی جاتی ہیں۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی یعنی ہر انسان کو وہی ملیگا جس کے لئے وہ بذات خود کوشش ... ہے۔ اور لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور نہیں اٹھاتا ایک دوسرے کا بوجھ (گناہ) انہیں تمام فضولیوں کی مخالفت ... ہے

نکتہ ایست ...

(احمد حسن شوکت میرٹھی)

آریہ سماج مجیٹھہ

جناب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ آریوں کے نئے جوش نے یہانتک ترقی کی ہے کہ ہر قصبہ اور گاؤں میں سالانہ جلسے ہونے لگے ہیں چنانچہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں ۱-۲-۳ اکتوبر کو سماج کا جلسہ تھا۔ جسمیں مسلمانوں کو بالخصوص دعوت مباحثہ تھی اور زبانی بھی مسلمانوں کو جوش دلایا۔ چنانچہ مسلمانان قصبہ نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اسوقت مسلمانوں کے حال پر رحم فرماویں چنانچہ مولانا صاحب نے بڑی مہربانی فرما کر اس تکلیف کو گوارا فرمایا اور ۳۰ ستمبر کو وارد قصبہ ہوئے۔ بس پھر تو کیا تھا۔ مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ مولوی صاحب موصوف نے جمعہ پڑھایا اور وعظ فرمایا مسلمانوں کا اصل مدعا تو یہی تھا کہ مولوی صاحب کے وعظ سے مستفیض ہوں لیکن ۱ اکتوبر کو حسب اشتہار ۳ بجے ٹھیک آریوں کے جلسے میں پہونچے جہاں اسقدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے ایڈیٹر سے پاک اور ... مسئلہ نیوگ پر سوال اٹھایا۔ بس پھر تو کیا سماجی جی کے جی ہی میں شرمندہ ہوتے جائیں مگر زبان کی تیز اور ہٹ اُنکو منع تھی ورنہ مولوی صاحب کی واضح اور فصیح و بلیغ تقریر میں کیوں معلوم ہوتا تھا کہ بس ابھی نہیں تو شام تک تو ضرور ہی سماج کو چھوڑ دینگے۔ مقابلہ پر سادھو نگند ریال تھے جو اُن ... میں مشہور زبان ہیں۔ ایکدو دفعہ ایسی کچھ اناپ شناپ سے دل آزاری کرنے لگے تو جھٹ سے مولوی صاحب نے ایسا ٹوکا کہ پھر مجال نہ تھی کہ کچھ کہتے مگر افسوس کہ تمام وقت گذر گیا۔ اور اصل سوال کا جواب سادھو جی سے نہ بن پڑا۔ خیر یہ دن تو یون گذرا دوسرے روز منادی ہوئی کہ آج قرآن اور وید کا مقابلہ ہے اسپر مسلمان خوش بخوش وقت پر پہونچے۔ کہ آج ہم وید اور قرآن کا مقابلہ دیکھینگے۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج اپنے وعدے پر قایم نہ رہا۔ جھٹ سے پہلو بدل گئے کہ آج ہندوؤں سے مباحثہ ہوگا۔ ہر چند مولوی صاحب نے کہا کہ میرا کل کا بقیہ رہتا ہے۔ علاوہ اسکے تم نے منادی کرائی ہے کہ وید اور قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ مگر سماج پر مسلمانوں کا ایسا کچھ رعب پڑا کہ اپنے وعدے اور نوٹسوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور ہندوؤں کو وقت دیدیا۔ ہندوؤں کی طرف سے پنڈت شام لال جی امرتسری تھے جو ایک تجربہ کار مُبلّغ ہیں۔ اور باوجودیکہ آپ پرانی وضع کے پنڈت ہیں مگر ... مباحثوں میں آپکی تقریر ایک خاص لطف رکھتی ہے آپنے سوال اٹھایا کہ چاروں وید کو تم مانتے ہو انمیں سے کہیں دکھا دو کہ وِدْوا اور وِدْوا یا ودوا نیوگ کا لفظ آیا ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت ... جی مشہور لیکچرار تھے۔ دونوں طرف کے پنڈتوں نے خوب علم کے جوہر دکھائے اسمیں شک نہیں کہ علمی زور میں دونوں برابر چل رہے تھے مگر انصاف یہ ہے آریہ سماج کی طرف سے ...

ahmadimuslim.de

سوال کا جواب اخیر تک نہ دیا گیا۔ بلکہ بہت سی ادہر ادہر کی فضول باتون مین وقت کہو دیا گیا۔ مثلاً سوال (۳) یہ تہا جو مذکور ہوا جواب ملا کہ تم ہی ان چار وید و ویدون سے شرادہ کا لفظ دکہا دو۔ حالانکہ یہ سوال قاعدہ کے خلاف تہا کیونکہ اگر فرض کرین کہ ویدون مین شرادھ کا لفظ نہین تو سنددُن کو تو بہی حرج نہین کیونکہ انکے ہان تو ویدون کے سوا کئی ایک اور کتابین بہی مستند مانی جاتی ہین وہ انپر عمل کرنا بہی ویسا ہی ضروری جانتے ہین جیسا کہ ویدون پر۔ مگر آریہ سماج کا سپیکر ہی کیا کرتا جبکہ سماج کا عام قاعدہ کہ "سوال از آسمان جواب از ریسمان" تو وہ بیچارہ بہی اپنے واجب العمل قاعدے کے کیونکر خلاف کرتے۔ خیر یہانتک تو جو کچہ ہوا با قاعدہ ہوا اس سے آگے چل کر بہت بے لطفی ہوئی مگر شروع اس بے لطفی کی بہی سماج کی طرف سے ہوئی کہ سادہو گوند رپال نے ایک پنڈت دیا نرشی کو جہوٹ دراز نا کہدیا ایک سماج کا جوشیلہ جوان ممبر ہوتا لیکر آگیا بس پہر تو کیا تہا آگے ناظرین قیاس کرلین مسلمان الگ بیٹہے تماشہ دیکہتے رہے آخر پولیس نے بڑی جانفشانی سے فتنہ فرو کیا۔ دفعدار پولیس مجیٹہہ کی خدمات خاص شکریہ کے قابل ہین۔ بعد اختتام جلسہ چند سکہہ رؤسا مجیٹہہ نے مولانا صاحب سے درخواست کی کہ ہم لوگ آپکی تقریر کے بڑے مشتاق ہین آپ مہربانی فرماکر ایک دفعہ ہمکو بحث سنائین چنانچہ بعد کسی قدر تامل کے مولویصاحب نے منظور کرلیا اور ۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ قصبہ مجیٹہہ کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے ایسے عالم لوگ رونق افروز ہون۔ اور علمی بحثین سننے مین آئین۔ امید ہے کہ ۱۶ ار کے جلسے مین کوئی شر و فساد نہو گا۔ اور بانیان جلسہ اسکو بڑی متانت سے اور امن سے نباہینگے۔

(خاکسار حکیم غوث محمد از مجیٹہہ)

اسلام کی فریاد بزبان حال

حضرات مین گمان کرتا ہون کہ آپنے میری دردناک اپیل اہل حدیث ملاحظہ فرمائی ہوگی جس سے آپ لوگون کے جگر پر ضرور چوٹ لگی ہوگی۔ لیکن میرے علماء کے جگر پر اسکا ذرا بہی اثر نہوا جیسے گہوڑے کے کان پہ بندوق رکہکر داغنے سے اثر نہین کرتا ہے اسی طرح ان کے کان پر جون بہی نہین رینگی۔ حالانکہ میرے دردناک اپیل کو ضرور ہی ملاحظہ کیا ہوگا۔ ... ہر پہلو سے اسبات کو پایۂ ثبوت پر پہونچایا تہا کہ علماء ... اشاعت کرنا میرے چمکتے دمکتے چہرہ کو گرد و غبار سے پاک رکہنا ہر فرد بشر کو میری دعوت دینا۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر سینہ سپر ہونا۔ خلق خدا کو راہ نجات دکہلانا۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ پر کاربند ہونا۔ ہر قصبہ و دیار مین ... نام کے سالانہ جلسے قائم کرنا۔ کافرون کو مسلمان بنانا مسلمانون کو کافر بنانا بہت ضروری امر ہے۔

مگر یہ وہ علماء ہین کہ کچہ سنتے ہی نہین۔ خواب خرگوش مین پڑے خراٹے ... اگر کبہی کروٹ بدلی تو کیا سوچا۔ تو کافر ... یہ کلمہ کفریہ کہا ہے وہ مشرک وہ کافر ہو گیا اسکا ایمان متزلزل ہے وہ اسلام سے خارج ہے اُسکے پیچہے نماز ناجائز ہے یہ وہابی ہے یہ بدعتی ہے وغیرہ وغیرہ جہانتک ہوسکتا ہے مسلمانون کو کافر بنانے کی کوشش کرتے ہین افسوس اگر اسقدر کوشش کافرونکو مسلمان بنانے کی کرین تو کیا کامیاب نہون ضرور ہون مگر کرے کون انکو تو اہل اسلام کو کافر بنانے ہی سے فرصت نہین ہے شب و روز اسی فکر مین رہتے ہین کہ جسنے بڑا نام پیدا کیا ہو۔ اگر اسپر کفر کا فتوی لگ جاوے تو کیا اچہا ہو اُسکا عروج خاک مین ملجائے تو کیا خوب ہو۔ پہر لگے نکتہ چینیان کرنے کہ یہ لفظ فلان تفسیر کے خلاف ہے انہین یہ لفظ رہگیا ہے۔ مستفتی صاحب نے فتوی تیار کیا۔

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ فلان شخص نے اپنی فلان کتاب مین رسول اللہ کی شان مین یہ لفظ لکہا ہے صحابہ کرام کو اس طرح یاد کیا ہے اور یہ فقرہ ملا...

صالحین کے خلاف ہے اور اُسکا یہ عقیدہ ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر۔ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا۔

مفتی صاحب نے بلا اسکے کہ فلان شخص کی کتاب مذکور دیکھکر بعد تحقیق و تدقیق جواب مسطور کرین جھٹ پٹ قلم دوات ہاتھ مین لیکر لکھنا شروع کیا۔ الجواب۔ ایسا شخص کافر ہے اس سے سلام و کلام ترک کرو۔ اسکے پیچھے نماز مت پڑھو۔ یہ اسلام سے خارج ہے وغیرہ وغیرہ فقرات لکھنے کے بعد مہر ٹھونک دی۔ پھر کیا تھا جس عالم کے ہاتھ مین فتویٰ گیا اُسنے یہ لکھنا شروع کیا۔ الجواب صحیح ہے۔ اصاب من اجاب۔ ھذا الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے جواب ٹھیک ہے واقعی ایسا شخص کافر ہے۔ العبد اسفے خاک احقر الناس ڈھما کے خان۔

لیجئے فتوے تیار ہوگیا اب اخبارون مین ڈنکے کی چوٹ پر چھپنے لگا۔ کہ فلان شخص کافر ہے فلان فلان عالم نے فتویٰ لکھا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ کوئی اسبات کی تحقیق نہین کرتا ہے کہ واقعی شخص مذکور فی الفتویٰ اس عقیدہ کا ہے یا نہین کوئی نہین پوچھتا ہے۔ بھیڑون کی مانند سب ایک کے پیچھے چلے جاتے ہین چاہے کنوئین مین گرین یا خندق مین۔

بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو بجھ جائے ولولہ دل کا

آہ۔ افسوس یہی میرے علماء ہین۔ یہی میری بانی محمد رسول اللہ کے وارث ہونے کا دم بھرتے ہین۔ اُف رے غضب مین حلق پھاڑ پھاڑ کر فریاد کرون اُسکو یہی نہین سنتے ہین اندھون کی طرح لکیر کے فقیر ہو رہے ہین۔ مسلمانون کو نہین بلکہ میرے سچے فدائیون کو کافر بناتے ہین۔ ہائے غضب ذرا ذرا سی اختلاف پر کفر کے فتوے۔ افسوس کیا صحابہ کرام کے وقت مین اختلاف نہین تھا۔ کیا ائمہ مجتہدین مین اختلاف نہین تھا مگر کیا وہ لوگ کسی پر کفر کے فتوے جڑتے تھے یا کسی کو مسجد سے خارج کرتے تھے یا دلی کدورت رکھتے تھے ہرگز نہین ہرگز نہین۔ شیر و شکر کی مانند ملے جلے رہتے تھے۔

اگر اختلاف انمین باہم دگر تہا تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تہا
جھگڑے تو تہے لیکن نہ جھگڑون مین شر تہا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تہا

سب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ پر کاربند تھے۔ ہر ایک آپس مین بخوشی و خرمی ملتے تھے ہر طرح سے میری اشاعت مین کوشش کرتے تھے ہر کافر کو کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑہاتے تھے۔ لیکن یہ علماء مین علما نہین کٹھ ملا ہین شرع روز اسکے خلاف کوشش کرتے ہین میرے حامیون ہیکر شیرون میری چہرہ کو گرد و غبار سے پاک و صاف رکھنے والون کو کافر بنانے پر کمربستہ ہین۔ مین سچ کہتا ہون اگر چندے اور یہی حالت رہی تو میرا نام ہی جہان سے مٹ جائیگا۔ آیندہ گو اُنسے کیا اُمید ہوسکتی ہے۔ کونسا فعل دیکھکر یہ خیال کرون کہ یہ کبھی کو اپنی ناقص عادت چھوڑ دینگے۔ آہ افسوس اُف رے غضب

ہائے وہ دل جسکو پالا ناز سے
تیر مژگان کا نشانہ ہوگیا

میرے مخالفون نے اپنے مذہب کی اشاعت کیواسطے فنڈ کہولدیا ہے جسمین ہر وقت ہزارون روپیہ جمع رہتے ہین تم بھی ہمت کرکے میرے نام سے ایک فنڈ کہولدو اور عام اشتہار دیدو کہ جسوقت اس فنڈ مین ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جائیگا اور کافی آمدنی ماہوار یا سالانہ جاری ہو جائیگی اُسوقت اس فنڈ کے ذریعہ سے ہر ضلع و قصبہ مین اسلامی جلسے جاری کئے جاوینگے مین راست راست کہتا ہون کہ بفضل خدا اندک ایام مین ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہین ہے۔ ہند مین چھ کروڑ مسلمان موجود ہین۔ اگر انمین سے لاکھ مسلمان ہی ہمت کرکے ایک ہی ایک روپیہ دینگے تو لاکھ روپیہ دم بھر مین جمع ہو سکتا ہے۔ کوشش کرنا آپکا کام ہے اور انجام کو پہونچانا خدا کا۔ اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو خدا آپکو ضرور ہی کامیاب کریگا۔ کیونکہ اُسنے میری نسبت فرمایا ہے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ مگر عرض ہے کہ بہت

جلد اس رگڑے جھگڑے کو رفع کرکے اسطرف متوجہ ہو جیئے ورنہ ایکدن میرے واسطے آپ روئینگے اور دست تاسف مل کر یوں کہینگے کہ ہائے افسوس ہمنے پیارے اسلام کی فریاد کو کیوں نہیں سنا تھا۔ کیوں لاپروائی سے ٹالدیا تھا مگر اسوقت کا پچھتانا کچھ کام نہ آئیگا بقول شخصے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
بقول حسن کوئی پاتا نہیں

(راقم خدا کا سچا دین اسلام)
(بقلم عاجز احمد اللہ امرتسری)

حفظ صحت

امّا بعد باب حفظ صحت میں منجملہ ستہ ضروریہ کے رکن اعظم کھانا ہے جسکو تین جہت سے باب حفظ صحت میں دخل ہے مقدار جنس طعام و دفعات و اوقات طعام پس بلحاظ مقدار طعام مفید حفظ صحت یہی ہے کہ معدہ کے کیسہ کو تین حصہ کیا جائے اور ایک حصہ کھانے سے بھر جائے کہ ایک ثلث ماہیت کا ہمیں اضافہ ہو کر ایک حصہ ہوا کی مداخلت اور غذا کے جوش و طبخ سے متلی ہونے کو فارغ رہے اور بالخصوص اہل حدیث کو لازم ہے کہ علاوہ صحت جو کہ نعمت عظمیٰ ہے حاصل کرنے کے حدیث ثلث الطعام و ثلث الشراب و ثلث للنفس پر عامل ہونیکا اور بلا قول بدعۃ محدثۃ فی الاسلام شبع البطن سے محفوظ رہنے کا موقعہ دستیاب ہو۔ جنس طعام وہ ہونا چاہیئے کہ جسکی صناعت میں بقدر امکان قلت تکلف ہو۔ مثلاً گوشت آگ پر کسی قدر رہنا اور کچا لینا کہ گرم مصالحہ سے چورن بنا کر قوت ہاضمہ اصلی کو معدے کی معطل کرنا۔ آٹے کو جو باریک چھلنی میں نہ چھنا ہوا ہو خمیر کرکے گندم روٹی پکانا نہ کہ سوجی میدہ بنانا اور دودھ بالائی کو دے کر تقیل کرکے پکانا۔ تاکہ صاحب انا من المتکلفین کے قائل کی اتباع سے شرفیاب ہو کر صحتیاب رہیں۔

دفعات میں دو وقت اختیار کرنا بہتر ہے بخلاف ایک وقت کے کہ بہت سے قوم ہنود اختیار کرتے ہیں اور بخلاف چار وقت کے کہ ہم میں کی عادت ہے۔

طاعون کے متعلق اول ہوا کی جب حیوان ذی الحس شل گرگٹ چوہی گلہری چھپکلی وغیرہ وغیرہ خود بخود غیر معتاد طور پر مرنے یا بھاگنے لگیں اسوقت سے اپنی مسکن کی جگہوں میں خیال کرنا جو چکنا کرنا ہو وہاں کی مٹی کسی قدر کھود کر اور اُپلے کے انگار جلا جب وہ مٹی کو جذب کرلے پھر ادینا اور جہاں سے وہ مٹی کھود لی ہو صرف جگہوں میں آگ لگا دینا کافی ہے۔ جا بجا مکانات میں جا بجا تھوڑا تھوڑا اسرکہ چھڑک دینا اور جب خلط کی جسم کو ایام میں اس خلط کا تنقیہ فرمادیں۔ لیکن مقترن الاثر کے واسطے بعد تنقیہ نامناسب ہے اور علی ہذا القیاس ٹیکا لگانا بھی۔ بعد تنقیہ کے عرق مصفی استعمال فرماویں اور یہ عرق مصفی جو لکھا ہے مفید ثابت ہوا ہے۔ برگ حنائے خشک ۵ درم برادہ صندل سفید ۵ درم گل سرخ ۵ درم گل نیلوفر ۵ درم کشنیز خشک ۵ درم شب بھر تر کرکے گاؤزبان تو دو دیگچہ کے منہ میں لٹکا کر عرق کھینچ لیں اور بجائے پانی اسکا استعمال کریں۔ کھانے کے وقت جوش کرکے پھر ٹھنڈا کیا ہوا پانی پینا۔ سرد ہوا آگر میں گرم ہوا سے سرد ہوا میں یکایک نہ چلے آویں۔ تیسری پتی کا گاؤزبان مصطگی اگر برادہ دیودار تو گگل برادہ صندل جا بجا مکانوں میں جلانا بہتر ہے برگ سرو برگ نیم بدفعات بعد دیگرے جلاتے رہنا۔ مختلف خوشبو کپڑی کا قورمہ عنبر وغیرہ بدفعات سونگھنا۔ گرم پانی سے غسل حتی القدور ہر روز ورنہ ہفتہ میں دو بار ضرور کرتے رہنا۔ خلاف معتاد تھکنے والی ریاضت نہ کرنا اور جب ریاضت کی عادت ہو اسکو ترک بھی نہ کرنا۔ تھوڑی دیر تک روز دھوپ میں بیٹھنا۔ گیاس کے تیل سے اور دیگر مکروب اشیاء سے بچتے رہنا۔ افراط روغن کرنا اگر نہیں ہو تو بہتر ہے ایک محکم شیشی بادہ کی سربند تو تشنیدنی پانی میں رکھ دینا اور مجرب المصطگی پانی بھی مفید ہو۔

(حکیم عبد الرزاق۔ اورنگ آباد دکن شفاخانہ یونانی لوکل فنڈ)

الہامی
قیمت

بحث ۳
قیمت ۳

حدوث
قیمت ۲ر

المشتہر منیجر اہلحدیث

فتویٰ

سوال (نمبر۱) اپنے مال کو نقد اور ادھار میں فرق سے بیچنا جائز ہے یا نہیں یعنے نقد ایک روپیہ اور ادھار سوا روپیہ۔

سوال (نمبر۲) اگر کوئی شخص اس شرط پر روپیہ دے کہ فلاں قسم کا غلہ دونگا اور شروع موسم پر جو نرخ ہوگا اُس نرخ سے دونگا کیا یہ صورت جائز ہے۔

سوال (نمبر۳) قربانی اخیر ذی الحجہ تک جائز ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۴) بغیر ولی کے جوان بڑی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں اور حدیث الایم احق بنفسہا کا کیا مطلب ہے۔

سوال (نمبر۵) تین رکعت وتر پڑھنے کی صورت جو ۱۵ جولائی کے پرچہ میں لکھی گئی ہے اُسکی سند کیا ہے۔

سوال (نمبر۶) زید کے وارث اُسکی بیوہ اور سوتیلی ماں ہیں۔

سوال (نمبر۷) عیدین میں عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانا سنت ہے یا واجب اگر سنت ہے تو مثل آمین بالجہر و رفع یدین کے ہے یا زیادہ۔

سوال (نمبر۸) زکوٰۃ کا مال خود اپنے ہاتھ سے تقسیم کرنا چاہیئے یا کسی کے ہاتھ دینا چاہیئے۔

سوال (نمبر۹) زید نے اپنی بہو سے برائی کے ارادہ سے اُسکی چارپائی پر جا کر اُسکے پستان ملے مگر بہو کے چلانے پر کامیاب نہ ہوا تو اُسکی بہو کا نکاح اُسکے لڑکے سے باقی رہیگا یا ٹوٹ جائیگا۔

سوال (نمبر۱۰) مولوی کیا صیغہ ہے۔

جواب (۱) جائز ہے سود نہیں۔ احل اللہ البیع وحرم الربوٰ

جواب (۲) جائز نہیں ہے بیع سلم نہیں بیع سلم میں بھاؤ مقرر ہونا چاہیئے بلکہ یہ بیع ہی نہیں ادائے قرض کا ایک معاہدہ ہے۔

جواب (نمبر۳) میرے علم ناقص میں تو جائز نہیں۔

جواب (نمبر۴) جائز نہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لا نکاح الا بولی یعنے ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ حدیث الایم مرقومہ کے معنے یہ ہیں کہ بیوہ اور بیوہ کا ولی کسی شخص سے نکاح کرنے میں اختلاف کریں تو ولی کو بیوہ کے وجوہات سن کر اُس سے موافق ہونا چاہیئے۔ بعد تو افق نکاح دونوں کی مرضی سے ہو۔ یہ نہیں کہ نکاح اُسکا بغیر ولی کے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب (نمبر۵) تین رکعتیں تو حدیث میں بھی آئی ہیں مگر بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وتروں کو مثل مغرب کے نہ کیا کرو چنانچہ یہ سب روایتیں نیل الاوطار میں جمع ہیں اسلئے اس مشابہت کو رفع کرنے کو دعائے قنوت کافی ہے اسلئے لکھا گیا تھا کہ تین رکعتیں جائز ہیں۔

جواب (نمبر۶) سوتیلی ماں کا حصہ نہیں چوتھائی بیوہ کی اور باقی اُس کے باپ کا۔

جواب (نمبر۷) عورتوں کو نماز کے لئے باہر لیجانے کا حکم حدیث شریف میں تاکیدی آیا ہے جو آمین رفع یدین سے موکد معلوم ہوتا ہے۔

جواب (نمبر۸) اگر سردار ہو تو اُسکو دو اگر نہ ہو تو خود تقسیم کر دے۔

جواب (نمبر۹) نکاح نہیں ٹوٹتا۔

جواب (نمبر۱۰) مولوی۔ مولا کی طرف منسوب ہے یعنے مولا والا (دیکھو منتہی الارب)

سوال (نمبر۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اولیاء اللہ کا وسیلہ پکڑنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۲) لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ مرزا صاحب قادیانی پر صادق آتی ہے یا نہیں۔

سوال (نمبر۱۳) [illegible] نماز جائز ہے۔

جواب (نمبر۱۱) بزرگوں کے وسیلہ کے یہ معنے ہیں کہ [illegible] کر اُن سے دعا کی جائے چنانچہ قرآن و حدیث کے واقعات اسپر شاہد ہیں۔ اسکے سوا اور کسی قسم کا وسیلہ میرے ناقص علم میں نہیں آیا۔

جواب (نمبر۱۲) یہ آیت مرزا قادیانی پر نہیں آسکتی کیونکہ یہ آیت کوئی عام قاعدہ نہیں بلکہ ایک قضیہ شخصیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک شرطیہ کلام ہے

ahmadimuslim.de

عام مفتریان کیلئے کوئی قاعدہ مقررہ نہیں بلکہ عام مفتریوں کے لئے یہ قاعدہ ہے اِنَّ الَّذِینَ یَفتَرُونَ عَلَی اللّٰہِ الکَذِبَ لَا یُفلِحُونَ یعنے اللہ پر افترا کرنیوالے خلاصی نہ پائینگے۔

جواب (نمبر ۱۳) قصر کی حد مین اختلاف ہے اسکے متعلق کوئی آیت یا حدیث مرفوع فیصلہ کن نہین آئی معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو شرع نے عرف پر چھوڑ دیا ہے کہ جتنی مسافت کو عرف عام مین سفر کہتے ہین بس وہی اسکی حد ہے۔ بعض اہل حدیث ۳-۴ کوس کو بھی سفر کہتے ہین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے ایک تابعی کو ۸-۹ میل پر قصر کرتے دیکھا تو کہا اتنی مسافت پر تم قصر کرتے ہو اُس نے کہا مین نے حضرت عمرؓ کو اتنی مسافت پر قصر کرتے دیکھا تو یہی سوال کیا تھا اُنھون نے فرمایا تھا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین میل پر قصر کرتے دیکھا۔ امام نووی لکھتے ہین اس حدیث سے بعض اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ ۳-۴ میل پر بھی قصر جائز ہے۔ العلم عند اللہ۔

آریہ سماج اور سنگھ سبھا

اس ہفتہ آریہ سماج نے تمام مذاہب کو مباحثہ کا نوٹس دیا پہلا دن ہندوؤن سے تھا کہ ودوا اودواہ (بیوہ عورت لڑکی کے نکاح ثانی) پر بحث کرین چونکہ ہندو پنڈت دو روز ہی ہوئے تھے کہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین اسی مسئلہ پر بحث کر چکے تھے شاید اس لئے وہ تو نہ آئے دوسرا دن سکھون کیلئے تھا مگر افسوس کہ تقرر مباحثہ ہی مین وقت ضائع کیا گیا۔ سکھون نے کہا کہ ہم بحث کرینگے کہ وید الہامی نہین۔ سماج نے کہا کہ پہلے الہام کی تعریف ہوگی پھر وید اور گرنتھ کو مقابلہ مین رکھا جائیگا۔ اسی ہان مان مین قریب گھنٹے کے وقت صرف ہوا۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک معقول تجویز بتلائی کہ آپ لوگ ایک کمیشن مقرر کرین۔ بعد غور و فکر جو فیصلہ وہ دیوے اُسپر کاربند ہون۔ مگر افسوس کہ آریہ سماج نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ آخر لاچار سکھون نے بلند آواز سے کہدیا کہ آریہ سماج وید کے الہامی ہونے کا ثبوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اور چلے گئے اس کے بعد مسلمانون کا حق تھا جنکے لئے ۱۶ اکتوبر بوقت شب ۷ بجے سے ۹ تک وقت مقرر ہوا۔ مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب مقرر ہوئے۔ نتیجہ آئندہ۔

سکھوں اور آریون مین گو بحث نہین ہوئی مگر ایک نتیجہ بہت ہی عمدہ پیدا ہوا کہ سکھ اور آریہ ایک مذہب کے نہین بلکہ ان مین وہی علیحدگی ہے جو مسلمانون اور آریون مین ہے ہم نہین معلوم کہ آریہ اور ہندو مسلمانون سے تو چھوت چھات کرتے ہین۔ مگر سکھون کو اپنا بھائی جانتے ہین۔ کیا کوئی آریہ اخبار اسکی وجہ بتلا دیگا۔

(راقم حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ)

اعلان جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا پندرہوان سالانہ ۲۹ و ۳۰ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ و ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء روز شنبہ و یکشنبہ کو آرہ مین منعقد ہوگا۔ اس مبارک و باعظمت شرکت جلسہ مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی علماء اور واعظین بھی رونق افروز ہونگے اور اپنی موثر تقریرون اور مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرما دینگے۔ اور اُن کے بیانون کو تازگی بخشینگے ہم اپنے دینی بھائیون کی خدمت مین و اُن لوگون کی جناب مین جو ایسے اسلامی جلسون مین شرکت کا شوق رکھتے ہین نہایت حسن ادب سے ملتمس ہین کہ ضرور تشریف لائین۔ استقبال کرنیوالون کی جماعت سواریون کے ساتھ آرہ اسٹیشن پر موجود رہینگے۔ جو صاحب جلسہ مین شرکت کا قصد فرماینگے انکی خدمت مین عرض ہے کہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء تک دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ کو اپنے ارادہ کی ضرور اطلاع دین تاکہ طعام و قیام کا انتظام درست رہے۔

(الملتمس ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ)

ادب ۱م
عالم فنون کا اردو
پسندیدہ قیمت ۸ر
حق پرکاش
ستیارتھ پرکاش کا مختصر
قیمت ۱۲
المشتہر منیجر اہل حدیث

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں حکیم کو حکم سنایا جاتا تھا مگر مثل ناتمام تھی اسلئے ۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی - مرزائی اخبار دعا کرتے ہیں جو انکے حق میں ہو اسلئے ہماری بھی دعا ہے - خدا وہ کرے جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو -

امرتسر میں بیرون دروازہ لوہگڑہ ایک نوجوان ہندو لڑکا عمر ۱۴-۱۵ سال مقتول پایا گیا - کانون میں سونے کے بندے اور جیب سے ۵ روپے برآمد ہوئے - قیاس چاہتا ہے کہ کسی [illegible] نے کسی رقیب کے رنج پر ایسا کیا ہوگا -

امرتسر میں موسم بیماری سر پر ہے مگر میونسپلٹی صفائی کی طرف بالکل خیال نہیں کرتی - شاید اس نے یہ صیغہ اپنے فرائض سے الگ کر دیا ہے اخبارون میں غلط خبر مشہور کیجاتی ہے کہ امرتسر کی میونسپلٹی صفائی پر متوجہ نہیں تھی -

سلطان المعظم نے شاہ حبش کے [illegible] تمغہ مجیدیہ درجہ اول اور ملکہ کو تمغہ شفقت اول الاول جرنل شاہ شا کی بیوی کو تمغہ شفقت درجہ اول اور انکے چارون بیٹون میں سے ہر ایک کو تمغہ شفقت درجہ دوم عطا فرمایا -

افواہ ہے کہ سلطان المعظم نے والی حجاز کو معزول کرکے بابعالی میں جوابدہی کیلئے طلب فرمایا ہے - یہ حجاز کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے مگر ابھی یہ خبر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی (خدا کرے یہ ہو تاکہ مسافر حجاج کو آرام ملے)

بابعالی آجکل نہایت خاموشی کے ساتھ جنگی تیاریان کر رہی ہے نئے نئے جہاز اور قلعے بن رہے ہیں دردانیال (ڈارڈنیلز) کو زیادہ مستحکم اور محفوظ کرنے کی فکر ہے - کئی موقعون پر ڈائنامیٹ (دہشت آگ پہنچنے والا مادہ) ڈالنے کی تجویز ہے جسمین تخمیناً چھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا - ان مقاصد کی تکمیل کیلئے ملک بلجیم کے مشہور انجینیر اور جنرل مارشل بلجیم بلائے گئے ہیں -

عثمانی بیڑے میں نئی طرز کے دو اور کروزر اضافہ کئے جائینگے - احکام صادر ہو گئے انگلستان امریکہ اور اٹلی کے کارخانون سے تخمینے موصول ہو رہے ہیں ان جہازون کی رفتار فی گھنٹہ ۲۸ میل ہوگی -

ایران کی قدیم دارالسلطنت اصفہان میں قرآن مجید کا ایک پارینہ نسخہ ہے جسکی قیمت ۲۵۰۰۰ بیان کی جاتی ہے اسکی جلد ۹½ انچ طول ۴-۴ انچ عرض اور ۱½ انچ موٹائی رکھتی ہے اسکی بالکل طلائی ہے اور اسپر الماس و جواہر جڑے ہوئے ہیں - (یہ تو ہوا مگر عمل بھی ہے؟) -

ایک رومن کیتھولک عیسوی خاندان کا مشرف باسلام ہونا

گزشتہ دوشنبہ کی صبح کو بمقام محلہ ڈپٹی [illegible] کے مدرسہ محمدی میں شمس العلما مولوی قاضی عبید اللہ صاحب نے ایک رومن کیتھولک عیسائی کو جسکا نام ڈی سوزی تامس تھا معہ عورت اور بچون کے دین اسلام سے مشرف کیا اور محمد عبدالرحمن نام رکھا گیا اسکی عورت جسکا نام سوسی میری تھا ہدایت بانو سے مبدل ہوا اور بڑے لڑکے کا نام جو جیسو تھا محمد عبدالہادی سے تبدیل پایا اور چھوٹے لڑکے کا نام جو جان تھا اسکو تبدیل کرکے محمد عبداللہ رکھا گیا - ہماری دعا ہے کہ خدا ان نومسلمون کو رنج و تکلیف میں صبر عطا فرمائے اور راہ اسلام پر مضبوط رکھے -

میسور میں ایک عجیب لغو خبر آئی ہے کہ طاعون کی بھٹنی کو پکڑ کر پنجرہ میں بند کر دیا ہے جسکی شکل عورت کی سی ہے پلکین گھٹنون تک پہنچتی ہیں جدہر یہ آنکھ اٹھا کر دیکھتی ہے اُدھر ہی طاعون پھیل جاتا ہے (توہم پرستی کا کیا علاج)

جنرل گرمین برگ عبید فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے اسپر طاقت روس کا اعتبار ہے -

جاپان کے صوبہ [illegible] میں ایک قیمتی کان سونے کی دستیاب ہوئی امداد غیبی ہے -

جناب السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیرت و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں ہر چمن میں روحانی لذت و خوشبو گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی میں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہیں جو امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیرت میں کسی نے دیکھی نہ سنی۔ دیکھتے ہیں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ ہے۔

جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے۔ چمن اول انوار نبوت اسمیں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت سے نبوت سے گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم جمال نبوت اسمیں معراج شریف بعد ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم انجاز نبوت اسمیں ہجرت سے وفات شریفہ تک کا احوال ہے۔

ایضاً جلد دوم بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی۔ معجزات محمدی۔ حسن شفاعت در خوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہیں لفظ بلفظ اسکا جو مضمون ایسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا جسمیں یہ کتاب پہنچکر عشاق نبوی کو سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب بہ علت قلت نایاب ہو گئی تھی اور باوجودیکہ اسکا طبع ہونا ہی دشوار تھا الحمد للہ کہ کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ روحانی قیمت مجلد صرف عہ اور بے جلد ہ رکھدی گئی بہتیرے نسخے فروخت ہو گئے ہیں اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

(ملنے کا پتہ) شیخ محی الدین صاحب تاجر کتب ... (پٹنہ)

مجربات ادویات

لائف پلز (حبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت کے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو ہمیشہ اپنی جیب میں رکھیئے۔ لائف پلز تین ہفتہ کا کورس ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت انزال۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ۔ اور رعشہ وغیرہ کیلئے در حقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں۔ عہ

روح دافع بخارات نوبتی۔ تپ و جوتپ وغیرہ: ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ و چوتھیا وغیرہ بخارات کو دفع کر کے کرشمہ صحت سے بڑی کامیابی کیساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے۔ ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ /

روح دافع ... فی شیشی عہ / اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو لیو ماچ۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

لوبیون کا مقوی شربت۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کسی محنت کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا سل دغیرہ لاحق حال ہو تو اسکی ایک خوراک ساری تسلی اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کر دیگی۔ قیمت فی شیشی ایک اونس عہ / دو اونس عہ /

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلاں ... فسادات خون زہر خشک، خارش۔ خنازیر بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکی استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں یا امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔ حبوب گوہر چشم جنکا استعمال سے سرخی ...

المشتہر حکیم محمد ابراہیم منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی۔ چوک سنت سنگھ امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۴ شعبان سنہ ۱۳۲۲ ہجری مقدس مطابق ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - عہ

والیان ریاست سے - ...

روساء اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ / ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت کے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہوگا۔

کھلی چٹھی

(بخدمت حکیم مولوی نورالدین صاحب قادیانی)

مین نے آپ کی تفسیر سورۂ جمعہ پڑھی جس مین بعض باتین اچھی بھی ہین مگر جسنے مجھے اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر آمادہ کیا ہے وہ ایک ہی بات ہے جو آپ نے مرزا صاحب کی آزمایش کے متعلق اصول لکھا ہے میرے خیال مین بھی وہ اصول ہونے سے لکھنے کے قابل ہے پس مین پہلے اُس اصول کو نقل کرتا ہوں پھر اپنی گذارش کرونگا۔ آپ فرماتے ہین :-

گورداسپور مین ایک موقعہ پر ایک شخص حضرت امام

علیہ السلام کے متعلق مجھ سے کچھ سوال کرنے آیا
مین نے جب اُس کو یہ کہا کہ تم وہ معیار پیش کرو
جس سے تم نے کسی کو راستباز مانا ہے تو وہ
خاموش ہی ہو گیا۔ اور سلسلۂ کلام کو آگے نہ چلا سکا۔ یہ
بڑی پکی اور سچی بات ہے کہ راستباز ہمیشہ ایک
ہی معیار سے پرکھے جاتے ہین۔ اور اُن مین کوئی
نرالی اور نئی بات نہین ہوتی۔ چنانچہ ہمارے ہادی و
کامل فخر بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کو ارشاد الٰہی یون ہوا۔ قل ماکنت بدعا من الرسل
کہدے مین کوئی نیا رسول دنیا مین نہین آیا۔ دنیا مین
مجھ سے پہلے رسول آتے رہے ہین۔ تم نے اگر
کسی کو راستباز اور صادق مانا ہے تو جس قاعدہ اور
معیار سے مانا ہے۔ وہی قاعدہ اور معیار میرے
لئے بس ہے۔ مینے قرآن شریف کے اس استدلال
کی بنا پر بارہا اُن لوگون سے جو حضرت میرزا صاحب
کے متعلق سوال اور بحث کرتے مین پوچھا کہ تمنے کبھی
کسی کو دنیا مین راستباز اور صادق تسلیم کیا ہے یا
نہین؟ اگر کیا ہے تو وہ ذریعے اور معیار کیا ہین؟
جن ذریعون سے تمنے صادق تسلیم کیا ہے۔ پھر میرے
ذمہ ہوگا کہ اُس معیار پر اپنے صادق امام کی راستبازی
او صداقت ثابت کرون۔ مینے بارہا اس گر اور اصول سے
بہتون کو لاجواب اور خاموش کر دیا ہے۔ اور
یہ میرا مجرب نسخہ ہے اس راہ سے اگر چلو تو تم تمام
مباحث کا دو لفظون مین فیصلہ کر دو۔ گورداسپور
کا جو واقعہ مین نے بیان کیا ہے۔ جو لوگ میرے
ساتھ تھے اُنہون نے دیکھا ہے کہ باوجودیکہ سوال
کرنے والا بڑا چلبلا اور چالاک آدمی تھا۔ مگر میرے
اس سوال پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بعض آدمیون نے
اُسکو کہا بھی کہ تم کسی کا نام لے دو۔ اُس نے یہی کہا

کہ مین نام لیتا ہون تو مرتا ہون۔ (یعنے ماننا پڑتا ہے
اور لاجواب ہونگا) بلفظہ (صفحہ ۲۱-۲۲ تفسیر سورہ جمعہ)۔
جیسا آپ نے فرمایا ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ اسی ایک
ہی اصول سے تمام مباحث کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سائل مذکور
نے تو خدا جانے کیون خاموشی اختیار کی ہو مگر مین تو یہ اصول
پڑھکر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہ عقل و نقل کے مطابق ہے قرآن
مجید کفار کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے
بتلاتا ہے لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ پس مین اس اصول
کو بڑی خوشی سے تسلیم کرتا ہون۔ بلکہ مین آپکو اطلاع دیتا ہون
کہ آپکے اظہار سے پہلے ہی میرا یہ اصول ہے۔ جو مین نے
رسالہ الہامات مرزا مین لکھا ہوا ہے۔ خیر مجھے اس سے
بھی بحث نہین کہ مینے آپکے کہنے سے قبول کیا یا پہلے سے کیا
بہر حال مجھے یہ اصول منظور ہے آپکے سوال کا جواب
دیتا ہون کہ مینے دنیا مین صرف ایک ہی شخص کو راستباز اور
صادق تسلیم کیا ہے۔ غالباً آپ تو سمجھ گئے ہونگے مگر ناظرین کی
آگاہی کے لئے اُنکا نام بتلاتا ہون۔ لیکن ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز گفتن نامش کمال بے ادبی است

یعنے سید الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام۔ اصل صداقت تو آپکی تسلیم کرتا ہون باقی جنکو راستباز
جانتا ہون اُسی راست گوئی کی شہادت سے جانتا ہون لیکن
اگر یہ سوال ہو کہ آپ کی صداقت ماننے کا کیا ذریعہ ہے تو مین
عرض کرتا ہون کہ آپکی راست گوئی۔ صدق مقالی یعنے جو
بات آپنے بتلائی اور جسطرح آپنے کوئی خبر دی۔ اسی طرح
اور اُسی کیفیت سے پوری ہوئی۔ غلبہ روم۔ فتح مکہ فتح عرب فتح قیصر
و کسریٰ۔ فتح بدر۔ غلبۂ اُمت۔ وفات ذات طول الیدین وغیرہ وغیرہ
جنکا شمار نہین ہو سکتا۔ اور ضرورت بھی نہین۔ پس آپکے اسی
ایک اصول سے مرزا صاحب کی راستبازی آزماتا ہون کہ اُنکی پیشگوئیان
بھی ایسی نمایان طور پر ظہور پذیر ہوتی ہین۔ کہ کسی دوست دشمن

ترک اسلام
بابو عبد الغفور نو مسلم کے ترک اسلام کا جواب
قیمت ۲/
حق پرکاش
ستیارتھ پرکاش پر مفصل جواب
قیمت ۱۲/
منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

کو انکار کی مجال نہو مگر اسکا جواب دیتے ہوئے یہ تکلیف تو بہت ہے کہ آپ میرا رسالہ الہامات مرزا سارا پڑھیں۔ البتہ یہ تو مختصر ہے کہ آپ اپنا ہی ایک کارڈ بغور پڑھ لیں۔ جو آپ نے آتھم والی پیشگوئی کے خاتمہ پر بنام بابو غلام محی الدین کلرک دفتر کو سپرنٹنڈنٹ ریلوی لاہور کے نام بھیجا تھا جسکے الفاظ قابل توجہ یہ ہیں :-

پیشگوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی اب اس کا سر کیا ہے۔ انشاء اللہ چند روز کے بعد میں ظاہر کر سکوں گا۔ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔

میں اخبار کا یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ اسکا جواب عنایت ہوگا۔ آپ کا اختیار ہے کہ جواب اہلحدیث میں بھیجدیں یا قادیانی الحکم میں دیں۔ یا دونوں میں دیں۔ مگر اہلحدیث میں پورا شائع ہوتا تھا لہذا انسب ہوگا۔

(میں ہوں آپکا دوست باوفا)

ابو الوفاء

پیارے عبدالرحیم

معلوم نہیں تم کون ہو مگر تمہارے نام پر جو سوالات آریہ اخبار ہتکاری امرتسر میں چھپے ہیں انسے ہمکو تمہاری محبت پیدا ہوئی ہے کہ تم اگر سچ مچ کوئی مسلمان ہو جنکے یہ نام کوئی مصنوعی نام نہیں تو افسوس ہے تمہاری بے خبری نے تمکو یہانتک پہنچایا۔ خدا تمہاری حفاظت کرے تمہارے سوالات تو جیسے ہیں ہیں۔ مگر تمہاری ناواقفی پر رحم آتا ہے کہ تم لکھتے ہو (لا تقولن لشیء ذلک الا ما اذن اللہ) قرآن کی آیت ہے پیارے عبدالرحیم یہ قرآن کی آیت نہیں اگر اس

مضمون کی صحت چاہتے ہو تو ترک اسلام میں اصول موضوعہ دیکھو پھر تم لکھتے ہو کہ حاجی لوگ حضرت صاحب کی قبر کے گرد طواف کرتے ہیں۔ پیارے عزیز یہ بھی غلط ہے بلکہ ایسا فعل اسلام میں کفر ہے۔ پھر تم نے ایک حدیث کا حوالہ مسلم کے نام پر دیا ہے کہ چند صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ (۱) کسی مسلمان کی آبرو بچانے کو (۲) اپنے گناہ چھپانے کو (۳) دو آدمیوں میں صلح کرانے کو (۴) دشمن کو دھوکہ دینے کو۔ (۵) شوہر کو اپنی زوجہ کے راضی کرنے کو۔ پیارے عزیز نمبر ۱ و ۲ و ۴ تو بالکل غلط ہے البتہ نمبر ۳ و ۵ کا مضمون حدیثوں میں آتا ہے۔ مگر اسکے معنے یہ ہیں کہ چونکہ دو آدمیوں میں لڑائی ہونے سے عموماً اور بیوی خاوند میں خصوصاً کئی ایک خرابیوں کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے ان خرابیوں کے بند کرنے کی غرض سے اگر کوئی شخص انہیں صلح کرا دے کہ وہ تو تمکو اپنا دوست سمجھتا ہے اور اپنی غلطی کا مقر ہے۔ اسی طرح دوسرے سے کہے تاکہ وہ صلح کر لیں یا اپنی بیوی کو جو کسی بات پر سخت بگڑ رہی ہے جس سے خانہ داری وغیرہ میں سخت بدانتظامی اور کئی قسم کی خرابیوں کا خطرہ ہے۔ کسی غلط بات کا اظہار کر کے راضی کر دے اور وقت ٹلا دے۔ تو جائز ہے مگر اس جائز کے یہ معنے نہیں کہ کوئی ثواب کا کام ہے بلکہ یہ معنے ہیں جیسے ڈاکٹر کسی بیماری سے تمام جسم کے بگڑنے کے اندیشہ پر ایک عضو کو کاٹ دیتے ہیں۔ جسکو کوئی دانا قابل اعتراض نہیں جانتا۔ ایسے کام ضرورت پر مبنی ہوتے ہیں گو تمہارے لئے شاید آریہ پستکوں کا حوالہ ضروری ہو۔ مگر جس اخبار میں تمنے مضمون دیا اُسکے اڈیٹر نے بڑی خوشی سے اس مضمون کا ایک لیکچر میں ذکر کیا ہے اسلئے اُن کے سمجھانے کو دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲ کا حوالہ دیتا ہوں کہ عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہیئے۔ امام غزالی کا حوالہ بھی تمنے غلط دیا ہے۔ کہ فائدہ مند جھوٹ جائز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کوئی مسلمان نہیں بلکہ شعر

کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں۔

اب سنو اپنے اصلی سوالات کے جوابات :- (۱) اسلام میں نجات

کسطرح ہوگی - اور نجات شدہ آدمی کہاں رہینگے - وہ جگہ کتنی دور ہے اور کس جگہ پر واقع ہے - نجات شدہ لوگ مجسم ہونگے یا غیر مجسم انکی سب سے بڑی خوشی کیا ہوگی؟

نجات کا مدار ایمان اور اعمال اور اسپر فضل الٰہی ہے - خدا فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ یعنے جنکو نیک اعمال بنسبت برائیوں کے اکثر ہونگے نجات پائینگے - یہ نہیں کہ اگر ایک گناہ بھی ہوگیا تو کسی نہ کسی جون یا سزا کے بغیر چھوٹے ہی نہیں جیسا کہ آریوں کا خیال ہے جنکی گود میں بیٹھکر تمنے یہ سوال لکھے ہیں - نجات یافتہ جابجا میں رہتے ہیں جو خدا نے خاص انہیں کے لئے بنایا ہے انکی کتاب الابرار لفی علیین کو غور سے پڑھو انکی دوری کا فیصلہ بتلانا یا معلوم کرنا مذہب سے کوئی تعلق نہیں رکھتا - ہاں آریوں کا سدہانت ہے کہ نجات یافتہ روح محیط کل خدا کے اندر گھومتا ہے ستیارتھ صفحہ ۲۳۴ - نجات شدہ مجسم ہونگے اور انکی سب سے بڑی خوشی وصال الٰہی ہوگی جو انکی استعداد کے مطابق ہوگا سو قرآن کہتا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنے خدا کی خوشنودی نجات یافتوں کے لئے سب سے بڑی قابل قدر چیز ہے - ہاں انکو جسمانی حواس اور طاقتیں بھی حاصل ہونگی اور انکے مناسب لذتیں بھی انکو ملینگی - پیارے عزیز اگر تم آریوں کی گود میں ہو تو ستیارتھ صفحہ ۲۳۱ کو دیکھو کہ مکتی میں جیو کے ساتھ ۲۴ طاقتیں قائم رہتی ہیں جیسے لکھا ہوا ہے - اور اگر تم عیسائیوں کے نمک سے متاثر ہو تو سنو انجیل متی ۵ - ۲۹ - اگر تیری دہنی آنکھ تیرے ٹھوکر کھانے کا باعث ہو اُسے نکال اور اپنے پاس سے پھینکدے کیونکہ تیرے انگوں میں سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اُس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جائے - پیارے عزیزان دونوں حوالوں کو غور سے پڑھو اور نتیجہ پر پہونچو - کہ کچھ جسمانی کا ثبوت ہوتا ہے یا نہیں - مگر دونوں قوموں کی زبانی تاویلیں سنوگے تو مسلمانوں میں بھی ایک فرقہ ایسی تاویلیں کرنے والا تمکو ملجائے گا - جو تمکو ان تاویلوں سے بھی اپنے ساتھ رکھ لیگا - اسکے بعد تم نے پوچھا ہے کہ نماز پانچوقت کی بجائے ایک وقت کیوں نہیں پڑھی جاتی بار بار قواعد کرنے سے کیا فائدہ کیا بیٹھکر خدا کی عبادت نہیں ہو سکتی - عزیز من تمہارے حال پر بڑا رحم آتا ہے یہی سوال اگر تم پہلے آریوں سے (جو تمہارے سوالوں پر پھولے پھرتے ہیں) پوچھ لیتے کہ متعدد دفعہ سندھیا کیوں کرتے ہیں اور یہ ہر قدرتی کتاب سے یہ سوال کرتے کہ آٹھ پہروں میں متعدد دفعہ کیوں کھاتے پیتے ہیں ایک ہی دفعہ کیوں سب کچھ پیٹ میں نہیں ڈال لیتے اسکے بعد ہم تمکو بتلا دینگے کہ نماز خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ہے پہلے نعمتوں کو تو شمار کر لو پھر دیکھنا کہ انکے مقابلہ پر پانچ نمازیں چاہئیں یا پانچسو بھی کم ہیں پھر تمکو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نے بہت احسان کیا کہ پانچ وقت پر قناعت کی - افسوس ہے کہ تمنے ہمنشینوں کی تاثیر صحبت سے نماز کو جو سراسر خدا کی پاک عبادت ہے نہایت حقارت سے ذکر کیا ہے - مگر تمہارا اسمیں قصور نہیں تم نے اتنا نہ سوچا کہ انسان جسم و روح کا نام ہے اور اصل حالت اسکی قیام اور نشست ہے - پس ضرور ہے کہ خدا کی عبادت ایسے طریق سے ہو کہ انسان کے جمیع اجزاء اور حالات کو اُسمیں دخل ہو ورنہ جسقدر کمی ہوگی اُسی قدر عبادت میں نقصان ہوگا یہی معنے ہیں آیت قرآنی کے يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ - یعنے خدا کے بندے اسکو ہر حالت میں کھڑے بیٹھے پڑے ہوئے یاد کرتے ہیں -

پھر تمنے لکھا ہے کہ روزہ سے کیا فائدہ - عزیز من اسکا جواب تو خود قرآن مجید نے دیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم میں تقویٰ شعاری اور نیک خصلتی پیدا ہو تمام سال روزے رکھنے سے تکلیف شدید اور حرج عظیم تھا اسلئے ایک مہینہ مقرر کیا گیا -

پھر تمنے لکھا ہے کہ بموجب علم طب کے ایک آدمی ایک وقت میں ایک سے زیادہ عورتیں نہیں رکھ سکتا لیکن اسلام میں ایک وقت میں چار عورتیں رکھنے کا حکم ہے -

پیارے عزیز تم صحبت کے اثر سے کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہو کس طب کی کتاب میں یہ قاعدہ لکھا ہے یا کس قانون طبی کے خلاف ہے علاوہ اسکے اگر نہیں کر سکتا تو پھر مسلمان

الہامات
مرزا قادیانی کی
قیمت
ادب الم
عربی صرف و نحو کا
بغیر استاد کی مدد
لیاقت ہو سکتی
کا پسندیدہ قیمت
منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

کیوں کر کے دکھا دیتے ہیں کیا یہ انکا معجزہ ہے۔ "نہیں کر سکتا" کے تو یہی معنے ہیں کہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ جیسا کوئی کہے انسان گدھا نہیں بن سکتا۔ اور اگر کوئی اور معنے ہیں تو وہ تمہارے دل ہی میں ہونگے۔ عزیز من تعدد ازدواج کا مسئلہ تو اسلامی تصنیفات میں اب ایک معمولی بات ہو رہا ہے عیسائی اس اعتراض کے بانی ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں تو بائیبل میں انبیاء کی بیویوں کی تعداد اچھی خاصی ملتی ہے پھر ساتھ ہی اسکے کہیں ممانعت نہیں پائی جاتی۔ آریوں نے اُن سے اس سوال کو لیکر چلا تو دیا ہے مگر وید سے کوئی منتر صحیح اسکی ممانعت کا نہیں دکھا سکے۔ لو تمہیں بتلاؤں کہ کسی کی عورت کو آج اگر حمل ہو تو نو مہینے تک حمل کی وجہ سے اُسکے ساتھ مجامعت اولاد کی خاطر بے سود ہے۔ اُس کے بعد کم از کم دو سال دودہ کو لئے چاہئیں اُن دو سال میں عورت کا حاملہ ہونا موجودہ بچہ کے لئے سم قاتل ہے کیونکہ حمل سے دودہ بگڑ جاتا ہے بتلاؤ یہ تین سال تک ایک جوشیلہ جوان اپنی طاقت کو بند رکھ سکتا ہے۔ انصاف سے کہنا اور رحیم دہرم سے کہنا۔

مجھے افسوس ہے کہ تم نے ایک معمولی بات کو بتنگڑ بنا کر ناحق اخباروں میں خصوصاً آریہ اخباروں میں ان سوالات کو شایع کرایا بجائے اسکے تم خود مجھسے ملتے یہ سوالات اور ان کے سوا اور جو چاہتے پوچھتے تو سہل بات تھی۔ ہاں یہ تمہارا کہنا کسی قدر سچ ہے کہ بعض مولویوں سے بجز غصہ ہونے کے کوئی تشفی بخش جواب نہ ملا۔ مگر تمہیں اتنی تمیز تو ہوگی کہ ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند

تمہیں کیا ضرورت تھی کہ تم ایسے مولویوں سے پوچھنے گئے جو اس کام کے اہل نہ تھے۔ ؎

بلائیں زلفِ جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

(نوٹ) ایک نقل اس مضمون کی اخبار پرتکاری کا مرتسر میں بغرض اندراج بھیجی گئی ہے۔

آریہ سماج امرتسر

پچھلے ہفتہ جس بحث کا نتیجہ ہم لانیکا ہیئے وعدہ کیا تھا۔ اُسکی ابتدا یوں ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سماج مندر میں جا بیٹھے۔ اہالی امرتسر ہندو مسلمان سکھ وغیرہ کو چونکہ مولوی صاحب موصوف کی تقریر سننے کا خاص شوق ہوتا ہے اسلئے مخلوق اسقدر آئی کہ سماج مندر میں سما نہ سکی باوجودیکہ ہوم کا چال تھا کہ بلا مبالغہ تل دہرنے کو جگہ نہ تھی تاہم تقریر سننے کے وقت ایک سناٹا ہوتا تھا۔ مولوی صاحب نے سوال اٹھایا کہ نیوگ دواہ کسکو کہتے ہیں اور اُسکی اقسام کتنی ہیں اور جائز ہے یا ناجائز ہے۔ مولوی صاحب کے مقابل ماسٹر آتمارام جی تھے۔ چونکہ مباحثہ میں بھی آپ کے مقابل تھے فرمانے لگے کہ پہلے آپ نیوگ دواہ کے مقابلہ کا لفظ قرآن شریف سے بتلائیں۔ مولوی صاحب نے کہا جبتک کہ میں آپکی مراد خود نہ سمجھ لوں اُسکے مقابلہ کا لفظ کیونکر دکھلا سکتا ہوں۔ خیر بعد مشکل قریب آدھ گھنٹہ ضایع کر کے ماسٹر جی نے اُس لفظ کے معنے کئے کہ ازدواج ثانی یا نکاح بیوگان۔ پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسی نیوگ دواہ کی نسبت دیانند جی نے ستیارتھ صفحہ ۱۴۶ پر لکھا ہے کہ شریف قوموں (برہمن۔ کہتری ویشیوں) میں نکاح ثانی ہونا چاہیے۔ حالانکہ کل ہی آریہ سماج نے اشتہار دیا ہے کہ بال وِدوا وواہ وغیرہ خولہ (لڑکی) کا نکاح ثانی ہونا چاہیے۔ اور ہزار سپیر ہندو پنڈتوں کو چیلنج دیا ہے کہ ہم پانسو روپیہ انعام دینگے۔ اگر کوئی پنڈت ثابت کر دے کہ ایسی لڑکی کا نکاح ثانی نہ ہونا چاہیئے بھلا جب ایسی لڑکی کے نکاح کی بابت آریہ سماج اتنا زور دے رہا ہے تو یہ تو بتلائے کہ ایک لڑکی کا سولہ سال کی عمر میں نکاح ہوا۔ چھ مہینے بعد اُسکا خاوند مرگیا تو ایسی عورت کا نکاح ثانی نہ کرنا کونسا انصاف ہے یہ بھی فرمایا کہ ہم بہت خوش ہیں کہ آریہ سماج ملک کی اصلاح

کو کھڑا ہوا ہے - اور نکاح ثانی کی کوشش پر کمر بستہ ہے - مگر یہ
تو وہی مثال ہوئی کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر - غیر مدخولہ لڑکی کے نکاح پر تو
اتنا زور اور پانسو روپیہ انعام کا اشتہار مگر ساٹھے سولہ سال کی لڑکی
کا ذرہ خیال نہ کیا جائے اور یہی کہا جائے کہ اگر کرنا چاہے تو
نیوگ کرا لے - یہ کیا انصاف ہے کہ ایک جوان لڑکی جسکا عالم شباب
دنیا ہنوز اعلام ہو چکے انکو ایسی راحت سے جو خاوند سے عورت کو
اور عورت سے خاوند کو حاصل ہوتی ہے محروم رکھا جائے - اسکا
جواب تو ماسٹر جی نے کچھ نہ دیا - دیتے بھی کیا جبکہ دیانند جی نے ستیارتھ
مین صاف لکھا ہے کہ بیوگان مدخولہ کا نکاح ثانی نہ ہونا چاہئے - وہی
گیت گاتے رہے یا لو دیتے ہوئے تعدد ازدواج پر جا پہونچے
جسکا جواب دینا گو حسب قاعدہ مناظرہ مولوی صاحب پر ضروری
نہ تھا تاہم مولوی صاحب نے مجملاً جواب دیکر اصل سوال کے جواب
کا مطالبہ کیا - بلکہ یہ بھی کہا کہ آریہ سماج جسقدر تعلیم یافتہ سوسائٹی پر
ہم خوش ہیں کہ اسلام کا تتبع کرتی ہے مگر افسوس ہے کہ ایسے
لکیر کے فقیر ہیں کہ جو کچھ انکا گرو لکھ گیا ہے بس اسی کو نوشتہ ازلی
سمجھتے ہیں - ریفارمری کا دعوے کرتے ہوئے بیوگان کے نکاح
کو بند کرنا درحقیقت ریفارمری کے دعوے کو غلط ثابت کرنا ہے
ہر چند مولوی صاحب نے جوان لڑکی کی قابل رحم حالت کا پورا نقشہ
اتار کر بتلایا - مگر افسوس کہ آریہ سماج کو ذرہ بھی رحم نہ آیا - اور
اسی ضد پر جمے رہے کہ نکاح ثانی نہ ہوگا اگر اولاد چاہتی ہو تو نیوگ
کرا لے اتنے میں وقت دو گھنٹے پورا ہو گیا -

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر)

اخبار ہتکاری امرتسر

اہل حدیث جیسے راستباز اخبار پر جھوٹ کا الزام لگاتا ہے
حالانکہ مثال ایک بھی نہیں بتلا سکا آریہ کی سرگذشت اور درشتانند
کے مسلمان ہونے کی خبر لکھنے سے بگڑا ہے - حالانکہ آریہ کی سرگذشت
اڈیٹر کا مضمون نہیں - دفتر میں ملاحظہ ہو سکتا ہے کہ ابھی تک مراسلہ
راقم کا جسپر چار زبانوں میں دستخط ثبت ہیں موجود ہے - درشتانند
جی کے مسلمان ہونیکا مضمون اپنا مطلب خود ہی بتلا رہا ہے - پھر نہیں
معلوم کہیں جھوٹ کیا ہے - ہاں جھوٹ یہ ہے کہ ۱۶ اکتوبر کے مباحثہ
مین ماسٹر آتما رام جی اڈیٹر ہتکاری نے صاف کہا کہ جس لڑکے کا
۲۵ برس سے کم اور لڑکی کا ۱۶ سال سے کم عمر میں نکاح ہو وہ
نکاح درست نہیں - خدا کی شان جس رات کو یہ کہا تھا اسی دن صبح
کے اخبار مورخہ ۷ اکتوبر کے صفحہ ۱۴ پر اشتہار درج کر دیا کہ ایک دو
۲۲ سالہ ۱۴-۱۵ سالہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے - اور اسکو
ضرورت کے عنوان سے لکھا ہے اب بتلائیے اگر ۱۶ اور
۲۵ سال سے کم عمر میں نکاح درست نہیں تو یہ اشتہار
ایک ناجائز کام کا آپنے کیوں دیا - اور اگر یہ درست ہے تو مباحثہ
میں کیوں جھوٹ بولا - بہرحال آپ اپنے اتنے کام سے
کسی نہ کسی حیوانی جون کے قابل تو ضرور ہو گئے - دیکھا سہ
مجھے میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مرزا صاحب قادیانی

کا مقدمہ مفصل ہو گیا - خود حضرت پر تو مبلغ پانسو اور آپکے
مہتمم مطبع پر مبلغ دو سو روپیہ جرمانہ ہوا -
ہمیں ان سات سو روپیہ کا تو افسوس نہیں یہ تو گیا ہے مریدوں
کے سر سلامت ہیں -

چو احمق در جہان باشد کسے از زر نماند

افسوس تو یہ ہے کہ گو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں کہ حضرت کی پیشگوئی
پر سخت زد پہونچی ہے جسکا مضمون تھا کہ میں اس مقدمہ سے
صاف نکل جاؤنگا -

(مفصل آئندہ)

ahmadimuslim.de

آریہ سماج اور دھرم سبھا امرتسر

امرتسر کے آریہ سماج نے اشتہار دیا ہے کہ ہندو پنڈت بال بدھوا اور داہ دشیہ بدھوا لڑکی کے نکاح ثانی پر ہم سے بحث کرین اگر ثابت کر دینگے کہ یہ ناجائز ہے تو ہم انکو مبلغ پانسو روپیہ انعام دینگے ہم اس اشتہار سے بہت خوش ہین کہ اس نازک مسئلہ کا تصفیہ ہو جانے مگر سوال یہ ہے کہ روپیہ کون دیگا اور کسطرح دیگا یعنے اسکا تصفیہ کسطرح ہوگا کہ پنڈتون نے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا یہ تو ممکن نہین کہ فریقین مین سے کوئی فریق دوسرے فریق کی بات اور دلیل کو خود ہی تسلیم کر لے۔ پھر آخر فیصلہ ہو تو کسطرح ہو ہمارے خیال مین اگر آریہ سماج اور دھرم سبھا منظور کرین تو اس مناظرہ کے لئے کوئی منصف مقرر کیا جائے۔ جیسا کہ پچھلے سال دسمبر کے اشتہارات مین یہ امر طے پا چکا ہے کہ منصف مقرر ہونا چاہئیے یہانتک کہ آریہ سماج نے بھی منصف کا تقرر منظور کر لیا تھا۔ پس اسی تحریر مسلمہ فریقین کو پھر زندہ کیا جانا تو مناسب ہے۔ امید ہے کہ آریہ سماج ہماری اس تحریر سے بالکلیہ متفق ہوگا کیونکہ انکو اپنے دعوے اور دلائل پر بہت کچھ بھروسہ ہے پس اگر وہ دل سے فیصلہ چاہتا ہے تو منصف کے تقرر کا بھی اعلان کر دے۔

حفظ صحت

وقوع مرض طاعون کا جدید نہین بلکہ بعثت نبوت کے پیشتر سے ہے چنانچہ وارد ہے کہ یہ ایک عذاب ہے کہ قوم بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا۔ گو عہد نبوت مین نہین واقع ہوا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ المطعون شہید یعنے مرض طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ امت مرحومہ مین یہ واقعہ ہونے والا ہے چنانچہ عہد خلیفہ ثانی مین واقعہ ہوا اور بہت سے صحابہ شہید الطاعون ہوئے جیسا کہ مسلم نے روایت کیا اور بعد اسکے عہد عبد الملک ابن مروان مین واقع ہوا۔ امیر عبد الملک خود طاعون مین شہید ہوا۔ اور بعد اسکے متعدد بار واقع ہوا جسکی شہادت کتب تاریخ اسلام مین اور قانون شیخ مین ذکر اسکا موجود ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ مرض امراض جدیدہ حادثہ سے نہین ہے ہان علاج مین تنوع اور صورت مرض مین تفاوت پیدا ہو سکتا ہے۔

آجکل اس مرض کی صورت یہ ہے کہ کسی کو ابتدا اً ایسا بخار کہ جسکا حملہ اعضائے رئیسہ کی جانب ہوتا ہے پھر اعضائے غددی مین بالخصوص اکثر مقامات پر گلٹی پیدا ہوتی ہے مثلاً کان کے نیچے یا بغل مین یا گلے کے اندر یا باہر یا خاص تہ دین مین یا ار تبین دماسین یا اندرون رحم کے پیدا ہوتی ہے اور شدو خز ندار کے ساتھ ان مواضع کے سوا بھی پیدا ہوتی ہے۔ رنگ اسکا سرخ سیاہ۔ بنفشی طاؤسی یعنے چمکدار یا مٹیالا رنگ۔ منجملہ کل رنگون کے سرخ قابل العلاج وصحت پذیر ہے کبھی یہ ورم پہلے پیدا ہوتا ہے اور بخار بعد کو آتا ہے اور کسی کو صرف بخار دبائی کی شکل پر بلا نمود ورم کسی غدہ کے منجر بہ ہلاک ہوتا ہے۔ سوزش اس گلٹی مین کسی کو کم کسی کو زیادہ ہوتی ہے عوارض ابتدائی سے قے بھی آتی ہے اور عوارض انتہائی مین سے سیاہی مائل دست بھی ہے۔ اور کسی کو عوارض سرسامی ہوتے ہین اور نہ تا آنک حمی محرقہ مطبقہ۔ بسا اوقات بلغم مائل بسرخی کھانسی سے نکلتا ہے۔ باوجود کثرت پسینہ کے اندرونی بخار کم نہین ہوتا اور گھبراہٹ وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے مقدار اس گلٹی کی ایک جنگلی بیر سے لیکر بچے کے آم کے برابر ہوتی ہے۔ کسی کی سرخی ودرد تک پھیلتی رہتی ہے اور کسی کی حوالی گلٹی تک پھیلتو کسی کی گلٹی ایک جگہ پیدا ہو کر بعد اسکے نیچے اترتی ہے گلٹی کا نیچے اترنا علامات محمودہ سے ہے سرخ گٹھلی کے سوا باقی دیگر رنگ قتال ہے۔ سرخ گلٹی کا علاج اگر ابتدا سے درست کیا جاتا ہے تو بفضلہ فی صدی پچاس مین کامیابی کی امید ہے ابتدا ہی سے

عطر و تیل
بفضل خدا جاری ہے ... کارخانہ ...

علاوہ ادویہ مفرحہ وقابل کرم طاعون اوقت عطش عرق مصفی پیلاتے رہنا۔ اگر طبیعت قے کی طرف مائل ہو تو ہلکی سی قی کرا دینا ہلکی سی تسکین بھی دیدینا۔ سنگترہ دانہ انار بر ابر کہلاتے رہنا۔ سیاہی عوارض میں علاج اُسکا معمولی بلا خوف کرتے رہنا۔ شب کو پاشویہ کرا کے منوم دوا دینا مفید تر ہے۔

بخیر خواہی عامہ ناس چند نسخے طاعون کے متعلق دجو مرض کہ آجکل شایع و ذایع ہے) میرے تجربہ میں آئے ہیں درج کرتا ہون اسکے متعلق تو مین دس نسخے استعمال کرتا ہون جنمین سے پانچ نسخے میں آپکو لکھتا ہون۔ اور پانچ جنمین سے ایک کہانیکی گولی ہے اور دوسرا عرق ہے مین حسب خواہش شخص کے بیہان سے ساختہ بہیج سکتا ہون اور قیمت مستطیع سے جو وہ بہیجدے اور غیر مستطیع سے صرف صرفہ ڈاک۔ اور ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگی جو آدہ آنہ کے ٹکٹ پارسل پر بہیجی جائیگی نسخہ ذیل مین بعض ہر وقت اپنے پاس رکھنے کی چیزین ہین۔ بعض مکانون مین گندہک کافور دیودار کا برادہ۔ صندل سفید قسط برادہ لوبان۔ تعل نیم سرو گنیر بکائین کے خشک پتے باریک سفوف کرکے رکہین اور اکثر مکانون مین اُسکی دہونی دین اور مکانون کی دیوارون پر چونے کی کلی گندہک کافور۔ پارہ۔ تارپین کے تیل مین حل کرکے سبہون کو ملا کر دن مین سہ بار پانی مین گلائین اور اُسکا پچارا پہیرین۔ ایک چہوٹی شیشی مین تہوڑا پارہ رکہہ کر کاک لگا کے اور ایک کافور کی ڈلی ہر وقت اپنے پاس جیب مین رکہین اور جابجا مکانون کے کنارے شیشیون مین پارہ رکہکر مدفون کردین ان تدابیر سے اکثر مکانات وبائی ہوا سے ناسون محفوظ رہتے ہین۔ کم از کم آنا تو ضرور ہوا ہے کہ اگر کسی کو طاعون ہوا بہی تو اُنہین سے کم زور وغیرہ مہلک ہوا اور ایک شخص سے دوسرے پر تعدیہ نہ کیا۔ باقی ایک نسخہ مکانون مین اور ہوا آنے کی جگہون مین دریچہ وغیرہ مین اپنے اپنے بدن پر چہڑکنے کے لئے جو سفوف ہے۔ آئندہ لکہونگا۔

والسلام۔ دستخط حکیم عبدالرزاق عفی عنہ اورنگ آباد دکن شفاخانہ یونانی

تبدیل نام

کی بابت خطوط کثرت سے آرہے ہین۔ کثرت تو اسی جانب ہے کہ تبدیل نامناسب ہے۔ بعض کی رائے تبدیل کی جانب بہی ہے۔ ابہی تک کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ وجہ تبدیل پہلے نمبر مین بیان ہو چکی ہے۔ سو اگر احباب اہل حدیث اسی نام ہی کو پسند کرتے ہین تو توجہ کرکے اُس کمی کو پورا کرین جس سے اس سال مین نقصان ہوا ہے۔ اور آئندہ تخفیف قیمت کا خیال دل مین نہ آنے دین نہ خود نہ کسی نئے خریدار کے لئے تخفیف کی سفارش کرین۔ ہان جسکی سفارش منظور ہو از خود امداد کردین تو مبارک۔ مفصل مع فیصلہ آئندہ۔

مدرسۃ العلوم سیالکوٹ

ناصرین ملت حنفیہ و شائقین علوم دینیہ پر واضح ہو کہ شہر سیالکوٹ کسی زمانہ مین ازروئے علم "دارالعلوم" رہ چکا ہے اور اسکی شہرت کا آوازہ دنیا کے ہر حصہ مین یہانتک پہنچ چکا ہے کہ علوم خاصہ مثل صرف و نحو معانی و بیان۔ ادب و منطق۔ علم کلام مین مہارت رکہنے والا کوئی بہی عالم اُس سے ناآشنا نہین ہے کیونکہ وہی مشہور اور پرانا شہر ہے جہان مولانا عبدالحکیم صاحب فاضل مرحوم ہو گذرے ہین۔ جنہون نے علوم مذکور کی متعدد کتابون پر حواشی لکہے۔ جنکے کمالات علمیہ کا سارا جہان معترف ہے لہذا بعض مخلصون نے اس شہر مین رونق علمی کو پہر چلا دینے کے لئے مدرسۃ العلوم جسمین بفضلہ تعالی علوم عربیہ دینیہ مثل قرآن مجید تفسیر حدیث فقہ و اصول صرف و نحو معانی و بیان وغیرہ وغیرہ پڑہائے جاینگے۔ باہمت احباب نے اس مدرسہ مین نادار طلبا کے لئے خوراک اور کتب ضروریہ کا بہی انتظام کیا ہے

تقابل ثلاثہ
توریت انجیل اور...
کا مقابلہ اور قرآن...
فضیلت کا ثبوت...
قیمت ۸
آیات متشابہات
اصول تفسیر آیات...
اور آیات متشابہات
قیمت ۳
منیجر اہلحدیث

پس طالبان علم و ناصران ملت کو مژدہ ہو کہ جلد اس کار خیر میں شریک ہوں طلبار تو اپنا اپنا شوق حصول علم دکھائیں اور باہمت اصحاب ایسے طلبار کی کفالت کا بار اپنے سر پر اٹھا کر فوز و فلاح دارین حاصل کریں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

المشتہر حکیم خدا بخش مہتمم مدرسۃ العلوم شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ

فتوی

سوال (۱) نماز فرض چار رکعات بوقت ظہر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت کیوں نہیں پڑھی جاتی ہے اور پھر دو مذکورہ رکعات خفیہ کیوں پڑھی جاتی ہیں۔

(۲) قرآن مجید میں تعداد رکعات کا ذکر نہیں ہے یہ تعداد رکعات کس طرح مقرر ہوئی۔

(۳) جب دو سے زاید رکعتین فرض نفلوں کا حکم رکھتی ہیں تو کیوں نہ تیسری رکعت کے ابتدا میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَلتَّحِيَّات اولی پڑھا اور درود کیوں نہ پڑھا جائے۔

(۴) نماز صبح جماعت ہوتے وقت مقتدی شامل جماعت ہو جاوے یا کہ سنت پہلے ادا کرے۔ اگر شمولیت جماعت کے بعد سنت پڑھے تو نقص کیا ہے مسجد میں علیحدہ ادائگی سنت کے واسطے کوئی جگہ نہیں ہے۔

(۵) ایجاب و قبول ایک لڑکی سے ہے بغیر تردید ایجاب و قبول اسکی دوسری ہمشیرہ سے نکاح ہو سکتا ہے۔

(۶) جب امام الحمد شریف پڑھتا ہے۔ تو مقتدی آمین پڑھتے ہیں کیا ضرورت ہے مقتدی کل الحمد پڑھے جبکہ آمین کے معنے ہیں اے اللہ قبول کر۔

(۷) ولیوں اور شہیدوں کی روحوں سے کیوں نہ اس طرح سے امداد لی جاوے کہ اے بزرگ میرے پر مشکل ہے تو بھی میرے واسطے خداوند کریم کی درگاہ میں دعا کر اور میں بھی کرتا ہوں۔ جس حالت میں اللہ صاحب فرماتا ہے کہ کُلَّ شَيْءٍ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور امر الٰہی تو فانی نہیں۔ ہر ایک سوال کا عمدگی سے جواب بثبوت قرآن و حدیث ہو۔ (بابو شرف الدین یارڈ فورمین از راولپنڈی)

جواب (۱) پچھلی دو رکعتوں میں بغرض تخفیف صرف فاتحہ پر اکتفا ہے خفیہ پڑھنے کی وجہ نقلی طور پر تو کوئی نہیں آئی صرف اتباع سنت ہے ممکن ہے کوئی صاحب عقلی وجہ بھی بتلا دیں۔

(۲) قرآن مجید میں نماز کا مجمل ذکر ہے اور تفصیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی طرف سپرد ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے اللہ کا رسول ایمانداروں کے لئے ایک نیک نمونہ ہے جو لوگ حدیث سے منکر ہو کر اس کوشش میں ہیں کہ قرآن شریف سے تعداد رکعات بتلا دیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔

(۳) کس نے کہا کہ دو سے زاید رکعتیں نفل ہیں حدیث شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ پہلے نماز دو دو رکعتیں تھی پھر حضر کی بڑھائی گئی اور سفر کی وہی رہی۔

(۴) جماعت سے ملنا چاہئیے حدیث شریف میں ہے اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ یعنی جب اقامت تکبیر کہی جاوے تو سوا فرضوں کے کوئی نماز جایز نہیں۔ سنتیں بعد جماعت پڑھ سکتا ہے حدیث ترمذی میں ہے کہ ایک شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعد جماعت صبح کے نماز پڑھتا ہے۔ فرمایا تو دو نمازیں پڑھا کرتا ہے؟ اسنے عرض کیا میری سنتیں رہ گئی تھیں فرمایا فَلَا اِذًا یعنے پھر کوئی خوف نہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ بعض لوگ جو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے سے اس بنا پر روکتے ہیں کہ قرآن کے سننے میں خلل آتا ہے۔ صبح کی سنتوں کے پڑھنے سے نہیں روکتے حالانکہ امام کی قرأت برابر سننے میں آتی ہے اسلئے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ مسجد کے دروازہ پر پڑھ لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استماع قرآن میں خلل آنیکا خوف صاحب ہدایہ کو بھی ہے مگر تمام مسجدیں دہلی کی جامع مسجد یا لاہور کی وزیر خان کی مسجد جیسی تو وسیع نہیں ہیں گو دروازہ

تک امام کی آواز نہ پہنچے اسلئے اس تکلف سے بہتر ہے کہ
جماعت مین شریک ہو کر بعد جماعت قضا کر لے ولالتفصیل مقام الخز
(۵) بغیر طلاق دینے پہلے کے درست نہین۔
(۶) آمین کے معنے ہین جو دعا ہم سب نے کی ہے وہ قبول کر
اس سے تو الحمد کا پڑہنا ثابت ہوتا ہے علاوہ اسکے یہ شخص قیاسات
ہین جو بمقابلہ نصوص قطعیہ کے بجوے نیبر زد۔
(۷) کل روح حرام ہر ربی۔ کوئی آیت نہین بلکہ یون ہے۔
قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنے روح خدا کے حکم سے پیدا ہے
نہ کہ خود خدا ۔۔۔ مردگان کی بابت خدا فرماتا ہے۔ اِنْ
تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ
یعنے اگر تم بلاؤ تو وہ تمہاری سنتے نہین . . . . . .
اور اگر فرضاً سُن لین تو قبول نہین کر سکتے یعنے کوئی کام
نہین بنا سکتے بلکہ فرمایا لَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ انکو تو کہجور کی
گٹہلی کے چھلکے پر بہی قدرت نہین اسلئے اگر دعا کی حاجت ہو
تو کسی زندہ نیک بخت سے کرا ئین کون منع کرتا ہے۔
سوال (۸) ایک شخص نابینا ہے اور اُسکے پاس خیرات کو
مال سے ما نعہ جمع ہوگیا اُسنے اُن روپیون کی زمین سفید خرید
کر لی ہے اب اُسپر زکوۃ واجب ہے یا نہین۔
(۹) ایک نابینا کے پاس بذریعہ گدائی مبلغ ما نعہ روپیہ جمع
ہوگیا ہے اور بجز گدائی اور کوئی ذریعہ معاش نہین رکہتا ایسے
شخص پر بہی زکوۃ دینا واجب ہے یا نہین۔
(۱۰) ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح یعنے بغیر گواہون
کے کر لیا ہو جسکو پنجاب مین تن بخشی کہتے ہین ایسا نکاح شرعاً
درست ہے یا نہین۔
(۱۱) ایک شخص کی عورت نماز نہین پڑہتی چند دفعہ اُسنے عورت
کو تاکیداً کہا ہے کہ اگر تو نماز نہ پڑہیگی مین تجہکو طلاق دیدونگا۔
عورت نے کہا تیری مرضی مجھ سے نماز ہرگز نہین پڑہی جاتی چونکہ
وہ عورت خوبصورت ہے اور باقی افعال مین بہی نیک ہے ہر
واسطے مرد کا دل طلاق دینے کو بہی نہین چاہتا۔ ایسی عورت کو
حق مین مرد کیا کرے شرعاً کیا حکم ہے۔
(۱۲) ایک شخص کے دو بیٹے ہین ایک فرمانبردار اور دوسرا نافرمان
یعنے ایسا نافرمان ہے کہ اُس نے چند دفعہ اپنے والد کو مارا چنانچہ باپ نے
سخت ناراض ہو کر اپنی زندگی مین اپنی کل جایداد اپنے فرمانبردار
لڑکے کو دیدی ہے بعد وفات والد کے نافرمان اپنے بہائی سے حصہ لے سکتا ہے یا نہین۔
(۱۳) ایک بالغ لڑکی نے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف کسی
شخص سے نکاح کر لیا جس سے والدین کو ایسا رنج ہوا کہ باقیماندہ
زندگی مین اُس سے ہمکلام نہوئے بعد وفات والدین یہ عورت اپنے
بہائی سے اپنے والدین کی جایداد کا حصہ لے سکتی ہے۔ یا نہین۔
(۱۴) حنفی مذہب کے اکثر امام نماز مین الحمد پڑہنے سے پہلے خفیہ
بسم اللہ بہی نہین پڑہتے کتب احادیث اور فقہ مین کیا حکم ہے۔ (راقم
اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور)۔
جواب۔ (۸ و ۹) زکوۃ واجب ہے کیونکہ مسلغات اُسکی ملک ہین
(۱۰) نکاح مذکور ناجائز ہے کیونکہ گواہون کا ہونا ضروری ہے
(۱۱) وہی کرے جو قرآن مجید مین حکم ہے۔ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ
نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ
أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا۔ یعنے جن عورتون سے شرارت
اور بے فرمانی معلوم کرو تم انکو سمجہاؤ (اگر نہ مانین تو) بسترون سے
الگ کر دو اور اگر اتنے سے بہی عبرت نہو تو معمولی سا بیداغ زکاؤ
کے انکو مار کرو۔ پہر اگر اتنے ہی پر فرمانبردار ہو جائین تو انکو کچہ نہ کہو
(۱۲) نافرمان بیٹا سخت مجرم ہے مگر وراثت سے اُسکو محروم کرنے
کی کوئی دلیل نہین۔
(۱۳) لے سکتی ہے۔
(۱۴) بسم اللہ الحمد کی تابع ہے جب وہ الحمد نہین پڑہتے
تو بسم اللہ کیسے پڑہین۔ اور پڑہین تو فایدہ کیا۔

ضرورت

انتخاب اخبار

۱۶ر اکتوبر کو قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر مین آریہ سماج اور مسلمانون مین بڑے دہوم دہام کا مباحثہ ہوگا مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور آریون کی طرف سے ساد ہو یوگندر پال ہونگے ۳۔۴۔۵۔۶ نومبر کو ہردوئی مین جلسہ اسلامیہ بڑی دہوم دہام سے ہوگا جسمین بڑے بڑے واعظ و لیکچرار تشریف لاوینگے۔

۶ر اکتوبر کو ہردوئی چوک مین پنڈت سنت لعل جی آریہ کے لیکچر کی تیاریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی تہین۔ میز کرسی وغیرہ سب بچہائے گئے تہے مگر کسی ناگہانی اندرونی روک سے رک گیا۔ شاید قرآنی پیشگوئی کا ظہور ہے سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ۔

مدینہ منورہ کو جو ریل نکالی گئی ہے اُسکی تیاری مین ابہی ۲۰ کیلو میٹر باقی ہین کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے اُمید ہے کہ دو سال سے پہلے پہلے کام ختم ہو جائیگا۔

بالبعالی اور روس مین عرصہ سے مراسلات جاری ہین کہ دردانیال سے روسی جہازون کو گذرنے دین اب وزیر خارجیہ بابعالی نے چند شرائط کے ساتھہ معاملہ طے کر دیا ہے۔ روس کے سفیر نے وعدہ کیا ہے کہ شرائط مذکور اپنی گورنمنٹ سے منظور کرادیگا۔ شرائط یہ ہین کہ:۔ (۱) گذرنے والے جہاز پر کوئی توپ یا آلات حرب نہونگے۔ اُسپر تجارتی جہنڈا نصب ہوگا۔ اکٹھے جہاز نہ گذرینگے بلکہ ایک دوسرے کے کم سے کم ۴۸ گہنٹے بعد۔ یہ شرط قلمبند ہو کر روسی سفارت کے دفتر مین بہیجدی گئی ہے بہانتک باقاعدہ سینٹ پیٹرزبرگ سے استصواب کیا جائیگا۔

لیاؤیانگ کی لڑائی کے بعد کہ جسکو ۵ ہفتے گذر چکے ابہی تک روسیون اور جاپانیون مین کوئی بڑا معرکہ نہین ہوا۔ آجکل جاپانی صرف اوٹ پوسٹون کی لڑائی پر اپنے حملون کو منحصر رکہتے ہین جاپانی فوج شمال منچوریا کیطرف بڑہے جارہی ہے اور موکڈن کو روسیون سے لے لینے کی سخت فکر مین ہے۔ اس سے توقع ٹپکتی ہے کہ موکڈن پر بہی مثل لیاؤیانگ کے نہایت خونریز و خونخوار جنگ ہوکے رہیگی۔

روسیون اور جاپانیون کی طویل خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جنگ کرنے کے لیئے نئی نئی تدبیرین سوچ رہے ہین کہ جنسے جہانتک ہوسکے اپنے دشمن کو سخت سے سخت نقصان پہنچایا جاوے۔

نابیناؤن کی امداد۔ امریکہ کے شہر نیویارک کی میونسپلٹی نے قدیم دستور اور رواج کے موافق ہر ایک غریب اندہے کو ۹ پونڈ۔ اسٹلنگ عطا کئے اندہون کی کل تعداد ۱۱ سو تہی۔

طاعون گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعون سے ۱۳۶۴۳ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتہ مین ۱۱۸۶۶ موتین ہوئی تہین منجملہ ۱۳۶۴۳ موتون کے اضلاع بمبئی مین ۱۷۷۰ سنٹرل انڈیا مین ۱۱۳۸ ریاست میسور مین ۷۹۰ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مین ۷۱۵ ممالک متوسط مین ۶۷۷۔ اضلاع مدراس مین ۷۹۵۔ کورگ مین ۱۔ ریاست حیدرآباد مین ۴۴۰۔ سینٹرل انڈیا مین ۱۱۳۸۔ راجپوتانہ مین ۱۱۴۔ کشمیر مین ۹۔ پنجاب مین ۲۷ موتین ہوئین۔ (مرزا صاحب کہان ہین؟)

روس مین ہیضہ۔ ماسکو مین ایشیائی ہیضہ کی وبا کے پہیل جانے کا بہت خوف لگا ہوا ہے۔ دریاء والگا کے اضلاع مین یہ بیماری ہو رہی ہے۔ شہر سارٹوف مین ہیضہ کے ۱۲ واقعے اور ۵ موتین ہوئین۔ ماسکو مین اس بیماری کے خوف سے لوگون کی بیچینی بڑہتی جاتی ہے۔ (بلا پر بلا)

جاپانی میدانی توپخانہ کی باڑہون نے پورٹ آرتہر مین ایکروسی جنگی جہاز بالکل برباد کر دیا اور ۳-۴ اور جنگی جہازون کو سخت نقصان پہنچایا جہازون کے نام ابہی تک معلوم نہین ہوئے۔

جاپانی بیشمار سامان جنگ اور کمکی فوج جنرل اوکو کے لشکر میں بہیج رہے ہین۔

ahmadimuslim.de

جنان السیر فی احوال سید البشر

سیر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو تقلیم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بیمثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکا ہر ایک چمن تازہ ہے۔ ہر چمن روحانی لذت دیتا ہے گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ آنحضرت نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے آنحضرت مرحومہ کی پاس بحران معلومات کی مایہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی شناس لوگ ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ دیکھی نہ سنی۔ دیکھئے میر ج ق جلدین ہیں مگر دو کتابوں کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ مین بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول۔ انوار نبوت اسمین ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اسمین ولادت باسعادت نبوی سے گیارہوین سال تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت اسمین معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اسمین ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے **ایضاً جلد دوئم**۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوبی سے یہ احوال اس کتاب مندرج ہین دیکھنے پر موقوف ہین لفظ بلفظ اسکا جو متقدمین اثر رکھتا ہے پڑھنے والون کے دلون سے پوچھنا چاہئے کوئی شہر کوئی قریہ بستی ایسی نہوگی جسمین یہ کتاب بہیر کر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہون چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا ایکدفعہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوائی بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ۳ روپئے اور بے جلد ۲ روپئے رکھدی گئی ہنتر سے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رکھی ہین شائقین جلدی کرین ورنہ پھر کتاب کا ملنا بسبب سابق دشوار ہو جائیگا محصول ڈاک ۱۰ (پتہ) لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت عزیزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہین۔ بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب بھی ہے حضرتی کے اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے۔ ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زنانہ بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عہ تین

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریان۔ غشیان اور قے بے خوابی۔ اسہال پیچش اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گونا گون تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عورتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہین۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے ۱/ ۴ اونس عہ

طلاء عہد کم جوانی کی غلط کاریون اور بے اعتدالیون کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہین اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۳ (تین روپیہ)

دافع البواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ بھی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہین رہتی۔ تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف پڑیہ۔ ورنہ دو یا تین پڑیان کھانی چاہئین قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالون مین لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنون کے اسے ...

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

الحمد للہ

اہلحدیث

امرتسر ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۵ ہجری مقدس مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... شے

روسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ... عا

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بھیجنگے ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

اطلاع

خاکسار نے حسب دعوت احباب اس ہفتہ سفر کو جانا ہے ۲۲ اکتوبر سے ۸ نومبر تک شاید سفر ہو۔ مظفر نگر۔ قنوج۔ ہردوئی آرہ شاہ آباد وغیرہ میں جانا ہوگا۔ اسلئے اگر کسی صاحب کے خط کا جواب جو خاص میری ذات سے تعلق رکھتا ہو اتنے دنوں تک نہ پہنچ سکے تو معذور تصور فرمادیں۔ باقی معمولی فرمائشوں کی تعمیل کارپردازان مطبع کردیا کرینگے۔

(خاکسار ابوالوفا)

امرتسر کے نزاع کے بد نتائج

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

یہ آیت اُس کلام پاک کی ہے جسکی صداقت نہ صرف برہان اور دلیل سے ہو چکی ہے بلکہ روزمرہ کے مشاہدات سے بھی یقین کے درجے کو پہونچی ہے مثلاً اسی ایک آیت زیب عنوان کو دیکھئے کہ اپنی صداقت کیسی اپنے ساتھ رکھتی ہے ارشاد ہے کہ نزاع پیدا کرو گے تو پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی" چنانچہ اسکا ظہور امرتسر کے نزاع میں یوں ہوا کہ ہمعصر رسالہ عصر جدید جیسے مصلح اور ریفارمر نے بھی اسپر نوٹس لیا۔ اور بہت ہی گرم لیا آپ لکھتے ہیں:

علماء کا جھگڑا امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے تفسیر ثنائی لکھ کر چار جلدوں میں شایع کی ہے اُس کے بعض مقامات میں تفسیر نئے خیالات اور اعتراضات کو ملحوظ رکھکر کی ہے اس تفسیر پر ایک اور مطبع اشاعۃ السنۃ و القرآن والے ناراض ہوگئے اور اہلحدیث کے بیس یا تیس عالموں کی مہروں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو محرفِ قرآن اور کافر قرار دیا جسپر مولوی ثناء اللہ اصرار کرتے ہیں کہ ثالث مقرر کئے جائیں۔ ورنہ میں جواب لکھونگا اور نالش کرونگا اور مولوی غزنوی فرماتے ہیں کہ تیرہ کو لو علماء کا فتوے ہے ثالث کون ہوگا۔؟

اس باہمی جھگڑے سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ تکفیر کے فتوے قیمت میں کوڑے کاغذات سے بھی کم ہیں ؎

[illegible]

جبتک علماء کافر ہوتے تو دنیاداروں اور نیچرو معتزلہ کا جھگڑا رہا مگر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اہلحدیث کا فرقہ کچھ عرصہ سے بالکل جھگڑے ٹکڑے ہوگیا ہے بعض علماء اس فرقہ کے مرزا قادیانی کی طرف اپنے شاگردوں کو لیکر چلے گئے۔ بعض مولوی چکڑالوی صاحب کے پیرو ہوگئے بعض سرسید مرحوم کے اور اسی لئے بخطاب نیچری ممتاز ہوئے۔ ابتو چند باقی ہیں اُن میں باہم منافرت و مکافرت ہو رہی ہے رہبروں کا یہ حال ہو تو رہروؤں کا خدا حافظ ہے۔ حنفی اور شیعہ چونکہ دینی اپنی کتابوں کو اور فقہی مسائل کو واجب اور قطعی سمجھتے ہیں اُن میں اختلاف کم ہوتا ہے مگر اُن کے علماء میں اندرونی حسد ہمیشہ رہتا ہے۔ مذہبی جھگڑے در اصل نتیجہ مفت خوری اور بیکاری کا ہیں کسی فرقہ کے علماء ہوں اُنکا کوئی پیشہ نہیں۔ معاش مریدوں پر منحصر ہے کام کچھ نہیں ہے۔ عمدہ اصول کی تلقین اور اخلاق کے درست کرانے کی عادت مدت سے نہیں۔ پھر جب کچھ کام کو نہیں رہتا تو آدمی اپنا مغز یا کلیجہ کھاتا ہے یا قحط میں اپنے بچوں کو بھون کر کھاتا ہے جب دماغ میں جولانی نہ رہی تو ایک دوسرے کی تنقیص کو دین سمجھنے لگے ہیں۔ اور تہ میں ان سب کے رقابت تجارت اور دوکانداری کی ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ ہم کو ان مصائب سے نجات دے اور سب کو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے کی بات سُن سکیں۔ ورنہ یہ جھگڑا آگے کو چلتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔ (بابت اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء)

راقم مضمون کی نیک نیتی میں تو شک نہیں کہ جو کچھ اُنہوں نے لکھا بغرض اصلاح اور اظہار رنج کے لکھا ہے مگر واقعات بتلانے میں کئی ایک غلطیاں اُن سے ہوئی ہیں۔ (۱) پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپنے یہ نزاع تفسیر ثنائی کے متعلق بتلایا ہے جسکی چار جلدیں چھپ کر شایع ہوچکی ہیں یعنے جو اُردو میں ہے حالانکہ ایسا نہیں بلکہ تفسیر القرآن بکلام الرحمن کے متعلق ہے جو عربی میں ہے اور ایک ہی جلد میں ہے اُسکے بعض مواضع پر علماء غزنویہ امرتسر

ahmadimuslim.de

امرت سر نے ایک اربعین لکھی جسکا جواب خاکسار کی طرف سے دیا گیا
اور ساتھ ہی اُسکے قبل از اشاعت درخواست کیگئی تھی کہ علماء غزنویہ
بحکم خداوندی فَاِن تَنَازَعتُم فِی شَیئٍ فَرُدُّوہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُولِ کسی
دیندار عالم کو منصف منظور کریں جو فیصلہ منصف مسلم الطرفین کردیگا
منظور ہوگا تاکہ آئندہ کو کسی قسم کا نزاع باقی نہ رہے۔ مگر علماء غزنویہ
امرتسر کی طرف سے اس بات کو تسلیم نہ کیا گیا آخر لاچار میں نے اپنا
جواب کلام المبین فی جواب الاربعین شائع کردیا۔
یہ بات بھی صحیح نہیں کہ اربعین غزنویہ کفر کا فتویٰ تھا۔ بانی فتویٰ
گروہ علماء غزنویہ مولوی عبد الجبار صاحب نے عدالت میں کسی
سوال کے جواب میں صاف لکھایا تھا کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو اسلام
سے خارج نہیں جانتے ایسا ہی یہ بیان بھی کسی قدر اصلاح
طلب ہے کہ فرقہ اہلحدیث کئی ٹکڑے ہو رہا ہے۔ جناب کسی ایک
مادہ کے دخول و خروج سے کسی فرقے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں
تو آجتک تمام فرقہ حنفیہ کا خاتمہ ہو جاتا کتنے ایک عالم حنفیوں سے
نکل کر دیگر مذاہب میں شریک ہوگئے خود سرسید احمد خان وغیرہ
پہلے حنفی تھے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی صاحب آنریری
سکریٹری مدرسۃ العلوم علیگڈہ پہلے شیعہ تھے۔ اب اہل سنت
اہل حدیث میں کوئی ان تغیرات سے اُن مذاہب کے ٹکڑے ہو گئے نہیں۔
ایسا ہی یہ بیان بھی اڈیٹر صاحب کا واقعات پر مبنی نہیں کہ حنفی
اور شیعہ اپنی فقہی روایات کو واجب اور قطعی سمجھتے ہیں۔ انمیں
اختلاف کم ہوتا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں۔ خدا کرے کہ اڈیٹر صاحب
کا بیان اگر گذشتہ واقعات سے مطابق نہیں تو آئندہ واقعات
ہی سے ہو مگر امید نہیں۔ کیا آپ سے علماء حنفیہ کا مسئلہ امکان
کذب باری مخفی ہے کہ ایک فریق نے دوسرے کو کہاں تک پہنچایا
تھا کیا مسئلہ مولود شریف کے اختلاف پر آپ مطلع نہیں ہوئے
کیا علماء حنفیہ بریلی اور علماء گنگوہ دیوبند وغیرہ کا اختلاف دل
دکھانے والا نہیں۔ کیا ندوہ کے بانی حنفی اور جدوہ کے
بانی وہی حنفی نہیں۔ کیا لاہور وغیرہ کے شیعوں کا اختلاف
مسئلہ سیدہ کے نکاح کے بارہ میں آپ سے مخفی ہے کہ ایک

فریق شیعہ کا دوسرے اور دوسرا تیسرے کو کن لفظوں سے
یاد کیا کرتا تھا۔ آخیر میں کوسے کی کائیں کائیں بھی آپ سے نہیں
سنی کہ اُسنے کہاں تک مغز کھایا ہے میں اور کہا رہا ہے۔ مہربان من
یہ اختلافات کسی مذہب کی خصوصیت پر محمول نہیں ہیں یہ تو اختلاف
طبایع کا لازمی نتیجہ ہے ولذالک خلقھم۔
اخیر میں ہم آپ کی دلسوزی اور محبت کی قدر کرتے ہیں اور اپنے کچھ
پرانا دوست کو یہ شکایت بھی واجبی ہے کہ آپ جیسے عالم کا یہ طرز تحریر
جو فتوے کی بازیوں کی وجہ بتلاتے ہوئے آپ نے ظاہر کیا ہے یہ

مباش درپے آزار و ہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

الغرض میں آپ کو اور تمام پبلک کو مطلع کرتا ہوں کہ میرے متعلق جو
فتوے شائع کیا گیا ہے۔ انمیں امور مندرجہ ذیل سے مجھے
منکر سمجھ کر شائع کیا گیا ہے۔
نسخ۔ تقدیر۔ معجزات۔ کرامات۔ صفات باری۔ دیدار الٰہی۔ نیز
عذاب قبر۔ عرش۔ لوح محفوظ۔ دابۃ الارض۔ طلوع شمس از مغرب۔
بلکہ احادیث نبویہ کا بھی منکر سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں میں
ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ احادیث نبویہ کو تو ہمیشہ بسر و چشم
رکھتا ہوں اور کبھی کسی حدیث کو رد نہیں کیا۔ باقی کوئی کسی
غلطی جو انسانیت کا لازمہ ہے اگر سرزد ہو تو اَقِیلُوا ذَوِی الھَیئَاتِ
ناس میں بعد اطلاع اور سمجھ لینے کے اُس سے بھی رجوع
کرنے پر طیار ہوں پس آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ فتوے درحقیقت
صحیح نہیں۔ بلکہ ایک موہومی وجود پر ہے جو ایسا ہوگا۔

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویاں بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

× مولانا شمس الحق صاحب رئیس ڈیانواں ضلع پٹنہ کی
طرف اشارہ ہے۔

اسلام کا تابوت اور اسکے حاملین

یہ مضمون اخبار وکیل امرتسر ۱۰ اور ۲۰ اکتوبر میں نکلا ہے مگر راقم مضمون نے ایک خط لکھا ہے:۔

"السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میری ایک مراسلت بعنوان "اسلام کا تابوت اور اسکے حاملین" آج کے اخبار وکیل میں شایع ہوئی ہے چونکہ یہ اہل حدیث کے مذاق کی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اخبار میں بھی لی جائے"

اسلئے بالاختصار اہلحدیث میں بھی درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایک ہم ہیں کہ دیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

قومی کشمکش کے پرآشوب دور میں جبکہ روئے زمین کی تمام قومیں جنکے مدعا اور مراسم کو علم و شعور نے عاق کر دیا ہے۔ دور دراز تاویلوں کے سرٹیفکیٹ دیدیے کہ ان کو عقل و حکمت کا ثبوت بنانے میں ساعی ہیں ہمیں افسوس کے ساتھ دیکھنا پڑتا ہے کہ خیر الامم کے بعض ممبر اپنی کوتہ نظری سے اسلام کے برگزیدہ اور مقدس نام کو معقولیت کو ۔ ۔ ۔ سے محو کر رہے ہیں۔ دینی عظمت کو مٹانے کے لئے بنگ گڑگڑ بجار تی ہے کہ ہٹتی جاتی ہے۔ اور ہندوستان کا یہ حال ہے کہ چند بزرگوں نے اسلام کے دینی تار و پود کو برباد کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہو وہ قومی اصلاح کی بیدردی میں قرآن اور اسلام پر معقولیت کا رنگ چڑھانا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے پنجاب کے نامور مقنن آنریبل مسٹر شاہ دین جیبر سٹرایٹ لا نے اس اصلاح کی اولیت کا تاج پہنا۔ اور مسٹر سید کنیت ۔ ۔ ۔ ریفارمر" کے عنوان سے رسالہ ہندوستان ریویو بابت مارچ سنہ ۱۹۰۹ء میں سر سید کے مذہبی کارہائے نمایاں کا اعتراف کرتے ہوئے ذیل کے سوالات میں اسلام کے نقائص بیان کئے ہیں اور خواہش کی ہے کہ ان کو رفع کیا جائے تاکہ مسٹر رینان کا قول کہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اسکو اسلام کی خدمت سے آزاد کر دیا جائے" صادق ٹھیرے۔

(۱) کیا جمیع اہل اسلام پر فرض ہے کہ عربی میں نماز پڑھیں۔

(۲) کیا ضروری ہو کہ پنجگانہ نماز بپابندی اوقات اسی معینہ شکل اور مقررہ دعا یا قرأت میں پڑھی جائے جو زمانۂ قدیم سے متوارث چلی آئی ہیں۔

(۳) کیا اسبات کی اجازت ہونی چاہئے کہ قرآن شریف کی تلاوت اس زبان میں کی جائے جسکو قاری سمجھ سکے۔

(۴) کیا روزہ حفظان صحت کی رو سے اسلام کا ضروری عنصر ہے جیسا کہ عاملان شریعت سمجھتے ہیں کیا سوسائٹی کی ابتدائی حالت میں جذبات نفسانی کو روکنے اور روحانیت کو ترقی دینے کے لئے بطور ۔ ۔ ۔ ضرورت جاری نہیں ہوا؟ اگر ایسا ہے تو اب چونکہ بامتداد زمانہ لوگوں کی اخلاقی حالت ترقی کر گئی ہے کیوں نہ بے اثر سمجھا جاوے۔

(۵) کیا عید الضحیٰ کی قربانی کی بجائے جو اب محض یادگار کے منصب کو پورا کر رہی ہے کوئی اور طریقہ نہ اختیار کیا جائے جو آنے والے زمانہ میں خود فراموشی کا عملی سبق دینے والا محسوب ہو سکے۔

(۶) پردہ نسوان جو اسلامی ممالک میں مروج ہے کیا اسکا منبع اسلام ہے اور کیا یہ انسانی نسل کی اعلیٰ درجہ کی قومی اخلاقی اور ذہنی ترقی کے شایان ہے؟

ان کے بعد دوسرا نمبر قاضی عزیز الدین احمد صاحب کا ہے وہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء میں یوں فرماتے ہیں کہ "آج سے گیارہ سو برس پہلے عرب میں جو مسلمانوں کی حالت تھی وہ اب ہماری حالت نہیں۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کے مقبوضات محدود تھے اور انکی جائداد و تنخواہ صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے درخت یا غلام۔ انکو جس طرح چاہا بانٹ لیا انکو کیا معلوم تھا کہ امت محمدیہ کو ایسے ملک میں رہنا ہوگا جہاں دوسری قوموں سے لاگ ڈانٹ ہوگی اور جہاں شان اسلام بغیر دولت کے قائم رکھنا مشکل ہوگا۔ میرے ہم مذہب عزیز افتویٰ دیدینگے کہ نعوذ باللہ احکام شرع میں دست اندازی کیونکر ممکن ہے۔ میں یہ جواب دونگا کہ "زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز" اگر دنیا میں رہنا ہے اور عزت کے ساتھ رہنا ہے تو زمانہ کے موافق چلنا ہوگا۔" وغیرہ وغیرہ۔

بابو عبدالغفور
کے ترک
قیمت
اعتراضات کے
دندان شکن جو
قیمت
مینیجر اہل حدیث

تیسرے صاحب مسٹر سجاد حیدر بی اے۔ رسالہ مذکور کے اگست نمبر میں تعلیمیافتہ نئی روشنی کے جنٹلمینوں کو الگ فرقہ بنانے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ چونکہ دقیانوسی مسلمان مندرجہ ذیل مسائل میں ان سے مختلف الخیال ہیں وہ انہیں چولہے میں ڈالکر اپنی ڈیڑھ چاول کی کھچڑی الگ پکانا چاہتے ہیں۔ کہ

(۱) اسلام فقط ایک بیوی کا پابند کرتا ہے۔ (ب) اسلام میں پردہ کی تاکید نہیں ہے۔ (ج) شریعت میں معاملات تجارت پر سود لینا جائز ہے۔ اور رسم غلامی ممنوع ہے۔ (د) مسائل طلاق میں زیادہ سختی کی جائے۔ (ہ) قانون وراثت اور دیگر قوانین متمدن قابل ترمیم ہیں۔ (و) احادیث سے بسا اوقات استغنا کر لینا چاہیئے۔ (ز) قرآن مجید کی تفسیر انسانی علم کے سب سے آخری اضافہ کے مطابق کرنی چاہیئے۔"

سب سے پہلے اور سب سے دلاور سید دلاور حسین صاحب بی اے ہیں جنکے لمبے لمبے مضامین پچھلے مہینے میں بذریعہ اخبار آبزرور مورخہ ۳-۷-۱۰-۱۴ ستمبر ۱۹۴۲ء میں شائع ہوئے ہیں۔ مضامین ہذا کا لب لباب مولوی الف دین صاحب پلیڈر راولپنڈی کے نہایت خوبصورت اور جامع الفاظ میں بجنسہ بیان نقل کیا جاتا ہے:۔

"کثرت ازدواج" "اختیار طلاق" اور مسلمانوں کا قانون وراثت جسکی وجہ سے جائداد تقسیم در تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس بات کی جوابدہ ہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے کیوں سلطنت جاتی رہی اور کیوں وہ مفلس و قلاش ہو گئے۔ یورپ کی شائستگی کی انہوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ حق کلانی یعنے لاء آف پرائموجنیچر سے موروثی امیر پیدا ہوئے جنہوں نے بادشاہ وقت کو مطلق العنانی سے روکا۔ اور رفتہ رفتہ پارلیمنٹری گورنمنٹ اور جمہوری گورنمنٹ تمام ملک یورپ میں قائم ہو گئی۔ اسلامی سلطنتوں میں کثرت ازدواج کی وجہ سے بادشاہ کی وفات پر دربارہ تخت نشینی مخالفانہ و متعدد بادشاہوں کی اولاد میں تنازعے برپا ہوتے تھے جن سے شریر النفس آدمی مستفید ہوا کرتے تھے اور ادھر قانونی وراثت کی وجہ سے جائداد تقسیم ہو جانیکے باعث سے موروثی امیر ملک میں پیدا نہ ہوئے جو بادشاہ کے اختیارات پر کسی قسم کی روک پیدا کرتے۔"

سر سید اور سید امیر علی نے کثرت ازدواج۔ اختیار طلاق اور انسداد غلامی پر نہایت پرزور رسالے لکھے۔ اور اسلام کے چہرے سے یہ بدنما دھبے دور کرنے کے لئے قرآن کریم پر استدلال کیا مگر واقعات واقعات ہیں انکی اصلیت چھپانے سے نہیں چھپ سکتی۔ پیغمبر خدا مکہ میں تو نبی تھے مگر مدینہ میں بادشاہ تھے مکہ میں انہوں نے دین کی تعلیم کی اور مدینہ میں رموز سلطنت سکھائے۔ قرآن کریم میں مکی سورتیں یکجا اور مدنی سورتیں علیحدہ کرنی چاہئیں۔ مکی سورتوں میں دین ہے اور وہ کبھی قابل تبدیل نہیں۔ الا مدنی سورتوں میں نظام تمدن ہے جو ہر وقت بلحاظ ضرورت زمانہ قابل ترمیم ہے۔"

شجرہ نسب دیکھنے سے تو صاف واضح ہوتا ہے کہ ان تمام بدعات کا مورث اعلے مسٹر شاہ دین کا انگریزی لیکچر ہے جسکا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ پھر بھی ہمیں انکا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ باوجود اختلاف کے انہوں نے اسلامی اشتراک قطع کر کے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ نہ تو وہ قاضی عزیز الدین کی طرح اسلام کے منجانب اللہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ نہ مسٹر سجاد حیدر کے مانند اسلام سے بیزار ہو کر الگ فرقہ کی بنا کے مجوز ہیں نہ قرآن شریف کو مخلوق۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے آدھے دھڑ کو قابل ترک سمجھتے ہیں۔ نہ مسٹر دلاور حسین کی سی دلاوری دکھاتے ہیں غرضکہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے نہایت دلسوزی سے لکھا ہے اور اپنے خیال میں قوم کی بہتری کے لئے لکھا ہے۔ ہمیں افسوس صرف اتنا ہے کہ بدقسمتی سے روئداد کا نتیجہ نکالنے میں کسی قدر کوتاہی ہو گئی جسکی وجہ سے مسٹر موصوف (باوصف مسلمان ایڈووکیٹ ہونے کے) اسلام کی بریت پر زور دینے کے بجائے الٹا فرد جرم کی قرار داد میں اپنی فضیلت علمی کو کام میں لانے پر مجبور ہوئے۔ کچھ یوں ہم انکی ہی داد دیتے ہیں کیونکہ فن وکالت میں یہ ایمانداری کا ایک معراج ہے کہ وکیل اپنے موکل کو۔ گو وہ بیگناہ کیوں نہ ہو۔ اگر گنہگار سمجھ لے تو پھانسی کی رسی اسکے گلے میں ڈالدے۔

ahmadimuslim.de

کے لئے آؤ دیکھے نہ تاؤ۔ اسی نظر سے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنریبل ریفارمر نے اسلام پر جو حملہ کیا ہے وہ جان لیکر اور اذیت پہنچانے کے ارادہ سے نہیں۔ بلکہ حفاظت خود اختیاری کی نیت سے کیا ہے۔ تاکہ انکو مسلمان کہلانے کی حیثیت سے مذہب کے کسی پہلو کی کمزوری پر نادم نہ ہونا پڑے لہذا اگر وہ ہمارے سچے دوست نہیں تو کیسے چھوڑ دشمن بھی نہیں ہیں ؎

غمزہ بھی ہوں سفاک نگاہیں بھی ہوں خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

اسجگہ یہ کہدینا ضروری ہے کہ ان کارتوسوں میں سوائے اسکے کہ انپر نئے کاغذ کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں کوئی جدت۔ کھول کر دیکھنے سے ایکبار خبر مسلمان پر پہلی ہی نظر میں روشن ہو جاتا ہے کہ ان میں بھرے ہوئے چھرے غیر مذہب مخالفین کے خطا کار فائروں کا فضلہ ہے۔ البتہ اسقدر ندرت ضرور ہے کہ وہ اسلام کے دشمنوں کی ساخت تھے۔ اور یہ دوستوں کی صنعت ہے ؎

گرچہ قندیل سخن کو ڈھونڈھ لیا تو کیا ہوا ان
شمع میں تو ہیں وہی اگلی برس کی تیلیاں

بہرحال حملہ خواہ دوست کا ہو خواہ دشمن کا۔ اوفینسو ہو یا ڈیفنسو روکنا ضروری ہے جسکے لئے ہم بطور فرض کفایہ اسلام کی حمایت لازمی سمجھتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

چونکہ ہماری اس بحث کے قریباً ختم کے سبب ہیں ان الدین عند اللہ الاسلام کے ماننے والے ہیں خواہ کسی کیفیت کے ہیں اسلئے مجملاً جواب تو یہ ہے کہ جس رکن اسلام کی کنہ معلوم نہ ہو اسے ہماری ناقص سمجھ میں آوے اسکو نامعقول سمجھ کر مسترد کر دینا سعادت اور سلامتی کی شان سے بعید ہے۔ جیسے منطق، ریاضی، فلسفہ۔ سائنس وغیرہ الگ الگ فنون ہیں۔ اسی طرح الہیات کا بھی بجائے خود ایک علیحدہ فن ہے۔ پھر ضرور نہیں کہ منطق کا ماہر سائنس کا ڈاکٹر بھی ہو۔ یا فلسفہ اور ریاضی کا عالم تفسیر و حدیث کا فاضل بھی سمجھا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہمارے قابل ریفارمر بی اے اور بیرسٹر ہونے کے سبب سے سائنس۔ فلسفہ، ہیئت، قانون وغیرہ میں ماہر ہیں۔ مگر کل عالم جاہل وکل جاہل عالم کا مسلمہ اصول انکی دینی فضیلت کے رستہ میں حائل ہے ؎

بوریا باف گرچہ بافندہ است
نبرندش بکارگاہ حریر

انسانی عقل کا ناقص اور بے اعتبار ہونا ہم سے زیادہ تو خود مسٹر شاہدین کے تجربہ میں آیا ہوگا کیا انکی وساطت سے سینکڑوں مقدمات انکی عقل اور سمجھ کے خلاف فیصل نہیں ہوئے ہیں جنکی کامیابی کی امیدیں بارہا ناکامی کا منہ دیکھ چکی ہونگی۔ اور ناکامی کا خوف صدہا دفعہ فتح کی خوشی سے مبدل ہوا ہوگا۔ غلطی انکی ہو یا حکام کی ہمارا مطلب تو حاصل ہو جاتا ہے کہ عقل کا فیصلہ قول فیصل نہیں ہوتا۔ جب بنیادی اور روزمرہ مشاغل کی شاہراہوں میں ہماری عقل جیتے جیتے ٹھوکریں کھاتی ہے تو پھر دینیات کے بحر ناپید اکنار کو چند انچ قطر کی کھوپری کس طرح ناپ لے گی۔ علاوہ اسکے بڑی مصیبت یہ ہے کہ مذاق کا اختلاف معقولیت کے معیار کو معین نہیں ہونے دیتا جن لوگوں کو ہم سمجھتے ہیں تہذیب انکی پابوسی کر رہی ہے انکی شائستگی کی قلعی ناچ گھروں میں جا کر کھلتی ہے۔ یوروپ کا مذاق جس رقص کو معقول اور نجیبانہ شغلہ کا خطاب دیتا ہے۔ ایشیا کے متانت پسند نفوس اسکو بیحیائی اور عشرت کی دلدادہ بیہودگی سے تعبیر کرتی ہیں جب ہمارے اور ان کے مذاق میں زمین و آسمان کا فرق ہے تو پھر فرنچ فلاسفر کی ٹٹ سے متاثر ہو کر اپنی بدشگونی کی خاطر اپنی ناک کٹوانے کی کیا حاجت ہے؟

اگر مسٹر دیتان کے مقولہ کو خدا کا نہیں پیغمبر کا قول جانکر اسلام کو کسی جدید معقولیت کا ایک ٹکڑا ملنے کی احتیاج لاحق ہوئی تو کیا وجہ ہے چارلس سیل فاکس کارلائل۔ مسٹر ملنٹ وغیرہ کے ملفوظات کو پیش کر کے کلام الہی کی ترمیم کی ضرورت کو رفع نہ کیا جاوے۔ مسٹر لین اگر یورپین ہے تو سیل کارلائل وغیرہ بھی آخر اسی تہذیب کے بیٹے ہیں جنہوں نے محاسن اسلام کا اقرار

کارخانہ عطر و
یہ کارخانہ قدیم سے
نیکنامی کے
بڑی فہرست
بلا قیمت روانہ ہو
ناگر تیل
یہ تیل خاص
ایجاد ہوا ہے
زکام
دیگر کو مفید
مینیجر کارخانہ
قنوج

کرکے اکثر باتوں میں اسلام کو عیسویت پر ترجیح دی ہے۔

اب ہم جملہ اعتراضات کو یکجا کرکے مشترک اور مرادف الفاظ کا عادی علم نکالتے ہیں اور پھر ہر ایک شبہہ کو بفضلہ تعالیٰ فرداً فرداً دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن شریف کی عربی تلاوت

واقف کار اور تعلیمیافتہ پارٹی بخوبی آگاہ ہے کہ بسا اوقات ایک زبان کے محاورات تو ایک طرف۔ الفاظ کا ٹھیٹھ ترجمہ بھی دوسری زبان میں نہیں ہو سکتا۔ حسن عبارت الفاظ کا زور و محاورات کی خوبی ہر ایک زبان کے ساتھ مخصوص ہے۔ بعض صورتوں میں ترجمہ سے اصل مفہوم کا معدوم ہو جانا بھی ممکنات سے ہے۔ صبغۃ اللہ۔ عنایات اللہ۔ دولت بیگم کا بالترتیب اور لفظی ترجمہ (رنگی رام۔ کرپارام۔ اور لچھمی رانی) ممکن نہیں کہ کسی شخص کے ذہن کو اصلی مفہوم تک پہنچا دے۔ حالانکہ معنے کے لحاظ سے صبغۃ اللہ اور رنگی رام عنایت اللہ اور کرپارام دولت بیگم اور لچھمی رانی میں کوئی فرق نہیں۔ علاوہ بریں قرآن شریف کا دعوے فاتوا بسورۃ من مثلہ جسکو ہمارے مخاطب بھی مانتے ہیں اسی صورت میں برقرار رہ سکیگا کہ تحفظ الفاظ رہے۔ اور تحفظ الفاظ جبھی قائم رہ سکتا ہے کہ ہر ملک ہر طبقہ اور ہر وقت میں عربی تلاوت ہوتی رہے۔ محض مختلف سانچوں میں ڈھلنے کی وجہ سے بائبل پر تحریف کی بلا نازل ہوئی۔ کہ غلام رسول سے رسلا رام اور رسلا سے لشمن ہو گیا۔ ہمارے ہاں اسی التزام کی برکت ہے کہ خدا کا پاک کلام آنحضرت کی زبان مبارک سے بدون تبدیلی اعراب و الفاظ من و عن ہم تک پہنچ گیا۔ عربی تلاوت کے طفیل قرآن کے لازوال حسن پر صدیوں تک ضرور بھی انحطاط کی جھریاں نہیں ڈال سکا۔ اور نہ آئندہ خوف ہے۔

نماز پابندی اوقات کے بارہ میں پرانے فیشن کے مسلمان کی تسلی کیلیے تو قرآن شریف کے وہ لفظ وارکعوا مع الراکعین کافی ہیں۔ نماز کا باجماعت پڑھنا اس واسطے فرض کیا گیا ہے کہ باہم میل جول سے مسلمانوں میں اتحاد اور اخوت بڑھے۔ اور یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ وقت کا تقرر کیا جائے۔ یہ پختہ اور مختصر سی دلیل شاہد ہے کہ انگریزی خوانوں کے نیت کی تحمل نہ ہو سکے۔ ہم نئی روشنی کے چراغوں کو یورپ کے کیروسین آئل سے لبریز کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ حضرات! نماز کے وقت کی پابندی اسی پنکچوالٹی یعنے ضبط اوقات کا نفس ناطقہ ہے۔ جسکے فقدان پر لیکچروں میں بڑی بڑی شیون و بکا کئے جاتے ہیں اور جسکی نیستی کو مسلمانوں کا تنزل بتایا جاتا ہے پابندی وقت کی خوبیاں یا برائیاں کسی بیرسٹر سے اسوقت پوچھنا چاہئیں جب کورٹ میں پیش ہونے کیلئے آوازیں پڑ رہی ہوں اور منشی مقدمہ کے متعلقہ کاغذات کا لفافہ بغل میں دبائے ہوئے ادہر ادہر پھرتا ہو۔ نماز پنجگانہ ہونا بھی خالی از حکمت نہیں۔ نماز فجر کی علت غائی یہ ہے کہ انسان شب گذشتہ کی آسائش کا شکر ادا کرے اور آنے والے دن کے کاموں میں برکت مانگے۔ علے الصباح ہاتھ منہ دھو کر کسی نہ کسی شکل میں عبادت کرنا تمام مذاہب و ادیان میں رائج ہے حتیٰ کہ پرندوں کا صبحدم خوش الحانی کرنا بھی شہادت اس امر کی ہے کہ یہ سہانا وقت قدرۃً عبادت کے واسطے وضع کیا گیا ہے۔ ظہر اور عصر کی فرضیت اسواسطے ہے کہ دنیوی اشغال میں پڑ کر ہم اپنے مالک کو بھول نہ جائیں۔ نیز اسلئے کہ حق اللہ ادا کرنے کی عادت سے حق العباد کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ کیونکہ یہ وقت کاروبار اور مخلوق خدا سے سابقہ پڑنیکا ہے۔ مغرب کا وقت تمام دن بخیریت گذر جانیکا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہے۔ علے ہذا عشاء کا منشا ہے کہ ہم اپنی سوانحعمری کے ہر روزہ ورق پر نظر ڈال کر غلطیوں کی معافی مانگیں۔ تعجب ہے کہ وہ لوگ جو بات بات پر تھینکس (Thanks) کہنے کے عادی ہیں جن کی زبان اسی لفظ کے اعادہ اور تکرار سے گھس گئی ہے وہ کیوں اپنے خالق اور رازق کے انعامات اور عطیات کا ۲۴ گھنٹوں میں صرف ۵ بار شکر ادا کرنا بار عظیم سمجھتے ہیں۔ مسنون قرات اور تسبیحوں کو توڑ کر جو یہ صلاح دیجاتی ہے کہ نماز اپنی مادری زبان میں پڑھی جائے سو اسمیں بھی کوئی سہولت

ahmadimuslim.de

اور آسانی مضر نہیں کیونکہ جس وقت سے ہمیں عربی الفاظ کی حفاظت کرنی پڑتی اُسی شکل سے اپنی زبان کے الفاظ کو نگاہ رکھنا پڑے گا۔ اور اگر مجوزین کی رائے میں نماز کا مروجہ مضمون کا مفہوم یا مترجم پڑھ لینا کافی ہے۔ تو پھر وہی پیرسہ پیر سا۔ پرس رام کا پھیر ایڈیشن آجائیگا۔ اور یہ بھی اُڑ جائیگی۔ نماز بقول سر سید اسلامی وردی ہے اور ہماری دانست میں اسکا مضمون بمنزلہ پاس ورڈ کے ہے پس جب وردی میں بگڑ گئی ہو اور پاس ورڈ بھی بھول جائیے تو قلعہ میں ہمیں کون داخل ہونے دیگا۔؟ رہا نماز کی موجودہ شکل سو اسکی نسبت مختصراً عرض ہے کہ دنیا میں جسقدر مرئی اور غیر مرئی چیزیں ہیں سب کی کوئی نہ کوئی فارم (شکل) ہے۔ اسیلئے عدالتوں میں بیرسٹروں کے لئے گون پہنکر جانا اور کھڑے ہو کر تقریر کرنا۔ یہ بھی ایک فارم ہے۔ حالانکہ گون نہ پہننے سے نہ لیاقت میں کمی آتی ہے۔ نہ بیٹھ کر تقریر کرنے سے دلائل کی برجستگی میں کوئی بٹہ لگتا ہے۔ جو صاحب اسلامی نماز کے فارم سے گھبراتے ہیں وہ خود کوئی فارم تجویز کر کے اگر انصاف سے فیصلہ کرینگے تو یقیناً بانیِ اسلام کی پسندیدہ شکل کو احسن قرار دینگے۔

روزہ:۔ تہذیب اور شائستگی کے زمانہ میں روزہ کو بے اثر اور عیش غفلت سمجھنے والے برا و نوازش ہمیں سمجھا دیں کہ مارل پراگرس (اخلاقی ترقی) سے انکی مراد کیا ہے؟ کہیں اسراف مذہبی آزادی۔ ترک ادب۔ فسق و فجور۔ آرام طلبی۔ کے زینگی کو تو کافور نہیں سمجھ لیا؟ ورنہ اگر ایثار۔ ہمدردی۔ سکون۔ حلم۔ عفو مروت اتقا۔ ورع۔ راستبازی۔ جفاکشی وغیرہ اوصاف اخلاقی ترقی کی ذیل میں گنے گئے ہیں۔ تو تاریخ باقرار صالح شہادت دیتی ہے کہ وہ صرف انہی مسلمانوں میں تھے جنکے لئے روزہ آج محدود و مخصوص کیا جاتا ہے۔ فاقہ کش انتڑیوں کی قل ہو اللہ کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے خود یہ سبق پڑھا ہو۔ بنی نوع کی ہمدردی اور دستگیری کے علاوہ روزہ میں خود روزہ دار کی تہذیب اخلاق بڑی خوبصورتی سے مرکوز ہے۔ پیٹ کے روزہ کے ساتھ آنکھ کا روزہ ہے کہ ممنوعات کو دیکھنے سے پرہیز کرو۔ زبان کا روزہ ہے۔ کہ جھوٹ فحش غیبت وغیرہ سے آلودہ نہ ہو۔ کان کا روزہ ہے کہ بری باتوں سے آشنا نہ کیا جائے حاصل کلام ہاتھ پاؤں اور کل اعضاء کو نیک کاموں کی ہدایت اور جفاکشی کی مشق ہوتی ہے۔ یہ ہے مختصر سی فلاسفی روزہ کی جسکو اسلام کا عضو معطل سمجھ کر کاٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

قربانی:۔ یہی حال عید الضحیٰ کی قربانی کا ہے اُسکو ذبح کرنے کے لئے ہی ہمارے ریفارمر ناحق چھری کلہاڑی تیز کر رہے ہیں۔ مانا کہ ایک یادگار ہے مگر ایسی یادگار ہے کہ اَطِیْعُوا اللّٰہ کا انتہائی نمونہ پیش کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا اور حکم ربی سمجھکر اپنے جگر گوشہ حضرت اسمٰعیل کی گردن پر اپنے ہاتھ سے چھری چلانے میں دریغ نہ کیا۔ ہم دن میں پانچ دفعہ بتاکید بلایا جاتا ہے مگر نماز سی اصول اور سہل عبادت سے جی چراتے ہیں۔ ہماری سست رگوں میں اطاعت کے خون کو حرکت دینے کے لئے اگر کوئی بہتر بیٹری (Battery) ہو سکتی ہے تو نمونہ پیش کرو۔

پردہ نسواں کہا جاتا ہے کہ پردہ قرآنی حکم نہیں۔ بلکہ **اور سود۔** قومی ترقی کا سد راہ ہے۔ یہ ایک پامال مضمون ہے۔ جسپر ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۴۰ عاید کر کے ہم اپنے معترض رہبروں سے پیچھا چھوڑا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ امتثال امر تقاضا کرتا ہے لہذا اُسکے قرآنی حکم ہونے کے ثبوت میں ہم آیات ذیل پیش کرتے ہیں۔ لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ علیٰ ہذا اور آیات ہیں جنہیں بخوف طوالت چھوڑ دیا گیا۔ رہیں پردہ کی تمدنی خوبیاں سو جس اسلامی اخبار کے گزشتہ سال کے فائل میں چاہو۔ دیکھ لو بڑی بڑی مبسوط بحثیں مل جائینگی۔ یہی حال سود کا ہے رسائل اور اخبارات اس بحث سے مملو ہیں۔

تعدد ازدواج و طلاق۔ غلامی۔ وغیرہ تعدد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی وغیرہ بالکل بوسیدہ سوالات

مین ۔ علماء اسلام کی تصنیفات مین اُن کے متعلق تمام اعتراضات کا قلع وقمع کیا گیا ہے ۔ جن دلون پر یہ بسیط اور فاضلانہ تحریرین اثر نہین کر سکین کوئی اُنکی کیا تسلی کریگا ؟ خدا ہمین ہدایت دیوے ۔ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کے مصداق سے محفوظ رکھے ۔

ورا ۔ قاضی عزیزالدین صاحب کے ریفارمیشن کا ردج ورواں یہی سوال ہے ۔ اسکے درجنون جوابات لکھے گئے اور لکھے جارہے ہین ۔ اس کے متعلق قابل ذکر یہ بات ہے کہ اسپر جسقدر نوٹس لیا ہے بیچارے دنیاداروں نے ہی لیا ہے ۔ ہمارے دینی رہبر اپنے بھائی بندون کی تکفیر کی بھول بھلیون مین پہنسے ہوئے ہین ۔ کسی مولوی بھائی کو کفر کے شکنجے مین جکڑ دینے سے اُن کے وارث الانبیاء ہونے کی تکمیل ہوتی ہے افسوس نہ وہ خود سمجھتے ہین نہ انہین کوئی سمجھاتا ہے کہ گورا اصناف کرنے والی جماعت کا اگر بند ٹوٹ جائے تو وہ خود کو برا سمجھتا ہے ۔ خدا کرے کہ وہ خانہ جنگی سے فرصت پا کر شریعت کی حمایت کا بیڑا اُٹھا لیوین تا کہ بیچارے دنیادار سبکدوش ہو جائین ۔

خیر قاضی صاحب کے آرٹیکل کا محققانہ اور فقیہانہ جواب الندوہ دیگا ۔ راقم نواب الدین ۔ (ماخوذ از وکیل)

مجیٹھہ مین آریون سے مباحثہ

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

جس مباحثہ کی اطلاع گذشتہ ہفتہ کے اہل حدیث مین لکھی گئی تھی اُسکی کیفیت مین چشم دید بیان کرتا ہون ۔ مسلمانون کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تھے اور آریون کی طرف سے وہی مشہور دل آزار سادھو جسکو سب لوگ جانتے ہین ۔ پریسیڈنٹ ایک سکھہ صاحب تھے اور اُن کے مشیر ایک مسلمان ایک آریہ تھے ۔ چونکہ آریہ سماج کی عموماً اور سادھو مذکور کی خصوصاً عادت ہے کہ ہمیشہ سوال کے جواب دینے سے جی چُراتے ہین اور اِدہر اُدہر کی باتین کہکر وقت ضایع کیا کرتے ہین ۔ اسلئے مولوی صاحب موصوف نے دور اندیشی سے یہ شرط ضروری لگادی تھی ۔ کہ جوابات بے تعلق ہونگے اور مناظر پریسیڈنٹ کو توجہ دلائیگا تو بعد ثبوت کٹوا دی جاینگی ۔ چنانچہ پہلا پرچہ مولوی صاحب نے مختصر سا لکھا کہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک دعوے کا کوئی مدعی ہوتا ہے ۔ جب عرضی پر عرضی دہندہ کے دستخط نہون کوئی حاکم اُس پر غور نہین کر سکتا اس قاعدہ کے رو سے ضروری ہے کہ وید کا مدعی بھی کوئی ہو ۔ پس آپ بتلاوین کہ وہ کون ہے ۔ اور وید سے اُسکا ثبوت دین ۔ قرآن خود اپنا مدعی بتلاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم ہین اسکے جواب مین سادھو مذکور نے اتنا تو مان لیا کہ وید کا مدعی کوئی انسان نہین بلکہ خود خدا ہے ۔ اسکے ساتھ ہی قرآن شریف پر بھی حملہ کر دیا کہ قرآن علم الٰہی کے خلاف ہے یہ ہے وہ ہے اسپر مولوی صاحب نے پریسیڈنٹ کو توجہ دلائی کہ یہ حملہ بے تعلق ہے آپ اسکا فیصلہ کرین ۔ چنانچہ پریسیڈنٹ نے بعد مشورہ عام جلسہ مین کہڑے ہو کر کہدیا کہ یہ کلام بے تعلق ہے ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اسکو کٹوا کر آپ دستخط کرین ۔ بھلا یہ بات ہماری تعلیم یافتہ حق پسند آریہ پارٹی کو کہان پسند تھی کہ انکے گرو کی تحریر کا کوئی لفظ بھی جسکو وہ وید منتری کی طرح الہامی جانتے ہین کاٹا جائے ۔ چنانچہ تمام آریون نے پریسیڈنٹ کو آگھیرا اور قصبے کے سکھہ بھی اُن کے ساتھ اس کام مین شریک ہو گئے اور کانا پھوسی ہونی شروع ہوئی ۔ حالانکہ یہ بات صریح شرط کے خلاف تھی ۔ کیونکہ شرط یہ تھی کہ پریسیڈنٹ کے مشیر دو شخص ہونگے مگر وہان یہ اندھیر کہ تمام آریہ اور سکھ سب کے سب نہ صرف مشیر تھے بلکہ ہر ایک انہین کا بجائے خود پریسیڈنٹ نظر آتا تھا جس سے پرانی سکھا شاہی کا نقشہ جو آجتک کانون سے سنتے تھے آنکھون کے سامنے پہر گیا ۔ دیکھا آخر کار بھولے پریسیڈنٹ نے اُن تمام مجبوریون مین پہنسکر یہ کہا کہ مین معافی چاہتا ہون ۔ ناظرین پریسیڈنٹ صاحب کی سادہ لوحی کا اندازہ تو اسی سے کر چکے ہونگے کہ آپ نے حاکم ہو کر جو فیصلہ دیا فریق ثانی

ahmadmuslim.de

کے دباؤ میں آکر ایسے مدہوش ہوئے کہ اُسپر معافی کے خواستگار ہوئے۔ پس ایسے پریذیڈنٹ کی سادگی میں جو انتظام کی کیفیت ہونی چاہیے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر تو سادہو جی کی زبان وہ کھلی کہ بس ایک ایک جملہ میں بیس بیس اعتراضات لیکن لطف یہ کہ اصل مدعا کو بالکل ہضم کر گئے یعنی یہ ہرگز نہ بتا سکے کہ وید کن لوگوں پر الہام ہوئے تھے۔ بتلاتے بھی کیا جبکہ یقینی نہیں کہ کون تھے۔ ہندو کسی کا نام لیتے ہیں۔ آریہ کسی کو پکڑتے ہیں۔ جیسے ایک یتیم بچہ جسکا کوئی والی وارث نہو کبھی کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے کبھی کسی کا اس لئے وہ اسکا ثبوت دینے سے عاجز رہے جیسے آریہ ہمیشہ عاجز رہتے ہیں۔ مگر اپنی کہے گئے۔ چنانچہ ایک دو باتوں سے ایسے دعوے کئے جو قرآن شریف میں نہ تھے۔ اسپر مولوی صاحب نے حوالہ مانگا تو جھگڑا شروع ہو گیا۔ پریذیڈنٹ صاحب کی خوش انتظامی کی کیفیت تو آپ سن چکے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سادہو جی نے نہ حوالہ دیا نہ فیصلہ ہوا۔ اتنے میں وقت ختم ہو گیا۔ مسلمان تمام اُٹھکر چلے آئے۔ اور سب لوگ سمجھ گئے کہ بیچارہ وید ایک یتیم بچہ کی طرح قابل رحم ہے جسکا کوئی والی وارث نہیں کبھی کسی کے گلے چپٹتا ہے کبھی کسی کے ملتا ہے۔ مگر کوئی اُسکو اپنا نہیں بناتا۔ کیونکہ وہ اس قابل نہیں کہ اُسکو کوئی اپنا کہے۔ اُسکے اندر کیا ہے۔ وہی پوتر اور پاک حکم نیوگ۔ ہائے نیوگ ہے

دیانندجی کو نمستے کہو
تمہارے لئے کیا اُتارا نیوگ

شیخ رمضان نومسلم

جنکی درخواست بابت نکاح اہل حدیث نمبر ۲۹ میں چھپی تھی اُنکو واضح ہو کہ آپ میاں عبدالرحمن ولد وزیر محمد سے خط و کتابت کریں انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔ پتہ موضع کہیری۔ پرگنہ گہمد پانی ضلع چھنڈواڑہ۔ ملک متوسط

فتویٰ

سوال (۱) براہ مہربانی اس استفتاء کو اخبار میں مع جواب چھاپ کر مشکور فرمادیں۔

مورث اعلےٰ ہندو جٹ

بیوی — بیوی

لڑکا نمبر۱ — لڑکا نمبر۲ — لڑکا نمبر۳ — لڑکا نمبر۴

پوتا نمبر۵ (از لڑکا نمبر۳)

نمبر۱ و نمبر۲ و ۳ و ۴ علیحدہ علیحدہ بیوی سے ہیں۔ پوتا نمبر۵ مسلمان ہوا ہے۔ بیٹے نمبر۴ کی جائیداد بوجہ لاولد ہونے کے پوتے نمبر۵ کو از روے قانون داخل خارج ہوئی ہے کیا شرع کے مطابق ہے اس زمین پر نمبر۵ کا قابض رہنا جائز ہے یا نہیں۔ یاد رہے کہ نمبر۴ نمبر۵ کو ہندو ہونے کی حالت میں فوت ہو چکا ہے اسکے بعد متوفی کی دو بیویاں اُس زمین پر قابض رہیں اب وہ ہر دو فوت ہو گئیں۔ (دفاتی)

جواب (۱) اگر نمبر۵ مسلمان ہونے سے پہلے ہندو رواج کے مطابق متوفی کی جائیداد کا مالک ہو چکا تھا تو اب اسکا قبضہ بھی جائز ہے کیونکہ اختلاف دینین جو مانع ارث ہیں یہاں وہ صورت نہ رہی بلکہ اتحاد مذہب کی صورت پیدا ہو گئی۔

سوال (نمبر۲) کاشتکاری کی زکوۃ کے متعلق بعض علماء کو انکار ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت کے زمانہ میں حق زمیندار یہ باقی کا نہ تھا۔ اور یہاں یہ باقی دیتے ہیں۔

جواب (نمبر۲) سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ آجکل سرکار کا مالگذاری کی وجہ سے عشر عشیر ہے یا نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ پہلے بھی کسی پرچہ میں آیا تھا۔ مگر آجکل جن زمینوں پر لگان سرکاری ہے اُن سے عشر نہیں ہوگا بلکہ سوال حصہ آمدنی کا ہوگا۔ اگر کوئی مطلب ہو تو اسکو سائل واضح کرے۔

منتخب الاخبار

لنڈن ۱۱ ر اکتوبر۔ رویٹر کا ٹوکیوی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ۔ جاپان نے ایک فرمان جاری کیا ہے جسکا یہ منشا ہے کہ ابتک تو ہماری فتح ہوئی ہے مگر اسکا نیک انجام ہنوز بہت دور ہے اسلیے جملہ قوم کو صابر اور مضبوط رہنا چاہیئے۔ (کتاب اللہ کی بھی یہی تعلیم ہے اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ)۔

نیویارک میں ایک جنٹلمین کے ہان ننھی منی سی لڑکی پیدا ہوئی ہے ولادت کے وقت اسکا وزن کل ۵۳ تولہ تہا۔ اسکو چھر لوٹن کے ایک بکس میں بے تکلف لٹایا جاسکتا تہا۔

شاہ اور ملکہ جاپان دونون کو شعر وسخن سے مذاق ہے۔ شاہ ۲۵۔۳۰ اشعار روز لکہہ لیتے ہین اور دو چار ملکہ بہی گھر لیتی ہین۔ خاک پاک ایشیا کا یہ بہی ایک خاصہ ہے کہ امیر سے فقیر تک سب نظم کی دیوی کی پرستش کرتے ہین۔ (ہر کجا در جہان فلک زدہ کار او شاعری وزنانیت)۔

امیر صاحب کابل کو نئی پلٹنون کے بہرتی کرنے مین معقول کامیابی ہوئی۔

پونا کے دو فوجی افسر دیہات مین شکار کرتے تہے۔ دیہاتیون نے گرفتار کرکے ۵ گہنٹے رکہا۔

افسرون نے ایک دیہاتی لڑکے کو زخمی کیا۔ اسی سبب آپ بہی پٹے بندہ وقیدن ہین لیین۔

ڈپٹی کمشنر نے قید سے چہڑایا دیہاتیون پر زیادتی کا مقدمہ چلائینگے۔

جاپانیون کا دو ٹکڑیان یا زو انو اور دس میل جنوب کو پیچہے ہٹ گیا ہے برابر در پے ہین۔

جاپانیون کی پسپائی بے معنی ہوگی کامل ڈیفنس خاص لیاؤینگ مین شاید کرینگے۔

جنرل کروپاٹکن نہایت ہوشیاری سے کوشان ہے کہ جدید حکمت مین شکست نصیب نہ ہو۔

امرتسر بہیرون دروازہ رام باغ ریل کے پہاٹک پر تین آدمی ایک گہوڑا مع بمبوکاٹ کے ٹرین کے نیچے پس گئے۔ پہاٹک والے نے ہرچند بمبوکاٹ والے کو گذرنے سے منع کیا مگر قضا نے نہ رکنے دیا آخر کلکتہ میل کا شکار ہوئے۔ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ۔

مردولی جامع مسجد مین ۲۹ ر رجب کو ۶ بجے شام کے ایک آریہ مسلمان ہوا نام عبد الغفور رکہا گیا۔ (نامہ نگار)

سینٹ پیٹرزبرگ مین موکڈن سے بذریعہ تار خبر آئی ہے کہ گذشتہ اتوار کے روز تمام دن روسی اور جاپانی توپ خانون مین جنگ رہی۔ اس لڑائی مین روسی میمنہ اور قلب فوج مصروف کارزار تہی روسیون کے دباؤ سے جاپانی اب ہر جگہ سے ہٹکر اکٹہے ہوتے جاتے ہین۔ (الحمد بحجالہٖ)

روسی نامہ نگارون کا بیان ہے کہ ین ٹائی کے شمال مین جو لڑائی ہوئی وہ لیاؤینگ کی لڑائی سے بہی زیادہ خونریز تہی۔ طرفین کی فوجون کو اپنی جانون کی بالکل پروا نہین تہی۔ ایک ایک دن مین مورچون پر آٹہہ آٹہہ دفعہ کبہی روسی قابض ہوجاتے تہے اور کبہی جاپانی۔ روسی اور جاپانیون مین اکثر دست بدست لڑائی ہوئی۔ دونون فوجون نے نشل کے دستی گولے ہاتہہ سے پہینکے۔

فونگ نامی انگریزی جہاز کو کہ جو محاصرہ توڑکر پورٹ آرتہر کے بندرگاہ مین داخل ہونا چاہتا تہا جاپانیون نے گرفتار کرلیا۔

امیر صاحب نے اپنے بہائی سردار نصر اللہ خان کو قندہار۔ ہرات ترکستان اور بدخشان کے سرحدون کی سرحدی فوجی چوکیون کے ملاحظہ کرنے کے لئے دورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ سردار نصر اللہ خان کے ہمراہ فوج رسالہ اور اپنی توپ خانہ کا اسکارٹ رہیگا سردار عمر جان انکے ساتہہ ساتہہ دورہ پر رہینگے۔ یہ دورہ کئی مہینے مین پورا ہوگا۔

امیر صاحب نے اسبات کا قطعی ارادہ کرلیا ہے کہ تمام کارخانون مین برقی قوت سے کام لین اور اپنے محل اور شہر کابل مین برقی روشنی کرین دقت یہ ہے کہ برقی قوت پیدا کرنے والے بعض آلات اسقدر بہاری ہین کہ انکا کابل لیجانا قریباً ناممکن ہے

ahmadimuslim.de

محاسن السیر فی حالات سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نپائے یہ بے مثل کتاب اسی کا آئینہ ہو رہی ہے جسکو اہل نظر دیکھتے ہیں ۔ ہر حسین روحانی لذت دیتی ہیں گلزار بہشت کا نمونہ ہے کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانحعمری اور مقدس احوال سے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ٹکسال بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ دیکھی نہ سنی - دیکھنے میں دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ ہے جناب مولینا الحاج شاہ عبدالغنی واعظ نور اللہ مرقدہ نے عشق و محبت کی داد دی ہے - اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدا سے خلقت نور محمدی ہو و قصہ اصحاب فیل تک تفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت اسمیں ولادت باسعادت نبوت سے گیارھوین سال تک کل احوال ہے - چمن سوم بہار نبوت اسمیں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے - چمن چہارم انجمن نبوت اسمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے

ایضاً جلد دوم بشارات محمدی - شمائل محمدی - عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے - لفظ بلفظ اسکا جوشش میں عشق الہی اثر کرتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے کوئی بستی کوئی قریہ نہیں ایسا ہوگا کہ جس میں ہنگامہ اس کتاب کے مشتاق ہوں کیا سنی و شیعہ نہ کہو یوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی اور بوجہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا اب کہ فقط مالک کتاب کو ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد ۴ روپیہ اور بے جلد ۳ روپیہ رکھدی گئی - بہتیرے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہوگا محصول اسکے ذمہ خریدار - کتاب ملنے کا پتہ

(دیتہ) لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

محبان دوافروش

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ - اعضائے رئیسہ و شریفہ - حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں - بڑھاپے کے ضعف، جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ - اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے بتقوی اعصاب منی و تشنج اعلی درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان بچہ و زنان بخطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے - قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ہما تین بوتل صر -

تقویت النساء - حیض اور رحم کی ساری بیماریاں - غشیان مثلے و بے خوابی اسہال حیض اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کی بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس بے نظیر دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جلد شکایت دور ہو کر صحت اور تندرستی اور اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنیوالے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲۰ دوس ہے ۲/ - ۴۰ دوس عہ/ -

طلا - جو لوگ جوانی کی غلطکاریوں اور رسائے بدعادتوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال اس بے نظیر طلا کے استعمال بالکل صحیح ہو گئے ہیں اکو ہمارہ ہماری کالا الف لیلی (حب و بیجات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ہے /

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی نفل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کی کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ کی ہو تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی پڑتی ہیں قیمت فی پڑیہ ۸ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ/

بالوں میں لگانیکا تیل خوشبودار - بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے قیمت فی بوتل للعہ نصف بوتل عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویہ انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۸ شعبان ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا | قیمت اخبار سالانہ

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کو درست کرنا

گورنمنٹ عالیہ سے عـــہ

والیان ریاست سے عـــہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عـــہ

قیمت پرچہ ۲

نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے

مضمون نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں اخبار ہذا میں مفت درج ہونگی

اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے

ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

الحمد للہ کہ

اہلحدیث کا سال ختم ہونے کو ہے قمری حساب سے تو ختم ہی ہے مگر شمسی حساب سے ایک ہفتہ باقی ہے اسلئے حسب قاعدہ عرف عام اہلحدیث اپنے ناظرین سے ایک ہفتہ کی رخصت لیتا ہے تاکہ بعد کسی قدر آرام کے سال نو کے لئے تازہ دم ہو کر حاضر ہو سکے پس ناظرین ایک ہفتہ اس کی غیر حاضری کو رخصت قرار دے کر دوسرے ہفتہ انتظار کریں جن احباب کا چندہ ختم ہو گا انکے نام سال کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا مطلع رہیں اگر کوئی عذر ہو تو اطلاع دیں۔ فہرست چندہ مکمل ہے۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔

مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی ہیں

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو جہاں منہ چھپانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

مرزا صاحب کی مخالفت اور مناظرے جو آریہ سماج سے بذریعہ مطبوعہ کتابوں کے ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں کسی سے مخفی نہیں کہ براہین احمدیہ لکھی تو اکثر حصہ آریوں کے جواب اور رد میں تھا۔ سرمہ چشم آریہ لکھا تو اسی گروہ کے جواب میں تھا۔ تصدیق لکھوائی تو اسی فرقے کے رد میں۔ نور الدین لکھا گیا تو اسی مذہب کے جواب میں۔ نیوگ ناول بنا تو اسی گروہ کے شرمندہ کرنے اور انکے حیا سوز مسئلہ نیوگ کے نتائج قبیحہ دکھانے کو۔ نسیم دعوت وغیرہ کئی ایک کتابیں لکھیں۔ ان وجوہ سے ہمارے ناظرین عنوان بالا کو غلط سمجھینگے اور کسی ذاتی رنجش پر محمول کرینگے۔ مگر حاشا وکلا ہم نے یہ عنوان کسی ذاتی رنجش سے نہیں لکھا ہو بلکہ واقعات صاف ایسے ہی ثابت ہوتے ہیں چنانچہ درج ذیل ہیں۔

مرزا صاحب اپنے لاہوری لیکچر میں کہتے ہیں جیسا کہ کسی جگہ ہم نے اگر یہ لکھا مارا ہے کہ۔

"چونکہ خدا قدیم ہے خالق ہے اسلئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں" (ص ۳۶)

مطلب مرزا صاحب کا یہ ہے کہ موجودہ دنیا کو قدیم نہیں لیکن اس سے پہلی دنیا اور اس سے پہلی دنیا علیٰ ہذا القیاس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے یا یوں کہئے کہ خدا کی قدامت اور دنیا کی نوع کی قدامت برابر چلی آئی ہیں۔

اب اسی مسئلہ کی بابت سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی کتھا سنئے وہ کیا اپدیش دیتے ہیں۔

سوال موجودہ دنیا کا آغاز ہے یا نہیں۔ جواب نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے (فنا) اور پرلے کے پہلے پیدائش۔ نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے اسکا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہے۔ (ستیارتھ ص ۲۹۵)۔

ناظرین ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھیں لفظ تو بیشک مختلف ہونگے۔ مگر مضمون بالکل ایک ہے بعد غور کرنے کے ہماری مضمون کی تصدیق کا ایک کارڈ ہمکو لکھیں کہ ہمنے کوئی غلطی کی ہے؟ یا مرزا صاحب خود ہی دل سے آریوں کی حمایت میں ہیں۔ آریہ اس موقع پر مرزا صاحب کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

لیکن ہمارا خیال ہے کہ مرزائی اور ان کے موافق دوست آریہ سماجی اس بات پر پھولے نہ سمائیں کہ اتنے بڑے جھگڑے وحیان مدعی خالقیت* زمین و آسمان نے ہاں تائید کردی۔ بس اب ہمیں اور کیا چاہیئے جو آریہ اور مرزائیہ کے اس وحدت الوجود پر تو ہم انکو مبارکباد کہتے ہیں لیکن مسئلہ کی غلطی اظہار کرنے کو مختصر الفاظ کہتے ہیں کہ نیوگ کی سچائی کے بعد یہی ایک مسئلہ جو آریہ سماج کا ہے اہل علم کے ماننے کے لائق نہیں ہے ایک مرزا ہیں جیسیوں مرزا بھی مل کر اس میں آپ کے حامی اور مددگار بنجائیں۔ وہ جسقدر فوائد کرینگے وہ اس سے زیادہ نہ ہونگے کہ ع سگ چو ترشد پلید تر باشد

* مرزا صاحب نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ مجھے خیال آیا تو میں نے زمین آسمان پیدا کر دیئے۔

سنیئے۔ کچھہ شک نہیں کہ دنیا اجسام کا نام ہے (مادہ اگر آریون کے خیال مین کوئی شئے ہو تو اسکا نام دنیا نہیں وہ ایک مفرد حالت مین ہے) اور اجسام کتنے ہی ہون سب کے سب مرکب ہین اور مرکب کوئی ہی ہو حادث ہے کیونکہ اسکی ترکیب ہی بتلا رہی ہے کہ میرے اجزا ایک وقت مین ازہم جدا تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ کوئی جسم قدیم نہیں کوئی دنیا قدیم نہیں دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں علاوہ اسکے جب دنیا کا ہر فرد حادث ہے تو مرزا صاحب کی یا آریہ سماج کی کونسی منطقی دلیل اثبات کی مقتضی ہے کہ اسکی نوع کو قدیم کہا جاوے۔ کیا کسی نوع کا وجود خارجی بغیر کسی فرد کے ہو سکتا ہے کیونکر ممکن ہے کہ سلسلہ کے تمام افراد تو حادث ہون مگر سلسلہ اسکا قدیم ہو۔ کیا کوئی مرزائی یا آریہ اخبار اسکی دلیل ہمین بتلاویگا۔ مگر دلیل بتلانے سے پہلے ہمارا رسالہ حدوث دنیا دفتر ہذا سے بقیمت ۲ آنہ منگا کر دیکھہ لین۔

تبدیل نام

نمبر ۴۷ مین اس عنوان کو دیکھکر جماعت اہل حدیث کو جسقدر صدمہ ہوا اسکا اندازہ اُن خطوط سے ہو سکتا ہے جو اس مضمون کے متعلق دفتر مین موصول ہوئے۔ مین تمام کو نقل کرنا تو مشکل ہے ایک خط اُنمین سے بالاختصار بیان نقل کیا جاتا ہے

شیخ محمد نوح صاحب ضلع ... سے تحریر فرماتے ہین:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج بتاریخ ۲۲ ر رجب سنہ ۱۳۲۲ھ بذریعہ اخبار اہل حدیث نمبر ۴۷ ظاہر ہوا کہ نام اس اخبار کا بجائے کوئی دوسرا رکھا جانیوالا ہے۔ کیون؟ اسلئے کہ آمدنی بہت کم ہوئی۔ فائدہ چہ معنے دارد سو ڈیڑھ سو روپیہ خسارہ ہوا۔ کیون خسارہ ہوا؟ جماعت اہلحدیث کی ناواقفی سے۔ صاحبو! پہلا اخبار تھا جو اہلحدیث کے نام سے شایع ہوتا تھا جس سے اکثر افراد اہلحدیث کو ایسی خوشی تھی جیسے کسی نا امید کے گھر لڑکا پیدا ہونے کی ہوتی ہے بمقابلہ خصم تذکرہ کرنے اور رد کرنے کا کیا اچھا موقع تھا۔ ہر فرد اہل حدیث کو اختیار تھا کہ جس مسئلے مین چاہے اپنی تحقیق آزادانہ طریق سے ظاہر کرے کچھہ بھی روک ٹوک نہین۔ مگر افسوس صد افسوس اب یہ سب ہونا غیر ممکن۔ کیون؟ اسلئے کہ جب محض بخیال مخالفین اہل حدیث نام اخبار اہل حدیث تبدیل کرنیکی رائے ٹھہری۔ تو مضامین اُنکے خلاف کے کیونکر چھپ سکتے ہین اگر مضامین اُن (مخالفین) کے خلاف شایع ہون تو پھر وہی نتیجہ نکلیگا جسکی وجہ سے آج نام بدلنے کی نوبت آ رہی ہے بس ایسی حالت مین وہی مضامین درج اخبار ہونگے۔ جو عام پسند ہون اور کسی کے خلاف نہون اگرچہ حق بات چھپانے اور ترک کرنے کی ہی نوبت آوے۔ پھر اسوقت کوئی بھی خصوصیت اس اخبار پر عام اخبارون پر باقی نہین رہیگی۔ اسوقت بھی بہت سے ایسے اخبار نکلتے ہین۔ جنمین کچھہ نہ کچھہ اسلامی باتین بھی رہا ہی کرتی ہین۔ علاوہ اس کے ایک امر اور بھی غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر نام اور کاروائی تبدیل کر دینے سے کہین اس اخبار کی ترقی ہوئی اور غالبا ضرور ہی ہوگی جیسا کہ تمام اخبارون کی ہو رہی ہے تو اسکا بہت برا اثر ظاہر ہوگا۔ بہت سے بندگان خدا ترقی کے خیال مین اگر اپنے مذہب کا نام مع اپنے رسالون کا نام۔ یہان تک کہ اپنا نام بھی بدل دینے پر آمادہ ہو جاوینگے اور بدل دینگے صاحبو! اگر خدا نخواستہ وہ اب ہی ہوا جیسا مین خیال

ahmadimuslim.de

کر رہا ہون تو یہ سب ہمارے ہی قصور سے اور ان سب کا وبال ہم ہی لوگون کی گردن پر۔ بن سکو۔ یاد رہے کہ ہم لوگون کی اس حرکت پر مخالفین بڑی بڑی خوشیان منا ئینگے اور بغلیین بجا ئینگے۔ اور ایسی ایسی بے نقط سنا ئینگے کہ الامان والحفیظ۔ پھر اسوقت ہوا سے سکوت یا تاویل کے کچھ نہ بن پڑیگی۔ انکو ہمت کرو۔ کم سے کم اتنا تو کر دو کہ آمدنی خرچ کے لئے کفایت کرے۔ اور ان بری نتیجون کے دیکھنے اور سننے کی نوبت نہ آئے۔

بخدا جس وقت سے مینے اخبار مین یہ دیکھا ہے کہ نام اہلحدیث تبدیل کرنے کی رائے ہے کف افسوس ملتا ہون اور کہتا ہون ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

میر مصطفٰے علی صاحب ناگوری لکھتے ہین:۔ افسوس ہے کہ اسقدر اہلحدیث ہو کر اخبار کی اشاعت پوری نہوئی اور خریدار زیادہ نہونے کی وجہ سے نقصان ہوا۔ حالانکہ اشتہار بھی نکالا گیا اور تجویز بھی تبلائی گئی خیر۔ ہر ایک اہل اسلام کو چاہئیے کہ اسکو جاری کرائین اور اپنے دوستون کو ترغیب دین۔ یہ پرچہ مذہبی ہے مسلمانون پر توحید و سنت کی خوبیان ظاہر کرنیوالا شرک و بدعت سے بچانیوالا۔ مخالفین اسلام کو جواب دینے والا اور دنیا کی صحیح صحیح خبرین بتانے والا مسائل و فتوٰی بھی درج ہوا کرتے ہین۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہو ایک کارڈ لکھدیا اور جواب گھر بیٹھے مل جاتا ہے۔ خدا مولوی صاحب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور اخبار کو ترقی دے۔ غرض اسکی کتنی خوبیان بیان کی جائین تھوڑی

مین امید قوی ہے کہ آیندہ ازراہ نوازش و ہمدردی اسلام جمیع حضرات اہل اسلام ضروری اسکی طرف توجہ فرمائینگے اور اپنے خیالات کا مجموعہ بلکہ اپنا سمجھکر دل و جان سے اسکی اشاعت کرینگے اللہ جزائے خیر دیگا۔ مین یہ بھی مناسب سمجھتا ہون کہ آیندہ بجائے ۳ سالانہ کے قیمت مبلغ ۱۲ کر دیئے جائین تو بہت ہے۔ اگر خیال کیا جائے تو کچھ زیادہ نہین ہے۔ امید ہے کہ ہمارے دوست ناظرین اخبار اسکو بخوشی منظور کرینگے۔ فقط۔

ایسا ہی کئی ایک اصحاب نے افسوس ظاہر کیا۔ چونکہ کثرت رائے اسی جانب ہے کہ نام تبدیل نہین ہونا چاہئیے۔ اسلئے ہمارے ناظرین خصوصًا اس پرچہ کے شیدائی اطمینان رکھین کہ اس اخبار کا نام تبدیل نہین ہوگا اور بدستور

اہلحدیث

ہی کے نام سے پکارا جائیگا۔ مگر پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ صورت مین جو حالت ہے یہ تسلی دہ نہین۔ بلکہ ؎

ڈر ہے کہین نام ہی مٹجائے نہ اسکا
مدت ہوا ہے زبان بیٹھ رہا ہے

اسکی بھی کوئی صورت ہے ہان یہی کہ اسکی اشاعت کثرت سے ہو۔ ایک ایک خریدار کوشش سے دو دو خریدار مستقل بنائین دوستون نے فائل رکھی ہوئی ہو وہ دیکھ سکتے ہین سال بھر کے بعد دو روپے بارہ آنے مین مع محصول کتنی کتاب طیار ہوئی ہے۔ پھر لطف یہ کہ تازہ بتازہ۔ بو بو۔ اسپر بھی اگر کوئی صاحب گرانی قیمت کی شکایت کرین یا کسی کے حق مین تخفیف قیمت کی سفارش کرین تو اسکے معنے بجز اسکے کیا سمجھے جائین کہ وہ صاحب اس پرچہ کو قدر کی نگاہون سے نہین دیکھتے۔ سال اول

مین جن صاحبون کو تخفیف قیمت کی گئی تہی اُسکی وجہ یہی انکو معلوم ہے نیز اخبار ہی بہ نسبت اول کے ڈیوڑہا ہے اسلئے وہ گمان نہ کرین کہ کار ۱۲ر سالانہ اُن سے بہ نسبت سابق کچھہ زیادہ ہے آئندہ کو تخفیف کی درخواست کرنا گویا اخبار بند کرانے کی درخواست کے برابر ہے۔

(ایڈیٹر)

خوشخبری

اہل حدیث خدا کے فضل سے ایک سال کی عمر کو پہونچا ہے جسکی یادگار قایم کرنا ضروری ہے اسلئے یہ تجویز قرار پائی کہ کتب خانہ ثنائی کی کل کتابون کی قیمت مین ۳ر نومبر سنہ ۱۹۱۰ء یعنی سال دویم کے پہلے پرچے کی اشاعت تک ثلث قیمت کی تخفیف کردیجا. پس ناظرین فہرست ملاحظہ کرکے اس یادگار سے فایدہ اٹہائیں

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی	۲ ۸	۱ ۱۲
نکات اربعین	۲	۱ر ۲
تفسیر ثنائی اردو چار جلدین ہر ایک	مع محصول ۱۰	۱۰ آنہ
تقابل ثلاثہ	۱ ۴	۱۰ ر ۴
الہامی کتاب	۱۰ر	۶ر ۹
حق پرکاش	۱۲ر	۸ر
آسلام	۶ر	۴ر
ادب العرب	۱	۵ر ۶
بالمقابل مرزا	۵	۳ر ۶
اسلام اور برٹش لاء	۵ر	۳ر ۶
اہل حدیث کا مذہب	۴ر	۲ر ۹
بحث تناسخ	۳ر	۲ر
حدوث دنیا	۲ر	۱ر ۲

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
حدوث وید	۱ر	۹
نکتوات مرزا	۶	۴
آیات متشابہات	۳ر	۲ر
السلام علیکم	۱ر	۹
اسلامی تاریخ	۱ر ۶	۱ر
خصائل النبی	۱ر	۹
رسوم اسلامیہ	۱ر	۹
شریعت و طریقت	۱ر	۹
ہدایت الزوجین	۱ر	۹
عورت کی زندگی	۱ر	۹
شادی بیوگان اور نیوگ	۱ر	۹
الہام	۱ر	۹
تہذیب	۶	۴

المشتہر

منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

معلومات عامہ

گذشتہ سے پیوستہ

اسوقت تک حجاز ریلوے کا چندہ ایک کروڑ بیس لاکھہ جمع ہوا ہے اور لائن دمشق سے معان تک تیار ہوگئی ہے جو قریباً ۴۰۰ کیلومیٹر ہے اور معان سے مدینہ منورہ ۹۰۰ کیلومیٹر ہے از انجملہ ۸۰۰ کیلومیٹر تک لائن طیار ہے۔

یورپ مین جو جنگ جاری ہوئی ہے اسکے سبب فرانس مین ۲۸ لاکھہ ۹۳ ہزار کٹے ہین گویا سو آدمیون مین ۵ کٹتے ہین اور نیدرلینڈ مین ہزار مین ۲۷ ہین۔ انگلینڈ مین ہزار مین ۲۸۔ اور جرمنی مین ہزار مین ۳۱۔ اور سویڈن مین ہزار مین ۱۱ کٹتے ہین۔

۷ اپریل گذشتہ کو دمشق مین شوال کی کل

ahmadimuslim.de

آبادی ۱۲ لاکھ ۹۰ ہزار ۱۷۶ تھی اور سوازی لینڈ کی آبادی ۵ ہزار ۴۸۴ کی۔

اول الذکر ملک میں گوروں اور کالوں اور دیگر اقوام کی تفصیل حسب ذیل تھی:- گورے ۲۹۹۳۲۷ - دیسی وحشی ۹۲۵۴۹۰ دیگر اقوام ۲۲۸۹۱-

لنڈن کے پچیس بڑے تھیٹریکل کمپنیوں میں ایک شب میں ۲۸ ہزار ۶ سو آدمی تماشہ دیکھ سکتے ہیں۔

انگلستان کے سوا یورپ کے سوا باقی سارے ممالک میں تاجران بیضہ ماہیان انڈوں کو بھوسے رنگ میں رنگ کر فروخت کرتے ہیں تاکہ تجارت میں دیگر یورپی ممالک سے پیچھے نہ رہیں

ایک ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جو عورت بمقابلہ کنواری ہونے کے بیاہی ہوئی میں زیادہ لمبی قد کی معلوم ہو اسکی عمر زیادہ ہوگی۔ یعنے وہ زیادہ دنوں تک جیئیگی۔

نیز اُسنے یہ بھی کہا ہے کہ اوپر کے جسم کے حصہ کا زیادہ لمبا ہونا دل اور پھیپھڑوں کے بڑے اور قوت ہاضمہ کی تیزی کی نشانی ہے۔

سیام میں بعض پلے ہوئے ہاتھیوں سے دایہ کا کام لیا جاتا ہے اُن لوگوں کا یہ مقولہ ہے کہ ہاتھیاں بچوں کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتے ہیں۔

سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں ۷ ۳۶ ۲۸ ہنڈرڈ ویٹ ہوئے ۱ ہزار ۳۰۷ روپے کے ممالک غیر میں ارسال ہوئے اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۳۰ لاکھ ۳۶ ہزار ۵۲۸ ہنڈرڈ ویٹ ہوئے ۶۶ لاکھ ۳۰ ہزار ۱۵۳ روپیہ کے۔

سال گذشتہ میں ۳۶ لاکھ ہنڈرڈ ویٹ ہوئے ۹۱ لاکھ روپیہ کے باہر گئے۔ غیر ممالک میں اسکا تیل نکالا جاتا ہے۔

دنیا کی مشہور شہروں میں غالباً سب سے چھوٹا شہر ٹنگا کو ہے یہ شہر اکتوبر سنہ ۱۸۰۵ء میں قائم ہوا تھا آج بھی شہر دنیا کے مشہور شہروں میں بلحاظ دولت و آبادی درجہ چہارم میں قرار دیا گیا ہے۔

انگلستان کی حال کی مردم شماری سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ وہاں بہ نسبت ... ایکڑس زیادہ ہیں ...

۳۶۲۵ - ایکڑ اور ۳۶۹۶ - ایکڑس ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ایک نیا سانپ پایا جاتا ہے جو درازی میں ۵ فیٹ سے ۸ فیٹ کا ہوتا ہے یہ سانپ بخلاف دوسرے سانپوں کے آدمی کا دوست اور سانپوں کا دشمن ہے۔ بڑے بڑے اژدہوں کو پانچ منٹ میں مار سکتا ہے۔

باوجود اسقدر تعلیم کے یورپ میں اوہام پرستی وضعیف الاعتقادی ابتک موجود ہے۔ یورپ والے تیرہ کو منحوس سمجھتے ہیں جتنے کہ تیرہ آدمی ایک ساتھ ہوکر کھانا نہیں کھا سکتے۔

یورپ میں یہ بھی مشہور ہے کہ ساتویں بیٹے کا ساتواں بیٹا طبیب لاثانی ہوتا ہے جسکے ہاتھ لگتے ہی مریض اچھے ہوجاتے ہیں اس قسم کے بچے پیدا ہوتے ہی ڈاکٹر مشہور ہوجاتے ہیں۔

اہل یورپ جمعہ کو منحوس خیال کرتے ہیں نہ سفر کرتے ہیں نہ مکان جدید میں جاتے ہیں نہ ناخن ترشواتے ہیں اور بعض تو لباس نہیں پہنتے۔

اتوار کے روز پیدا ہونا خوش قسمتی پر دال ہے ایسوں کی نسبت سمجھتے ہیں کہ وہ کبھی پھانسی نہیں پائیگا اور نہ پانی میں ڈوبیگا۔

اگر کوئی شخص بعد تناول طعام کانٹا چھری کو صلیبی شکل پر رکھدے تو اسپر ضرور آفت آئیگی۔ یورپ کے ملاح جہاز پر سوار ہوکے سیٹی نہیں بجاتے۔

ہندوستان کے سکولوں میں ہر ایک پچاس لڑکوں پیچھے ایک لڑکی پڑھتی ہے۔

اگر بیس قطرے کاربالک ایسڈ کو ایک گرم بیلچہ پر رکھا جائے تو اسکے بخاروں سے مکھیاں دور ہو جائینگی۔ اسی طرح کافور بتی لیمپ میں جلایا جائے تو مچھروں کے لئے مجرب ہے۔

الگو کے قریب مقام ... میں ایک صابون کا پہاڑ ہے صابون نرم ہوتا ہے پر ہوا لگتے ہی سخت ہوجاتا ہے۔ اس میں نیچرل طور سے ہر ایک ایسڈ سوڈا اور ریسوریٹ آف لائم ظاہر ہے

ہرٹ الیری کے پاس ایک کتا تھا اُسنے ایک مہینہ میں یہ

سیکھ لیا تھا کر کھانا پانی باہر جانے کی اجازت مانگنے کے لئے ایک ایک کارڈ اٹھا لاتا تھا۔ کارڈ کی تحریر صرف "کھانا" "پانی" "باہر" سے کرتا تھا جو ان کارڈوں کے پر تحریر تھے۔

دار السلطنت پکن میں گیارہ سو برس سے ایک اخبار چھپتا ہے اس سے زیادہ پرانا اخبار کوئی نہیں۔

تخت دہلی لنڈن میں ہے اسکے مقابلہ کا کوئی تخت ساری دنیا میں نہیں ہے۔

جس طرح کولمبس کو لمبو قر نے دنیائے جدید ڈھونڈھ نکالی تھی اسی طرح انگلش سیاح قطب غربی تک پہنچ گیا۔

زار روس کے پاس ایک گراں اعلی مرصع ہے۔ جسپر ساری دنیا کی سلطنتیں نمایاں کی گئی ہیں اور ہر ایک سلطنت کو ایک قسم کے جواہر سے کٹے پر نمایاں کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

(ابو الحامد محمد عزیز حسن آزاد بہاری)

حفظ صحت

باب حفظ صحت میں ستہ ضروریہ کا پانچواں سونا اور جاگنا ہے جو معید صحت یعنے اثبات صحت حاصلہ و رد صحت زائلہ کے لحاظ سے دن رات کے ۲۴ گھنٹے کو اس طرح سے تقسیم کرنا چاہئیے کہ بعد از سقوط قمر ثالث (یعنے تیسرے تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت) جو تخمیناً ۹ بجے کا وقت ہوگا سونے کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئیے اور نیند کا اندازہ دس بجے رہے (شارع نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کا وقت معتاد اکثر یہی رکھا تھا اور قبل از عشا کے سونے اور بعد اسکے مسامرت یعنے قصہ گوئی کو منع فرمایا ہے اس کے منع کو علاوہ حفظ صحت منافع اخروی بھی شامل ہونگے) اگر اس شخص کو درمیان میں چار بجنے سے پہلے پیشاب وغیرہ کسی حاجت ضروری کے لئے اٹھنے کا اتفاق موقع ہوا کرتا ہو۔ تو رفع حاجت درمیانی کی غرض سے بقدر جبر نقصان پہر سو رہے۔ وہ شخص نیند پورے

چار بجے اٹھ جائے اس طرح سے سونے کی عادت کرنے میں اکثر تخمیناً چھ گھنٹے رات کا سونا ہوگا اور سحر خیزی کی عادت ہو جائیگی۔ جو بالخصوص بعد صبح صادق اسفار کے قبل تک باہر کی صاف ہوا خوری کا (جو گرد و غبار کو شبنم سے دبائے رکھتی ہے) موقع دے گی پھر گیارہ ساڑھے گیارہ سے بارہ ساڑھے بارہ تک یعنے دن کو قیلولہ کرنا لیکن جو شخص صبح کو بطرز مذکورہ بالا نہ اٹھے اور پڑا سوتا رہے اسکے حق میں دن کا قیلولہ کرنا ردی مسلد ہے۔ عامہ ناس اسلامی کے واسطے بالخصوص بطرز مذکورۃ الصدر سونا جاگنا علاوہ موافقت اصول طب کے موافقت سنت اور اکثر عادت عامہ اہل قرون ثلثہ کے ہے اور ذخیرۂ اخروی عمل بالحدیث بھی ہو اور لیکن جو دن کے شاق اعمال دنیوی کے واسطے چست و تندرست رہنا چاہے وہ عادت کرنے سے اسقدر سے کم چار گھنٹے سونے میں بھی صحیح رہ سکتا ہے۔ باایں ہمہ جسقدر لڑکا خورد تر ہو اسقدر سونے کی مقدار زیادہ بدفعات متفرقہ مناسب ہوتی ہے اور جسقدر آدمی عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اسقدر نیند اسکے حق میں مفید تر ہے اگرچہ عموماً زیادہ عمر میں نیند نہیں آتی۔ (اور جس روز افزوں تحلیل عمری و تقلیل سے ہوتا ہے) اور سارے حقوق متعلقہ ادا کرنیکے واسطے کافی وقت ملیگا۔ ان یا نفسك علیك حقا ولعینك علیك حقا ولزورك علیك حقا ولزوجك علیك حقا ولجسدك علیك حقا والله علیك حقا۔

متعلق علاج جو کہ مضمون سابق سے ملحق ہے

طاعون کی گلٹی نمودار ہوتے ہی سر گلٹی (یعنے وسط گلٹی) پر تخم منجم چیرا جائیں اور اوپر اسکے ایک بادیدہ کھرک یا جائے اور جو کی پیاسکے ضماد تقسیم لگا کر جوالی پر اسکے بڑے قسم کی جونکیں نیچے کی جانب گلٹی ہلال لگا دی جاویں۔ بعدہٗ اوپر سے السی کی پولٹیس باندھی جاوے تو نہایت مفید ہوتی ہے۔ اگر بالائی گلٹی کی شکل ہولناک اور بڑی ہو تو فوراً اخنوان سے نیچے دونوں جانب گہرا داغ سے گرم کر کے دینا چاہیئے کہ فوراً ابھرا آئے اور ایک مفید اندمال کی دوا نہ دی جائے بلکہ بہایا جائے اس علاج سے زیادہ میں اشاعت طاعون کے زمانہ میں ... اور آخر میں فیصلہ

ahmadimuslim.de

اچھے ہونے لگے منضج گولیاں جنسے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے میرے
پاس ہر چہار قسم کی تیار ہیں۔ گو کہ مختل ہو گا ہے منضج کی جو ضرورت
ہوتی ہے اسواسطے یعنی ہر قسم کی پٹنہ محلہ صادقپور مولوی محمد اسحاق
صاحب سے مل سکتی ہیں اور شفاخانہ یونانی لوکلفنڈ سے بھی۔ والسلام
خیر الختام۔ فقط

(عبد الرزاق عفی عنہ صادقپوری عظیم آبادی)

کھلی چٹھی

(بعالیخدمت جناب پنڈت بھگوان دین صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج ممالک
متحدہ آگرہ و اودھ)

جناب نے ۱۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء کو بوقت شب درمیان لیکچر کے تین باتیں
بیان فرمائی تھیں اور ثبوت کوئی نہیں دیا تھا بغرض تلاش حق ثبوت
کی اشد ضرورت ہے بذریعہ تحریر جواب مرحمت ہو۔

اول۔ اڑ مچھلی کا منو سے کہنا کہ تو مجھے مت مار بلکہ پال۔ انہوں
نے اسکے کہنے سے اسکو پالا اور وہ بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑی کہ
اسکے رہنے کا گڑھا منو جی کو سمندر سے ملانا پڑا۔ اور جب طوفان
آیا تو منو نے وہ کشتی جو مچھلی کے حکم سے بنائی تھی مچھلی کے سینگوں
سے باندھی۔ الخ

(اس سے منو کا مچھلی خور ہونا ضرور ثابت ہوا)

دوم گو تم بدھ نے ماہیت اشیاء معلوم کین ویدکی تہ تک
پہنچنے پر کشش کی راہ نہ پائی۔ ماہیت اشیاء ہی میں رحلت فرمائی
آنجہانی ہوئے اور اسی آنجہانی کے پیرووں کی شاگردی
مسیح نے تبت میں کی اور یہودیوں میں جاکر عیسائی مت پھیلایا۔
سوم شنکر چارج نے اپنشدوں ہی میں سے آگے
ویدکی تہ تک نہ پہونچے انکی توحید کی تعلیم دائرہ برہم دو بیٹوں
عرب میں پہونچی عرب کے زمانہ میں آریوں کا گذر رگا ہ تھا وہ
وہ افریقہ اور روم آتے جاتے عرب میں قیام کیا کرتے

تھے اب کسی نے لا الہ الا اللہ بنا لیا تو کیا کوئی نئی بات ہے
وہی ویدوں کی تعلیم ہے اور جو کچھ ویدوں کی تعلیم پارسیوں نے
محمد صاحب سے پائی۔ عرب میں پھیلائی کوئی نئی بات نہیں۔
سنسکرت نمہ نس اور محمد صاحب کی نماز ایک ہی چیز ہے
کہ لفظ نمہ نس سے نماز بنا ہے وغیرہ۔ حالانکہ نماز لفظ فارسی ہے
عربی نہیں۔

براہ عنایت بحوالہ کتب معتبرہ جواب سے مشکور فرمایئے
ہمنے لیکچر کے اختتام پر دریافت کیا تھا کہ پنڈت جی صاحب
صبح تک رہینگے یا جاینگے اسوقت معلوم ہوا کہ آپ جاینگے۔
ہمنے علی الصباح رقعہ ہذا کی نقل بالوکرپرشاد کے ہاتھ آپکی
خدمت میں بھیجی۔ نہ معلوم آپ تک پہونچے یا نہیں۔ کوئی جواب
نہیں ملا جو نکہ لیکچر میں ۵۰۰ سو آدمی سے کم نہیں تھے اور
آپ نے بے تکلف فرضی بیانوں اور جھوٹے مضمونوں سے
آریوں کو خوش کیا اور مسلمانوں عیسائیوں کا دل دکھایا۔
اور رقعہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مجبوراً بذریعہ اخبار اہلحدیث
امرتسر کھلی چٹھی ارسال ہے امید کہ جواب سے سرفراز ہوں۔
پندرہ روز کی میعاد ہے اگر آپ تشریف لائیں تو جلسہ و عوت
اسلام میں دو گی ہیں۔ اپنے پورے لیکچر کا جواب علمائے اسلام
کی زبان سے سن سکتے ہیں۔ ع

یہ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے!
والسلام علی من اتبع الھدیٰ

رعایتی قیمت کتب

کے اعلان مندرجہ صفحہ ۵ سے فائدہ اٹھانے
والے اصحاب جلد درخواستیں بھیجیں
کیونکہ رعایت صرف ۱۳ر نومبر تک ہے۔
مینیجر اہل حدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فتویٰ

گذشتہ سے پیوستہ

سوال (۳) زکوٰۃ کاشتکاری کی اپنی بیٹی کو دین یا مسجد کے پیش امام یا خادم مسجد کو دین یا اپنی لڑکی کو جہیز مین دین تو جائز ہے یا نہین۔

(۴) اپنے لڑکے کی بیوی کو شادی مین زیور وغیرہ دینے ضروری ہین یا نہین۔

(۵) مغرب کے وقت مقتدی دو رکعت مین دو مرتبہ التحیات پڑہے سویم رکعت مین اُسکو التحیات پڑہنی چاہیئے یا نہین۔

(میان جی عبدالرحمٰن ضلع گجرات)

جواب (۳) زکوٰۃ تو مسکینون محتاجون کا حق ہے جنکا نان نفقہ دینے والے کا ذمہ نہ ہو۔ بیٹی اگر بیاہی ہوئی الگ ہے اور محتاج ہے تو دیدے۔ امام مسجد یا خادم مسجد کو بلحاظ اُنکی حاجت اور مسکینی کے دیدے تو جائز ہے نہ بلحاظ کسی خدمت اور حقوق کے۔ اپنی لڑکی کو جہیز مین دیگا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(۴) اگر وسعت ہو تو دیوے حدیث شریف مین آیا ہے اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا یعنے تمہارے گہر والون کا بہی تمپر حق ہے۔

(۵) سلام دینے سے پہلے التحیات ایک پڑہے کیونکہ حدیثون مین اسکی طرح آیا ہے کہ سلام دینے سے پہلے تشہد درود اور دعا پڑہو پہر سلام دیا کرو۔

(۶) ایک شخص کہتا ہے کہ قرآن ... حدیث سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اسلام کا ہے ثابت نہین ہوتا کیونکہ ایک جگہ اکٹہا قرآن مین ... (عبدالغفور از روبڑ)

ج قرآن شریف کا نزول گو وقتاً فوقتاً ۲۳ سال کے اندر پورا ہوگیا مگر بعد پورا ہونے کے مسلمانون کے اعتقاد مین سب کا سب ایک جگہ کے حکم مین ہے یعنے جس طرح وہ الحمد پر ایک وقت ایمان رکہتے ہین اور اس جملہ کو کلام الٰہی جانتے ہین اسی طرح والناس کے لفظ پر اعتقاد رکہتے ہین کیونکہ کوئی وقت اور آن ایسی نہین کہ مسلمان کہلا کر پہلے پارہ کے کسی حکم یا جملے پر اعتقاد رکہے تو اُسی وقت اخیر کے پارہ پر اُسکا اعتقاد نہو پس جبکہ قرآن مجموعہ کا مجموعہ ہمارے اعتقاد و ایمان مین ایک کلام اور جملہ کا حکم رکہتا ہے تو اگر ایک جگہ لا الہ الا اللہ ہے تو دوسری جگہ محمد رسول اللہ یہ علیحدگی لفظون کی ہے ہمارے اعتقاد اور ایمان مین انکے مضمون کی علیحدگی نہین ہے۔ ہان حدیثون مین تو ایک جگہ ساتہہ ساتہہ ہی آیا ہے۔ حدیث جبرئیلی مشہور ہے جس مین حضور نے فرمایا ہے۔ بنی الاسلام علی الخمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ یعنے اسلام کی بنا پانچ شہادت پر ہے پہلی بنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پر ہے۔ پچہلے دنون چکڑالوی نے بہی اشتہار دیا تہا کہ اگر کوئی اقرار توحید کرائے تو لا الہ الا اللہ کہو اگر اقرار رسالت چاہے تو محمد رسول اللہ کہو کیونکہ خدا کی الوہیت مین کوئی شریک نہین۔ لہذا ہر ایک لفظ اپنے اپنے موقعہ پہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ان خبطیون کو اصول مذکورہ بالا معلوم نہین کہ کسی کتاب کے نزول کے لیئے تو ظروف زمان متعدد ہو سکتے ہین۔ مگر اُنکے ایمان مین تعدد نہین ہوا کرتا پس جب کوئی مضمون ہمارے ایمان مین سچا ہے تو اُسکے لفظون مین ادا کرنے سے شرک کیونکر لازم آئیگا حالانکہ شرک کا اول محل قلب ثانی لسان ہے۔

سوال (۷) ایک شخص مرگیا اُسکے چہہ وارث ہین ۳ لڑکے دو لڑکیان ایک عورت۔ ان مین تقسیم جائداد کیونکر ہو گی

(حکیم عبدالرحمٰن از حیدرآباد دکن)

جواب (۷) کل جائداد ۱۴۴ سہام پر منقسم ہو کر ۱۸ سہام بیوہ کو

ahmadimuslim.de

ملینگے باقی اولاد کو فی لڑکا ۱۴ سہام فی لڑکی ۷ سہام

سوال (۸) اخبار اہلحدیث مین مرقوم تہا کہ بدعتی کے پیچہے نماز جائز ہے پہر اُسی اخبار مین تہا کہ بدعتی کا کوئی عمل قبول نہین یہ دونون لفظ متضاد مین اگر بدعتی کا عمل قبول نہین تو نماز اُسکے پیچہے کس طرح جائز ہے (

جواب (۸) جیسے بدعتی کے عمل قبول نہونے کی بابت ارشاد ہے ایسے ہی غلام آبق (مالک سے بہاگے ہوئے) مان باپ کے نافرمان دو مسلمان آپس مین لڑے ہوؤن کی بابت بہی ارشاد ہے کہ انکا عمل بہی (نماز وغیرہ) قبول نہین۔ حالانکہ اُن کے پیچہے نماز جائز ہے تو اصل یہ ہے کہ امام کی نماز مین مقتدی اُسکے ادائے ارکان کا پابند ہے اُسکے ادائے ارکان پر اُسکے ارکان موقوف ہین اُسکی قبولیت پر اُسکی قبولیت موقوف نہین۔

سوال (۹) فاحشہ رنڈی کی بنائی ہوئی مسجد مین نماز جائز ہے یا نہین اُسکے برتن مین پانی پینا جائز ہے یا نہین۔

(علی محمد از سنبہل)

جواب (۹) نماز جائز ہے مگر مسجد کا ثواب نہین کیونکہ حدیث شریف مین ہے کہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اسلئے وہ مسجد شرعی مسجد نہین ہان زمین نجس نہین ہے ایسے ہی اُسکے برتن مین پانی حرام نہین ہوتا کیونکہ وہ ظاہری نجس نہین اور مجاز ہے اُسکی نجاست معنوی ہے اسلئے اُسکا استعمال منع ہے مگر پانی حرام نہین ہوگا۔

سوال (۱۰) جیسے منہ کا مسواک وغیرہ سے صاف کرنا آیا ہے بغلون کا بہی نہانے سے آیا ہے یا نہ ہر روز نہاوے یا حسب ضرورت۔

(۱۱) دوالّین کے معنے بموجب مجوعہ سلطانی رہنمائی کے ہین اور ضالّین کے گمراہ کے ہین پہر دوالّین کے پڑہنے سے نماز کیسے ہوگی۔ (ظہور احمد از نگینہ)

جواب (۱۰) نہاتے وقت بغلون کو بلکہ تمام بدن کو صاف کرنا چاہئے۔ ہر روز بلا ضرورت نہانا واجب نہین۔

(۱۱) دوالّین پڑہنے والا اگر اُسکے معنے رہنما کے سمجہکر ایسا لفظ پڑہتا ہے تو اُسکے پیچہے نماز درست نہین اور اگر غلطی سے ایسا پڑہتا ہے اور معنے اُسکے گمراہ کے جانتا ہے تو نماز درست ہوگی۔ ایسے مسائل زلۃ القاری مین داخل ہین

انتخاب الاخبار

اخبار ثمرات الفنون۔ جہارت ہچالی یادداشت مین عبرت نما کی غرض سے نامعلوم مدت تک کے لئے بند کر دیا گیا۔

طہران کی خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ کجکلاہ کا ارادہ ہے کہ سال آئندہ یورپ کا سفر کرین۔

شام کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ حیفا الاین حجاز ریلوے لائن ایک سال مین بن جائیگی۔ اور اسی مدت مین اُسکی تعمیر بہی بالکل ختم ہو جائیگی۔

لندن مین مسلمانان ممالک غیر کے لئے جو ہزارون کی تعداد مین وہان موجود رہتے ہین ایک عالیشان مسجد بننے والی ہے جسکا نقشہ بہی مسٹر رابرٹ ولیم کے ذریعہ سے تیار ہو گیا ہے اور سلطان المعظم کے ملاحظہ مین پیش ہونے والا ہے لنڈن کی کمیٹی مسلمانان کے سکرٹری سید شہرزوری اُسے دیکہہ کر پسند کر چکے ہین یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ مسجد لنڈن کے کس حصہ اور کس مقام پر بنائی جائیگی۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ۱۲۰ قدم طول مین ہوگی جسکے صحن مین صد ہا نمازی باجماعت کہڑے ہو سکینگے۔ عمارت زیادہ تر مختلفہ ہیئت ہے اور عربی عمارات قدیم کی طرز جیسے قاہرہ ... مین مسجد کے علاوہ مسلمانون کے لئے حمام کی تعمیر کی بہی تجویز ہو رہی ہے۔

پورٹ سعید کا قرنطینہ اٹہا لیا گیا۔

قطرخان پاشا خدمات پسندیدہ کے صلہ میں معافیۃ ...

ahmadimuslim.de

احمد آباد مین نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن نے بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کیا کہ مسلمانون نے انڈین نیشنل کانگرس سے تعلق نہین رکھنا چاہیئے۔

دارجلنگ مین ۱۰ ماہ حال کو متواتر ۳۰ گھنٹہ تک بارش ہوئی ۲۰ انچ کے قریب پانی برسا۔

الہ آباد مین گذشتہ پیر کو ۵ ۱/۲ انچ اور بنارس مین ۷ ماہ حال کو ۵ انچ سے زیادہ بارش ہوئی۔

کثرت بارش کی وجہ سے کلکتہ اور مدراس کے درمیان ایسٹ کوسٹ ریلوے کی لائن کئی جگہ سے بہہ گئی۔

ناگل ضلع ہوشیارپور کے ملاح غلام محمد کو رائل ہیومین سوسائٹی کا تمغہ عطا کیا گیا۔

جانورون کے علاج کے لئے شملہ مین ۷ ہزار ۵ سو روپے کے خرچ سے ایک بڑی سپتال بنایا جائیگا۔

منچوریا کے کئی ایک مقامات مین جاپانیون نے روسیون کے برخلاف بغاوت کردی۔

گورنمنٹ جاپان نے اپنی فوج کی جاڑون کی وردی بنانیکا جنوبی اسکاٹلینڈ کے کارخانون کو ٹھیکہ دیا ہے۔

لیڈی کرزن کو آہستہ آہستہ آرام ہوتا جاتا ہے وہ کمزور بہت ہوگئی ہین۔

جرمنی فوج کے ۱۲ افسر اور ۵۰ عہدیدار اپنے ماتحت سپاہیون کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے جرم مین گذشتہ جون سے ابتک قید ہو چکے ہین۔

پولیس کمیشن پر تمام لوکل گورنمنٹون نے اپنی اپنی رائے دیدی ہے اور اب یہ معاملہ گورنمنٹ انڈیا کے زیر غور ہے۔

مسٹر ڈاوگلے نے بنگال مین کارخانہ شیشہ گری کے کھولنے کا ارادہ کرلیا ہے۔

بن بخیت ۲۶ ستمبر کو ایک عام جلسہ بصدارت پادری سیلم صاحب بغرض ہمدردی حیوانات منعقد ہوا۔

ضلع گجرانوالہ مین ایک جاٹ عورت نے اپنے خاوند کو زہر دے کر مار ڈالا اور خود ہی گڑھا کھود کر دفن کردیا۔ شبہ ہونے پر عورت گرفتار ہوئی اور لاش قبر سے نکال کر ہسپتال بھیجی گئی مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

ریاست جیپور مین بقول ڈیلی ٹائمز لاہور حول دار ہونے والی ہے۔ مہاراجہ صاحب اپنے کسی رشتہ دار پر حملہ کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ انڈیا نے ۴۸ گھنٹہ کی لڑائی کی اجازت دی ہے فریقین زور شور سے تیاریان کر رہے ہین۔

دودھ دہی مکھن نکالنے والی کلون پر جو ہندوستان لائی جاتی ہین گورنمنٹ نے محصول چونگی معاف کردیا ہے۔

میموریل ہال کلکتہ کی پہلی منزل تیار ہوگئی ہے۔

چرس کا محصول پنجاب مین بجائے اڑہائی روپے کے چھ روپے سیر قرار دیا گیا ہے۔ (اچھا ہوا)

امرتسر مین ۵۹۴۲۲ کی لاگت سے نیا جیل خانہ تیار ہوگا۔

مہاجرین ممالک غیر نے ولایت انقرہ مین ۶ قریے آباد کئے ہین جنکے نام حسب ذیل ہین۔ حمیدیہ۔ تیمورہ۔ مجیدیہ۔ محمودیہ۔ عثمانیہ وغیرہ۔

سکھر اسٹیشن کا ٹکٹ کلکٹر ۱۹ سال کا نوجوان تہا مجذوبی کی حالت مین ڈاک گاڑی کے نیچے کچل کر مرگیا۔

لاہور کی میونسپل کمیٹی اختیارات مفوضہ گورنمنٹ کی رو سے کوڑہ پاؤڈر ہونے کے لئے زمین حاصل کرنے کی تدبیر کر رہی ہے۔

شملہ سے نواب وائسرائے بہادر کی روانگی کا ابھی تک فیصلہ نہین ہوا۔

حجاز ریلوے کے افتتاح کی یادگار مین قسطنطنیہ کے محکمہ دارالضرب نے ۵۰۰ نئے نوٹ تیار کئے۔

سررشتہ تعلیم ٹرکی نے بخاریہ کے مسلمانون مین سے ۴۲ طالبعلم مصارف حکومت سے تعلیم پانے کے لئے انتخاب کئے اور انکو دارالخلافہ کے مدارس اور دیگر ولایت کے مدارس مین بغرض تعلیم بھیجدیا ہے۔

ahmadimuslim.de

جمان السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہو جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو اور وہ کونسا دل ہو جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے یہ بیشک کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے ایک چمن میں ہر چمن میں روحانی لذت دینے والے گلزار بہشت کا نمونہ ہو کہانی نہیں ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے امت مرحومہ کے پاس بجز ان علوم کے مایہ سعادت و رکونسی چیز ہو عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کبھی سنی نہ دیکھی تھی دو جلدیں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولینا الحاج شاہ عبدالحی صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے چمن اول انوار نبوت ہے جمیں ابتداء خلقت نور محمدی و قصہ اصحاب فیل تک تفصیل احوال مرقوم ہے چمن دوم گلزار نبوت ہے جمیں ولادت با سعادت سے نبوت کو گیارہویں سال تک کا کل حال ہے چمن سوم بہار نبوت ہے جمیں معراج شریف اور ساتون آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت ہے جمیں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوم یعنی بشارات محمدی - شمائل محمدی - عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوبی سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ لفظ اسکا جو مستند ہی اثر رکھتا ہے ہر وہ اہل دل کے دلوں سے پوچھنا چاہیئے کوئی بستی قریہ شہر ایسا نہوگا جسمیں کتاب ہذا کے مشتاق نہوں چند سال ہوئے کہ یہ کتاب چھپ کر صفحہ نایاب ہو گئی تھی اور دوبارہ اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا اگر فیض الٰہی کتاب مذکور نہ سو حسرت اجازت پاتی اور چھپوا کر ملک کو فائدہ رسانی - قیمت مجلد صرف ... اور مجلد ... رکھدی گئی ہے ... نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں شائقین جلد طلب کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا جیسا کہ پہلے دشوار ہو جائیگا فقط

(ثناء اللہ) لشکر ... تاجر کتب شیخ محمد ...

کون کہتا ہی کہ آپ خرید ین؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپکی منتیں کروں کیونکہ - ع

"خود بخود دھوتی ہے مشہور اثر دار دوا"

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا - جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بڑی ثابت نہیں ہوئی - اعضائے رئیسہ کو تقویت تام دیتی ہے - یہ معجون جسکا نام معجون جواہر رکھا گیا ہے - مروارید - عنبر - مشک - یشب - عقیق - فولاد - نقرہ - طلا - اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ باہیہ سے ترکیب دی جاتی ہے جو تمام بیماریوں ... اثر رکھتی ہیں ... [illegible] طبیعت میں ایک ... پیدا ہوتی ہے ... خون صالح پیدا اور قوت رجو... زیادہ ہو جاتی ہے - نسیان - اختلاج - ... [illegible]

[illegible]

الراقم

حکیم محمد ابراہیم بہشتی ...

(حسب الحکم شیخ ... مولینا ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل) مطبع ... [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔۔ عہ

والیان ریاست سے ۔۔۔ ؏

رؤسا اور جاگیرداروں سے ۔۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔۔ عہ/ ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جائیگا

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت ہر فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

معذرت

خاکسار حسب پروگرام ۲۲ اکتوبر سفر کو چلا گیا تھا۔ چنانچہ اس پرچہ میں ناظرین سفرنامہ ملاحظہ فرمائینگے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو آیا تھا کہ سیالکوٹ سے آدمی آیا کہ وہاں سخت ضرورت ہے آریوں نے مسلمانوں کو چیلنج پر چیلنج دے رکھے ہیں پس جیسا آیا تھا دیسا اودھر چلا گیا۔ اسلئے اخبار ہفتہ گذشتہ کا طیار نہ ہو سکا لہذا اس ہفتہ دونوں ہفتوں کا ایک ساتھ حاضر ہوتا ہے۔

العذر عند کرام الناس مقبول

ابوالوفاء

دو ورق ۔۔۔ ہیں

انسانی فرض

خالق مصنوعات و صانع موجودات جسکے وجود پر تمام مخلوقات
اور اُسکے تغیرات دلائل قویہ ہین جسکا انکار عقل سلیم پر گران اور
اُسپر ایمان و اذعان فرض انسان ہے اپنے کلام ہدایت نظام
قرآن مجید مین انسان کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدمیو ہمنے تمہاری
پیدایش کا سلسلہ مرد و عورت سے قایم کیا ہے تمہارے
گوت اور خاندان نشان کے لئے بنائے ہین - معلوم ہوا کہ
پیدایش کے طریق و سلسلہ مین سب برابر و مساوی ہین
کسی کو کسی پر بڑائی اور فضیلت نہین ہے - اب یہ بات کہ فلان
آدمی فلان خاندان و قوم کا ہے اور فلان شخص اور خاندان
کا اُسپر کسی کو فخر کرنے کا موقع محل ہے یا نہ - واضح ہے
کہ اقوام و خاندان وغیرہ خالق انس و جان نے انسانی فخر
کے لئے معین و مقرر نہین کئے بلکہ باہم نشان و علم کے
لئے بنائے ہین - جبپر انسان اپنی نادانی بلکہ بوجہ جہل مرکب فخر
کرتا ہے - اور خالق حقیقی نے اُسکی علت غائی جو ارشاد فرمائی
اُسکا خلاف تصور کرتا ہے - اور اُسکے متصل یہی ارشاد
فرمایا کہ تم مین بڑا اور سر بر آوردہ وہی ہے جو اپنی انسانی
شرافت کی رعایت و حفاظت کرے اور اُسکا طریق اسی ارشاد
مین **تقوی** کو متضمن اور مندرج فرمایا - یعنے اللہ عزوجل
کے احکام کی پابندی - اور احکام دو نوع ہین ایک منہیات
کہ اُن سے بچنا اور پرہیز کرنا خداوندی حکم ہے - دوسرے
اوامر کہ اُنپر عمل کرنا و ایمان لانا ضروری اور بحکم ایزدی
انسانی فرض ہے - قابل غور و فکر یہ امر ہے کہ افراد
انسان کے لئے مالک و خالق نے جو امر قابل فخر و لیاقت منظر
بنایا ہے اُسکا انتظام و اہتمام کس حد تک ظہور پا رہا ہے اور کیا
کیا بدنظمیان اِس فرض انسانی مین ہو رہی ہین - بعد تفتیش و تحقیق
یہی معلوم ہوتا ہے کہ امر ضروری جو کہ انسانی فرض ہے خواہش
نفسانی اور القاے شیطانی سے مبدل ہے اور بہتری

و بہتری کے لئے انسانی افراد مین ٹھکانا و محل بہت کم ہے
پھر فخر و تفاخر کسی امر خارجی و عارضی پر انسان کو کیا فایدہ
پہونچا سکتا ہے - اہل اسلام چونکہ قانون رحمانی کے پابندی اور کار
بندی کے معترف و مقر ہین مگر در اصل کاربند بہت کم ہین -
اسلئے ہر قسم کی ابتری و تباہی جو اس قوم مین پائی جاتی ہے زمانہ
کی گردش نے جو اس قوم کو ضرر پہونچایا اور مخالفین و معاندین
کی روش نے جو اس گروہ پر اثر بد ڈالا وہ ظاہر ہے انسانی
فرض کے ادا کرنے کا بیڑہ اسی قوم نے اُٹھایا مگر عدو مبین
شیطان لعین طرح طرح کے حملہ کر کے اُنکو اپنے مقاصد مین ناکامی
کا نتیجہ دکھاتا ہے - اب اہل اسلام مین یہ مرض پیدا ہوا
اور القاے شیطان کا یہ اثر ہویدا ہوگیا - کہ احکام ربانی اور
قانون یزدانی کو اپنی اپنی رائے کے مطابق ترمیم کرنے لگے اور
ہر حکم کی نسبت عقل انسانی کی موافقت کا مطالبہ کرنے لگے اُسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کے موافق زور لگا کر
اور طرح طرح کے معانی بیان کئے جس سے تعلیم ایزدی
مین تبدل و تغیر پیدا کر کے اُسکی علت غائی کی محو تک نوبت پہونچائی
اس سے مراد ہماری یہ نہین کہ قرآن مجید کے یا حدیث پیغمبر خدا کے
جامع البیان ہونیسے ہمکو انکار ہے بلکہ سچا ہے استنباط و ایجاد
پر افسوس ہے کہ خود تراشیدہ باتین خلاف منشاء خداوندی
ظہور مین آئی ہین اور جو امر اپنی سمجھ اور عقل محدود مین نہین
آتا اُسپر تردید کیلئے آمادہ ہوتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ بہت امور
دنیاوی جسمین شب و روز منہمک و سرگردان ایسے ظہور پا رہے
ہین کہ اُنکی حقیقت سے بعض ناواقف ہین پھر دینی امور مین
اس قسم کے چون و چرا کی ضرورت کیون نہین سمجھی جاتی
چونکہ آفات مذکورہ اہل اسلام پر پورا اثر ڈال رہی ہین اور
اُن کے دفعیہ کے لئے علماے حقانی اور فضلاے ربانی
سعی بھی کر رہی ہین مگر وجوہ مذکورہ پیش آتی رہتی ہین پس لازم
ہوا کہ اُس جماعت مین سے بھی کوئی کامیاب اور اُنکی سعی سے
دیگر اشخاص فیضیاب ہون اور کوئی اُن صدمات و آفات

ahmadimuslim.de

۱۹۰۷ء کو رتن پور منصفی بلاری ضلع مراد آباد مین ڈگری اہلحدیث کے مقابلہ مقلدین کی ہوئی۔ اس سے پہلے تارس غازی پور میرٹھ علیگڑھ۔ آرہ وغیرہ مین ڈگریات اہل حدیث کی ہو چکی ہین نہیں معلوم کس بہروسہ پر اہل حدیث کو دق کرتے ہین اور خوار ہوتے ہین۔ خدا رحم کرے۔ اب بفضلہ وعونہ اہل حدیث جامع مسجد سہسوان مین بلا تعرض و مزاحمت نماز پڑھتے ہین۔

(مسمٰی ابن حسن انعم سہسوانی)

اڈیٹر: خدا مسلمانون کو سمجھ دے کہ وہ اپنی حالت کو سنواریں۔

قادیانی کرشن جی سیالکوٹ مین!

ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ آجتک ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے ہین مگر قادیانی کرشن جی نہین سنا یہ کون صاحب ہین۔ تو ان حضرات کو واضح ہو کہ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہین جو بقول استاد۔ ؎

قیامت کے فتنہ ہو غضب کے دلربا تم ہو

خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

ہر رنگ مین بستے ہین آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ مین ۲۷ اکتوبر بوقت ۹ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ انکی تشریف آوری سے پہلے چند روز علمائے کرام نے انکی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانون تک پہونچائی ہوئی تھی۔ گرو و نواح سیالکوٹ کے مولوی صاحبان اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی سے رونق افروز تھے اور خوب زور و شور سے انکی آؤبھگت مناسب الفاظ مین کر رہے تھے۔ آپ کی نبوت کے بازارون اور گلیون مین مشتہر ہو رہے تھے اسلئے عوام آپ کی زیارت کیلئے ہمہ تن چشم بنیا بن رہے تھے اور چشم براہ تھے کہ ناگاہ گاڑی قریب اسٹیشن سیالکوٹ کے پہونچی۔ پھر تو کیا تھا۔

ع انگلیاں سر دہُشاتی ہین کہ وہ آتے ہین

دیکھتے ہی ایک لعنت کا نعرہ بلند ہوا۔ تمام ریلوے اسٹیشن اور باہر کا میدان جس مین قریباً دو اڑہائی ہزار آدمی ہونگے پُر تھا جدہر کو حضور کی گاڑی جاتی تھی لعنت کے چیئرز اور نعرے بلند ہو رہے تھے مٹی اور دہوڑ اڑائی جاتی تھی۔ خیر بصد مشکل آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے مگر عوام کا شوق زیارت اور ولولۂ دیدار بے انوار کہان پورا ہو۔ بیچارے دیوانہ وار خاک دہول اڑاتے ہوئے اسروز تو اپنے اپنے گھرون کو شعر مندرجہ ذیل پڑہتے ہوئے ناکام واپس گئے۔ ؎

اگر ملئے تو زحمت ہے نہ ملئے تو شکایت ہے

غرض نازک مزاجون سے محبت ایک آفت ہے

اسی واقع کو مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر یون لکھا گیا ہے کہ قریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان ہمارے استقبال کو آئے تھے اور بہت سے لوگون نے اس خوشی مین روشنی کی تھی۔ حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری قریباً چالیس ہزار کے ہے جن مین ہندو مسلمان۔ چوہڑے۔ چمار۔ زن و مرد بوڑہے جوان بالغ نابالغ سب شامل ہین۔ روشنی کا یہ تو عالم تھا کہ زیارت کنندگان کے طواف کرنے اور خاک اور دہول کے اڑانے سے ایک اندہیرے کی صورت پیدا ہو رہی تھی جس کسی کو جو ہاتھ آیا خوشی مین دے مارا۔ مٹی کا ڈہیلا ہو یا اُپلے کا ٹکڑا۔ کاش کہ اُسروز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود انکا خیال ہے۔ چنانچہ ا رسمی سنہ ۱۹۰۵ء کے اشتہار مین لکھتے ہین کہ آج جو مین بیماری سے اُٹھکر باہر آیا ہون اور بادل چمک رہا ہے اور بارش بھی کسیقدر ہو رہی ہے یہ اسی طریق سے ہے جو بادشاہون کے آنے پر شہرون پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتشبازی چہوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری (خود بدولت کی) باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چھڑکاؤ ہوا اور آتشبازی چہٹی ہے (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہٗ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات دیکھکر بھی بدنصیب ہین۔ سچ ہے۔ ؎

ahmadimuslims.de

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

خیر خدا خدا کرکے حضرت فرودگاہ تک پہونچے اور لیکچر لکھنے میں مشغول ہوئے ۲ر نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تھی۔ لیکچر کیا تھا وہی معمولی غریب شاعروں کی طرح بطور تشبیب چند لفظوں میں اسلام کی تعریف آریوں سے دوچار ہو کر اپنی تعریف میں ایسا ہوں ویسا ہوں میں وہ ہوں۔

ہان ایک بات نئی بھی اس لیکچر میں کہی گئی ہے جو اس سے پہلے نہیں کہی گئی تھی جسکا خود حضرت کو بھی اقرار ہے کہ آج سے پہلے یہ بات ظاہر نہیں کی تھی یعنے آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ مگر ہندوؤں اور آریوں کے لئے خدا نے مجھے کرشن جی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ امر خود ظاہر نہیں کیا بلکہ الہام سے خود مجھے کئی دفعہ کہا ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔

اس دعوے کو سنکر صاحب مجسٹریٹ سیالکوٹ نے مسلمانوں سے کہا کہ اب تم جاؤ مرزا صاحب جانیں اور ہندو جانیں مگر مسلمانوں کو اپنے ایک پیدایشی مسلمان کی جدائی کہان گوارا تھی جس حال میں کہ وہ بابو عبد الغفور نو آریہ کی جدائی کو ابھی تک نہیں بھولے تھے حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن ۲۲-۲۳ سالہ عمر کا لڑکا اُنکے مقابلہ پر مرزا جی ایک معمر تجربہ کار مُسن۔ پھر بھلا ایسے گرگ کہن کی جدائی مسلمانوں کو کہان گوارا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ اُن سے جہانتک ہو سکا اُنہوں نے مرزا صاحب کا ساتھ دیا روانگی کے وقت بدستور ریلوے اسٹیشن تک جیسا استقبال کیا تھا اُس سے بڑھکر استدبار کیا بلکہ ایک مزید بات یہ بھی ہوئی۔ جو سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے قادیانی کرشن جی کی ہا میں ہا ملا کر اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرہ باندہ کر کھڑے ہو گئے۔ اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنون میں ننگے ہو ہو کر ناچتے رہے۔ مگر اُنکا بیان ہے کہ اسکی وجہ بھی مرزا صاحب کی مستورات ہی ہوئی ہیں۔ جنہوں نے ریل گاڑی پر بیٹھ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تھوک کر مسلمانوں کو دکھائی۔ بس پھر تو کیا اُن مجنونوں نے سمجھا کہ ہم پر کمال عنایت مبذول ہے۔ لیکن اسلامی غیرت ہمیں اس کہنے پر ہمیں مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ ہی نے چھیڑ کی ہو تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے۔ بقیہ باقی حاشیہ پر دیکھو۔

اہل حدیث کا دعا نامہ

اے اہل حدیث! خدا تجھکو اس نام نیک کے ساتھ بازیب وزینت وقائم ودائم رکھے۔

تو سلامت رہے ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

عن ابن مسعود رضی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی من سامع یعنے ابو داؤد وترمذی میں عبد اللہ ابن مسعود سے مرفوعا مروی ہے حضور پرنور محمد مصطفے صلعم نے حدیث شریف کے پہنچانیوالے اور سنانے والے کیلئے دعا ترو تازگی دی ہے صاحب ترغیب وترہیب مولینا الحافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری بل اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے کہا۔ نیکون التقدیر جملہ اللہ وزینہ معنے اسکے یہ ہوے کہ حدیث بیان کرنے والے کو خدا بازیب وزینت (خوش وخرم) رکھے۔

پس اے اہل حدیث یہ سال کا اختتام اور سال کے اخیر میں ایک ہفتہ کا آرام۔ اور یہ تازہ وہی اور سال کا آغاز۔ اس مبارک نام کے ساتھ باترقی وہ چند خدا کرے تجھکو اور تیرے ناظرین باتمکین کو ہزار ہزار مبارک۔

ahmadiyyamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری مقدس مطابق ۲ ... ۱۹۱۰ ... جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	...
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت ... کر دی جائے گی۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت ... ہو سکتا ہے ... جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک ... ہونی چاہیے۔ ... نمبر خریداری ...

آریوں کی کارستانیاں

آجکل آریوں نے زبانی تحریکوں اور دل آزاریوں ہی پر بس نہیں کی بلکہ ایک عجیب نرالا طریق ایجاد کیا ہے جو انکی ایجاد پسند طبیعتوں نے رہنمائی کی ہے کیونکہ ... ایک تعلیم یافتہ مہذب پارٹی ہے زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف۔ فنون ... سے ماہر۔ ... کرتے ہیں جاپانیوں کی طرح ... کرتے ہیں اسلام سے تو انکو خاص تعلق ہے جہاں دیکھو اسی گروہ ... سے سرگرم ہیں۔ جہاں سنو اسی ... سے ... آجکل انہوں نے ایک نیا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ کسی امیر نے ...

اہلحدیث امرتسر — نمبر خریدار ۲۳۵

... بنام ...

SOHDRA

مسلمان کا نام (جو برائے نام ہی مسلمان ہو) رکھکر کوئی نہ کوئی مضمون یا مراسلہ چھپوا کر ایسے خوش ہوتے ہیں کہ گویا آپے سے باہر ہو جاتے ہیں پہلے دنوں اخبار ہشکاری امرتسر میں ایک نوجوان لڑکے سے نام خط چھپوایا جسکا نام "ایک مسلمان بھائی کی گہبراہٹ" تھا جسکا جواب اہلحدیث میں اور خود ہشکاری میں دیا گیا تحقیق سے معلوم ہوا تو وہ ایک ایسے لڑکے نو عمر کے نام پر خط تھا جو ابھی چند ہی روز ہوئے عیسائی تھا پھر مسلمان ہوا انجمن حامی نو مسلمان امرتسر نے اُسکو وظیفہ دیکر کاپی نویسی سکھائی اب آجکل آریان کا اخبار لکھتا ہے بالکل بھولا بھالا اسی کو نشانہ بنا کر آگے رکھا گیا اسکے بعد ہشکاری امرتسر ۲۸ نومبر میں ایک "محقق" کے عنوان سے ایک اور مراسلہ شائع کیا گیا جسکا راقم بھی خیریت سے کوئی مسلمان تھا ظاہر کیا گیا جسکا نام نامی و اسم گرامی ہی اُسکی اصلیت اور بناوٹ کو ظاہر کر رہا ہے یعنے آپکا نام **"مصطفی الاسلام دہلوی"** ہے نام بتلا رہا ہے کہ واقعی آپ بڑے محقق ہیں نام نامی ایسا کہ کبھی کسی مسلمان کا نہو گا۔ نہ کسی نے سنا ہو گا لفظی ترجمہ اسکا **"اسلام کا لتاڑا ہوا"** ہے یعنے جسکو اسلام نے اپنے پاؤں تلے دبایا ہو معلقہ میں ایک شعر ہے ؎

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم
یقولون لا تہلک اسًی وتجلّد

مطی مطیہ جو اس شعر میں ہے وہی مطی آپ کے نام میں ہے ہم نے تو کبھی مسلمان کا یہ نام نہیں سنا۔

خیر اس نامی غلطی کو بھی جانے دیجئے آپ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ "میں اب بہت تنگ آگیا ہوں اور بہت پچھتاتا ہوں پہلے تو اپنی سستی میں آکر اپنا دین کھو بیٹھا خواہ وہ کیسا ہی کمزور تھا" پھر لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے کتابی مباحثے تو پہلے سے ہی پڑھتے تھے۔ مگر مباحثہ دیوریا اور نگینہ کو دیکھکر طبیعت متنفر ہو گئی۔ ہاں صاحب کیوں نہو جبکہ آپ پہلے ہی اپنی سستی میں مغلوب ہو کر کسی عورت کے پیچھے مسلمان ہوئے تو آپکو اسلام سے کیا حصہ ملتا تھا۔ حدیث شریف کا مضمون تو آپ ہی نے سچا کر دکھایا۔ حضور نے فرمایا من کانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ او الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے جس کسی کی نیت اللہ کے لئے ہو گی اُسکو وہی پھل ملیگا اور جسکی نیت دنیا کے فوائد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو گی اُسکو وہی ملیگی۔ چنانچہ بموجب اس حدیث شریف کے تمکو پیاری بیوی ملگئی جسکا تمہیں اخیر مضمون میں خود ہی اقرار ہے تم لکھتے ہو کہ "میں تو اپنی پیاری بیوی کے ساتھ تک ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے" یہ فقرہ تمہارا اتفاق در مطلق کی تحریک سے لکھا گیا ہے تاکہ حدیث شریف کی تصدیق آپکے ذریعہ سے عوام کو معلوم ہو جائے پھر آپ نے اپنے متنفر ہونے کی ایک وجہ بھی لکھی ہے مگر ما شاء اللہ کیا ہی معقول ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنے کیوں نہو۔ بقول شخصے

گرو جنہاندے ٹپّرن چیلے جانڑ شڑپ (پنجابی)

مگر اس معقول وجہ بتلانے سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو ذرا مباحثہ دیوریہ ضلع گورکھپور کے دیکھنے کی تکلیف دیتے ہیں۔ مباحثہ مذکورہ میں گفتگو الہام اور الہامی کتاب پر تھی۔ فریق اول آریہ سماجی تھے اور فریق ثانی اہل اسلام۔ چنانچہ تقریر بھی پہلے آریہ سماج ہی کی طرف سے شروع ہوئی تھی۔ اب اتنے مراتب طے ہونے کے بعد کون دانا ہے جسکو اس میں شبہ یا تامل ہو گا۔ کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنی آریہ سماج کا فرض تھا۔ اہل اسلام کا فریق ثانی ہونے کی حیثیت سے یہ فرض تھا کہ جتنا حصہ اس تعریف کا صحیح ہوتا اُسے تو تسلیم کرتے باقی کا ثبوت طلب کرتے مگر چونکہ دیوریا میں آریہ سماج کی طرف سے ایک بڑے لائق مہاتما پرشاد مناظر تھے یعنے سوامی درشنانند جی مہاراج جنکے دل و دماغ میں منطق ایسی گھسی ہوئی ہو کہ اُنکی حوالہ نویسی ایسی ہو۔ جو خود اپنے منہ اور قلم کے ساتھ تمام عقلمندوں سے الگ ہو بیٹھا پایا گیا ہے ہیں آپ تو اپنی عقلمندی کا اظہار فرما کر آپ نے اپنے اخبار مباحثہ بدایون نمبر ۱۲ میں اہل حدیث کے ایک مضمون کا جواب لکھتے ہوئے (جسکا ذکر شاید آئندہ کسی پرچہ میں ہو گا) فرمایا ہے جسکو پڑھکر عقلمند تو ہنس ہی دیتے ہیں لیکن ہمیں افسوس ہی کرنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب شاعر ہیں مولوی فاضل

ahmadimuslim.de

مین لیکن علم مناظرہ سے ناواقف ہین"

ناظرین لیں "لیکن" کے لفظ کو دیکھکر جو استثناء کے لئے ہے بتلائین اور سچ بتلا دین کہ یہ استثنا اپنا سوامی جی نے کن لوگون سے کیا۔ انہی سے جو اس کلام سے پہلے مین یعنے عقلمند جس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ سوامی جی اپنے آپ کو عقلمندون سے نہین جانتے مگر ہمین افسوس ہے کہ ہم آپ سے اس رائے مین متفق نہین بلکہ آپ کو بڑا ہوشیار مرد اور لائق سپیکر اور مناظر جانتے ہین کیونکہ تو آپ نے دیوریا کے مباحثہ مین یہ چال کی کہ الہام کے معنے اور تعریف مسلمانون سے پوچھے اور اپنا کام اُن سے لینا چاہا مگر مسلمان کیا سمجھے ہوتے کہ آپ کے اس مغالطے اور دام مین آجاتے۔ جنکا قول ہے ؎

تعلیم اور تعلم سب سے نیاز اپنی
شاگرد ہین تو ہم ہین استاد ہین تو ہم ہین

جہان ہم آپکی عقلمندی کا اقرار کرتے ہین کہ آپ (بقول خود) عقلمندون سے خارج ہین وہان ہم اپنے دوست ماسٹر آتما رام جی کی منصفانہ کارروائی کی بھی داد دیتے ہین کہ انہون نے مباحثہ نگینہ مین آپ کی طرح ہٹ نہین کی بلکہ اُن کی منصفانہ طبیعت نے اُنکو آگاہ کیا کہ الہام کی تعریف اور تشریح کرنا اور اُسکا ثبوت دینا بیشک فریق اول یعنے آریہ سماج ہی کا فرض ہے اسلئے اُنہون نے کھڑے ہوتے ہی الہام کی تعریف کر دی اور اسکا ثبوت دینے کی کوشش کی۔ گو ہمین اس امر کا افسوس ہے کہ وہ وسط تک اُسکا ثبوت دیتے رہے مگر ناکام رہے سو خیر یہ اور بات ہے۔ یہ اگر ہے تو ویدک دھرم کی کمزوری ہے نہ کہ ماسٹر جی کے انصاف پر کوئی دھبہ۔

پس ماسٹر جی کے فعل سے اس مباحثہ مطلق الاسلام دہلوی کا جواب ملتا ہے جو لکھتے ہین کہ دیوریا کے مباحثہ مین ایک الہام کے معنے سچائی اور صفائی کے ساتھ نہین بتلائے جا سکے جسکو وہ قانونی پیچ ڈالے گئے اور پیچین نکالی گئین مسلمان مولویون کی اس کارروائی کو کسی سچے مسلمان نے اچھا نہین سمجھا ہوگا۔ آپکی

اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نہ صرف اسلام ہی سے کدورت ہے بلکہ دنیا بھر کی سچائی اور انصاف سے بھی نفرت اور دلی عداوت ہے۔ تعجب ہے کہ آپ نے یہ نہ سوچا کہ الہام کی تعریف کرنا کس فریق کے ذمہ تھی جبکہ کھلی اور واضح بات ہے کہ الہام کی تعریف کرنی آریہ سماج کا فرض تھا چنانچہ نگینہ کے مباحثہ سے اسکی اور توضیح ہو سکتی ہے اور مثال ملتی ہے۔ تو پھر دیوریا کے مباحثہ مین اس فرض کے ادا کرنے سے کس فریق نے پہلو تہی کی۔ اگر تم مین انصاف ہوتا تو آریہ سماج کو یا کم از کم دیوریا کے مباحثہ کے پنڈتون کو دور سے سلام کرتے ہوئے یہ کہتے کہ ؎

حسینون سے نہ مل اے دل ستمگر بیٹھے بھالے ہین
نہین ڈسنے سے رہتے یہ سیہ گر ناگ کالے ہین

کیا یہی انصاف پسندی ہے آپ اسلام سے ناراض ہین۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کا اسلام سے ناراض ہونا ہی اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔

معیوب معانی دلائل ہون مقید تیرہ دل
زنگ سے آلودہ ہوتا ہے آہن ہی بہ این

آخیر مین راقم مضمون مسلمانون کو ایک مشفقانہ نصیحت کرتے ہین جسکے لئے ہم اُن کے شکر گذار ہین آپ فرماتے ہین کہ "تم اپنے اسلام کی عزت رکھنا چاہتے ہو تو ان آریون سے الہامی کتاب کی ہرگز بحث نہ کرو کیونکہ آپ لوگون مین کوئی بھی سنسکرت نہین جانتا مگر ان لوگون مین عربی دو چار آدمی جانتے ہین"

معاف رکھئے آپکی بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اگر آپ آکو بہشتی دشتر (ملک و دنیا) سے جنت لگا بیٹھینگے تو بھی کوئی آریہ عربی دان آپکو نہ دیکھیگا ہان مسلمان سنسکرت دان کئی ایک۔ آپ بھولے ہین۔ شاہ اکبر کا وزیر فیضی اور اسکا خاندان بہتر سنسکرت دان تھا۔ آپکے زمانے مین شمس العلماء سید علی بلگرامی اور ہمارے کرم دوست مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی اور کئی ایک باشرح ماہر بھی ہین۔ مگر آریون مین جتنے عربی دان ہین انکو ہم جانتے ہین سب سے اول عربی دان تو سوامی دیانند جی گذرے ہین جو خیریت سے اُردو بھی نہین جانتے تھے [illegible] کرتے بیٹھے تو تیسیرے دوسرے درجہ [illegible] عربی دان پنڈت لیکھرام جیسے کی

ahmadimuslim.de

عربی دانی کا آریہ پبلک میں بہت چرچا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اگر پادری ٹھنڈا اور پادری عماد الدین کی تصنیفات نہ ہوتیں تو وہ ایک لفظ نہ لکھ سکتا بالکل نہیں سے انہوں نے لفظ بلفظ مضامین اٹھائے ہیں۔ تیسرے درجہ پر بڑا عربی دان آریوں میں ایک سادھو ہے۔ جسکی زبان حجاج کی تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے مگر حیرت سے اسکی عربی کی بھی یہ کیفیت ہے کہ عموماً تحریر اور تقریر میں الفاظ غلط بولا کرتا ہے علاوہ اسکے مباحثہ کے لئے خدا نے فریقین کے درمیان ایک تیسری زبان جو اسوقت ایک ہی عام زبان ہے یعنی اردو۔ سفیر اور مترجم بنا رکھا ہے پس اسی زبان سے فریقین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسی زبان کے ذریعہ سے تو مسلمان پوچھ کرتے ہیں کہ نیوگ کی فلاسفی بتاؤ۔ اور یہ نہیں بتایا جاتا کہ دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچہ عورت کے خاوند کا کیونکر ہو سکتا ہے۔ جب وہ نہیں بتا سکتے تو اسپر کہا کرتے ہیں ؎

ہے بےغیرتی کا شرارا نیوگ
جلا دیگا گھر بار سارا نیوگ

آخیر میں ہم اتنا کہہ کر مضمون ختم کرتے ہیں کہ بیچارے آریہ کسی فاحشہ کی محبت میں اپنا مستی نکالنے کو ہمارے مسلمان سمجھتے تھے ویسے ہی آریہ مستی کی غرض سے تعجب نہیں کہ کسی نیوگن کی آریہ کال میں مدد لیکر اور نیوگ سے مستی نکالنے کو دیدک دھرم کے جھنڈے کے تلے آجاویں ہم چشم ما روشن دل ما شاد ہے

قادیانی کرشن جی کے متعلق ایک مراسلہ

(از خواجہ غلام الثقلین صاحب جج مالیر کوٹلہ)

جناب اڈیٹر صاحب۔ آخر اکتوبر ۱۹۰۴ء میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے ایک خط اور ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی خواجہ غلام الثقلین صاحب کے پاس بھیجی تھی کیونکہ اسمیں سید ولاور شہ صاحب کے مضمون کا جواب انگریزی میں اور غلام الثقلین صاحب نے آخر زور میں ایک مختصر چٹھی اسکے جواب میں لکھی تھی۔

اڈیٹر صاحب عصر جدید نے جواب میں اس مضمون کی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس تمہید کو ضرور پورا کرکے اسکے مضامین جدا کتاب کی شکل میں مرتب کریں لیکن ان میں مسیح موعود کا زیادہ ذکر نہ ہو تاکہ اور مسلمان برافروختہ نہوں۔

اس انگریزی دوستانہ خط کے علاوہ ایک اردو خط بھی ساتھ تھا جسکا جواب طلب کیا گیا تھا۔ دو ہفتہ سے زیادہ ہوئے جواب نہیں ملا۔ وہ خط آپکی خدمت میں چھپنے کی غرض سے مرسل ہے کہ شاید اسکے مضامین کی داد مرزا صاحب یا ان کے حواری دیں فقط۔

(خاکسار منظور علی)

آپکو معلوم ہوگا کہ مجھکو آپکے مرزا صاحب کے دعاوی کو بہت دلچسپی ہے چنانچہ ایک قصہ نقل کرتا ہوں۔

اثنائے گفتگو میں بعض صاحب کہہ رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے دعاوی بہت بڑھ چلے ہیں چنانچہ ان کے اخبار میں ایک شخص نے نظم چھاپی ہے کہ مرزا صاحب علی اور عیسےٰ سے بہتر اور حسین ابن علی سے افضلیت کا دعوےٰ تو مشہور ہی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت علی اور حضرت عیسےٰ سے اپنی بریت ظاہر کی تم انکو یہ قول قبول ہے۔

میں نے کہا کہ جھگڑے کی بات کیا ہے مرزا صاحب کا درجہ دراصل ان تینوں بزرگوں سے بہتر ہے بوجوہ ذیل۔

(۱) عیسےٰ علیہ السلام مسلمانوں کے اعتقاد میں کلمۃ اللہ ہیں عیسائی انکو ابن اللہ سمجھتے ہیں مرزا قادیانی صاحب پر الہام ہوا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی پس درجہ توحید ابنیت سے افضل ہے۔ دوسرے عیسےٰ بقول مرزا صاحب مر گئے مرزا زندہ مسیح ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ زندہ مردہ سے بہتر ہوتا ہے۔ انگریزی مثل زندہ گدھا اور مردہ شیر کی آپنے سنی ہوگی۔

(۲) رہے حسین ابن علی سو انکی فضیلت بموجب آیت مباہلہ اسقدر ہے کہ وہ بمنزلہ ابن محمد رسول اللہ ہیں مرزا صاحب پر الہام ہوا ہے انت منی بمنزلۃ ولدی لہذا خدا کا بیٹا (حقیقی یا مجازی)

ahmadimuslim.de

ہندو پبلک خبردار

آجتک تو مسلمان یا عیسائی چودہویں صدی کے مسیح قادیانی کے زیر نظر تھے اور محض انہی کی ہدایت اور خیر خواہی کے لئے آپ تشریف لائے تھے چنانچہ کئی سال تک آپ نے ان دونوں قوموں کی خدمت کی مگر افسوس کہ یہ دونوں قومیں اپنی گمراہی میں ایسی پختہ رہیں کہ انہوں نے چودھویں صدی کے مسیح سے کوئی فائدہ نہ حاصل کیا بلکہ اپنی ضد پر ہیچ کرنے اور پیشگوئیوں کی پڑتال کرکے وقت کھونے۔ حالانکہ یہ بات محقق ہے کہ گو ایسے الہامی اور مسیح موعود کی ایک نہیں کئی پیشگوئیاں بھی غلط اور محض کذب ثابت ہوں تو بھی انکی مسیحائی میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیئے تھا کیونکہ انکی مسیحائی تو کسی ایسے قسم سے ہے جسکو اس جہان کے باشندے کسی طرح نہیں پا سکتے۔ اسلئے اس مسیح کی غیرت نے چاہا کہ ان نالائقوں کو چھوڑ کر اب دوسری طرف رخ کریں اور انکی بیقدری کا مزا انکو چکھا دیں۔ اسلئے قادیانی مسیح نے اظہار کیا کہ میں تمام ہندوؤں کے لئے اوتار کرشن ہوں۔ مگر چونکہ آپ پیدائشی مسلمان ہیں گو اب مسلمانوں سے بوجہ انکی سخت دلی کے کشیدہ خاطر ہونے کے باعث اب ہندوؤں کی طرف متوجہ ہیں اسلئے آپ نے اپنا نام تجویز کیا کہ حضرت کرشن علیہ السلام۔ چنانچہ قادیانی پریس سے ایک اشتہار نکلا ہے کہ فلاں مولوی صاحب اپنا زور قلم دکھائینگے اور ہندوؤں کی کتابوں سے حضرت کرشن علیہ السلام کی بابت ثابت کر دینگے۔ ہمیں تو حضرت جی کا پہلے ہی سے تجربہ ہے کہ آپ زمین کی گولائی ثابت کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ چونکہ چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے۔ مگر ہندوؤں کو چونکہ ابھی تک ایسے کرشنوں سے پالا نہیں پڑا اسلئے ہم کہے دیتے ہیں کہ ہندو پبلک خبردار۔

(فیروز)

فرزند رسول سے بہتر ہے صاف اور سیدھی بات ہے۔

(۴۰) علی ابن ابی طالب جن میں شک نہیں کہ نفس رسول کے تمام ہو چکا گئے ہیں (دیکھو مباہلہ میں) مگر کجا مرزا صاحب کجا وہ۔ بقول علامہ سیالکوٹی حضرت علی تو بوجہ افلاس اور مجبوری کے مغضوب علیہم کی تعریف میں داخل ہیں۔ بلکہ ہر دو بزرگان سابق الذکر بھی ایسے ہی ہیں اگر زر در ہمہ دریا گاڑیاں۔ عمدہ کھانے۔ مکانات۔ زیور۔ جائداد کہاں میسر تھے۔ چند سال خلیفہ وہ ضرور رہے۔ مگر اس میں بھی اپنی مزدوری کیا کرتے تھے غرض مرزا صاحب کی طرح انعمت علیہم کے مصداق نہ تھے علاوہ ازیں فاضل سیالکوٹی کی فضیلت جانے دو۔ بقول اہل سنت و جماعت کے علی خلیفہ رابع تھے اور بقول شیعیان خلیفہ اول تھے حالانکہ مرزا صاحب خاتم الخلفا ہیں جس طرح خاتم الرسل رسولوں سے افضل ہو اسی طرح خاتم الخلفا بھی خلفاء سے افضل ہوا۔ اگر میری یہ توجیہات غلط ہوں تو آپ مجھ حضرت مرزا صاحب اور حکیم الامۃ مولانا نورالدین سے دریافت کر کے میری غلطی پر مطلع کیجئے۔ اگر یہ توجیہات صحیح ہیں تو بھی مطلع کیجئے۔

(رضا نصیر النقلین)

ایڈیٹر۔ ان توجیہات کی تغلیط وہ کیسے کر سکتے ہیں انہی کے الہام میں انہیں کا کلام ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کے اصلی نہ سمجھے ہوں سو آپ کے برا منانے کی بات نہیں۔ جبکہ خود کرشن مہاراج (مرزا صاحب) ہی کا اپنے الہام کو بسا اوقات نہیں سمجھ سکے آتھم کے ہاویہ میں گرائے جانے سے مراد موت بتا چکے تھے حالانکہ غلط معنے تھے جنکی غلطی کا مہاراج کو خود اقرار ہے حالانکہ بقول محمد علیخان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ۔ ایک معرکہ کی پیشگوئی تھی جب ملہم صاحب کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

ہاں آپکی دلیل ہماری سمجھ میں ایک پہلو سے کمزور ہے شاید ہم کا وہ کلام آپکی نظر سے نہیں گذرا جسمیں مہاراج اپنا رؤیا بیان کرتے ہیں کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں مجھے خیال آیا کہ کچھ پیدا کروں میں نے آسمان زمین پیدا کیئے۔ بتائیے اس مرتبہ پر کون ہے معاذ سبحان اللہ جل جلالہٗ ہمارے امام الزمان مہاراج کے درجہ میں کیا کہنے۔ ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔

ahmadimuslim.de

بٹالہ مین مباحثہ

بخدمت شریف اڈیٹر اخبار اہلحدیث - السلام علیکم - مہربانی فرماکر ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرماوین - مدعا یہ ہوکہ ہمارا ارادہ تو نہین تہا کہ بٹالہ والی بحث کو اخبار کے ذریعہ شایع کرتے بلکہ علیحدہ اشتہار دینے کا ارادہ تہا لیکن چونکہ آریون نے اخبار ست دہرم پرچارک مین لکہا ہے اسلئے مناسب سمجہا گیا کہ ہم اختصار کرکے ناظرین کو اصلی راز بتا دین۔ اخبار مذکور مین لکہا ہے کہ مولوی اللہ دتا نے چند سوال بٹالہ مین کئے جنکا معقول جواب دیا گیا - اب مین تمام خطوط شرطیہ کو ترک کرکے صرف سوال جواب جو دونون صاحبون کی قلم سے لکہے ہوئے میرے پاس موجود ہین نقل کرکے ناظرین پر چہوڑتا ہون کہ خود دیکہ لین - کہ یوگندرپال نے معقول جواب دئے ہین یا نا معقول امید ہے کہ آریہ صاحبان ایسیر ضرور ہی توجہ فرماوینگے -

(سوال ازجانب مولوی اللہ دتا)

نمبر (۱) آریہ سماج کے دس اصول جو انکی اکثر کتابون کے سرورق پر لکہے ہوئے ہوتے ہین - دیانند جی کی ایجاد ہین یا ویدون مین مذکور ہین - حوالہ معہ عبارت دیجئے -

نمبر (۲) وید کن لوگون پر آئے وہ کہان کے باشندے تہے انکی بود وباش - روزانہ عادات کیسے تہے معہ ثبوت -

نمبر (۳) ویدون کے ملہمون کے ویدون مین ذکر ہین - کہ انکی سوانحعمری کا پتہ ویدون سے یا کسی معتبر تاریخ سے ملتا ہے -

دستخط

اللہ دتا سوہلوی حال بٹالہ - ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء سوالات نقل از ترک اسلام پر ترک اسلام -

بجواب منجانب یوگندرپال

شیخ جی -

آپکا کوئی سوال آریہ سماج کے متعلق مضامین اختلاف فیہ نہین

ثابت نہین ہوتا اسلئے جواب نہین دیا جاتا ہے آپ پہلے الہام کی تعریف کا سوال کرین پیچہے اور اعتراض کرین فقط -

آپکا دوست

یوگندرپال بٹالہ ۳/۱ نومبر

سوامی جی نے اتنی بڑی بہری مجلس مین سوالات کے جواب دینے سے انکار کردیا - عین ۴ بجے سے لیکر سوا چہہ بجے تک مولوی صاحب نے انکے تمام بیجا اعتراضات کا معقول جواب دیکر ان سوالات کو یاد دلایا - مگر سوامی جی نے سوا دو گہنٹہ مین سر اٹہاکر نہین دیکہا کہ سائل کیا کہہ رہا ہے - جو کچہہ سوامی کی گت مجلس مین انکی سخت لسانی سے ہوئی وہ تو تمام حاضرین کو معلوم ہے یا آریہ سماج بٹالہ جانتی ہے اور سناتنی بہی جو مولوی صاحب کے مسلنیوگ بیان کرتے وقت سوامی کو تالیان بجاکر استہزا کرتے تہے جانتے ہین مباحثہ باقی مراقسمہ بابو بہی بخش سکنہ سوہل ملازم کارخانہ وڈالا ......

دعوت اسلام

گزشتہ سے پیوستہ

سوال ہے آخر ایسا خدا نے کیون خود قرآن مجید مین جواب دیا ہے ما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون - لے پیغمبر نزول قرآن سے پہلے تو کسی قسم کی کتاب نہین پڑہ سکتا تہا اور نہ اپنے ہاتہ سے کچہہ لکہتا تہا اگر تو لکہا پڑہا ہوتا تو بہی اہل باطل کو یہ کہنے کی گنجایش ہوتی کہ قرآن تو نے آپ بنا لیا ہے - دوستو عبارت زیر خط کو غور سے دیکہو آیت پر نازل کرنے کی کیا اعلے درجہ کی حکمت بیان کی ہے -

اب بہی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خود محمد رسول اللہ نے بنا لیا ہے وہ سے بڑہکر خالی از عقل وجاہل وضدی وہٹ دہرم کون ہوگا - پس یہ بات تو ہر کسی کو معلوم ہو گئی کہ قرآن شریف ایک امی پر نازل ہوا جو اسکی زبان سے تمام مخلوق نے سنا جسکا مقابلہ آج تک کوئی بہی نہ کرسکا - اس زمانہ کو جانے دو کیونکہ فی زمانہ تو کوئی مخالف ایسا بہی

ahmadimuslim.de

نہیں ہے جو علمائے اسلام کی عربی کے مانند ہی عربی بنا سکے قرآن شریف کی مانند بنانے کو کہنا ہی سبے ادبی ہے - زمانہ نزول قرآن کی کیفیت سنو کہ اُس زمانے میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا دریا لہریں مار رہا تہا بچہ بچہ دریائے فصاحت میں غوطہ زن تہا اہل عرب بوجہ غلو فصاحت و بلاغت کے دیگر ولایت والونکو عجم (گونگا) کہتے تہے شب و روز ایک دوسرے سے فصاحت و بلاغت کیں مقابلہ ہوا کرتا تہا - ایک کہتا تہا میرا کلام لاثانی ہے دوسرا کہتا تہا میرا کلام لاجواب ہے اسی پر بڑی بڑی کیبڈیان ہوا کرتی تہین جنکا کلام سب سے اعلیٰ ہوتا تہا وہ خانہ کعبہ پر آویزان کرکے اشتہار دیا جاتا تہا کہ جسکو دعوے ہو نقص نکالے نزول قرآن کے وقت بہی ایک شاعر کا قصیدہ سبعہ معلقہ نامی آویزان تہا جسوقت قرآن شریف سے اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کو خانہ کعبہ پر آویزان کیا فوراً فصحا و بلغا سے اپنا قصیدہ اُتار لیا - یہ حال تو مردون کا تہا اُس زمانہ کی عورتین بہی بلا فصاحت و بلاغت کے بات نہیں کرتی تہین - ایک مصرعہ سُنکر فی البدیہہ مصرع کا فوراً ایا فی الضمیر معلوم کر لیتی تہین امراء القیس کی لڑکیون کا ذکر ہے کہ جب امراء القیس اپنی بدفعلی کے باعث گرفتار ہوا اور قتل کا فتوے دیا گیا تو اُسنے قاتلون کو کہا کہ میری لڑکیون کو یہ مصرع کہہ دینا ؎

یا بنتی امرء القیس ان اباکما

چنانچہ قاتلان نے قتل کرنے کے بعد یہ مصرع اُسکے مکان پر جاکر لڑکیون کو سنا دیا لڑکیون نے جواب دیا کہ شاید باپ ہمارا قتل ہوگیا اور اُسکا قاتل تمہین ہو کیونکہ اُسکے ساتہہ سوا اس مصرع کے اور کوئی مصرع چسپان نہیں ہوتا ہے ؎

قد قتل و قاتلاہ اتاکما

پیارے دوستو اب آپ خود اندازہ کرسکتے ہین کہ جب اُس زمانہ کی عورتون کا یہ حال تہا تو مردون کی فصاحت و بلاغت کا کیا حال ہوگا ضرور ہے کہ عورتون سے کئی ہزار درجہ زیادہ ہوگا کیونکہ مرد ہر زمانے مین مرد ہی ہوتے ہین - اب صاحبان عقل و فہم غامض نظر سے دیکہنے والے سمجہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف کا ایسے زمانہ فصاحت و بلاغت مین نازل ہوکر ڈنکے کی چوٹ پر یہ دعوے کرنا کہ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ اگر تم شک مین ہو اسمین (یعنی قرآن مین) جو ہمنے اپنے (مقبول) بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا تو بس اُسکی مانند سورت بنا لاؤ اور اپنے گواہون کو بلاؤ سوا اللہ کے اگر تم سچے ہو - ساتہہ ہی تحدی ہی کردی گئی تہی فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ترجمہ پس اگر نہ بنا سکو اور ہرگز نہ بنا سکوگے تو ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتہر ہین تیار رہے واسطے منکر (اسلام) لوگون کے "

ناظرین یہ دعوے اور یہ تحدیان ایک اُمی شخص سے سُنکر بڑے بڑے فصحا و بلغا جنکو دعوی تہا کہ ہمارا ہمعصر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے دم بخود ہوگئے تلے کی سانس تلے اور اوپر کی اوپر رہ گئی کسی میں مقابلہ کی تاب نہیں - پہر جب اسی اُمی نے سنایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ تو کہہ کہ اگر تمام جن اور انس جمع ہو کر وہی چاہین کہ بنالائین مانند اس قرآن کے ہرگز نہ لاسکینگے اسکی مانند اگر ایک دوسرے کے مددگار بہی ہون تب تو اور بہی حیران ہوئے کہ یہ اُمی کیا کر رہا ہے اسنے ہم جیسے فصحا کو عاجز کردیا ہے -

جتنے فصحا اور بلغا عرب مین تہے سب اُن دعوون اور تحدیون کو ایک اُمی کی زبان فصاحت بیان سے سُن سُن سن ہوگئے اور کسی نے ایک سورۃ بنانا تو درکنار ایک آیت بہی نہ بنا پائی جنکی قسمت میں قلم ازل سے جنت لکہی تہی وہ قرآن شریف کی بے نظیر فصاحت بلاغت پر فریفتہ ہو کر یون بول اُٹہے ان ھذا القرآن کلام اللہ بیشک یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور فوراً دائرہ اسلام مین آگئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جنکا لقب تہا طوطی عرب قرآن مجید کی سلاست لاثانی روانی فصاحت بیانی پر شیدا ہو کر مسلمان ہوگئے اور جنت الفردوس مین نام لکہا یا - (باقی دارد) (شیخ احمد اللہ)

آریہ سماج لاہور سے مباحثہ

مرقومہ جناب حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت الاسلام امرتسر (شریک جلسہ)

آریہ سماج لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ پر اشتہار دیا کہ جس کسی نے مباحثہ کرنا ہو ۲۳ نومبر تک سماج کو اطلاع دے تا ہم وقت دینگے۔ جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اطلاع دی کہ میں حدوث دنیا پر بحث کرونگا۔ چنانچہ بات طے ہو گئی اور مولوی صاحب ۲۸ نومبر کو ۶ بجے شام کو جلسہ میں پہنچے۔ آپ نے سوال کیا کہ کل اور جزو کا وجود الگ الگ ہے یا ایک۔ جس سے مولوی صاحب کی غرض یہ تھی کہ مادہ جو بقول آریہ سماج قدیم ہے تو اس سے دنیا کا قدیم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ مادہ اگر ہے تو اجسام کے لئے اجزا ہے جن سے اجسام مرکب ہوتے ہیں اسکا جواب دینے کو وہی مشہور زبان دراز سادھو یوگیندر پال کھڑا ہوا جسنے ایک دو دفعہ جواب دیئے مگر جواب کیا تھے حسب عادت قدیمہ سوال سے الگ۔ کبھی ہستی سے ہستی کا ذکر کبھی کوئی سے [illegible] آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے روکا بھی مگر بقول [illegible] وہ بھلا کیسے باز آسکتا تھا۔ آخر آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جو ایک روشن خیال جنٹلمین ہے کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکار دیا کہ چونکہ سوامی یوگیندر پال مضمون سے الگ جاتے ہیں۔ اور بار بار روکنے کے باوجود نہیں چلتے اسلئے انکو مباحثہ سے الگ کیا جاتا ہے۔ انکی جگہ اور کوئی صاحب جواب دینگے۔ غالباً آریوں میں اس جنٹلمین نوجوان پریزیڈنٹ نے اس منصفانہ کارروائی کی پہلی مثال قائم کی ہے۔ اور ثابت کر دیا کہ اگرچہ آریہ سماج کی حالت عموماً متعصبانہ ہی سی گری ہوئی ہو کبھی انکو انصاف سے تعلق پیدا ہی نہیں ہوا تاہم یہ بالکل سچ ہے کہ خدا [illegible] یکساں نہیں کرتا۔ سادھو یوگیندر پال نے سمجھا ہو گا کہ قصبہ [illegible] ضلع امرتسر کے سکھوں جیسا ہی یہ پریزیڈنٹ بھی ہو گا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنا سکھا شاہی اور انگریزی راج میں فرق ہے اسیقدر ان دو میں ہو گا۔ جسکا ذکر اہل حدیث نمبر [illegible] میں ہے۔

پریزیڈنٹ موصوف کی یہ منصفانہ کارروائی بھلا سماج کے ممبروں اور پبلک کو کہاں منظور ہوتی۔ چنانچہ آریہ سماج ہی کی سٹیج پر اسی پریزیڈنٹ کے ماتحت سادھو منیانند جی نے جو دیانند جی کے فلسفہ میں [illegible] اسی وقت کھڑے ہو کر اپنے پریزیڈنٹ کی تقریر کا رد کرتے ہوئے کہا کہ سوامی یوگیندر پال جی نہایت عمدہ مباحثہ کر رہے تھے مگر چونکہ انکی آواز ذرا پست تھی سب لوگ نہیں سن سکتے تھے اسلئے انکی جگہ کوئی اور صاحب جواب دینگے۔ ہم اس معاملہ میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ آریہ سماج جیسی مہذب پارٹی نے اپنے پریزیڈنٹ کی کہاں تک عزت کی۔ اور کہاں تک ان کے حکم کی تعمیل کی جب وہ اپنی ضد میں اپنے سردار کی پگڑی اتارنے اور بے عزت کرنے کو آمادہ ہو جاتے ہیں تو دوسروں کی ہتک پر آمادہ ہو جانا اور دل آزار الفاظ کا استعمال کرنا کونسا تعجب انگیز امر ہے خیر بہرحال سادھو یوگیندر پال کی جگہ لوگوں کا خیال تھا کہ ہمارے ماسٹر عبد الغفور دھرم پال (جو جلسہ میں موجود تھے) کھڑے ہونگے مگر افسوس کہ وہ نہ ہوئے بلکہ سادھو منیانند جی سٹیج پر آگئے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے باقاعدہ مناظر سے گفتگو کرنا حلوہ کا [illegible] نہیں تھا مولوی صاحب موصوف نے پہلے ہی یہ سوال کیا کہ پریزیڈنٹ صاحب مجھے مطلع کریں کہ دوسرا مناظر پہلے مناظر کا قائم مقام ہے یعنی اسکے منقولات منظور ہیں یا نہیں یا الگ مباحثہ ہو گا … خدا کی شان مولوی صاحب کی ایسی ہیبت آریہ سماج پر طاری تھی کہ ایک آسان سے آسان سوال کا جواب بھی بغیر کئی ایک دفعہ رد و بدل کے نہیں دے سکتے تھے۔ چنانچہ اس آسان سوال کا جواب بھی کئی ایک دفعہ ایچ پیچ کر کے دیا مگر وہ بھی صاف نہ تھا۔ البتہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ دوسرا مباحث پہلے مباحث کا قائم مقام ہے گو تغیر [illegible] ہے دوسرے مباحث کی یہی وہی مثال تھی جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف کا ارشاد ہے [illegible] بالکل سچ ادا [illegible] کام لیتے ہیں مولوی صاحب کا سوال اور سوامی جی کا جواب نقل کر دیتا ہوں ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ کہاں تک صحیح ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کہ سوامی دیانند لکھتے ہیں کہ تین چیزیں قدیم ہیں۔ خدا۔ روح۔ اور مادہ۔ ان تینوں میں سے ہر دست

ahmadimuslim.de

کسی کی قدامت پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ اپنے سوال کو نا آئندہ سال کے
جلسہ پر ملتوی کرتا ہون ۔ میرا سوال اس وقت یہ ہے کہ اہمین تو شک نہین
کہ مادہ اور ہے اور اجسام اور ہین اور اجسام کا نام دنیا ہے
کل اور جزو کا وجود الگ ہوتا ہے اور آریون کا بھی مذہب ہے
کہ پرلئے (بالکل فنا) کیوقت مادہ تو موجود رہتا ہے مگر اجسام
موجود نہیں رہتے پس اسی سے ثابت ہوا کہ مادہ اور اجسام ایک
نہیں اور جسمون کی بابت یہ عام قاعدہ ہے کہ مرکب ہوتے ہین اور
مرکب کو بوجہ مرکب ہونے کے خود پنڈت جی بھی حادث مانتے ہین لہذا
نتیجہ صاف ہے کہ دنیا کا کوئی فرد بھی قدیم نہین ہو سکتا کیونکہ سب
افراد مرکب ہین ۔ اسکا جواب کیا ملا کہ مادہ دنیا کا قدیم ہے بغیر مادہ
کے کوئی چیز نہین بن سکتی مادہ کبھی فنا نہین ہو سکتا فلان فلان فلاسفر
نے لکھا ہے کہ ہم کسی چیز کو فنا نہین کرسکتے صرف صورت کا فنا ہونا
ہے مادہ مین ملنا جڑنا ہمیشہ سے ہے ۔ غرض جتنا کچھ کہا اُسکا
اکثر حصہ بحث سے اجنبی تھا مولوی صاحب نے بار بار پریزیڈنٹ کو
توجہ دلائی کہ جس وجہ سے پہلا مباحث معزول کیا گیا ہے وہ وجہ
ان دوسرے مین بھی پائی جاتی ہے مگر پریزیڈنٹ آخر آریہ سماج کے
ایک ممبر تھے اُنہون نے سمجھا کہ پہلے سپیکر کو معزول کرنے پر
میری اپنی سخت مخالفت ہوئی تھی کہ میرے سامنے میری ماتحتی مین
کھڑے ہو کر میری تکذیب کی گئی ہے مین اگر ان مہاراج کو بھی معزول
کرونگا تو ایشور جانے میرے پر کیا آفت آئیگی ۔ علاوہ اُسکے
اگر یہی سلسلہ عزل و نصب کا جاری رہا تو آخر آریون کی طرف سے
مباحثہ کون کریگا ۔ یہان تو جتنے ہین [illegible]
سب کے سب اسی قسم کے ہین ۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان کے مصداق
ہین ۔ چنانچہ پریزیڈنٹ آریہ سماج نے مولوی صاحب سے
کہا کہ آپ ان باتون کو چھوڑ کر اصل مضمون پر آئیے مین آپکی توجہ مضمون
کی طرف دلاتا ہون ۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے سوال کا جواب
نہین آیا کیونکہ میرا سوال تو جسمون کے حدوث پر ہے جواب مادہ
کی قدامت سے ہے ۔ غرض اسی طرح گرتے پڑتے ۸ بجکر ۳۵
منٹ ہوئے تھے کہ پنڈت جی کی تقریر ختم ہوئی ۔ جونہی مولوی صاحب

جواب کو کھڑے ہوئے پریزیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ مولوی
صاحب کے مباحثہ کا وقت ختم ہو گیا اب باقی وقت یعنے ۹ بجے
تک ۲۵ منٹ مین ایک سکھ صاحب سوال کرینگے جنکی درخواست
آئی ہے کہ مین بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہون ۔ مولوی صاحب نے
کہا کہ یہ انصاف نہین کہ عین وقت پر مجھے روکا جاتا ہے قاعدہ
تو یہ تھا کہ کچھ مدت پہلے مجھے اطلاع ملتی جبکہ آریہ دار کو بھی پندرہ
روز پہلے نوٹس دیا جاتا ہے تو پھر کیا انصاف ہے کہ مجھے عین
وقت پر روکا جاتا ہے ۔ مگر آریہ سماج اور انصاف ؟ پریزیڈنٹ
کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کارروائی خود اُنکی مرضی کے
خلاف تھی مگر دیگر ممبران کی رائے مین شاید وہ مجبور ہو گیا ورنہ
ہمنے جہانتک سنا ہے پریزیڈنٹ ایک روشن خیال جنٹلمین ہے
جنکا نام ڈاکٹر [illegible] ہے کسقدر بے انصافی کہ ادھر تو
اشتہار رہا کہ جیسے مباحثہ کرنا ہو ۲۳ رنومبر تک ہمین اطلاع
دے مولوی صاحب نے ۲۳ رنومبر سے پہلے ہی اطلاع دی [illegible]
سب قرارداد ہو گئی پھر ایک ایسے شخص کو اثنائے بحث مین وقت
دیا گیا جسکی بابت پریزیڈنٹ نے خود کہا کہ اس رقعہ مین ان
سکھ صاحب نے لکھا ہے کہ مین نے آپکو پہلے ہی چیلنج دیا ہے
مین انکو مطلع کرتا ہون کہ اس سے پہلے اُنکا کوئی چیلنج (اطلاع)
ہمین نہین ملا ۔ اب دیکھیے نہ تو ۲۳ رنومبر تک اسکی اطلاع آئی تھی نہ
مولوی صاحب کو وقت سے پہلے بتلایا گیا تھا کہ اتنے پر آپکی
بحث ختم ہو گی مگر پھر بھی ایک عالیشان بے لطف مباحثہ (جسکے
سننے کیلئے بے انداز مخلوق تخمیناً ۱۰-۱۲ ہزار آدمی جمع تھے
اور تل دہرنے کو تمام وسیع میدان مین جگہ نہ تھی) بند کر دیا کیونکہ
آریہ سماجی جان گئے تھے کہ مولوی صاحب سے جان بچانی آسان
کام نہین اب ہو نہ ہو کسی طرح اُن سے جان چھڑا کر کسی نرم اسامی
کو شکار کرین چنانچہ وہ سکھ صاحب جو کھڑے ہوئے تو سوال تو
اُنکا کسی قدر موزون تھا مگر آواز کی پستی نے ایسے بڑے مجمع
مین بے لطفی پیدا کر دی لوگون نے ہر چند مولوی صاحب سے کہا
کہ بس اب چلئے مگر مولوی صاحب نے کہا کہ اب تھوڑا سا وقت انکا

ahmadimuslim.de

انتخاب اخبار

بیگم صاحبہ بھوپال نے معہ اپنے تینوں لڑکوں کے اندور جاکر آنریبل مسٹر بیلی ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سینٹرل انڈیا سے ملاقات کی۔

قادیانی گورنمنٹ کی اپیل کی تاریخ بغیر کسی کارروائی کے ۵ جنوری ملتوی کی گئی۔

شیخ عبدالرحمٰن سابق چیت رام آریہ نے جسکی سرگذشت اہلحدیث میں درج ہوئی تھی ۲۹ نومبر کو اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر میں اپنے مسلمان ہونے پر بڑی عمدگی سے لیکچر دیا مولوی ابوالوفا صاحب صدر جلسہ تھے آپنے فرمایا کہ چونکہ اسلام کی طرف ابتدا سے تمام قوموں کا میلان ہے اسلئے کسی شخص کے اسلام لانے سے میں چنداں خوش نہیں ہوتا جتنا کسی کے مرتد ہونے سے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ایک کے مرتد ہونے سے کئی ایک کے آنیکا وعدہ ہے چنانچہ ایک عبدالغفور کے جانے سے اُسدن سے کئی ایک داخل اسلام ہوئے۔ (قادر دراسسٹنٹ سکرٹری اسلامی مجلس)

بردوان کے راجہ صاحب نے بنگال میں قانون یونیورسٹی کے جاری ہوتے ہی راج کالج بردوان میں مفت تعلیم دینے کے قاعدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ (بڑی برکت ہوئی تعلیم روکنے کا یا مال بہت خوب ہے)۔

جاپانیوں نے ۱۹ ماہ حال کو بحری توپوں سے شل کے گولوں کی آتشباری کر کے پورٹ آرتھر کے اسلحہ خانے کے نزدیک بڑے ذخیرہ کے بارود کے میگزین کو اڑا دیا جاپانی اپنی تجویز کے مطابق پورٹ آرتھر کے قلعوں پر حملہ کرنے کے لئے سرنگ بنانے کے کام میں مصروف ہے۔

ٹوکیو سے روئٹر کے نامہ نگار نے ۲۰ ماہ حال کو یہ اطلاع دی کہ سرنگ لگانے کے کام میں کامیابی حاصل کر کے جاپانیوں نے ۱۸ ماہ حال کو قلعہ سنگوشان اور قلعہ ارہ لنگشان کے بیرونی دوحصوں پر قبضہ کر لیا۔

ایک کراچی مسلمان چپڑاسی نے جو جام صاحب لسبیلہ کا ملازم ہے کراچی میں اپنی بیوی کا گلا ۳ ماہ حال کو استرے اور چاقو سے کاٹ کر مار ڈالا قاتل کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو اسلئے مار ڈالا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھی۔ (واہ ری غیرت اسلامی فعل گو ناجائز ہے مگر غیرت قابل داد ہے۔) قاتل پر قتل کے جرم کی فرد لگا کر اسکو سیشن سپرد کر دیا گیا۔

امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے شہر سپوکین کے نزدیک ہزار ہا مینڈک ریلوے لائن پر میلوں تک پھیلے پڑے ہوئے پائے گئے جب ایک بھاری مال گاڑی وہاں پہنچی تو وہ چلنے سے رک گئی جسقدر مینڈک مالگاڑی کے پہیوں کے نیچے کچلے گئے انکی چربی سے لائن ایسی چکنی ہو گئی تھی کہ جب چکناہٹ کے دور کرنے کے لئے لائن پر ۲۸۲ پونڈ ریت ڈالی گئی اور ایک دوسرا انجن مالگاڑی میں لگایا گیا تو وہ مالگاڑی وہاں سے روانہ ہوئی۔

ایک قماربازی سودوالی مستثنےٰ نہیں جن لوگوں کا خیال ہے کہ دیوالی کے روز جوا کھیلنا قانوناً جرم نہیں انکے خیال کی اس خبر سے تکذیب ہوگی کہ لدھیانہ پولیس نے خاص دیوالی کے دن ایک قمارخانہ پر دھاوا کر کے اہم قمارباز گرفتار کئے کئی آدمیوں کو بلند مکان سے کودنے کے باعث چوٹیں لگیں۔ (دبدبہ)

مدرسہ سعدیہ یا انیس العلوم جو چار برس سے حیدرآباد میں محض پبلک چندہ سے جاری ہے اسکا سالانہ جلسہ گذشتہ جمعہ کو منعقد ہوا۔ جسمیں مدرسہ کی رپورٹ کا خلاصہ پڑھکر سنایا گیا بعض طلبا نے اردو اور انگریزی کی نظمیں پڑھیں انعام بانٹنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

امرتسر کے ایک ہندو لڑکے نے اپنی برادری کی ایک لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا کہ لڑکی تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ (دیکھا تعلیم کا اثر)

سردار محمد اسمٰعیل خاں سفیر کابل ۲۵ تاریخ کو شملہ سے براہ راست کلکتہ تشریف لے گئے۔

فیروزپور میں خوب بارش ہو گئی ہے۔ زمیندار لوگ نہال ہیں۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

جنات السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کون دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے چنانچہ کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکی آٹھ چمن ہیں ہر چمن مروحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال حیات مرجعہ کریاض معجزات معلومات کے یہ سعادت اور کونسی چیز ہے عربی اور فارسی خاص کر ان زبانوں کی کتابیں بے شمار ہوتی ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں دیکھی نہ سنی دیکھو میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ محمد یحییٰ اعظم نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی وادی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین یہ ہے۔ چمن اول النور نبوت۔ اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک تفصیل حال مرقوم ہے۔ چمن دوم۔ گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت نبوت کا گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم۔ اخبار نبوت۔ اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا حال ہے ایضاً جلد دوم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی حسن وضاحت سے یہ احوال اس کتاب میں درج ہے دیکھنے پر موقوف ہے لفظ لفظ اسکا جو مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئے کوئی بستی قریہ شہر ایسا ہوگا جسمیں اس کتاب نے جگر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال سے یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہوگئی تھی اور بوجہ خرچ اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ ایک خوش مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی اور چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف ہے اور بلا جلد رکھدی گئی۔ بہتیرے نسخے فروخت ہوئے۔ اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہوجائیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار

اس پتہ سے طلب فرمائیے

لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی تشفی کروں۔ کیونکہ مشک

خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطلب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا۔ جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی اعضائے رئیسہ کو تقویت تازہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے مروارید عنبر مشک۔ یشب عقیق۔ فولاد۔ نقرہ طلا۔ اور ان ادویہ مفردہ مقویہ باہیہ سے ترکیب دی جاتی ہے۔ جو چار سے تین لب زینہ چلی آتی ہیں جیسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے نسیان آشوب چشم نزول جاریہ و بار بودہ۔ دمہ۔ ضیق النفس۔ اعصاب النفس کمزوری اعصاب۔ رعشہ صرع۔ کزاز۔ لقوہ۔ فالج وغیرہ زائل ہو جاتی ہیں امراض معدی مثل درد شکم ریح۔ نفخ۔ بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور کرنے میں **معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے۔ قیمت ڈبیہ جو ۲۱ یوم کے واسطے کافی ہے

صرف پانچ روپیہ (۵ر)

حب مسک و مقوی باہ۔ تجربہ خود اس کی تعریف کرے گا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی دو تین روپے **آتشک کیلئے اکسیر** قیمت ... دوا آدمی کی ... **سوزاک کی دوا** قیمت ... **جیبل کی بے نظیر** دوا قیمت ... **سرمہ عزیزی** قیمت ... **نیا طلا** وجس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ قیمت ...

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسر

چوک سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ع یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۵
والیان ریاست سے	۵
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بہ ٹکٹ ڈاک ایک۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جلد ہی۔ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے نمبر چٹ خریداری ضرور لکھیں

قادیانی کرشن جی کی نسبت ہندو پریس کی رائے

قادیانی مسیح نے جیسے ہندو کا چارج لیکر نیا صوبہ مفتوح کیا ہے خدا کی شان جب صوبہ پر آپ پہلے گورنر تھے جن دو قوموں (مسلمانوں اور عیسائیوں) سے آپ پہلے عہدہ کے مطابق مسیح موعود بن کر گئے تھے۔ حیف دو دونوں قومیں آپ کے حکم سے سرتابی نہیں اور نہ آپ کی گورنری پر راضی نہیں آپ نے نئے عہدے کے چارج کی نسبت ہندو پریس کی رائے ذیل درج

قادیانی کا کرشن بننا۔ مرزا قادیانی ابھی تک تو مسیح موعود بنے تھے اب کے آپ کو نئی اُڑ سوجھی کہ جو سوجھی تو سری کرشن جی کا اوتار ہی بن بیٹھے نعوذ باللہ لاحول ولا قوۃ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اگر مرزا جی مسیح ہی بنے رہتے تو بھی یہ کچھ عذر چل سکتا تھا لیکن کرشن مہاتما کا اوتار بننا اور یہ دعوے کرنا کہ میں ہندوؤں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اپنے منہ کی کھانا ہے کہاں کرشن کامل انسان اور کہاں مرزا قادیان!! ہم نہیں جانتے یہ الہام آپکو قادیان کے کس فرشتہ نے آ کر سنایا یا مرزا جی کی عدالت میں جبرئیل نے آ کر سنایا۔ مرزا صاحب ہندوؤں پر نظر شفقت رکھیں ہندو انکی ان الٹی سیدھی باتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ عطائے تو بلقائے تو بخشیدیم۔ ابھی بہت دن نہیں ہوئے مرزا صاحب جن لفظوں سے ہندوؤں کو یاد کیا کرتے تھے وہ شاید بہتوں کو بھولے نہ ہونگے۔ مرزا جی کے ایسے سوانگ سے لوگ بہتیرے ہیں بناتے رہینگے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

مرزا جی کی یہ موشگافیاں اور وقت وقت پر مطلب گانٹھنے کے لئے نئی نئی بندشیں سوچنا چاہے جیسے سمجھی جائیں مگر ان کا اصلی مطلب ان سے پیدا نہ ہوگا اس سے تو بہتر ہوتا کہ کوئی اور ہی چال چلتے۔

ازیں موشگافی چہ اندوختی
چرا موتہ آتشی نیا سوختی

اوتار وغیرہ کے مسئلہ کا تو سوائے پورانک ہندوؤں کے اور کوئی قائل نہیں ہے۔ اور یہ لوگ بھی کبھی مرزا جی کے پھندے میں آئے نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی غیر ہندو کو اس نگاہ سے دیکھنے کے عادی نہیں۔ اگر مرزا صاحب نے اپنی شدھی کرالی ہوتی اور مونڈ منڈا کر کسی سنیاسی کے چیلے بنے ہوتے تو شاید یہ داؤں چل جاتا۔ مگر ہندو تو ایسوں کی شدھی ہی کرنے کو تیار نہیں۔ ہم پھر مرزا جی کو رائے دینگے کہ آپ اس بہروپ سے باز آئیے ہندوؤں پر نظر عنایت رکھئے* کرشن جی کے لئے جبرئیل کا الہام کیسے ہو سکتا ہے ہاں کسی گوپی کے ذریعے کہو تو ممکن ہے معاف رکھئے آپکی غلطی ہے (اہلحدیث)

سمجھے اور صرف اپنے چیلے چانٹوں کی خیر منائیے اور انجو ہی نذر تسکین کر بیٹھے۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اکبر نے بیربل سے کہا کہ ہمکو ہندو بنا دو۔ بیربل نے تامل کے بعد جواب دیا کہ ایک ہفتہ کے بعد اسکا جواب دونگا۔ آجکل تو آریہ سماج نے شدھی کا طریقہ جاری کر دیا ہے لیکن اسوقت ہندو دھرم کے ساتھ اپنی قومیت کا لحاظ کرتے تھے اسکا نمونہ اب بھی موجود ہے جب ایک ہفتہ گذر گیا بیربل ایک گدھے کو لیکر شاہی محل کے نیچے نہر کے کنارے جا پہنچا اور صابون لگا کر اسکو خوب مل مل کر دھونے لگا۔ بیربل کے رتبے کے آدمی کو ایسا ذلیل کام کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں نے اکبر تک خبر پہنچائی شہنشاہ اکبر خود وہاں آئے اور متحیر ہو کر پوچھنے لگے بیربل یہ کیا ہو رہا ہے۔ بیربل نے سادگی کے ساتھ جواب دیا خداوند! اس گدھے کو دھو کر گھوڑا بنا رہا ہوں۔ اکبر نے ہنس کر جواب دیا۔ نادان! ایسا بھی کہیں ہوا ہے؟ بیربل نے کہا خداوند اگر یہ امر غیر ممکن ہوتا تو حضور کیسے حکم دیتے کہ آپکو ہندو بنا دوں؟ (دریا پیڈو! سپنے ہی)

گو یہ ایک مذاقیہ روایت ہے لیکن اسکو مرزا قادیانی کے آخری اعلان سے کسی قدر نسبت ضرور ہے۔ مرزا جی مسلمان ہیں گو پہلے ہوئے فرض کردم وہ مسلمانہ مذہبی ہوں کیونکہ اکثر دیندار بزرگ مسلمان انکے محمدی طریقے کے پیرو کار ہو نہیں شک کرتے ہیں لیکن انکی محمدی پیدائش ہندوؤں کی نگاہ میں انکے اس جوش کی راہ میں رکاوٹ ہی جائیگی۔ مرزا جی کو تو ہندو کبھی بھی کرشن بھگوان کا اوتار نہیں سمجھینگے بلکہ انکی یہ نئی الہامی ادھیڑ حقارت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔ ہم نہیں جانتے اس مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے جو حضرت جی کی تضحیک کیلئے آئے دن ایسے اول جلول وحی نازل فرماتا رہتا ہے اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے۔ افسوس چند ہی مدت خاک کردی وکس ناکس را نہ شناختی۔ + (آریہ گزٹ)

ایک نوجوان ہندو لڑکی کی فریاد

ایک لوکل اخبار سے ذیل کی چند سطور شکاری سے نقل کی ہیں

اردو اخبار صفحہ ۵ کالم ۱

سات سال۱؎ کی عمر میں بیاہ ہوا بیان کیا جاتا ہے۔ میں بیس سال۲؎ کی عمر کی تھی جبکہ میرے برائے نام خاوند۳؎ نے دوسری شادی کر لی۔ میں کبھی اُن کے گھر میں نہیں رہی۔ مجھکو بدسلوکی اور نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا رہا۔ جیسا کہ میں آگے بیان کرتی ہوں میں نے آریہ بھائیوں کی بدولت تعلیم حاصل کی ہے۔ میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ میرا چال چلن۴؎ ہی زمانہ اچھا رہا۔ میری برادری والے کہتے ہیں کہ قانوناً دوبارہ تیری شادی نہیں ہو سکتی۵؎۔ میرا پہلا خاوند اور اُسکے لواحق مجھکو بوجہ تعلیم یافتہ ہونے کے کنجری کا درجہ سمجھتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ تم ہمارے واسطے مر چکی ہو۔ میرے پہلے خاوند کی دوسری بیوی اور دو بچے ہیں۶؎۔ میں آج تک اپنی والدہ کے زیر حفاظت رہی ہوں۔ مگر اب میری والدہ سخت بیمار ہے اور کوئی میرا رشتہ دار میرا پرسان حال نہیں۔ میں سچ بیان کرتی ہوں کہ میں اکیلی اپنی جوانی کے دن نہیں کاٹ سکتی۔ آریہ بھائیوں اور ہندوؤں سے میں یہ سن کر کہ میں ہندو رہکر قانوناً دوبارہ بیاہ نہیں کر سکتی میرا کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ میں عیسائی ہو جاؤں۔ مگر عیسائیوں کا مذہب مجھے پسند نہیں آتا۔ مگر موجودہ تکلیفات میرے من میں عجیب کشمکش پیدا کر رہی ہیں۔ میں راست راست بیان کرتی ہوں کہ میں ایک معمولی عورت ہوں۔ لیکن اور دیگر گن نہیں ہوں اور ایسے حالات میں میں نے پرورش پائی اور رہتی ہوں کہ مجھکو اسباب کا گمان تک نہیں آیا۔ کہ میں بغیر شادی کے پاک وصاف زندگی بسر کر سکوں علاوہ ازیں اکیلی رہنے کی وجہ سے جو مجھے اور خوف اپنی عزت کے خطرہ میں رہنے کا ہے وہ میں ہی جان سکتی ہوں بعض آریہ سماجی بھائیوں نے ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دیکر یہ فرمایا۔ کہ یہی نہیں کہ قانوناً میری شادی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ شاستر کے انوکول ہی میرا بیاہ نہیں ہو سکتا۔ پس اب میں آخری طور پر سماج کے چیدہ پرشوں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھ دُکھیاری کے لئے سوائے نیوگ یا اوگن یا بیراگ بن کر زندگی کاٹنے کے کوئی اور بھی علاج ہے یا نہیں۔ یعنی میں کسی لوگیہ مرد کے ساتھ بیاہ کر سکتی ہوں یا نہیں۔

× یہ مضمون کئی دنوں سے آیا ہوا تھا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک میں آ کر گم ہو گیا اسلئے درج نہ ہو سکا۔ راقم مضمون ہمیں معاف رکھیں۔ (ایڈیٹر)

۱؎ یہی ملعون رسم کی شادی کے بد نتائج ہیں۔ ۲؎ اخبار میں بہ الفاظ ہے شاید بیس سال ہوگا۔ ۳؎ اگر برائے نام ہے تو خاوند کیا اور شادی کیسی ۴؎ نیوگ میں تو چال چلن کو سچ نہیں رہتا ہے ۵؎ آدمی فطرتی یا یوں کہو خدائی قانون کی آپکو خبر نہیں کہ آپ کو قانون شریعت دوبارہ دوسری جگہ خاوند کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اُمید نہیں کہ تم تعصب کو چھوڑو گے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اگر تم عورتوں کو اس حالت میں جو تم نے مس نہیں کیا چھوڑ دو۔ تو کوئی گناہ نہیں ہے (۲) وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ یعنی عورتوں کو بند کر کے ستانے کے لئے اور جو کوئی ویسا کرے۔ اس نے اپنے حق میں بڑا کیا۔ فقط ہم اس مظلوم عورت کو ہدایت کرتے ہیں کہ قانون الٰہی کو قبول کرکے اپنے حقوق حاصل کرے ۶؎ تم تحریر کرتی ہو پہلا خاوند کیا دوسرا خاوند کر لیا ہے تو جھگڑا کیا ہے اگر نہیں کیا۔ تو اسلام میں آکر نفس کو ہمایں تو پورا پورا علاج ہوگا۔ نامہ نگار

۷؎ قرآن میں تو نیوگ پر ترک کا مسئلہ موجود ہے۔ نکاح میں تو صرف ایک خاوند مگر نیوگ میں ترقی کی بھی گنجائش ہے۔ ۸؎ واہ جاہ سے نکلے گڑھے میں ڈوبے ۹؎ نیوگ کوئی عیب نہیں۔ اگر نیوگ اور اکیلے رہنے کا ڈر ہو اور واقعی ہو گا تو قانون الٰہی کی طرف خیال کریں اور دیکھیں وہ کیا بیان کرتا ہے کہ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ ۱۰؎ واقعی درست۔ مگر نیوگیوں کی بلا سے ۱۱؎ کیا نہیں وید کو فلسفہ اور قانون الٰہی کے مطابق ماننے والے اور کہاں اُن کے لاطائل عادی کیا اس مرض کی دوا سوائے نیوگ اُن کے پاس کوئی نہیں یا وید اس مسئلہ اور اس مظلومہ کی فریاد رسی نہیں کر سکتا۔ ۱۲؎ نیوگ میں کیا عیب تھی یا شخص کے مزے۔ ۱۳؎ ہرگز نہیں اگر اولاد پیدا کرنی ہو تو نیوگ حاضر ہے ورنہ ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ ہاں اہل اسلام اسکا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ اور انکا قانون الٰہی ہی جو کہ عین مطابق فطرت ہے۔

(نامہ نگار)

اسپیر اُردو اخبار کا حاشیہ آریہ پتر پر سرسری نظر

افسوس کیا ہندو اور آریوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ جناب ڈوب مرنیکا تمام توحق ہو کہ اپنے مذہب سے دست بردار ہو جاویں اور وہ ڈر طلاق کا نقطہ اُٹھ کر بیچ مسلمانوں پر طعنہ زن ہیں۔ اگر اُن کو اسباب کا کچھ خیال ہو۔ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرنا آریوں کے دس نیموں میں ایک ہے بقبول کریں۔ مگر یہ اسلامی حکم جو عین عقل و نقل کے موافق ہے کب قبول کرکے شرمساری حاصل کرینگے۔ اگر عورت ردّی ہے تو روئے اُسکی بلا سے۔ پیر تحریر کرتے ہیں کہ بیچاری کی کیسی نازک حالت ہوگی۔ جناب بیشک نازک حالت تو ہے مگر وہ جاہلانہ جوش تعصبی معذور ہیں کہ اسلام کے قانون پر عملدرآمد کیا جاوے

توبہ الٰہی الاماں۔

ایڈیٹر صاحب۔ آپ ایسے ایسے الفاظ زبان سے نکالتے ہیں جو آریوں کو ہرگز ہرگز منظور نہیں۔ ان توبہ وغیرہ کے لفظوں کو تو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ کی بھی کہیں درگت کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔

ذرا آگے چلکر یوں رقمطراز ہیں کہ ہندو مذہب میں بیشک منوسمرتی کے ایک شلوک کے بموجب وہ معصومہ دوسرا بیاہ کرسکنے کی مجاز نہیں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیاہ کا رشتہ ایسا نہیں ہے جیسے موت بھی توڑ سکتی ہو بلکہ یہ رشتہ موت کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ ہنوز ذرا سنی عقل کا مالک پکار اُٹھیگا کہ جب ویدک تعلیم یہ ہے کہ مرنے کے بعد روح فوراً دوسرے جسم میں حلول کر جاتی ہے تو مرنیکے بعد رشتہ کیسا قائم رہ سکتا ہے کیونکہ جس جون میں وہ جائیگا ضرور اُسکے ساتھ دوسرا جوڑا ہوگا تو اب اگر وہ مادہ ہے تو مادہ کا دو جگہ تعلق ہو گیا ایک اول مرد سے ایک مرنے کے بعد جس جون میں گیا ہے اُس جون سے۔ تو دو جگہ شادی ہوگئی تو معلوم ہوا کہ ایک عورت کی دو جگہ شادی ہوگئی۔ واہ کیا عمدہ قانون ہے کہ ایک عورت اور خاوند دو۔ کیا ویدک فلسفہ ہی ہے۔ آخر ایڈیٹر صاحب آپکی رائے درست ہے کیوں نہیں اُس بیچاری کو اجازت دیجاتی کہ دوسرا خاوند کرلے ورنہ عذاب الٰہی نازل ہوگا اور ضرور نازل ہوگا۔ جسکو آپ نے خداوند تعالےٰ سے آریہ ورت کے لئے طلب کیا ہے۔ پیر رقم پرداز فرمایا ہے کہ سوامی دیانند نے منو کے حوالہ سے صاف طور پر کہدیا ہے کہ خاوند کے بدچلن ہونے اور جذام وغیرہ بیماریوں میں مبتلا ہونے سے عورت طلاق حاصل کرسکتی ہے۔ طلاق کیا ہے قطع تعلقات زناشوئی کے رشتہ کا ٹوٹ جانا۔ جیسے اہل اسلام میں زبانی طلاق جائز ہے اور صرف طلقت کہنا ہی عورت مرد دونوں کو جدا جدا کردیتا ہے قریباً قریباً یہی صورت خاص خاص حالتوں میں ہندو مذہب بھی جائز رکھتا ہے۔ ہاں صرف یہ شرط ہے کہ ہندو خاوند اپنی عورت کو برادری کے سامنے چھوڑ دے۔ کیا خوب فلسفہ ہے اور کیا عمدہ طریقہ ہے کہ اول اُسی کتاب میں یہ تحریر ہو کہ شادی کا رشتہ مرنے کے بعد بھی نہ ٹوٹے اور پھر دوسری جگہ یہ حکم کہ خاوند کے طلقت کا لفظ بولنے سے طلاق پڑ جائے۔ کیا عمدہ اصول موضوعہ ہے کہ ایک چیز سے نہی بھی اور امر بھی۔ واہ رے منوسمرتی کے قانون۔ آہ تعصب تیرا ستیاناس۔ یہ وہ مثال ہوئی کہ کسی اُستاد نے تنبیہ شاگرد کو کہا کہ کان کو ہاتھ لگاؤ اُس نے سیدھے رستے تو نہ لگایا مگر گردن کے پیچھے کتنی تکلیف کرکے لگایا جب اُستاد نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب تو جواب دیا کہ سامنے سے ہاتھ لگانے سے سب شخص دیکھینگے۔ پیچھے سے ہاتھ لگانے سے کسی کو خبر تو نہ ہوگی۔ صاف لفظوں میں یہ تحریر کرنا پسند نہیں کہ مرد اور عورت کو اختیار ہونا چاہئے کہ ناسازش اور ناموافقت کے دونوں آپس میں قطع تعلق کرلیں حالانکہ دیانندی مرد اور عورت کے حقوق برابر بیان کرتے ہیں مگر صرف زبانی دعوے۔ اور پھر یہ بھی عرض ہے کہ جس کتاب میں متضاد مضمون ہو وہ خداوندی کتاب ہو سکتی ہے ہرگز اور کبھی نہیں۔ اُمید ہے کہ اخبار کے فاضل ایڈیٹر ماسٹر آتمارام صاحب ضرور ہی اسپر روشنی ڈالینگے۔ روشنی کیسی۔ کوئی تاویل کرینگے۔ یا تعصب کے ظلمات سے منوجی کی بے ایک ہی ٹانگ کے جا پڑینگے۔ ہاں اگر ماسٹر صاحب نے طلاق کو جائز مان لیا اور عورت کو دوسرا خاوند کرنے کی اجازت بخشدی

ahmadimuslim.de

تو ہم بھی اُسکے شکر یہ میں جاء الحق وزھق الباطل (آریا سچ اور بھاگ گیا جھوٹ) کی عیسی اور سری مل اور رہی بہاتی مذکو ماسٹر صاحب کے کانوں تک پہونچانے میں کوشش بلیغ سے کام لیں گے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(راقم مسکین محمد فضل الدین اول مدرس مدرسہ ضلع گورداسپور)

زندہ کرامت

(مرقومہ شیخ احمد از ہردوئی)

یوں تو ہر زمانے میں اولیا اللہ نے اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا ہے مگر اس دہریہ زمانہ میں اکثر کامل فقیر موجود ہیں جو اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو فائدہ پہونچاتے رہتے ہیں قصبہ سانڈے ضلع ہردوئی میں ایک کہنہ شکستہ مسجد نوابی کے زمانے کی تعمیر شدہ ہے اُس کے قریب ایک کنواں واقع ہے جو زمانہ نوابی سے آجتک سوکہا پڑا تھا۔ اُس میں سوائے کنکر پتھر کے ایک قطرہ بھی پانی نہیں تھا ایک فقیر صاحب اُس ٹوٹی پہوٹی مسجد میں جلوہ آرا ہوئے لوگوں نے کہا کہ شاہ صاحب اس مسجد میں نہ تو بوریہ ہے جو نماز پڑھیگا اور نہ کنوئیں میں پانی ہے جو وضو کیجیئگا بہتر ہے کہ کسی دوسری مسجد میں قیام فرمائیے شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم تو اسی کنوئیں سے پانی لینگے یہ کہکر اپنا سوٹا کنوئیں میں ڈالا اور ذرا دیر تک کھٹکھٹایا کئے اتنے میں نصف کنوئیں تک پانی آگیا شاہ صاحب نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور نہ معلوم کہاں کی راہ لی۔ لوگوں نے بہت تلاش کی پر نہ ملے۔ وہ کنواں پانی سے لبریز ہے۔ جو کوئی مریض وہاں غسل کرتا ہے آرام پاتا ہے۔ سینکڑوں مریض بحکم خدا سے شفایاب ہو چکے دور دور سے مریض آتے ہیں اور غسل کر کرکے واپس جاتے ہیں خواہ کوئی مرض ہو نہاتے ہی غائب ہو جاتا ہے فقیر کامل نے آریہ سماج خرق عادت کا منکر ہے لہذا چاہیئے کہ آریہ سماج سانڈے کے ممبروں سے دریافت کرکے اپنی تسلی کرے

اور اس خیال خام کو اپنے دل سے دور کرے خداوند کریم کی قدرت کا منکر نہ بنے۔

آپ مسجد کی بھی مرمت کرائی جاتی ہے اور کنوئیں کی مرمت بھی ہو رہی ہے مولانا اس کنوئیں میں برائے شفا نہانا کوئی گناہ تو نہیں ہے مطلع فرمائیے۔ (اڈیٹر۔ کاش کہ قادیانی کرشن جی کوئی ایسی ہی کرامت دکہاتے تو ہم جانتے۔) اگر واقعی ہے تو کوئی حرج نہیں۔۔۔

قصیدہ حمد باری تعالیٰ شانہٗ

(از نتائج طبع طوطی ہند مولوی اسرار محمد خان صاحب حقی)

ہے بے نیاز و احد و یکتا خدائے پاک
پروردگار سارے جہاں کا خدائے پاک

ذو المجد و الجلال کبیر و قدیر ہے
غالب سمیع و عالم و دانا خدائے پاک

ادنے فقیر ہیں یہ ترے در کے سامنے
نوشیروان و قیصر و دارا خدائے پاک

عاجز ہیں انس و جان و ملک تیری حمد میں تو
مجھ سے ادا ہو وصف ترا کیا خدائے پاک

وہم و گمان سے ہے بری تیری ذات پاک
تو ہے یگانہ سب سے نرالا خدائے پاک

تو خالق زمین و زمان و مکان سے ہے
خلاق جن و انس و ملک کا خدائے پاک

تو مرسل رسل ہے بندوں پہ بھیجے
تا جانیں خلق تو ہے ہمارا خدائے پاک

نعمت ہے خاص بندگی و عبادت تیرے لئے
[illegible] کسی کا نہیں ساجھا خدائے پاک

مردود ہیں جو غیر کے آگے جہکا ئیں سر
معبود سمجھ سا تھ ٹہ کے اعلےٰ خدائے پاک

مانگیں مدد جو غیر سے مشکل میں جز ترے
لاریب اُن پہ قہر ہے تیرا خدائے پاک

قبروں کو پوجتے ہیں جو ظالم شبانہ روز
دل سے اُنہوں نے تجھ کو بھلایا خدائے پاک

کس درجہ ناسپاس ہیں۔ اُن مشرکین کو
یوں نیستی سے ہستی میں لایا خدائے پاک

عقل و تمیز و رزق پھر اُن کو عطا کیا
سمجھے وہ تب ہی کون ہو اور کیا خدائے پاک

مُردوں سے جا کے عرض کریں حاجتِ دلی
لے کار اُن کے آگے ہے گویا خدائے پاک (نعوذ باللہ منہ)

حلّالِ مشکلات و مصائب ہیں پیر لوگ
جو کچھ یہ چاہیں وہ ہی کرے گا خدائے پاک

قبضہ میں ان کے پیروں کے دنیا و دین ہے
عرش اُنکا کرسی اُنکی اور اُنکا خدائے پاک

تاریکیٔ ضلالِ مبین کیسی چھائی ہے
اس پُر فتن زمانے میں ہر جا خدائے پاک

بدعت کی اور شرک کی تعلیم ہے کھلی
کرواتے ہیں مزاروں کی پوجا خدائے پاک

جُہّال کیا کرینگے یہ عالم بہک گئے
جاری ہے زور شور سے فتویٰ خدائے پاک

کہتے ہیں تعزیوں کا بھی اکرام ہے درست
فرماتا ہے نہ منع کسی جا خدائے پاک

جبتک نہ غوث پاک سے مانگو گے تم مدد
ہرگز نہ تم پہ رحم کرے گا خدائے پاک

جب تک ندا و یا، کو پکاروگے وقتِ غم
فریاد کب کسی کی ہے سنتا خدائے پاک

قولِ مجیب اِنّی قریب و اُجیب ہے
یوں ہم کو دے رہا ہے دلاسا خدائے پاک

امداد مانگنے کے لئے اپنے غیر سے
کرتا نہیں کہیں بھی اشارہ خدائے پاک

واں حکم ابتدا ہی میں یوں دیدیا حضور
اُس نے جو ہے شہنشہ والا (خدائے پاک)

اِیَّاكَ نَعْبُدُ ہے وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
دیکھو کلام رب تعالےٰ (خدائے پاک)

اب کس کی ہے مجال کوئی اس کا رد کرے
سچ قول حق ہے اور ہے سچا خدائے پاک

یہ مشرکین و بدعتی جھٹلا کے تیرا حکم
تاویل اسکی کرتے ہیں بے جا خدائے پاک

تیغِ عمرؓ سو آج اگر اُن جاہلوں کو سر
تب شرک یہ جہاں سے مٹے یا خدائے پاک

لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ کی تعلیم صاف صاف
ختم النبی کو دیکے ہے دیتا خدائے پاک

اب بڑھ کے ہے نہ سرورِ عالم سے کوئی خواہ
قطب و ولی و غوث ہو الا خدائے پاک

وہ جنکا نام پاک محمد (رسول حق)
محبوبِ رب حبیب ہے اُنکا خدائے پاک

طاعت ہے جنکی عین اطاعت اللہ کی
اُن کے مطیع پر ہے پیارا خدائے پاک

جو سرکشانِ حکم رسالت مآب ہیں
کیسوں کو دیگا نار میں جا وہی خدائے پاک

ہیں اہلِ خلد سارے مطیعانِ احمدی
ہم کو بھی سرکشی سے بچانا خدائے پاک

صلوٰۃ بر محمد و آلِ محمدی
اُن کا مطیع ہم کو بنانا خدائے پاک

اک میں بھی خاکسار ہوں بندہ ترا حقیر
ہے گنہ میں غرق سراپا خدائے پاک

گو لائقِ بہشت تو ہرگز نہیں ہوں میں
پر ہے ترے کرم کا سہارا خدائے پاک

ahmadimuslim.de

۱۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

خلوص

اعمال نیک میں تو عطا کر مجھے خلوص
ہووے ریا و شمہ نہ اصلا خدائے پاک

بچیوں نہ راہ سنت خیر الورا سے میں
بدعت کے راستے سے بچانا خدائے پاک

دل سے میں خاص تیری عبادت کیا کروں
ہرگز کروں نہ غیر کی پوجا خدائے پاک

وقت غم و خوشی میں ہو تیری ہی دل میں یاد
جاری زباں پہ نام ہو تیرا خدائے پاک

مانگوں مدد نہ غوث نہ ابدال و قطب سے
تجھ سے کیوں مدد مری کرنا خدائے پاک

کیوں کر نہ نام تیرا میں لوں اُٹھتے بیٹھتے
ہیں تیرے الطاف مجھ پہ بے حد خدائے پاک

بے حد ہے تیرا شکر مسلماں بنا کے مجھے
پیرو امت نبی کی بنایا خدائے پاک

کیا کیا نفیس نعمتیں دیں تو نے ... [illegible]
جنکا شمار ہو نہیں سکتا خدائے پاک

پھر کس قدر ہے ظلم کوئی جان کر صریح
ٹھہرائے تیرا ہمسر و ہمتا خدائے پاک

تو جامع الصفات تری ذات لاشریک
جز اُسکے جو ہے سب سے وہ وہ بڑا خدا پاک

ہو خاتمہ [illegible] ترے نام پر
اسرار حق کی ہے یہ تمنا خدائے پاک

آریہ سماج امرتسر

نے رمضان المبارک میں مسلمانوں کی مصروفیت دیکھ کر وہ شور اٹھایا تھا کہ الاماں۔ مسلمانوں کو بھی جوش آیا تو رمضان ہی میں مولوی ابو الوفا صاحب نے ایک لیکچر دیا جسکا ذکر

پہلے پرچہ اہلحدیث میں ہو چکا ہے۔ ۱۱ دسمبر کو ڈاکٹر غلام محمد صاحب مصنف رسالہ تحمید مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی عبد الحق صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے عام جلسہ کر کے گوشتخوری پر لیکچر دیئے باوجودیکہ عام اعلان تھا کہ آریہ سماجی آکر بحث کریں۔ مگر سماجی ایسے دبے کہ صدائے برنخاست۔ اسی جلسہ میں ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی بہت شکایت کی کہ آریہ سماجی خصوصاً لاہوری سوالات میری تحریروں بالخصوص رسالہ تحمید کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے رسالہ کے جواب کو آریوں پر قرض واجب الوصول جانتے ہیں جسکا تقاضا وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ رسالہ تحمید وہی ہے جسکا ریویو اہلحدیث کے کسی نمبر میں نکل چکا ہے اُسکا ضمیمہ بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے چار ورقہ نکالا ہے جو ۱/ کی قیمت پر مصنف سے ملتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بات خوب کہی جو نہایت ہی سچی ہے کہ یہ مت سمجھو کہ مولوی ثناء اللہ اکیلا ہے اور ہم اسکو غیر مقلد سمجھتے ہیں۔ اور وہ ہمکو بدعتی جانتا ہے۔ گو ہمارا باہمی اختلاف ہے مگر کفار کے مقابلہ پر ہم سب ایک ہیں ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر کو عموماً منصف مزاج مسلمانوں نے بہت ہی پسند کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے باہمی جھگڑے ایسے ہیں جیسے کہ گلشن ہی خود ہمارے سامنے لڑتے ہیں۔ جزاک اللہ سچ ہے

گلشن پرستی ہو ... [illegible]
اگر اختلاف [illegible] باہم اگر تھا
تو بالکل مدار اُسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئند تر تھا
یہی موج پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

(خاکسار حکیم محمد الدین سیکرٹری انجمن نصرت الحنفیہ امرتسر)

سوانح دیانند کا علم و عقل

اسی نام کا ایک تازہ تصنیف رسالہ ہے جسمیں بغیر کسی پیچ کے ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی کتنے پانی میں تھے اور یہ کہ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام پر انکے اعتراضات بالکل سرسری تحقیق کا نتیجہ ہے۔ قیمت ۱/ ملنے کا پتہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

شکریہ مع شکایت

بارہا لکھا گیا کہ جن اصحاب کو اخبار نہ پہنچے فوراً اسی ہفتہ اطلاع دیا کریں بارہا جو دوبارہ تاکید مزید کرنے کے بھی بعض دوست کئی کئی ہفتوں بعد اطلاع دیتے ہیں۔ بہر لیے طرق سے اطلاع دیتے ہیں کہ تمام حیثیتیں پڑتال کرنی پڑتی ہیں ایک خط ہم نقل کرتے ہیں اسکو پڑھکر ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دوست کہانتک بے پرواہی سے کام لیتے ہیں۔؟

ایک صاحب لکھتے ہیں۔

السلام علیکم۔ عرض ہے کہ اخبار اہل حدیث میرے نام سے خارج کر کے بند کر دیا جائے۔ ورنہ میں قیمت سالانہ نہیں دونگا۔ کیونکہ اخبار ہذا ایک ماہ کے بعد یا ڈیڑھ ماہ کے بعد پہنچتا ہے اس سے مجھکو کچھ فائدہ نہیں۔ (محمد بخش پٹواری)

بس اتنی عبارت پر کوئی منیجر اخبار کا عمل کر سکتا ہے نہ اپنا منبر ہے نہ مقام کا نام ڈاکخانہ کی مہر بھی پوری نہیں۔ ایک نام کے کئی ایک خریدار ہوتے ہیں۔ اپنی تو یہ غفلت کہ باوجود پٹواری ہونے کے نام تک پورا نہیں بتلایا بہر یہ کمال کیا کہ کئی ہفتوں کے بعد لکھتے ہیں کہ ہمیں اخبار نہیں آتا۔ یہ غور نہیں فرمایا کہ جبتک دفتر اخبار میں شکایت نہ پہنچی انکو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اخبار نہیں پہنچا۔ شکایتی خط پہنچنے سے یہی نہیں کہ تدارک آسان ہے بلکہ یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ شکایتی خط جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں بھیجکر آئیندہ کے انتظام کی بابت توجہ دلائی جاتی ہے چنانچہ جن صاحبوں نے ایسی اطلاعیں دی ہیں وہ جانتے ہونگے کہ انکی تلافی بھی ہوئی اور آئیندہ کو بھی انتظام ہو گیا۔ ایسا ہی ایک ٹوڈی منشی عنایت اللہ صاحب از ملتان۔ سخت شاکی ہیں مگر نام تک بھی مع نمبر چٹ نہیں بتلاتے آخر بدقت بعد تلاش لسیار جب انکا نام دیکھا تو وہی پتہ درج ہے جو وہ چاہتے ہیں۔ ایسے صاحب اپنے مقامی ڈاکخانہ کو بھی ایک کارڈ تاکیدی لکھدیں کہ ہمارا اخبار ضایع نہ ہوا کرے تو انتظام خاطر خواہ ہو سکتا ہے۔

اس شکایت کیساتھ ہی ان قدر دانوں کا شکریہ ہے جو باوجود ایسی معمولی شکایت کے اہلحدیث کے خیرخواہ اور ہمدم ہیں۔ چنانچہ ایک خط ایسے حضرات کی قدر فرمائی کا بھی نقل کرتے ہیں۔ جناب مولوی محمد افضل صاحب ضلع گیا تحریر فرماتے ہیں۔

لطف بہ پیشانی اگرچہ یکساں و نظر بہ نیاز مندان

ضرور بباید زیادہ احسان کہ ہست شرطے اولوالفضل را

مولانا السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ آج بفضلہ تعالیٰ مدت دو سال اخبار اہلحدیث کا دیکھنے والا ہوں اہلحدیث ہونے کی وجہ سے میں اس اخبار کو اپنا اور آپکو اڈیٹر اور پیرو کو اپنا قابل فخر حامی اکبر سمجھتا ہوں۔ اور بھی اخبار آتے ہیں لیکن پرچہ اہلحدیث کو پڑھ کی خوشی اور انتظار ایسا ہی رہتا ہے جیسے اپنے کنبہ کے بعض قریبی رشتہ دار اور رکن اعظم کی دریافت حیثیات سے خوشی اور انتظار رہتا ہے۔ اگر آپکی زر پیشگی تمام ہو چکی ہو تو مطلع کرتے رکھا کریں تا رقم بھیجا جائے انشاء اللہ قبولیت سے ممتاز فرمائیے۔ اور اگر ابھی میعاد باقی ہو تو اخبار جلد جلد رسال فرمائیے یا سبب منع روانگی سے مطلع فرمائیے۔ اللہ اکبر ہوا تو اسکے وجہ منع کو خیر سمجھو۔ آمین۔ میں مدت کی میعاد زر پیشگی کے متعلق اپنی ناواقفی و بے خبری کا اظہار کرتا ہوں کہ تنبیہ کا موقع آج ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جناب اہلحدیث کی چٹ پر میعاد زر پیشگی کی ابتدا اور اختتام کو کچھ لکھا ہوا نہیں۔ اگر تقاضا وتنبیہ کی ضرورت ہو بھی تو بجائے بیباکی اور اتمام حجت آپکی طرف سے ہوگی اور خریداروں کے شوق اور خلوص کا اندازہ بھی ہو جائیگا۔ اور زر پیشگی بھیجنے والوں کو آسانی بھی ہوگی۔ غرض طرفین کی بہتری اسمیں مدنظر ہو اہلحدیث کا دوسرا سال شروع بھی ہو اس کارروائی کے عمل صورت میں لانے کا اچھا موقع بھی ہے اس تحریر کو درج اخبار فرما کر ناظرین سے بھی استصواب فرمالیں۔

مولانا کی اس قدر افزائی کا شکریہ ہے اور تجویز کو بھی ضرور منظور ہے لیکن ہمارے دوست یہ بات تحقیق سمجھیں کہ اخبار ہفتہ برابر جاتا ہے مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہوگا کہ کسی کان پر ڈاک رسان نے پھینک یا کسی دوست بلا اطلاع کھول لیا اور پڑھتے ہوئے چلتے بنے دانستہ یا بھول کر جب تک کوئی دفتر میں اخبار تبادلہ میں آتے ہیں انسے بھی بعض دفعہ ایسا معاملہ ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ ڈاک رسان ہی بقول شخصے

پیغام رقیب بجز ستیزہ تھی ۔ دنیا کے کاروبار میں ایسے اخبار پر ادہر ادہر غفلت کر جاتے ہونگے چنانچہ جناب حافظ مولوی محمد دین صاحب پنگڑہ ڈاکخانہ سان کوٹیان ضلع بستی نے آرہ کے جلسے پر مجھے فرمایا کہ میرا اخبار ضائع المعہود

...ہوتا تھا تو میں بدگمان ہو جاتا تھا۔ مگر ایک دو دفعہ ڈاک رسان نے دوسروں کا پیکٹ باوجود میرے انکار کے مجھے دیا تو مجھے جانا کہ اسی طرح میرا اخبار دوسروں کو دیدیتے ہونگے تو میں نے تحقیق سے انتظام کیا اب ضایع نہیں ہوتا پس تمام ناظرین ایسا ہی کوئی انتظام اپنے مقامی ڈاکخانہ میں کریں کہ اخبار ضائع نہ ہوا کرے۔ دفتر میں سے بھی اتفاق کی تاکید کر دیگئی ہے۔

فتوے

بعض احباب فتووں کے دیر سے ہونے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ جن صاحب کو جلدی جواب چاہئے وہ واپسی کارڈ یا ٹکٹ خط ملفوف میں بھیجا کریں انکو قلمی جواب دیا جائیگا ورنہ اخبار میں تو نوبت بنوبت لکھا جائیگا۔ چنانچہ جن صاحبوں نے ایسا کیا ہے انکو قلمی جواب بھیجے گئے۔

سوال نمبر ۲۳۔ شروع نماز کے وقت جو ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھے جاتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ کہاں سے کہاں تک رکھنا جائز ہے کف پر کف ہو یا کہاں سے کہاں تک حدیث میں آیا ہے۔

سوال نمبر ۲۵۔ جو لوگ ایک رکعت پڑھکر نہیں بیٹھکر اٹھتے اور جو شخص بیٹھکر اور ہاتھ زمین پر ٹیککر اٹھتے اسکو اچھا نہیں جانتے کہتے ہیں کہ ایسا کرنا حنفی مذہب میں درست نہیں ہے آپ مفصل تحریر فرماویں کہ حدیث میں کیا حکم ہے اور حدیث مع ترجمہ تحریر فرماویں۔

سوال نمبر ۲۶۔ ایک نابینا کے پاس گداگری کا مبلغ [illegible] موجود ہے جو گداگری اور کسی طرح کی اسکو آمد بھی نہیں کیا اسپر ان مبلغات کا زکوۃ دینا لازم ہے۔

سوال نمبر ۲۷۔ دس برس کا لڑکا حافظ ہو یعنے ایک نابالغ کو قرآن یاد ہو وہ بڑی عمر والوں کی امامت کراسکتا ہے یا نہیں حدیث مع ترجمہ تحریر فرماویں۔

(منشی اللہ دتا از [illegible])

ج نمبر ۲۳۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم نماز میں ہاتھ باندھتے ہوئے کلائی کو پکڑیں۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنیوالی حدیث صحیح نہیں (تحریر ... دیکھو)

ج نمبر ۲۵۔ اس بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں اہلحدیث شافعیہ وغیرہ اسکو مستحب کہتے ہیں۔ مگر حنفیہ اسکے استحباب کے قائل نہیں لیکن حرام بھی نہیں کہتے حدیث ترمذی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت فرماتے تھے۔

ج نمبر ۲۶۔ روپیہ چونکہ اسکی ملک ہے اسلئے زکوۃ آئیگی۔ یہ مسئلہ پہلے بھی کسی نمبر میں آچکا ہے۔

ج نمبر ۲۷۔ اہلحدیث اور شافعیہ کے نزدیک ایسے لڑکے کی اقتدا جائز ہے مشکوۃ میں حدیث ہے کہ چھ سال کا لڑکا بڑی عمر والے اصحاب کی جماعت کراتا تھا علمائے حنفیہ اس سے منکر ہیں۔ جائز نہیں جانتے اصل اختلاف ایک اصول میں ہے یہ مسئلہ اسکی فرع ہے وہ اصول یہ ہے کہ متنفل (نفل پڑھنے والے) کی نماز فرض پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ جمہور علماء اسکے جواز کے قائل ہیں حنفیہ اسکے منع پر ہیں مگر حدیث میں آیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی قوم کی جماعت کراتے تھے جسکی خبر آنحضرت کو بھی ہوچکی تھی مگر آپ نے منع نہیں فرمایا تھا نابالغ لڑکا چونکہ مکلف شرعی نہیں اسلئے اسکی نماز نفل ہے اسی لئے حنفیہ منع کرتے ہیں اور دوسرے علماء جائز کہتے ہیں خاکسار ناقص علم میں بھی جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۸۔ جیسے مسواک کی تاکید آئی ہے ایسی ہی نہانے کی کیوں نہیں جو کہ اکثر پسینہ سے لتھڑے ہوئے بدبو پاس کے نمازی کو آتی رہتی ہے

سوال نمبر ۲۹۔ اول نماز میں جماعت سے جو پڑھی اور پھر دوسرے شخص نے آکر نماز پڑھنی شروع کی۔ اب وہ جو پہلا فارغ ہے اور دوسرا اسکے پیچھے پڑھ رہا ہے تو سابق نمازی کو آگے سے نکل جانا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۳۰۔ ض بشابہ ظ کیوں ہے اور مشابہ د کیوں نہیں لکھا اور [illegible] من الظاء کیواسطے آیا تو کیا دواد ہوگی۔ اور کیمیائے سعادت اور رغیبۃ المصلی وغیرہ میں کیوں بشابہ ظ وغیرہ لکھا ہے اور جو عبد سلطانی و دواد دواد کو کیوں بدعت کہتا ہے اور والین سے معنے رہنمائی کے بتاتے ہیں اور رمضان اور مضارع اور حضرت اور روضہ اور ارض وغیرہ سب عربی ہیں۔

سوال نمبر ۳۱۔ رسالہ تحفۃ الصلوۃ میں جو دعا قنوت پڑھنا قومہ اور

حلبہ میں توقف نہیں کرتے تو کیا کیا جاتا ہے۔

س نمبر ۳۲ - کنووں میں جو انگریزی دوا ڈالی جاتی ہے کہ اُس سے کیڑے مر جاتے ہیں اور پانی صاف ہو جائیگا تو اس سے رنگ بھی بدلتا ہے اور مزہ میں بھی فرق ہوتا ہے اور دیر بعد اسکا استعمال کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے۔

س نمبر ۳۳ - جو شخص نماز میں پہلے زمین پر ہاتھ ٹیکتے ہیں بعد کو گھٹنے رکھتے ہیں اور جو کھڑے ہونے کو اُٹھتے ہیں تو پہلے گھٹنے اٹھاتے ہیں اور بعد کو ہاتھ۔ اگر یہ مصلی بیٹھا ہو اس کے ہاتھ بھی اُٹھائے تھے تو اسکو یاد آگیا تو بیٹھ گیا اور کتاب میں حکم ہے کہ پنڈلی سے جو گھٹنے علیحدہ نہوں تو بیٹھ جاسکے اور اگر علیحدہ ہوں تو کھڑا رہے۔ اسکا مسئلہ کیا ہے۔

س نمبر ۳۴ - جو نمازی سجدہ میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے سے حرکت کرے یعنی اُٹھا دے یا جھاڑے تو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۳۵ - نہانے میں اکثر پانی کا ایک گھڑا اور ایک لوٹا یا دو یا تین لیتے ہیں کہ جس گھڑے میں ۱۰ یا ۱۲ سیر سے پانی کم نہ ہوتا اور بدلنے میں اسے کم نہوگا۔ اور حکم ہے ۶ سیر کا اگر چار یا ۶ سیر پانی خرچ کر دے تو کیسا ہے یا جہاں تک کہ اسکی طبیعت صفا ہو کیونکہ بعض کو وہم ہوتا ہے تو وہ زیادہ پانی خرچ کر لیتا ہے بینوا و توجروا (ظہور محمد از نگینہ)۔

ج نمبر ۲۸ - جمعہ کے روز جو نہانے کی تاکید ہے اسکی بنا یہی ہے کہ گرمیوں میں پسینہ کی بدبو سے مسجد میں بدبو پھیلتی تھی اس لئے آنحضرت نے غسل کی تاکید فرمائی تھی نہیں کچا پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے اسی بنا پر منع فرمایا تھا۔ پس جس شخص سے پسینہ کی وجہ سے ایسی بدبو آتی ہو وہ غسل ضرور کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے سخت نفرت تھی۔

ج نمبر ۲۹ - نماز پڑھتے ہوئے کی بالکل سیدھ پر جو بیٹھا ہو وہ نمازی کے آگے سے نکل جائے تو اُسے گناہ نہیں۔

ج نمبر ۳۰ - قص شاید ظ ہے ق کے نہیں کتب صرف قرأت - فقہ کی کتابوں میں شاید قاف کے لکھا ہے فتاوی قاضی خان - تفسیر کبیر - وغیرہ ملاحظہ ہو۔ البتہ حدیث مرقوم میں نہیں دیکھی۔

ج نمبر ۳۱ - علماء حنفیہ کا مذہب ہے کہ فرضوں میں تخفیف چاہیئے اسلئے مطول دعائیں نہیں پڑھتے مگر حدیثوں میں لمبی لمبی دعائیں آتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت نماز اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ بعض اوقات کوئی شخص قبرستان تک ہو کر واپس آجاتا۔ اور ابھی تک پہلی رکعت ہوتی تھی۔

ج نمبر ۳۲ - اگر طبی یا ڈاکٹری تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دوائی مذکور سے پانی صاف شفاف ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ سائل کو شاید اُس حدیث سے شبہ ہوا ہے جسمیں مذکور ہے کہ پانی کا رنگ متغیر ہو تو پاک نہیں رہتا مگر اُس حدیث کا مطلب ہے کہ ناپاک چیز سے رنگ متغیر ہو جائے چنانچہ الفاظ حدیث کے ہیں او بنجاسۃ تحدث فیہ اور اگر پاک ہے تو نجاست نہیں۔

ج نمبر ۳۳ سیدھا کھڑا ہو جانے سے پہلے بیٹھ جائے تو درست ہے اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اگر نماز پوری کر کے دو والی نماز میں دو چار والی نماز میں چار پڑھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا تو بھی بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر دے۔

ج نمبر ۳۴ - لغو حرکت ہے حدیث میں منع ہے۔

ج نمبر ۳۵ - پانی کی تحدید جو حدیثوں میں آتی ہے وہ قلت کے اعتبار سے ہے یعنی کم از کم اس مقدار تک آنحضرت نے استعمال کیا ہے یہ نہیں کہ اس سے زیادہ منع ہے خصوصاً حسب ضرورت جتنا مناسب ہو استعمال کرے مگر فضول اسراف نہ کرنے چاہئے نہر جاری پر یا حوض اور تالاب پر بھی ہو۔

س نمبر ۳۶ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اسباب میں جسرو زیارات جاتی ہے اُس روز لڑکے والے لوگوں کو جو بلاتے ہوں بغیر کھانا کھلائے رخصت نہیں کرتے۔ اسکو ضروری جانتے ہیں۔ اور لوگ بھی بغیر بارات کا کھانا کھائے بارات نہیں جاتے۔ یہ کھانا کھانا جائز ہے اور روئے شرع کے۔

ahmadimuslim.de

سوال نمبر ۳۶ بیٹی والا قبل شادی کے دعوت دیتا ہے۔ بیٹے والے کو اور دیگر بستی کے لوگوں کے لئے کھانا پکاتا ہے اس دعوت کو قبول کرنا اور کھانا از روئے شرع جائز ہے یا نہ۔ مع دلیل درج فرمائیں۔

سوال نمبر ۳۷ جو شخص جہیز میں نقد نہیں دیتا ہے بلکہ صرف زبانی اقرار ہے لین دینا کچھ نہیں اتفاقاً بہی کم ہے اور پھر اگر دو ہزار ہے تو کچھ مضائقہ نہیں بہت جلد قبول کرتے ہیں اور نقد کو بالکل برا جانتے ہیں نقد کچھ بہی نہیں مگر کپڑہ دو چار یا پانچ جوڑہ زیادہ قیمت کا ہو اور اگر کپڑہ اور علاوہ اسکے مٹھائی چار یا پانچ روپیہ کی نہ ہو جب تک نکاح نہ ہوگا اسکو امر ضروری جانتے ہیں بلکہ مہر کو کوئی چیز ان کپڑوں اور مٹھائی کے سامنے نہیں جانتے بطور رسمیہ کے وقت نکاح مہر کا نام لیتے ہیں کہ مہر آتا ہو۔ از روئے قرآن و حدیث کے جواب مع دلیل دیویں۔

سوال نمبر ۳۸ کسی موحد کی بی بی قبر پرستی یا میلہ وغیرہ میں جاتی یا تعزیہ وغیرہ میں شریک ہے نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا۔ جواب مع دلیل قرآن و حدیث۔

جواب نمبر ۳۶ و ۳۷۔ کھانا حرام نہیں ہوتا کیونکہ اہل لغیر اللہ نہیں ہے۔ البتہ فضول رسم قابل اصلاح ہے لڑکی والے کے ذمہ کوئی نہیں افسوس مسلمانوں کو ان فضولیات سے فرصت نہیں۔

جواب نمبر ۳۸۔ اس سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں نکاح ہوتا ہے یا نہیں تو جواب ہے کہ نکاح تو ہو جائیگا اور اگر کوئی اور مطلب ہے تو مفصل بتلاویں البتہ ایسا کرنے سے حدیث شریف میں منع آیا ہے آنحضرت نے مہر کی زیادتی کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ حنفیہ کے نزدیک تو مہر کی نفی بھی کردیں تو بھی نکاح درست ہے۔

جواب نمبر ۳۹۔ نکاح نہیں ٹوٹتا کیونکہ ملتزم الایمان ہے یعنی قرآن اور پیغمبر علیہ السلام کو مانتی ہے جبکہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست ہے حالانکہ وہ دونوں سے منکر ہوتی ہیں تو اس سے کیوں نہ جائز ہو۔ مشرک عورتوں سے جو نکاح کرنا قرآن شریف میں منع ہے تو ان عورتوں سے منع ہے جو اسلام سے منکر ہو کر بت پرست ہوں۔ البتہ نکاح کرتے وقت اگر اطلاع ہو تو ایسی عورت سے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ اُولٰئِکَ یَدْعُونَ اِلَی النَّارِ۔

انتخاب الاخبار

امرتسر میں عید الفطر چاند دیکھ کر جمعہ کو کی گئی۔

عید کے روز چاوڑی میانی میر (لاہور) میں ایک عورت ہندو مسماۃ جیوان مسلمان ہوئی اسلامی نام غلام فاطمہ رکھا گیا۔ (اڈیٹر: عورت کا نام فاطمہ چاہیئے یہ عوام کی غلطی ہے کہ غلام عورتوں کے نام کے ساتھ لگا دیتے ہیں)۔

اٹھارہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور میں ایک سکھ مسلمان ہوا۔

لودھیانہ کی مسجدوں میں چند ایک اشتہار لگائے گئے جنمیں آنحضرت اور حضرت علی کی بے ادبی تھی۔ کمیٹی کے خیال میں ہی آیا کہ یہ کام کسی مسلمان کا ہے (نزد ما بعض شیعہ یزیدی)۔

افسوس ہے قاضی ظفر الدین صاحب اسسٹنٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور فوت ہو گئے مرحوم علم ادب کے ایک مخزن تھے۔ اگرچہ آپ کے علم سے قوم کو کچھ فائدہ نہ پہنچا تاہم ایسے آدمی کا پیدا ہونا کار دارد۔ رحمہ اللہ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۳۱ر دسمبر کو ہوگا۔

سلطان المعظم نے کیپٹن عارف بے خلف مارشل کاظم پاشا ڈائریکٹر حجاز ریلوے کو امتیاز کا تمغہ عطا کیا۔ اور مارشل موصوف کے چھوٹے بیٹے سلامی بیگ کو عطائے سلامی کی فوج میں سارجنٹ کا عہدہ مرحمت فرمایا۔

نیز سلطان المعظم نے ڈاکٹر ذو الکفل پاشا و نور د رمزی بک و فواد بک اطبا کو حجاز میں مامور فرمایا۔

عراق عرب میں دریا سے ہر روز صدہا جانیں تلف ہوتی ہیں اکثر اہل بغداد دجلہ کے کنارے جا کر آباد ہو گئے ہیں۔

مراکو کے جنوبی قبائل نے فتنہ پردازی سے طنجہ کا راستہ بند کر دیا ہے لاراش پر باغی قابض ہو گئے ہیں جنکی سرکوبی کے لئے ... سپاہی بھیجے گئے ہیں۔

سفرا جرمنی و فرانس کو سلطان المعظم نے پرائیویٹ ملاقات کا اعزاز بخشا۔

ahmadimuslim.de

سفارت کابل

۱۲ - دسمبر کو کابل پہنچ گئی *

بھوپال میں جو عورتیں مسافروں اور بیوپاری لوگوں سے نکاح کرکے اُن کے ہمراہ میں چلی جاتی ہیں - اور اُن کو جلد تباہ و برباد کرکے دوسروں کی تلاش میں نکلتی ہیں اونکا انتظام حضور سرکار عالیہ کی طرف سے ہونے والا ہے - خود سرکار عالیہ قانون تیار کر رہی ہیں :-

لاہور کے اکثر لوکل کالجوں سے ماہوار کالج میگزین نکلتے ہیں - اب اسلامیہ کالج لاہور نے بھی اس نام سے اپنا رسالہ انگریزی میں نکالا ہے :-

ولیعہد کابل سردار عنایت اللہ خاں کے ہمراہ ۵۰ سے ۶۰ آدمیوں کا اسٹاف وغیرہ ہے - سردار ممدوح چند روز پشاور میں ٹھیریں گے - اور وہاں سے روانہ ہوکر کلکتہ میں ۲۰ - اپریل کو پہنچ جاوینگے :-

کلکتہ میں مکان موسومہ ہیسٹنگز ہاؤس ان کے قیام کیلئے آراستہ کیا جا رہا ہے :-

سردار ممدوح جب کابل سے روانہ ہونگے - تو اُن کے مرتبہ کے موافق اُنکی مرتبت کے موافق اُن کے جلو میں ہمراہیوں کی عظیم تعداد ہوگی - اگرچہ اُن کی عمر صرف ۱۶ سال ہی کی ہے - لیکن اُن کو اپنے علو مرتبت کے لحاظ سے اپنی بڑائی کا بہت خیال ہے - کابل سے لنڈی کوتل تک جتنا جم غفیر اہالی کابل کا اُن کے ہمراہ ہوگا - اس سے اُن کی رعایا کے دلوں پر اُنکا رعب و داب ضرور قائم ہوگا :-

جاپانی فوج نے ۲۶ - ماہ حال کو بحری توپوں سے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ و بیرون کی جنگی جہازوں پر گولہ باری کی - کئی روسی جنگی جہاز بالخصوص ریٹوزان اور رٹوزان پر متواتر گولے پڑتے ہوئے نظر آئے - سر دست پورٹ آرتھر کا اب خاتمہ ہے :

پنشیان کے جنوب میں سیاہ کی بارود کے میگزین پر گولا لگا - بارود میں یکبار آگ لگ گئی - اور دو گھنٹہ سے زیادہ میگزین جلتا رہا :-

قبول اسلام :- نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا نام [illegible] (اہلحدیث) کی تحریر پر تجویز کرکے فوراً مطلع فرماکر مشکور فرماویں - عرصہ سے میں متلاشی مذہب سچا تھا - مگر چار یا پانچ سال سے یہاں ہمارا قوم کا سکھ ہوں آپکو اب بھی سکھ ہوں تمام مذاہب پر بطور تحقیق دیکھا گیا - سب باطل معلوم ہوا ہیں اب آپکے اسلام لانے کا منتظر ہوں خط آنے پر انشاء اللہ تعالیٰ اسلام ظاہر کرونگا :- اور آپکا تجویز کردہ نام رکھونگا - الراقم خادم [illegible] سکھ معرفت منشی احمد خاں صدر خزانہ کوئٹہ - علاقہ بلوچستان :-

جواب :- خدا آپکو اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کے ذریعہ اور لوگوں کو بھی ہدایت ہو

کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی منتیں کروں کیونکہ مشک خود بخود ہوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطلب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا ہے جو بسبب کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی - اعضاء رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے - یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے - مروارید - عنبر - مشک - یشب - عقیق - فولاد - نقرہ - طلا - اور کئی ادویہ مفرحہ مقویہ - باہم اسی سے ترکیب دی جاتی ہے - جو ہماری سینہ بسینہ چلی آتی ہیں - جتنے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں - طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے - بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے - خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے - نسیان - آشوب چشم - نوازل حارہ و باردہ - دمہ - ضیق النفس - انتفاخ النفس - کمزوری اعصاب - رعشہ - صرع - کزاز - لقوہ - فالج وغیرہ زائل ہوتی ہیں - امراض متعدی مثل درد شکم - تبخیر - نفخ - بدہضمی - آروغ ترش - اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں :-

معجون جواہر :- بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے - قیمت فی ڈبیہ جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے - صرف عہ

حبوب ممسک و مقوی باہ :- تجربہ خود اس کی تعریف کریگا - نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں ہوتی - قیمت فی درجن عہ - **آتشک** کیلئے اکسیر قیمت عہ - **داد** کی بے مثل دوا عہ - **سوزاک** کی دوائی قیمت عہ - **ہیچمیل** کی بے نظیر دوا قیمت عہ - **سرمہ** عزیزی قیمت ۴ - **نیا طلا** - جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے قیمت عہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

جسب الحکم جناب شاد مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱

THE AHL-I HADIS. AMRITSAR

للہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۲۲ شوال المکرم ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مطبع ہونی چاہیئے بنمبر چٹ ہر خریدار کو لکھنا ضروری

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ گورنمنٹ

عزیزو المیمبری نیا زہ آفت اور آئی ہے
الیکشن ہونیوالا ہے دوہائی ہے دوہائی ہے

الیکشن کیا ہے؟ پہلے ہم اپنے ناظرین کو اس کی تشریح بتلا دیں الیکشن کے معنی انتخاب کے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے بغرض ہمدردی یہ قانون جاری ہے کہ جس جگہ کی آبادی ... پانچہزار یا پانچہزار سے زیادہ ہو وہاں کے لوگ اپنے میں

سے ممبر منتخب کریں جن کی میعاد تین سال ہوتی ہے۔ یعنی ہر سہ سال بعد از سر نو انتخاب ہوتا ہے۔ جتنے ممبر رعایا منتخب کرتی ہے ان کی تعداد بھی گورنمنٹ کیطرف سے ہر ہر شہر کی آبادی کے لحاظ سے مقرر کیجاتی ہے۔ اس سے نصف گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ رائے دہندگان کی حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں امرتسر میں اب کی دفعہ یہ حیثیت ہے کہ یا تو مبلغ چار روپیہ کرایہ کے مکان کا مالک ہو یا چار روپیہ کرایہ دیتا ہو۔ بعد انتخاب کے کل سیاہ سفید کے مالک یا ذمہ وار رعایا کیطرف سے وہ ممبر ہی ہوتے ہیں جو ہی احکام سے ملتے ہیں وہی عرض معروض کرتے ہیں۔ جو کچھ دریافت کرنا ہوا نہیں سے کیا جاتا ہے۔

خیر یہ تو الیکشن کا ایک عام قاعدہ ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا یا دکھانا ہے کہ کیا جن اصولوں اور قاعدوں پر الیکشن کی بنا ہے۔ وہ رعایا ہند کو حاصل ہی ہیں یا نہیں؟ جس کا جواب بڑی تحقیق اور کامل ثبوت کے بعد یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔

کیوں نہیں؟

اس لئے کہ رعایا میں قابلیت نہیں۔ باوجودیکہ ہر سہ سال بعد یہ ہنگامہ قائم ہوتا ہے۔ جو ہر قصبہ اور شہر میں اسکی آبادی کی حیثیت سے مثل ہنگامہ محشر کے ہو جاتا ہے۔ ہزارہا روپیہ کا خرچ ہوتا ہے سینکڑوں آدمیوں کی ضرب اور ضرر شدید پہونچتی ہے گو نتیجہ کیا۔ ٹاں ٹاں فش۔ عموماً رعایا کو خبر نہیں کہ ہمارے اس پرچہ کی کیا قیمت ہے۔ بلکہ وہ اس کو اپنے لئے ایک وبال جان سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ کچھ تو اس لئے کہ اونکو اس کے نفع نقصان کا علم نہیں۔ آج تو اس کا کبھی نفع پہونچتا ہی نہیں کچھ اس لئے کہ ممبران کمیٹی دو تین مہینے پہلے ان سے منت خوشامد، دوڑ دھوپ کروانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہی علاقہ جو ممبران کی زیارت کو ترستا رہتا ہے۔ قریب الیکشن ایسا خوش قسمت ہو جاتا ہے۔ کہ ایک ممبر کیا۔ تمام ممبران کمیٹی چھوٹے بڑے سب کے سب مع اپنے حواری موالی کے چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔ کہیں دعوتیں پک رہی ہیں کہیں پوری حلوہ اڑ رہا ہے۔ کہیں گارڈن پارٹی دلاغ سیر دیجاتی ہے۔ کیوں؟ پرچہ عنایت ہو! ہم اس میں ممبران کمیٹی کو نا قابل نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ تو اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے ہیں جو تھوڑی سی محنت سے کام نکال لیجاتے ہیں۔ لیکن نا قابل ہیں تو ووٹر ہیں جنکو یہ بھی خبر نہیں کہ ان کی ممبری ہمارے ہی بنانے سے ہوتی ہے۔ اگر ایک روپیہ کا مقدمہ ہو۔ تو اس کے لئے وکیل اور مختار کرتے ہوئے سو دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں اس کی کارگذاری دیکھتے اور تحقیق کرتے ہیں اگر معلوم ہو جائے کہ وکیل صاحب فیس لیکر پیروی اچھی طرح نہیں کیا کرتے یا نو آموز ہیں تو مختار نامہ دیکر بھی واپس لے لیتے ہیں مگر ممبری کی وکالت تو جو ایسی ضروری ہے کہ تین سال تک گویا عقد نکاح ہے۔ اس کے لئے کسی لائق نالائق۔ کار آزمودہ۔ ناآزمودہ۔ پیروکار نا پیروکار کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ ولایت میں یہ حال ہے کہ ہر ایک قوم اور پیشہ ور اپنا اپنا ممبر بلکہ معتبر کرتے ہیں اور اس ممبر سے اپنی خیر اندیشی اور بہتری کے پختہ وعدے لیکر اس کے حق میں رائے دیتے ہیں۔ پھر ایسی پر بس نہیں بلکہ تمام مدت اس کے گلے کا ہار ہوئے رہتے ہیں۔ کیا مجال کہ کسی معاملہ میں کبھی سستی کر جائے یا ان کے حقوق کی نگرانی نہ کرے۔ اگر ایسی لغزش اس سے ہو تو اسی وقت اس کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ تم نے ہمارے فلاں کام میں غفلت کی ہے لہذا تم ہمارے وکیل نہیں۔ کیوں نہ ہو زندہ قوموں کی یہی شان ہے۔ بخلاف ہمارے ہندوں کے کہ ایسے بیچارے بلاؤں پر صابر شاکر ہیں کہ اف کرنا تو جانتے ہی نہیں۔ خصوصاً اہالیان پنجاب۔ بالخصوص ساکنان امرتسر میونسپل کمیٹی کے بڑے بڑے کاموں میں سے ایک دو کام ہم مثالاً بتلاتے ہیں۔ سب سے اول کام کمیٹی کا صفائی ہے۔ یہ اسکا ایک ایسا ضروری کام ہے۔ کہ

ahmadimuslim.de

اسی کام کی وجہ سے اُس کا نام میونسپل کمیٹی تجویز ہے۔ مگر اسی کام کی یہ کیفیت ہے کہ امرتسر جیسا آباد شہر جو تجارت کے لحاظ سے پنجاب کا صدر مقام ہے بقول معترض وکیل ایسا گندہ ہے کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ ملازمان صفائی ہیں کہ صاحب بہادروں کیطرح بازاروں کا چکر لگا کر سیر کرتے ہوئے دورہ ختم کر جاتے ہیں۔ کوچوں میں جہاں کہ بہ نسبت بازاروں کے زیادہ صفائی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بازاروں میں روشنی زیادہ۔ دھوپ زیادہ۔ ہوا کی آمد ورفت زیادہ۔ آنے جانے والے لوگ ایک ہی نہیں مختلف ہوتے ہیں۔ برخلاف اسکے گلیوں کی حالت بالکل ردی۔ گھروں میں رہنے والی مستورات ایک ہی مقام پر رہنے والی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں کھیلتے پھرتے ہیں۔ مگر صفائی کا یہ حال ہے کہ بالکل ہی صفا۔ ڈھیروں کے ڈھیر دنوں۔ ہفتوں۔ مہینوں لگے رہتے ہیں کوئی اُٹھانے والا ہی نہیں۔ نالیوں کو صاف کرتے ہوئے سقے کا۔ زنا تو گناہ کبیرہ میں داخل ہے۔

ہمارے دفتر کے پیچھے کی جانب ایک بڑی نالی ہے جس کی صفائی کے لئے ہرچند ہم نے ملازمان صفائی کو کہا۔ مگر نہ ہونی پائی۔ یہ بو وہ او میں ہی گذرتے رہے۔ کبھی مہتر ہے تو سقا نہیں۔ سقا ہے تو منشی نہیں۔ لاچار اُس طرف کی کھڑکی بند کردی۔ سڑکوں کی یہ کیفیت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کسی نے اُن کو بنایا ہی نہیں۔ جس کسی کو شبہ ہو وہ ہمارے پاس آوے۔ ہم فوراً اس کو یہ کیفیت دکھادیں گے۔ یا وہ خود ہی کٹڑہ سفید۔ قلعہ۔ کٹڑہ کرم سنگھ وغیرہ میں جاکر دیکھ لے۔ بارش تو ایک بڑی نعمت ہے۔ جس کے وجود پر کل دنیا کا سہارا ہے۔ اہالی امرتسر جب اس بارش کے بعد سڑکوں پر چلنے سے تکلیف اُٹھاتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ خداوندا! اور نہیں تو شہر میں تو بارش کبھی نہ ہوا کرے۔ روشنی کا یہ حال ہے کہ ڈھاب کھٹیکاں۔ بیوبوں کا چوک۔ کٹڑہ سفید۔ کسلوزانہ کا بازار۔ کٹڑہ حکیماں۔ کرم سنگھ وغیرہ محلوں میں رات کو وقت کوئی کسی کی پگڑی اتار کر لیجاوے۔ تو پتہ نہ ملے اسی لئے پچھلے دنوں شب کے ۸-۹ بجے کے درمیان ہمارے محلہ میں سر بازار ایک ہندو لڑکے نے اپنے رقیب کا چھرے سے کام تمام کردیا۔ اور بھاگتا چلا گیا۔ کسی کو پتہ نہ لگا۔ ہاں جہاں ممبروں کے مکان ہوں یا گھوڑوں کے طویلے ہوں وہاں روشنی اچھی خاصی ہوتی ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ثبوت دیں۔ تو کیا یہ سب واقعات ممبروں سے مخفی ہیں؟ کیا ممبران کمیٹی اپنے اپنے علاقوں میں یومیہ نہیں تو ہفتہ وار بسوائے ایام الیکشن کے گشت لگا کر حالات بچشم خود ملاحظہ کرتے ہیں؟ وہاں کے لوگوں کی شکایات سنتے ہیں۔ اُن پر غور کرتے ہیں۔ اچھا اگر کرتے ہیں تو ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ اپنی اپنی سہ سالہ خدمات کی فہرست شائع کریں۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ شہر کا صدر ہال بازار بیشک نسبتاً صاف ستھرا ہے۔ اُس کی سڑک بھی اچھی بنی ہوئی ہے۔ اُس میں روشنی کا بھی کافی انتظام ہے۔ مگر کیا یہ انتظام اس لئے ہے کہ وہاں ممبران کمیٹی نے کوئی انتظام کردیا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ گذرگاہ صاحب بہادران ہے۔ ممبران کی قابلیت اور حسن انتظام کو اُس میں دخل نہیں۔

ابھی تک تو ہم نے بالخصوص کسی ممبر کا نام نہیں لیا۔ اور اصل یہ ہے کہ لیں بھی کس کس کا۔ جب کہ سب ایک ہی سے ہیں۔ تاہم اگر ضرورت ہوئی۔ تو نام بنام بتلادیں گے اور ممبران کو نہیں۔ پبلک کو ان ممبران کی غفلت پر متنبہ کرینگے سردست ہم

گورنمنٹ کے حضور

بادب التماس کرتے ہیں۔ کہ جب تک سالہا سال کا تجربہ بتا رہا ہے کہ رعایا ہند میں ابھی تک وہ قابلیت پیدا نہیں ہوئی جس سے وہ اپنے بھلے برے کو سمجھ سکیں اور اپنے دوست دشمن کی تمیز کرسکیں تو وہ انتخابات جو رعایا کو

ahmadimuslim.de

انگلستان کو دیئے گئے ہیں جن سے وہ اپنے فوائد کثیرہ حاصل کرتی ہیں۔ اور کرنے کے اہل پلیک کو سیر دست دستنگ کہ گورنمنٹ کی مہربانی کا ثبوت تو ہوتا ہے۔ مگر اس کی مثال بالکل وہی ہے کہ کوئی والدہ شفیقہ اپنے بچہ کی عاشق صادقہ اس کی شیر خواری کی حالت میں جو ہنوز چند دنوں کی عمر کا ہے۔ پلاؤ زردہ نکال کر اس کے آگے رکھدے وہ اگر نہ کہائے تو اس کا منہ کھول کر حلق سے نیچے اُتار دے۔ تو کون نہیں جانتا کہ بجائے اس کے کہ یہ ثقیل غذا بچہ کو تنومند کرے اُلٹا اسکو کمزور کردیگی بلکہ اس کی زندگی محال ہو جائے گی۔ سو یہی حال رعایائے ہند کا ہے۔ اُن میں ابھی تک قابلیت ہی نہیں کہ ممبر کسکو بنایا جاتا ہے اور اس کے فرائض کیا ہوتے ہیں۔ اور ان میں غفلت کیا ہوتی ہے جبھی تو ممبران کمیٹی اُن کو نالائق سمجھکر اپنا انتخاب خود کرلیا کرتے ہیں جو گورنمنٹ کے منشا کے صریح خلاف ہے جس کا نام صلح رکہا جاتا ہے پچھلے الیکشن میں مسلمان آٹھ ممبروں سے ایک امیدوار زیادہ تھا یعنی کل نو تھے جبکا الیکشن ہوکر آٹھ ممبر نامزد ہوتے تھے۔ اس لیئے ایک کے کم کرنے کے لیئے مولوی احمد اللہ صاحب کو بعد منت راضی کیا گیا۔ کہ آپ اپنی درخواست واپس لے لیں مولوی صاحب موصوف کے موکل اسی مجلس مصالحت میں جو میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر تھی للکار کر کہہ رہے تھے کہ ہم اس انتخاب سے راضی نہیں ہم اپنے ممبر کا الیکشن کرائیں گے۔ مگر تحصیلدار صاحب وغیرہ معززین کے لحاظ سے یہ کل کارروائی کی گئی۔ اور مولوی صاحب کو اس شرط پر رضی کیا گیا کہ آئندہ کو جب کوئی جگہ نکلی سرکاری ہو یا انتخابی آپ کا حق ہوگا۔ چنانچہ اثنائے مدت میں مولوی صاحب سے تو یہ وعدہ پورا کیا گیا۔ مگر اُن کے دوٹرون اور موکلوں کی حق تلفی کیوں ہوئی۔ اس لئے کہ ممبران کمیٹی رعایا کو ناقابل جان کر باہمی انتخاب کر لیتے ہیں۔ جس کا نام مصالحت رکہتے ہیں۔ تعجب ہے گورنمنٹ بھی ایسی مصالحت کو جو منشا انگریزی کے بالکل خلاف ہے۔ منظور فرمالیتی ہے۔ چونکہ یہ امر محقق ہو چکا ہے۔ کہ رعایا میں الیکشن کی قابلیت نہیں۔ اور نہ ہی ممبران کمیٹی کا موجودہ رویہ ان کو کبھی قابل بننے دیگا۔ اس لئے گورنمنٹ کی بڑی مہربانی ہو۔ کہ اس انتظام کو اپنے ہاتھ میں لیکر رعایائے ہند کو ہمیشہ کیلئے آرام بخشے۔ میونسپل کمیٹی پوسٹ آفس کی طرح لیکن رفاہ عام سے متعلق ہو۔ اس لئے اس کا انتظام بھی پوسٹ آفس کی طرح ہونا چاہئے۔ ایک افسر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو۔ ہر ایک شخص کو اختیار ہو۔ کہ اپنی شکایات بذریعہ پوسٹ کارڈ براہ راست پوسٹ آفس کی طرح مقررہ افسر کے پاس بھیجے۔ وہ افسر پوسٹ ماسٹر کی طرح اُن شکایات کو بغور سنے۔ جس سے رعایا کو آرام ملے۔ ان ممبران نے تو رعایا کو نیم بسمل کر رکھا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے چندے تو توجہ نہ فرمائی۔ تو ع

کار طفلاں تمام خواہد شد

ہم جانتے ہیں۔ کہ بعض لوگ ہمارے اس صاف بیان ہو کر سخت ناخوش ضرور ہونگے۔ لیکن اُن کو چاہئے کہ بجائے خفا ہونے کے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر معلوم کریں۔ کہ کیا واقعات غلط ہیں؟ کیا ممبران کمیٹی کرسی نشین ہوکر رعایا کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں؟ یا اُس شوخ معشوق کی طرح نچاتے ہیں۔ جسکا عاشق فریاد کرتا ہو کہ

دل بدلداری ربودی بشکیں اشہبی
من ندانستم کہ اینہا در دل خود داشتی

بخدمت لالہ منشی رام صاحب مالک

مطبع ستارہ ہند پریس جالندھر

جناب من آپ کا اشتہار مندرجہ ستارہ ہند پرچہ پریس کے بموجب میں نے ایک روپیہ بابت قیمت تہذیب الاسلام بذریعہ منی آرڈر بھی بھیجا تھا جسکی رسید میرے پاس ہے۔ اس خیال سے کہ کتاب مذکور حسب وعدہ مجھکو پہنچ جائیگی۔ مگر افسوس کہ جب تمام ملک میں شائع ہو گئی اور میرے پاس نہ

کارخانہ
پکارخانہ
قدیم سے
جاری ہ
کرتے رہ
ناگرت
تیل خاص
سے نیا
سفید ہو
درد آنکھ
مفید ہے
منیجر کار

ahmadimuslim.de

نہ آئی۔ تو میں نے آپ کو مینیجر صاحب کو لکھا۔ کہ کتاب تمام ملک میں شائع ہو گئی ہے۔ مگر مجھے ابھی تک نہیں آئی جسکا جواب کوئی نہیں آیا۔ پھر میں نے لکھا۔ کہ کتاب مذکور میں نے حکیم فتح محمد امرتسری کی دوکان سے خرید لی ہے۔ آپ میرا روپیہ واپس بھیجدیں۔ تو کئی دنوں بعد جواب آیا۔ کہ کتاب تمکو تمہاری خط آنے سے پیشتر ہی بھیجی گئی تھی پہنچ گئی ہوگی۔ اسکے جواب میں نے لکھا۔ کہ کتاب مذکور مجھکو نہیں ملی۔ آپ میری قیمت واپس کردیں۔ ورنہ میں ایکدفعہ لالہ منشی رام کو شکگذار کرکے بذریعہ نالش وصول کرونگا اس کا جواب آیا۔ کہ کتاب ہم نے بھیجدی ہے آپ پوسٹماسٹر جنرل کو لکھو کہ میری کتاب کیوں نہ آئی کہاں گم ہوگئی۔ پھر ساتھ ہی مجھے بھی باوجود سچا ہونیکے سخت سست لفظوں سے اشارہ کیا۔ اب آپ غور کر سکتے ہیں کہ آپ کے مینیجر صاحب کیسی عقل کے مالک ہیں۔ کہ کتاب تو وہ بھیجیں اور پوسٹ ماسٹر جنرل کو میں لکھوں۔ اونکو اتنی بھی خبر نہیں کہ ایسی شکایت سکے جواب میں پوسٹماسٹر جنرل کے دفتر سے ایک فارم آیا کرتا ہے کہ جسمیں کئی ایک باتونکا سوال ہوتا ہے مثلاً پیکٹ کس نے ڈالا۔ کب ڈالا۔ کس ڈاکخانہ میں ڈالا۔ کتنی قیمت کا تہا۔ ڈالنے والے کا کیا نام ہے؟ وغیرہ وغیرہ کیا ان سوالات کا جواب میں لکھتا ہوں۔ یا آپ کا مینیجر احق ہے۔ بس مینیجر حسب وعدہ بذریعہ اخبار ہذا آپ کو شکگذار کر دیا ہے۔ اب میں آپکو انصاف کی بھی چندروز انتظاری کرتا ہوں۔ ہوا۔ تو نالش کرکے اپنی قیمت وصول کرونگا۔ شکایت معاف۔

ہاں! آپ کی خاطر میں تین صورتیں پیش کرتا ہوں (۱) میری قیمت واپس کردیں۔ (۲) اگر قیمت واپس کرنی دشوار ہو۔ تو دوسری جلد تہذیب الاسلام سب سے پہلے میرے نام بھیجنے کا اپنے دستخطی کارڈ میں اور پختہ وعدہ کریں۔ (۳) نالش +

(نوٹ) واضح ہے۔ کہ اس کا جواب ستیہ دہرم پرچارک یا اخبار اہلحدیث میں دیا جاوے۔ اور مجھے آپکی صلح پسند طبیعت سے امید ہے۔ کہ اس معاملہ میں طول نہ ڈالیں گے +

(راقم) خاکسار

حافظ وزیر محمد از امرتسر

دیوالی اور کرشن قادیانی

قادیانی مسیح نے جب سے کرشن جی کا روپ بدلا ہے۔ آپ کی چیلوں میں ایک غیر معمولی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ گو لفظی معنے سے تو مرزائی بھی ہیں۔ اور بقول خود احمدی بھی۔ مگر صحیح معنے سے انکو کرشن پنتھی کہنا بھی بہت زیبا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مرزائی یا احمدی تو پرانا نام ہیں اور پرانے اولڈ فیشن عہدہ سے متعلق ہیں۔ اب جو نیا عہدہ کا چارج لیا ہے۔ اس کی رو سے بہت زیبا ہے۔ کہ اس گروہ کو کرشن پنتھی ہی کہا جاوے۔ غالباً مرزا اور مرزائیوں سکے بُرا ماننے کی کوئی بات نہیں علاوہ انہیں اس ذریعہ سے آپکا عروج معراج بھی ترقی کر سکتا ہے۔ کیونکہ کرشن جی بقول ہندوان ایشور کے اوتار تھے۔ تو بس چند دنوں تک یہ عہدہ بھی آپکو ملجائیگا جسکی آپکو مدت سے تمنا ہے ؎

یاربا امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

اسی سلئے قادیانی اخباروں میں دیوالی کے اجاگی کوشش کیجاتی ہے۔ اخبار البدر قادیان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء میں ایک مضمون مندرجہ ذیل نکلا ہے۔ جسکو ہم انہی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:-

چونکہ ہمارے مرشد و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام الرحمٰن کیلئے کرشن اوتار ہیں۔ اور اس لئے اب ہمیں اپنے ساتر (؟) ہم وطنوں سے ملن ملن تعلقات بڑہنے کی امید ہے۔ لہٰذا اگرچہ تیوہار دیوالی کی نسبت ذیل کا ریمارک غیر مناسب نہ ہوگا۔ عام روایت جو مذہبی عقیدہ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ہے کہ شری اور فرض شناسی کو اوتار سیری رامچندر جی مہاراج کی واپسی اجودہیا کیوقت جب آپ انکا سے بحیثیت فاتح اعظم کے مراجعت فرما ہوئے تھے۔ تمام رعایا نے اظہار خلوص و مسرت میں اپنے گھروں میں چراغاں کی تھی۔ اور دیوالی اسی تقاریب اتفاق کی ایک مسرت آمیز یادگار ہے۔ قطع نظر روایت بالا سے ہر ایک ہندو کی خدمات روحانی کی سیری کا دل خوش کن ذریعہ ہو۔ عمل صورت اس تیار کی ہو۔

کہ ہر ایک ہندو بالخصوص ہندو دوکاندار دیوالی کے روز اپنا سال بھر کا حساب پڑتال اور صاف کرتا ہے۔ اور نہ صرف دوکان بلکہ گھر کی بھی صفائی اور آرائش اور زیب و زینت کرنا اپنا فرض مذہبی سمجھتا ہے۔ اس عملی صورت کے نیچے پھر ایک اور خیالی رو کام کر رہی ہے۔ وہ یہ کہ ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ دیوالی کے روز لچھمی دیوی اوتار لیتی ہے اور اس دکان یا گھر میں جو نہایت پاکیزہ و صاف اور آراستہ ہو۔ نواس کرتی ہے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اعتقاد اعلیٰ درجہ کی دور اندیشی پر مبنی ہے۔ اور ہندو قوم کو حساب کی صفائی یا مکانات کی آراستگی و پاکیزگی پر متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ان حالات میں جو خیالات دیوالی منانے کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ واجب التعظیم ہیں۔ اگر دیوالی کا مقصد یہ ہے۔ کہ راجہ رامچندر جی کی فتح عظیم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ تو بھی مناسب ہے۔ کیونکہ اس سے ایک ایسی صفت موصوف بزرگ کا تصور ہماری دماغی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اگر اس کا منشاء یہ ہے۔ کہ ہندو قوم کو حساب اور مکانات کی صفائی کا عملی سبق دیا جاوے۔ تو بھی مناسب ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں ایک شائستہ قوم کی زندگی کا ضروری جزو سمجھی گئی ہیں۔ لیکن آجکل دیوالی کے دن کیا ہوتا ہے۔ دیوالی سے کئی روز پہلے ہی ایسی دیوانگی پھیل جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے عقلمند تعلیمیافتہ ہندو دن رات جوئے میں غرق رہتے ہیں۔ اور خاص دیوالی کے دن تو وہ زور رہتا ہے۔ کہ جوا کھیلنا نہیں بلکہ جوا نہ کھیلنا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اور گناہ بھی شخصی نہیں۔ بلکہ قومی آل ہندو میں دیوالی کی قماربازی تو یہاں تک مقبول عام ہے۔ کہ جو شخص اس روز قماربازی کا مرتکب نہ ہو۔ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگلے جنم میں اُسے مینڈک کی جون بھگتنی پڑیگی۔ یہ نشانیاں ایک زندہ قوم کی نہیں ہیں۔ جس قوم میں دیوالی کے دن والدین خود اپنی اولاد کو قماربازی کی اجازت اور ترغیب دیتے ہیں۔ وہ قوم شائستہ نہیں کہی جاسکتی افسوس! ہندو قوم کیوں گر گئی ہے۔ مگر ایک ہندوؤں پر کیا موقوف ہے۔ دیوالی میں مسلمان بھی اپنی ہمسایہ قوم کی دیکھا دیکھی جوا کھیلکے مالی نقصان اُٹھاتے اور اپنی شرع مقدس کی نافرمانبرداری کرتے ہیں۔ الغرض قادیانی اخباروں کی اس کوشش سے ہمیں امید بندھتی ہے۔ کہ اس سال اگر نہیں تو آئندہ سال دیوالی کے تیوہار کی برکت حاصل کرنیکو عملی صورت اختیار کریگی

چشم ما روشن و دل ما شاد

ردّ الهذیان

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں

آنکھیں اگر بند ہیں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اخبار مشتکاری امرتسر مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۲ء میں ایک شخص مصطفیٰ امام دہلوی از مقام کتھوا انگلہ ضلع بدایون) نے ایک ورق اخبار کا مثل اپنی نامہ اعمال کے سیاہ کیا ہے۔ اور اسلام سے تنفر کے جو اسباب اسکے ہیں۔ ان سے اس کی تحقیق کا ناظرین اندازہ کر سکیں گے۔ یعنی کوئی اعتراض قرآن حدیث پر نہیں کیا۔ بلکہ بیہودہ ہذیان بکا ہے۔ اس پر لطف یہ ہے۔ کہ اس نامحقق نے اپنی تحریر کے سرنامہ پر (ایک محقق) لکھا ہے جو بجز دروغگو را حافظہ نباشد۔ چند سطور کے بعد لکھا ہے کہ میں نے سوائے خواہشات نفسانی کے کچھ نہیں دیکھا۔ پھر بھلا ایسے تیرہ درون کو اسلام سے کیا فیض پہنچ سکتا ہے؟ میں اس کی ہذیانات کو ذیل میں جواب کے لکھتا ہوں۔ ناظرین باانصاف اس کو ملاحظہ سے بہت ہی محظوظ ہوں گے۔

قال:۔ پہلے تو اپنی مستی میں آکر اپنا دین (ہندو مذہب) کھو بیٹھا۔

اقول: جب ہی تو آپ آریہ مذہب کو پسند فرماتے ہیں جسمیں الفاظ مستی کا پورا پورا بندوبست ہے۔ وہ کیا؟ نیوگ۔ اگر آپ کتب دینیہ اسلام ملاحظہ فرماتے۔ تو کبھی بھی اسلام کے ترک کرنیکا قصد نہ کرتے۔ چونکہ خواہشات نفسانیہ نے آپکو تحقیق مذہبی سے بالکل کورا رکھا ہے۔ تو آپ جو مذہب چاہیں اختیار کریں۔

قال:۔ ان لوگوں (مسلمانوں) کو یہ بات کہدینی ایک معمولی بات ہو کہ ارے میاں ملا صاحب آج ہمارے لڑکے سے یہ کہتے تھے۔ کہ یہ لڑکا مجھ کو بہت ہی پیارا لگتا ہو

ahmadimuslim.de

اقول:- اجی محقق صاحب اس اعتراض کو دین اسلام سے کیا علاقہ؟
کیا یہ کہنا کوئی دینی بات ہے۔ دوسرے جو بچہ بزرگوں کا ادب کرے۔ شریعت
محمدیہ پر چلتا ہو۔ لہو و لعب سے بچتا ہو (آپکو معافی ہے) تو بھلا مسلمانو
کو کیوں نہ پیارا لگیگا۔ آپ اپنے بچپن پر قیاس فرماویں۔ کہ جیسے آپ پیارے
معلوم ہوتے تھے۔ واللہ اسلام ایسے پر صد ہزار لعنت کرتا ہے۔

قال:- ایک ماہرو سے پیر حوالہ ہو گئی۔

اقول:- ہر اک سے گر شرم و حیا یہ ہے طریق مصطفےٰ!
بے شرم کا مرنا بھلا گو راش کی پردہ وار ہے

آپکو اختیار ہے۔ اپنی منکوحہ کو جو چاہے۔ ماہرو تحریر فرماویں سیاہ پیر زاد لکھیئے۔
مسلمان باایمان تو ایسے نامعقول الفاظ لکھنے نہایت بیحیائی سمجھتے ہیں۔
آپ تو آریہ مت کے دلدادہ ہیں جسمیں نیوگ جیسا ناپاک مسئلہ بڑے فخر سے
بیان کیا جاتا ہے۔ (جیسا کہ سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں کہ الا
رگوید منڈل ۱۰ سکت نمبر ۱۰ تحریر فرماتے ہیں:- کہ جب شوہر اولاد جنانے
کے قابل نہ رہے۔ تب اپنی جورو کو حکم دے۔ کہ بھاگوان اولاد کی خواہش
کرنیوالی عورت تو میرے سوا دوسرے مرد کی درخواست کر۔ اب میرے اولاد ہونیکی
آرزو مت رکھ۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ منکوحہ عورت اگر اسکا
شوہر دھرم کیلئے سفر میں گیا ہو۔ تو آٹھ برس علم و فن حاصل کرنے گیا ہو
ہو تو چھ سال۔ زر و پیسہ کمانے کیلئے گیا ہو۔ تو تین سال تک انتظار کرے
اس مدت تک خاوند نہ رہے۔ تو اولاد کی خاطر نیوگ کرا۔ جب شوہر سفر
سے آئے۔ تب نیوگی سے تعلق کٹ جائیگا)۔ پھر بھلا آپکو شرم کیونکر
آنے لگی۔ وہاں تو ہر آریہ کی عورت کو آپت کال میں حصول اولاد کیواسطے
دس مرد تک پاس سونیکی اجازت ہے۔

قال:- دین اسلام میں ایک مسئلہ طلاق کا اس کام کیلئے بہت اچھا ہے لیکن
مجھ میں پھر بھی اپنے پالنے والے بزرگوں (ہندوؤں) کا کچھ خون باقی ہے جسکی
وجہ سے میں اسکو دھوکا دینا نہیں چاہتا:-

اقول:- ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

اسلام کے جمیع مسائل عمدہ اور بہترین ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے
کوئی اعتراض قرآن و حدیث پر نہیں کیا۔ اور طلاق اسلام میں عورت کو
اسوقت دی جاتی ہے۔ کہ جب وہ شوہر کی فرمانبرداری نہ کرے اور شوہر
اسکی بدزبانی کی برداشت سے عاجز آجاوے۔ تو طلاق دیدے ؎

تکلیف کا سبب ہے اگر کوئی استری
دن رات تنگ کرتی ہو وہ اپنے مرد کو
آپس میں ہو گئی ہو بڑی ناموافقت
کیونکر کریں خیال جو مرد اسکو چھوڑ دے
ناراض اس سے ہوئے خداوند کبریا
حکمت سے خالی ہے نہ فعل حکیم ہے
بیشک۔ وہ سنگدل ہے بڑا اور سخت گیر
وہ سنگدل نہیں ہے جو اس تنگ حال میں
عورت کو تنگ حال میں رکھنا بڑا ہے ظلم
رکھے مخالفت میں جو پاس اپنے استری
بیرحمی اس میں بڑھ کے کہیں ہے طلاق سے
بیشک طلاق ایک مصیبت عظیم ہے
بے رحم و سنگدل ہے نہ دیوے اگر طلاق
لازم ہے یہ کہ ہو مصیبت میں عورت کو دو طلاق
ہو واسطے ملاپ کے حق نو کہا نکاح
جائز ہے عقل و نقل سے دینا طلاق کا
نادان اور ضدی ہے جو مانتا نہیں

سکھ جس سے مرد کو کوئی دکھ کے سوا نہیں
اور جس میں لینے دیتی اُسے مطلقاً نہیں
اک دوسرے کو دیکھنے تک چاہتا نہیں
جبکہ بغیر چھوٹتی اس سے بلا نہیں
بڑھ کر حکیم جس سے کوئی دوسرا نہیں
سمجھو کہ پھر طلاق کا دینا برا نہیں
اس ناموافقت میں جو ہوتا جدا نہیں
عورت کو رہتی دنیا سدا ابتلا نہیں
ایسی ناموافقت میں اسے چھوڑتا نہیں
جسمیں کہ زندگی کا کسی کو مزا نہیں
اس سے طلاق دینا بھلا ہے۔ برا نہیں
پر تنگ حال رکھنے سے بڑھکر دغا نہیں
عورت کو تنگ حال تو رکھنا روا نہیں
اسکے سوا تو عقل کا کچھ اقتضا نہیں
بڑھکر کوئی بھی اس سے وگرنہ بلا نہیں

قال:- شروع میں سوائے خواہشات نفسانی اور میں کچھ نہیں سیکھا۔

اقول:- انہی خواہشات نفسانی کا اثر ہے کہ آپ آریہ مذہب کو پسند
فرماتے ہیں۔ اگر آپکو اسلام مس ہوتا اور قرآن کا نور آپ کے دل پر اثر کرتا۔
تو بھوکے مر جاتے۔ مگر ملتکڑ و آریہ سماج میں نہ جاتے جسمیں اپنی عورت
کا اولاد حاصل کرنے کیواسطے دس مردوں کو پاس سونا جائز ہے ؎

ہائے اے آریو سلاتے ہو پاس غیروں کے اپنی عورت کو
آپ چپ چاپ بیٹھکر دیکھو آریو! دل میں غور سے سوچو
شرم و غیرت کہاں تمہاری ہے
غیر سے ڈالی اپنی عزت بھوگ اہل غیرت کے واسطے ہے سوگ
سچ تو یہ ہے کہ سب جہاں کے لوگ جسکو کہتے ہیں آریوں میں نیوگ
ناک کے کاٹنے کو آری ہے

ahmadimuslim.de

قال:۔ دنیوی مال اڑاؤ کہ اس سے بڑھکر دوسرا مذہب نہیں ہے۔

اقول:۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر سچے ہو۔ تو کہو آمین۔ اسلام دنیوی مال اڑانے کو ہرگز ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ ان باتوں کی جیسا یہ مذہب (اسلام) مخالفت کرتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔

قال:۔ ہندوؤں کے طریق کو دیکھو۔ جنکو مذہب میں ہزاروں عیب و مفسدے دکھلائی پڑتے ہیں۔

اقول:۔ [illegible]۔ کیوں صاحب! ہندوؤں کو مذہب میں ہزاروں عیب و مفسدے آپکو دکھلائی پڑتے ہیں۔ اور مذہب آریہ کا بڑا عیب کا (جو نیوگ وغیرہ سے مسائل ڈال دیا ہو) کیوں نظر نہیں آیا یہیں وہی سبب ہے۔ جو اوپر لکھا گیا۔ کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ اجی محقق صاحب! میں آپ سے سچی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپکے مذہب کے نیوگ وغیرہ مسائل پر نہ صرف مسلمان بلکہ ذلیل اقوام ہنستی ہیں

قال:۔ گروہ اسلام کے پیچھے جھوٹ گو

اقول:۔ یہ غلط [illegible] آپ کی گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی مولوی ثناء اللہ صاحب کی پرزور تقریر سے۔ آریہ صاحب جیسے عاجز ہوئے۔ وہ اظہر من الشمس ہے بقول آنکہ ؎

مذہب اسلام کچھ ایسا نہیں　　معترض جس سے ہو مرد کمیں
یہ وہ مذہب ہے کہ جس کی ہر ادا　　کہہ رہی ہے منا میں ہوں از خدا

قال:۔ آپ لوگوں میں کوئی بھی سنسکرت نہیں جانتا۔

اقول:۔ محقق صاحب ذرا اللہ سے اور جھوٹ بولنے سے توبہ کرو۔ اللہ فرماتا ہے۔ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون۔ ترجمہ:۔ جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہیں۔ جو ایمان نہیں رکھتے۔ خیر اور بڑے بڑے مذہب آریہ سے آپ واقف شاید نہ ہوں۔ مگر مولوی ابو رحمت عمر صاحب سے تو آپ ضرور واقف ہوں گے۔ جو سنسکرت بہت اچھی جانتے ہیں۔ جن کی کتاب تنبیہ المکذبین ہے۔

قال:۔ ان کا وید کو خدا کی کتاب مت مانو۔ تاہم انہیں خدائی اصول ہیں

اقول:۔ ؎
گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

اگر اپنی منکوحہ بی بی کا دس مردوں کے پاس حصول اولاد کیواسطے سلانا خدائی اصول ہے۔ تو ہمارا ایسے خدائی اصول کو سلام ہے۔ اسی خدائی اصول کی تعریف میں آپکے مقتدا آتما رام صاحب اپنے رسالہ نیوگ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ

"ایک مرد جس کے پاس منی کا خزانہ بہت موجود ہے۔ وہ نکما کیوں رہنے دے۔ اور کیوں نہ متفرق استریوں پر دان کرے۔ یہ ہے وہ دان جو آریوں کی ابتدائی تہذیب کی کان شائستگی کی شان ہے۔ جسپر ہزار بلکہ صد ہزار ... ہے":۔

قال:۔ میں تو اپنی پیاری بی بی کے ساتھ ظاہری مسلمان رہونگا دل تو کافر ہو ہی گیا ہے۔

اقول:۔ ناظرین منصفین سمجھ لیں۔ کہ ایسے زن مرید کا کیا ٹھیک ہے۔ جو خواہش نفسانی میں پھنسا ہو۔ وہ جو نہ کرے۔ تھوڑا ہے میں تو خیال کرتا ہوں کہ نیوگ کا مسئلہ آپکو آریہ بناتا ہے۔ اسلام کو آپ کے الحاد سے کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

راقم:۔ حبیب الرحمٰن خاں از علیگڈھ

غزل

طبع زاد مولوی ابوالمجاہد سید محمد فرخ سیر صاحب آزاد مانوی کیے از قدردانِ اخبار ہذا

آرزو دل میں ہے ثنا کیلئے　　یا کسی چیز کی دعا کے لئے
فیض جاری رہے قیامت تک　　ہے دعا یہ تو بوالوفا کیلئے
ہے اڈیٹر وہ ایک پرچہ کا　　جسکو جاری کیا خدا کے [illegible]
کیا صفت ہو ادا تری اللہ　　[illegible] ہے لبیں تری ثنا کیلئے
خوب اچھا ترا ہے یہ اخبار　　[illegible] کے لئے
کبھی جھگڑا الوہی کی ہے تردید　　کیسی [illegible] آریا کے لئے
خیر سے اختتام سال ہوا　　[illegible] اور [illegible] کے لئے
نہیں پڑھتے [illegible]　　ہے [illegible] باصفا کیلئے
کہی تاریخ [illegible] آزاد　　خوب بہتر ہے یہ [illegible] کے لئے

[illegible]

ahmadimuslim.de